يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت في الحياة الدنيا وفي الآخرة

الحمد لله الذي من علينا بطبع هذا الكتاب المسمى

... المراح في امثال الراح

في مطبع [illegible] ... الدرسية

يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت في الحياة الدنيا وفي الآخرة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ذی الفضل والمنّ والانعام الذی منّ علینا بمنۃ الایمان ونعمۃ الاسلام
والصلوٰۃ والسلام علی سید الانام سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ الکرام وصحبہ الفخام
امّا بعد مخفی نرہے کہ دنیا ہی دنی اقامت گاہ انسان نہین ہے بلکہ ایک گزرگاہ ہے کہ اوس سے گزر کر منزل
مقصود پر پہونچنا ہوتا ہے یہان کی زندگی کی حقیقت مین محض بے حقیقت ہے کیونکہ آدمی کے
تین حال ہین اول تو وہ زمانہ جسمین پیدا نہین ہوا تھا یعنی ازل سے تا وقت ولادت دوسرا مرنیکے بعد
ابد تک جسمین دنیا کو نہ دیکھیگا یعنی قبر و برزخ تیسرا ایام حیات کا زمانہ جسکا نام دنیا ہے سو اگر اس دنیا کی زندگی کو
ازل و ابد سے ملاکر دیکھو تو ایسی کبھی نہین ہوتی ہے جیسے ایک سفر طویل مین تھوڑا سا مقام ہوتا ہے حدیث ابن
مسعود رضی اللہ عنہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ مجھکو دنیا سے کیا کام ہے میری اور دنیا کی مثال تو ایسی ہے کہ جیسے کوئی سوار
گرمی کے دن مین چلے اور اوسکو کوئی درخت ملے اوسکے سایہ کے نیچے دم بھر سو رہے پھر چلپڑے اور اوسکو چھوڑ جائے

زیست ایک ماندگی کا وقفہ ہے — یعنی آگے چلیں گے دم لیکر

عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اسی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ دنیا ایک پل ہے اوس پر سے گزر جاؤ عمارت نہ بناؤ یہ مثال بہت صاف ہے اسلئے کہ دنیا کی زندگی آخرت میں پہونچنے کے لئے ایک پل ہے جسکا ایک ستون مہد ہے اور دوسرا ستون لحد ہے اور دونوں کے درمیان مسافت محدود ہے بعض نے اس پل کو نصف قطع کیا ہے اور بعض نے تہائی اور بعض نے دو تہائی اور بعض کو ایک ہی قدم طے کرنا باقی ہے مگر اوسکو یہ معلوم نہیں ہے حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ایک خط عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا اوسمیں کا ایک فقرہ یہ ہے کہ دنیا جائے سفر ہے نہ اقامت کا گھر ۵

اقامت گاہ نتوان ساختن گلزار دنیا را — نسیم صبح گوید این سخن آہستہ در گوشم

بہر حال دنیا پر سے گزرنا گزیر ہے اور عالم برزخ کی سیر بھی ضرور ہے اور اس عالم کی ابتدا موت کا دن ہے اور اسکی انتہا نفخ صور ہے پھر یہ مدت کسی کے لئے بہت ہے اور کسی کے واسطے تھوڑی مثلاً جو لوگ کہ بعد آدم علیہ السلام کے اونکے زمانے سے متصل مرے ہیں اونکا زمانہ برزخ کسقدر طول طویل ہے اور جو لوگ متصل نفخ صور کے مرینگے اونکا زمانہ کس قدر تھوڑا ہوگا زمانہ زندگی میں جسکو ظل زائل کہیے یا قیلولہ قائل نقش بر آب سے تعبیر کیجئے یا لمعہ سراب سے تشبیہ دیجئے جو کچھ خیر و شر یا نفع و ضرر آدمی نے کیا ہے اس عالم میں وہ سب کا اثر ظاہر ہوگا نیکوں کو نیک بدوں کو بد جزا ملیگی جبکہ اس گھر میں ایک مدت اقامت کرنا ضرور ہوا تو چاہئے کہ جانے سے پہلے اوسکا حال اور وہاں کے آداب و طریقے معلوم کر لئے جائیں تا کہ وقت پہونچنے کے اجنبیت محض نہو ۵

گر ازیں منزل غربت بسوی خانہ روم — دگر آنجا کہ روم عاقل و فرزانہ روم

اور جو جو اعمال و افعال وہاں زیادہ مفید ہیں اونکے حاصل کرنے میں سعی کیجائے اور جو کام مضر ہیں اونکا ضرر وہاں محسوس ہوگا اوس سے احتراز کیا جائے اگرچہ پوری پوری کیفیت وہاں کی جبہی معلوم ہوگی کہ وہاں پہونچنا ہوگا لیکن جسقدر حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور صحابہ و تابعین و تبع تابعین و ائمہ مسلمین و اولیاء صالحین رضی اللہ عنہم اجمعین سے اس باب میں ثابت ہوا ہے اوسکو تو ضرور ہی سمجھ لینا چاہئے کیونکہ

عالم آخرت مین عقل کو کسی طرحکا دخل نہین ہے صرف نقل پر مدار ہے اسی لئے علماء امت مرحومہ نے اس
باب مین بہت کچھہ تالیف فرمائی ہر امر کی خوب تحقیق و تنقیح کی احادیث و آثار جمع کیے ضعف و قوت اسناد
پر آگاہی بخشی بال کی کھال نکالی امت کو مرہون منت فرماگئے رضی اللہ عنہم اجمعین اب مین اس جگہہ
اون کتب کے نام مع نام مصنف بنظر زیادت بصیرت لکھتا ہون کتاب تذکرہ تالیف امام ابو عبد اللہ
قرطبی رضی اللہ عنہ یہ کتاب اس باب مین اجمع کتب ہے مرنے سے لیکر تا دخول جنت و نار سب کچھہ تمام تحقیق
واتقان سے لکھا ہے مختصر تذکرہ[١] تالیف امام ربانی حضرت عبد الوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ اسمین امور
زوائد و تحقیق لغت وغیرہ کو حذف کرکے اصل مطلب و لب لباب کتاب لکھا ہے یہ عجیب سفر کتاب ہے
دیکھنے سے اوسکی قدر معلوم ہوتی ہے مصر قاہرہ مین بغایت خوش اسلوب طبع ہوئی ہے شرح برزخ
اسکے مصنف کا نام معلوم نہین مگر کتاب فی نفسہ نہایت عمدہ ہے شرح الصدور و کتاب الروح وغیرہ سے
ماخوذ ہے التثبیت عند التبییت تالیف امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ یہ ایک ارجوزہ
ہے اسمین فتنۂ قبور اور جو اسکے متعلق ہے اوسکا ذکر کیا ہے ایک سو تہتر بیتین ہین کشف الظنون مین کہا ہے
کہ حسام الدین حسین بن ابراہیم بن خلیل سخاوی نے اسکی شرح لکھی ہے اول اوسکا الحمد للہ الملک
القوی العزیز الخ ہے اور شیخ احمد بن خلیل سبکی شافعی متوفی سنہ ۱۰۳۲ نے اسکی دو شرحین لکھین ایک
کا نام فتح المقیت فی شرح التثبیت اور دوسری کا نام فتح الغفور بشرح منظومۃ القبور
رکھا یہ شرح بالمزج ہے اول اوسکا یہ ہے الحمد للہ الباق بعد خلقہ الخ انتہی اسکی ایک شرح سید
علامہ محمد بن اسمعیل امیر یمنی رضی اللہ عنہ نے لکھی اور اوسکا نام جمع التشتیت لشرح ابیات التثبیت
رکھا یہ شرح نہایت محقق و متین و جامع ہے کتب متفرقہ سے اسکو جمع کیا ہے اسی لئے اسکا نام جمع التشتیت
رکھا ہے یہ سب کتب زبان عربی مین ہین سید صاحب مرحوم نے بعد اتمام شرح کے رسالہ علامہ سیوطی رحمہ اللہ
مسمی بشری الکئیب بلقاء الحبیب کو نظم کرکے اسکی شرح لکھی پہر اوسکو شرح کا تکملہ کیا جناب توفیق مآب ناظم
نے بہی اسپر ایک شرح فارسی لکہی اوسکا نام ثمار التنکیت لشرح ابیات التثبیت رکھا یہ شرح نہایت
جامع و خوش اسلوب و خوش عبارت ہے مضامین شرح مین خوب تنقیح و تہذیب فرمائی ہے کتاب الذخر

[١] جناب توفیق مآب مجدہ نے اسی مختصر کا اردو سلیس مین ترجمہ فرمایا اور اوسکا ایقاظ الرقود ونبہوا لیوم الموعود نام رکہا ہے یہ کتاب بحمدہ تعالی اپنے باب مین بے مثل و مثال واقع ہوئی ہے چنانچہ مطبع مفید عام آگرہ مین طبع ہوکر مطبوع خاص و عام ہو چکی اللہ سبحانہ و تعالی قبول فرمائے آمین ۱۲

فیما جری من عذاب المقابر تالیف امام ابو اسحق یحیی بن حسین یمنی رحمہ اللہ یہ کتاب مختصر دو جزو کی ہے
شرح الصدور وغیرہ سے ماخوذ ہے شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور تالیف امام علامہ
جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ یہ کتاب نہایت جامع احادیث و آثار و اقوال سلف و حکایات صالحین ہے
یہ کتاب تذکرۂ قرطبی اور کتاب الروح حافظ ابن قیم رحمہ اللہ سے اور انکے سوا اور بہت کتب سے ماخوذ ہے
اسکا ذکر خود اول میں لکھا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے الحمد للہ الذی ایقظ من شاء من بریتہ من
الغفلۃ ورفع من احب لقاءہ الی علیین ووضع من کرہ لقاءہ وثقل واشہد ان لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ شہادۃ تسلم من یوم الاغلال مخلدا واشہد ان سیدنا
ونبینا محمدا عبدہ ورسولہ المبعوث باشرف ملۃ المخصوص بالکرم مخلدا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ
وصحبہ السادۃ الاجلۃ وسلم تسلیما کثیرا ما اشتد شوق النفوس الیہ هذا کتاب شاف فی علم
البرزخ اذکر فیہ الموت وفضلہ وکیفیتہ وصفۃ ملک الموت واعوانہ وما
یرد علی المیت عند الاحتضار وحال الروح بعد مفارقۃ البدن وصعودہا
الی اللہ تعالی واجتماعہا بالارواح ومقرہا بعد ذلک وحال القبر وضمتہ وفتنتہ
وعذابہ وسعتہ وضیقہ وما ینفع فیہ مستوعبا شرح کل ذلک من حین یبدأ
فی مرض الموت الی ان ینفخ فی الصور ناقلا لہ من الاحادیث المرفوعۃ والآثار
الموقوفۃ والمقطوعۃ منتقیا لذلک من کتب الحدیث معتبرا کلام ائمۃ الحدیث
فی ذلک محررا ما وقع من ذلک فی تذکرۃ القرطبی بالتنقیح والتخریج مع زوائد
جمۃ لم تقع فی کتابہ وسمیتہ ووضعت علیہا صورۃ لشرح الصدور بشرح حال
الموتی والقبور وان کان فی الاجل فسحۃ ان اضم الیہ ان شاء اللہ تعالی کتابا
فی اشراط الساعۃ وآخر فی احوال البعث والقیامۃ وصفۃ الجنۃ والنار علی وجہ
الاستیعاب ایضا حقق اللہ ذلک بمنہ وکرمہ انتہی تذکرۃ الموتی والقبور تالیف حضرت قاضی
ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ یہ رسالہ مختصر زبان فارسی میں ہے شرح الصدور کے بعض مضامین کا ترجمہ ہے اور

ایک رسالہ فارسی قاضی صاحب کا زاد المعاد نام ترجمہ ہے بعض مضامین بدور سافرہ فی احوال
الآخرۃ تالیف امام سیوطی رضی اللہ عنہ کا یہ دونون رسالے طبع ہو چکے ہین قصر الآمال بذکر الحال والمآل
تالیف مولانا حاجی رفیع الدین بن عظمت اللہ خان مرادآبادی رحمہ اللہ یہ کتاب سنہ ۱۲۰۳ ہجری مین تالیف ہوئی
عبارت فارسی ہے اسمین دو مقصد ہین مقصد اول ترجمہ ہے کتاب شرح الصدور کا اور مقصد دوم ترجمہ ہے
کتاب بدور سافرہ کا اسکی ترتیب ابواب شرح الصدور پر ہے لیکن ہر باب مین سے بعض مضامین کا ترجمہ کیا
ہے بغرض اختصار یہ کتاب بہ نسبت رسائل قاضی صاحب موصوف زیادہ تر جامع ہے ایک نسخہ اس کتاب کا
سنہ ۱۲۳۰ ہجری کا لکھا ہوا قلمی حضرت مولانا سید اولاد حسن صاحب قنوجی قدس سرہ کا خاکسار نے
دیکھا ہے اس کتاب مین بھی اوس سے جو قابل اخذ تھا لیا گیا ہے قضیۃ المقصود و کشفۃ المقبول
تالیف حضرت توفیق دام مجدہ یہ رسالہ زبان اردو مین ہے مختصر و جامع و خوش بیانی مین ضرب المثل ہے
اسپر طرہ یہ ہے کہ اشعار رنگین سے اوسمین رنگ آمیزی کی گئی ہے تھوڑا زمانہ گذرا ہے کہ طبع ہو کے بدست
اہل طلب ہو چکا ہے یہ کتابین تو خاکسار کو معلوم ہین انمین سے اکثر کو دیکھا بھالا ہے بعض کو نہین
دیکھا جیسے دو تین شرح ابیات کی فتح المغیث و فتح الغفور باقی سب کو دیکھا ہے اور اس کتاب مین
اون سے استفادہ کیا ہے

سبب تالیف

جبکہ یہ خاکسار ترجمہ کتاب روض الریاحین و استنشاق نسیم الانس سے فارغ ہوا اور اللہ سبحانہ نے اپنے فضل
و کرم سے اس کام کو تمام کیا تو دل مین آیا کہ کوئی کتاب برزخ کے بیان مین لکھی جائے کہ اوس سے کیفیت
وہان کے حالات کی بخوبی معلوم ہو جائے تامل کیا تو کتاب ثمار التنکیت شرح ابیات التثبیت اس کام کے لئے
بہت پسند آئی اور یہ ٹھیری کہ بدون لحاظ متن و شرح کے مضامین اوسکے مبوب و مفصل ہو کے مستقل طور پر
زبان اردو مین لکھی جائین چنانچہ اسی طور پر اوسکا ترجمہ شروع ہوا اور سارے مضامین اوسکے ابواب و فصول
مین لکھے گئے ہان جو بات کہ محض شرح کتاب سے متعلق تھی اوسکو چھوڑ دیا اور کچھ مقاصد کتاب الروح حافظ
ابن قیم رحمہ اللہ اور شرح برزخ وغیرہ سے اوسپر اضافہ کئے گئے اور حیات برزخ اوسکا نام تجویز

کیا گیا اور کتاب بہمہ وجوہ مرتب ہو گئی صرف دیباچہ لکہنا رہ گیا اتفاقاً جی مین آیا کہ کتاب شرح الصدور کو ضرور
دیکہنا چاہیے اوس سے بہی اسمین کچہ لکہہ لیا جائے دیکہا تو اوسکو اس باب کا فتاوی پایا اب یہ ٹہہری کہ اوسکا
پورا ترجمہ کیا جائے اور مضامین حدیث برزخ کے بہی حسب موقع و محل مندرج ہو جائین تا کہ کتاب اچہی باقی
ہو اور ہر شخص اردو خوان مقامات و حالات برزخ پر مطلع ہو جائے چنانچہ بحمدہ تعالیٰ شرح الصدور کا ترجمہ
شروع کیا اور ابواب اوسی کے قائم رکہے بعض باب زیادہ کئے اور اکثر ابواب مین بہت سے مضامین
فصل کے قابل تہے اونکے لئے فصل و عنوان فصل قائم کیا اور مضامین حدیث برزخ کو بہی مناسب ہر باب
و فصل درج کر دیا اور بعض مقاصد اور جگہہ سے بہی لکہہ دئے تا کہ پوری پوری جمعیت ہو اور نام اس کتاب کا
طی الفراسخ الی منازل البرازخ رکہا اللہ سبحانہ اس سعی کو قبول فرمائے اور اپنی
ذات مقدس کے لئے کرے اور مجہے اور ہمارے مومنین و مومنات کو اس سے نفع دے اور ہم سب کو
دنیا سے با ایمان اوٹہائے اور قبر و برزخ کے عذاب سے بچائے اور ہمارے صغائر و کبائر کو اپنے عفو و کرم
سے بخشدے اور حیات دنیا مین اعمال صالحات کی توفیق عطا فرمائے آمین اللہم انی اعوذ بک
من عذاب القبر و اعوذ بک من فتنة المسیح الدجال و اعوذ بک من فتنة المحیا
والممات و اعوذ بک من المأثم والمغرم اللہم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا و لا یغفر الذنوب
الا انت فاغفر لی مغفرة من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم اللہم اغفر لی
وتب علی اللہم انک عفو تحب العفو فاعف عنی آمین شرح الصدور کا ایک نسخہ قلمی کتب خانہ
حضرت توفیق دام مجدہ کا خاکسار کے پاس تہا جس سے ترجمہ کیا گیا اوسمین بعض جا غلطی معلوم ہوئی
تو معرفت بعض احباب کے ایک اور نسخہ شرح الصدور کا ٹونک سے طلب کیا اور اس نسخے سے مقابلہ کیا
تو اوس سے اسی نسخہ کو بہتر پایا اور جو غلطی اسمین معلوم ہوئی اوسے درست کر دی اور جو معلوم نہوا اوسکو
اپنے حال پر رہنے دیا اوس نسخے مین باب کے باب غائب تہے مگر تاہم دو نسخے ملکر خاکسار کے نسخے کی
درستی ہو گئی حتی الامکان کوشش و سعی کی جو مجہسے ہو سکا وہ بحمدہ تعالیٰ مینے کر دیا اور جو رہا اوسکا درست
کرنا ناظر غیر مناظر کے ہاتہہ سے اللہ سبحانہ ہم سب کو توفیق اعمال صالحہ و حسن نیت کی عطا فرمائے جب کبھی

کسی کو صحیح نسخہ ملے اور اسمین غلطی معلوم ہو تو بلا تکلف درست فرماوے یا ترجمہ مین کسی طرح کی غلطی دیکھے
تو مورد طعن نہ ٹھیرائے بلکہ اصلاح کرکے میرے لئے دعای مغفرت کرے اسلئے کہ مین ایک بشر ناکارہ
ہیچکارہ گنہگار ہون اور سراپا معاصی مین ڈوبا ہوا مجھسے آدمی سے خطا کا ہونا قریب صواب کا ہونا بعید
ہے مجھسے جو کچھ خطا و نسیان عمدًا و سہوًا ہوا ہو مین اللہ سبحانہ سے اوسکی معافی چاہتا ہون اور خلق اللہ سے
عذر کرتا ہون ای اللہ تو ہمارے گناہ بخشدے اور توفیق خیر کی عنایت فرما اور عذاب و نکال و وبال سے بچا اور
حسن خاتمہ روزی کر انک علی کل شیء قدیر و بالاجابۃ جدیر وصلی اللہ علی سیدنا
محمد وآلہ وصحبہ وسلم چونکہ ابتدای امر مین سوال منکر ونکیر کا ہوتا ہے اسلئے اس کتاب کا ایک مقدمہ
ٹھیرایا اور اوسمین رب و دین و نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مختصر طور پر بیان کیا تاکہ اللہ سبحانہ ہم سب کو وقت
سوال کے ثابت رکھے اور تزلزل سے بچائے پس اس کتاب مین ایک مقدمہ ہے اور پچاس باب
اور دو خاتمے اور ایک حسن ختام ہے اللہم احسن عاقبتنا فی الامور کلہا واجرنا من خزی
الدنیا وعذاب الاخرۃ بجاہ عریض الجاہ سیدنا ومولانا محمد رحمۃ للعالمین
شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمین مقدمہ بیان مین رب و دین و نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **فصل رب عز وجل** رب کہتے ہین پالنے والے پرورش کرنیوالے کو
سو عرش سے فرش تک ساری مخلوقات کا پیدا کرنیوالا تربیت کرنیوالا رزق دینے والا ایک اکیلا وحدہ لاشریک لہ ہے
نام پاک اوسکا اللہ عز وجل ہے صفتین اوسکی ننانوے ہین ہم کیا ہمارا بیان کیا جبکہ خود حضور پرنور
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ارشاد فرماوین کہ لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت
علی نفسک تو پھر اور کسی کی کیا ہستی ہے کہ اوسکا وصف کر سکے اولی و افضل یہ ہے کہ اوسی پر قناعت
کیجائے جو کہ خود اوسنے سورۂ اخلاص مین اپنے حبیب کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا ہے یعنی تو کہہ وہ اللہ
ایک ہے اللہ نرادھار ہے نہ اوسنے کسی کو جنا نہ اوسکو کسی نے جنا اور نہین ہے اوسکے جوڑ کا کوئی اگرچہ
یہ سورت لفظون مین چھوٹی ہے لیکن حدیث شریف مین اسکو تہائی قرآن کے برابر فرمایا ہے اسلئے کہ یہ
ساری توحید و اخلاص ہے رب العالمین کی ثنا و صفت ہے رحمۃ للعالمین پر نازل ہوئی ہے ✱

فصل دین اسلام کی بیان مین

اسلام لغت مین مطلق انقیاد کو کہتے ہین اور شرع مین انقیاد خاص کا نام ہے جو کہ اوامر و نواہی الٰہی کے
لئے ہوتا ہے یعنی احکام الٰہی کو قبول کرنا اور اونکو سچا جاننا ہے اسلام و ایمان کا مفہوم ایک ہے ایک
دوسرے سے جدا پایا نہین جاتا ہے نفس تصدیق مین کمی بیشی نہین ہوتی ہے اور ایمان شرعی قوت و ضعف
اجمال و تفصیل مین کم زیادہ ہوتا ہے اس تقریر سے درمیان نصوص کے جو کہ صراحۃً زیادتی پر دلالت
کرتے ہین اور درمیان اقوال سلف کے موافقت ہو جاتی ہے اسی قول کو نووی رضی اللہ عنہ نے پسند
فرمایا ہے اور علامہ تفتازانی رحمہ اللہ نے اسکی نسبت محققین کی طرف کی ہے تاج سبکی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے
کہ اختلاف اس باب مین لفظی ہے بالجملہ اسلام ایسی چیز ہے کہ اسکے سوا اور کوئی دین مقبول نہین ہے کیونکہ
اللہ تعالی نے فرمایا ہے ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین
یعنی جو شخص سوای اسلام کے ڈھونڈھے اور کوئی دین تو اوس سے قبول نہین اور وہ آخرت مین ٹوٹا پانیوالون
سے ہے اس جگہہ اسلام سے وہ مراد ہے جسکی تفسیر خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث جبرئیل علیہ السلام
مین فرمائی ہے یعنی اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے اس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بیشک محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم رسول ہین اللہ کے اور قائم کرے تو نماز اور دے تو زکوۃ اور روزے رکھے تو رمضان کے
اور حج کرے تو بیت اللہ کا اگر قدرت رکھے تو طرف اوسکی راہ کے اسکو مسلم نے روایت کیا ہے اس حدیث
شریف مین ایمان و احسان کا سوال اور انکا جواب بھی مذکور ہے سو اسلام احکام ظاہری کی انقیاد کا نام ہے
اور ایمان تصدیق باطنی کا علم ہے اور احسان تہذیب ظاہری و باطنی دونون کا اسم ہے حضرت اسلام
کے فضائل بیشمار ہین اون سب کے لکھنے مین اسجگہ طول ہے مگر تھوڑے سے بطور نمونہ کے یہان لکھے
جاتے ہین ۱ اسلام ایسی عمدہ شئی ہے کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسپر مرنیکی دعا فرمائی ہے
اللہم توفنا مسلمین والحقنا بالصالحین غیر خزایا ولا مفتونین اخرجہ الامام احمد
والبخاری فی الادب والنسائی والحاکم وصححہ عن رفاعۃ الزرقی رضی اللہ عنہ ۲ اسلام ایسی
نعمت ہے کہ عظمت و کرامت مین کوئی نعمت نعمت اسلام کو نہین پہونچتی ہے دیکھو اللہ تعالی نے فرمایا ہے

ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان یعنی
اللہ نے محبوب کر دیا طرف تمہارے ایمان کو اور زینت دی اوسکو تمہارے دلون مین اور مکروہ کر دیا طرف تمہارے
کفر کو اور فسق و عصیان کو ۳ حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام نے اپنی اور اپنی اولاد کے لئے اسلام پر دائم رہنے
کی دعا کی واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک ۴ پھر اپنی اولاد کو اوسکی وصیت
فرمائی یا بنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون ۵ اسلام سے بڑھکر اور
کونسی نعمت ہوگی حال آنکہ یہ ملت ہے ابراہیم علیہ السلام کی اور حق تعالی نے پیدائش سے پہلے اس امت
کا نام مسلمین رکھا ہو سماکم المسلمین من قبل وفی ھذا سفیان رضی اللہ عنہ نے اسکی تفسیر مین
فرمایا ہے یعنی توریت و انجیل و قرآن مین ۶ یہ اسلام وہ شئی ہے کہ اسپر وفات پانی کا سوال موسی علیہ السلام
کی قوم کے مومنین نے اللہ تعالی سے کیا ربنا افرغ علینا صبرا وتوفنا مسلمین ۷ یہ ایک ایسی چیز ہے
کہ یوسف صدیق علیہ السلام نے اسپر وفات پانے کی دعا فرمائی توفنی مسلما والحقنی بالصالحین
۸ اسلام سے زیادہ تر عظیم کونسی منت ہوگی حالانکہ اللہ تعالی نے اسکا نام دین رکھا اور یہ ارشاد کیا ان
الدین عند اللہ الاسلام ۹ عطیہ اسلام سے اور کون عطیہ بڑھکر ہوگا حال آنکہ اللہ تعالی نے خود اوسکو
ہمارے لئے پسند فرمایا ہے ورضیت لکم الاسلام دینا ۱۰ کونسا ہدیہ زیادہ تر بزرگ ہوگا اسلام سے
حالانکہ جو کچھ آسمان زمین مین ہے وہ سب اسیکے ساتھ متصف ہے فرمایا اللہ پاک نے ولہ اسلم من فی السموات
والارض طوعا وکرھا والیہ ترجعون ۱۱ حلہ اسلام سے کون حلہ فاخر تر ہوگا حالانکہ پہنانے والا
اوسکا حق سبحانہ وتعالی ہے کہ اپنے خلیل کو اور سارے مسلمین ومہدیین کو پہنایا ہے ماکان ابراھیم
یھودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما وماکان من المشرکین ۱۲ اسلام سے بہتر
کونسی بخشش ہوگی حال آنکہ اللہ تعالی نے خیر خلق افضل رسل علیہم الصلوۃ والسلام کو انا اول المسلمین
کہنے کا امر فرمایا اور اس قول کو اذکار مین اشرف طاعات مومنین سے ٹھیرایا اور اسکو اکرم عبادات مسلمین
کی کنجی بنایا یہانتک کہ نمازی دن بھر مین چند بار اسکو مکرر کہتا ہے ۱۳ یہی اسلام ہے کہ قیامت کے اہوال
سے نجات میدان حشر کے مواقف سے رہائی مسلمانونکے مونہہ کی سپیدی و روشنی اسی کے دامن دولت سے

بندھی ہوئی ہے جسوقت کہ اس سے اعراض کرنے والون کے منھہ سیاہ و تاریک ہوجاوینگے پھر اس سے اعظم و اسنی اور کوئی عطیہ وہدیہ کیونکر ہوسکتا ہے ۴ ایہی اسلام ہے کہ سید المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض سے پانی پینا اسی کے طفیل مین نصیب ہوگا جبکہ کافر و منافق وغیرہ اہل عصیان کوثر سے ہنکائے جاوینگے ۵ ایہی اسلام کے سبب سے پل صراط پر سے گذر جانا نصیب ہوگا جبکہ شقی بدبخت ٹکڑے ٹکڑے ہوکے جہنم مین گر پڑینگے ۶ ایہی اسلام ہے کہ اسکی وجہ سے مسلم مجرم سے ممتاز ہوگا ۷ ایہی اسلام ہے کہ روح القدس علیہ السلام نے اسکی بشارت کے لئے نزول فرمایا قل نزلہ روح القدس من ربك بالحق لیثبت الذین آمنوا وھدی وبشری للمسلمین ۸ ایہی اسلام ہے کہ اللہ تعالی نے اسکے سبب سے اپنے بندون کو بیشمار نعمتین عنایت فرمائین یہ آیت شریف اس مضمون پر ناطق ہے واللہ جعل لکم من بیوتکم سکنا الی قولہ کذلك یتم نعمتہ علیکم لعلکم تسلمون یہ دونون آیتین ایسی نعمتون کی تعداد پر مشتمل ہین کہ خلق کی زبان اوسکے بیان مین وفا نہین کرسکتی ہے بلکہ اگر ہر ایک پر انمین سے علیحدہ کلام کرے تو ساری اوقات وازمان مستغرق ہوجاوین ۹ ایہی اسلام ہے کہ اسکی بدولت حق تعالی بندہ مومن کو جواب مین سوال ملائکہ منکر نکیر کے ثابت رکھتا ہے اللھم ثبتنا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ والحمد للہ الذی من علینا بالاسلام وھدانا بالفضل والانعام وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ کلمۃ صادقۃ یقولھا المسلمون فی دار السلام

فصل بیان مین نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی

نبی وہ شخص ہے کہ طرف سے اللہ تعالی کے خبر دیوے اور نبی رسول سے زیادہ تر عام ہے کیونکہ رسول مین یہ شرط ہے کہ جدید شرع لاوے بخلاف نبی کے کہ اسمین یہ شرط نہین ہے سو ہر رسول نبی ہے اور ہر نبی رسول نہین ہے جاننا چاہیے کہ سارے انبیاء و رسل علیہم الصلوۃ والسلام سے بہتر و برتر ہمارے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین آپکا اسم مبارک ابوالقاسم محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم ہے اللہ پاک نے آپکا نام محمد واحمد رکھا ہے انکے سوا اور بہت اسماء شریفہ وصفات سنیہ سے آپکو ممتاز فرمایا ہے زرقانی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ آپکے اسماء مبارکہ چار سو سے زیادہ ہین بعض کہتے ہین کہ مثل اسماء حسنی کے ننانوے ہین ابن العربی نے فرمایا

کہتے ہیں صاحب جذب القلوب رحمۃ اللہ اسرار و صفات نبویہ کو بشرح و بسط ذکر فرمایا ہے غرض کہ آپکے اوصاف و اخلاق و سیر بے حد و بے حساب ہیں سوای اللہ سبحانہ کے اونکی کمیت و کیفیت کو کوئی بشر نہیں جان سکتا بھلا جنکی مدح خود خالق فرماوے اونکے وصف و تعریف کا کیا کہنا ۵

بیان کس طرح سے کیجیے تیرے اوصاف حمید کا ‏ ‏ ترا مداح ایزد ہے تو ہے ممدوح ایزد کا

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسوقت مومن اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اوسکے پاس دو فرشتے آتے ہیں پہر وہ اوسکو جہڑکتے ہیں وہ جاگ اوٹھتا ہے جسطرح کہ سونے والا جاگتا ہے پہر کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے اللہ میرا رب ہے اور اسلام میرا دین ہے اور محمد میرے نبی ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس پکارتا ہے ایک پکارنے والا کہ سچ کہا میرے بندے نے سو تم فرش کرو اوسکا جنت سے اسکو بیہقی و ابن مردویہ و ابن ابی عاصم نے سنت میں روایت کیا ہے اس باب میں اور بہی حدیثیں ہیں آیندہ اونکا ذکر ہوگا منکر نکیر کے جواب میں وہی شخص ثابت رہیگا جو کہ مومن ہے اور مومن وہی ہے جسکو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کامل محبت ہے اور کامل محبت یہی ہے کہ ماں باپ اولاد ساری خلق سے زیادہ آپکے ساتھ محبت رکھے اور جو ایسی محبت نہیں ہے تو پہر ایمان بہی نہیں ہے دیکہو بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ایمان نہ لاویگا ایک تمہارا یہانتک کہ میں زیادہ تر محبوب ہوں اوسکو اوسکے باپ اور اولاد اور سارے لوگوں سے علامت و نشانی آپ کی محبت کی یہ ہے کہ ظاہر باطن ہر امر میں سنت کی پیروی کرے سوای آپکے اور کسی کی خوشی ناخوشی کا خیال نہو ریا و سمعہ کی ہوا نہ لگے صرف آپ ہی کی خوشنودی مد نظر خاطر ہو کثرت سے درود و سلام آپ پر بہیجا کرے آپ کی تعظیم و توقیر کرے کسی کی بات کو آپکے کلام پاک پر تقدیم نہ دے بیہقی رحمہ اللہ نے کہا ہے عظمت کا مرتبہ محبت کے مرتبے سے بڑہا ہوا ہے کیونکہ ہر محب معظم نہیں ہے جیسے محبت باپ کی اپنے بیٹے سے اور محبت مالک کی اپنے غلام سے کہ یہاں صرف محبت ہے تعظیم نہیں ہے آپ کی سنت کی پیروی اور کثرت درود عجب نعمت ہے کہ اس سے دین دنیا دونوں کے منافع حاصل ہوتے ہیں حضرت شاہ ولی اللہ رضی اللہ عنہ نے

فرمایا ہے کہ مجھے میرے والد نے وصیت فرمائی ہے کہ مین ہر روز نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کی مواظبت کرون اور فرمایا کہ تمہنے جو کچھہ پایا وہ اسی درود سے پایا یعنی دنیا و دین کی حاجتین جو کچھہ کہ ہمنے پائین وہ بطفیل درود شریف ہی کے پائین اور یہ کیونکر نہو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مجھپر ایکبار درود بھیجتا ہے اللہ اوسپر دس بار درود بھیجتا ہے سو اے مسلمانو سوچنا کہ ایکبار کے عوض مین تو اللہ سبحانہ دس بار رحمت نازل کرتا ہے تو پھر اوس شخص کا کیا کہنا جو کہ آپپر بکثرت درود بھیجتا ہے اوسپر کس قدر رحمت کا نزول ہوتا ہوگا اسی درود کی کثرت سے جسکو اللہ سبحانہ چاہتا ہے اوسکو عالم رویا مین آپکی زیارت نصیب ہو جاتی ہے اللہم ارزقنا علمای دین اور مشائخ صالحین نے چند درود ایسے لکھے ہین کہ اونکی برکت سے شرف زیارت حاصل ہو جاتا ہے اسی طرح بعض طرق نماز کے بھی لکھے ہین کہ اونکی وجہ سے یہ دولت بی زوال ہاتھہ آتی ہے جناب توفیق واہم مجددہ نے بعض صیغے اس قسم کے کتاب الدار والدرر مین تحریر فرمائے ہین شرح برزخ مین ابو عبد اللہ سطوی سے نقل کیا ہے کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کو کسی نے خواب مین دیکھا پوچھا کہ اللہ تعالی نے آپکے ساتھہ کیا کیا فرمایا مجھے بخشدیا پوچھا کس سبب سے کہا بسبب پانچ درود کے جنکو مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجا کرتا تھا پوچھا وہ کیا ہین فرمایا اللہم صل علی محمد بعدد من صلی علیہ وصل علی محمد بعدد من لم یصل علیہ وصل علی محمد کما تحب وترضی ان یصلی علیہ وصل علی محمد کما امرتنا بالصلوۃ علیہ وصل علی محمد کما ینبغی الصلوۃ علیہ اس سے معلوم ہوا کہ کثرت و مداومت درود شریف کی عجب نعمت ہے کہ بعد موت کے موجب مغفرت کی اور برزخ مین باعث نجات کی اہوال آخرت سے ہوتی ہے اللہم صل وسلم علی سیدنا ونبینا ومولانا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین آمین فضائل ومناقب درود شریف بی حد و بیحساب ہین منجملہ اونکے چند یہ ہین ہر دن سو بار درود پڑھنا موجب ہے بر آنے سو حاجت کا تیس دنیا مین ستر آخرت مین اسکی سند حسن ہے ہر دن سو بار پڑھنا ایسا ہے جیسے رات دن عبادت کی یہ کام نزدیک اللہ تعالی کے سارے عملون سے محبوب تر ہے درود پڑھنے والے کے

لئے مرنے کے بعد درود قبر پر استغفار کرتا ہے زیادہ پڑھنے والا اللہ تعالی سے قریب اور مستحق شفاعت ہوتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوس سے محبت دلی ہو جاتی ہے جناب توفیق دام ظلہ نے کتاب زیادۃ الایمان میں ۸۱ فائدے درود شریف کے ذکر فرمائے ہیں یہ کتاب طبع ہو کے مطبوع خاص و عام ہو چکی ہے اللہ سبحانہ قبول فرماوے مدائح نبوی میں شعرا امت نے عربی فارسی اردو میں نظماً و نثراً بہت کچھ لکھا ہے چونکہ یہ کتاب اردو ہے اسلئے چند شعر قصیدہ مدحیہ جناب شہیدی رحمہ اللہ سے منتخب کرکے تبرکاً و تیمناً اس مقدمے کا اون پر خاتمہ کرتا ہوں ۵

طلوع روشنی جیسے نشان ہو شہ کی آمد کا
ظہور حق کی حجت ہے جہاں میں نور احمد کا

عجم میں زلزلہ نوشیروان کے قصر میں آیا
عرب میں شور اوٹھا جبکہ وقت اوسکی آمد کا

شرف حاصل ہوا آدم او ابراہیم کو اوس سے
نہ تنہا فخر عالم تھا اپنے اب و جد کا

وہ اس عالم میں رونق بخش تھا حوروں کی تسکین کو
گیا جنت میں طوبی بن کے سایہ اوس سہی قد کا

شب معراج چڑھکر عرش پر دم میں اوتر آیا
بیان اوس قلزم معنی کے کیا ہو جذر او مد کا

کشود عقدہ باطن میں کافی نام حق اوسکو
کھلا کرتا ہے بن کنجی ہمیشہ قفل ابجد کا

گرافعی بن کے جا نکلے اودھر ابلیس اللہ ہا ہو
ملا ہے قصر خضر روح کو اوس کے زمرد کا

اودھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق میں شامل
خواص اوس برزخ کبری میں تھا حرف مشدد کا

بھروسا ہر کسی کو ایک جھما عافیت کا ہے
تجھے نام مبارک کا ہی ذوالقرنین کو سد کا

خدا میں مانگے کیا کیا نعمتیں دیتا ہے بندوں کو
ترا وسعت دعا خدا سے ہے جب کل کی مقصد کا

اٹھینگے جس گھڑی عشرت کے سامان بزم جنت میں
کھلے گا حال امت پر تری انعام بیحد کا

لب گوہر فشاں وا ہونگے جب عرض شفاعت کو
تماشا گاہ محشر میں تکینگے نیک و بد کا

رہا کعبہ میں تیرے روضے کے در پہ جا پائی
اسی اندوہ سے ہے رنگ تیرہ سنگ اسود کا

تری تعریف سے میری زباں میں آئی ہے تیزی
صفاہان تک سخن ہوگا اس تیغ مہند کا

کبھی نزدیک جا کر آستانے سے ملوں آنکھیں
کبھی میں دور بیٹھوں اور کروں نظارہ گنبد کا

فراغ دل سے گر جہان زندگی کا کوئی دم گذرے
مدینہ کی زمین کے گر نہ لائق ہو میرا لاشہ
تمنا ہے درختون پر ترے روضے کے جا بیٹھے

حسد ہو خضر و عیسی کو میسر عیش مخلد کا
کسی صحرا مین ہانکیں مین خورش ہو دام اور دد کا
قفس جس وقت الٹ ڈالا کرے روح مقید کا

صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم عدد ما علمت وزنۃ ما علمت وملاء ما علمت

فہرست ابواب و فصول و وصول

سوال کو فتّان و منکر و نکیر کہتے ہین ف تجسد اعمال کے بیان مین ف کیا میت کو کشف ہوتا ہے کہ وہ سوال
کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا ہے ف میت سے کس زبان مین سوال ہوتا ہے ف بیانمین سوال
مومن منافق کافر و اطفال مشرکین کے ف بیان مین سوال اون لوگون کے جو کہ دفن نہین ہوئے یا اونکو
سولی دیگئی یا اون کے بدن کے اجزا متفرق ہوگئے یا اون کو درندون نے کھالیا ف اس بیان مین کہ
روح میت کی اوسکے بدن کی طرف قبل دفن کے پھیری جاتی ہے یا بعد دفن کے ف اس بیان مین کہ
میت وقت سوال کے پورا زندہ ہوجاتا ہے یا نہین ف اس بیان مین کہ جس شخص کے اجزاء متفرق ہوگئے
ہین اعادہ روح کا کل اجزاء مین ہوتا ہے یا بعض مین ف بیان مین اوس شخص کے جو کہ تابوت مین رکھا
گیا ہے ف سوال غریق کے بیان مین ف قرآن شریف سوال کے وقت تلقین حجت کرتا ہے ف
اس امر کے بیان مین کہ اللہ تعالی نے میت کے سوال و جواب مین کیا حکمت رکھی ہے باب ۲۹ بیان مین اون
لوگون کے جنسے سوال نہین ہوتا ہے اور وہ فتنہ قبر سے محفوظ رہتے ہین ف شہید کے بیان مین ف
تعداد شہداء امت کے بیان مین ف مرابط کے بیان مین ف ملعون کے بیانمین ف صدیق کے بیانمین ف بیانمین
سوال حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ف سوال ملائکہ علیہم السلام کے بیان مین وصل سوال جن
کے بیان مین ف بیان مین سوال نابالغ بچون کے وصل اس بیان مین کہ ہر طفل سے سوال ہوتا ہے
وصل بیان مین اختلاف علماء کے مسئلہ سوال صبی مین وصل عہد و میثاق کے بیان مین ف
بیان مین سوال ابلہ و مجنون کے اور اوس شخص کے جو کہ زمانہ فترت مین مرا ف بیان مین اوس شخص کے
جو کہ جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات مین مرے ف بیان مین سورہ تبارک الذی پڑھنے والے کے وصل
بعض آثار مین سورہ تبارک ساتھ سورہ سجدہ کے ملا آیا ہے باب ۳۰ بیان مین فظاعت قبر کے اور اوسکی
سہولت و فراخی کے مومن پر باب ۳۱ رحمت الٰہی در قبر باب ۳۲ تحفہ مومن در قبر باب ۳۳ بیان مین ظلمت
قبر کے اور جو اوسکو روشن کردے باب ۳۴ بیان مین عذاب قبر کے نعوذ باللہ منہ ف اثبات عذاب قبر کے بیان مین۔
وصل بیان مین اون آیتون کے جنسے عذاب قبر معلوم ہوتا ہے وصل بیان مین ثبوت عذاب قبر کے
قرآن شریف سے وصل منکرین عذاب قبر کے بیان مین وصل اس امر کے بیان مین کہ عذاب قبر

لہ حرف واو مع مراد وصل ۱۲

کے جنکا ثواب میت کو ہمیشہ پہونچتا رہتا ہے ﴿ اس بیان مین کہ دعا و استغفار زندون کی مردون کو نفع دیتی ہے ﴿ اس بیان مین کہ ثواب صدقہ و خیرات کا میت کو پہونچتا ہے ﴿ اس بیان مین کہ میت کو ثواب حج کا پہونچتا ہے ﴿ ثواب بردہ آزاد کرنیکا میت کو پہونچتا ہے ﴿ بیان مین ثواب روزہ و نماز کے واسطے میت کے ﴿ بیان مین قرات قرآن شریف کے واسطے میت کے اور قبر پر ﴿ بیان عبادت بنیہ از شرح ابیات ﴿ بیان مین ہدیہ گذراننے کے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف مین باب ۵ اس بیان مین کہ مرنے کے لیے کون وقت بہتر ہے باب ۵ بیان مین اون اعمال کے جو کہ واجب کرتے ہین اپنے صاحب کے لئے تعجیل وصول کو طرف جنت کے بعد موت کے باب ۵ اس بیان مین کہ میت بدبو ہو جاتا ہے اور اوسکا جسم بوسیدہ پڑ جاتا ہے مگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور جو لوگ کہ اونکے ساتھ ملحق ہین اونکا جسم صحیح سالم پاک صاف خوشبو رہتا ہے خاتمہ ۵ بیان مین فوائد متعلق روح کے خاتمۃ الکتاب ۵ وعاقبۃ الفصول والابواب بیان مین مضامین خاتمہ شار الکتاب کے ف بیان مین وصیت وغیرہ کے ف بیان مین بعض وصایای نافع کے مسک الختام ۵۵ بیان مین سعت رحمت الہی کے

باب بیان مین برزخ کے

فرمایا اللہ تعالی نے ومن ورائهم برزخ الی یوم یبعثون یعنی اون کے آگے ایک حجاب ہے اوس دن تک کہ اوٹھائے جاوینگے برزخ نام ہے اوس چیز کا جو درمیان دو شی کے ہو صحاح مین کہا ہے کہ برزخ حاجز ہے درمیان دو شی کے اور برزخ وہ ہے کہ درمیان دنیا و آخرت کے ہے حشر سے پہلے وقت موت سے حشر تک فراء نے کہا برزخ مرنیکے دن سے بعث کے دن تک ہے جو مراد برزخ مین داخل ہوا حاصل یہ ہے کہ عالم برزخ عالم قبر ہے جو کہ ما بین موت کے ہے بعث تک ف اللہ سبحانہ نے اپنی قدرت کاملہ حکمت بالغہ سے حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام کو مشت خاک سے اپنے ہاتھ سے بنایا اپنی روح اونمین پھونکی سب چیزون کے نام اونکو سکھائے سارے فرشتون سے اونکو سجدہ کرایا جنت مین بسایا پھر بوجہ خطا کے جسمین ہزارہا حکمتین تھین وہان سے نکال کے دنیا مین آباد کیا پس انکے لئے پہلا گھر جنت دوسرا دنیا تیسرا برزخ چوتھا پھر جنت مقرر فرمایا اور انکی اولاد کے واسطے پہلا گھر ماں کا پیٹ دوسرا دنیا تیسرا برزخ چوتھا جنت یا نار

قرار دیا اور ہر گہر کے لئے احکام جداگانہ معین فرمائے یعنی ماں کے پیٹ کو خلق و تقدیر کا گہر ٹہیرایا اسکے بعد دنیا کو دار عمل بنایا مزرعۂ آخرت مقرر فرمایا اصلاح معاش و معاد کیطرف تعلیم فرمائے اسکی درستی کے لئے نبی بہیجے کتابیں نازل فرمائیں اوامر و نواہی کا نقشہ جمایا ترغیب و ترہیب کا تماشا دکہایا پہر جن لوگوں نے ظاہر یا باطن اسکے موافق اپنا برتاؤ کیا تو سیدہے رستے رہے انبیا و رسل کا کہا مانا اونکی اچہی طرحسے اطاعت کی اون کے طریقے کو دانتوں سے خوب مضبوط پکڑا اونکی چال کو آرام و تکلیف میں مرتے دم تک نہ چہوڑا وہ پکے سچے مؤمن مسلم ٹہیرے اور جنہوں نے کارروائی دنیا کے لئے دین اسلام کو بظاہر قبول کیا باطن میں کفر و عناد پر جمے رہے وہ منافق ہوگئے اور جو لوگ ظاہر باطن میں کفر پر رہے دین سے کسی طرح کا سروکار نہ رکہا بلکہ رسولوں کی تکذیب کی اونکو ہر قسم کی ایذا پہونچائی وہ پکے کافر سمجہے گئے اللہ سبحانہ نے دار دنیا میں شان ربوبیت کو کام فرمایا مؤمن منافق کافر کو حسب مقتضاء حکمت روٹی کپڑا جاہ و منصب صحت عافیت وغیرہ عطا کی بلکہ بہ نسبت مؤمنین کے منافقوں کافروں کو زیادہ و باہر قسم کے عیش و آرام میں رکہا مال دولت اولاد سے اونکی آنکہوں کو ٹہنڈا کیا حساب کتاب سزا جزا کو قیامت کے لئے رکہہ چہوڑا لیکن قیامت سے پہلے ایک اور گہر بنایا بسایا جسکو برزخ کہتے ہیں یہ دنیا سے اتنا زیادہ وسیع ہے جتنی دنیا ماں کے پیٹ سے زیادہ وسیع ہے یہاں ایمان و کفر و نفاق اخلاص و ریا اچہے برے اعمال کی جانچ ہوتی ہے خدا و رسول کی طاعت و معصیت کا اثر آنکہوں سے نظر آجاتا ہے قرآن و حدیث کی باتیں جو دنیا میں سنتے کہتے پڑہتے لکہتے تہے وہ سب ظاہر ظہور دکہائی دیتی ہیں فرمانبرداروں کی آؤ بہگت ہوتی ہے فرش فروش اسباب عیش و آرام اونکے لئے مہیا کیا جاتا ہے نافرمانوں کو دور دبک مار پیٹ کیجاتی ہے طوق بیڑی آگ سانپ بچہو وغیرہ ایذا و تکلیف کا ساز و سامان درست کیا جاتا ہے اور یہ سب کچہہ تو بطور ما حضر کے ہے پوری پوری سزا جزا قیامت کے دن حساب کتاب ہوکے ملیگی پہر مؤمنین مخلصین ہمیشہ ہمیشہ کو جنت کے غرفوں میں عیش و آرام کرینگے کفار و منافقین ابد الآباد تک جہنم کے درکات میں جلینگے موت کو موت آجاویگی حیات ابدی اپنا سماں دکہاویگی سارے جہگڑے بکہیڑے طے ہوجاینگے پہر مؤمنین ہیں اور حور و غلمان جنت ہے اور رضاء رحمن کافر و منافق ہیں اور آگ کا عذاب دوزخ ہے اور قہار جبار کا غصہ و عقاب ہے ۵

	ہے حرام آگ کا عذاب ہمین		ای تپ ہجر وکیسے مؤمن ہین	

اللھم احفظنا اللھم اغفر لنا وارحمنا وعافنا وارزقنا واجرنا من خزي الدنیا وعذاب الاخرۃ

بجاہ سیدنا ومولانا شفیع المذنبین رسول رب العلمین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ

وصحبہ اجمعین الی یوم الدین

باب ۲ آغاز موت کے بیان مین

۱ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین امام احمد نے زہد مین حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ اللہ تعالی نے حضرت آدم اور اونکی ذریت کو پیدا کیا تو فرشتون نے کہا کہ زمین اونکو سما سکے گی فرمایا مین موت کو پیدا کرنیوالا ہون فرشتون نے عرض کیا کہ اب اونکو عیش خوشگوار نہوگا فرمایا مین امل کو پیدا کرنیوالا ہون یعنی تمنای باطل

۲ ابونعیم نے حلیہ مین مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ آدم علیہ السلام زمین کی طرف اوتارے گئے تو اونکے رب نے اونسے کہا کہ عمارت بنا واسطے اوجڑنے کے اور بچے جن واسطے فنا کے ۵

باب ۳ موت کی تمنا اور اوسکی دعا کرنا منع ہے بسبب کسی ضرر کے جو کہ جسم و مال مین پہونچے

۱ بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی ہرگز نہ تمنا کرے ایک تمہارا موت کی بسبب کسی ضرر کے کہ اوسپر اوترا ہے پھر اگر ضرور تمنا کرنے والا ہے تو چاہیے کہ یون کہے اللھم احینی ما کانت الحیوۃ خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیرا لی یعنی الٰہی زندہ رکھہ مجھکو جب تک کہ زندگی میرے لیے بہتر ہو اور مار مجھکو جبکہ مرنا میرے لیے بہتر ہو اس سے معلوم ہوا کہ مطلق خیر عاقبت ہے عاقل کو یہ نہین لائق ہے کہ دنیا مین کسی تکلیف و ایذا کے نازل ہونے سے عاجز ہو جاوے کیونکہ اوسکو بقا نہین ہے ۵

	مرد باید کہ ہراسان نشود		مشکلے نیست کہ آسان نشود	
	پیش ہست مانہ چہ آید بود مہما	۵	نہ شادی داد سامانی نہ غم آورد نقصانے	

۲ مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی ہرگز تمنا نہ کرے ایک تمہارا موت کی اور نہ اوسکی دعا کرے پہلے اس سے کہ اوسکو آوے بیشک جبکہ مرتا ہے ایک تمہارا

تو اوسکا عمل منقطع ہو جاتا ہے اور بیشک نہ زیادہ نہیں کرتی مومن کو اوسکی عمر مگر خیر ۳۱ بخاری و نسائی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہرگز تمنا نکرے ایک تمہارا موت کی اگر وہ نیک ہے تو شاید زیادہ کرے یعنی نیکی اور اگر گنہگار ہے تو شاید توبہ سے اللہ تعالی کی رضا کو طلب کر ۴ امام احمد بزار ابو یعلی حاکم بیہقی نے شعب الایمان میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تمنا نکرو تم موت کی پس بیشک ہول مُطّلع سخت ہے اور بیشک سعادت سے ہے کہ دراز ہو عمر بندے کی یہانتک کہ دیوے اوسکو اللہ انابت[ف۱] یعنی رجوع ہونا مراد مطلع سے وہ امور آخرت ہیں جنپر میت بعد موت کے مطلع ہوتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ آخرت کی ہول دنیا کی ایذا زیادہ تر سخت ہے پس آسان کی وجہ سے سخت کی تمنا کرنی چاہئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ طول عمر طاعت الٰہی میں علامت ہے سعادت آدمی کی ۵

اندیشۂ مرگ سے ہے سینہ سب ریش	ٹکڑے ہے جگر جیسے لباس درویش
ہاتھوں سے جو آج ہو سکے کر لیجے	پھر کل تو ہیں ہے ایک قیامت درپیش

۵ بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع نہ فرماتے اس سے کہ ہم موت کی تمنا کریں تو ہم اوسکی تمنا کرتے ۶ بخاری نے قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہم خباب کی عیادت کو گئے اونھوں نے سات داغ لگائے تھے پس کہا اگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو منع نہ فرماتے اس سے کہ موت کی دعا کریں تو میں اوسکی دعا کرتا ۷ مروزی نے قاسم مولی معاویہ سے روایت کیا ہے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے موت کی تمنا کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سن رہے تھے پس آپنے فرمایا تو موت کی تمنا نکر اسلئے کہ اگر تو اہل جنت سے ہے تو بقا تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو اہل نار سے ہے تو کون چیز جلدی کرتی ہے تجھکو طرف اوسکے ۸ خطیب نے اپنی تاریخ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تمنا نکرے ایک تمہارا موت کی پس بیشک وہ نہیں جانتا ہے کہ اوسنے کیا آگے بھیجا اپنے نفس کے لئے ۹ امام احمد ابو یعلی طبرانی حاکم نے ام فضل رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انپر[ف۲] داخل ہوئے اور آپکے چچا

ف۱ انابت بمعنی رجوع ہونا طاعت کیطرف اوسکی جسکی طاعت کرتا ہے اور توبہ یہ ہے کہ معصیت سے طاعت کی طرف رجوع ہو ابو عثمان مغربی فرماتے ہیں کہ انابت اخلاص توبہ ہے ۱۲
ف۲ یعنی حضرت عباس کے گھر والوں پر ۱۲

حضرت عباس مریض تھے پس اونھون نے موت کی تمنا کی آپ نے اونسے فرمایا اے چچا تم موت کی تمنا نکرو کیونکہ اگر تم نیک ہو پھر تم تاخیر دیے جاؤ زیادہ کرو گے نیکی کو طرف اپنی نیکی کے تمہارے لیے بہتر ہے اور اگر تم مسیئی ہو پس تم تاخیر دیے جاؤ پھر تم اپنی اسارت سے رجوع ہو تو تمہارے لیے بہتر ہے پس تم موت کی تمنا نکرو ۵ امام احمد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا ہرگز تمنا نکرے ایک تمہارا موت کی اور نہ اوسکی دعا کرے پہلے اس سے کہ آوے اوسکو مگر یہ کہ اوسکو اپنے عمل کے ساتھ وثوق ہو

باب ۳ بیان مین فضیلت طول عمر کے طاعت الٰہی مین

امام احمد اور حاکم نے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ کون آدمی بہتر ہے فرمایا جسکی عمر دراز ہوئی اور اوسکا عمل اچھا ہوا کہا پس بدتر آدمی کون ہے فرمایا جسکی عمر دراز ہوئی اور اوسکا عمل برا ہوا رواہ الترمذی وصححہ ۲ حاکم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بہتر تمہارے درازتر تمہارے ازروی عمر ونکے اور بہت اچھے تمہارے ازروی اعمال کے [۹۱] ۳ امام احمد نے بھی بہت مثل اسکے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۴ طبرانی نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کیا خبر ندون مین تمکو تمہارے اچھون کی صحابہ نے عرض کیا ہان یا رسول اللہ فرمایا درازتر تمہارے ازروی عمرون کے اسلام مین جبکہ سداد کرین یعنی اپنے اعمال سے سداد واستقامت طلب کرین ۴ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جبکہ دراز ہوئی عمر مسلمان کی تو اوسکے لیے بہتر ہے ۵ امام احمد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا دو آدمی بنی تمیم کے [۹۲] قبیلہ قضاعہ سے تھے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسلام لائے پھر ایک اونمین کا شہید ہو گیا اور دوسرا سال بھر تاخیر دیا گیا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے جنت کو دیکھا پس مینے موخر کو دیکھا کہ وہ شہید سے پہلے جنت مین داخل کیا گیا پس مینے اس سے تعجب کیا مینے صبح کو اسکا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا آپ نے فرمایا کیا اوسنے بعد اوسکے رمضان کے روزے نہین رکھے اور چھ ہزار رکعت نہین پڑہین اور اتنی اتنی رکعت نماز سنت کی ۶ امام احمد وبزار نے طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی

افضل نزدیک اللہ کے اوس مومن سے کہ عمر دیا جاوے اسلام مین واسطے ایک تسبیح و تکبیر و تہلیل کے ؎ ابو نعیم نے
سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ باقی رہنا مسلمان کا ہر دن غنیمت ہے واسطے اداے فرائض
اور نمازون کے اور اوس چیز کے کہ دیوے (عطا) اوسکو اللہ اپنے ذکر سے ۞ ابن ابی الدنیا نے ابراہیم بن ابی عبلہ رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ مومن جب مرجاتا ہے تو تمنا کرتا ہے پھر لٹنے کی طرف
دنیا کے نہین ہے یہ مگر اسلئے کہ ایک تکبیر کہے یا ایک بار لا الہ الا اللہ کہے یا ایک بار سبحان اللہ کہے اس سے معلوم
ہوا کہ مومن دار آخرت مین کبھی دنیا کو یاد کریگا اور اپنی تقصیر پر عبادت الٰہی مین نادم ہوگا جو کہ دنیا مین اوس سے
واقع ہوئی اور یہ اسواسطے ہے کہ وہان عبادت کرنیوالون کے مراتب دیکھیگا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ اکبر
لا الہ الا اللہ سبحان اللہ بہترین اذکار ہے ؎

باب ۵ موت سے عمل منقطع ہو جاتا ہے

اس باب کی حدیث مسلم بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ باب سابق مین گزر چکی ۞ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے
ہین کہ موت سے اعمال کے صحیفے لپیٹ دیئے جاتے ہین اور میت نہ عمل صالح پر قادر ہوتا ہے نہ رد سلام پر اوسکو
قدرت ہوتی ہے یعنی بطور عبادت کے کہ جسپر اجر مترتب ہوتا ہے رہی یہ بات کہ رد سلام بطور حکایت کے حق مسلم
مین سو وہ اسپر قادر ہے جیسا کہ صحیح حدیثون سے ثابت ہے ۞ مطرف بن شخیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ شب جمعہ
کو ایک میدان پر میرا گذر ہوا اور مین اور راتون کو اوس جگہ گذرتا تھا پس بیٹھے وہان ایک برہنہ قوم دیکھی مین نے انکو
سلام کیا اونہون نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا مین ٹھہر گیا اونہون نے آپس مین کہا کہ یہ مطرف بن شخیر ہے
مین نے کہا ای تعجب تم تو میرا اور میرے باپ کا نام جانتے ہو اور سلام کا جواب نہین دیتے اونہون نے کہا
ای مطرف ہم مردے ہین ہمارے نامۂ اعمال اعمال صالحہ سے لپیٹ دیئے گئے ہم اگر اسپر قدرت رکھتے کہ
سلام کا جواب دین تو ہم اسکو دنیا و ما فیہا کے بدلے لیتے مین نے اونسے کہا مجھے کیا ہے کہ مین تمہین برہنہ دیکھتا
ہون اونہون نے کہا کہ ہمارے کفن پھٹ گئے اور ہماری طرف وہ چیز نہین پہونچی جس سے ہم اپنی شرمگاہ کو
چھپا دین مین نے کہا مجھے کیا ہے کہ مین تمہین جمع دیکھتا ہون اونہون نے کہا اسلئے کہ ہر قبر مین شہر سے جمع
ہو گئے ہین سو ہم بہت ہوگئے مین نے کہا کیا تم شرماتے نہین کہ عورتین تمہارے ساتھ ننگون کو دیکھتی ہین

؎ ایک نسخہ مین تسبیح و تکبیر ہ و یہ سلام ہین یعنی اوسکی عمر دراز ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تکبیر و تہلیل کیا کرے ۱۲
؎ ایک نسخہ مین بن زرقاء ہے دوسرے مین بن زکرہ السدی ۱۲ شرح الصدور مین ہین سے شرح برزخ مین لکھا گیا ہے ۱۲

و کوئی مطرف قات یا ادل قبور

اونہون نے کہا اے مطرف بیشک موت کی تلخی اور اوسکے سکرات نے ہماری عقلون کو لیلیا ہے پس مرد نہین جانتا ہے کہ وہ مرد ہے نہ عورت جانتی ہے کہ وہ عورت ہے مینے کہا مجھے کیا ہے کہ مین تمکو اس رات مین دیکھتا ہون اور راتون مین کسیکو مینے اس جگہ نہین دیکھا اونہون نے کہا یہ شب جمعہ ہے ہم اس رات کو نکلتے ہین پس ہم دیکھتے ہین کہ آیا ہماری اولاد اور گھر والے ہمکو یاد کرتے ہین اور ہماری نیت سے خیرات کرتے ہین جب مینے جانیکا ارادہ کیا تو اونہون نے کہا اے مطرف ٹھیر جا تجھسے ہماری ایک حاجت ہے مین نے کہا وہ کیا ہے اونہون نے کہا جبکہ جمعہ آوے تو لوگون مین وعظ کر اور اون سے کہہ کہ ہمارے کفن پھٹ گئے بدن بوسیدہ ہوگئے ہڈیان بوسیدہ ہوگئین ہمارے بال پریشان ہوگئے اور تم ہمکو بھول گئے پس تم ہمارے احوال پر رحم کرو اور اعمال صالحہ کے ساتھ زندگی کو غنیمت جانو کیونکہ ہم اونکے چھوڑنے سے پشیمان ہوئے اس اثر سے کئی فائدے معلوم ہوئے ایک یہ ہے کہ مردون کے لیے جسم ہین کہ دکہائی دیتے ہین جیساکہ مطرف نے اوس قوم کو دیکھا دوسرا یہ ہے کہ کفن بعد بوسیدگی کے اون جسمون کے ساتھ باقی نہین رہتے جیساکہ مطرف نے اونکو برہنہ دیکھا تیسرا یہ ہے کہ مردون کو رد سلام پر قدرت نہین ہے لیکن یہ بات اکثر حدیثون کے مخالف ہے جوکہ اونکے رد سلام مین وارد ہوئی ہین وجہ توفیق یہ ہے کہ وہ سلام کا جواب دیتے ہین مگر یہ اونسے بطور عبادت کے نہین ہوتا ہے جیساکہ اونہون نے کہا کہ ہمارے نامۂ اعمال لپیٹ دئے گئے پس اونکے قول کے یہ معنی ہین کہ اگر ہم اسبات کی قدرت رکھتے کہ رد سلام کرین بطور ثواب کے تو ہم اوسکو دنیا ومافیہا کے عوض لیتے بلکہ وہ صرف بطور انس کے رد کرتے ہین جوکہ مومن کو اوسکے اقارب کے ساتھ ہوتا ہے اونہون نے اس طور پر بہی مطرف کے سلام کا جواب نہ دیا وجہ اوسکی یہ ہے کہ اونکو اظہار حسرت منظور تہا بعض علماء نے ایک اور وجہ توفیق نہایت عمدہ بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ اونہون نے جو اپنی عدم قدرت رد سلام پر بیان کی پس مراد اونکی رد سلام اوس چیز کے ساتھ ہے کہ اوسکو زائر سنے اور حدیث شریف مین جو آیا ہے کہ وہ رد سلام کرتے ہین اس سے مراد رد سلام باخفا ہے کہ زائر اوسکو نہین سنتا چوتہا فائدہ یہ ہے کہ کفن بوسیدہ ہوجاتا ہے مردون کے پاس باقی نہین رہتا مگر ہان میت کے لیے بعد اوسکے کوئی کپڑا صدقہ دیا جاوے تو وہ باقی رہتا ہے اور میت اوس سے ستر کرتا ہے اسکو کفن دائمی کہتے ہین جیساکہ دلالت

کرتا ہے اسپر اونکا قول کہ نہین پہونچا ہماری طرف وہ کپڑا جس سے ہم اپنی شرمگاہ کو چھپاوین پانچوان یہ ہے کہ مردے شب جمعہ کو جمع ہوتے ہین اور اپنی اولاد وغیرہ کے صدقہ وخیرات کے منتظر رہتے ہین چھٹا یہ ہے کہ موت کے بعد شدت موت کی تلخی زمانہ دراز تک باقی رہتی ہے کہ جس سے ہوش حواس ٹھکانے نہین رہتے جیسا کہ کہا کہ وہ ہمارے عقول کو لیگئی ساتوان یہ ہے کہ مردون عورتون کی روحین اپنے اشخاص کے ساتھ متمیز ہوتی ہین بعد موت کے جیسے کہ حالت حیات مین متمیز ہوتی تہین جیسا کہ مطرف نے کہا کہ ہم عورتون کو تمہارے ساتھ دیکھتے ہین آٹھوان یہ ہے کہ مردے اس بات کو مکروہ جانتے ہین کہ زندے دنیا مین مشغول رہین اعمال صالحہ مین قصور کرین کیونکہ اونھون نے امور آخرت کو دیکھہ لیا اچھے برے کام کی جزا سزا کو سمجھہ لوجہہ لیا وہ چاہتے ہین کہ ہے جو ہوا سو ہوا آگے جو زندہ ہین وہ اپنی عمر عزیز کو ضائع نہ کرین حیات مستعار کو غنیمت جانین اعمال صالحہ سے اپنی اوقات کو معمور رکھین ع گر نہ سید یم تو باری برسی ہم حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نہین ہے کوئی قیمت واسطے بقیہ عمر مومن کے اور یہ اسلئے ہے کہ اگر قیامت کے دن اوسکے لئے دنیا و مافیہا ہو تو بہ اوس سے ایک گناہ بھی دور نکریگی اور اگر دنیا سے اوسکے واسطے گھڑی بھر کی عمر ہو پھر وہ نادم ہوا اور توبہ کرے تو برسون کے گناہون کو مٹا دیگی ف انقطاع عمل کے یہ معنی ہین کہ اوس عمل کا ثواب منقطع ہو جاتا ہے جو کہ دنیا مین اوسپر مترتب ہوتا تہا رہا تجدد عمل سو یہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء رضی اللہ عنہم سے مروی ہے بطور رغبت وشوق عبادت کے نہ بطریق تکلیف کے جیسے کہ موسی علیہ السلام کی نماز قبر مین اور تلاوت قرآن شریف بعض اولیاء کی قبر مین روایت کی گئی ہے چنانچہ اسکا ذکر آئندہ آویگا ❊

باب ۱۵ مراتب اعمار کے بیان مین

احاکم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کو زندہ رکہتا ہے اللہ اسلام مین چالیس برس پھیر دیتا ہے اوس سے جذام وبرص وجنون وخنق شیطان کو اور جسکو عمر دیتا ہے پچاس کی آسان کرتا ہے اوسپر حساب اور جسکو زندہ رکہتا ہے ساٹھہ برس دیتا ہے اوسکو اللہ رجوع ہونا طرف اوس چیز کے جسکو وہ دوست رکہتا ہے اور جسکو زندہ رکہتا ہے ستر برس محبت رکہتے ہین اوس سے آسمانون والے یعنی حور اور جسکو عمر دیتا ہے اسی برس کی مٹا دیتا ہے اوس سے گناہ اوسکے

۹۰

اور رکھتا ہے اوسکی نیکیون کو اور جسکو زندہ رکھتا ہے نوّے برس بخشتا ہے اوسکے لیئے وہ گناہ جو آگے ہو چکے ہین
اور ہوتا ہے وہ اللہ کا قیدی اوسکی زمین مین اور شفاعت قبول کیا جاویگا اپنے گھر والون مین اس سے
معلوم ہوا کہ طول عمر اسلام مین بعد بلوغ کے مومن کے حق مین اس سے بہتر ہے کہ جوان مر جاوے ۱۲ ابن ماجہ
رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میری
امت کی عمرین درمیان ساٹھہ کے ہین ستر تک یعنی اکثر امت کی عمرین یہ ہونگی اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص ساٹھہ
برس کے بعد مر گیا وہ اپنی عمر کو پورا کر چکا اور جو شخص اس سے پہلے مرا اوسکی عمر سے نقصان ہوا ۱۲ ابن ابی الدنیا
نے ایک ثقہ سے وہ حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
معترک منایا یعنی وقوع موت کا باکثرت مابین ساٹھہ کے ہے ستر تک اس سے معلوم ہوا کہ عمر اکثر امت محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ساٹھہ کے ہے اور نہایت اوسکی ستر ہے اور جس شخص کی عمر ستر سے زیادہ
ہوئی وہ بہ نسبت اوسکے قلیل ہے جیسا کہ حکیم ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ
اقل امت میری ابناء سبعین ہین اور طبرانی نے کبیر مین بسند ضعیف ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعًا
روایت کیا ہے کہ اقل امت میری ستر کو پہونچے گی

باب موت کی تمنا اور اوسکی دعا کرنا بسبب خوف فتنہ دین کے جائز ہے

۱۲ امام مالک رحمہ اللہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
قائم نہوگی قیامت یہانتک کہ گذریگا آدمی کسی آدمی کی قبر پر پس کہیگا ای کاش مین اوسکی جگہہ ہوتا اس سے
معلوم ہوا کہ آخر زمانے مین سختیان ہونگی کہ ہر ایک کو ضرر پہونچاوینگی پس موت کی آرزو کریگا سو وہ اوسوقت
معذور سمجھا جاویگا ۱۲ امام مالک و بزار نے ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے اللہم انی اسئلک فعل الخیرات وترک المنکرات وحب المساکین و
اذا اردت بالناس فتنۃ فاقبضنی الیک غیر مفتون ولا مضیع ولا مقصر یعنی الٰہی
مین تجھسے سوال کرتا ہون نیکیان کرنے برائیان چھوڑنے مساکین کی حب کا اور جبکہ تو ارادہ کرے لوگون
کے ساتھہ کسی فتنہ کا تو قبض کر مجھکو اپنی طرف اس حال مین کہ مین فتنہ مین نہ پڑون اور اس حال مین

کہ ضایع نہ کرون یعنی تیرے اور لوگون کے حقوق کو اور نہ اس حال مین کہ تقصیر کرون یعنی تیری اوامر و نواہی
مین ۳ ابو نعیم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ہے نہ نکلیگا دجال یہانتک کہ نہو گی کوئی چیز زیادہ محبوب طرف مومن کے اوسکی جان نکلنے سے ۴
امام مالک رحمہ اللہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے فرمایا اللھم قد ضعفت قوتی
وکبرت سنی وانتشرت رغبتی فاقبضنی الیک غیر مضیع ولا مقصر یعنی الہی میری
قوت ضعیف ہوگئی میری عمر بڑہ گئی میری رغبت منتشر ہوگئی پس تو مجھے اپنی طرف قبض کر لے اس حال
مین کہ مین نہ ضائع کرنے والا ہون نہ تقصیر کرنے والا پس اوس مہینے سے تجاوز نہ کیا یہانتک کہ انتقال ہوگیا
۵ ابن عبد البر نے تمہید مین مروزی نے جنائز مین امام احمد نے اپنی مسند مین طبرانی نے کبیر مین علیم کندی
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مین ابو عبس غفاری کے ساتھ تہا چہت پر اونہون نے ایک قوم
کو دیکہا کہ وہ وبا کے سبب سے کوچ کئے جاتی تہی پس ابو عبس نے کہا ای وبا تو مجھے اپنی طرف لیلے تین بار
اس کلمے کو کہا علیم نے اونسے کہا تم یہ کیون کہتے ہو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین فرمایا ہے
کہ تمنا نہ کرے ایک تمہارا موت کی پس نزدیک اسکے انقطاع ہے اوسکے عمل کا اور وہ پہیر نہین لایا جاویگا کہ
توبہ کر کے رضا طلب کرے ابو عبس نے کہا مینے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا ہے کہ فرماتے تھے
مبادرت کرو تم ساتھ موت کے چہہ خصلتون سے حکومت بیوقوفونکی کثرت کمینونکی بیع حکم کی یعنی رشوت
لیکے حکم دین اسکا سمجہنا خون کا قطع رحم نوجوان لوگ کہ ٹہیراوین قرآن کو مزامیر آگے کرینگے آدمی کو تاکہ اونکی
مین سناوے اونکو قرآن گو سمجہ بوجہہ مین اونسے نہایت کم ہو ۶ حاکم نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
کہ حکم بن عمرو نے کہا ای طاعون تو مجھے اپنی طرف لے لے پس اونسے کہا گیا کہ تم یہ کیون کہتے ہو حالانکہ تمنے
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا ہے کہ فرماتے تھے تمنا نکرے ایک تمہارا موت کی حکیم نے کہا بتحقیق
مینے سنا ہے جو تمنے سنا لیکن مین مبادرت کرتا ہون چہہ خصلتون سے بیع حکم کی کثرت کمینون کی حکومت
صبیان کی خونریزی قطع رحم نوجوان لوگ کہ آخر زمانے مین ہونگے ٹہیراوینگے قرآن کو مزامیر ۷ ابن سعد نے
طبقات مین حبیب بن ابی فضالہ سے روایت کیا ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے موت کا ذکر کیا پس گویا

ـه حدیث کا لفظ تشرک
یعنی دم فرمایا دس لیکان
پیادگان ۱۲

اوسکی تمنا کی اونکے بعض اصحاب نے کہا تم کس طرح موت کی تمنا کرتے ہو بعد قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے نہیں ہے واسطے کسی کے کہ تمنا کرے موت کی نہ نیک نہ بد اگر وہ نیک ہے تو زیادہ کریگا نیکی کو اور اگر بد ہے
تو رجوع کریگا پس اونھون نے فرمایا مین کیونکر موت کی تمنا نہ کرون حالانکہ مین اس سے ڈرتا ہون کہ پالیوین مجھکو
چھہ خصلتین گناہ کو ہلکا سمجھنا حکم کو بیچنا رحمون کو قطع کرنا کثرت کمینون کی نوجوان لوگ کہ ٹھیراوینگے قرآن
کو مزامیر ۸ طبرانی نے عمرو بن عبسہ سے روایت کیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت
کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا تمنا نہ کرے ایک تمہارا موت کی مگر یہ کہ اوسکو وثوق ہوا اپنے عمل کے ساتھہ پس جبکہ
تم دیکھو اسلام مین چھہ خصلتین تو تمنا کرو موت کی اور اگر تیری جان تیرے ہاتھہ مین ہو تو اوسکو چھوڑ دے
ضائع کرنا خون کا امارت صبیان کی کثرت کمینون کی امارت جاہلون کی بیچنا حکم کا نوجوان لوگ کہ ٹھیراوینگے
قرآن کو مزامیر ۹ ابن ابی الدنیا نے سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آئیگا لوگون پر ایک زمانہ کہ ہوگی
موت اونمین زیادہ تر محبوب طرف قراء یعنی عبّاد اون زمانے کے سرخ سونے سے ۱۰ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہے کہ قریب ہے کہ موت زیادہ تر محبوب ہوگی طرف مؤمن کے سرد پانی سے کہ ڈالا جاوے اوسپر شہد پھر
وہ اوسکو پی لے ۱۱ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ البتہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ گذریگا جنازہ
اونمین پس کہیگا آدمی کاش مین اوسکی جگہہ ہوتا ۱۲ ابن سعد نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے روایت کیا ہے
کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے پس مین اونکی عیادت کو آیا مینے کہا الٰہی شفا دے ابوہریرہ کو اونھون
نے کہا تو اسکو پھر نہ کہنا اور کہا قریب ہے ای ابوسلمہ کہ آئیگا لوگون پر ایک زمانہ کہ ہوگی موت زیادہ تر محبوب
طرف ایک اونکے کی سرخ سونے سے اور قریب ہے ای ابوسلمہ اگر تو باقی رہا تھوڑا زمانہ تو آئیگا آدمی قبر پر پس
کہیگا ای کاش مین تیری جگہہ ہوتا ۱۳ امروزی نے جنائز مین مرہ ہمدانی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا
کہ عبد اللہ نے اپنے اور اپنے اہل کے لئے موت کی تمنا کی اونسے کہا گیا کہ تمنے اپنے اہل کے لئے تو موت کی
تمنا کی پھر تم اپنی جان کے لئے موت کی تمنا کیون کرتے ہو اونھون نے کہا اگر مین جان لون کہ تم اپنے اس
حال پر سلامت رہوگے تو مین اسکی تمنا کرون کہ تم مین بیس برس زندہ رہون ۱۴ امروزی نے ابی عثمان
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک وقت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے صفہ مین تھے اور اونکے

تحت مین فلان فلان دو عورتین صاحب منصب و جمال نہین اور اونسے اونکی اولاد نہایت خوبصورت
تھی کہ اتنے مین ایک چڑیا ۔ اونکے سر پر چون چون کیا پھر گھ دیا اونھون نے اپنے ہاتھ سے اوس کو
پھینکدیا پھر کہا البتہ یہ کہ مرجاوے آل عبداللہ کی پھر وہ اونکے پیچھے مرجاوے زیادہ تر تعجب ہے طرف پھیر
اس کے کہ یہ چڑیا مرجاوے ۱۵ امروزی نے قیس سے روایت کیا ہے کہ عبداللہ کے بیچے اونکے آگے
دوڑ رہے تھے پس کہا تم دیکھتے ہو انکو البتہ یہ زیادہ تر سہل ہین مجھپر از روی مرنے کے انکی عدد سے جو کہ
جھلان سے ہو جھلان جمع ہے جعل کی یہ ایک کیڑا ہے کہ نجاست کو لڑکا یا کرتا ہے ۱۶ حسن رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہے کہ تمہارے اس شہر مین ایک عابد تھا وہ مسجد سے نکلا جبکہ اوسنے اپنا پاؤن رکاب مین
رکھا تو ملک الموت اوسکے پاس آئے پس اوسنے اونسے کہا مرحبا ہین تو تمہارا بہت مشتاق تھا اونھون
نے اوسکی روح قبض کر لی ۱۷ ابن سعد نے طبقات مین اور مروزی نے خالد بن معدان رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی جانور خشکی مین اور نہ دریا مین خوش کرے مجھے یہ بات کہ وہ میرا
فدیہ ہوجاوے موت سے اور اگر موت کوئی نشان ہوتا کہ لوگ اوسکی طرف دوڑتے تو مجھسے اوسکی طرف
کوئی سبقت نہ کرتا مگر وہ آدمی کہ اپنی زیادتی قوت سے مجھپر غالب ہوجاتا ۱۸ ابو نعیم نے خالد رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہے کہا واللہ اگر موت کسی مکان مین رکھی ہوئی ہوتی تو مین اونسے اول ہوتا جو اوسکی
طرف سبقت کرتے ۱۹ عبدربہ بن صالح سے روایت کیا ہے کہ وہ مکحول پر اونکے مرض موت مین
داخل ہوئے پس اونھون نے اونسے کہا اللہ تمکو عافیت دے مکحول نے کہا ہرگز یون نہین ملنا
اوس سے جسکے عفو کی امید ہے بہتر ہے باقی رہنے سے اونکے ساتھ جنکے شر سے امن نہین ہے شیاطین
الانس اور ابلیس اور اوسکا لشکر ۲۰ ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین ابو مسہر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا
مینے ایک آدمی کو سنا کہ اوسنے سعید بن عبدالعزیز تنوخی سے کہا اطال اللہ بقاءک یعنی دراز کرے اللہ
تمہاری بقا کو پس وہ خفا ہوئے اور کہا بلکہ جلدی پہونچاوے تجھکو اللہ طرف اپنی رحمت کے ف
اطال اللہ بقاءک کی دعا دینا نہ چاہیے کیونکہ یہ تحیہ مشرکین ہے وہ کہا کرتے تھے کہ دس ہزار برس زندہ
رہ ۲۱ ابو نعیم نے عبیدہ بن مہاجر سے روایت کیا ہے کہا اگر کہا جاوے کہ جو کوئی اس ستون کو چھوئیگا

وہ مرجاویگا تو مین البتہ کھڑا ہونگا تاکہ اوسکو چہوؤن ۲۲ ابو عبد اللہ عبد الرحمن صنابحی سے روایت کیا ہے کہا دنیا بلاتی
ہے طرف فتنہ کے اور شیطان بلاتا ہے طرف گناہ کے اور ملاقات اللہ کی بہتر ہے ان دونون کے ساتھ
رہنے سے ۲۳ ابن ابی الدنیا نے عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ موت کی تمنا
نہین کرتے تھے کہتے کہ مین ہر دن اتنی اتنی نماز پڑھتا ہون یہانتک کہ بہیجا طرف اونکے یزید بن ابی مسلم نے یعنی
لوگون کو اور اونکو مشقت مین ڈالا اور ہلے اوس سے جس چیز کو کہ ہلے پہر کہنے لگے الہی لاحق کر تو مجھکو
اخیار سے اور مت چہوڑ تو مجھے ہمراہ اشرار کے ۲۴ ام الدرداء رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا
جبکہ آدمی اچھے حال پر مرتا تو ابو الدرداء کہتے مبارک ہو تجھکو ای کاش مین تیری جگہ ہوتا ام الدرداء نے
اس باب مین اونسے کہا اونہون نے کہا کیا تو جانتی ہے ای احمق بیشک آدمی صبح کرتا ہے مومن اور
شام کرتا ہے کافر اوسکا ایمان سلب کیا جاتا ہے حالانکہ اوسے خبر نہین فانا لھذا المیت اغبط منی
لھذا بالبقاء فی الصلوۃ والصیام ۲۵ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین ابن ابی الدنیا نے ابو جحیفہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی نفس کہ خوش کرے مجھکو یہ بات کہ وہ میرا فدیہ ہوجاوے
موت سے اور نہ نفس مکھی کا ۲۶ ابن ابی الدنیا و خطیب نے اور ابن عساکر نے ابو بکرہ صحابی رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہا واللہ نہین ہے کوئی نفس کہ نکلے محبوب تر طرف میرے میرے نفس سے جو یہ ہے اور نہ
نفس اس مکھی اوڑنے والی کا پس لوگ گہبرا گئے کہا کیون اونہون نے کہا مین ڈرتا ہون اس سے
کہ پاؤن ایسا زمانہ کہ طاقت نہ رکہون کہ حکم کرون اوسمین نیک بات کا اور نہ منع کرون بری بات سے اور
اوسدن کون خیر خوبی ہوگی ۲۷ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین ابن سعد و بیہقی نے شعب الایمان مین
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی اونپر گذرا ابوہریرہ نے اوس سے کہا تیرا کہان کا ارادہ
ہے اوسنے کہا بازار کا کہا اگر تجھسے ہوسکے کہ موت کو خریدے پہلے اس سے کہ تو لوٹے تو خرید کر ۲۸ ابن ابی الدنیا
نے طبرانی نے کبیر مین ابن عساکر نے طریق عروہ بن رویم سے عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے یہ ایک شیخ تھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور دوست رکھتے تھے کہ قبض کیے جاوین
یہ دعا کیا کرتے تھے کہ الہی میری عمر بڑہ گئی اور میری ہڈی سست ہوگئی پس تو مجھے اپنی طرف قبض

کر لے کہتے ہین کہ مین ایک دن مسجد دمشق مین نماز پڑہتا تہا اور دعا کرتا تہا کہ قبض کیا جاؤن اتنے مین ناگاہ ایک جوان آدمی نہایت خوبصورت آیا اور اوسپر سبز دُوّاج یعنی بالاپوش تہا اوسنے کہا یہ کیا ہے جسکی تو دعا کرتا ہے مینے کہا اور کس طرح دعا کرون اسنے مجھے کہا کہ اللہم حسن العمل وبلغ الاجل یعنی الٰہی اچہا کر عمل کو اور پہونچا دے اجل کو مینے کہا تو کون ہے اللہ تجہپر رحم کرے کہا مین رتائیل ہون جو کہ کہنچتا ہے حزن کو مؤمنین کے سینون سے پہر مینے التفات کیا تو کسی کو نہ دیکہا ۞

باب ۸ فضیلت موت کے بیان مین

علماء رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ موت نہ عدم محض ہے نہ فنا رصرف وہ تو فقط انقطاع ہے اوس تعلق کا جو روح کو بدن کے ساتہہ ہوتا ہے اور مفارقت وحیلولت ہے اون دونون کے درمیان مین اور بدلنا ہے ایک حال کا اور انتقال ہے ایک گہر سے دوسرے گہر کی طرف ابو الشیخ نے اپنی تفسیر مین اور ابو نعیم نے بلال بن سعد سے روایت کیا ہے کہ وہ اپنی وعظ مین کہا کرتے تہے اے اہل خلود اور اے اہل بقا تم نہین پیدا کئے گئے ہو فنا کے لئے تم تو خلود و ابد کے واسطے پیدا کئے گئے ہو لیکن تم نقل کئے جاتے ہو ایک گہر سے طرف دوسرے گہر کے ابو نعیم نے عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا تم تو ابد کے لئے پیدا کئے گئے ہو لیکن تم نقل کئے جاتے ہو ایک گہر سے طرف دوسرے گہر کے ایک نسخے مین بجای ابو نعیم کے یون ہے روی الطبرانی فی الکبیر والحاکم فی المستدرک عن عمر بن عبد العزیز الخ

فصل موت مومن کا تحفہ ہے

تحفہ بر و لطف و مال نو کو کہتے ہین پس موت مومن بندے کے لئے احسان و لطف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ او دار اکدار سے اشرف جوار کی طرف اوسکو لیجاتا ہے ابن مبارک نے زہد مین طبرانی نے کبیر مین حاکم نے مستدرک مین بیہقی نے شعب الایمان مین عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تحفہ مؤمن کا موت ہے ابن ابی شیبہ نے مصنف مین مروزی نے جنائز مین طبرانی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا صاف دنیا گئی پس نہین بچ

اوس سے مگر تلچھٹ پس موت تحفہ ہے واسطے ہر مسلمان کے ❊

فصل موت مومن کا ریحانہ ہے

دیلمی نے مسند فردوس مین حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے موت ریحانہ ہے مومن کا ف ریحانہ کے معنی خوشبو اور رحمت کے ہین

فصل موت مومن کی غنیمت ہے

دیلمی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے موت غنیمت ہے معصیت مصیبت ہے فقر راحت ہے غنا عقوبت ہے عقل ہدایت ہے اللہ سے جہل گمراہی ہے ظلم ندامت ہے طاعت آنکہہ کی خنکی ہے رونا اللہ کے خوف سے نجات ہے نار سے ہنسنا ہلاکت ہے بدن کی توبہ کرنے والا گناہ سے مثل اوس شخص کے ہے جسکے لئے کوئی گناہ نہین ورواہ البیہقی فی شعب الایمان وضعف ف غنیمت یہ ہے کہ کوئی چیز بلا مشقت حاصل ہو چونکہ موت سے اجر و ثواب ملتا ہے اسلئے اوسکو غنیمت فرمایا

فصل موت فتنہ سے بہتر ہے

۱ امام احمد نے سعید بن منصور نے اپنے سنن مین بسند صحیح محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دو چیزین ہین کہ ابن آدم اونکو برا جانتا ہے مکروہ رکھتا ہے موت کو اور موت اوسکے لئے بہتر ہے فتنہ سے اور مکروہ رکھتا ہے کمی مال کو اور کمی اوسکی کمتر ہے واسطے حساب کے ۲ بیہقی نے شعب الایمان مین زرعہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دوست رکھتا ہے انسان حیات کو اور موت بہتر ہے اوسکے نفس کے لئے اور دوست رکھتا ہے انسان کثرت مال کی اور قلت مال کی کمتر ہے واسطے اوسکے حساب کے یہ حدیث مرسل ہے ۳ ابن ابی شیبہ اور مروزی نے طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نگاہ نہین رکھتا آدمی کے دین کو مگر اوسکا گڑہا یعنی قبر ۴ ابن ابی شیبہ نے ابن مبارک نے زہد مین مروزی نے ربیع بن خیثم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی

غائب کہ انتظار کرے اوسکا مومن بہتر واسطے اوسکے موت ہے ۵ سعید بن منصور ابن جریر نے ابو الدردا رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہیں ہے کوئی مومن مگر موت واسطے اوسکے خیر ہے اور نہیں ہے کوئی کافر مگر موت شر ہے واسطے اوسکے پس جو شخص مجھے سچا نہ جانے تو بیشک اللہ تعالی فرماتا ہے وما عند اللہ خیر للابرار یعنی جو کچھ نزدیک اللہ کے ہے بہتر ہے واسطے نیکوں کے ولا یحسبن الذین کفروا انما نملی لھم الآیۃ ۶ ابن ابی شیبہ نے مصنف میں عبد الرزاق نے اپنی تفسیر میں حاکم نے مستدرک میں طبرانی و مروزی نے جنائز میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہیں ہے کوئی نفس نیک اور نہ بد مگر موت بہتر ہے واسطے اوسکے حیات سے اگر وہ نیک ہے تو مقرر اللہ تعالی نے فرمایا ہے وما عند اللہ خیر للابرار اور اگر بد ہے تو مقرر اللہ تعالی نے فرمایا ہے ولا یحسبن الذین کفروا انما نملی لھم الآیۃ ۷ ابن ابی الدنیا نے جعفر احمر سے روایت کیا ہے کہا جو شخص کہ نہیں ہے واسطے اوسکے موت میں خیر پس کوئی خیر نہیں ہے اوسکے لئے حیات میں

فصل موت مومن کے لئے کفارہ ہے

ابو نعیم و بیہقی نے شعب الایمان میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے موت کفارہ ہے واسطے ہر مسلمان کے ابن عربی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے **ف** کفارہ اوس خصلت کو کہتے ہیں جو کہ گناہ کو چھپا دے مٹا دے چونکہ موت کے وقت مومن کو درد و ایذا ہوتا ہے پس یہ تکلیف اوسکے گناہوں کو مٹا دیتی ہے قرطبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ موت کفارہ اسلئے ہے کہ میت اسمیں آلام و اوجاع کی ملاقات کرتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں ہے کوئی مسلمان کہ پہونچے اوسکو ایذا کانٹے اور اوسکے مافوق کی مگر مٹا دیتا ہے اللہ اوس سے بسبب اوسکے گناہوں اوسکے سے پس کیا گمان ہے تیرا ساتھ موت کے کہ ایک سختی اوسکی سختیوں سے سخت تر ہے تین سو ضرب تلوار سے

فصل موت مومن کا سرور ہے

ابن ابی الدنیا نے مالک بن مغول رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ اول

مروی ہے جو کہ مومن پر داخل ہوگا وہ موت ہے اسلئے کہ الله کی کرامت اور اوسکا ثواب دیکھیگا ۴۳ محارب بن دثار سے مروی ہے کہا مجھسے خیثمہ نے کہا کیا تجھے موت خوش کرتی ہے میں نے کہا نہیں کہا میں نہیں جانتا ہوں کسی کو کہ موت اوسکو خوش نکرے مگر شقی عبد الله بن احمد نے زوائد زہد میں اس لفظ سے روایت کیا ہے کہ خیثمہ نے کہا بیشک یہ تجھ میں البتہ طرا نقص ہے ٭

فصل موت مومن کو محبوب ہے

ابن سعد نے طبقات میں بیہقی نے شعب الایمان میں ابو الدرداء رضی الله عنہ سے روایت کیا ہے کہا میں فقر کو دوست رکھتا ہوں واسطے تواضع اپنے رب کے اور دوست رکھتا ہوں موت کو واسطے اشتیاق اپنے رب کے اور دوست رکھتا ہوں مرض کو واسطے صفائی گناہ اپنے کے ۴۴ ابن سعد ابن ابی شیبہ احمد نے زہد میں ابو الدرداء رضی الله عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونسے کہا گیا تم کیا دوست رکھتے ہو واسطے اوس شخص کے لئے جسکو تم دوست رکھتے ہو کہا موت لوگون نے کہا پس اگر وہ نہ مرا کہا یہ کہ کم ہو مال اوسکا اور اولاد اوسکی ۴۵ ابن ابی شیبہ نے عبادہ بن صامت رضی الله عنہ سے روایت کیا ہے کہا میں اپنے دوست کے لئے یہ تمنا کرتا ہوں کہ کم ہو مال اوسکا اور جلد ہو موت اوسکی ۴۶ امام احمد نے زہد میں ابن ابی الدنیا نے ابو الدرداء رضی الله عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہیں بہیجا میری طرف میرے بہائی نے کوئی ہدیہ کہ وہ زیادہ تر محبوب ہو طرف میرے سلام سے اور نہیں پہنچی مجھکو اوس سے کوئی خبر کہ پسندیدہ تر ہو مجھکو اوسکی موت سے ۴۷ [عبد الله] ابن ابی الدنیا نے یحیی بن عبد العزیز تیمی سے روایت کیا ہے کہا کہ عبد الاعلی تیمی سے کہا گیا کہ تم کیا چاہتے ہو اپنے نفس کے واسطے اور اونکے واسطے جنکو تم دوست رکھتے ہو اپنے اہل سے کہا موت ۴۸ طبرانی نے ابو مالک اشعری رضی الله عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے الٰہی تو محبوب کر موت کو طرف اوس شخص کے جو کہ جانتا ہے میں تیرا رسول ہون ۴۹ حکایت مروی ہے کہ ملک الموت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے تاکہ اونکی روح قبض کرین حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا ای ملک الموت کیا دیکہا تو نے کسی خلیل کو کہ قبض کرے روح اپنے خلیل کی پس ملک الموت اپنے رب کی طرف چڑہ گئے پس فرمایا کہ تو اوس سے کہدے کیا دیکہا تو نے کسی خلیل کو

کہ اپنے خلیل کی ملاقات کو ناخوش رکھے پھر ملک الموت اوٹ گئے آئے حضرت ابراہیم نے کہا تو میری
روح ابھی گھڑی قبض کر لے ۸ اصبہانی نے ترغیب مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے اونسے فرمایا اگر تو میری وصیت یاد رکھے تو
چاہیے کہ نہو کوئی چیز محبوب تر طرف تیرے موت سے ۹ ابن سعد نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہا جبکہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کو موت حاضر ہوئی تو کہا دوست آیا حاجت پر فلاح نہ پائی اوسنے
جو نادم ہوا حمد ہے اللہ کے لئے جو کہ مجھے فتنہ سے پہلے لیگیا ۱۰ سہل بن عبد اللہ تستری رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین تمنا نہین کرتے موت کی مگر تین ایک وہ آدمی جو کہ مابعد موت سے جاہل ہے یا وہ آدمی
کہ اللہ کی قدرون سے بھاگتا ہے یا مشتاق کہ اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے ۱۱ حبان بن
اسود رضی اللہ عنہ نے کہا موت ایک پل ہے کہ دوست کو طرف دوست کے پہنچاتا ہے ۱۲ ابو عثمان
رضی اللہ عنہ نے کہا علامت شوق کی حب موت کی ہے مع راحت کے ۱۳ بعض نے کہا مشتاق
احساس کرتے ہین حلاوت موت کو نزدیک اوسکے وارد ہونیکے اسلئے کہ کشف کیا جاتا ہے واسطے
اونکے روح وصول سے جو کہ شیرین تر ہے شہد سے ۱۴ ابن عساکر نے حضرت ذوالنون مصری
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ شوق اعلی درجات اور اعلی مقامات ہے جبکہ بندہ اوسکو پہونچتا
ہے تو موت کی جلدی کرتا ہے واسطے شوق کے اپنے رب کی طرف اور اوسکی ملاقات کے واسطے
اور اوس کی طرف دیکھنے کے ۱۵ ابوعتبہ خولانی صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونسے
کہا گیا کہ عبد اللہ بن عبد الملک وبا سے بھاگ کر نکل گیا اونہون نے کہا انا للہ وانا الیہ
راجعون مین گمان نہین کرتا تھا کہ مین باقی رہون یہانتک کہ ایسی بات سنون کیا نہ خبر دون
مین تمکو اون خصلتون سے کہ جنپر تمہارے اخوان تھے اول یہ کہ لقای الٰہی محبوب تر تھی طرف
اونکے شہد سے دوسرے وہ دشمن سے نہین ڈرتے تھے تھوڑے ہون یا بہت تیسرے وہ نہین
ڈرتے تھے دنیا کی حاجت سے اونکو اللہ تعالی کے ساتھہ وثوق تھا کہ وہ اونکو رزق دیگا چوتھے
اگر طاعون اونپر نازل ہوتے تو وہ نہین جاتے یہانتک کہ جاری کرے اللہ اونمین جو جاری

کر چکا ۱۶ ابونعیم نے حلیہ مین ابن عبد ربہ سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے مکحول سے کہا کیا تم دوست رکہتے ہو جنت کو کہا وہ کون ہے کہ جنت کو دوست نرکہے کہا تو پہر تو موت کو دوست رکہہ کیونکہ تو ہرگز جنت کو نہ دیکہیگا یہانتک کہ تو مرے ۱۷ عبد الرحمن بن یزید بن جابر سے روایت کیا ہے کہ عبد اللہ بن ابی زکریا کہا کرتے تہے کہ اگر مین اختیار دیا جاؤن درمیان اس بات کے کہ سو برس کی عمر دیا جاؤن طاعت الٰہی مین اور اس بات کی کہ آج کے دن قبض کیا جاؤن یا اس گہڑی مین تو مین یہ اختیار کرون کہ قبض کیا جاؤن آج کے دن یا اس گہڑی مین واسطے شوق کے طرف اللہ تعالی کے اور طرف اوسکے رسول کے اور طرف صالحین کے اوسکے بندون سے ۱۸ ابونعیم ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین احمد بن ابی الحواری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مینے ابو عبید اللہ نباجی کو سنا کہ کہتے تہے اگر مین اختیار دیا جاؤن درمیان اس بات کے کہ دنیا میرے لئے ہو اوس دن سے کہ پیدا کی گئی اوسمین حلال عیش آرام کرون قیامت کے دن اوس سے پوچہا نہ جاؤن اور درمیان اس بات کے کہ میری جان اس گہڑی نکل جاوے تو مین یہی اختیار کرون کہ میری جان اس گہڑی نکل جاوے کیا ہم اس بات کو دوست نرکہین کہ ملاقات کرین اوسکی جسکی ہم طاعت کرتے ہین ۱۹ ابن مبارک امام احمد نے زہد مین حبان بن جبلہ سے روایت کیا ہے کہ ابوذر اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم جنتی ہو موت کے لئے اور آباد کرتے ہو اجاڑ کے لئے اور حرص کرتے ہو اوس چیز پر جو فنا ہوگی اور چہوڑتے ہو اوس چیز کو جو باقی رہیگی خبردار بہتر مکروہات تین ہین موت مرض فقر اور امام احمد نے زہد مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا خبردار بہتر دو مکروہ فقر و موت ہین ۲۰ ابن مبارک نے ابو عبد الرحمن سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے مجلس ابو اعور سلمی مین کہا واللہ نہین پیدا کی اللہ نے کوئی چیز کہ وہ زیادہ محبوب ہو طرف میرے موت سے پس ابو اعور نے کہا البتہ ہونا میرا مثل تیرے زیادہ محبوب ہے طرف میرے سرخ اونٹون سے ❊

فصل موت مومن کے لئے راحت ہے

بخاری و مسلم نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک جنازہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سے گزرا آپ نے فرمایا مستریح ہے یا مستراح منہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مستریح کیا ہے اور

مستراح منہ کہا ہے فرمایا بندہ مومن دنیا کے رنج و ایذا سے راحت پاتا ہے طرف اللہ تعالیٰ کی رحمت کے
اور فاجر آرام پاتے ہین اوس سے بندے اور شہر اور درخت اور جانور ۴۰ ابن ابی شیبہ نے یزید بن ابی زیاد
سے روایت کیا ہے کہا ایک جنازہ ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ پر سے گزرا اونہون نے کہا اوسنے آرام پایا
یا اوس سے راحت مین ہوئے ف اللہ کے بندے اوسکے مرنیسے اسلیئے راحت پاتے ہین کہ اگر وہ
فعل منکر سے اوسکو منع کرتے ہین تو اونسے دشمنی کرتا ہے ایذا پہونچاتا ہے اور اگر چپ رہین تو اونکے
دین دنیا کا ضرر ہے اور شہر و درخت و جانور اسواسطے راحت پاتے ہین کہ اوسکے شومی کے سبب سے
اللہ تعالیٰ بارش روکدیتا ہے جو کہ باعث حیات زمین و نبات و حیوان ہے جبکہ وہ مرگیا اور اوسکی شومی
دور ہوئی تو پانی برسنے لگا سب نے حیات تازہ پائی چین و آرام سے گزرنے لگی ۴۱ امام احمد نے زہد مین
ابن ابی الدنیا نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے واسطے مومن کے راحت
ورے اللہ کی ملاقات کے ۴۲ ابن مبارک نے زہد مین ابن ابی الدنیا نے مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہا رشک نہین کیا مینے کسی شئی کا بسبب کسی شئی کے مثل مومن کے اوسکی لحد مین کہ اللہ
کے عذاب سے امن مین ہوا اور دنیا کی ایذا سے راحت پائی اور ابن ابی شیبہ نے اس لفظ سے روایت
کیا ہے کہ نہین ہے کوئی چیز بہتر واسطے مومن کے اوسکی لحد سے کہ دنیا کے ہموم سے راحت پائے
اور عذاب اللہ سے امن مین ہوا ۴۳ ابن مبارک نے ہیثم بن مالک سے روایت کیا ہے کہا ہم نزدیک
عبد اللہ بن عبدہ کی باتین کرتے تھے اور نزدیک اونکے ابو عطیہ مذبوح تھے لوگون نے عیش آرام کا ذکر کیا پس
کہا کہ زیادہ تر لوگون کا عیش مین کون ہے کہا فلان فلان ابو عطیہ نے کہا ای ابو عطیہ تم کیا کہتے ہو
اونہون نے کہا مین تمکو خبر دیتا ہون اوس شخص سے کہ وہ اوس سے زیادہ تر عیش مین ہے ایک
جسم ہے قبر مین کہ عذاب سے امن مین ہو چکا ۴۴ ابن ابی الدنیا نے صفوان بن سلیم سے روایت کیا ہے
کہا موت مین راحت ہے واسطے مومن کے دنیا کی سختیون سے اگرچہ موت صاحب غُصص و کُرب
ہے ۴۵ محمد بن زیاد سے روایت کیا ہے کہا مجھے حدیث کی گئی بعض حکما سے کہ اونہون نے کہا البتہ موت
سہل تر ہے عاقل پر زلت[لہ] عالم غافل سے ۴۶ سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہا جاتا تھا

لہ یعنی لغزش ۱۲

کہ موت راحت ہے واسطے عابدون کے ف حدیث تمیم داری رضی اللہ عنہ مین آیا ہے کہ اللہ تعالی ملک الموت سے فرماتا ہے تو جا طرف میرے دوست کے اور اوسکو لے آ اسلئے کہ مینے آرام و تکلیف کے ساتھ اوسکا تجربہ کیا ہے اور پایا مین نے اوسکو اوس جگہہ کہ چاہا مینے پس تو اوسکو میرے نزدیک لے آ تاکہ مین اوسکو راحت دون ہموم دنیا اور اوسکے غموم سے الحدیث ف نیک آدمی کو مرنیسے راحت حاصل ہوتی ہے دنیا کے رنج و غم و فکر و ہم سے امن مین ہو جاتا ہے نعیم جنت و جوار رحمت مین جا بستا ہے اور فاسق و فاجر ظالم بددین کے مرنیسے خلق کو آرام ملتا ہے اسی مضمون کو کسی نے خوب نظم کیا ہے ع

توچنان زی کہ چو میری برہی — نہ چنان گر تو بمیری برہند

حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین ع

چنان بزی کہ اگر خاک رہ شوی کسرا — غبار خاطری از رہگذار ما نرسد

کسی اور نے کہا ع

یاد داری کہ وقت زادن تو — ہمہ خندان بدند و تو گریان
آنچنان زی کہ وقت مردن تو — ہمہ گریان بوند و تو خندان

فصل دنیا مومن کا قید خانہ کافر کی جنت ہے

ابن مبارک نے زہد مین طبرانی نے کبیر مین عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا مومن کا قید خانہ اور اوسکا قحط ہے پس جبکہ دنیا سے جدا ہوا تو اوسنے قید خانہ اور قحط کو چھوڑ دیا ۱۲ ابن مبارک نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا دنیا کافر کی جنت ہے اور مومن کا قید خانہ ہے اور نہین ہے مثل مومن کے جسوقت کہ اوسکی جان نکلتی ہے مگر مانند مثل اوس آدمی کے کہ تھا وہ قید خانہ مین پہر وہ اوس سے نکالا گیا پس چلنے پہرنے لگا زمین مین اور اوسمین کشادہ ہو گیا ۱۲ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا دنیا قید خانہ مومن کا ہے اور جنت کافر کی پس جبکہ مومن مرجاتا ہے تو اوسکی راہ خالی ہوجاتی ہے چرتا ہے جہان چاہتا ہے ۱۲ ابونعیم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما

سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا ای ابوذر بیشک دنیا قیدخانہ مومن کا ہے اور قبر اوسکا امن ہے اور جنت اوسکی جای بازگشت ہے ای ابوذر بیشک دنیا جنت ہے کافر کی اور قبر ہے عذاب اوسکا اور آگ جای بازگشت ہے اوسکی ٥ ابن لال نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ دنیا مومن کے لئے صاف نہین ہوتی کیونکر ہووہ تو اوسکا قیدخانہ اور اوسکی بلا ہے ١٥ نسائی طبرانی ابن ابی الدنیا نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے روی زمین پر کوئی نفس کہ مرجاوے اور اوسکے لئے نزدیک اللہ کے خیر ہووہ دوست رکھے اس بات کو کہ تمہاری طرف لوٹ آوے اور اوسکے لئے نعیم دنیا ہو اور جو کچھ کہ اوسمین ہے مگر شہید پس بیشک وہ دوست رکھتا ہے کہ رجوع کرے پھر دوبارہ مارا جاوے اسلئے کہ دیکھتا ہے ثواب اللہ سے واسطے اپنے یعنی سوای شہید کے اور کوئی جسکے لئے اللہ تعالی کے نزدیک خیر ہے ہرگز دنیا مین آنا نہ چاہیگا اسی مضمون کو

کسی نے خوب نظم کیا ہے ٥

نسبت دنیا بزندان بس ہمین کز وی آن		ہرکہ شد آزاد میل بازگردیدن نداشت	
وضع زمانہ قابل دیدن دوبارہ نیست	٥	رو پس نکرد ہر کہ ازین خاکدان گذشت	

ف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کہ دنیا کو مومن کا سجن ٹھیرایا تو یہ اس بات کا مفید ہے کہ مومن موت کے وقت تنگی سے فراخی کی طرف نکلتا ہے اور اوسکی منزل دنیا چھوڑنے کے بعد نہایت وسیع اور اوسکا حال بہت اچھا ہوتا ہے حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تشبیہ نہین دی مینے بنی آدم کے نکلنے کی دنیا سے مگر مثل نکلنے بچے کے اپنی مان کے پیٹ سے اوس غم و تاریکی سے طرف راحت دنیا کے ف دنیا کو مومن کے لئے قیدخانہ کافر کے واسطے بہشت کرنے مین ایک سوال مشہور ہے وہ یہ ہے کہ بہت سے مومن دنیا مین بسعت و نعیم ہین اور بہت سے کافر ضیق و مصیبت مین ہین اسکے جواب مین دو امر ہین ایک تو یہ ہے کہ دنیا مومن کے حق مین باعتبار تکالیف شرعیہ اور نہ او

ساتھہ مقید ہونیکے اور فعلاً وترکاً نفس سے لڑائی کرنیکے قیدخانہ ہے اور کافر مطلق العنان ہے اوامر
ونواہی کے ساتھہ مقید نہین ہے گویا وہ جنت مین ہے کیونکہ تکالیف اوس سے مرفوع ہوگئی ہین دوسرے
یہ ہے کہ مومن باعتبار اپنے انجام کار کے کہ وہ جنت مین ہوگا نہرین جاری ہونگی عمدہ عمدہ محل رہنے
کو ملینگے حورین صحبت کے لیے دیجائینگی خادم حشم بہت کچھہ ہونگے چہرہ پر اور سکانون پر نور ہوگا جمال
الہی کی تجلی ہوگی اسکے سوا اور بہت سے امور ہین جو کہ حصر مین نہین آسکتے بلکہ خطرہ قلب کے قید
مین نہین سماتی پس وہ اس اعتبار سے گویا قیدخانہ مین ہے کیونکہ نعمت فانی دولت باقی کو نہین
پہونچتی ہے اگر مومن کے لیے کچھہ نہو مگر خلود ہو اور ہر ایک سے مستغنا ہر دروازے سے فرشتے
سلام کرتے ہوئے داخل ہون ولدان وغلمان بکہرے موتیون کی مثل پیالے آبخورے لیے ہوئے
اوسکے ارد گرد پہرتی ہون اور وہ اونچے اونچے تختون پر بیٹھا ہو زرابی مبثوثہ اکواب موضوعہ ہون
تکیے صف کے صف لگے ہون پرندون کا گوشت ملتا ہو جسکے کہانے کو جی چاہے عمدہ عمدہ میوے
موجود ہون نعیم نامحصور اور لذائذ غیر محدود ہون اور باوجود اس سب کے اللہ سبحانہ وتعالی راضی ہو
تو صرف یہی سب کچھہ اوسکے لیے دنیا ومافیہا سے بہتر ہے اور دنیا اس اعتبار سے اوسکے حق مین قیدخانہ
ہی ہے گو مال مین برابر قارون کے اور عزت مین مثل فرعون کے اور جبروت مین نمرود ہی کی طرح
کیون نہو اور اپنی امثال واقران پر قاہر اور فرعون کا استعمال کیون نکرتا ہو اور اگرچہ اکوان اوسکے
لیے ذلیل اور حیوان اوسکے فرمان بردار ہون بلکہ بالفرض محال اگر دولت وجاہ دنیا سے مثل سلیمان
علیہ السلام کے اوسکے ہاتھہ مین آجاوے تو بہی بہ نسبت اون چیزون کے جو اوسکو آخرت مین
حاصل ہونگی وہ اوس شخص کی مثل ہے جو کہ تاریکی قیدخانے اور داروغہ جیلخانہ کے قید مین ہے
کیونکہ دار حیوان دار آخرت ہے نہ یہ خاکدان فنانشان اور کافر باعتبار اوسکے کہ جو اوسکو آخرت مین
نصیب ہوگا یعنی جہنم مین جلیگا چیخے چلائیگا ویل وثبور پکاریگا آگ کی تہ مین جلے ٹہینگا گرم
پانی پیپ لہو پئیگا درکات جحیم اور انواع عذاب الیم مین ہمیشہ ہمیشہ رہیگا اوسکو یقین ہوگا چمڑا
جبکہ پک جاویگا تو اوسکی کہال بدل کے اوسکو عذاب کیا جاویگا اور ہمیشہ اسی طرح ہوا کریگا جہنم کے

سانپ بچھو کاٹا کرینگے اسکے سوا اور بہت سے عذاب انواع واقسام کے ہوتے رہینگے اگر وہ اس عالم مین تنگ سے تنگ قیدخانے اور بڑی سی بڑی تنگی اور سخت سے سخت بلا مین مبتلا ہوا اور آگ مین جلتا ہو بہ نسبت اوسکے مآل کار کے جوکہ کفر ومعاصی کی وجہ سے اوسکو حاصل ہوا اور مستحق خلود جحیم وعذاب مبین الیم کا ٹھیرا گویا وہ یہان بڑی سی بڑی جنت اور بلند سے بلند رتبے مین ہے ف مومن کے لئے دنیا کا قیدخانہ ہونا اسلئے ہے کہ جب تک وہ دنیا مین ہے تب تک اوامر الٰہی مین کمی کرنے اور مناہی کے مرتکب ہونے سے ممنوع ہے اور ان دونون باتون سے نجات بدون اسکے کہ دنیا سے جدا ہو میسر نہین ہو سکتی پس وہ گویا فتن ومصائب دنیا کے قیدخانہ مین محبوس ہے مثلاً دشمنون کا دفع کرنا اونسے مدارات کے ساتھہ پیش آنا دوستون سے با لطف کرنا اونسے خوش اخلاقی کا برتاو کرنا اپنے حقوق سے درگذر اونکے حقوق پورے پورے ادا کرنا حتی الامکان اونکی بھلائی چاہنا اونکی رفع فکر ومحن مین مصروف رہنا اسکے سوا اہل وعیال کے لئے حلال روزی کمانا اوسکی تحصیل مین ایذا و مشقت اوٹھانا حاکم کا حق اچھی طرح سے ادا کرنا دل زبان جوارح سے اوسکی خیرخواہی کرنا خلوت وجلوت مین اوسکے لئے حسن توفیق وخاتمہ خیر کی دعا مانگنا اوسکی فکر سے افسردہ اوسکی خوشی سے جو خلاف شرع نہو خوش ہونا اگر قدرت ہو تو صراحۃً یا کنایۃً حسب موقع ومحل اوسکے کان تک ایسے امور کا پہونچا دینا جنسے دنیا مین نیکنامی خلق خدا کو راحت ہو آخرت کی بدنامی اور اوسکے مواخذے سے نجات نصیب ہو ۵

خواہم کہ بآن تازہ گل از روی نصیحت — گویند کہ با ہر خس وخارے ننشیند

لکن بہ طریقے کہ ز ما خاک نشینان — بر خاطر او ہیچ غبارے ننشیند

غرضکہ اس قسم کے ہزار ہا امور ہین جنمین مومن کی جان پہنسی ہوئی ہے علاوہ اسکے اور فتن و آفات دین ودنیا کے جوکہ مثل بارش باران کے شب وروز برس رہے ہین اونکا تو کچھ حساب وشمار ہی نہین ہے خصوصاً اس زمانہ پر آشوب مین اونسے محفوظ رہنا بغایت دشوار ہو گیا ہے اگر کوئی اتفاقاً بفضل عنایت الٰہی بچ بھی گیا مگر ہوا تو ضرور ہی لگ جاتی ہے آگ سے بچا تو بچا لیکن دہوان تو پہونچ ہی جاتا ہے الا من عصمہ اللہ تعالیٰ مرتے دم تک اسی قسم کی تکلیف وبلا سے مقابلہ رہتا ہے

ایک نئی طرح کا مجادلہ پیش ہوتا ہے ؎

روز ہنگامہ بیداد ہے باللہ اعوذ ۔ یار کیا ہے کوئی جلاد ہے باللہ اعوذ

ہاں جبکہ روح قالب سے پرواز کر جاتی ہے تو یہ سارے جھگڑے بکھیڑے طے ہو جاتے ہیں محنت مشقت سعی سفارش خوشامد درآمد شکر و شکایت کے دفتر لپیٹ دئے جاتے ہیں اگرچہ ع ایک جان کا زیان ہے سو ایسا زیان نہیں ۞ بلا سے جان گئی گئی مگر چین تو ملا راحت تو نصیب ہوئی اہل و عیال کی اینچ کھینچ حق ناحق حکام کی کشاکش دوست آشنا خویش و بیگانہ کی شکایت سے تو بچے دشمنوں کے شماتت و داؤ بازی سے تو امن ملا ماحصل یہ ہے کہ اس زمانہ میں موت ہزار درجہ حیات سے بہتر ہے یہ وہی زمانہ ہے جسکے حق میں وارد ہوا ہے کہ آدمی قبر پر سے گذریگا تو کہیگا کاش میں اسجگہ ہوتا منصور فقیہ رحمہ اللہ نے کیا خوب کہا ہے ؎

قَدْ قُلْتُ اِذْ مَدَحُوا الْحَيَاةَ وَاَسْرَفُوا ۔ فِي الْمَوْتِ اَلْفُ فَضِيلَةٍ لَا تُعْرَفُ

مِنْهَا اَمَانُ لِقَائِهِ بِلِقَائِهِ ۔ وَفِرَاقُ كُلِّ مُعَاشِرٍ لَا يُنْصِفُ

کسی اور نے کہا ہے ؎

من كان يهوى ان يعيش فانني ۔ حقا احب بان اموت فاعتقا

في الموت الف فضيلة لو انها ۔ عرفت لكان سبيلها ان يعشقا

لیکن مدار اس فضیلت کا اوسی موت پر ہے جسمیں خاتمہ بالخیر ہو اللہم احسن عاقبتنا فی الامور کلها واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الاخرة آمین بجاہ عریض الجاہ سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ صلی اللہ وسلم علیہ وعلیہم اجمعین الی یوم الدین ۞

فصل نابینا موت کے وقت بینا ہوجاتا ہے

شرح برزخ میں ذکر کیا ہے کہ ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ عبد اللہ کی بینائی پھیر دی گئی جبکہ وہ مرے مروی ہے کہ نابینا بندہ جبکہ مرتا ہے تو مرتے وقت اوسکی بینائی پھیر دیجاتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ آخرت میں مومنین میں سے کوئی اندھا نہوگا اسمیں اختلاف ہے کہ مومن نابینا موت

کسے وقت بینا ہو جاویگا پھر حشر مین اندھا ہوگا یا نہین اصح یہی ہے کہ وہ اندھا نہوگا بلکہ بصیر ہوگا ۱۰

باب ۹ ذکر موت اور اوسکی تیاری کے بیان مین

ا ترمذی نسائی ابن ماجہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے بہت کرو ذکر قطع کرنی والی لذتون کا وہ موت ہے ابونعیم نے حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مثل اسکے روایت کیا ہے ۲ بزار نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بہت کرو ذکر قطع کرنیوالی لذتون کا پس بیشک نہین یاد کیا اوسکو کسی نے کسی تنگی مین عیش سے مگر وہ کشادہ کردیگی اوس تنگی کو اوسپر اور نہ کسی فراخی مین مگر وہ تنگ کردیگی اوس فراخی کو اوسپر ۳ ابن ماجہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوچھے گئے کہ کونسا مومنین کا زیادہ تر دانشمند ہے فرمایا بہت یاد کرنے والا اونکا واسطے موت کے اور بہت اچھی تیاری کرنیوالا اونکا واسطے مابعد موت کے وہی ہین دانشمند ۴ ترمذی ابن ماجہ نے شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے عاقل وہ ہے جسنے مودب کیا عہ اپنے نفس کو اور عمل کیا واسطے مابعد موت کے اور عاجز وہ ہے جسنے اپنے نفس کو اوسکی ہوی کا تابع کیا اور تمنا کی اللہ پر لہ ۵ ابن ابی الدنیا نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بہت کرو ذکر موت کا پس بیشک وہ دور کرتا ہے گناہون کو اور بے رغبت کرتا ہے دنیا مین پس اگر یاد کروگے اوسکو وقت غنا کے تو وہ اوسکو ہضم کردیگی اور اگر یاد کروگے اوسکو وقت فقر کے تو وہ راضی کردیگی تمکو تمہارے عیش کے ساتھہ ۶ عطا خراسانی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا گذرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مجلس پر کہ بلند ہوئی تھی اوسمین ہنسی پس آپ نے فرمایا ملاؤ تم مجلس تمہاری کو ساتھ مکدر کرنے والی لذتون کے صحابہ نے عرض کیا کیا ہے مکدر کرنے والی لذتون کی فرمایا موت ۷ سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہمکو ایک شیخ نے حدیث کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو وصیت کی پس فرمایا بہت کرو ذکر موت کا وہ تمکو اپنے ماسوا سے غافل

لہ رواہ الترمذی وحسنہ

عہ حدیث کا لفظ من دان نفسہ ہے یعنی من اذلہا واستعبدہا وحاسبہا ۱۲

کرینگی ۸ ابن ابی الدنیا بیہقی نے شعب الایمان مین زید سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم جبکہ اپنے اصحاب سے غفلت دیکہتے تو آواز بلند اونکو پکارتے کہ آئی تمکو موت اس حال مین
کہ وہ ثابت لازم ہے یا ساتہہ شقاوت کے اور یا ساتہہ سعادت کے ۹ بیہقی نے وضین بن عطا رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ معلوم فرماتے لوگون سے موت
کی غفلت تو تشریف لاتی پس دروازے کے دونون بازو پکڑتے پہر تین آواز دیتے ای لوگو اے
اہل اسلام آئی تمکو موت اس حال مین کہ ثابت لازم ہے آئی موت ساتہہ اوس چیز کے کہ آئی ساتہہ
اوسکے آئی ساتہہ روح و راحت اور رجوع مبارک کے واسطے اولیاء رحمن کے اہل دار الخلود سے
کہ جنکی سعی اوسمین تہی اور اونکی رغبت اوسکے واسطے تہی خبردار ہر سعی کرنیوالے کے لئے ایک غایت
ہے اور غایت ہر ساعی کی موت ہے سابق ہے یا مسبوق ۱۰ طبرانی نے عمار رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کافی ہے موت وعظ کرنے والی ف
شرح برزخ مین کہا ہے کہ امر موت دنیا کی ہر شدت سے زیادہ سخت ہے جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ
عنہ سے مروی ہے کہ اگر ایک بال کا درد جو کہ موت کے وقت ہوتا ہے آسمانون اور زمین کی
خلق پر رکہا جاوے تو سب کی سب مرجاوے پہر جو آدمی کہ موت کو اس طرح جانتا ہو وہ ہرگز دنیا
مین مشغول ہونیکے لئے فارغ نہوگا اور اس وقت کی تیاری کے لئے دنیا کی سختیون کا تحمل کریگا
کیونکہ جو شخص دو بلاؤن مین مبتلا ہوتا ہے تو وہ آسان کو اختیار کرتا ہے پس وہ کسی دوسرے واعظ
کے وعظ کا محتاج نہوگا ابو نعیم نے کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جس شخص نے موت کو
پہچانا اوسپر دنیا کے مصائب وہموم سہل ہوگئے اس سے معلوم ہوا کہ دنیا کی مصیبت بمقابلہ مصیبت
موت نہایت آسان ہے جس شخص نے اوسکی شدت کو پہچان لیا اوسپر یہ مصیبت سہل ہوگئی ۱ طبرانی
نے روایت کیا ہے کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا کوئی شہداء کے ہمراہ محشور ہوگا فرمایا ہان وہ شخص
کہ یاد کرتا ہے موت کو دن رات مین بیس بار سدی نے کریمہ خلق الموت والحیاۃ لیبلوکم
ایکم احسن عملا کی تفسیر مین کہا ہے کہ بہت یاد کرنیوالا تمہارا واسطے موت کے اور بہت اچھی تیاری

کرنیوالا اوسکے لئے اور بہت ڈرنیوالا اور پرہیز کرنیوالا واخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی شعب الایمان ۱۲ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین امام احمد نے زہد مین ابن سابط رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک شخص کا ذکر ہوا پس اوسپر ثنا کی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کس طرح ہے یاد کرنا اوسکا موت کو پس اوس سے اسکا ذکر نہ کیا گیا آپ نے فرمایا نہین ہے جیسا تم ذکر کرتے ہو ابن ابی الدنیا بزار نے بہی انس رضی اللہ عنہ سے مثل اسکے موصولاً روایت کیا ہے اور طبرانی نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مثل اسکے روایت کیا ہے ۱۳ البعض نے کہا ہے جو شخص موت کو بہت یاد کرتا ہے وہ تین چیز کے ساتھ اکرام کیا جاتا ہے تعجیل توبہ وقناعت قلب نشاط عبادت اور جو شخص موت کو بہول جاتا ہے اوسکو تین چیز کے ساتھ عقاب کیا جاتا ہے تاخیر توبہ کی ترک رضا بکفایت تکاسل عبادت مین تیمی نے کہا دو چیزون نے لذت دنیا کو مجہسے قطع کر دیا یاد موت اور یاد کہڑے ہونیکی روبرو اللہ تعالی کے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۴ البعض نے کریمہ ولا تنس نصیبک من الدنیا کی تفسیر مین کہا ہے کہ وہ کفن ہے اسکے پہلے ہے وَابْتَغِ فیما آتاک اللہ الدار الآخرۃ یعنی اللہ تعالی نے جو تجہے دنیا دی ہے تو اوسمین جنت طلب کر دنیا کو ایسے کامون مین صرف کر کہ وہ تجہے جنت کی طرف پہونچا دین اور اسکو مت بہول کہ تو اپنا سارا مال چہوڑ جاویگا مگر حصہ تیرا کہ وہ کفن ہے جیسا کہ کسی نے کہا ہے ؎

نصیبک مما تجمع الدہر کلہ　　ردا آن تلوی فیہما وحنوط

یعنی تیرا حصہ اوس سے جسکو تو تمام عمر جمع کرتا ہے دو چادرین ہین جنمین تو لپیٹا جاویگا اور حنوط یعنی کافور وغیرہ خوشبو جو میت کو ملی جاتی ہے ۱۵ ابو نعیم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی طرف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا پس عرض کیا یا رسول اللہ مجہے کیا ہے کہ مین موت کو محبوب نہین رکہتا فرمایا کیا تیرے لئے مال ہے کہا ہان فرمایا تو اوسکو آگے بہیج اسلئے کہ مومن کا دل اپنے مال کے ساتہ ہے اگر اوسنے مال کو آگے بہیجدیا تو دوست رکہیگا کہ وہ اوس سے جا ملے اور اگر اوسکو پیچہے چہوڑا تو دوست رکہتا ہے کہ اوسکے ساتہ پیچہے رہے ۱۶ سعید بن منصور نے ابو الدرداء

رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کہا موعظہ بلیغ اور غفلت سریع ہے کافی ہے موت وعظ کرنیوالی اور
کافی ہے زمانہ جدائی ڈالنے والا آج گھرون مین اور کل قبرون مین ۷ ابن ابی الدنیا نے رجا بن حیوہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بہت نہین کیا کسی بندے نے ذکر موت کا مگر چھوڑ دیا فرح وحسد کو
۸ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین امام احمد نے زہد مین ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
کہا جسنے بہت کیا ذکر موت کا کم ہوا حسد اوسکا اور کم ہوئی فرح اوسکی ف خوشی دنیا مین سم قاتل
ہے کہ رگون مین سرایت کرتا ہے پھر خوف وحزن اور موت کی یاد اور اہوال قبر دل سے کوچ کر جاتے ہین
کذا فی جواہر المجالس ۹ ابن ابی شیبہ نے امام احمد نے زہد مین ابن ابی الدنیا نے بیہقی نے
شعب الایمان مین ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے کافی ہے موت بے رغبت کرنیوالی دنیا مین اور رغبت دینی والی آخرت مین ۲۰ طبرانی
نے طارق محاربی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا اے طارق تو تیاری کر موت کے لئے موت سے پہلے ۲۱ ابن ابی شیبہ نے عون بن عبد اللہ رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی کہ اوتارے موت کو اوسکی جگہہ مین جیسا کہ حق ہے مگر وہ
بندہ جو کہ شمار نہ کرے کل کو اپنی اجل سے بہت سے استقبال کرنیوالے ہین دن کے کہ اوس کو پورا
نکرینگے اور امید رکھنے والے ہین کل کو کہ اوسکو نہ پہونچینگے اگر تو اجل کو اور اوسکی چال کو دیکھے تو
امل کو اور اوسکے دہوکے کو مبغوض رکھے ۲۲ ابو حازم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا تو دیکھہ
اوس چیز کو کہ تو دوست رکھتا ہے کہ وہ تیرے ساتھہ ہو آخرت مین پس تو اوسکو آج آگے بھیج اور
دیکھہ اوس چیز کو کہ تو مکروہ رکھتا ہے کہ وہ تیرے ساتھہ ہو وہان تو تو اوسکو آج چھوڑ دے ۲۳
اونہین سے روایت کیا ہے کہا جس عمل کے سبب سے تو موت کو ناخوش رکھتا ہے پس تو اوس کو
ترک کر پھر ضرر نہین کرتا تجھکو جب کبھی تو مرے ۲۴ ابو نعیم نے عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے روا
کیا ہے کہا جسکے دل سے موت قریب ہو جاتی ہے تو جو کچھہ اوسکے ہاتھون مین ہوتا ہے اوسکو بہت
سمجھنے لگتا ہے ۲۵ ابو نعیم نے جابر بن نوح رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا عمر بن عبد العزیز

رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض اہلبیت کی طرف لکھا اما بعد جبکہ تو یاد موت کی اپنے دل مین رات دن پوشیدہ[۵۱]
رکھیگا تو ہر چیز فانی تجھے مبغوض ہوگی اور ہر باقی تجھے محبوب ہوگی ۲۶ مجمع تیمی سے روایت کیا ہے
کہا یاد موت کی غنا ہے ۲۷ ابو نعیم نے شمیط رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جسنے موت کو اپنی دو
آنکھون کے روبرو رکہا وہ تنگی فراخی دنیا کی پروا نہین رکھتا ۲۸ کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا
ہے کہا جسنے موت کو پہچانا اوسپر دنیا کے مصائب و غموم سہل ہوگئے ۲۹ ابن ابی الدنیا نے حسن
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین لازم کیا کسی بندے نے اپنے دل مین ذکر موت کو مگر حقیر
ہوگئی دنیا نزدیک اوسکے اور ذلیل ہوگیا اوسپر سب کچھ جو اوسمین ہے ۳۰ قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہا کہا جاتا تہا کہ خوشی ہوا وسکو جسنے موت کی گہڑی کو یاد کیا ۳۱ مالک بن دینار رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہ ایک حکیم نے کہا کفی بذکر الموت للقلوب حیاۃ للعمل ۳۲ صفیہ رضی اللہ
عنہا سے روایت کیا ہے کہ ایک عورت نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے قساوت قلب کی شکایت کی فرمایا
تو موت کی یاد بہت کیا کر تیرا دل نرم ہوجاویگا ۳۳ ابو حازم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا
اے ابن آدم بعد موت کے تجھکو خبر آئیگی ۳۴ دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے افضل زہد دنیا مین موت کی یاد ہے اور افضل عبادت فکر کرنا ہے
پس جس شخص[۵۴] کو موت کی یاد نے بھاری کردیا وہ اپنی قبر کو ایک چمن پائیگا جنت کے چمنون سے
۳۵ ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا قبر صندوق ہے عمل کا اور موت
کے بعد تجھکو خبر آئیگی ۳۶ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے لوگ
سوتے ہین پس جب مرینگے تو بیدار ہونگے حافظ ابو الفضل عراقی رحمہ اللہ نے اس مضمون کو نظم فرمایا ہے

	منہم اذا ال الموت وسنہ[۵۵]	۵	وانما الناس نیام من یمت	

یعنی لوگ تو سوتے ہین جو کوئی اونمین سے مرتا ہے موت اوسکی نیند کو زائل کردیتی ہے ۵

	خوابی ست کہ در خواب ہمی بینی اورا		دنیا خوابی ست زندگانی در وے	

۳۷ ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

۵۱ لفظا اثر کا مشتق ۵۲ مستشعار یعنی نہاں ۵۳ نقش ترس در دل ۱۲ صراح ۵۴ دونسخون مین فمن اثقلہ ہے اور دونسخون مین فمن اشتغلہ ہے یعنی جسکو موت کی یاد نے اپنے ماسوا سے مشغول کردیا ۱۲ + ۵۵ الوسن خواب سبک ۱۲ تاج

فرمایا ہے نہین ہے کوئی کہ مرے مگر وہ پشیمان ہوتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اوسکی ندامت کیا ہے
فرمایا اگر وہ محسن ہے تو نادم ہوگا کہ کیون نہ زیادہ کیا یعنی نیکی کو اور اگر گنہگار ہے تو نادم ہوگا کہ کیون نہ
باز رہا یعنی گناہون سے ۱۲۸ شرح برزخ مین ذکر کیا ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرتے وقت
پوچھا گیا فرمایا میرے واسطے اس گھڑی ستر ہولین ہین اونسے زیادہ آسان موت ہے اور موت
زیادہ تر سخت ہے ہزار بار تلوار سے کاٹنے سے اور ہزار بار دیگ مین جوش دینے سے پھر جو آدمی موت کی
شدت کو اس طرح جانتا ہو وہ ہرگز دنیا کے ہموم کے واسطے فارغ نہوگا بلکہ جو اس سے زیادہ سخت
ہے اوسکی تیاری مین مصروف رہیگا ف کیفیت موت کے یاد کرنے کی یہ ہے کہ اپنے ہم عمرون
ہمسرون کو یاد کرے کہ جو اس سے پہلے مرچکے ہین اونکی موت کو اور اونکی قبور کو یاد کرے کہ وہ زیر زمین
کی تہہ مین پڑے ہوئے ہین اونکی صورتون کو یاد کرے اور اب غور کرے کہ مٹی نے کس طرح اونکے
حسن و جمال کو خاک مین ملا دیا ہے بدن کے اجزا متفرق ہوگئے جوڑ پیوند جدا جدا ہوگئے کیڑون نے
زبان کو کھالیا مٹی نے دانتون کو گلا دیا عورتین رانڈ ہوگئین اولاد یتیم ننگی نماز پڑھنے اوٹھنے بیٹھنے کی جگہہ
خالی رہگئی مال ٹال ضائع ہوگیا پھر اپنے نفس کو دیکھے کہ وہ بھی اونہین کے مثل ہے اور اسکی غفلت
بھی اونکی غفلت کے مثل ہے انجام کار اسکا بھی وہی ہونا ہے جو اونکا ہوا پس اپنے جی مین انصاف
کرے عبرت پکڑے متاثر ہو ابو الدردا رضی اللہ عنہ نے کیا خوب کہا ہے سعید وہ ہے جو اپنے غیر
سے نصیحت لیوے میت جبکہ اپنی قبر مین رکھا جاتا ہے تو اسکے بعد اوسپر بڑے بڑے احوال سخت
سخت ہولین گذرتی ہین جنکی تفصیل کچھہ گذر چکی اور بہت سی آیندہ آویگی اول ضرور ہے کہ اونکی
معرفت حاصل کرے پھر اونپر پکا ایمان لائے سچی تصدیق کرے بعد ازان ان امور مین گہری فکر
کرے تاکہ قلب مین اونکے لئے تیاری کا داعی پیدا ہو اکثر لوگون کے دل مین قیامت کے دن کا
ایمان داخل نہین ہوا نہ اوسکی تصدیق اونکے قلب مین جمی دلیل اسکی یہ ہے کہ جاڑے گرمی برسات
کا تہیہ تو اونکے آنے سے پہلے کیا جاتا ہے اور گرمی سردی دوزخ کا تہیہ کوئی بھی نہین کرتا اوسمین
نہایت درجہ کی سستی و کاہلی کیجاتی ہے مگر جب قیامت کا اونسے سوال کرو تو زبان سے اوسکی

تصدیق ہوتی ہے اور دل اوس سے غافل ہین مثلاً اگر کسی کے سامنے کھانا رکھا ہو دوسرا آدمی اوس سے کہے کہ اسمین زہر ہے وہ کہے کہ تو نے سچ کہا پہر کہانیکے لئے اوسکی طرف ہاتھہ بڑہاوے تو اسنے زبان سے اوسکی تصدیق کی دل سے اوسکو جہوٹا جانا جب تو اوسکی طرف ہاتھہ بڑہایا اگر سچا جانتا تو فوراً کہانے کو اپنے روبرو سے ہٹادیتا ہرگز اوسکی طرف ہاتھہ نہ بڑہاتا اگر غور کرو تو تکذیب عمل کی زبان کی تکذیب سے کہین بڑہی ہوئی ہے اللہ سبحانہ اپنے فضل وکرم سے بطفیل شفیع المذنبین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توفیق حسن عمل کی عنایت کرے اور خاتمہ بخیر فرماوے آمین ثم آمین ؀

باب بیان مین اون امور کے جو کہ معین ذکر موت ہین

اسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تو زیارت کر قبرون کی پس بیشک وہ یاد دلاتی ہین موت کو ؀ ابن ماجہ وحاکم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک تمکو زیارت قبور سے منع کیا تہا پس تم اونکی زیارت کرو بیشک وہ بی رغبت کریگی دنیا مین اور آخرت کو یاد دلائیگی ؀ حاکم نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک تمکو زیارت قبور سے منع کیا تہا پس تم اونکی زیارت کرو بیشک اوسمین عبرت ہے ؀ انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ بیشک تمکو زیارت قبور سے منع کیا تہا پس تم اونکی زیارت کرو بیشک وہ نرم کرتی ہے دل کو بہاتی ہے آنکہہ کو یاد دلاتی ہے آخرت کو اور نہ کہو بیہودہ بات اس سے معلوم ہوا کہ قبرستان محل عبرت ہے پس وہان کہانا پینا جہوٹے قصے کہانی بیان کرنا بیہودہ بکنا مکروہ ہے ؀ بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک تمکو زیارت قبور سے منع کیا تہا پس تم اونکی زیارت کرو چاہئے کہ زیادہ کرے تمکو اونکی زیارت خیر کو ؀ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اے ابوذر تو قبرون کی زیارت کر یاد کریگا تو بسبب اوسکے آخرت کو اور نہلا مردون کو پس بیشک معالجہ[1] خالی جسم کا موعظہ بلیغہ ہے اور نماز پڑہ جنازون پر شاید یہ تجہے غمگین کرے پس بیشک غمگین اللہ کے سایہ مین ہے ہر بہلائی

[1] معالجہ علاج مردہ بیماران یعنی میت کو لوٹنا پوٹنا اچھی طرح سے اوسکی خدمت کرنا ۱۲

روبرو ہوتا ہے کسی نے بعض فقہا دین سے پوچھا کہ وہ کون ہین جنھون نے موتوا قبل ان تموتوا پر عمل کیا کہا وہ ہین جو موت کو بہت یاد کرتے ہین ۸ بعض مشائخ رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے بعد ہر فرض نماز کے پانچ بار اس دعا کو پڑھا پس مقرر اوسنے پچیس بار موت کو یاد کیا دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِی الْمَوْتِ وَفِیْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ اَللّٰھُمَّ ہَوِّنْ عَلَیْنَا سَکَرَاتِ الْمَوْتِ وَارْحَمْنَا عِنْدَ الْمَوْتِ وَلَا تُعَذِّبْنَا بَعْدَ الْمَوْتِ یَا خَالِقَ الْحَیَاۃِ وَالْمَوْتِ رَبَّنَا تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ف ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ قبور کی زیارت مردون کے لئے مستحب ہے نہ عورتون کے لئے کیونکہ رخصت کی حدیثون مین خطاب فقط مردون ہی کو ہے بعض نے کہا اصح یہ ہے کہ رخصت مردون عورتون دونون کے لئے ثابت ہے جمہور کہتے ہین کہ رخصت مردون کے لئے ہے عورتون کے واسطے نہین ہے اور جو لوگ عورتون کے واسطے رخصت کے قائل ہین اونکا قول صحیح نہین ہے اسواسطے کہ حدیث مین عورتون کو خطاب وارد نہین ہوا ہے پس اونکو قبرستان کے جانیسے روکا جاوے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ لعنت کی اللہ نے قبرونکی زیارت کرنیوالی عورتون کو اخبار صحیحہ مین وارد ہوا ہے کہ جب عورت نکلنے کی نیت کرتی ہے تو وہ اللہ تعالی اور فرشتون کی لعنت مین ہوتی ہے اور جبکہ وہ گھر سے نکلتی ہے تو شیاطین اوسکو گھیر لیتے ہین اور جب وہ قبرستان مین آتی ہے تو میت کی روح اور قبرستان والون کی روح اوسکو لعنت کرتی ہے پس اللہ تعالی اور فرشتون کی لعنت اور آدمیون کی لعنت مین ہوتی ہے یہانتک کہ اپنے گھر کی طرف آوے اور اگر اس فعل سے اوسکا خاوند یا باپ بھائی راضی ہے تو وہ بھی لعنت مین اوسکا شریک ہے کیونکہ علما رحمہم اللہ تعالی اسپر متفق ہین کہ رضا بگناہ گناہ ہے شرح برزخ مین اسی طرح لکھا ہے ۴

باب اللہ تعالی کی ساتھ نیک گمان رکھے اور اوس سے ڈرتا رہے

البخاری و مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ تین رات پہلے اپنی وفات سے فرماتے تھے البتہ نہ مرے ایک تمہارا مگر حال یہ ہے کہ حسن ظن رکھے ساتھ اللہ تعالی کے اسکو ابن ابی الدنیا نے بھی کتاب حسن ظن مین روایت کیا اور اتنا اور زیادہ کیا ہے پس بیشک ایک

قوم کو ہلاک کیا اونکی بدگمانی نے ساتھہ اللہ تعالی کے پس فرمایا اللہ تبارک و تعالی نے اونکے اور یہ تمہارا ظن ہے جسکو تمنے اپنے رب کے ساتھہ گمان کیا ہلاک کیا اوسنے تمکو پس تم ہوگئے ٹوٹا پانی والون سے ف

اس حدیث شریف مین اس سے نہی فرمائی کہ کسی حالت پر مرین سوای اس حالت کے کہ وہ حسن ظن ہے ساتھہ اللہ تعالی کے کہ وہ اونکو بخشیگا حالانکہ یہ بات اونکے مقدور کی نہین ہے بلکہ مراد حکم ہے اعمال کے اچھے کرنیکا یعنی تم اب اپنے اعمال کو اچھا کرو تا کہ موت کے وقت اللہ تعالی کے ساتھہ تمکو حسن ظن ہو کیونکہ جسنے اپنے عمل کو موت سے پہلے برا کیا اوسکو مرتے وقت اللہ تعالی کے ساتھہ سوء ظن ہوگا کہتے ہین کہ خوف و رجا مثل دو بازو کے ہین اونکے لئے جو کہ اللہ تعالی کی طرف سیر کرتے ہین اور سیر ایک بازو سے ممکن نہین ہے بلکہ دو سے ہوتا ہے لیکن ایک دوسرے پر غالب ہوتا ہے پس چاہئے کہ حالت صحت مین خوف رجا پر غالب ہو تا کہ اسکے سبب سے اعمال صالحہ بکثرت ہون اور جبکہ موت آوے اور عمل منقطع ہوجاوے تو چاہئے کہ رجا اور حسن ظن اللہ تعالی کے ساتھہ غالب ہو ۱۲ امام احمد ترمذی ابن ماجہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک جوان پر داخل ہوئے اور وہ حالت موت مین تہا آپ نے فرمایا تو اپنے تئین کسطرح پاتا ہے اوسنے عرض کیا مین امید رکھتا ہون اللہ سے اور ڈرتا ہون اپنے گناہون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا نہین جمع ہوتے یعنی خوف و رجا کسی بندے کے دل مین بیچ مثل اس مقام کے مگر عطا کرتا ہے اوسکو اللہ جو وہ امید رکھتا ہے اور امن دیتا ہے اوسکو جس سے وہ ڈرتا ہے ۱۳ حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یہ بات پہونچی ہے کہ آپنے فرمایا فرمایا رب تمہارے نے جمع نکرونگا مین اپنے بندے پر دو خوف اور نہ جمع کرونگا مین واسطے اوسکے دو امن پس جو شخص مجھسے ڈرا دنیا مین امن دونگا مین اوسکو آخرت مین اور جو شخص بے خوف ہوا مجھسے دنیا مین ڈراؤنگا مین اوسکو آخرت مین ابو نعیم نے اسکو حدیث شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے موصولاً روایت کیا ہے ۱۴ ابن مبارک رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرمایا جب دیکھو تم آدمی کے ساتھہ موت کو تو اوسکو

خوشخبری سناؤ تاکہ وہ ملے اپنے رب سے اور وہ نیک گمان رکھتا ہو اللہ تعالی کے ساتھہ اور جبکہ وہ زندہ ہو تو اوسکو خوف دلاؤ تاکہ وہ توبہ کرے ف اس سے معلوم ہوا کہ حالت صحت و تندرستی مین اللہ تعالی سے خوف افضل ہے تاکہ طاعت و عبادت پر مستعد ہو اور حالت مرض و عجز مین رجا و حسن ظن افضل ہے تاکہ اون لوگون مین سے ہو جو کہ اللہ تعالی کی ملاقات کو محبوب رکھتے ہین پس اللہ تعالی اونکی ملاقات کو محبوب رکھتا ہے ۵ ابن عساکر نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے البتہ نہ مرے ایک تمہارا یہانتک کہ نیک گمان رکھے اللہ تعالی کے ساتھہ پس بیشک نیک گمان رکھنا اللہ کے ساتھہ جنت کی قیمت ہے ۶ ابن ابی الدنیا نے ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا تھے دوست رکھتے تھے کہ تلقین کرین بندے کو اوسکے اچھے اعمال کے وقت موت کے تاکہ وہ اپنے رب کے ساتھہ نیک گمان رکھے ۷ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا قسم ہے اوسکی جسکے سوا اور کوئی معبود نہین ہے اچھا نہین کرتا ہے ایک تمہارا گمان کو ساتھہ اللہ کے مگر دیتا ہے اللہ اوسکو اوسکا گمان ۸ امام احمد نے واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اللہ تعالی فرماتا ہے مین نزدیک گمان اپنے بندے کے ہون میرے ساتھہ پس چاہیے کہ گمان کرے میرے ساتھہ جو چاہے ۹ امام احمد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اللہ تعالی نے فرمایا مین نزدیک گمان اپنے بندے کے ہون میرے ساتھہ اگر اوسنے نیک گمان کیا پس واسطے اوسکے ہے اور اگر بدگمان کیا پس واسطے اوسکے ہے ۱۰ ابن مبارک امام احمد طبرانی نے کبیر مین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے اگر تم چاہو تو مین تمکو خبر دون کہ کیا ہے اول اوس چیز کا کہ کہیگا اللہ واسطے مومنون کے دن قیامت مین اور کیا ہے اول اوس چیز کا کہ کہین گے وہ واسطے اوسکے ہمنے کہا ہان یا رسول اللہ فرمایا کہ اللہ کہیگا مومنون سے کیا دوست رکھی تمنے میری ملاقات پس وہ کہینگے ہان یا ربنا پس فرماویگا کس لئے کہینگے ہمنے امید رکھی تیرے عفو اور تیری مغفرت کی پس فرماویگا مغفرت واجب ہو گئی

تمہارے لئے بہری مغفرت ۱۱ ابن مبارک نے عقبہ بن مسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نہین ہے کوئی خصلت جنسے ہین کہ زیادہ تر محبوب ہو طرف اللہ کے اس سے کہ دوست رکھے بندہ اوسکی ملاقات کو ۱۲ شعبی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے اپنی معرفت کے تین دروازے مقرر فرمائے ہین باب خوف باب رجا باب محبت پس جس شخص کو ہر باب سے حصہ ملا تو یہ دلیل ہے بلوغ مقصود کی پہر جس شخص پر خوف کا دروازہ کہولا گیا تو وہ رات دن روتا رہیگا اوسکا بدن آنسوؤن سے پاک ہوجاویگا اور اوس سے آگ کی حرارت بجہہ جاویگی اسلئے کہ اللہ تعالی دو خوف اور دو امن جمع نہین کرتا ہے اخبار مین روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا نہین ہے کوئی طاعت مگر اوس کا ثواب بیان کیا گیا ہے مگر ثواب ایک قطرے کا مومن کے آنسو سے جو کہ اوسکے دونون رخسارون پر اللہ تعالی کے خوف سے بہتا ہے پس بیشک اوسکا ثواب نہین جانتا ہے مگر اللہ تعالی اور یہ آگ کی حرارت کو بجہاتا ہے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ سات آدمی ہین کہ اللہ تعالی سایۂ عرش کے نیچے اونکو سایہ دیگا جسدن کہ سوا اوسکے سایہ کے اور سایہ نہوگا اور اونکا ذکر کیا منجملہ اونکے ایک وہ آدمی ہے کہ اوسنے تنہائی مین اللہ تعالی کو یاد کیا پس اللہ کے خوف سے اوسکی آنکہین بہنے لگین یہانتک کہ آنسو بہا پہر یہ آیت پڑہی واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی **حکایت** روایت ہے کہ ایک شخص امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارک مین تہا وہ اللہ تعالی سے بہت ڈرتا تہا اوسنے ایک رات یہ آیت پڑہی ولمن خاف مقام ربہ جنتان پس وہ بار بار اسکو پڑہتا رہا یہانتک کہ گر پڑا اور مر گیا امیر المومنین کو اسکی خبر ہوئی آپ تشریف لائے اور اوسپر نماز پڑہی جبکہ وہ دفن ہوچکا تو آپ نے اپنا منہہ اوسکی قبر پر رکہا اور یہی آیت پڑہی ایک ہاتف کو سنا کہ اوسنے اوسکی قبر سے آواز دی کہ مقرر دیا گیا تو ان دونون کو اے عمرؓ **حکایت** ابن ابی الدنیا بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عساکر نے ابوغالب صاحب ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مین ملک شام مین تہا پس ایک شخص کے یہان اوترا یہ شخص قبیلہ قیس کے اچہے لوگون مین سے تہا اسکا ایک بہتیجا تہا اسکے مخالف یہ اوسکو امر و نہی کرتا مارتا وہ اسکا کہنا

نہین مانتا تھا پہر وہ بیمار ہو گیا اپنے چچا کی طرف آدمی بہیجا اسنے اوسکے پاس جانیسے انکار کیا ماں اوسکو لے گیا یہانتک کہ اوسپر داخل کیا یہ اوسپر متوجہ ہوا گالی دیتا تہا اور کہتا تہا ای عدو اللہ کیا تو نے ایسا نہین کیا اوسنے کہا چچا تم مجہے بتاؤ اگر اللہ تعالی مجہے میری ماں کو دیدے تو وہ میرے ساتہ کیا کرے چچا نے کہا واللہ وہ تو تجہے جنت مین داخل کردے اوسنے کہا پس قسم ہے اللہ کی کہ البتہ اللہ زیادہ تر رحیم ہے مجہپر میری ماں سے پہر وہ مرگیا چچا نے اوسکو دفن کیا جبکہ اینٹون کو برابر کردیا تو ایک اینٹ اوسمین سے گر پڑی اوسکا چچا کود ا اور پیچہے ہٹ گیا مینے کہا تیرا کیا حال ہے کہا اوسکی قبر نور سے بہر دی گئی اور مدبصر تک اوسکے لئے کشادہ کردی گئی **حکایت** ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے شعب الایمان مین حمید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا میرا ایک بہانجا تہا اوسکے عمل اچہے نہ تہے[لہ] وہ بیمار ہوا اوسکی ماں نے میری طرف آدمی بہیجا مین اوسکے پاس گیا ناگاہ وہ اوسکے سر کے نزدیک رو رہی تہی اوسنے کہا ماموں یہ کیوں روتی ہین مینے کہا جو کچہہ کہ انکو تجہسے معلوم ہے اوسنے کہا کیا یہ مجہپر رحم نہین کرتی ہین مینے کہا ہان کرتی ہین کہا تو پہر بیشک اللہ زیادہ تر رحیم ہے مجہپر اسنے جبکہ وہ مرگیا تو مینے مع ایک اور آدمی کے اوسکو قبر مین اوتارا پہر مین اوسکی اینٹون کو برابر کرنے لگا مینے لحد مین جہانکا ناگاہ وہ میری مدبصر تک تہی مینے اپنے ہمراہی سے کہا تو نے دیکہا جو مینے دیکہا کہا ہان تمکو یہ مبارک ہو حمید کہتے ہین مینے گمان کیا کہ یہ بسبب اوس کلمہ کے تہا جو اوسنے کہا تہا **حکایت** شعبی رحمہ اللہ تعالی نے کہا منقول ہے کہ حسن بصری رضی اللہ عنہ اور فرزدق شاعر رحمہ اللہ ایک جنازے مین نکلے انمین سے ایک گہوڑے پر دوسرا خچر پر سوار تہا فرزدق نے حسنؓ سے کہا لوگ کہتے ہین کہ شر الناس افضل الناس کے ساتہ نکلا حسن رضی اللہ عنہ نے کہا تو شر الناس نہین ہے کیونکہ کفار تجہسے شر ہین لیکن ای فرزدق تو مجہے بتا کہ تو نے قیامت کے واسطے کیا تیار کیا ہے فرزدق نے کہا توحید ستر برس کی اور بڑہاپا اسلام مین اور حسن ظن اللہ تعالی کے ساتہ حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ احسن ہے یعنی حسن ظن ساتہ اللہ تعالی کے بہتر ہے شعبی نے کہا جبکہ فرزدق کا انتقال ہوا تو وہ خواب مین دیکہے گئے اونسے کہا گیا کہ اللہ تعالی نے تمہارے ساتہ کیا کیا کہا مجہے اللہ تعالی نے اپنے روبرو کہڑا کیا پس فرمایا کیا تو یاد رکہتا ہے

[لہ] یعنی بدکار فاسق تہا

جوکہ تو نے حسن سے کہا تہا بیٹے کہا ہان یارب اللہ تعالی نے فرمایا بیٹے تو تجھے اوسی وقت بخشدیا تھا بسبب تیرے حسن ظن کے مجھہ مین اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کے ساتہہ حسن ظن رکہنا احسن ہے لکن جبکہ حالت ندامت مین ہو نہ اسطرح کہ اوسکے ساتہہ معاصی پر مغرور ہو **حکایت** مروی ہے کہ ایک بڈہا بیمار ہوا اوس سے کہا گیا کہ تو مرتا ہے اوسنے کہا مجھکو کدہر لیجاوینگے کہا گیا کہ اللہ تعالی کی طرف اوسنے کہا تو پہر مجھے کیا کراہت ہے اس سے کہ مین ایسے کی طرف لیجایا جاؤن کہ نہین دیکھی جاتی ہے خیر مگر اوس سے **حکایت** ثابت بنانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک جوان آدمی تہا اور اوسمین حدت تھی اوسکی مان اوسے بہت نصیحت کرتی تھی اور اوس سے کہتی بیٹا بیشک تیرے لئے ایک دن ہے پس تو اوس دن کو یاد کر جبکہ اوس جوان کو موت آئی تو اوسکی مان اوسپر اونہی گر پڑی اور کہا بیٹا مین تجھے اسی پچہڑنے سے ڈرایا کرتی تھی اوسنے کہا اماں میرے لئے ایک رب ہے کثیر المعروف اور مین البتہ امید رکہتا ہون کہ وہ آج کے دن اپنے بعض معروف سے مجھے محروم نرکہیگا ثابت فرماتے ہین کہ اللہ تعالی نے اوسپر رحم فرمایا بسبب حسن ظن اوسکے کے اپنے رب کے ساتہہ **حکایت** مروی ہے کہ زمانۂ قدیم مین ایک عابد رات دن اللہ تعالی کی عبادت کیا کرتا تہا اور اپنے نفس کو حقیر سمجہتا تہا یہانتک کہ اس گمان پر مر گیا کہ اللہ تعالی قاہر جبار ہے ادنی معصیت کے سبب سے جلاتا ہے پس وہ اللہ تعالی کے روبرو کہڑا کیا گیا اللہ تعالی نے فرمایا یہ گمان کرتا تھا کہ مین قاہر ہون معصیت کے سبب سے عذاب کرتا ہون پس تم سچا کرو اسکے گمان کو جو میرے ساتہہ کیا تھا پہر وہ آگ مین ڈالدیا گیا اور ایک فاسق بندہ تھا اوسنے اپنی عمر کو فسق مین فنا کیا تھا مگر جبکہ وہ سحر کے وقت بیدار ہوتا اور غفلت و نشہ سے اوسکو ہوش آتا تو کہتا یارب بیشک مین گنہگار بندہ ہون اور تو میرا رب ہے بخشنے والا پس وہ از راہ ندامت کے اللہ تعالی کے ساتہہ حسن ظن رکہتا تھا **رباعی**

ای خواجۂ خواجگان دم خشم و عتاب
کیا تاب ہے کہ دیسکے کوئی تجھکو جواب
گر جرم کا میرے وزن کرنا ٹھیرا
انصاف سے کر اپنے کرم کا بھی حساب

جب وہ مرا تو اللہ تعالی کے روبرو کہڑا کیا گیا فرمایا میرا بندہ میرے ساتہہ نیک گمان رکہتا تھا پس

اسکے گمان کو سچا کرو ⟫ رباعی

رحمن و رحیم تجھ سے ہے کون سوا	آمرزش کل ہے تیری ادنی سی ادا
کیونکر نہو بخشش کہ ازل سے یارب	عاشق ہے گناہ پر مرے رحم ترا

اللهم اغفر لنا وارحمنا وعافنا وارزقنا انك انت التواب الرحيم آمين ۞

فصل رحمت الٰہی کے بیان مین

شرح برزخ مین لکھا ہے اجابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ داخل نکریگا کسی کو تم مین سے عمل اوسکا جنت مین اور نہ بچا سکے گا اوسکو آگ سے اور نہ مجھکو مگر ساتھہ رحمت اللہ کے یعنی بھروسا نہ کرے کوئی اپنے عمل پر بلکہ امیدوار اللہ تعالی کی رحمت کا رہے کیونکہ عذاب آخرت سے نجات دینے والی قبر مین اور بعد قبر کے وہی ہے ۲ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی کہ نجات دے اوسکو عمل اوسکا اگر نہ پاوے اوسکو فضل اللہ تعالی کا صحابہ نے عرض کیا اور نہ آپکو یا رسول اللہ فرمایا اور نہ مجھکو مگر یہ کہ ڈھانک لیوے مجھکو اللہ تعالی اپنی رحمت کے ساتھہ اس سے معلوم ہوا کہ بندے کے قابو مین یہ بات نہین ہے کہ اللہ تعالی کی عبادت کرے جیسا کہ اوسکی عبادت کا حق ہے اس طور پر کہ اوسکا عمل آگ سے اوسکو نجات دے اگر اوسپر اللہ تعالی کا فضل نہوا اور اوسکے فضل سے یہ ہے کہ وہ عمل قلیل کو قبول کر لیتا ہے جو کہ اوسکی بارگاہ عالی کے لائق نہین ہے اور بندے کو جنت مین داخل کر دیتا ہے اور آخرت کی ہولون سے اوسکو نجات بخشتا ہے -

حکایت مروی ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آئے آپ نے فرمایا تم کہان سے آئے اونہون نے کہا ایک ولی کے پاس سے جو کہ اولیاء اللہ سے ہے آپ نے فرمایا وہ کہان ہے کہا وہ بیچ دریا مین ایک پہاڑ کی چوٹی پر ہے اور اوسکے اردگرد ہر طرف چارسو فرسنگ تک پانی ہے آپ نے فرمایا وہ وہان کیا کھاتا ہے کہا اوس پہاڑ کے نیچے اللہ تعالی نے پانی کا ایک چشمہ پیدا فرمایا ہے اور اوپر ایک درخت انار کا اُگایا ہے ہر روز ایک انار اُگاتا ہے وہ ولی ہر روز روزہ رکھتا ہے جب شام ہوتی ہے تو پہاڑ کی چوٹی سے اُترتا ہے پھر وضو کرتا ہے اور اوس انار سے افطار کرتا ہے اسی طرح چارسو برس

تک اللہ تعالی کی عبادت کرتا رہیگا اللہ تعالی سے کسی چیز کا سوال نہین کرتا ہے مگر یہ کہ اوسکی روح سجدے
مین قبض کرے تاکہ قیامت تک سجدہ کرتا رہے جبریل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ مینے لوح مین دیکھا
کہ اللہ تعالی قیامت کے دن اس ولی کو آگے کریگا پھر اوس سے فرماویگا تو جنت مین میری رحمت سے
داخل ہو وہ کہیگا یارب چار سو برس کی عبادت کہان ہے تین بار اس باب مین تکرار کریگا اللہ تعالی
فرماویگا میرے بندے سے طرفۃ العین کی نعمت کا محاسبہ لو پھر محاسبہ لیا جاویگا طرفۃ العین کی نعمت
اوسکی ساری عبادت پر بڑہ جاویگی اور فاضل اوسپر باقی رہیگی پھر آگ کی طرف لیجانیکا حکم فرماویگا
فرشتے اوسکو آگ کی طرف لیجاوینگے اوسے پیاس لگے گی ایک فرشتہ اپنے ہاتھ مین پیالہ لئے ہوئے
اوسکے سامنے آویگا پیالے مین ایک گھونٹ پانی ہوگا یہ اوس سے مانگیگا وہ کہیگا مین تجھے نہ دونگا
مگر قیمت سے عابد کہیگا اوسکی قیمت کیا ہے وہ کہیگا دو سو برس کی عبادت پس وہ اوسکو دیدیگا اور اوس
سے پیالہ لیکے پی جاویگا پھر گھڑی بھر ٹھہریگا پس دوبارہ اوسکو سخت پیاس لگے گی ایک اور فرشتہ
اوسکے سامنے آویگا اور اوسکے ہاتھ مین گھونٹ بھر پانی کا پیالہ ہوگا فرشتے سے کہیگا تو مجھے یہ پیالہ
دیدے وہ کہیگا مین تجھے نہ دونگا مگر قیمت سے کہیگا اسکی قیمت کیا ہے وہ کہیگا دو سو برس کی عبادت
پس وہ اوسکو دیکے پیالہ لیگا اور پی جاویگا اور اوسکے پاس کوئی نیکی باقی نرہیگی پس مایوس ہوجاویگا
اللہ تعالی فرماویگا پھیر لاؤ میرے بندے کو وہ حاضر کیا جاویگا اور شرم کے مارے پگلتا ہوگا اللہ
تعالی فرماویگا ای میرے بندے تیری ساری عبادت جو کہ دو گھونٹ پانی کی قیمت ہوگئی تو نے چاہا کہ
تو اسکو نعیم دنیا و آخرت کی قیمت ٹھیرا اوسے جنت مین داخل ہو میری رحمت سے اس سے معلوم ہوا کہ یہ
بات نہ چاہئے کہ کوئی اپنے عمل پر بھروسا کر بیٹھے اور نہ یہ کرے کہ اللہ سبحانہ کے فرمان برداری چھوڑ دے
اسلئے کہ وہ غنی ہے مخلوق سے مگر ہان اوسنے ہمکو حکم فرمایا ہے ہمکو چاہئے کہ ہم اوسکی فرمان برداری
کرتے رہین جہانتک ہوسکے عبادت و طاعت کیا کرین اوسکی رحمت کے امیدوار رہین اوسکے فضل سے
ناامید نہون وہ اپنے کرم و جود سے تھوڑا عمل قبول کرلیتا ہے اور بہت اجر دیدیتا ہے اوسکی رحمت

وسیع ہے محسنین سے قریب ہے

فصل سعادت وشقاوت پہلی سے لکھی گئی ہے

ا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک ایک تمہارا جمع کیجاتی ہے خلق اوسکی اوسکی ماں کے پیٹ مین چالیس دن پھر وہ خون بستہ ہوتا ہے مثل اسکے پھر وہ گوشت کا لوتھڑا ہوتا ہے مثل اسکے پھر بھیجتا ہے اللہ طرف اوسکے فرشتہ کو وہ اوسمین روح پھونکتا ہے اور حکم کیا جاتا ہے وہ چار باتون کے ساتھہ لکھتا ہے اوسکا رزق اور اوسکی اجل اور اوسکا عمل اور شقی ہے یا سعید پس قسم ہے اوسکی جسکے سوا اور کوئی معبود نہین ہے بیشک ایک تمہارا البتہ کرتا ہے عمل اہل جنت کا یہانتک کہ نہین ہوتا ہے درمیان اوسکے اور درمیان جنت کے مگر ایک ہاتھہ پس سبقت کرتی ہے اوسپر کتاب تو وہ کرتا ہے عمل اہل نار کا پھر اوسمین داخل ہوتا ہے اور بیشک ایک تمہارا البتہ کرتا ہے عمل اہل نار کا یہانتک کہ نہین ہوتا ہے درمیان اوسکے اور درمیان نار کے مگر ایک ہاتھہ پس سبقت کرتی ہے اوسپر کتاب سو وہ کرتا ہے عمل اہل جنت کا پس وہ اوسمین داخل ہوتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ اعتبار خاتمہ کا ہے پس عامل خیر کے لیئے جنت کی گواہی قطعی نہ دین اور نہ عامل شر کے لئے نار کی گواہی یقینی دین مگر یون کہین کہ وہ اہل جنت سے ہے اگر اوسکا خاتمہ بالخیر ہوا اور وہ اہل نار سے ہے اگر اوسکا خاتمہ عمل اہل نار پر ہوا ١٣ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سعید اوسکی ماں کے پیٹ مین ہے اور شقی اوسکی ماں کے پیٹ مین یعنی یہ لکھا جاتا ہے کہ وہ سعید ہے یا شقی اور وہ اپنی ماں کے پیٹ مین ہوتا ہے اللہ تعالی نے خاتمہ کا حال مبہم رکھا ہے اسی لیئے اولیاء اللہ اللہ تعالی کے خوف سے سب سے بڑھکر ترسان لرزان رہتے ہین ١٤ ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سعید آخرت کا اپنی ماں کے پیٹ مین ہے اور شقی آخرت کا اپنی ماں کے پیٹ مین ہے اور یہ متغیر نہین ہوتا ہے لیکن سعید دنیا کا کبھی شقی ہوتا ہے پس نار مین داخل ہوتا ہے اور شقی دنیا کا کبھی سعید ہوتا ہے پس جنت مین داخل ہوتا ہے ف معنی یہ ہین کہ جو آدمی عمل اہل جنت کا کرتا ہے وہ دنیا مین سعید ہے مگر کتاب اوسپر سبقت کرتی ہے پس اپنی آخر عمر مین عمل اہل نار کا کرتا ہے پس شقی ہو جاتا ہے اور نار مین داخل ہوتا ہے اور جو آدمی عمل اہل نار کا کرتا ہے وہ دنیا مین شقی ہے مگر کبھی اوسپر کتاب سبقت کرتی ہے پس آخر عمر مین

عمل اہل جنت کا کرتا ہے اور سعید ہوجاتا ہے جنت مین داخل ہوتا ہے پس سعید دنیا کا متغیر ہوتا ہے اور اگر آخرت مین سعید ہوتا تو متغیر نہوتا اور اسی طرح شقی ہے ؀

باب ۱۴ ملک الموت علیہ السلام کے قاصد و نکے بیان مین

قرطبی رحمہ اللہ نے کتاب تذکرہ مین لکھا ہے حدیث مین وارد ہوا ہے کہ بعض انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے ملک الموت علیہ السلام سے کہا کیا تمہارا کوئی قاصد نہین ہے کہ تم اپنے سے پہلے اوسکو بھیجو تا کہ لوگ تمسے ڈرین اونہون نے کہا ہان واللہ میرے بہت سے قاصد ہین بیماریان امراض بالون کا سفید ہونا ٹیڑہا پا سماعت بصارت مین تغیر آجانا پس جس شخص پر یہ چیزین نازل ہوتی ہین اور وہ نصیحت قبول نہین کرتا اور معاصی سے تائب نہین ہوتا ہے تو مین اوسکو پکارتا ہون جسوقت کہ اوسکو قبض کرتا ہون کیا مینے پہلے سے تیری طرف رسول کے بعد رسول ڈرانے والے کے بعد ڈرانے والا نہین بھیجا پس مین وہ رسول ہون کہ میرے بعد اور کوئی رسول نہین ہے اور مین وہ ڈرانیوالا ہون کہ میرے بعد اور کوئی ڈرانے والا نہین ہے پس کوئی دن نہین ہے کہ سورج نکلے اور ڈوبے مگر ایک فرشتہ ندا کرتا ہے ای چالیس برس کی عمر والے یہ وقت توشہ لینے کا ہے تمہارے ذہن حاضر تمہارے اعضا قوی ہین ای پچاس برس کی عمر کی اجل و قضا نزدیک ہوا یعنی عمر کی گھٹنے کا زمانہ قریب آپہونچا ای ساٹھہ برس کی عمر کے تمنے عقاب کو فراموش کیا جواب دینے سے غافل ہوگئے نہین ہے تمہارا کوئی نصیر و مددگار اولم نعمرکم ما یتذکر فیہ من تذکر وجاءکم النذیر ابن جوزی رحمہ اللہ تعالی نے بھی مثل اسکے کتاب روضۃ المشتاق مین ذکر فرمایا ہے بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ مراد نذیر سے سفید بال ہین کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

موی سفید از اجل آرد پیام		پشت خم از مرگ بگوید سلام
زانو پہ قد خم شدہ سر کو لایا آنکھون کی بصارت مین تفاوت آیا	رباعی	جا ہی دندان کو ہمنے خالی پایا پیری نے عجب سما ہمین دکھلایا
افسوس پیام مرگ لائی پیری	رباعی	دکھلاتی ہے شان جانگزائی پیری

کیسا یہ عصا قد خمیدہ کیسا ‌‌ ہے تیر و کمان بدست آئی پیری

ابونعیم نے حلیہ مین مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی بیماری کہ بندہ اوسمین بیمار ہو مگر ملک الموت کا قاصد اوسکے نزدیک ہوتا ہے یہانتک کہ جب بندہ آخر مرض مین بیمار ہوتا ہے تو ملک الموت علیہ السلام اوسکے پاس آتے ہین پس کہتے ہین کہ آئے تیرے پاس رسول کے بعد رسول اور نذیر کے بعد نذیر سو تو نے اوسکی پرواہ نکی اور اب تیرے پاس ایسا رسول آگیا کہ قطع کرتا ہے تیرے اثر کو دنیا سے بخاری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے عذر قطع کر دیا اللہ نے اوس شخص کا جسکی عمر کو تاخیر کیا یہانتک کہ اوسکو ساٹھہ برس کی عمر کو پہونچا دیا خبر مین وارد ہوا ہے کہ اللہ تعالی بوڑھے کے موتھہ مین ہر روز پانچ بار نظر فرماتا ہے اور ارشاد کرتا ہے ای آدم کے بیٹے تیری عمر بڑہ گئی تیری ہڈی سست ہو گئی تیری موت نزدیک آگئی تو مجھسے نہین شرماتا اور مین اس سے شرماتا ہون کہ بوڑھے کو عذاب کرون کسی نے خوب کہا ہے ع کہ حق شرم وارد ز موی سفید ف جب مومن کسی بیماری وغیرہ مین مبتلا ہو تو چاہیئے کہ توبہ کرے شاید یہی بیماری مرض موت ہو تو پھر اسکے بعد نادم ہوگا آدمی کو چاہیئے کہ جب سر سفید ہو جاوے اور بڑہاپا ہجوم کر آوے تو سمجھہ لے کہ یہ موت کی علامت ہے اور یہ اوسکا نذیر آپہونچا ہے اب تو ضرور ہی غفلت شباب سے بیدار ہو رب الارباب کی طرف رجوع کرے رباعی

سمجھے رہے آپکو بشر پا برکاب ‌‌ طی منزل ہستی ہوئی جاتی ہے شتاب
دو گھوڑونکی چوکی ہے پی عمر روان ‌‌ ابلق ہے شیب اور ادہم ہے شباب

رباعی

خم آگیا قد مین ابروؤن کی صورت ‌‌ سب لٹ گئی عضو گیسوؤنکی صورت
غم کھایا جوانی کا یہ بیننے دن رات ‌‌ سب گر گئے دانت آنسوؤن کی صورت

باب ۱۳ ملک الموت علیہ السلام اور اونکے اعوان کے بیان مین

افرمایا اللہ تعالی نے قل یتوفٰکم ملک الموت الذی وکل بکم یعنی کہہ مارتا ہے تمکو ملک الموت جو کہ تمپر مقرر کیا گیا ہے ۲ حتی اذا جاء احدکم الموت توفتہ رسلنا یعنی جبکہ

آتی ہی ایک تمہارے کو موت تو مارتے ہیں اوسکو ہمارے رسول ابن ابی حاتم ابن ابی شیبہ نے مصنف
مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسکی تفسیر مین روایت کیا ہے کہ رسل سے مراد ملک الموت کے
مددگار ہین فرشتون سے ابو الشیخ نے اپنی تفسیر مین ابراہیم نخعی سے مثل اسکے روایت کیا ہے اتنا اور
زیادہ کیا ہے کہ پھر قبض کرتے ہین اوسکو ملک الموت اونکے بعد اسکے ابو الشیخ نے کتاب العظمۃ مین
وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جو فرشتے کہ لوگون کے قریب ہوتے ہین وہی
اونکو وفات دیتے ہین اور اونکی اجلین لکھتے ہین پس جبکہ نفس کو وفات دیتے ہین تو اوس کو
ملک الموت کو دیدیتے ہین اور ملک الموت مثل عاقب[ف۱۵] کے ہین یعنی وہ شخص جسکی طرف ماتحت لوگ
پہونچاتے ہین ﴿اللہ یتوفی الانفس حین موتہا﴾ یعنی اللہ تعالی مارتا ہے جانون کو وقت انکی
موت کے ف قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ ان آیتون مین منافات نہین ہے اس لیئے کہ
نسبت مارنے کے طرف ملک الموت کے اس وجہ سے کی ہے کہ مباشر قبض روح کے وہی ہین اور
ملائکہ اعوان ملک الموت کی طرف اسلئے کی ہے کہ وہ قبض کے وقت روح کو بدن سے کھینچتے ہین پس
ملک الموت قابض ہین اور اونکے اعوان اوسکے معالج ہین اور حق تعالی کی طرف اسواسطے نسبت کی
ہے کہ فاعل حقیقی وہی ہے آیا ہے کہ قبض روح ملک الموت کرتے ہین ملائکہ رحمت یا ملائکہ عذاب
کو سونپ دیتے ہین ا ابن ابی حاتم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ اللہ تعالی
نے ارادہ فرمایا کہ آدم علیہ السلام کو پیدا کرے تو ایک فرشتے کو حاملان عرش سے بھیجا کہ زمین سے مٹی
لے آوے جب وہ مٹی لینے کو جھکا تو زمین نے کہا مین سوال کرتی ہون تجھسے اوسکے ساتھ جسنے
تجھے بھیجا کہ تو مجھسے آج کے دن وہ چیز نہ لے جس سے کل کو آگ کے واسطے حصہ ہو فرشتے نے
اوسکو نہ لیا جب وہ لوٹ کے اپنے رب کی طرف گیا تو فرمایا تجھے کسنے منع کیا اوس چیز کے لانے سے
جسکا مینے تجھکو حکم دیا اوسنے کہا کہ زمین نے مجھسے تیرے ساتھ سوال کیا پس مین بڑی بات سمجھا
کہ جس چیز کا سوال وہ مجھسے تیرے ساتھ کرے اور مین اوسکو رد کرون پھر اللہ تعالی نے دوسرے
فرشتے کو بھیجا اوسنے بھی اسی طرح کہا یہانتک کہ سب کو بھیجا پھر ملک الموت کو بھیجا پس زمین نے

ف۱۵ عاقب عشّار کو کہتے ہین جو کہ محصول لینے والون کا افسر ہوتا ہے اور ماتحت لوگ محصول وصول کرکے اوسکے سپرد کر دیتے ہین ۱۲

وہی کہا جو پہلے کہا تھا ملک الموت نے کہا بیشک جسنے مجھے بھیجا ہے وہ زیادہ حقدار ہے ساتھ طاعت
کے تجھسے پس اونہون نے ساری روی زمین پاک ناپاک سے لے لیا اور اوسکو اپنے رب کی طرف لیگئے
پھر اوسپر جنت کا پانی ڈالا وہ حمار مسنون ہوگئی اوس سے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا ابو حذیفہ اسحق بن بشر
نے کتاب المبتدا میں ابن اسحق سے اونہون نے زہری سے مثل اسکے روایت کیا اور پہلے فرشتے کا
اسرافیل دوسرے کا میکائیل نام بتایا اور ابن عساکر نے ابن عباس ابن مسعود اور کئی صحابہ سے روایت
کیا اور اول کا نام جبریل دوسرے کا نام میکائیل لیا اور ابن عساکر نے یحیی بن خالد سے بھی مثل
اسکے روایت کیا اور اول کا جبریل دوسرے کا میکائیل نام بتایا اور اوسکے آخر میں کہا ابلیس نام کہا
اللہ نے اونکا ملک الموت اور اونکو موت پر مقرر کیا ۲ ابن ابی شیبہ ابن ابی حاتم ابو الشیخ نے
عظمت میں بیہقی نے شعب الایمان میں ابن سابط رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا چار فرشتے دنیا
کے کام کی تدبیر کرتے ہین جبریل میکائیل اسرافیل ملک الموت علیہم السلام پس جبرئیل علیہ السّلام
صاحب جنود و ریح ہین اور میکائیل علیہ السلام صاحب قطر و نبات ہین اور ملک الموت علیہ السلام
قبض نفوس پر مقرر کیے گئے ہین اور اسرافیل علیہ السلام اونپر امر اوتارتے ہین اور ایک لفظ مین
یہ ہے کہ جس چیز کے ساتھ لوگ مامور ہوتے ہین اسکو وہ اوتارتے ہین ۳ ابو الشیخ ابن حبان نے
کتاب العظمہ میں ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونسے کسی نے پوچھا کیا
ملک الموت تنہا قبض ارواح کرتے ہین اونہون نے کہا والی امر قبض ارواح کی وہی ہین اور اسپر اونکے
اعوان ہین سوا اسکے کہ رئیس ملک الموت ہی ہین اور ہر قدم اونکا مشرق سے مغرب تک ہے اونسے
پوچھا کہ ارواح مومنین کی کہان ہوتی ہین کہا نزدیک سدرۃ المنتہی کے ۴ ابن ابی الدنیا نے ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے فالمدبرات امرا کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہا مدبرات وہ فرشتے ہین کہ ہمراہ
ملک الموت کے رہتے ہین وقت قبض ارواح مردون کے اونکے پاس حاضر ہوتے ہین پس اونمین
سے بعض تو روح کو چڑھا لیجاتے ہین اور بعض دعا پر آمین کہتے ہین اور بعض میت کے لئے استغفار
کرتے ہین یہانتک کہ اوسپر نماز پڑھی جاوے اور قبر مین اوتارا جاوے ۵ ابن ابی الدنیا نے عکرمہ

رضی اللہ عنہ سے وقیل من راق کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہا یہ ملک الموت علیہ السلام کے اعوان مین
بعض سے بعض کہتے ہین کون چڑھا لیجاوے اسکی روح کو اسکے اسفل قدم سے اسکے موضع خروج دم تک

سلہ ایک نسخہ مین سنان قائم ہے یعنی ہر بال اونکا ایسا تھا جیسے نیزہ کی بھال کھڑی ہوتی ہے ۱۲

فصل حلیہ ملک الموت علیہ السلام کے بیان مین

ابن ابی الدنیا نے ابوعبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ایک دن ابراہیم علیہ السلام اپنے گھر مین تھے کہ اتنے مین ایک شخص خوش ہیئت اونپر داخل ہوا حضرت ابراہیم نے فرمایا ای اللہ کے بندے میرے گھر مین تجھے کسنے داخل کیا اوسنے کہا مجھے داخل کیا صاحب خانہ نے حضرت ابراہیم نے فرمایا صاحب خانہ احق ہے اوسکے ساتھ پھر تو کون ہے اوسنے کہا ملک الموت آپنے فرمایا میرے لئے جن چیزون کا تجھسے وصف کیا گیا ہے وہ اونکو تجھہ مین نہین دیکھتا ملک الموت نے کہا تم پیٹھ پھیرو انہون نے پیٹھ پھیری ناگاہ کئی آنکھین آگے اور کئی پیچھے اور ناگاہ ہر بال اونکا آنکھ تھا گویا وہ ایک انسان کھڑا ہوا ہے ابراہیم علیہ السلام نے اس سے پناہ مانگی اور کہا تم اپنی پہلی صورت پر ہوجاؤ ملک الموت علیہ السلام نے کہا ای ابراہیم بیشک اللہ تعالی جبکہ مجھکو اوس شخص کی طرف بھیجتا ہے جو کہ اوسکے ملاقات کو دوست رکھتا ہے تو مجھے اوس صورت مین بھیجتا ہے جو تمنے پہلے دیکھی اور جب مجھکو اوس شخص کی طرف بھیجتا ہے جسکی ملاقات کو ناخوش رکھتا ہے تو مجھے اوس صورت مین بھیجتا ہے جسکو تو نے دوسری بار دیکھا ۱۲ کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک آدمی کو اپنے گھر مین دیکھا کہا تو کون ہے اوسنے کہا مین ملک الموت ہون آپ نے فرمایا اگر تو سچا ہے تو تو مجھے اپنے سے کوئی نشانی بتا کہ مین پہچان لون کہ تو ملک الموت ہے ملک الموت نے کہا تم اپنا مونھہ پھیر لو آپنے پھیر لیا پھر دیکھا تو اونکو وہ صورت دکھائی جسمین مومنین کی روح قبض کرتے ہین اور وہی کہتا ہے حضرت ابراہیم نے نور و بہار سے ایسی چیز دیکھی کہ سوای اللہ تعالی کے اور کوئی اوسکو نہین جانتا ہے پھر ملک الموت نے کہا کہ تم اپنا مونھہ پھیرو اونہون نے پھیر لیا پھر دیکھا تو اونکو وہ صورت دکھائی جسمین کفار فجار کی روح قبض کرتے ہین پس اونپر سخت رعب غالب ہوا یہانتک کہ اونکے شانون کا گوشت کانپنے لگا اور اپنا پیٹ زمین سے چپکا دیا اور اونکی جان قریب نکلنے کے ہوگئی ۱۲ ابن مسعود و ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا جبکہ اللہ تعالی نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تو ملک الموت

سلہ یعنی وہ بڑائی ۱۲

علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا کہ اونکو اذن ملے کہ وہ اسکی خوشخبری حضرت ابراہیم کو دین اللہ تعالے نے اونکو اذن دیا وہ اونکے پاس آئے اونکو خوشخبری دی حضرت ابراہیم نے اللہ تعالی کی حمد کی پھر کہا ای ملک الموت تم مجھے دکھاؤ کہ تم کفار کے انفاس کو کسطرح قبض کرتے ہو کہا ای ابراہیم تم اسکی تاب نہ لاسکوگے اونہون نے کہا ہان یعنی مین دیکھہ سکونگا ملک الموت نے کہا تو تم موںھہ پھیرو اونہون نے پھیر لیا پھر دیکھا تو ناگاہ ایک سیاہ آدمی ہے کہ اوسکا سر آسمان کو پہونچتا ہے اوسکے موںھہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہین اوسکے بدن مین کوئی بال نہین ہے مگر وہ ایک آدمی کی صورت مین ہے کہ اوسکے موںھہ اور کان سے آگ کے شعلے نکل رہے ہین پس حضرت ابراہیم بیہوش ہوگئے پھر اونکو ہوش آیا اس حال مین کہ ملک الموت پہلی صورت مین آچکے تھے اونہون نے کہا ای ملک الموت اگر کافر کو بلا اور حزن سے اور کچھہ نہ پہونچے مگر تمہاری صورت تو بھی اوسکو کافی ہے اب تم مجھے دکھاؤ کہ تم انفاس مومنین کو کسطرح قبض کرتے ہو کہا موںھہ پھیرو اونہون نے پھیر لیا پھر التفات کیا تو ناگاہ وہ ایک جوان آدمی ہین سب سے زیادہ حسین موںھہ اور نہایت خوشبو سفید کپڑے پہنے ہوئے فرمایا ای ملک الموت اگر مومن اپنی موت کے وقت خنکی چشم وکرامت سے اور کچھہ نہ دیکھے مگر تمہاری صورت جو یہ ہے تو اوسکو بھی کفایت کرتا ہے ہم ابن ابی الدنیا نے اور ابوالشیخ نے اشعث بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ابراہیم علیہ السلام نے ملک الموت سے سوال کیا اونکا نام عزرائیل ہے اور دو آنکھین اونکے چہرے مین ہین اور دو اونکے قفا مین پس کہا ای ملک الموت تم کیا کرتے ہو جبکہ ایک نفس مشرق مین ہو اور ایک نفس مغرب مین اور ایک زمین مین وبا واقع ہوا اور دو صفین لڑائی کی ملجاوین تم کسطرح کرتے ہو کہا مین تو پکارتا ہون ارواح کو اللہ کے حکم سے پس وہ ہوتی ہین میری دو انگلیون کے درمیان مین جو یہ ہین راوی نے کہا اور پھیلائی گئی ہے اونکے لئے زمین پس وہ مثل طشت کے چھوڑدی گئی ہے وہ لیتے ہین اوس سے جہان چاہتے ہین

فصل زمین ملک الموت علیہ السّلام کی واسطے مثل طشت کے ہے

ا امام احمد نے زہد مین ابوالشیخ نے کتاب العظمہ مین اور ابونعیم نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

کہا ملک الموت کے لئے زمین مثل طشت کے کی گئی ہے لیتے ہین جہان چاہتے ہین اور اونکے اعوان مقرر
کئے گئے ہین کہ وہ انفس کو مارتے ہین پہر ملک الموت اونکو اعوان سے قبض کرتے ہین ۲ حکم بن عیینہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہا دنیا ملک الموت علیہ السلام کے روبرو مثل طشت کے ہے روبرو
آدمی کے ۳ ابن ابی الدنیا نے بطریق حسن بن عمارہ حکم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ یعقوب
علیہ السلام نے ملک الموت علیہ السلام سے کہا نہین ہے کوئی نفس منفوسہ مگر تم ہین اوسکی روح
قبض کرتے ہو کہا ہان یعقوب علیہ السلام نے کہا کیونکر تم تو نزدیک میرے ہو اس جگہہ اور روحین
اطراف زمین مین ہین کہا اللہ تعالی نے دنیا کو میرے لئے تسخیر کر دیا ہے سو وہ مثل طشت کے ہے کہ
آگے ایک تمہارے کے رکہا جاتا ہے پس وہ اوسکی جس طرف سے لیتا ہے جو چاہتا ہے اسی طرح
دنیا میرے نزدیک ہے ۴ دینوری نے مجالسہ مین ابو قبیس ازدی سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت اوردی
سے کہا گیا تم کس طرح ارواح کو قبض کرتے ہو کہا مین اونکو پکارتا ہون پس وہ میری اجابت کرتے
ہین ۵ ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ پوچہے گئے
دو نفس سے کہ اونکی موت طرفۃ العین مین متفق ہو گئی ایک مشرق مین ہے اور دوسرا مغرب مین
ملک الموت علیہ السلام اون دونون پر کسطرح قادر ہوتے ہین فرمایا نہین ہے قدرت ملک الموت
کی اہل مشارق و مغارب و ظلمات و ہوا و بحور پر مگر مثل اوس شخص کے کہ دسکے روبرو ایک خوان ہے
جو چیز اوسمین سے چاہتا ہے لیلیتا ہے ۶ جویبر نے اپنی تفسیر مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
کیا ہے کہا ملک الموت جو کہ سارے نفوس کو مارتے ہین وہ ما فی الارض پر ایسے مسلط کئے گئے ہین جیسے
ایک تمہارا اوس چیز پر مسلط ہے جو کہ اوسکی ہتیلی مین ہے اور اونکے ہمراہ کئی فرشتے ہوتے ہین رحمت و
عذاب کے فرشتون سے جب وہ پاک نفس کو وفات دیتے ہین تو اوسے ملائکۂ رحمت کو دیدیتے ہین اور جبکہ
نفس پلید کو مارتے ہین تو اوسکو ملائکۂ عذاب کے سپرد کر دیتے ہین ۷ ابن ابی حاتم نے زہیر بن محمد رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ ملک الموت ایک ہین اور دو صفین لڑنے والون
کی ملتی ہین مشرق و مغرب سے اور جو کچہہ کہ انکے درمیان مین مرنا کہپنا ہوتا ہے اسکے جواب مین آپنے

فرمایا کہ اللہ نے گھیر دیا ہے دنیا کو واسطے ملک الموت کے یہانتک کہ کر دیا ہے اوسکو مثل طشت کے روبرو ایک تمہارے کے پس آیا فوت ہوتی ہے اوس سے کوئی چیز؟

فصل دنیا درمیان دونون گھٹنون ملک الموت علیہ السلام کے ہے

ابن ابی الدنیا ابو الشیخ ابو نعیم نے شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ملک الموت بیٹھے ہوئے ہین اور دنیا درمیان اونکے دونون گھٹنون کے ہے اور تختی جسمین اجال بنی آدم کے ہین وہ اونکے دونو ہاتھون مین ہے اور روبرو اون کے فرشتے کھڑے ہین وہ ہمیشہ عرض اللوح کا پڑھتے ہین پس جب کسی بندے کی اجل پر آتے ہین تو کہتے ہین اسکو قبض کر دو۔

فصل دنیا درمیان دونون رانون ملک الموت علیہ السلام کے ہے

ابن ابی الدنیا ابو الشیخ نے ابو المثنی حمصی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا دنیا کی نرم زمین اور اوسکے پہاڑ درمیان دونون رانون ملک الموت کے ہین اور اونکے ہمراہ ملائکہ رحمت اور ملائکہ عذاب ہین پس وہ ارواح کو قبض کرتے ہین پھر انکو دیتے ہین اور یہ انکو یعنی ملائکہ رحمت و عذاب کو کسی نے کہا پھر جبکہ لڑائی ہوتی ہے اور تلوار بجلی کی طرح چمکتی ہے کہا وہ اونکو پکارتے ہین پس نفوس اون کے پاس آجاتے ہین

فصل ملک الموت علیہ السلام ہر روز ہر گھر مین جستجو کرتے ہین

ابن ابی الدنیا ابو الشیخ نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی دن مگر ملک الموت جستجو کرتے ہین ہر گھر مین تین بار پس جس شخص کو اونمین سے پاتے ہین کہ وہ رزق کو پورا کر چکا اور اوسکی اجل پوری ہوگئی تو اوسکی روح قبض کر لیتے ہین جب وہ اوسکی روح قبض کر چکے تو اوسکے گھر والے رونے لگتے ہین ملک الموت دروازے کے دونون بازو پکڑتے ہین پھر کہتے ہین میرا کوئی گناہ نہین ہے تو مامور ہون واللہ مینے اوسکا رزق نہین کھایا نہ اوسکی عمر کو فنا کیا نہ اوسکی اجل سے مینے کچھہ کم کیا اور بیشک میرے لئے تم مین عود ہے پھر عود ہے پھر عود ہے یہانتک کہ تمسے کسی کو باقی نہ چھوڑونگا حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر وہ اونکا کھڑا رہنا دیکھین اور اونکا کلام سنین تو اپنی میت سے غافل ہو جائین اور نفقر

اپنی جانون پر رو دیکین ۲ سعید بن منصور اور امام احمد نے زہد مین عطا بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہا نہین ہین کوئی گہر والے مگر ملک الموت علیہ السلام ہر دن مین پانچ بار اونکی جستجو کرتے
ہین آیا اونمین سے کوئی ہے کہ اوسکے قبض کا حکم کیا گیا ۳ ابن ابی حاتم نے کعب رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی گہر کہ اوسمین کوئی ہو مگر ملک الموت اوسکے دروازے پر ہر روز
سات بار نظر کرتے ہین کہ آیا اسمین کوئی ہے جسکا حکم کیا گیا کہ اوسکو وفات دین ۴ امام احمد نے زہد مین اور
ابو الشیخ نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے زمین کی پیٹہہ پر کوئی گہر بالون کا اور نہ
مٹی کا مگر ملک الموت علیہ السلام ہر روز اوسکے گرد دو بار پہرتے ہین ۵ ابن ابی شیبہ عبد اللہ بن
امام احمد نے زوائد زہد مین عبد الاعلی تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہین کوئی گہر
والے مگر ملک الموت علیہ السلام دن مین دو بار اونکی جستجو کرتے ہین ۶ ابو نعیم نے ثابت بنانی رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا رات دن چوبیس گہڑی ہے نہین ہے اونمین کوئی ساعت کہ آدمی ذی روح
پر مگر ملک الموت علیہ السلام اوسپر قائم ہین پس اگر اوسکے قبض کے ساتہہ مامور ہوئے تو اوسکو قبض کر لیتے
ہین ورنہ چلے جاتے ہین ۷ ابو الفضل طوسی نے کتاب عیون الاخبار مین ابن النجار نے تاریخ بغداد مین
بطریق ابراہیم بن ہدبہ انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ ملک الموت البتہ دیکہتے ہین بندون
کے موُنہہ مین ہر روز ستر بار پس جبکہ ہنستا ہے بندہ جسکی طرف وہ بہیجے گئے ہین تو کہتے ہین اے تعجب
مین تو اسکی طرف بہیجا گیا کہ اوسکی روح قبض کرون اور وہ ہنستا ہے ۸ ابو الشیخ نے کتاب العظمہ مین
اور ابن ابی الدنیا نے زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت جستجو کرتے ہین گہرون
کی ہر دن پانچ بار اور جہانکتے ہین ابن آدم کے موُنہہ مین ہر دن ایک بار کہا پس اسی سے ہے رعدہ
جو کہ لوگون کو پہونچتا ہے یعنی قشعریرہ اور انقباض ۹ ابو الشیخ نے عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہا نہین ہے کوئی دن مگر ملک الموت نظر کرتے ہین لوگون کی زندگی کی کتاب مین کوئی کہتا ہے
تین بار کوئی کہتا ہے پانچ بار ۔

فصل ملک الموت علیہ السلام اوسکی روح قبض کرتے ہین جسکا حکم ہوتا ہے

پہلی سے اون کو اسکا علم نہین ہوتا

ابن ابی شیبہ نے مصنف مین خیثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت سلیمان بن داؤد علیہم السلام
کے پاس آئے اور یہ اونکے دوست تھے حضرت سلیمان نے اونسے کہا کہ تم کو کیا ہے کہ گھر والون پر آتے
ہو پھر اون سب کو قبض کرتے ہو اور جو گھر والے کہ اونکے پہلو مین ہین اونکو چھوڑ دیتے ہو اونمین سے کسی کو
قبض نہین کرتے ہو کہا مین نہین جانتا ہون جنکو اونمین سے قبض کرتا ہون مین تو عرش کے
نیچے ہوتا ہون پس میری طرف چٹھیان ڈالی جاتی ہین اونمین نام ہوتے ہین ۲ یہ بھی خیثمہ رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت علیہ السلام سلیمان علیہ السلام پر داخل ہوئے پس اون کے
ہمنشینون مین سے ایک شخص کی طرف دیکھنے لگے اور وس کی طرف دیکھتے رہے جبکہ ملک الموت
نکلے تو اوس شخص نے کہا یہ کون ہین حضرت سلیمان نے فرمایا ملک الموت اوسنے کہا مینے دیکھا کہ وہ
میری طرف دیکھتے تھے گویا وہ میرا ارادہ رکھتے ہین حضرت نبی نے فرمایا تو کیا چاہتا ہے کہا مین چاہتا ہون
کہ آپ مجھے ہوا پر سوار کر دین تاکہ وہ مجھے ہند مین ڈالدے آپ نے ہوا کو بلایا اور اوسپر سوار کر دیا ہوا نے
اوسکو ہند مین ڈالدیا پھر ملک الموت علیہ السلام حضرت نبی کے پاس آئے آپ نے فرمایا تم میرے ہمنشینون
مین سے ایک شخص کی طرف نظر جماتے تھے کہا مین اوس سے تعجب کرتا تھا کہ مین تو مامور تھا کہ اوسکو
ہند مین قبض کرون اور وہ تمہارے نزدیک تھا ۳ ابن عساکر نے خیثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا
ہے کہا سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے ملک الموت علیہ السلام سے فرمایا جب تم میری روح قبض
کرنیکا ارادہ کرو تو مجھے اسکی خبر کر دینا کہا مین تمسے زیادہ اسکو نہین جانتا ہون وہ تو کتابین ہین کہ میری طرف
ڈالی جاتی ہین اوسکی موت کے دن اونمین اوسکا نام ہوتا ہے جو مریگا ۴ امام احمد نے زہد مین ابن
ابی الدنیا نے معمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ ملک الموت علیہ السلام
نہین جانتے ہین کہ انسان کی اجل کب حاضر ہوگی یہانتک کہ اوسکے قبض کا حکم کئے جاتے ہین ۵
ابن ابی الدنیا نے ابن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ ملک الموت
علیہ السلام سے کہا جاتا ہے کہ فلان کو قبض کر فلان وقت فلان دن مین ؛؛

فصل سابق مین ملک الموت علیہ السلام ظاہر ظہور آکی روح قبض کرتے تھے

امروزی ابن ابی الدنیا ابو الشیخ نے ابو الشعشار جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ ملک الموت علیہ السلام بغیر دکھہ درد کے ارواح کو قبض کرتے تھے پس لوگون نے اونکو برا کہا لعنت کی اونہون نے اپنے رب سے شکایت کی تو اللہ تعالی نے بیماریون کو مقرر کیا اور ملک الموت بھلا دئے گئے کہا جاتا ہے کہ فلان ایسی ویسی بیماری سے مرگیا ۲ ابو نعیم نے اعمش رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت علیہ السلام لوگون کے لئے ظاہر ہوتے تھے پس آدمی کے پاس آتے کہتے تو اپنی حاجت کو پورا کرلے مین چاہتا ہون کہ تیری روح قبض کرون اونہون نے شکوہ کیا تو اللہ تعالی نے بیماری کو نازل فرمایا اور موت کو خفیہ کردیا ۳ امام احمد بزار حاکم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ملک الموت لوگون کے پاس عیانا آتے تھے پس موسی علیہ السلام کے پاس آئے انہون نے اونکو طمانچہ مارا اونکی آنکہہ کو پہوڑ ڈالا ملک الموت اپنے رب کے پاس آئے کہا ای رب تیرے بندے موسی نے میری آنکہہ پہوڑ ڈالی اور اگر اوسکی کرامت تجہپر نہوتی تو مین اوسکی آنکہہ پہوڑ ڈالتا[۱] اللہ تعالی نے اونکو کہا تو میرے بندے کی طرف جا اوس سے کہہ کہ وہ اپنا ہاتہہ بیل کی جلد پر رکہے پس اوسکے لئے ہر بال کی کہ اوسکا ہاتہہ چہپادے ایک برس ہے ملک الموت اونکے پاس آئے اونہون نے کہا اسکے بعد کیا ہے ملک الموت نے کہا موت کہا پس ابہی پہر اونکو ایک تفاح[۲] دیا اونہون نے اوسکو ایکبار سونگہا پس اونکی روح قبض کرلی اور ملک الموت کو اونکی آنکہہ پہیر دی اسکے بعد وہ لوگون کے پاس خفیہ آنے لگے ؛؛

[۱] چار نسخون مین لسفقت علیہ ہے شاید صحیح یہ ہون کہ مین اونکو مشقت مین ڈالتا واللہ اعلم ۱۲

[۲] یعنی سیب

فصل ملک الموت علیہ السلام مومنین کے ساتہہ نرمی کرتے ہین

اطبرانی نے کبیر مین ابو نعیم ابن مندہ نے صحابہ مین بطریق جعفر بن محمد عن ابیہ حارث بن خزرج عن ابیہ سے روایت کیا ہے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اور دیکہا آپ نے طرف ملک الموت کے نزدیک سر ایک آدمی کے انصار سے پس آپ نے فرمایا ای ملک الموت تو میرے صاحب کے ساتہہ نرمی کر بیشک وہ مومن ہے ملک الموت نے کہا آپ خوش ہون اور آنکہہ کو ٹہنڈا کرین

اور جان رکھین کہ بیشک مین ہر مومن کے ساتھہ رفیق ہون اور آپ جان رکھین امی محمدؐ مین البتہ قبض
کرتا ہون روح ابن آدم کی پس جبکہ چلاتا ہے کوئی چلانے والا اوسکے گھر والون سے تو مین گھر مین کھڑا ہوتا
ہون اور اوسکی روح میرے ساتھہ ہوتی ہے مین کہتا ہون کیا ہے یہ چلانے والا واللہ ہمنے اوسپر ظلم
نہین کیا نہ اوسکی اجل سے سبقت کی نہ اوسکی قدرت سے جلدی کی ہمارا اوسکے قبض مین کوئی گناہ نہین ہے
تم اگر راضی ہو اوس سے جو اللہ نے کیا تو تمہین اجر پایگا اور اگر خفا ہوگے تو گنہگار ہوگے و ززکماؤگے
اور بیشک ہمارے لئے نزدیک تمہارے عود کے بعد عود ہے پس بچو بچو اور نہین ہے کوئی گھر والے
بالون کے نہ مٹی کے نیک نہ بد نرم زمین مین نہ پہاڑ مین مگر مین اونکی جستجو کرتا ہون ہر دن رات مین یہانتک
کہ مین زیادہ پہچانتا ہون اونکے چھوٹے بڑے کو خود اونسے واللہ اگر مین چاہون کہ ایک مچھر کی روح
قبض کرون تو مین اسپر قادر نہین ہون یہانتک کہ اللہ ہی اوسکے قبض کا اذن دے جعفر بن محمد
نے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ ملک الموت نزدیک اوقات نمازون کے اونکی جستجو کرتے ہین پھر
جسوقت نزدیک موت کے نظر کی پس اگر وہ اونہین سے ہے جو کہ پانچ نمازون کے محافظ ہین تو فرشتہ
اوس سے قریب ہوتا ہے اور شیطان کو اوس سے دور کر دیتا ہے اور لا الہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ کی
اوسکو تلقین کرتا ہے اوس حال عظیم مین اسکو ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر مین اور ابو الشیخ نے عظمہ مین
بہی جعفر بن محمد عن ابیہ سے مرفوعاً معضلاً روایت کیا ہے مروزی نے جنائز مین سلیم بن عطیہ سے روایت کیا ہے
کہا سلیمان اپنے ایک دوست پر عیادت کے لئے داخل ہوئے اور وہ موت مین تہا پس کہا ای ملک الموت تم
اسکے ساتھہ نرمی کرو یہ مومن ہے اوس آدمی نے کلام کیا کہا ملک الموت کہتے ہین مین ہر مومن کے ساتھہ
رفیق ہون

فصل ملک الموت علیہ السلام ہر مومن سخی کے ساتھہ رفیق ہین

زبیر بن بکار ابن عساکر نے بطریق حمید بن معیوف عن ابیہ سے روایت کیا ہے کہا مین اون لوگون مین تہا جو کہ
حکم بن مطلب بن عبد اللہ بن حنطب کے پاس حاضر ہوئے منبج مین اور وہ حالت نزع مین تہے اور
موت سے شدت پائی تہے پس حاضرین مین سے ایک شخص نے کہا اور حکم بیہوشی مین تہے کہ الٰہی

اوسپر آسانی کروہ تو ایسا تہا ایسا تہا اونکی تعریف کرنے لگا حکم کو ہوش آیا کہا کون ہے کلام کرنیوالا لوگون نے کہا فلان کہا کہ ملک الموت تجسے کہتے ہین کہ مین ہر مؤمن سخی کے ساتہہ رفیق ہون پہر وہ فی الحال مر گیا

فصل قبض ارواح مطہرات انبیاء علیہم السلام

ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک فرشتہ نے اپنے رب سے اذن چاہا کہ ادریس علیہ السّلام کی طرف اوترے پس وہ اونکے پاس آیا اونکو سلام کیا انہون نے اوس سے کہا آیا درمیان تیرے اور درمیان ملک الموت کے کچہہ دوستی ہے اوسنے کہا وہ تو میرے بہائی ہین فرشتون سے حضرت ادریس علیہ السلام نے کہا آیا تو طاقت رکہتا ہے کہ کچہہ نفع پہونچا لئے مجہکو نزدیک اوسکے اونکی کہا یہ بات کہ وہ کچہہ تاخیر کرے یا تقدیم کرے سو نہ کریگا ولیکن مین اوس سے تیرے لئے کلام کرونگا تو وہ موت کے وقت تیرے ساتہہ نرمی کریگا پہر فرشتے نے کہا کہ تو میرے دونون بازؤن کے درمیان مین سوار ہوجا پس ادریس علیہ السلام سوار ہو گئے وہ اونکو سمار علیا کی طرف چڑہا لیگیا وہان ملک الموت سے ملا اور ادریس علیہ السلام اوسکے دونون بازوون کے درمیان مین تہے اوسنے ملک الموت سے کہا کہ میری تیری طرف ایک حاجت ہے ملک الموت نے کہا مینے تیری حاجت جان لی تو ادریس کے باب مین مجہسے کلام کریگا حال آنکہ اوسکا نام محو ہوچکا اور اوسکی اجل سے باقی نہین رہا مگر نصف طرفۃ العین پس ادریس علیہ السلام کا انتقال فرشتے کے دونون بازو کے درمیان مین ہوا ۲ ابوحذیفہ اسحق بن بشر نے کتاب مبتدا مین بسند خود ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا کہ ملک الموت نے کہا یا رب تیرا بندہ ابراہیم موت سے گہبرایا اللہ تعالی نے فرمایا تو اوس سے کہہ کہ خلیل کا جبکہ زمانہ دراز ہوجاتا ہے اپنے خلیل سے تو وہ اوسکی طرف مشتاق ہوتا ہے ملک الموت نے یہ بات اونکو پہونچائی حضرت ابراہیم نے فرمایا ہان یا رب مین مقرر مشتاق ہوا طرف تیری ملاقات کے پس ملک الموت نے اونکو ایک سیب دیا اونہون نے اوسکو سونگہا اوسی مین اونکی روح قبض کی ۳ ابوالشیخ نے محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ملک الموت نے ابراہیم علیہ السلام سے کہا تیرے رب نے مجہے حکم دیا ہے کہ مین تیری جان قبض کرون ایسی آسانی سے کہ اوس سے زیادہ آسان مینے کسی مؤمن کی جان قبض نہین کی

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا مین تجھسے اوسکے حق کے ساتھ سوال کرتا ہون جسنے تجھے بھیجا کہ تو اوس سے میرے
باب مین گفتگو کرے پس ملک الموت نے کہا تیرے خلیل نے مجھسے سوال کیا کہ مین اوسکے باب مین تجھسے
گفتگو کرون اللہ تعالی نے فرمایا تو اوسکے پاس جا اور اوس سے کہہ کہ تیرا رب کہتا ہے کہ خلیل اپنے خلیل
کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے ملک الموت اونکے پاس آئے حضرت ابراہیم نے فرمایا جاری کر جسکا تجھے حکم ہے
ملک الموت نے کہا ای ابراہیم آیا کبھی تمنے کوئی شراب پی ہے کہا نہین پس اونکو سونگھا اسی پر اونکی روح
قبض کی ہم امام احمد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ داؤد صلی اللہ علیہ وسلم مین غیرت شدید تھی جسوقت نکلتے تو دروازے بند کر دیے
جاتے پھر اونکے اہل پر کوئی داخل ہوتا یہانتک کہ لوٹ کر آوین پس ایکدن نکلے اور لوٹ کے آئے ناگاہ دیکھا
گھر مین ایک آدمی کھڑا ہوا ہے اوس سے کہا تو کون ہے کہا مین وہ ہون کہ بادشاہون سے نہین ڈرتا
نہ مجھسے حجاب مانع ہوتا داؤد علیہ السلام نے فرمایا تو اب واللہ ملک الموت ہے مرحبا ہے امر اللہ کو پس داؤد
علیہ السلام نے اوسی جگہہ کپڑا اوڑھ لیا اونکی روح قبض کی گئی

فصل

ملک الموت علیہ السلام بلا اذن ہر ایک کے پاس آتے ہین خواہ نبی ہون یا ولی سوای ذات پاک سید المرسلین
شفیع المذنبین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ آپ سے اجازت چاہی پھر داخل ہوئے یہ خصوصیت خاص
آپ کے لئے تھی نہ آپ سے پہلے کسی کے واسطے ہوئی نہ آپ کے بعد قیامت تک کسی کے لئے ہو طبرانی
نے حضرت حسین علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وفات
شریف کے دن اوترے کہا آپ اپنے آپ کو کیسا پاتے ہین فرمایا پاتا ہون مین اپنے آپکو ای جبریل مغموم
اور پاتا ہون مکروب پس ملک الموت علیہ السلام نے دروازے پر اذن طلب کیا جبریل علیہ السلام نے
عرض کیا ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ملک الموت ہین تمسے اذن چاہتے ہین انہون نے اذن نہین چاہا
کسی آدمی پر آپ سے پہلے اور نہ اذن چاہین گے کسی آدمی پر بعد آپ کے آپ نے فرمایا تم اونکے لئے
اذن دو جبریل علیہ السلام نے اونکے واسطے اذن دیا وہ آئے یہانتک کہ آپ کے آگے کھڑے ہو گئے

پس عرض کیا کہ بیشک اللہ نے مجھے آپکی طرف بھیجا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ مین آپکی اطاعت کرون
اگر آپ مجھے حکم دین کہ مین آپکی جان قبض کرون تو اوسکو قبض کرون اور اگر آپ ناخوش ہون تو مین اوسکو چھوڑ
دون آپ نے فرمایا تم کرو گے اے ملک الموت اونھون نے عرض کیا ہان مین اسی کے ساتھ مامور ہون پس جبرئیل
علیہ السلام نے آپ سے عرض کیا کہ بیشک اللہ مشتاق ہوا طرف آپ کی ملاقات کے پس فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جاری کر جسکا تجھے حکم دیا گیا ہے صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ
وازواجہ وذریتہ وسلم صلوۃ وسلاما دائمین متلازمین الی یوم الدین آمین

حضرت فاطمہ زہرا سیدۃ النساء علیہا السلام نے ایک مرثیہ کہا اوسمین سے دو شعر یہ ہین

صُبَّتْ عَلَيَّ مصائب لو انہا	صبت علی الایام صرن لیالیا
ماذا علی من شم تربۃ احمد	ان لا یشم مدی الزمان غوالیا

کسی اور نے کہا ہے

یا خیر من دفنت بالقاع اعظمہ	فطاب من طیبہن القاع والاکم
نفسی الفداء لقبر انت ساکنہ	فیہ العفاف وفیہ الجود والکرم

فصل بیان مین اونکی جنکی روح اللہ عز وجل قبض فرماتا ہے

ابو الشیخ وعقیلی نے ضعفا مین اور دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے آجال بہائم وحشرات ارض وخشاش[۵۱] ارض سب کی تسبیح مین ہین پس جبکہ
اونکی تسبیح پوری ہو چکتی ہے تو اللہ اونکی ارواح کو قبض فرماتا ہے اور نہین ہے طرف فرشتے کے اس
پکھہ ولہ طریق آخر اخرجہ الخطیب فی الرواۃ عن مالک من حدیث ابن عمر مثلہ
قال ابن عطیۃ والقرطبی وکان معنی ذلک ان اللہ یعدم حیاتہا بلا مباشرۃ ملک
واما الآدمی فشرف بان خلق لہ ملکا واعوانہ وجعل قبض روحہ واسلالہا من
جسدہ علی یدیہ لکن قال الخطیب فی الرواۃ عن مالک عن سلیمان بن مہاجر الکلابی
سلیمان نے کہا مین مالک بن انس کے پاس حاضر ہوا اور اونسے ایک آدمی نے براغیث[۵۲] کا پوچھا کیا

[۵۱] خشاش بالکسر حشرات زمین ۱۲ منتخب
خشاش خزندہ ۱۲ مہذب

[۵۲] جمع برغوث بمعنی کیک

ملک الموت انکی روحون کو قبض کرتے ہین اونہون نے دیر تک سر نیچا کیا پہر کہا کیا اونکے لیے نفس سائلہ
ہے کہا ہان کہا تو پہر ملک الموت ہی اونکی ارواح کو قبض کرتے ہین اللہ یتوفی الانفس حین موتہا
پہر مینے جویبر کو دیکہا کہ اپنی تفسیر مین کہا عن الضحاک عن ابن عباس کہا ملک الموت آدمیون کی قبض ارواح
کے لیے مقرر کیے گئے ہین سو وہی اونکی روحون کو قبض کرتے ہین اور ایک فرشتہ جن مین ہی اور ایک شیاطین
مین اور ایک طیر و وحش و سباع و حیات و نمل مین پس یہ چار فرشتے ہین اور فرشتے صعقہ اولی مین مرینگے
ملک الموت اونکے قبض کرنے والی ہونگے پہر وہ مرینگے رہے وہ لوگ جو کہ دریا مین شہید ہوتے ہین سو
بیشک اللہ تعالی اونکی قبض ارواح کا والی ہوتا ہے اسکو کسی فرشتے کی طرف سپرد نہین کرتا ہے بسبب
اونکی کرامت کے اس سبب سے کہ وہ لجہ بحر پر اوسکی راہ مین سوار ہوئے جویبر سخت ضعیف ہے اور
ضحاک عن ابن عباس منقطع ہے اور اسکے آخر کے لیے ایک شاہد مرفوع ہے ابن ماجہ نے ابوامامہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے بیشک
اللہ نے ملک الموت کو قبض ارواح پر مقرر کیا ہے مگر دریا کے شہید کہ وہ خود اونکے قبض ارواح کا
متولی ہوتا ہے **حکایت** ابن ابی شیبہ نے مصنف مین عبد اللہ بن عیسی سے روایت کیا ہے کہا
اگلے لوگون مین ایک آدمی تہا اوسنے چالیس برس خشکی مین اللہ تعالی کی عبادت کی پہر اوسنے کہا یارب
مین مشتاق ہوا ہون کہ تیری عبادت دریا مین کرون پس وہ ایک قوم کے پاس آیا اونسے کہا کہ مجہے سوار
کر لو اونہون نے اوسکو سوار کر لیا اور اونکا جہاز چلا جسقدر اللہ نے چاہا اوس قدر چلا پہر وہ کہڑا ہو گیا
ناگاہ ایک درخت ناحیہ آب مین تہا اوسنے کہا تم مجہے اس درخت پر رکہدو اونہون نے رکہدیا اور
اونکی کشتی چلی ایک فرشتے نے ارادہ کیا کہ آسمان کی طرف چڑہے پس اوسنے اپنے کلمات کہے جنسے وہ
چڑہا کرتا تہا سو اوسپر قادر نہوا جانا کہ یہ بسبب کسی گناہ کے ہے جو اوس سے ہوا درخت والے کے پاس
آیا اوس سے چاہا کہ دوا اپنے رب کی طرف شفاعت کرے عابد نے نماز پڑہی اور فرشتے کے لیے دعا کی
اور اپنے رب سے درخواست کی کہ وہی فرشتہ اوسکی جان قبض کرے تا کہ ملک الموت سے زیادہ تر اوسپر آسانی
کرے پہر جب عابد کی موت آئی تو وہی فرشتہ اوسکے پاس آیا اور کہا مینے اپنے رب سے یہ بات طلب کی

کہ میری شفاعت تیرے حق مین قبول کرے جیسے اوسنے میرے حق مین تیری شفاعت قبول کی اور مین ہی تیری جان کو قبض کرون پس جس جگہہ سے تو چاہے مین اوسکو قبض کرون زاہد نے ایک سجدہ کیا اوسکی آنکھہ سے ایک آنسو نکلا پہر مرگیا

فصل رویت ملک الموت کی خواب مین

ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین ابو زرعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھسے نجیب بن عبید الشری نے کہا کہ مین نے ملک الموت علیہ السلام کو خواب مین دیکھا کہ وہ کہتے ہین تو اپنے باپ سے کہدے کہ وہ مجھپر درود بہیجے تاکہ مین اوسکی قبض روح کے وقت اوسکے ساتھہ نرمی کرون مینے جو دیکھا وہ اپنے باپ سے بیان کیا اونہون نے کہا بیٹا البتہ ملک الموت کے ساتھہ مجھے اوس سے زیادہ انس ہے کہ جتنا تیری مان کے ساتھہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ ملک الموت علیہ السلام پر درود بہیجنا موجب ہے اونکی نرمی کرنیکا ساتھہ درود بہیجنے والے کے **حکایت** ابن عساکر نے زید بن اسلم کے طریق سے روایت کیا ہے کہ اونکے باپ یعنی اسلم نے کہا مینے وہ حدیث یاد کی جسکو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ نہین حق ہے مرد مسلمان کا کہ تین رات گزارے مگر اوسکی وصیت لکہی ہوئی نزدیک اوسکے سر کے ہو پس مینے دوات کاغذ منگایا تاکہ اپنی وصیت لکہون نیند نے مجھپر غلبہ کیا سو رہا وصیت کو لکہہ نہ پایا مین سو رہا تہا کہ ایک شخص سفید لباس خوبصورت خوشبو داخل ہوا مینے کہا ای شخص تجہے میرے گہر مین کسنے داخل کیا کہا مجھے اوسنے داخل کیا اوسکے رب نے مینے کہا تو کون ہے کہا مین ملک الموت ہون مین اوس سے مرعوب ہوگیا اوسنے کہا تو نہ ڈر مین تیری قبض روح کے ساتھہ مامور نہین ہوا ہون مینے کہا تو تم اب میرے لئے دوزخ سے برارت لکہدو اونہون نے کہا دوات کاغذ لے آ مینے دوات کاغذ کی طرف اپنا ہاتہہ بڑہایا جس سے مین سو رہا اور وہ میرے سر کے نزدیک تہا مینے اونکو دیدیا اونہون نے لکہا بسم اللہ الرحمن الرحیم استغفر اللہ استغفر اللہ یہانتک کہ پیٹہہ پیٹ کاغذ کا بہر دیا پہر مجھے دیدیا کہا یہ تیری برارت ہے نار سے اللہ تجھپر رحم کرے پہر ڈرتا ہوا جاگ اوٹھا اور چراغ منگایا اور دیکہا تو ناگاہ وہی کاغذ تہا کہ مین سو رہا اور وہ میرے سر کے نزدیک تہا اوسکی پیٹہہ پیٹ

استغفر اللہ لکھا ہوا تھا ۞

باب ۱۴ آجال ہر برس قطع ہوتے ہین

ادیلمی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قطع کیئے جاتے ہین آجال شعبان سے شعبان تک یہانتک کہ آدمی البتہ نکاح کرتا ہی اور اوسکے لیئے اولاد پیدا ہوتی ہے حالانکہ اوسکا نام مردون مین نکل چکا ہے ابن ابی الدنیا ابن جریر نے بطریق زہری عثمان بن محمد بن مغیرہ بن اخنس سے مرفوعاً مثل اسکے روایت کیا ہے اور بیہقی نے شعب مین اسی طریق سے اخراج کیا ہے واخرج ابن ابی حاتم نحوہ علی ابن عباس موقوفا ۲ ابویعلی نے ایسی سند کے ساتھہ جسکی تحسین منذری نے کی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل شعبان کے روزے رکہتے مگر ایک یا دو دن مینے آپسے پوچھا فرمایا بیشک اللہ لکھتا ہے اسمین ہر نفس کو جو کہ اوس برس مریگا سو مین دوست رکہتا ہون کہ مجھے میری اجل آوے اور مین روزہ دار ہون ۳ ابن ابی الدنیا نے عطا بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ شب نصف شعبان ہوتی ہے تو ملک الموت علیہ السلام کو ایک صحیفہ دیا جاتا ہے پھر کہا جاتا ہے تو قبض کر اون لوگون کو جو اس صحیفے مین ہین پس بندہ البتہ درخت لگاتا ہے بی بیون سے نکاح کرتا ہے مکان بناتا ہے حالانکہ اوسکا نام مردون مین لکھہ چکا ہے ۴ ابن جریر نے عمر مولی غفرہ سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت کے لیئے لکھے جاتے ہین جو لوگ کہ مرینگے لیلۃ القدر سے لیلۃ القدر تک پس توپاتا ہے آدمی کو کہ نکاح کرتا ہے عورتون سے اور درخت لگاتا ہے حالانکہ نام اوسکا مردون مین ہے ۵ عکرمہ سے روایت کیا ہے کہا شب نصف شعبان مین پختہ کیا جاتا ہے سال کا کام اور لکھے جاتے ہین زندے مردون سے اور لکھے جاتے ہین حاجی پس اونمین نہ کوئی بڑہایا جاتا ہے نہ اونمین سے کوئی کم کیا جاتا ہے ۶۔ دینوری نے مجالسہ مین راشد بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے شب نصف شعبان مین وحی کرتا ہے اللہ طرف ملک الموت کے ساتھہ قبض ہر نفس کے جسکے قبض کا اوس سال ارادہ کرتا ہے ۷ ابوالشیخ نے اپنی تفسیر مین محمد بن جحادہ سے روایت

کیا ہے کہا اللہ تعالی کے لئے ایک درخت ہے عرش کے نیچے کوئی مخلوق نہین ہے مگر اوسکے واسطے
اوسمین ایک پتا ہے پس جبکہ کسی بندے کا پتہ گرتا ہے تو اوسکی روح اوسکے جسم سے نکلجاتی ہے پس
یہ ہے قول اللہ تعالی کا وما تسقط من ورقة الا یعلمها اس سے معلوم ہوا کہ نہین مرتا ہے
کوئی مگر ساتھہ علم اللہ تعالی کے ف شرح برزخ مین لکھا ہے کہ روایت کیا گیا ہے کہ ملک الموت علیہ السلام
اون پتون کی طرف دیکھتے ہین پس جب کسی پتے کو دیکھتے ہین کہ زرد ہو گیا تو جان لیتے ہین کہ اوسکی
موت قریب آگئی پس وہ بسبب گرنے پتون کے ارواح کو قبض کرلیتے ہین اور نہین ہے وہ مگر نسخہ آجال
ہین جو کہ اسرافیل علیہ السلام نے اونکو دیا ہے ف شرح برزخ مین لکھا ہے معنی قطع آجال کے یہ
ہین کہ فرشتون کو اوسکا اظہار کیا جاتا ہے ورنہ تقدیر سابق متغیر نہین ہوتی ہے اسلئے کہ روایت کیا
گیا ہے ہر شب برات کو لوح محفوظ کھولی جاتی ہے اسرافیل علیہ السلام اوسمین ایک نظر دیکھتے ہین پس
اوس سے ایک نسخہ لکھہ لیتے ہین کہ جو کچھہ اوس سال مین اول سے آخر تک ہوگا پھر نسخہ رزق کا میکائیل
کو دیتے ہین اور نسخہ حروب و زلازل و خسف و صواعق کا جبرئیل علیہ السلام کو اور نسخہ اعمال کا اسمعیل
علیہ السلام صاحب سماء دنیا کو یہ بہت بڑا فرشتہ ہے اور نسخہ مصائب و آجال کا ملک الموت علیہ السلام
کے حوالے کرتے ہین ف اس رات کو لیلة البرات اسلئے کہتے ہین کہ لوگون کو برارت دیجاتی ہے
پس نیکون کو آگ سے برارت ملتی ہے اور بدون کو جنت سے ف لیلة البرات کے اظہار اور لیلة القدر
کے اخفا مین اللہ سبحانہ نے ایک ایسے امر کی رعایت فرمائی ہے کہ وہ بندون کے لئے نہایت مناسب
ہے وہ یہ ہے کہ شب برات مین خوف و فزع ہے کیونکہ ہر انسان ڈرتا ہے کہ شاید اوسکا نام زندون
کے دفتر سے نکلکر مردون مین لکھا گیا ہو اور اگر زندون کے دفتر مین لکھا گیا ہے تو اس سے ڈرتا ہے
کہ اوسکا نام سعادت کے ساتھہ لکھا گیا یا شقاوت کے ساتھہ مسطور ہوا پس اللہ سبحانہ نے اس
رات کو ظاہر کردیا تاکہ اللہ تعالی کی عبادت کرین اور بندے اوس سے ڈرتے رہین رہی لیلة القدر
سو وہ مغفرت و رحمت کی رات ہے پس اگر اللہ تعالی اوسکو ظاہر فرما دیتا تو لوگ بھروسا کر بیٹھتے یعنی
اور راتون مین سویا کرتے اور اس رات مین عبادت کرلیتے پس اس حکمت کے لئے شب برات کو ظاہر

فرمادیا اور لیلۃ القدر کو چھپادیا ف مروی ہے کہ پندرہوین رات شعبان مین آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہین پس ایک فرشتہ ندا کرتا ہے کہ خوشی ہو اوسکو جسنے اس رات مین رکوع کیا دوسرا پکارتا ہے خوشی ہو اوسکو جسنے اس رات مین دعا کی اور فرشتہ پکارتا ہے خوشی ہو اوسکو جو اس رات مین رویا ایک اور پکارتا ہے خوشی ہو مسلمانون کے لئے اس رات مین ایک اور پکارتا ہے ہے کوئی دعا کرنیوالا کہ اوسکے لئے قبول کیجاوے ہے کوئی مانگنے والا کہ اوسکا سوال دیا جاوے ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اوسکی مغفرت کیجائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ دروازے کب بند کئے جاتے ہین کہا جبکہ فجر طلوع ہوتی ہے ف مشائخ رحمہم اللہ تعالی سے مروی ہے کہ شب برات مین دو رکعت نماز پڑہے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص پندرہ بار پڑہے بعض نے کہا ہر رکعت مین اخلاص ہزار بار پڑہے پس وہ سعدا مین لکہا جاویگا اور اوسکو برات سعدا کی دیجاویگی گو وہ اشقیا ہی سے کیون نہو بعض نے کہا کہ اس رات مین سو رکعت پچاس سلام سے پڑہے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے اخلاص دس بار اوسکے سارے گناہ بخشے جاوینگے اوسکے رزق مین وسعت عمر مین برکت دیجاویگی اور اوسکو اللہ تعالی بہت اجر دیگا اور یہ بھی مروی ہے کہ اس رات مین سورۂ یٰسین تین بار پڑہے ایک بار بہ نیت طول عمر اور ایک بار بہ نیت غنا و دفع فقر اور ایک بار بہ نیت امن کے بلا سے ؛

فصل سب سے پہلے جسکو بندے کی موت کا علم ہوتا ہے

ابن ابی الدنیا حاکم نے مستدرک مین عقبہ بن عامر صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا اول جسکو بندے کی موت کا علم ہوتا ہے وہ حافظ ہے اسلئے کہ وہ اوسکا عمل لیکے چڑہتا ہے اوسکا رزق لیکے اوترتا ہے پس جبکہ اوسکے لئے رزق نہ نکلا تو جان لیتا ہے کہ وہ مرنے والا ہے ؛

باب ۱۵ علامت خاتمۂ خیر کے بیان مین

الترمذی حاکم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ ارادہ کرتا ہے اللہ کسی بندے کے ساتھہ خیر کا تو اوس سے طلب عمل کرتا ہے عرض کیا گیا کہ کسطرح اوس سے طلب عمل کرتا ہے فرمایا توفیق دیتا ہے اوسکو عمل صالح کی موت سے پہلے ۱۲ امام احمد حاکم نے عمرو بن

حمق[لہ] رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ اللہ کسی
بندے کو دوست رکہتا ہے تو اوسکو غسل دیتا ہے عرض کیا کہ کسطرح غسل دیتا ہے فرمایا توفیق دیتا ہے
اوسکو عمل صالح کی اوسکی اجل سے پہلے یہانتک کہ اوسکے پڑوسی اوس سے راضی ہوتے ہین اس سے
معلوم ہوا کہ پڑوسیون کا راضی رکہنا عمل صالح ہے اور اونکا راضی رہنا موجب حسن خاتمہ اور محبت
آلہی کا باعث ہے اللہم ارزقنا ﴿۲۲﴾ ابن ابی الدنیا نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعًا روایت کیا ہے
جبکہ ارادہ کرتا ہے اللہ کسی بندے کے ساتہہ خیر کا تو بہیجتا ہے طرف اوسکے ایک برس پہلے اوسکی موت
سے ایک فرشتے کو کہ وہ اوسکو راہ راست پر لاتا ہے اور اوسکو توفیق دیتا ہے یہانتک کہ وہ اپنے بہترین
اوقات پر مرتا ہے پس لوگ کہتے ہین کہ فلان اپنے بہترین اوقات پر مرا پہر جب اوسکو موت آتی اور
اوسنے اوسکو دیکہا جو اوسکے لئے تیار کیا گیا ہے تو وہ اپنی جان کو قی کرنے لگتا ہے حرص سے اسپر
کہ وہ نکل جاوے پس اوس جگہہ وہ دوست رکہتا ہے اللہ کی ملاقات کو اور اللہ دوست رکہتا ہے
اوسکی ملاقات کو اور جبکہ ارادہ کرتا ہے اللہ کسی بندے کے ساتہہ شر کا تو مقرر کرتا ہے واسطے اوسکے
برس بہر پہلے اوسکی موت سے ایک شیطان کو وہ اوسکو گمراہ کرتا ہے اغوا کرتا ہے یہانتک کہ وہ مرتا ہے اپنی
بدترین اوقات پر پس لوگ کہتے ہین کہ فلان اپنے بدترین اوقات پر مرگیا پہر جب اوسکو موت آتی ہے
اور اوسکو دیکہتا ہے جو اوسکے لئے تیار کیا گیا ہے تو اپنی جان کو نگلنے لگتا ہے بسبب کراہت کے
اس سے کہ وہ نکلے پس اوسجگہ وہ مکروہ رکہتا ہے اللہ کی ملاقات کو اور اللہ مکروہ رکہتا ہے اوسکی ملاقات
کو صاحب انصاح نے اس حدیث شریف کے معنی مین کہا ہے کہ خروج روح کا وقت پکارنے
ملک الموت علیہ السلام کے اوسکو ایسا ہے کہ جیسے سانپ والا سانپ کو اوسکے سوراخ سے پکارتا
ہے اور نکلنا دونون جسمون کا وقت پکارنے کے برابر ایک طرح پر ہے لیکن مومن تو اپنی جان کو نفوع
کرتا ہے یعنی اوسکا نکالنا چاہتا ہے کیونکہ تفوع یہی ہے کہ استفراغ قی کا ہو واسطے نکلنے کے اور کافر
اپنی روح کو تبلع کرتا ہے تبلع یہی ہے کہ جو جسم سونہہ مین ہے اوسکو پہیر لیجا لے چاہتا ہے کہ پیٹ
کی طرف رجوع[ملہ] کرے انتہی ف بعض علماء رحمہم اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ اسباب مقتضی سوء خاتمہ کے

[لہ] بفتح الحاء المہملہ وکسر المیم الخزاعی صحابی سکن الکوفہ ثم انتقل بعد فتنہا بالموصل سنہ اربع وخمسین ذہبی ابن ثمانین سنہ ۱۲

[ملہ] ایک نسخہ مین بجای رجوع کے خروج ہے ۱۲

والعیاذ باللہ تعالیٰ چار ہین نماز کو ہلکا سمجھنا شراب پینا مان باپ کی نافرمانی کرنا مسلمانون کو ایذا دینا
ف حضرت مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ نے لکھا ہے کہ اکثر چار باتون کے سبب سے موت کے وقت بندے سے ایمان کھینچ لیا جاتا ہے ترک شکر اسلام پر ترک خوف اسلام کے جانے پر اہل اسلام پر ظلم کرنا مان باپ کی نافرمانی کرنا

باب ۱۶ بیان مین اوس شخص کی جسکی اجل قریب ہوئی اور کیفیت موت اور اوسکی شدت کی

فرمایا اللہ تعالیٰ نے وجاءت سکرۃ الموت بالحق ۲ ولو تری اذ الظالمون فی غمرات الموت الآیۃ ۳ فلولا اذا بلغت الحلقوم الآیۃ ۴ کلا اذا بلغت التراقی وقیل من راق الآیۃ ۱ بخاری نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے چمڑے کا چھوٹا برتن یا لکڑی کا پیالہ تھا اوسمین پانی تھا پس آپ اپنے دونون ہاتھہ پانی مین ڈالتے پھر اونکو اپنے موتھہ سے ملتے اور فرماتے تھے لا الہ الا اللہ بیشک موت کے لئے سکرات ہین سکرات جمع ہے سکرہ کی سکرہ کہتے ہین شدت کو ۲ ترمذی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا مین رشک نہین کرتی ہون کسی پر آسانی موت کا بعد اسکے کہ دیکھی مینے شدت موت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ۳ بخاری نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا مین مکروہ نہین رکھتی ہون شدت موت کو کسی کے لئے کبھی بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ۴ عبداللہ بن امام احمد نے زوائد زہد مین ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور آپ کرب موت کی تکلیف اوٹھا رہے تھے کہ اگر عمل نکرے ابن آدم مگر اسی لئے تو اوسی لائق ہے کہ عمل کرے ۵ لقمان حنفی اور یوسف بن یعقوب حنفی سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے کہا ہمکو پہونچا ہے کہ یعقوب علیہ السلام کے پاس جبکہ بشیر آیا تو اوس سے فرمایا مین نہین جانتا ہون کہ آج تجھے کیا بدلہ دون مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ آسان کرے تجھپر سکرات موت کو ۶ طبرانی نے کبیر مین اور ابو نعیم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مومن کی جان نکلتی ہے پسینے سے اور کافر

کا نفس کہینچا جاتا ہے جیسا کہینچا جاتا ہے نفس گدہے کا اور مومن البتہ کرتا ہے گناہ پس سختی کیجاتی ہے
بسبب اوسکے اوسپر نزدیک موت کے تاکہ اوس سے کفارہ کیا جاوے اور کافر البتہ کرتا ہے نیکی پس اوسپر
آسانی کیجاتی ہے نزدیک موت کے تاکہ اوس سے جزا دیا جاوے ۷ دینوری نے مجالسہ مین وہیب بن ورد
سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے مین نہین نکالتا ہون کسی کو دنیا سے اور مین ارادہ کرتا ہون کہ اوسپر
رحم کرون مگر پوری جزا دیتا ہون مین اوسکو بسبب گناہ کے جو اوسنے کیا بیماری اوسکی جسم مین اور مصیبت
اوسکی اہل و اولاد مین اور تنگی اوسکی معاش مین اور تنگی اوسکی رزق مین یہانتک کہ پہونچتا ہون مین
اوس سے ذرہ برابر کو پہر اگر اوسپر کچہ باقی رہتا ہے تو سخت کرتا ہون اوسپر موت کو تاکہ پہونچایا جاوے
طرف میرے مثل اوس دن کے کہ جنا اوسکو اوسکی مان نے قسم ہے میری عزت کی نہ نکالونگا کسی
بندے کو دنیا سے اور مین چاہتا ہون کہ اوسکو عذاب کرون یہانتک کہ پوری جزا دیتا ہون اوسکو ہر
نیکی کی جو اوسنے کی صحت اوسکے جسم مین اور فراخی اوسکی رزق مین اور کشایش اوسکی عیش مین
اور امن اوسکے نفس مین یہانتک کہ پہونچتا ہون مین ذرہ برابر کو پہر اگر اوسکے لئے کچہ باقی رہا تو آسان
کرتا ہون اوسپر موت کو یہانتک کہ پہونچایا جاوے طرف میرے اور اوسکے واسطے کوئی نیکی نہو کہ بچے
وہ بسبب اوسکے نار سے ۸ ابن ابی الدنیا نے زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ
باقی رہتی ہے مومن پر اوسکے گناہون سے کوئی چیز کہ نہین پہونچتا ہے وہ اوسکو اپنے عمل سے تو سختی
کیجاتی ہے اوسپر موت تاکہ پہونچے بسبب سکرات موت اور اوسکے شدائد کے درجہ کو جنت کے اور کافر
جبکہ دنیا مین کوئی نیکی کر چکا ہے تو اوسپر آسان کیجاتی ہے موت تاکہ پورا کرلے ثواب اپنی نیکی کا دنیا
مین پہر نار کی طرف چلا جاوے ۹ ابن ماجہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مومن البتہ اجر دیا جاتا ہے ہر چیز مین یہانتک کہ شدت مین نزدیک
موت کے ۱۰ ترمذی ابن ماجہ بیہقی حاکم نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ مومن مرتا ہے عرق جبین سے ۱۱ حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین سلمان فارسی رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نگاہ رکہو میت کو

ورد بفتح واو دال مہملہ وسکون تحتانی ... ۱۲

نزدیک اوسکی موت کے تین خصلتون کو اگر اوسکی جبین عرقناک ہوئی اور اوسکی آنکھین جاری ہوئین اور
اوسکے نتھنے پھول گئے تو یہ رحمت ہے اللہ سے کہ اوسپر نازل ہوئی اور اگر خر خرایا مثل خرخرانے شتر جوان
مخنوق کے اور اوسکا رنگ سرخ ہوگیا اور اوسکی باچھین راکھی رنگ ہوگئین تو یہ عذاب ہے اللہ سے کہ
اوسپر اوترا ف جبہ عربی مین پیشانی کو کہتے ہین ہر جبہہ مین دو جبین ہوتی ہین اوسکے داہنی بائین پس
جبین کنارہ ہی پیشانی کا کنپٹی تک اور پیشانی دونون جبینون کے درمیان مین ہے بعض نے کہا کہ موت بعرق
جبین کنایہ ہے شدت سکرات موت سے کہ بسبب اوسکے گناہ دور ہوتے ہین درجے بلند ہوتے ہین اور
بعض نے کہا مراد یہ ہے کہ مومن پر کوئی شدت موت کی نہین مگر عرق جبین ۱۳ سعید بن منصور نے اپنی
سنن مین اور مروزی نے جنائز مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مومن پر کچھہ خطا
اوسکی خطاؤن سے باقی رہجاتی ہین موت کے وقت اونکی جزا اوسکو دیجاتی ہے سو اسلئے اوسکی پیشانی
عرقناک ہوتی ہے ۱۳ بیہقی نے شعب مین علقمہ بن قیس سے روایت کیا ہے کہ وہ اپنے عمزاد بھائی کے
پاس حاضر ہوئے اور وہ مر رہا تھا علقمہ نے اوسکی پیشانی کو چھوا ناگاہ وہ عرقناک تھی پس کہا اللہ اکبر
مجھے ابن مسعود نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے موت مومن کے
عرق جبین سے ہے اور نہین ہے کوئی مومن مگر اوسکے لئے گناہ ہین کہ دنیا مین اونکی مکافات کیجاتی
ہے اور کچھہ بقیہ اوسپر باقی رہجاتا ہے تو اوسپر بسبب اوسکے نزدیک موت کی شدت کیجاتی ہے عبداللہ
نے کہا مین نہین دوست رکھتا ہون موت کو مثل موت گدہے کے ۱۴ ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے
علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ اپنے بھتیجے کے پاس آئے جبکہ وہ نزع مین تھا اوسکی
جبین پر پسینا آنے لگا علقمہ ہنسے اونسے کہا گیا تمکو کون چیز ہنساتی ہے کہا مین نے ابن مسعود رضی اللہ
عنہ سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ مومن کی جان نکلتی ہے پسینے سے اور کافر فاجر کی جان نکلتی ہے اوسکے
شدق یعنی باچھہ سے جیسے نکلتی ہے جان گدہے کی اور مومن البتہ گناہ کرتا ہے پس اوسپر وقت موت
کے سختی کیجاتی ہے تاکہ اوس گناہ کا کفارہ کیا جاوے ۱۵ مروزی نے ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہا کہ علقمہ نے اسود سے کہا تو میرے پاس حاضر ہو مجھے لا الہ الا اللہ کی تلقین کریں اگر

میری جبین عرقناک ہوئی تو تو مجھے خوشخبری دے ۱۹ ابن ابی شیبہ مروزی نے سفیان رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہے کہا محبوب رکھتے تھے پسینے کو واسطے میت کے ف بعض علما نے کہا ہے میت
کی جبین عرقناک نہین ہوتی مگر واسطے حیا کے اپنے رب سے اسلئے کہ اوسنے اوسکی مخالفت کی نیچے
کا بدن تو اوسکا مر چکا صرف حیات کے قوی اور اوسکی حرکات اوپر کے بدن مین باقی رہی اور حیا آنکھون
مین ہوتی ہے اور کافر اس سبب سے اندہا ہے اور موحد معذب اس سے مشغول ہے بسبب عذاب کے
جو اوسپر نازل ہوا

فصل شدت موت اور اوسکی کیفیت کے بیان مین

۱ حکایت ابن ابی شیبہ نے اپنی مسند مین امام احمد نے زہد مین اور ابن ابی الدنیا نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حدیث کرو بنی اسرائیل سے کہ اونمین عجیب قصے
ہوئے ہین پھر آپ نے ہمکو حدیث کرنا شروع کیا فرمایا ایک گروہ اونمین سے نکلا پھر وہ اپنے قبرستانون
مین سے کسی قبرستان پر آئے پس کہا اگر ہم دو رکعت نماز پڑہین اور اللہ سے دعا کرین کہ وہ ہمارے لئے
کسی مردے کو نکالے وہ ہمکو موت سے خبر دے سو اونہون نے کیا وہ اس حال مین تھے کہ ایک آدمی
سیاہ ظاہر ہوا اوسکی دونون آنکھون کے درمیان مین نشان سجدے کا تھا اوسنے کہا ای لوگو تم کیا چاہتے
ہو مین تو سو برس سے مرا ہون اور ابھی تک موت کی تلخی[له] مجھسے ساکن نہین ہوئی پس تم اللہ سے دعا
کرو کہ وہ مجھے پھیر دے جیسا کہ مین تہا ۲ حکایت امام احمد نے زہد مین عمر بن حبیب رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہ دو آدمیون نے بنی اسرائیل مین سے اللہ تعالی کی عبادت کی یہانتک کہ عبادت سے
ملول ہوگئے اونہون نے کہا اگر ہم قبرون کی طرف نکلین پھر مجاورت کرین شاید ہم رجوع کرین پس وہ
قبرون مین مجاور رہے اللہ تعالی کی عبادت کی اونکے لئے ایک مردہ اوٹھایا گیا اوسنے اونسے کہا مین
نوانسی برس سے مرا ہون اور مین ابتک موت کا الم پاتا ہون ۳ ابو نعیم نے کعب رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہا نہین جاتا ہے میت سے الم موت کا جبتک کہ وہ اپنی قبر مین ہے اور یہ الم سخت تر ہے اوس
چیز کا جو مومن پر گذرتی ہے اور سہل تر ہے اوس چیز کا جو کافر کو پہونچتی ہے ۴ ابن ابی الدنیا نے

له ایک نسخہ مین ۱۱۰ اور ایک مین ۱۲۵

اوزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ میت پاویگا الم موت کو یہانتک کہ
اپنی قبر سے مبعوث ہو ۵ ابن ابی الدنیا نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ذکر موت کا اور اوسکے غصہ یعنی شدت کا فرمایا پس فرمایا وہ برابر تین سو ضرب تلوار کے ہی
۶ ضحاک بن حمزہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موت کو پوچھے گئے آپ نے
فرمایا ادنی پکڑ موت کی بمنزلہ سو ضرب تلوار کے ہے ۷ خطیب نے تاریخ مین انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً
روایت کیا ہے کہ البتہ معالجہ یعنی پکڑ دہکڑ ملک الموت علیہ السلام کی سخت تر ہے ہزار ضرب تلوار سے ۸ ابن
ابی الدنیا نے حضرت امیر المؤمنین علی ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے فرمایا قسم ہے اوسکی
جسکے ہاتھ مین میری جان ہے البتہ ہزار ضرب تلوار کی زیادہ تر سہل ہین بچہونے پر مرنے سے
۹ ابوالشیخ نے کتاب العظمت مین حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا موسی علیہ السلام سے
کہا گیا کہ آپ نے موت کو کس طرح پایا فرمایا مثل سفود[1] کے کہ داخل ہوا میرے پیٹ مین اوسکی بہت
سی شاخین ہین ہر شاخ اوسکی میری رگونمین سے ہر رگ کے ساتھ اولجھ گئی پھر وہ میرے پیٹ سے
نہایت زور سے کہینچا گیا اونسے کہا گیا مقرر اللہ تعالی نے آپ پر آسانی کی ۱۰ ابن ابی الدنیا نے ابو اسحق
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا موسی علیہ السلام سے کہا گیا آپ نے موت کا مزہ کسطرح پایا
کہا کسفود ادخل فی جزۃ صوف فامتلخ یعنی جیسے لوہے کی سیخ کہ صوف کے گٹھے مین گہسائی گئی
پھر وہ نکالی گئی فرمایا ای موسی مقرر ہمنے تجہپر آسانی کی ۱۱ امام احمد نے زہد مین مروزی نے جنائز
مین ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جبکہ اللہ تعالی سے
ملے تو اونسے کہا گیا تمنے موت کو کسطرح پایا پس کہا مینے اپنے نفس کو پایا گویا وہ کہینچا جاتا ہے کہجور
کے کانٹے سے کہا گیا کہ مقرر ہمنے موت کو تمپر آسان کیا ۱۲ مروی ہے جبکہ موسی علیہ السلام کی روح
اللہ تعالی کی طرف گئی تو اونسے اونکے رب نے کہا ای موسی تو نے موت کو کسطرح پایا کہا مینے اپنے نفس
کو پایا مثل زندہ چڑیا کے جسوقت کہ وہ تلی جاتی ہے تو سے پرنہ وہ مرتی ہے کہ راحت پاوے اور نہ
نجات پاتی ہے کہ اوڑجاوے ۱۳ یہ بھی حضرت موسی علیہ السلام سے مروی ہے کہ اونہون نے فرمایا

[1] سیخ

کہ مین اپنے نفس کو پاتا ہون مثل بکری کے کہ اوسکا چمڑا اودہیڑا جاتا ہے قصاب کے ہاتھہ مین ۱۴ ا
انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ فرشتے بندے
کو گھیر لیتے ہین اور اوسکو حبس کرتے ہین اور اور اگر یہ نہو تو وہ جنگل صحرا مین بھاگتا پھرے شدت
سکرات موت سے ۱۵ ابو الشیخ نے کتاب العظمہ مین فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ سے روایت کیا
ہے کہ اونسے کہا گیا میت کا کیا حال ہے کہ اوسکی جان کھینچی جاتی ہے اور وہ چپ ہے حال آنکہ ابن
آدم تو چیونٹی کے کاٹنے سے بیقرار ہوتا ہے فرمایا کہ فرشتے اوسکو جکڑتے ہین ۱۶ ابن ابی الدنیا نے
شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موت اور اوسکی
شدت سے پوچھے گئے آپ نے فرمایا سہل موت بمنزلہ اوس سُلّٰم کے ہے کہ وہ صوف مین ہو پس کیا نکالا
جاتا ہے جسکہ صوف سے مگر اوسکے ساتھہ صوف ہوتا ہے ۱۷ مروزی نے جنائز مین میسرہ رضی اللہ عنہ
سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہا اگر ایک قطرہ الم موت آسمان زمین والون پر رکہا جاوے تو بیشک
سارے مرجاوین اور بیشک قیامت مین البتہ ایک گھڑی شدت موت پر ستر گنی زیادہ ہوگی ۱۸
حکایت ابن ابی الدنیا نے محمد بن عبد اللہ بن کنانہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ
عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو احتضار ہوا تو اونسے اونکے بیٹے نے کہا ابا تم کہا کرتے تہے کاش مین
کسی دانشمند آدمی سے وقت نزول موت کے ملون تاکہ وہ مجہسے بیان کرے جو وہ پاتا ہے اور اب
تم وہی آدمی ہو تم میرے لئے موت کا وصف بیان کرو کہا بیٹا واللہ لکان جنبی فی تخت اور گویا مین
سانس لیتا ہون سوئی کے ناکے سے اور گویا کانٹے کی ٹہنی کھینچی جاتی ہے میرے دونون پاؤن سے
میرے سر تک ۱۹ حکایت ابن سعد اور حاکم نے عوانہ بن حکم سے روایت کیا ہے کہا عمرو بن عاص
رضی اللہ عنہ کہا کرتے تہے تعجب ہے اوسکو جسپر موت نازل ہو اور اوسکی عقل اوسکے ساتھہ ہو وہ کیونکر
اوسکو بیان نکریگا جبکہ اونپر موت نازل ہوئی تو اونکے بیٹے عبد اللہ نے اونسے کہا ابا تم کہا کرتے تہے
پہر وہی کہا جو اوپر گذرا اب تم ہمارے لئے موت کو بیان کرو کہا بیٹا موت اس سے بڑہکر ہے کہ اوسکا
بیان کیا جائے لیکن مین اوس سے تیرے لئے کچھہ بیان کرتا ہون مین اپنے آپ کو پاتا ہون گویا ضلوعی

ملہ سوئی کے ناکے کا ۱۲ منہ

ملہ یعنی البتہ پہلو ایک تخت مین ہے ۱۲ منہ

کے پہاڑ میری گردن پر ہین اور پاتا ہون اپنے کو کہ گویا میرے پیٹ مین شوک سلا ہے اور مین پاتا ہون اپنے کو گویا میری سانس سوئی کے ناکے سے نکلتی ہے ۴۱ ابن ابی شیبہ ابن ابی الدنیا نے اور ابو نعیم نے حلیہ مین ابن ابی ملیکہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب سے کہا تو مجھے موت سے خبر دے کعب نے کہا یا امیر المؤمنین وہ مثل درخت کے ہے کہ اوسمین بہت کانٹے ہون وہ بنی آدم کے پیٹ مین ہو پس اوسکے نہ کوئی رگ ہے نہ کوئی جوڑ مگر اوسمین ایک کانٹا ہے اور ایک آدمی ہے جسکے ہاتھ بہت زور آور ہین وہ اوسکو کھینچ رہا ہے اور لفظ ابن ابی شیبہ کا یہ ہے مثل ٹہنی کے جسمین بہت کانٹے ہون وہ کسی آدمی کے پیٹ مین داخل کیجاوے پھر ہر کانٹا ایک رگ کو پکڑ لیوے پھر اوسکو ایک آدمی زور آور کھینچے پس لیلیا جو لے لیا اور باقی رکھا جو باقی رکھا ۴۲ ابن ابی الدنیا نے شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا موت نہایت فظیع ہول ہے دنیا و آخرت مین مومن پر اور موت سخت تر ہے آرون کے چیرنے مقراضون کے کترنے دیگون مین جوش دینے سے اور اگر مردہ اوٹھایا جاوے پھر وہ اہل دنیا کو الم موت کی خبر دیوے تو وہ نہ کسی عیش سے نفع لین نہ نیند سے لذت اوٹھائین ۴۳ وہب بن منبہ سے روایت کیا ہے کہا موت سخت تر ہے تلوار کی ضرب آرون کے چیرنے دیگون مین جوش دینے سے اور اگر درد ایک رگ کا میت کی رگون سے زمین والون پر بانٹا جاوے تو وہ اونکے الم کو گنجایش رکھے پھر وہ اول شدت ہے جبکی ملاقات کافر کرتا ہے اور آخر شدت ہے جسکو مومن ملتا ہے ۴۴ ابو نعیم نے حلیہ مین واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم اپنے مردون کے پاس حاضر ہوؤ اور اونکو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو اور اونکو جنت کی خوشخبری دو پس بیشک دانشمند مردون اور عورتون سے نزدیک اس پچھڑنے کے متحیر ہوتا ہے اور شیطان قریب تر اوس چیز کا کہ ہوتا ہے بنی آدم سے نزدیک اس پچھڑنے کے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین جان میری ہے البتہ معائنہ ملک الموت کا سخت تر ہے ہزار ضرب تلوار سے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے نہین نکلتی ہے جان کسی بندے کی دنیا سے یہانتک کہ درد کرتی ہے ہر رگ اوسکی علیحدہ علیحدہ اسکو ابن ابی الدنیا نے بھی مثل اسکے ابو حسین برجمی سے مرفوعاً روایت کیا ہے ۴۵ ابن ابی الدنیا نے طعمہ بن غیلان جعفی

سے روایت کیا ہے کہا نبی صلی علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے الٰہی تو روح کو لیتا ہے مابین عضب[۱] و قصب سے
اور انامل[۲] سے الٰہی مدد کر میری موت پر اور آسان کر اوسکو مجھپر ۲۵ حارث بن ابو اسامہ نے اپنی مسند میں سند جید
کے ساتھ عطاء بن یسار سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے معالجہ ملک الموت
کا سخت تر ہے ہزار ضرب تلوار سے اور نہیں ہے کوئی مومن کہ مرے مگر ہر رگ اوسکی علیحدہ درد کرتی ہے
اور قریب تر اوس چیز کا کہ ہوتا ہے عدو اللہ اوس سے اوس گھڑی میں ہے ۲۶ ابن ابی الدنیا بیہقی نے
شعب الایمان میں عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک
مریض کی عیادت فرمائی پس کہا نہیں ہے اوسکی کوئی رگ مگر وہ درد کرتی ہے سوا اسکے کہ آیا اوسکو
آنے والا اوسکے رب سے سوا اوسکو خوشخبری دی کہ نہیں ہے بعد اسکے عذاب اور داخل ہوئے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ایک شخص پر اپنے اصحاب سے اور وہ مریض تھا پس فرمایا تو آپ کو کسطرح پاتا ہے
اوسنے کہا میں پاتا ہوں اپنے آپ کو راغب راجی فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے نہیں
جمع ہوتی وہ واسطے کسی کے نزدیک اس حال کے مگر دیتا ہے اللہ اوسکو جو وہ امید رکھتا ہے اور امن
دیتا ہے اوسکو جس سے وہ ڈرتا ہے ۲۷ امام احمد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا
آخر شدت جسکی ملاقات مومن کرتا ہے موت ہے ۲۸ ابو نعیم مروزی بیہقی نے شعب میں عمر بن عبد العزیز
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا میں نہیں دوست رکھتا ہوں کہ سکرات موت کی مجھپر آسان کیجائیں
کیونکہ وہ آخر اوس چیز کا ہے جسکے ساتھ مومن اجر دیا جاتا ہے ۲۹ ابن ابی الدنیا نے انس رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہیں ملاقات کی ابن آدم نے کسی چیز کی جب سے اللہ نے اوسکو پیدا کیا کہ
سخت تر ہو اوسپر موت سے ۳۰ سعید بن منصور نے محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا سخت تر
اوس چیز کا جسکی ملاقات کرتا ہے امر آخرت سے وہ موت ہے ۳۱ زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
کہ ایک شخص نے کعب احبار سے کہا کون بیماری ہے جسکے لئے کوئی دوا نہیں ہے کہا موت زید بن اسلم
رضی اللہ عنہ نے کہا موت کی دوا اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے +

[۱] عضب پکڑنا
اور قصب بڑی ہڈی والا
[۲] کو دستے والی ۱۲
۲ پوروی ۱۲

فصل موت کے وقت اعضا ایک دوسیر کو رخصت کرتی ہین

قشیری رحمہ اللہ نے رسالہ مین ابو الفضل طوسی نے عیون الاخبار مین اور دیلمی نے ابراہیم بن ہدبہ کے طریق سے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بندہ البتہ تکلیف اوٹھاتا ہے کرب موت اور سکرات موت کی اور اوسکے مفاصل البتہ بعض بعض پر سلام کرتے ہین کہتے ہین علیک السلام تو مجسے جدا ہوتا ہے اور مین تجسے جدا ہوتا ہون قیامت کے دن تک ۵

ای کف دست و ساعد و بازو	ہمہ تودیع یک دگر کنید

فصل شہید الم موت سے محفوظ ہے

ابن ابی الدنیا نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا سخت تر اوس چیز کی کہ ہوتی ہے بندے پر موت سے جبکہ پہونچتی ہے روح تراقی کو پس وہ اوسوقت مضطرب ہوتا ہے اور اوسکی سانس اوپر چڑہتی ہے امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ شہید خاص ہے اس بات کے ساتھ کہ وہ نہین پاتا ہے درد موت کا جو کہ اوسکا غیر پاتا ہے طبرانی نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے شہید نہین پاتا ہی درد قتل کا مگر جیسا پاتا ہی ایک تمہارا درد چیونٹی کے کاٹنے کا

فصل شدت موت ملک الموت علیہ السلام

ابن ابی الدنیا نے محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ سب سے آخر ملک الموت علیہ السلام مرینگے اونسے کہا جاویگا ای ملک الموت تو مر پس نزدیک اسکے ایک چیخ مارینگے کہ اگر اوسکو آسمانون اور زمین والے سن لین تو مر جاوین ڈر سے پہر وہ مر جاوینگے زیاد نمیری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہا مینے بعض کتب مین پڑہا ہے کہ موت ملک الموت علیہ السلام پر سخت تر ہے ساری خلق سے

فصل انبیا علیہم السلام پر موت کے سخت ہونین دو فائدے ہین

قرطبی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ انبیا علیہم السلام پر موت کی تشدید مین دو فائدے ہین ایک تو اونکی تکثیر و تکمیل فضائل اور رفع درجات ہے نہ اسمین کوئی نقص ان سے ہے نہ عذاب بلکہ جیسا آیا ہی کہ ان اشد الناس

بلاء الانبیاء ثم الاولیاء ثم الامثل فالامثل دوسرا فائدہ یہ ہے کہ خلق مقدار الم موت کو پہچانے کیونکہ باطن ہے اور کبھی انسان بعض مُردون پر مطلع ہوتا ہے اور اوسپر کوئی حرکت و قلق و اضطراب نہین دیکھتا ہے اور سہولت خروج اوسکی روح کو نظر کرتا ہے پس وہ گمان کرتا ہے سہولت امر موت کو اور جس حال مین میت ہوتا ہے اوسکو نہین جانتا ہے پھر جبکہ انبیاء علیہم السلام نے جو کہ اپنی خبر مین سچے ہین شدت الم موت کو بیان کیا باوجود اونکی کرامت کے اللہ پر تو خلق نے جان لیا شدت موت کو جسکی ایذا میت پاتا ہے اور یہ علم قطعی ہے مطلقا ہر میت کے لئے کیونکہ صادقین نے اسکی خبر دی ہے سوای شہید قتیل کفار کے جیسا کہ حدیث شریف مین ثابت ہو چکا ہے ❁

فصل موت فجاءت یعنی ناگہان

بیہقی نے شعب الایمان مین عبد اللہ بن عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مینے عائشہ رضی اللہ عنہا سے موت فجاءت کا پوچھا کیا وہ مکروہ ہے اونہون نے فرمایا وہ کس لئے مکروہ ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکا سبب پوچھا آپ نے فرمایا راحت ہے واسطے مؤمن کے اور پکڑنا اسف یعنی خشم و غضب کا ہے واسطے فاجر کے ف قصر الآمال مین کہا ہے کہ مرگ ناگہانی آثار غضب الہی سے ہے بندہ بد کار پر کیونکہ اوسکو نہ چھوڑا تاکہ توبہ و عمل صالح سے آخرت کی تیاری کرے انتہی حاصل یہ ہے کہ ایکا ایک مرنا نیکون کے لئے نیک بدون کے واسطے بد ہے ❁

فصل اون امور کے بیان مین جنسے روح بسہولت نکلتی ہے

ایک جماعت علماء نے ذکر کیا ہے کہ مسواک روح کے نکلنے کو آسان کرتی ہے استدلال کیا ہے حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو کہ صحیح مین قصۂ مسواک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ہے کہ آپ نے وقت وفات شریف کے مسواک کی ۲ امام احمد نے زہد مین میمون بن مہران رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ کہا ہمیشہ رہے ایک تمہارا قریب العہد ساتھ عمل صالح کے کیونکہ وہ آسانی کرتا ہے اوسپر جس وقت اوسپر موت نازل ہوتی ہے یا یاد کرے کسی عمل صالح کو جو کہ اس سے پہلے کیا ہے ❁

فصل صورت موت وحیات کے بیان میں

ابن ابی حاتم نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے خلق الموت والحیاۃ کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ حیات جبرئیل علیہ السلام کا گھوڑا ہے اور موت مینڈھا ہے ۔ مقاتل و کلبی نے کہا ہے کہ موت کو مینڈھے کی صورت میں پیدا کیا نہیں گذرتا ہے کسی پر مگر وہ مرتا ہے اور حیات کو گھوڑے کی صورت میں پیدا کیا نہیں گذرتا ہے کسی چیز پر مگر وہ زندہ ہوتی ہے ۔ ابو الشیخ و ابن حبان نے کتاب العظمہ میں وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہا پیدا کیا اللہ تعالی نے موت کو مینڈھا املح یعنی چتکبرا جسکے بال سیاہ سفید ملے ہوئے ہوں اوسکے چار بازو ہیں ایک عرش کے نیچے اور ایک تحت الثری میں اور ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں اوس سے فرمایا ہو وہ ہو گیا پھر فرمایا ظاہر ہو وہ عزرائیل علیہ السلام کے لئے ظاہر ہو گیا ان آثار سے معلوم ہوا کہ موت ایک جسم ہے کہ مینڈھے کی صورت میں پیدا کیا گیا عرض نہیں ہے اور جو صحیحین میں وارد ہوا ہے وہ بھی اس واضح ہو گیا کہ لائی جائیگی موت دن قیامت کے کبش املح کی صورت میں پس کھڑی کیجائیگی درمیان جنت و نار کے پھر کہا جاویگا کیا تم اسکو پہچانتے ہو پس کہینگے ہاں اور سب نے اوسکو دیکھ لیا ہے یہ موت ہے پھر وہ ذبح کیجاویگی ابو یعلی نے ایک روایت میں انس رضی اللہ عنہ سے زیادہ کیا ہے کہ وہ ذبح کیجاویگی جیسے بکری ذبح کیجاتی ہے

باب ۱۷

بیان میں اوس چیز کے جسکو آدمی مرض موت میں کہے اور جو اوسکے نزدیک پڑھی جاوے اور جو اوسکے احتضار کے وقت کہی جاوے اور اوسکی تلقین اور وہ چیز جو کہی جاوے جبکہ اوسکا انتقال ہو جاوے اور اوسکی آنکھیں بند کیجاویں

فصل بیان میں اوس چیز کی جسکو آدمی مرض موت میں کہے

حاکم نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کیا بتاؤں میں تمکو اسم اعظم دعا یونس کی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین پس جو کوئی مسلمان دعا کرے اوسکے ساتھ اپنے مرض میں چالیس بار پھر مر جاوے اوسی مرض میں تو دیا جاویگا

اجر ایک شہید کا اور اگر اچھا ہو گیا تو اچھا ہو گیا اس حال مین کہ اوسکے لیے بخشش کی گئی ۱۲ ابن ابی الدنیا نے کتاب مرض وکفارات مین ابن منیع نے اپنی مسند مین حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے ای ابوہریرہ کیا نہ خبر دون مین تجھکو امر حق کی کہ جو شخص کلام کرے اوسکے ساتھہ اول لیٹنے مین اپنی بیماری سے تو نجات دے اللہ اوسکو نار سے مینے کہا ہان خبر دیجئے فرمایا لا الہ الا اللہ یحیی ویمیت وھو حي لا يموت وسبحان الله رب العباد والبلاد والحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه على كل حال الله اكبر كبرياء ربنا وجلاله وقدرته بكل مكان اللهم ان كنت امرضتني لتقبض روحي في مرضي هذا فاجعل روحي في ارواح من سبقت لهم منك الحسنى واعذني من النار كما اعذت اولياءك الذين سبقت لهم منك الحسنى پس اگر تو اپنی اس بیماری مین مرگیا تو طرف رضا مندی اللہ کے جنت سے اور اگر تو نے گناہ کیے تو اللہ تیری توبہ قبول کریگا ۱۲ ترجمہ یعنی نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے نہ مریگا اور پاک ہے اللہ پروردگار بندون کا اور شہرون کا اور حمد ہے واسطے اللہ کے حمد بہت پاک برکت دی گئی اوسمین ہر حال پر اللہ بہت بڑا ہے بڑائی ہمارے رب کی اور اوسکا جلال اور اوسکی قدرت ہر مکان مین ہے الٰہی اگر تو نے بیمار ڈالا ہے مجھکو تاکہ قبض کرے تو میری روح کو میری بیماری مین تو تو کر میری روح کو اون لوگون کی روحون مین جنکے لیے سابق ہو چکی تجھسے نیکی اور پناہ دے مجھے آگ سے جیسی پناہ دی تو نے اپنے اولیا کو جنکے لیے سابق ہو چکی تجھسے نیکی ۱۲ ابن عساکر نے حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے فرمایا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئی کلمے سنے ہین جس شخص نے اونکو اپنی وفات کے نزدیک کہا وہ جنت مین داخل ہوا لا الہ الا اللہ الحليم الكريم تین بار الحمد لله رب العلمين تین بار تبارك الذي بيده الملك يحيي ويميت وهو على كل شئ قدير ۱۲ ترجمہ انہین ہے کوئی معبود مگر اللہ بردبار کرم والا ۱۲ حمد ہے اللہ کے لیے جو پروردگار ہے عالمون کا ۱۲ بابرکت ہے وہ ذات جسکے ہاتھہ مین ملک ہے جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے بزار نے اور سعید بن منصور نے اپنے سنن مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت

کیا ہے کہ بیشک مؤمن نزدیک میرے بمنزلہ کل خیر کے ہے وہ میری حمد کرتا ہے اور مین اوسکی جان کھینچتا ہون اوسکے دونون پہلو کے درمیان سے بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک مؤمن نکلتی ہے اوسکی جان درمیان دونون پہلو اوسکے سے اور وہ حمد کرتا ہے اللہ عز وجل کی

فصل بیان مین اوس چیز کی جو قریب الموت کے نزدیک پڑھی جاوے

ابن ابی الدنیا دیلمی نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں ہے کوئی میت کہ پڑھی جاوے نزدیک اوسکے سورۂ یٰسین مگر آسان کرتا ہے اللہ اوسپر ۔۔ ابن ابی شیبہ امام احمد ابوداؤد نسائی حاکم ابن حبان نے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پڑھو تم اپنے مردون پر یٰسین ف ابن حبان نے کہا مراد مردون سے وہ ہین کہ جنکو موت حاضر ہوئی نہ یہ کہ مرد سے پر پڑھی جاوے ۔۔ ابن ابی شیبہ اور مروزی نے جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مستحب ہے کہ جب میت کو موت حاضر ہو تو اوسکے نزدیک سورۂ رعد پڑھی جاوے اسلیے کہ یہ میت سے تخفیف کرتی ہے اور بیشک وہ بہت سہل کرنے والی ہے واسطے اوسکے قبض کے اور بہت آسان کرنے والی ہے واسطے اوسکے حال کے اور کہا جاتا تھا گھڑی بھر پہلے میت کے مرنے سے حیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اللّٰہم اغفر لفلان بن فلان وَبَرِّدْ علیہ مضجعہ وَوَسِّعْ علیہ فی قبرہ وَاَعْطِہ الراحۃ بعد الموت وَاَلْحِقْہ بنبیہ وتَوَلَّ نفسہ وصَعِّدْ روحہ فی ارواح الصالحین وَاجْمَعْ بیننا وبینہ فی دارٍ تبقی فیہا الصحبۃ ویذہب عنا فیہا النصب واللغوب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے اور اسکی تکرار کرتا رہے یہانتک کہ اوسکی روح قبض کیجاوے ۔۔ ابن ابی شیبہ اور مروزی نے شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا انصار میت کے نزدیک سورۂ بقر پڑھا کرتے تھے ف ابونعیم نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اس آیت کی تفسیر مین ومن یتق اللّٰہ یجعل لہ مخرجا یعنی جو شخص اللہ سے ڈرتا رہتا ہے کرتا ہے واسطے اوسکے مخرج کہا اوسکے لیے مخرج کرتا ہے دنیا کے شبہات سے اور کرب سے نزدیک موت کے

اور مواقف دن قیامت کے اس سے معلوم ہوا کہ متقی کا خود اللہ تعالیٰ متولی ہوتا ہے دین و دنیا کی ایذا و تکلیفات سے اوسکو محفوظ رکھتا ہے

فصل تلقین قبل الموت کے بیان مین

تلقین مشتق ہے لقن سے لقن کے معنی سرعت فہم کے ہین اور تلقین سمجھا دینے کو کہتے ہین اور مراد تلقین سے اس جگہہ کلمہ لا الہ الا اللہ کا ذکر کرنا ہے روبرو اوس شخص کے جسکو موت حاضر ہوئی بدون اسکے کہ اوس سے پڑھنے کو کہین یعنی حاضرین پڑہین اور اوس سے نہ کہین کہ تو پڑھ جاننا چاہئے کہ قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تذکرہ مین تلقین المیت لا الہ الا اللہ کا باب منعقد فرمایا ہے پہر جو حدیثین اس باب مین وارد ہوئی ہین اونکا ذکر کیا ہے ١ مسلم نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے تلقین کرو اپنے مردون کو لا الہ الا اللہ کی ابن حبان وغیرہ نے کہا مراد اس سے وہ ہین جنکو موت حاضر ہوئی ٢ امام احمد ابوداود حاکم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہوا وہ جنت مین داخل ہوا ٣ بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے شروع کرو اپنے بچون پر اول ساتھہ لا الہ الا اللہ کے یعنی پہلے پہل جبکہ اونکی زبان کھلی تو اونکو لا الہ الا اللہ سکھاؤ اور تلقین کرو اون کو نزدیک موت کے لا الہ الا اللہ کی پس بیشک جسکا اول کلام لا الہ الا اللہ ہوا اور آخر کلام اوسکا لا الہ الا اللہ پہر وہ ہزار برس زندہ رہا نہ پوچھا جاویگا ایک گناہ سے بیہقی نے کہا یہ متن غریب ہے ہمنے اسکو نہین لکہا مگر اسی اسناد سے ٤ ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی آمالی مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے جبکہ بیمار ہوجاوین تمہارے مریض تو اونکو ملول نکرو لا الہ الا اللہ کہنے سے یعنی اونپر جبر نہ کرو واسطے کہنے کے لیکن تلقین کرو اونکو پس بیشک خاتمہ نہین کیا جاتا ہے اسکے ساتھہ یعنی ساتھہ کلمے کے واسطے منافق کے کبھی ٥ ابن ابی الدنیا نے زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم میت کے پاس حاضر ہو تو اوسکو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو اسلئے کہ نہین ہے کوئی بندہ کہ خاتمہ کیا جاوے واسطے اوسکے اسکے ساتھہ نزدیک اوسکی موت کے مگر وہ

اوسکا توشہ ہوتا ہے طرف جنت کے ۱۱ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنے مردون کے پاس حاضر ہوا ور
اونکو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو پس وہ وہ چیز دیکھتے ہین جسکو تم نہین دیکھتے ۱۲ ابونعیم نے ذکر کیا ہے کہ واثلہ
بن اسقع رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ تم اپنے مردون کے پاس حاضر
ہوا ور اونکو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو اور اونکو جنت کی خوشخبری دو پس بیشک حلیم آدمیون مین سے تحول
کرتا ہے اس سے اور بیشک شیطان ابن آدم سے نہایت قریب ہوتا ہے وقت اس کچھڑنے کے قسم ہے
اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے سفر ملک الموت کا معاینہ کرنا ہزار ضرب تلوار سے بھی زیادہ سخت ہے
قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے نہین نکلتا ہے نفس کسی بندے کا دنیا سے یہانتک کہ ہر
رگ اوسکی اپنی جگہہ پر دردناک ہوجاتی ہے قرطبی نے کہا یہ غریب ہے حدیث مکحول سے ۱۳ طبرانی نے اوسط
مین ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جو شخص کہے نزدیک موت اپنی کے
لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اوسکو آگ کبھی نہ کھائیگی ۹
ابویعلی اور حاکم نے بسند صحیح حضرت طلحہ و عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے مین البتہ جانتا ہون ایک کلمہ نہ کہیگا اوسکو کوئی آدمی جسکو حاضر ہوئی موت
مگر پائیگی روح اوسکی واسطے اوسکے راحت جبکہ اوسکے جسم سے نکلیگی اور ہوگا وہ واسطے اوسکے نور دن
قیامت کے اور ایک لفظ مین یہ ہے مگر کشایش کردیگا اللہ اوس سے اور روشن کریگا واسطے اوسکے نور
کو اور دیکھیگا اوس چیز کو جو اوسے خوش کرے وہ کلمہ یہ ہے لا الہ الا اللہ ۱ ابن ابی الدنیا نے کتاب محتضرین
مین اور طبرانی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا سنا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے حاضر ہوئے ملک الموت ایک شخص کو کہ وہ مر رہا تھا
پس اوسکے اعضا کو چیرا اوسکو نہ پایا کہ اوسنے کوئی خیر کی ہو پھر اوسکے دل کو چیرا اوسمین بھی کوئی خیر
نہ پائی پھر اوسکے دونون جبڑون کو کشادہ کیا تو اوسکی زبان کی نوک کو پایا کہ وہ اوسکے تالو سے چپکی ہوئی
تھی لا الہ الا اللہ کہہ رہا تھا پس اوسکے لئے بسبب کلمہ اخلاص کے مغفرت کی گئی ۱۱ ابونعیم نے فرقد سبخی رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ بندے کو وفات حاضر ہوتی ہے تو بائین طرف کا فرشتہ دائین جانب والے سے

کہتا ہے تخفیف کر یعنی توحید اہو جاوہ کہتا ہے مین تخفیف نہین کرتا شاید وہ لا الہ الا اللہ کہے تو مین اوسکو لکہہ لون **ف** امام بخاری رضی اللہ عنہ نے حدیث تلقین کو ذکر نہین فرمایا ہے فتح الباری مین اسکی یہ وجہ لکہی ہے کہ شاید تلقین مین اونکے نزدیک کوئی حدیث اونکی شرط پر ثابت نہوئی ہو پس اونہون نے اوس چیز کے ساتہہ کفایت کی جو کہ تلقین پر دلالت کرتی ہے مراد اس سے یہ قول ہے امام بخاری کا ترجمۃ الباب مین ومن کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ یعنی جسکا آخر قول لا الہ الا اللہ ہو اوہ جنت مین داخل ہوا زین بن منیر رحمہ اللہ نے کہا یہ حدیث بلفظ خود اوس شخص کو شامل ہے جسنے یہ کلمہ کہا اور مرگیا یا زندہ رہا اور اوسنے سوای اس کلمے کے اور کچہہ نہ کہا اِسکے مفہوم سے وہ شخص نکل گیا جسنے کلمہ کہنے کے بعد اور کچہہ کلام کیا لیکن وہ بہی مستصحب اوسکے حکم کا ہے بغیر تجدید نطق کے پس اگر اوسنے برا عمل کیا ہے تو وہ مشیت مین ہے اور جو عمل نیک کیا ہے تو رحمت آلہی اسی کی مقتضی ہے کہ اسلام نطقی حکمی اور مستصحب مین فرق نہو انتہی دیکہو اسی استصحاب پر روایت صحیح مسلم کی دلالت کرتی ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ جو شخص مرا اور جانتا ہے کہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ تو وہ جنت مین داخل ہوا پس اس حدیث مین علم پر اقتصار فرمایا اور یہ مومن کی شان ہے اور اسی کے مثل مسلم نے حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی بندہ کہ وہ لا الہ الا اللہ کہے پہر اوسپر مرجاوے مگر وہ جنت مین داخل ہوا اور حاکم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک مین ایک کلمہ جانتا ہون نہین کہے اوسکو کوئی بندہ اپنے دل مین سچ سمجہہ کے پہر وہ مرجاوے مگر وہ آگ پر حرام کیا جاتا ہے وہ کلمہ یہ ہے لا الہ الا اللہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ مراد لا الہ الا اللہ سے اس حدیث مین اور اِسکے سوا اور حدیثون مین دونون کلمے شہادت کے ہین پس ذکر رسالت ترک کرنیسے اشکال وارد نہین ہوتا ہے زین بن منیر رحمہ اللہ تعالی اسلئے کہا قول لا الہ الا اللہ ایک لقب ہے کہ دونون شہادت کے نطق پر جاری ہوا ہے **ف** قرطبی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہمارے علمار فرماتے ہین کہ مردون کو اس کلمے کی تلقین کرنا سنت ماثورہ ہے مسلمانون

سنے اوسپر عمل کیا ہے اور یہ تلقین اسلئے ہوتی ہے کہ آخر کلام مردے کا لا الہ الا اللہ ہو اور اوسکا خاتمہ سعادت پر ہوجاوے اور عموم قول حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ مین داخل ہو اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور عبدالحق نے اسکی تصحیح کی ہے

ف حدیثون مین جو کہ امر تلقین کا وارد ہوا ہے سو ظاہر اونکا یہ ہے کہ یہ وجوب حاضرین پر کفائی ہے

ف قرطبی رحمہ اللہ نے تلقین کے فائدون سے ایک یہ فائدہ بیان کیا ہے کہ میت اوس چیز پر آگاہ ہوجاوے جس سے شیطان دفع ہو کیونکہ وہ میت سے تعرض کرتا ہے اوسکا عقیدہ بگاڑنا چاہتا ہے اور جبکہ میت کو تلقین کردی گئی اور اوسنے ایک بار کلمہ کہہ لیا تو پھر شیطان اوسپر عود نہین کرتا ہے بار بار اوس سے نہ کہین تاکہ وہ گھبرا نہ جاوے ابن مبارک رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میت کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو اگر وہ اوسکو کہدے تو اوسکو چھوڑ دو ابو محمد بن عبدالحق نے کہا یہ چھوڑنا اسلئے ہے کہ وقت اصرار کرنیکے میت پر یہ خوف ہے کہ وہ کلمے سے بیزار ہو اور گھبراوے اور شیطان کا غلبہ ہوجاوے اور یہ سوء خاتمہ کا سبب ہوجاوے اعاذنا اللہ منہا **حکایت** حسن رضی اللہ عنہ نے کہا مجھسے ابن مبارک نے کہا کہ تو مجھے تلقین کر یعنی کلمۂ شہادت کی اور مجھپر عود نہ کر مگر جبکہ مین اور کوئی کلام کرون مقصود یہ ہے کہ مرجاوین اور اونکے دل مین سوا خدا کے اور کچھ نہو کیونکہ دار مدار دل پر ہے اور دل ہی کے عمل پر نظر کرتے ہین اور اوس سے نجات ہوتی ہے رہی نری زبان کی حرکت بدون اسکے کہ دل مین ہو سو اسمین کچھ فائدہ نہین ہے نہ کوئی اسمین خیر خوبی ہے **ف** تلقین کبھی ذکر حدیث سے ہوتی ہے اوس شخص کے نزدیک جو کہ عالم ہے جیسا کہ ابونعیم نے ذکر کیا ہے کہ **حکایت** ابوزرعہ نزع مین تھے اور اونکے نزدیک ابوحاتم محمد بن مسلم منذر بن شاذان اور ایک جماعت علماء کی بیٹھی ہوئی تھی حدیث تلقین کو ذکر کیا اور ابوزرعہ سے شرمائی کہا یارو آؤ حدیث کا مذاکرہ کرین محمد بن مسلم نے کہا خبر دی ہمکو ضحاک نے ابو مجلز سے اونہون نے کہا خبر دی ہمکو ابو عاصم نے اونہون نے کہا حدیث کی ہمکو عبدالحمید بن جعفر نے صالح بن ابی عریب سے پھر اس سے تجاوز نہ کیا اور باقی لوگ خاموش تھے ابوزرعہ نے کہا اور وہ حالت نزع مین تھے حدیث کی ہمکو ابو عاصم نے عبدالحمید بن جعفر سے اونہون نے صالح بن عریب سے اونہون نے کثیر بن مرہ حضرمی سے

اونهون نے معاذ بن جبل سے معاذ نے کہا فرمایا رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس شخص کا آخر کلام لا الہ الا الله ہوا وہ جنت مین داخل ہوا ایک روایت مین یون ہے کہ حرام کردیا الله نے اوسکو آگ پر اور ابوزرعہ نے انتقال کیا شامی نے اس حکایت کو بغیر اسناد کے ذکر کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ابوزرعہ نے لا الہ الا الله کہا اور حرف ہا کے ساتھ اونکی روح نکل گئی پہلے اس سے کہ دخل الجنۃ کا لفظ کہین **حکایت** شعبی رضی الله عنہ ایک بیمار کی عیادت کے لئے تشریف لیگئے دیکھا کہ ایک آدمی اوسکو لا الہ الا الله کی تلقین کررہا ہے اور بار بار کرتا ہے شعبی نے اوس سے کہا کہ تو اسکے ساتھ نرمی کر وہ بیمار بولا اور کہا تو مجھے تلقین کریا نہ کر مین خود اس کلمے کو نہین چھوڑتا ہون اور نہ اوسکو ترک کرتا ہون بعد اسکے یہ آیت پڑہی والزمھم کلمۃ التقوی وکانوا احق بھا واھلھا شعبی نے فرمایا حمد ہے الله کے لئے جسنے ہمارے اس دوست کو نجات دی **حکایت** حضرت جنید سید الطائفہ رضی الله عنہ سے وفات کے وقت لوگون نے کہا لا الہ الا الله کہو فرمایا مین اوسکو بھولا نہین ہون کہ یاد کرون **حکایت** جبکہ بعض صالحین سے موت کے وقت کہا کہ لا الہ الا الله کہو اونہون نے اپنی آنکھون کو کھولدیا اور یہ بیت پڑہی ؎

وغدا یذکرنی عھودا بالحمی ۔۔۔ ومتی نسیت العھد حتی اذکر

جناب حافظ شیرازی رحمۃ الله علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

مہر تو در درونم و عشق تو در سرم ۔۔۔ با شیر اندر آمد و با جان بدر رود

فائدہ شیطان وقت موت کے حاضر ہوتا ہے

قرطبی رحمہ الله تعالی نے ایک باب سوء خاتمہ کے بیان مین لکھا ہے اعاذنا الله منہ اور یہ کہا کہ شیطان میت کے پاس باپ کی صورت مین آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہودی مر اور دوسرا شیطان مان کی صورت مین آتا ہے اور نصرانیت پر مرنے کی دعوت کرتا ہے اور اس باب مین ایک حدیث مرفوع ذکر کی **حکایت** قرطبی رحمہ الله نے کہا کہ عبد الله بن احمد رضی الله عنہما کہتے ہین کہ مین احمد بن حنبل اپنے باپ کے انتقال کے وقت حاضر ہوا مینے دیکھا کہ وہ عرقناک ہوتے ہین پھر اونکو افاقہ ہوجاتا ہے اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہین لا بعد لا بعد یعنی دور ہو دور ہو یہ اشارہ چند بار کیا مینے کہا ابا یہ کیا ہے جو تمسے ظاہر ہوتا ہے

اونہون نے کہا شیطان میرے سامنے کہڑا ہے اور انگلیان کاٹتا ہے اور کہتا ہے ای احمد تو مجہسے فوت
ہوگیا اور مین کہتا ہون لا تو یعنی تو عود نہ کرنا کہ مین مرجاؤن حکایت قرطبی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین مینے
ابو العباس احمد بن عمر قرطبی اپنے شیخ سے ثغر اسکندریہ مین سنا کہتے تہے کہ قرطبہ مین احمد بن محمد میرے شیخ کے
بہائی تہے مین اونکے انتقال کے وقت حاضر ہوا اونسے کہا گیا لا الہ الا اللہ کہو وہ لا لا کہتے تہے جب اونکو ہوش
آیا تو ہمنے اونسے اسکا ذکر کیا اونہون نے کہا کہ دو شیطان میرے دائین بائین طرف آئے ایک نے کہا کہ یہودی
مرکہ بہترین ادیان دین یہود ہے دوسرے نے کہا کہ نصرانی مر بہترین ادیان دین نصاری ہے اور مین
اونسے لا لا کہتا تہا یعنی نہین نہین مینے اپنے ہاتہ سے کتاب ترمذی و نسائی مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے یہ حدیث لکہی ہے کہ بیشک شیطان آتا ہے نزدیک ایک تمہارے کے وقت اوسکے مرنیکے پس وہ اوس سے کہتا
ہے مر یہودی مر نصرانی سو یہ جواب اون دونون شیطانون کو تہا نہ تمکو قرطبی فرماتے ہین مینے کتاب
ابو عیسی ترمذی کو تفحص کیا اور اوسکو پورا سنا لیکن مین اس حدیث پر واقف نہین ہوا اگر بعض نسخون
مین موجود ہو تو اس بات کو اللہ تعالی ہی خوب جانتا ہے یہی کتاب نسائی سو مینے بعض کو سنا اور اوسکے نسخے
سے بہت سے میرے نزدیک موجود تہے مگر اس حدیث پر مجہے وقوف حاصل نہین ہوا کتاب نسائی کے چند
نسخے ہین احتمال ہے کہ یہ حدیث بعض نسخون مین موجود ہو انتہی ؛

فائدہ عقوق والدین موجب سوء خاتمہ ہے اعاذنا اللہ منہ

حکایت بیہقی نے شعب الایمان و دلائل النبوت مین اور طبرانی نے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہے کہا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا عرض کیا یا رسول اللہ
یہان ایک نوجوان آدمی ہے اوسکو موت حاضر ہوئی ہے اوس سے کہتے ہین کہ لا الہ الا اللہ کہہ وہ اوسکو
نہین کہہ سکتا ہے فرمایا کیا وہ اوسکو اپنی زندگی مین نہین کہتا تہا عرض کیا کہ ہان کہتا تہا فرمایا پہر کیا
چیز منع کرتی ہے اوسکو اوس سے نزدیک اوسکے مرنیکے پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوٹہے اور ہم بہی
ہمراہ آپکے اوٹہے یہانتک کہ اوس جوان کے پاس تشریف لائے فرمایا ای جوان کہہ لا الہ الا اللہ اوسنے کہا مین
اوسکو نہین کہہ سکتا فرمایا کیون کہا بسبب نافرمانی میری والدہ کے فرمایا کیا وہ زندہ ہے کہا ہان فرمایا

اوسکی طرف آدمی بھیجا پس وہ آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے فرمایا وہ تیرا بیٹا ہے کہا ہان فرمایا تو دیکھتی ہے ہم اگر آگ دہکائی جاوے پھر تجھسے کہا جاوے کہ اگر تو اسمین شفاعت نکریگی تو ہم اوسکو اس آگ مین ڈالدینگے اوسنے کہا اب تو مین اوسمین شفاعت کرونگی فرمایا تو گواہ کر اللہ کو اور گواہ کر ہمکو کہ بیشک تو راضی ہوئی اوسنے کہا مقرر مین اپنے بیٹے سے راضی ہوگئی فرمایا اے جوان کہہ لا الہ الا اللہ اوسنے کہا لا الہ الا اللہ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حمد ہے اللہ کے لئے جسنے میرے سبب سے نجات دی اوسکو آگ سے

فائدہ حضرت امیر المومنین ابوبکر اور حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہنا موجب سوء خاتمہ ہے اعاذنا اللہ منہ

حکایت ابن عساکر نے عبد الرحمن محاربی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ایک شخص کو موت آئی تو اوس سے کہا گیا کہ تو لا الہ الا اللہ کہہ اوسنے کہا مین نہین کہہ سکتا ہون تو اون لوگون کے ساتھ صحبت رکھتا تھا جو کہ مجھکو ابوبکر و عمر کے شتم کا حکم کرتے تھے صاحب قصر الآمال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین شاید بعض لوگون کے دل مین یہ بات گذری کہ بہت لوگ جو کہ بلا عقوق والدین اور شتم اصحاب رضی اللہ عنہم مین مبتلا ہین اور یہ حال نہین رکھتے ہین جواب اسکا اوس حکایت سے واضح ہوگا جو کہ مواہب لدنیہ اور روضۃ الاحباب وغیرہ کتب سیر مین وقائع سال ہشتم مین مذکور ہے وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو قتادہ کو ہمراہ چند آدمیون کے طرف اضم کے بھیجا اور اس لشکر مین عامر بن اضبط راہ مین آگئے آئے اور بتحیت اسلام کی مسلمان چونکہ اونکے اسلام کا اعتقاد نہین رکھتے تھے اونکے سلام کا جواب نہ دیا اور محلم بن جثامہ نے اونکو قتل کر ڈالا اسی باب مین یہ آیت شریف نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مؤمنا پس محلم آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے التماس عفو کیا فرمایا لا غفر اللہ لک یعنی اللہ تجھے نہ بخشے پس وہ روتے ہوئے مجلس شریف سے اوٹھے اور اوسی ہفتہ مین مر گئے جبکہ اونکو دفن کیا تو زمین نے اونکو باہر ڈالدیا اور تین بار اسی طرح ہوا آخر الامر پتھرون کے درمیان مین چھوڑ دیا جب یہ خبر سمع شریف مین پہونچی تو فرمایا کہ زمین تو اس سے بدتر کو بھی نگل لیتی ہے لیکن اللہ تعالی نے چاہا کہ تمکو نصیحت دے تاکہ متنبہ ہوجاؤ

گالی بکنا ہمارا گلا
نام ہمارے پیرون ہین ١٢

اسی کی مثل عذاب قبر مین ایک حکایت اوزاعی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اونہون نے کہا و کہا تا ہے ہمکو اللہ اہل تو سے پڑہین تاکہ تمکو عبرت ہو مین کہتا ہون کہ یہ حکایت محاسن المحسنین مین پوری لکہی گئی ہے ۔

فصل جبکہ آدمی محتضر ہو تو کیا کہین

سعید بن منصور نے اپنے سنن مین اور ابن ابی شیبہ و مروزی نے امام حسن سے روایت کیا ہے کہا مین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تہی اونکے پاس ایک آدمی آیا او سنے کہا فلان موت مین ہے اونہون نے فرمایا تو جا جب تو اوسکو دیکہے کہ اوسکو موت حاضر ہوئی تو یہ کہنا سلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین

فصل جبکہ مردے کی آنکہین بند کرین تو کیا کہین

امروزی نے بکر بن عبد اللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ تو کسی میت کی آنکہین بند کرے تو یہ کہہ بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ ۔ طبرانی نے اوسط مین ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو سلمہ پر اور وہ موت مین تہے پس جب اونکی آنکہین پہٹین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتہہ بڑہایا اونکو بند کر دیا جب آپ بند کر چکے تو گہر والے چیخنے لگے آپ نے اونکو چپ کیا اور فرمایا بیشک جبکہ جان نکلتی ہے تو بینائی اوسکے ساتہہ جاتی ہے اور فرشتے میت کے پاس حاضر ہوتے ہین پس جو گہر والے کہتے ہین فرشتے اوسپر آمین کہتے ہین پہر آپ نے فرمایا اللھم ارفع درجۃ ابی سلمۃ فی المھدیین واخلفہ فی عقبہ فی الغابرین واغفر لنا ولہ یوم الدین ۔ حاکم نے شداد بن اوس رضی عنہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم میت کے پاس حاضر ہو تو اوسکی آنکہون کو بند کر دو اسلیئے کہ بینائی روح کے پیچہے جاتی ہے اور کہو خیر کیونکہ فرشتے آمین کہتے ہین گہر والون کی دعا پر **فائدہ** بیہقی نے شعب الایمان مین اور ابو نعیم نے حلیہ مین مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجہسے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نہ سو ورنہ تو بگر وضو پر اسلیئے کہ روحین اوٹہائی جاوینگی اوس حالت پر جسپر وہ قبض کی گئی ہین طبرانی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کو کہ

ملک الموت آیا حالانکہ وہ وضو پر تہا تو وہ شہادت دیا گیا ۱۲

باب ۱۸ بیان مین ملائکہ وغیرہم کی جو کہ میت کے پاس حاضر ہوتے ہین اور جو کچہ محتضر دیکہتا ہے اور جو اوس سے کہا جاتا ہے اور جس چیز کی تہا مومن خوشخبری پاتا ہے اور کافر ڈرایا جاتا ہے

ابرار بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا نکلے ہم ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جنازے
مین ایک آدمی کے انصار سے پس ہم قبر تک پہونچے اور ہنوز وہ لحد مین نہین رکہا گیا تہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بیٹہہ گئے اور ہم آپ کے گرد بیٹہے گویا ہمارے سرون پر پرندے تہے (یعنی سرون کو نیچا کرکے
باادب بیٹہے جیسے کسی کے سر پر پرندے بیٹہے ہون اگر سر ہلاوے تو وہ اوڑ جاوین) اور آپ کے دست مبارک
مین ایک لکڑی تہی کہ اوس سے زمین کو کرید تے تہے (یعنی جیسے متفکر وغمگین کی عادت ہوتی ہے) پہر
آپ نے اپنا سر مبارک اوٹہایا پس فرمایا پناہ مانگو ساتہہ اللہ کے عذاب قبر سے اس کلمے کو دو بار فرمایا یا تین
بار پہر فرمایا بیشک بندہ مومن جبکہ ہوتا ہے انقطاع مین دنیا سے اور متوجہ ہونے مین طرف آخرت کے
تو اوترتے ہین طرف اوسکے فرشتے سفید مونہہ والے آسمان سے گویا اونکے مونہہ آفتاب ہین اونکے ساتہہ
کفن ہوتا ہے جنت کے کفنون سے اور حنوط[1] جنت کے حنوط سے یہانتک کہ بیٹہتے ہین وہ اوس سے اوسکے
مد بصر تک پہر ملک الموت آتے ہین یہانتک کہ بیٹہتے ہین نزدیک اوسکے سر کے پہر کہتے ہین اے نفس مطمئنہ
نکل تو طرف مغفرت کے اللہ سے اور رضوان کے پس نکلتی ہے روح اس حال مین کہ بہتی ہے جسطرح
بہتا ہے قطرہ مشک کے مونہہ سے گو تم اور طرح دیکہتے ہو پہر ملک الموت اوسکو لیتے ہین جب وہ اوسکو
لے چکے تو فرشتے طرفۃ العین اوسکو اونکے ہاتہہ مین نہین چہوڑتے یہانتک کہ اوسکو لیتے ہین پہر اوسکو
اوس کفن مین اور اوس حنوط مین رکہتے ہین اور نکلتی ہے اوس سے خوشبو جیسے نہایت اچہی خوشبو مشک
کی روی زمین پر پائی جاتی ہے پہر اوسکو چڑہا لیجاتے ہین پس نہین گزرتے کسی گروہ پر فرشتون سے مگر
کہتے ہین کیا ہے یہ روح پاک پس ساتہہ والے فرشتے کہتے ہین فلان فلان کا بیٹا ہے دنیا مین جن نامون کے
ساتہہ اوسکو پکارتے تہے اون سب سے اچہا نام بتاتے ہین) یعنی القاب جو کہ مدح پر دلالت کرتے ہین دنیا تک

[1] حنوط نام ہے اوس خوشبو کا جو کہ مردے کو لگاتے ہین ۱۲

بیہقی ۱۰

کر لے پہونچتے ہین اوسکو طرف آسمان دنیا کے پس اوسکے لئے دروازہ کہولنے کی درخواست کرتے ہین پس
اوسکے واسطے کہولا جاتا ہے پہر اوسکی مشایعت کرتے ہین یعنے اوسکے ساتھہ جاتے ہین ہر آسمان سے اوسکے
ملائکہ مقرب ہین اوس آسمان تک جو اوسکے متصل ہے یہانتک کہ لے پہونچتے ہین اوسکو طرف ساتوین آسمان
کے پس فرماتا ہے اللہ عز وجل لکہو میرے بندے کی کتاب علیین مین یعنی اوسکا نام اور پہیر لیجاؤ اوسکو طرف
زمین یعنی طرف بدن کے اسلئے کہ مینے اوسی زمین سے اونکو پیدا کیا اور اوسی مین اونکو پہیر لیجاؤنگا اور اوسی سے اونکو
دوبارہ نکالونگا پہر اوسکی روح اوسکے جسم مین پہیر لائی جاتی ہے پس آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتے
وہ اوسکو بٹہاتے ہین اوس سے کہتے ہین رب تیرا کون ہے وہ کہتا ہے رب میرا اللہ ہے کہتے ہین دین
تیرا کیا ہے وہ کہتا ہے دین میرا اسلام ہے کہتے ہین یہ کون آدمی ہے جو تم مین بہیجا گیا تہا وہ کہتا ہے وہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہتے ہین علم تیرا کیا ہے وہ کہتا ہے مینے کتاب اللہ کو پڑہا پس مین اوسکے
ساتھہ ایمان لایا اور اوسکی تصدیق کی پس ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہے کہ سچ کہا میرے بندے نے
پس بچہاؤ اوسکے لئے بچہونا جنت سے اور پہناؤ اوسکو لباس جنت سے اور کہولدو اوسکے لئے ایک دروازہ
طرف جنت کے پس آتی ہے اوسکو راحت و خوشبو جنت سے کشایش کیجاتی ہے اوسکی قبر مین اوسکے مد بصر تک
اور آتا ہے اوسکے پاس ایک آدمی خوبصورت خوش لباس خوشبو پس کہتا ہے خوش ہو تو اوس چیز کے ساتھہ
جو تجہے خوش کرے یہ تیرا وہ دن ہے جسکا تو وعدہ دیا جاتا تہا یہ اوس سے کہتا ہے تو کون ہے تیرا مونہہ تو
وہ مونہہ ہے جو کہ خیر لاتا ہے وہ کہتا ہے مین تیرا نیک عمل ہون پس کہتا ہے ای رب قیامت کو قائم کر ای رب
قیامت کو قائم کر تاکہ مین اپنے اہل و مال کی طرف رجوع کرون فرمایا اور بیشک کافر جبکہ ہوتا ہے انقطاع مین دنیا سے
اور متوجہ ہونے مین آخرت سے تو اوترتے ہین طرف اوسکے آسمان سے فرشتے سیاہ رو اور اونکے ساتھہ
ٹاٹ ہوتے ہین پس وہ بیٹہتے ہین اوس سے اوسکی مد بصر تک پہر ملک الموت آتے ہین یہانتک کہ بیٹہتے
ہین نزدیک اوسکے سر کے پس کہتے ہین ای نفس خبیث نکل تو طرف غصے کے اللہ سے اور غضب کے فرمایا اوسکی
جان اوسکے جسم مین متفرق ہو جاتی ہے پس کہینچتے ہین اوسکو جیسے کہینچی جاتی ہے لوہے کی سیخ بہیگی ہوئی اون سے
پہر اوسکو لیتے ہین جبکہ وہ اوسکو لے چکے تو نہین چہوڑتے اوسکو فرشتے اونکے ہاتہہ مین طرفۃ العین یہانتک کہ

رکہتے ہین اوسکو اون ٹاٹون مین اور نکلتی ہے اوس سے بدبو جیسے کہ نہایت بدبو مردار کی روے زمین پر پائی جاتی ہے پس چڑہا لیجاتے ہین اوسکو نہین گذرتے ہین کسی گروہ پر فرشتون سے مگر وہ کہتے ہین کیا ہے یہ روح خبیث پس کہتے ہین فلان فلان کا بیٹا جن نامون سے اوسکو دنیا مین پکارتے تہے اون سے بُری سے بُرا نام بتاتے ہین یہانتک کہ لے پہونچتے ہین اوسکو طرف آسمان دنیا کے پس اوسکے لیے دروازہ کہولنے کی درخواست کرتے ہین سو وہ اوسکے لئے نہین کہولا جاتا ہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑہی لا تفتح لھم ابواب السماء ولا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط یعنی کہولے نہین جاتے اونکے لئے دروازے آسمان کے اور نہ وہ جنت مین داخل ہونگے یہانتک کہ داخل ہو اونٹ سوئی کے ناکے مین پس فرماتا ہے اللہ تعالی لکہو اوسکی کتاب یعنی اوسکا نام سجین مین نیچی سی نیچی زمین مین پس ڈالی جاتی ہے روح اوسکی ڈالنے کر پہر آپ نے یہ آیت پڑہی ومن یشرک باللہ فکانما خر من السماء فتخطفہ الطیر او تھوی بہ الریح فی مکان سحیق پس پہیری جاتی ہے روح اوسکے جسم مین اور آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتے پس وہ اوسکو بٹہاتے ہین اوس سے کہتے ہین رب تیرا کون ہے وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پہر اوس سے کہتے ہین دین تیرا کیا ہے وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پہر وہ کہتے ہین یہ کون آدمی ہے جو تم مین بہیجا گیا تہا وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پس ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہے کہ جہوٹ کہا بندے میرے نے سو بچہاؤ اوسکے واسطے بچہونا نار سے اور پہناؤ اوسکو لباس نار سے اور کہولدو اوسکے لئے ایک دروازہ طرف دوزخ کے پس آتی ہے اوسکو اوسکی گرمی اور ہوا گرم سے اور تنگ کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ ادہر کی پسلیان ادہر نکل آتی ہین پہر آتا ہے اوسکے پاس ایک آدمی بدصورت بدلباس بدبو پس کہتا ہے تو خوش ہو اوس چیز کے ساتہہ جو کہ تجہے بُری لگی یہ تیرا وہ دن ہے جسکا تو وعدہ دیا جاتا تہا یہ کہتا ہے تو کون ہے تیرا مونہہ تو وہ مونہہ ہے جو بُرائی لاتا ہے وہ کہتا ہے مین تیرا عمل خبیث ہون پس کہتا ہے ای رب قیامت کو قائم نہ کر روایت کیا اسکو امام احمد نے اور ابوداؤد نے اپنے سنن مین حاکم نے مستدرک مین ابن ابی شیبہ نے مصنف مین بیہقی نے کتاب عذاب قبر مین طیالسی و عبد بن حمید نے اپنی مسندون مین ہناد بن سری نے زہد مین ابن جریر و ابن ابی حاتم وغیرہم نے

صحیح طریقون سے ف ہاہا کلمہ تحسّر و تحیر کا ہے علیین سجین کا بیان یہ ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کعب احبار سے پوچھا کہ علیین و سجین کیا ہے کہا علیین ایک جگہہ ہے عرش کے نیچے کہ وہان نیکون کے نام لکھکر رکھ چھوڑتے ہین تاکہ حساب کے دن اونکی نجات کی معرفت ہو اور سجین ایک جگہہ ہی ساتوین زمین کے نیچے کہ یہان فجار کے نام لکھہ رکھتے ہین تاکہ حساب کے دن اونکے ہلاک کی پہچان ہو ف مؤمن جو کہتا ہے کہ قیامت کو قائم کر تاکہ مین اپنے اہل و مال کی طرف جاون پس علما نے کہا ہے احتمال ہے کہ یہ بات نہایت سرور و فرحت خوشحالی کے سبب سے کہیگا اور آرزو اونکی طرف رجوع کی اس لئے ہے کہ اونکو اپنے حال کی خبر دے جیسے مسافر کہ اگر اوسکو بلاد غربت مین عیش و آرام حاصل ہوتا ہے تو وہ اپنے گھر جانے کی تمنا کرتا ہے تاکہ اپنی خوشحالی کی اونکو خبر دے ؎ انس رضی اللہ عنہ تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ ملک الموت سے فرماتا ہے تو جا میرے ولی کی طرف اوسکو میرے پاس لے آ مینے اوسکو خوشی و تکلیف سے خوب آزمایا سو اوسکو مینے اوسی جگہہ پایا جہان مینے چاہا سو تو اوسکو میرے پاس لے آ تاکہ مین اوسکو دنیا کے ہموم و غموم سے راحت دون پس جاتے ہین طرف اوسکے ملک الموت اور اونکے ہمراہ پانسو فرشتے ہوتے ہین فرشتون کے ساتھہ کفن و حنوط جنت کا ہوتا ہے اور اونکے ساتھہ ریحان کے دستے ہوتے ہین ریحان کی جڑ ایک اور اوسکے سر مین بیس شاخین ہر شاخ کی خوشبو جدا اور اونکے ساتھہ سفید حریر ہوتا ہے اوسمین مسک اذفر پس ملک الموت نزدیک اوسکے سر کے بیٹھتے ہین اور فرشتے اوسکو گھیر لیتے ہین اور اونمین سے ہر فرشتہ اپنا ہاتھہ اوسکے اعضا سے ایک عضو پر رکھتا ہے اور وہ سفید حریر اور مسک اذفر اوسکی ٹھوڑی کے نیچے بچھایا جاتا ہے اور اوسکے لئے ایک دروازہ طرف جنت کے کھولا جاتا ہے فرمایا پس اوسکی روح البتہ بہلائی جاتی ہے اسوقت جنت کی نادر چیزون سے کبھی اوسکی بیبیون سے کبھی اوسکے لباس سے کبھی اوسکی میوون سے جیسے بچے کو اوسکے گھر والے بہلاتے ہین جبکہ وہ روتا ہے اور اوسکی بی بیان البتہ اسوقت خوش ہوتی ہین فرمایا اور روح کودتی ہے اور ملک الموت کہتے ہین اے روح پاک نکل تو الی سدر مخضود و طلح منضود و ظل ممدود و ماء مسکوب یعنی طرف بیر کے جسمین کانٹا نہین ہے اور کیلے کی جو کہ تہ بتہ ہے اور سایہ دراز کے اور پانی بہتے ہوئے کے فرمایا اور البتہ ملک الموت اوسکے ساتھہ مان سے زیادہ تر تلطف کرتے ہین جو کہ اپنے بچے کے ساتھہ کرتی ہے جانتے ہین کہ وہ روح اللہ کو محبوب ہے

الله کے نزدیک اوسکی آؤبہگت ہے سو وہ اوس روح کے ساتہہ نرمی کرنے کی وجہ سے الله کی رضا چاہتے
ہین یعنی اس تلطف کے سبب سے الله اونسے راضی ہو پس کہنچی جاتی ہے اوسکی روح جیسے کہینچا جاتا ہے
بال آٹے سے فرمایا اور البتہ اوسکی روح نکلتی ہے اور اوسکے اردگرد فرشتے کہتے جاتے ہین سلام ہو تمپر
داخل ہو تم جنت مین بسبب اوس چیز کے جو تم عمل کرتے تہے اور یہ قول ہے الله تعالی کا الذین تتوفاہم
الملائکۃ طیبین یقولون سلام علیکم فرمایا الله تعالی نے فاما ان کان من المقربین
فروح و ریحان و جنت نعیم یعنی راحت موت کی تکلیف سے اور ریحان جسکے ساتہہ وہ ملاقات کیا جاتا ہے
وقت نکلنے اوسکی روح کے اور جنت نعیم اوسکے آگے ہے یا فرمایا اوسکے مقابل ہے پس جبکہ ملک الموت نے
اوسکی روح کو قبض کر لیا تو روح جسم سے کہتی ہے الله تجکو میری طرف سے جزای خیر دے البتہ ستہرا تو میرے
ساتہہ جلدی کرنے والا تہا طرف طاعت الله کے سستی کرنے والا اوسکی معصیت سے پس مبارک ہو تجکو
آج کہ تو خود نجات پا چکا اور نجات دی یعنی مجہکو اور جسم روح سے مثل اسکے کہتا ہے فرمایا اور روتے ہین
اوسپر زمین کے قطعات جنپر وہ الله تعالی کی عبادت کرتا تہا اور ہر دروازہ آسمان کا جس سے اوسکا عمل چڑہتا
تہا اور اوسکا رزق اوترتا تہا چالیس رات تک پہر جبکہ فرشتے اوسکی روح کو قبض کر چکتے ہین تو پانسو
فرشتے اوسکے جسم کے پاس کہڑے رہتے ہین نہین لوٹتے پوٹتے ہین اوسکو بنی آدم کسی جانب مگر فرشتے
اونسے پہلے اوسکو لوٹ پوٹ دیتے ہین اور لپیٹتے ہین اوسکو کفنون مین پہلے اونکے کفنون سے اور حنوط
لگاتے ہین پہلے اونکے حنوط سے اور دو صفین فرشتونکی اوسکے گہر کے دروازے سے اوسکی قبر کے دروازے تک
کہڑے رہتے ہین استغفار کے ساتہہ اوسکا استقبال کرتے ہین اور ابلیس اوس وقت ایسی چیخ مارتا ہے
کہ اوس سے اوسکے جسم کی بعض ہڈیان جدا ہو جاتی ہین اور اپنے لشکر سے کہتا ہے خرابی ہو تمہاری کیونکر
بچ گیا یہ بندہ تمسے وہ کہتے ہین بیشک یہ معصوم تہا پس جبکہ ملک الموت اوسکی روح کو طرف آسمان کے
چڑہا لیجاتے ہین تو جبریل علیہ السلام ستر ہزار فرشتون مین اوسکا استقبال کرتے ہین وہ سب کے سب اوسکے
پاس بشارت لاتے ہین اوسکے رب کی طرف سے پہر جبکہ ملک الموت عرش تک پہونچتے ہین تو روح گرتی ہے
سجدہ کرتے ہوئے اپنے رب کے لئے پس الله ملک الموت سے فرماتا ہے لیجا تو میرے بندے کی روح کو اور رکہہ

اوسکو سدرِ مخضود و طلحِ منضود و ظلِ ممدود و ماءِ مسکوب ہین پس جبکہ وہ رکھا جاتا ہے اپنی قبر مین تو نماز آتی ہے
پس وہ اوسکی داہنی طرف ہوتی ہے اور روزہ آتا ہے وہ اوسکے بائین طرف ہوتا ہے اور قرآن و ذکر آتا ہے
ہے اوسکے سر کے نزدیک ہوتے ہین اور آتا ہے اوسکا چلنا طرف نماز کے وہ اوسکے دونون پانؤن کے
نزدیک ہوتا ہے اور صبر آتا ہے وہ قبر کے ایک ناحیہ مین ہوتا ہے اور بھیجتا ہے اللہ ایک عُنق یعنی ایک
ٹکڑا عذاب کا پس اوسکے داہنی طرف آتا ہے نماز کہتی ہے پیچھے جا واللہ وہ اپنی ساری عمر جہد و تکلیف
مین رہا اوسنے تو ابھی راحت پائی ہے جبکہ وہ اپنی قبر مین رکھا گیا ہے فرمایا پس وہ اوسکے بائین جانب
سے آتا ہے روزہ مثل اسکے کہتا ہے پھر وہ اوسکے سر کی طرف سے آتا ہے پہل اوس سے مثل اسکے کہا جاتا
نہین آتا ہے عذاب کسی طرف سے پس ڈھونڈتے کہ آیا اوسکی طرف کوئی راہ پاوے مگر پاتا ہے ولی اللہ
کو کہ طاعت نے اوسکو گھیر لیا تو عذاب نزدیک اس دیکھنے کے اوس سے نکلجاتا ہے اور صبر باقی اعمال سے
کہتا ہے خبردار نہین منع کیا مجکو اس سے کہ مین اسوقت اپنی ذات سے اوسکا مباشر ہوتا اگر اس باتسے کہ مین دیکھون
تمھارے پاس کیا ہے پس اگر تم عاجز ہوجاتے تو مین اوسکا صاحب ہوتا اور لیکن جبکہ تمنے اوس سے
کفایت کی تو مین اوسکے لئے ذخیرہ ہون نزدیک پل صراط کے اور ذخیرہ ہون واسطے اوسکے نزدیک میزان
کے فرمایا اور بھیجتا ہے اللہ دو فرشتون کو آنکھین اونکی جیسے بجلی چمکنے والی اور اونکی آواز جیسے کڑکتا
بادل اور دانت اونکے جیسے بیل کے سینگ اور سانس اونکی جیسے آگ کی لپٹ چلتی ہوئی اپنے بالون
مین ونین سے ہر ایک کے دونون مونڈھون کے درمیان مین اتنی اتنی راہ اور پہنچی گئی اونسے رافت
و رحمت مگر ساتھ مومنون کے کہا جاتا ہے اونکو منکر نکیر ہر ایک کے ہاتھ مین ایک ہتوڑا کہ اگر جن و انس اوسپر
جمع ہوجاوین تو اوسکو نہ اوٹھا سکین پس وہ اوس سے کہتے ہین بیٹھ وہ برابر بیٹھ جاتا ہے اپنی قبر مین
پس گر پڑتے ہین اوسکے کفن کے کپڑے اوسکی کمر مین کہتے ہین رب تیرا کون ہے اور دین تیرا کیا ہے اور
نبی تیرا کون ہے پس وہ کہتا ہے رب میرا اللہ وحدہ لاشریک لہ ہے اور دین میرا اسلام ہے اور محمد میرے
نبی ہین اور وہ خاتم النبیین ہین وہ اوس سے کہتے ہین تو نے سچ کہا پھر قبر کو دھکاتے ہین پس اوسکو
کشادہ کر دیتے ہین اوسکے آگے پیچھے داہین بائین سے اور اوسکے سر کی طرف اور اوسکے دونون پانؤن کے

جانب سے پہر اوس سے کہتے ہین تو اپنے اوپر دیکہہ ناگاہ وہ کہلا ہوا ہے طرف آسمان کے پس اوس سے کہتے ہین
یہ ہے منزل تیری اے ولی اللہ جبکہ تو نے اطاعت کی اللہ کی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس
قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین محمدؐ کی جان ہے بیشک البتہ پہونچتی ہے اوسکے دل کی طرف ایک ایسی فرحت
کہ کبہی دہنہوگی پہر اوس سے کہا جاتا ہے دیکہہ نیچے اپنے پس وہ دیکہتا ہے اپنے نیچے ناگاہ وہ کہلا ہوا ہے
طرف دوزخ کے پس کہتے ہین یا ولی اللہ تو نے نجات پائی اس سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے بیشک البتہ پہونچتی ہے طرف اوسکے دل کے نزدیک
اسکے ایک ایسی فرحت کہ کبہی رد نہوگی اور کہولے جاتے ہین واسطے اوسکے ہشت دروازے طرف جنت کے
آتی ہے اوسکو جنت کی ریح اور اوسکی ٹہنڈک یہانتک کہ اوٹہاویگا اوسکو اللہ قبر اوسکی سے فرمایا اور
کہتا ہے اللہ ملک الموت سے کہ جا تو طرف میرے دشمن کے سو اوسکو میرے پاس لے آ میں نے مقرر اوسکے
لیئے اپنے رزق مین فراخی دی اور اپنی نعمت سے اوسکو ڈہانک دیا سو اوس نے انکار کیا مگر میری نافرمانی سے
پس تو اوسے میرے پاس لے آ تاکہ مین اوس سے آج انتقام لون پس جاتے ہین طرف اوسکے ملک الموت
بری سے بری صورت مین کہ نہین دیکہا اوسکو کسی نے لوگون سے کبہی اونکی بارہ آنکہین اور اونکے ساتہہ
ایک سفود یعنی سیخ آگ کی بہت کانٹون والی اور اونکے ہمراہ پانسو فرشتے اونکے ساتہہ نحاس یعنی دہوان
اور انگارے جہنم کے انگارون سے اور اونکے ساتہہ کوڑے آگ کے چمکتے ہوئے پس مارتے ہین اوسکو
ملک الموت اوس آگ کی سیخ سے ایک ضرب کہ اسکے ہر کانٹے کی جڑ غائب ہوجاتی ہے ہر بال کی جڑ اور
ہر رگ مین اوسکی رگون سے پہر اوسکو سخت تڑوڑی دیتے ہین پس کہینچتے ہین اوسکی روح کو اوسکے دونون
پانون کے ناخنون سے پہر ڈالتے ہین اوسکو اوسکی دونون ایڑیون مین پس پہونچتی ہے عدو اللہ کو نزدیک
اسکے ایک شدت اور مارتے ہین فرشتے اوسکے موہنہ اور اوسکے دبر کو اون کوڑون سے پہر اوسکو خوب پکڑ لیتے
ہین پس اوسکی روح اوسکی دونون ایڑیون سے کہینچتے ہین سو اوسکو اوسکے دونون گہٹنون مین ڈالتے
ہین عدو اللہ کو ایک سخت شدت پہونچتی ہے اور مارتے ہین فرشتے اوسکے موہنہ اور دبر کو اون کوڑون سے
پہر اسی طرح اوسکے حقوین[لہ] تک پہر اسی طرح اوسکے سینے تک پہر اسی طرح اوسکے حلق تک پہر پہونچاتے ہین

[لہ] یعنی دونون پہلو ۱۲

فرشتے اوس دہوئین کو اور جہنم کے انگارون کو نیچے اوسکی ٹہوڑی کے پہر کہتے ہین ملک الموت نکل تو اے
نفس خبیث ملعون الی[۵۱] سموم و حمیم و ظل من یحموم لا بارد و لا کریم پہر جبکہ ملک الموت نے
اوسکی روح کو قبض کر لیا تو روح جسم سے کہتی ہے اللہ تجھکو میری طرف سے بُری جزا دے سفر تو بہت جلدی
کرنیوالا تہا ساتہہ میرے طرف اللہ کی نافرمانی کے اور بہت سستی کرنیوالا تہا ساتہہ میرے اللہ کی طاعت
سے سو تو خود ہلاک ہوا اور ہلاک کیا یعنی مجہکو جسم روح سے اسی طرح کہتا ہے اور لعنت کرتے ہین اوسکو
قطعات زمین کے جنپر وہ اللہ کی نافرمانی کرتا تہا اور جاتے ہین لشکر ابلیس کے طرف اوسکے خوشخبری دیتے
ہین اوسکو کہ اونہون نے ایک بندے کو بنی آدم سے دوزخ مین وارد کر دیا پہر جبکہ وہ اپنی قبر مین رکہا
جاتا ہے تو تنگ کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہو جاتے ہین یعنی داہنے
بائین مین اور بائین داہنے مین گہس جاتے ہین اور بہیجتا ہے اللہ طرف اوسکے کالے سانپون کو پس
پکڑ لیتے ہین وہ اوسکے نتہنے کو اور دونون پاؤن کے انگوٹہون کو پہر توڑتے ہین اوسکو یہانتک کہ ملتے
ہین اوسکے وسط[۵۲] مین فرمایا اور بہیجتا ہے اللہ طرف اوسکے دو فرشتون کو وہ اوس سے کہتے ہین رب تیرا
کون ہے اور دین تیرا کیا ہے اور نبی تیرا کون ہے وہ کہتا ہے مین نہین جانتا پس اوس سے کہا جاتا
ہے نہ تو نے جانا نہ تو نے پڑہا پہر اوسے ایک ایسی مار مارتے ہین کہ اوسکی قبر مین شرار اوڑنے لگتے ہین
پہر عود کرتا ہے پس اوس سے کہتے ہین تو اپنے اوپر دیکہہ وہ دیکہتا ہے ناگاہ ایک دروازہ طرف جنت کے
کہلا ہوا ہے اوس سے کہتے ہین ای عدو اللہ اگر تو اللہ کی اطاعت کرتا تو یہ تیری منزل ہوتی فرمایا قسم
ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے البتہ پہونچتی ہے طرف اوسکے دل کے اسوقت ایک حسرت
ایسی کہ کبہی رد نہو گی اور کہولا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک دروازہ طرف دوزخ کے پس کہتے ہین اے
عدو اللہ یہ تیری منزل ہے جبکہ تو نے اللہ کی نافرمانی کی اور کہولے جاتے ہین واسطے اوسکے ستتر دروازے
طرف آگ کے آتی ہے اوسکو گرمی اوسکی اور ہوا گرم اوسکی یہانتک کہ اوٹہاویگا اوسکو اللہ اوسکی قبر سے
دن قیامت کے طرف آگ کے اسکو ابو یعلی نے اپنی مسند مین اور ابن ابی الدنیا نے طریق یزید رقاشی سے
عن انس عن تمیم الداری عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کیا ہے [۵۳] عبد الرحیم ارمنی فی کتاب الاخلاص

میں کہا ہے ہمکو حدیث کی ابن مغرا نے اجلح سے اجلح نے روایت کی ضحاک سے ضحاک نے کہا جبکہ مومن بندے
کی روح قبض کیجاتی ہے تو وہ آسمان کی طرف چڑہائی جاتی ہے پس جاتے ہیں اوسکے ساتھ مقربین پہنچ کہا مقربین
کون ہیں کہا دوسرا تراونکو پہنچتے ہیں دوسرے آسمان سے پہر چڑہائی جاتی ہے طرف تیسرے آسمان کے پہر چوتھے
کے پہر پانچوین کے پہر چھٹے کے پہر ساتوین کے پہر پہونچاتے ہیں اوسکو طرف سدرۃ المنتہی کے اجلح نے کہا سدرۃ المنتہی
کیوں نام رکہا ضحاک نے کہا اوسکی طرف منتہی ہوتی ہے ہر چیز الله کے امر سے اوس سے آگے نہیں بڑہتی پس فرشتے
کہتے ہیں بندہ تیرا فلان اور وہ اوسکو خوب جانتا ہے پس آتا ہے اوسکے پاس ایک رقعہ مہر کیا ہوا اوسکے
امن کا عذاب سے سو یہ ہے قول الله تعالی کلا ان کتاب الابرار لفی علیین وما ادراک ما علیون
کتاب مرقوم یشهده المقربون

فصل مومن کی مرتے وقت فرشتے روح و ریحان و رضوان کی بشارتیں دیتے ہیں

امروزی نے حسن رضی الله عنہ سے روایت کیا ہے کہا نکلتی ہے روح مومن کی ریحانہ میں پہر یہ آیت پڑہی
فاما ان کان من المقربین فروح وریحان ۳ ابن ابی حاتم وابن جریر نے قتادہ رضی الله عنہ
سے روایت کیا ہے کہ روح رحمت ہے اور ریحان جسکے ساتھ ملاقات کیجاتی ہے نزدیک موت کے ۴ ابن
ابی الدنیا نے بکر بن عبدالله سے روایت کیا ہے کہا جبکہ حکم کیا جاتا ہے ملک الموت علیہ السلام کو قبض
مومن کا تو اونکے پاس جنت سے ریحان لایا جاتا ہے پہر اونسے کہا جاتا ہے کہ تو اوسکی روح اسمین قبض کرو اور
جبکہ قبض کافر کے ساتھ مامور ہوتے ہیں تو اونکے پاس ایک کمل سیاہ دوزخ سے لاتے ہیں پہر اونسے
کہا جاتا ہے کہ تو اوسکو اسمین قبض کر ۴ عبدالله بن امام احمد نے زوائد زہد میں اور ابن ابی الدنیا نے
ابی عمران جونی رضی الله عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ مومن کو جبکہ موت حاضر
ہوتی ہے تو اوسکے پاس ریحان کے دستے جنت سے لاتے ہیں نزدیک موت اوسکی کے پس اوسکی روح
اوسمین رکہی جاتی ہے ۵ ابن ابی الدنیا نے مجاہد رضی الله عنہ سے روایت کیا ہے کہا کھینچا جاتا ہے
نفس مومن کا حریر کے کپڑے میں حریر جنت سے ۱۲ ابن ابی حاتم وابن جریر نے ابوالعالیہ سے روایت کیا ہے کہا نہیں
ہے کوئی مقربین سے کہ وہ دنیا سے جدا ہو یہانتک کہ لاتے ہیں اوسکے پاس ایک ٹہنی ریحان جنت سے

وہ اوسکو سونگھتا ہے پہر اوسکی روح قبض کیجاتی ہے ۷ ابونعیم نے دلائل النبوۃ مین مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہا کھینچی جاتی ہے جان مومن کی ایک پارچہ حریر مین حریر جنت سے ۸ ابن ابی حاتم و ابن جریر نے
ابو العالیہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی مقربین سے کہ وہ دنیا سے جدا ہو یہانتک کہ لایا جاتا ہی ایک
ٹہنی ریحان جنت کی سو وہ اوسے سونگھتا ہے پہر قبض کیا جاتا ہے ۹ ابن ابی الدنیا و ابن عساکر نے
عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا سنے ایک آواز سنی جسدن کہ حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ شہید ہوئے کہ کوئی کہتا ہے خوش ہوجا اے ابن عفان ساتھہ روح و ریحان کے اے ابن عفان خوش
ہوجا ساتھہ رب بغیر غضبان کے خوش ہوجا اے ابن عفان ساتھہ رضوان و غفران کے کہا سنے پہر کے
دیکہا تو کسی کو نہ پایا ۱۰ ابو القاسم بن مندہ نے کتاب الاحوال والایمان بالسؤال مین حسن رضی اللہ عنہ سے
روح و ریحان کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہا خبردار بیشک وہ یعنی مقربین البتہ خوشخبری دئیے جاتے
ہین اسکی نزدیک موت کے ۱۱ اور سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے فرمایا ہے بیشک اول جس چیز کے ساتھہ خوشخبری دیا جاتا ہے مومن نزدیک وفات کے وہ روح
و ریحان ہے اور اول جس چیز کے ساتھہ خوشخبری دیا جاتا ہے مومن اپنی قبر مین وہ یہ ہے کہ کہا جاتا ہے
خوش ہوجا تو ساتھہ رضا اللہ کے اور جنت کے آیا تو اچہا آنا مقرر بخشدیا اللہ نے ان لوگون کو جنہون نے
تجہکو تیری قبر تک پہونچایا اور تصدیق کی اونکی جنہون نے تیری گواہی دی اور قبولیت فرمائی اون کے
واسطے جنہون نے تیرے لئے مغفرت چاہی ۱۲ بخاری و مسلم نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا
اللہ اوسکی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اور جو شخص اللہ کی ملاقات کو ناخوش رکھتا ہے اللہ اوسکی ملاقات
کو ناخوش رکھتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم تو البتہ موت کو ناخوش رکھتے ہین فرمایا یہہ
نہین ہے ولکن مومن جبکہ اوسکو موت حاضر ہوتی ہے تو وہ بشارت دیا جاتا ہے اللہ کے رضوان اور
اوسکی کرامت کی پس نہین ہے کوئی چیز محبوب تر اوسکو اوس چیز سے جو آگے اوسکے ہے اور دوست
رکھتا ہے اللہ کی ملاقات کو اور اللہ اوسکی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اور کافر جبکہ اوسکو موت حاضر

ہوتی ہے تو وہ خوشخبری دیا جاتا ہے ساتھہ عذاب اللہ کے اور اوسکی عقوبت کے پس نہین ہے کوئی چیز مکروہ تر
اوسکو اوس چیز سے جو اوسکے آگے ہے اور مکروہ رکھتا ہے اللہ کی ملاقات کو اور اللہ مکروہ رکھتا ہے اوسکی
ملاقات کو ۴۳ ابن ابی الدنیا نے ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ
مومن استقبال کیا جاتا ہے نزدیک موت کے ساتھہ خوشبو کے خوشبوؤن جنت سے اور ریحان کی ریحان جنت سے
پس قبض کیجاتی ہے روح اوسکی پھر رکھی جاتی ہے ایک حریر مین جنت کے پھر وہ خوشبو لگائی جاتی ہے اور
ریحان مین لپیٹی جاتی ہے پھر رحمت کے فرشتے اوسکو لیکر چڑہتے ہین یہانتک کہ وہ علیین مین رکھی جاتی
ہے ۴۴ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہا جبکہ مارا جاتا ہے بندہ اللہ کی راہ مین تو اول قطرہ
جو کہ زمین پر گرتا ہے اوسکے خون سے مٹا دیتا ہے اللہ اوسکے سارے گناہون کو پھر بھیجتا ہے اللہ ایک ریطہ
یعنی چادر جنت سے پس اوسمین اوسکا نفس قبض کیا جاتا ہے اور ایک جسم جنت سے یہانتک کہ مرکب
کیجاتی ہے اوسمین اوسکی روح پھر وہ چڑہایا جاتا ہے ہمراہ فرشتون کے گویا وہ اونہین کے ساتھہ تہا جب سے
کہ اللہ نے اوسکو پیدا کیا یہانتک کہ اوسکو رحمن کے پاس لاتے ہین پس فرشتون سے پہلے سجدہ کرتا ہے
پھر فرشتے اوسکے بعد سجدہ کرتے ہین پھر اوسکی مغفرت کرتا ہے اور اوسکو پاک کرتا ہے پھر اوسکو شہدا کی طرف
حکم کیا جاتا ہے پس وہ اونکو پاتا ہے سبز چمنون اور حریر کے قبون مین اونکے نزدیک ایک بیل اور ایک
مچھلی ہے کہ یہ دونون ہر روز اونکو ایسی چیز کہلاتے ہین جو کل نہین کہلائی مچھلی دن بہر جنت کی نہرون
مین رہتی ہے پس کہاتی ہے ہر ایک خوشبو کو جنت کی نہرون سے پھر جب شام ہوتی ہے تو بیل اوسکو
اپنی سینگ سے مارتا ہے اوسکو ذبح کر دیتا ہے وہ اوسکے گوشت سے کہاتے ہین اوسکے گوشت مین
مزہ خوشبو کا جنت کی خوشبو سے پاتے ہین اور بیل رات بہر جنت مین چرا کرتا ہے جنت کے پھلون
سے کہاتا ہے جب صبح ہوتی ہے تو مچھلی اوسپر حملہ کرتی ہے اپنی دم سے اوسکو ذبح کر دیتی ہے وہ اوسکے
گوشت سے کہاتے ہین اوسکے گوشت مین مزہ ہر ایک جنت کے پہل کا پاتے ہین اپنے گہرون کی طرف دیکہتے
ہین اللہ سے قیامت قائم ہونے کی دعا کرتے ہین اور جبکہ اللہ وفات دیتا ہے بندہ مومن کو تو بہیجتا ہے طرف
اوسکے دو فرشتون کو ساتھہ ایک کپڑے کے جنت سے اور ریحان کی ریحان جنت سے پس وہ کہتے ہین ای نفس پاک

نسخہ عمرو
ریطہ چادر یک لختہ کہ زمانان بریم افگندہ ۱۲ صراح

نکل تو طرف روح و ریحان اور رب غیر غضبان کے فنعم ما قدمت سے یعنے تو کیا اچھا آیا پس وہ
نکلتا ہے مثل اچھی سی اچھی خوشبوی مشک کی جسکو پاتا ہے ایک تمہارا اپنی ناک سے اور آسمان کے اطراف
پر فرشتے ہین کہتے ہین سبحان اللہ مقرر آئی زمین سے آج روح پاک پھر نہین گذرتی کسی دروازے
پر مگر وہ کہولا جاتا ہے اور نہ کسی فرشتے پر مگر وہ اوسپر درود بہیجتا ہے اور شفاعت کرتا ہے یہانتک کہ اوسکو
اوسکے رب عز و جل کے پاس لاتے ہین پھر فرشتے اوس سے پہلے سجدہ کرتے ہین پھر کہتے ہین ای رب
ہمارے یہ تیرا بندہ فلان ہے جسنے اوسکو وفات دی اور تو اوسکو خوب جانتا ہے پس فرماتا ہے حکم کرو اوسکو
سجدے کا پھر روح سجدہ کرتی ہے پھر میکائیل بلائے جاتے ہین اونسے کہا جاتا ہے تو اس روح کو مومنین
کے نفوس کے ساتھ رکھ یہانتک کہ پوچھون مین تجہسے اوسکا دن قیامت کے پس اوسکی قبر کا حکم کیا جاتا
ہے وہ اوسکے لئے کشادہ کیجاتی ہے طول اوسکا ستر اور عرض اوسکا ستر اور ڈالا جاتا ہے اوسمین ریحان اور
بچھایا جاتا ہے اوسمین حریر اور اگر اوسکے ساتھ کچھ قرآن ہے تو اوسکا نور اوسے کافی ہے ورنہ کیا جاتا ہے
اوسکے لئے نور مثل نور سورج کے پھر کہولا جاتا ہے اوسکے لئے ایک دروازہ طرف جنت کے پس وہ دیکھتا ہے
طرف اپنے ٹہکانے کے جنت سے صبح و شام اور جبکہ وفات دیتا ہے اللہ بندہ کافر کو تو بہیجتا ہے طرف اوسکے
دو فرشتون کو اور بہیجتا ہے ایک ٹکڑا موٹے کمل کا پھر بدبو سے زیادہ بدبودار اور ہر موٹے سے زیادہ موٹا
پس کہتے ہین ای نفس خبیث نکل تو طرف جہنم اور عذاب الیم کے اور رب کے جو تجہپر خفا ہے نکل تو طرف
جہنم کے پس تو کیا برا آیا پس وہ نکلتا ہے مثل نہایت بدبودار مردار کے جسکو پاتا ہے ایک تمہارا اپنی
ناک سے اور آسمان کے کنارون پر فرشتے ہین کہتے ہین سبحان اللہ مقرر آیا زمین سے مردار اور روح
خبیث اوسکے لئے کوئی دروازہ آسمان کا نہین کہولا جاتا ہے پھر اوسکے جسم کو حکم کیا جاتا ہے پس تنگی
کیجاتی ہے اوسپر قبر مین اور بہر دی جاتی ہے سانپون سے مثل گردنون بختی اونٹون کے وہ اوسکا گوشت
کہاتے ہین سو وہ اوسکی ہڈیون سے کچھہ بہی نہین چھوڑتے پھر بہیجے جاتے ہین اوسپر گونگے بہرے
فرشتے اونکے پاس بڑے بڑے ہتوڑے لوہے کی نہ اوسکو دیکھتے ہین کہ اوسپر رحم کرین نہ اوسکی آواز
سنتے ہین کہ اوسپر رحم کرین پس وہ اوسکو مارتے ہین اور اوسکو مخبوط کرتے ہین اور کہولا جاتا ہے اوسکے لئے

ایک دروازہ آگ سے سو وہ دیکھتا ہے طرف اپنے ٹھکانے کے آگ سے صبح وشام اللہ سے سوال کرتا ہے
کہ اسکو اوسپر ہمیشہ رکھے پس نہ پہونچے اسکے اور ارکی طرف آگ سے روایت کیا اسکو ہناد بن سری نے
کتاب زہد مین اور عبد بن حمید نے اپنی تفسیر مین اور طبرانی نے کبیر مین ایک سند سے جسکے راوی ثقہ ہین

۵ امام احمد و ابن حبان و نسائی و حاکم نے اور لفظ حاکم کے ہین اور بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک مومن جبکہ قبض کیا جاتا ہے تو رحمت کے
فرشتے سفید حریر اوسکے پاس لاتے ہین پس کہتے ہین نکل تو اوس سے راضی وہ تجھسے راضی طرف روح اللہ
کے اور ریحان کے اور رب غیر غضبان کے پس وہ نکلتی ہے مثل نہایت عمدہ خوشبو مشک کے یہانتک کہ
دیتے ہین اوسکو بعض فرشتے بعض کو پھر وہ اوسے سونگھتے ہین یہانتک کہ لاتے ہین اوسکو طرف دروازے
آسمان کے پس کہتے ہین کیا اچھی یہ خوشبو ہے جو کہ زمین سے آئی جبکہ اوسکو کسی آسمان پر لیجاتے ہین تو
یہی کہتے ہین یہانتک کہ اوسکو مومنین کی روحون مین لاتے ہین پس البتہ وہ اوس سے زیادہ تر خوش
ہوتے ہین ایک تمہارے سے اپنے غائب کے ساتھ جبکہ وہ اوسپر آوے وہ اوس سے پوچھتے ہین فلان
نے کیا کیا کہتے ہین اوسے چھوڑو تاکہ آرام لے کیونکہ وہ دنیا کے غم مین تھا جبکہ وہ اوسنے کہتا ہے کیا وہ
تمہارے پاس نہین آیا وہ تو مر چکا ہے تو کہتے ہین مقر اوسکا اوسکی ماں ہاویہ کی طرف لیگئے اور کافر کے پس
لاتے ہین فرشتے عذاب کے اوسکے پاس ٹاٹ کو کہتے ہین نکل تو اوس سے خفا وہ تجھپر خفا طرف عذاب
اللہ کے اور اوسکے غصے کے پس نکلتی ہے مثل نہایت بدبودار مردار کے پھر اوسکو لیجاتے ہین طرف دروازے
زمین کے پس کہتے ہین یہ کیا بری بدبو ہے جبکہ جس زمین پر آتے ہین تو یہی کہتے ہین یہانتک کہ
اوسکو کافرون کی روحون مین لاتے ہین

۶ ابن ماجہ و بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے حاضر ہوتے ہین فرشتے پس جبکہ آدمی نیک ہوتا ہے تو کہتا
ہے یعنی فرشتہ نکل تو اے نفس پاک کہ تھا تو پاک جسم مین نکل تو سراہا ہوا اور خوش ہوجا ساتھ روح و
ریحان و رب غیر غضبان کے پس یہ اوس سے کہتے رہتے ہین یہانتک کہ وہ نکلتا ہے پھر اوسکو آسمان کی
طرف چڑھا لیجاتے ہین اوسکے لئے دروازہ کھولنے کی درخواست کرتے ہین کہا جاتا ہے یہ کون ہے کہتے ہین

فلان فلان کا بیٹا ہے کہتے ہین مرحبا ہے نفس پاک کو کہ تہا جسم پاک مین تو داخل ہو سراہا ہوا اور خوش ہو جا ساتھ روح و ریحان اور رب راضی غیر غضبان کے سو یہ اوس سے کہتے رہتے ہین یہانتک کہ ساتوین آسمان کی طرف پہونچتے ہین جبکہ آدمی برا ہوتا ہے تو کہتے ہین نکل اے نفس خبیث کہ تہا تو خبیث جسم مین نکل تو مذموم اور خوش ہو جا ساتھ گرم پانی اور پیپ کے اور کچھہ اور اسی شکل کا طرح طرح کی چیزین پس یہ اوس سے کہتے رہتے ہین یہانتک کہ وہ نکلتا ہے پھر اوسکو آسمان کی طرف چڑہا لے جاتے ہین اور اوسکے لئے دروازہ کہولنے کو کہتے ہین وہ کہتے ہین یہ کون ہے کہتے ہین فلان پس کہتے ہین مرحبا نہ نفس خبیث کو کہ تہا جسم خبیث مین لوٹ جا تو مذموم تیرے لئے آسمان کے دروازے نہین کہولے جاوینگے پس وہ زمین کی طرف بہیجا جاتا ہے پھر قبر کی طرف چلا جاتا ہے ۷ ابزار و ابن مردویہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک مومن جبکہ اوسکو موت حاضر ہوتی ہے تو اوسکے پاس فرشتے ریشمی کپڑا لاتے ہین اوسمین مشک ہوتا ہے اور ریحان کے دستے پس اوسکی روح کہینچی جاتی ہے جیسے بال آٹے سے کہینچا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے اے نفس پاک نکل تو اوس سے راضی وہ تجہسے راضی طرف روح اللہ کے اور اوسکی کرامت کے پھر جب اوسکی روح نکلتی ہے تو اوس مشک و ریحان مین رکہی جاتی ہے اوسپر حریر لپیٹا جاتا ہے اور علیین کی طرف لیجائی جاتی ہے اور کافر جبکہ اوسکو موت حاضر ہوتی ہے تو فرشتے اوسکے پاس ٹاٹ لاتے ہین اوسمین انگارہ ہوتا ہے پس اوسکی روح بہت سختی سے کہینچی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے اے نفس خبیث نکل تو اوس سے خفا وہ تجہپر خفا طرف ذلت اللہ کے اور اوسکے عذاب کے پھر جب اوسکی روح نکلتی ہے تو اوس انگارے پر رکہی جاتی ہے اور اوسپر ٹاٹ لپیٹا جاتا ہے اور سجین کی طرف لیجائی جاتی ہے ۸ ابن مبارک نے زہد مین طریق شمر بن عطیہ سے روایت کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کعب احبار سے اس آیت کو پوچھا کلا ان کتاب الابرار لفی علیین کعب نے کہا کہ مومن کی روح جب قبض کیجاتی ہے تو اوسے آسمان کی طرف چڑہا لیجاتے ہین اوسکے لئے آسمان کے دروازے کہولے جاتے ہین فرشتے اوس سے بشارت کے ساتھ ملتے ہین یہانتک کہ اوسکو عرش کی طرف پہونچاتے ہین اور فرشتے چڑہ جاتے ہین پس اوسکے لئے عرش کے نیچے سے

ایک کتاب نکالتے ہین پہر وہ مہر کیجاتی ہے لکہی جاتی ہے عرش کے نیچے رکہی جاتی ہے واسطے پہچان نجات کے حساب کے لیئے دن قیامت کو پس وہ یہ قول ہے اللہ تعالی کا کلا ان کتاب الابرار لفی علیین الآیۃ حضرت ابن عباس نے کہا اور قول اللہ تعالی کا کلا ان کتاب الفجار لفی سجین کعب نے کہا فاجر کی روح کو آسمان کی طرف چڑہالیجاتے ہین پس آسمان اوسکے قبول کرنیسے انکار کرتا ہے تو اوسکو زمین کی طرف اوتار لاتے ہین زمین اوسکے قبول سے انکار کرتی ہے تو اوسکو ساتون زمین کے نیچے داخل کرتے ہین یہانتک کہ اوسے سجین کی طرف پہونچاتے ہین اور وہ صد ابلیس ہے پس اوسکے لیئے صد ابلیس کے نیچے سے ایک کتاب نکالتے ہین پہر وہ مہر کیجاتی اور صد ابلیس کے نیچے رکہی جاتی ہے واسطے اوسکے ہلاک کے حساب کے لیئے پس وہ یہ ہے قول اللہ تعالی کا وما ادراک ما سجین الآیۃ ف عبد اللہ بن احمد نے زوائد زہد مین عبد العزیز بن رفیع سے روایت کیا ہے کہ جب مؤمن کی روح آسمان کی طرف چڑہائی جاتی ہے تو فرشتے کہتے ہین پاک ہے وہ جسنے اس بندے کو شیطان سے نجات دی یاویہ وہ کیونکر بچگیا ۱۹ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مؤمن قبض نہین کیا جاتا ہے یہانتک کہ وہ دیکہتا ہے بشری کو پہر جبکہ وہ قبض کیا جاتا ہے تو ندا کرتا ہے پس نہین ہے گہر مین کوئی جانور چہوٹا نہ بڑا مگر وہ اوسکی آواز کو سنتا ہے سوای ثقلین یعنے جن وانس کے مجہے جلد لیچلو طرف ارحم الراحمین کے پہر جبکہ وہ اپنی کہاٹ پر رکہا جاتا ہے تو کہتا ہے تم تو کیا آہستہ چلتے ہو پس جبکہ اپنی لحد مین داخل کیا جاتا ہے تو اوسے بٹہاتے ہین پہر اوسے اوسکا ٹہکانا جنت سے دکہاتے ہین اور جو کچہہ اللہ نے اوسکے لیئے تیار کر رکہا ہے اور اوسکی قبر روح وریحان ومشک سے بہر دیجاتی ہے پس کہتا ہے یارب تو مجہے آگے بڑہادے اوس سے کہا جاتا ہے ابہی تیرا وقت نہین آیا ہے تیرے تو بہائی بہن ہین کہ وہ نہین آئے ہین ولیکن تو تو خنک چشم ہوکے سو رہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا پس قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے نہین سویا کوئی مرد سونے والا جوان ناعم طاعم اور نہ کوئی جوان عورت دنیا مین ایسی نیند کہ وہ اسکی نیند سے زیادہ لمبی اور زیادہ تر شیرین ہو یہانتک کہ اوٹہاویگا اپنے سر کو طرف بشارت کے دن قیامت کو

ف۵ بعض نسخوں میں صد بجائے مہملہ اور بعض میں بجائے معجمہ ہے شاید مراد اس سے اقامتگاہ ابلیس ہو واللہ اعلم ۱۲

ف۲ کلمہ ترحم ۱۲

فصل قبض روح کی وقت اللہ تعالی اور فرشتے مومن پر سلام پڑہتے ہین

ابوالقاسم بن منده نے کتاب الاحوال مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ اللہ مومن
کی روح قبض کرنیکا ارادہ کرتا ہے تو ملک الموت کی طرف وحی بھیجتا ہے کہ تو میری طرف سے اوسپر سلام
پڑہ پس جبکہ ملک الموت اوسکی روح قبض کرنیکو آتے ہین تو کہتے ہین تیرا رب تجھپر سلام پڑہتا ہے ٢
مروزی و ابوالشیخ نے اپنی تفسیر مین اور ابن ابی الدنیا نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
کہا جبکہ ملک الموت مومن کی روح قبض کرنے کو آتے ہین تو کہتے ہین رب تیرا تجھپر سلام پڑہتا ہے ٣
برا ابن عازب رضی اللہ عنہ سے تفسیر تحیتہم یوم یلقونہ سلام مین مروی ہے کہ کہا جسدن
ملک الموت کی ملاقات کرینگے نہین ہے کوئی مومن کہ اوسکی روح قبض کرین مگر اوسپر سلام کرتے ہین
اسکو ابن ابی شیبہ نے مصنف مین اور ابن ابی حاتم و ابن ابی الدنیا و حاکم نے اور بیہقی نے شعب الایمان
مین روایت کیا ہے اور حاکم نے صحیح کہا ہے ٤ محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا جبکہ
جمع ہوتی ہے جان بندے مومن کی یعنے اوسکے موتہہ مین جسوقت نکلنا چاہتی ہے تو اوسکے پاس
ملک الموت آتے ہین پس کہتے ہین السلام علیک یا ولی اللہ اللہ تجھپر سلام پڑہتا ہے پھر یہ آیت شریف پڑہی
الذین تتوفاھم الملائکۃ طیبین یقولون سلام علیکم اسکو ابن مبارک نے اور بیہقی نے شعب
مین اور ابوالشیخ نے عظمت مین اور ابوالقاسم بن منده نے کتاب الاحوال مین روایت کیا ہے ٥ انس بن
مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ آتا ہے ملک الموت
طرف ولی اللہ کے تو سلام کرتا ہے اوسپر اور اوسکا سلام اوسپر یہ ہے کہ کہتا ہے السلام علیک یا ولی اللہ کھڑا
ہو پس نکل اپنے گھر سے جسکو تو نے خراب کیا طرف اپنے گھر کے جسکو آباد کیا ہے اور اگر وہ ولی اللہ نہین ہے
تو اوس سے کہتا ہے کھڑا ہو نکل تیرے گھر سے جسکو تو نے آباد کیا ہے طرف تیرے گھر کے جسکو تو نے ویران
کیا ہے اسکو قاضی ابوالحسین بن عریف نے اپنے فوائد مین اور ابوالربیع مسعودی نے اپنے فوائد مین
روایت کیا ہے ٦ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے تفسیر فسلام لک من اصحاب الیمین مین فرمایا ہے کہ
مومن کے پاس فرشتے اللہ تعالی کی طرف سے سلام لاتے ہین پھر اوسپر سلام کرتے ہین اور اوسکو خبر دیتے ہین

کہ وہ اصحاب یمین سے ہے قتادہ رضی اللہ عنہ نے آیت موصوفہ مین فرمایا ہے کہ سلامتی ہے اللہ کے عذاب سے اور سلام کرتے ہین اوسپر اللہ کے فرشتے ✤

فصل بیان مین قبض روح عارف باللہ کے

سلفی رحمہ اللہ نے مشیخہ بغدادیہ مین کہا ہے کہ مینے اپنے والد کو سناوہ کہتے تہے مینے ابوسعید بن حسن علی واعظ کو سناوہ کہتے تہے مینے محمد بن ابی الحسن واعظ کو سناوہ کہتے تہے کہ مینے بعض کتب مین دیکھا ہے کہ اللہ تعالی ظاہر کرتا ہے ملک الموت کی ہتیلی پر بسم اللہ الرحمن الرحیم کو خط نور سے پہر حکم کرتا ہے کہ وہ اپنی ہتیلی کو عارف باللہ کے لئے کہولدین اوسکی وفات کے وقت اور اوسے اوس کتابت کو دکہادین پس جبکہ عارف کی روح اوسکو دیکہتی ہے تو طرفۃ العین سے بہی زیادہ جلد اوسکی طرف اوڑ جاتی ہے ✤

فصل بشارت قبل موت کے بیان مین

ابن ابی شیبہ ابن ابی الدنیا ابن مندہ نے ضحاک رضی اللہ عنہ سے تفسیر لھم البشری فی الحیاۃ الدنیا وفی الاخرۃ مین روایت کیا ہے کہا جان لیتا ہے کہ وہ کہان ہے موت سے پہلے ۳ ابن ابی شیبہ ابن ابی الدنیا نے حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے فرمایا حرام ہے ہر نفس پر کہ نکلے دنیا سے یہانتک کہ جان لیوے کہ اوسکا مصیر کدہر ہے ۳ ابن ابی الدنیا ابن مندہ نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک جنگلی آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیت موصوفہ کو پوچہا آپنے فرمایا کہ بشری زندگی دنیا مین تو اچہا خواب ہے کہ مومن دیکہتا ہے پس اوسکے ساتہہ دنیا مین خوشخبری دیا جاتا ہے اور بشری آخرت مین سو وہ بشارت مومن کی ہے نزدیک موت کے بشارت دیا جاتا ہے نزدیک موت کے کہ مقرر اللہ نے تیرے لئے مغفرت کی اور اونکے واسطے جنہون نے تجہے تیری قبر تک اوٹہایا ۳ بیہقی نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے تفسیر ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون مین روایت کیا ہے کہا یہ نزدیک موت کے ہے اور سفیان رضی اللہ عنہ سے مثل اسکے روایت کیا ہے اور کہا کہ تین بشارتین دیا جاتا ہے نزدیک موت کے اور جبکہ قبر سے نکلیگا اور جسوقت فزع[۵] ہوگا ۵ ابن ابی حاتم

۱۔ ایک نسخے مین عبارت اسطرح ہے سمعت ابا سعید الحسن بن علی الواعظ یقول سمعت محمد بن محمد الواعظ یقول سمعت ابی یقول رایت اور ایک نسخے مین یون ہے سمعت ابا سعید الحسن بن علی الواعظ یقول سمعت محمد بن الحسن الواعظ یقول سمعت ابی یقول رایت واللہ اعلم ۱۲

۴۔ یعنی ٹہکانا ۱۲

۵۔ یعنی قیامت کی گہبراہٹ ۱۲

وابن منده نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے آیت موصوفہ مین روایت کیا ہے کہا نہ ڈرو تم یعنی اوس چیز سے جسپر تم آنیوالے ہو موت وامر آخرت سے اور نہ غم کہاؤ یعنی اوس چیز پر جو تمنے پیچھے چہوڑی تمہارے امر دنیا سے یعنی اولاد یا بی بی یا قرض کیونکہ اللہ تعالی اس سب مین تمہارا خلیفہ ہوگا ۶ ابن ابی حاتم نے زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مومن کے پاس آتے ہین یعنی ملائکہ پس کہا جاتا ہے تو خوف نہ کر اوس چیز سے جسپر تو آنے والا ہے پس اوسکا خوف جاتا رہتا ہے اور غم نہ کہا دنیا پر اور اوسکے اہل پر اور خوش ہوجا ساتہہ جنت کے پس وہ مرتا ہے اس حال مین کہ اللہ نے اوسکی آنکہہ کو ٹھنڈا کر دیا ۷ ابن منده نے کثیر بن ابی کثیر خادم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا کہ اہل جنت ہر انسان کے ساتہہ ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے پس جبکہ وہ جنت کی خوشخبری دیا جاتا ہے تو فرشتہ اپنا ہاتہہ اوسکے دل پر رکہتا ہے سو اگر یہ نہو تو اوسکا دل خوشی کے مارے اوسکے سر سے نکل جاوے ۸ ابن ابی حاتم و ابونعیم نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا پڑہی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس آیت کو پڑہا یا ایتھا النفس المطمئنۃ ۳ الآیۃ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا بیشک یہ البتہ حسن ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خبردار بیشک فرشتہ عنقریب کہیگا اوسکو واسطے تیرے نزدیک موت کے ۹ ابن ابی حاتم نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ اس آیت سے پوچہے گئے پس کہا کہ اللہ جبکہ ارادہ فرماتا ہے اپنے بندۂ مومن کی روح قبض کرنیکا تو نفس مطمئن ہوتا ہے طرف اللہ کے اور اللہ مطمئن ہوتا ہے طرف اوسکے

ابی بکرہ

فصل آسمان زمین کی فرشتے مومن میت پر درود بہیجتے ہین

ابوالقاسم ابن منده نے کتاب الاحوال والایمان بالسؤال مین ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک مومن جبکہ ہوتا ہے متوجہ ہونے مین آخرت سے اور پیٹہہ پہیرنے مین دنیا سے تو اوسپر اوترتے ہین فرشتے اللہ کے فرشتون سے گویا مونہہ اون کے سورج ہین ساتہہ اوسکے کفن وحنوط کے جنت سے پس بیٹہتے ہین وہ اوس سے ایسی جگہہ کہ وہ اونکی طرف دیکہتا ہے پہر جبکہ اوسکی روح نکلتی ہے تو اوسپر ہر فرشتہ درمیان آسمان وزمین کا درود بہیجتا ہے

۴۹ مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ مومن کی روح نکلتی ہے تو اوس سے دو فرشتے
ملتے ہین پس وہ اوسکو چڑہا لیجاتے ہین پہر اوسکی خوشبو کا ذکر کیا اور آسمان والے کہتے ہین پاک روح ہے کہ آئی
زمین کی طرف سے درود بہیجے اللہ تجہپر اور اوس جسم پر جسکو تو آباد رکہتی تہی پس اوسے اوسکے رب تعالی کی
طرف لیجاتے ہین پہر فرماتا ہے تم اسکو لیجاؤ آخر مدت تک اور کافر جبکہ اوسکی روح نکلتی ہے پس اوسکی
بدبو اور لعنت کا ذکر کیا اور آسمان والے کہتے ہین خبیث روح ہے کہ زمین کی طرف سے آئی پس کہا جاتا ہے
تم لیجاؤ اسکو آخر مدت تک ۵۰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی نفس کہ دنیا سے مفارقت کرے یہانتک کہ دیکہتا ہے اپنے ٹہکانے کو جنت و نار
سے پہر فرمایا کہ جب وہ ہوتا ہے نزدیک اسکے تو صف کیجاتی ہین واسطے اوسکے دو جانب[۵۱] فرشتون سے نظم
کرتے ہین مابین خافقین یعنی مشرق مغرب کو گویا منہ اونکے آفتاب ہین پس وہ دیکہتا ہے طرف
اونکے نہین دیکہتا اونکے غیر کو اگرچہ تم سمجہتے ہو کہ وہ تمہاری طرف دیکہتا ہے اونمین سے ہر فرشتے کے
ساتہہ کفن وحنوط ہے پہر اگر وہ مومن ہے تو اوسکو جنت کی بشارت دیتے ہین اور کہتے ہین نکل تو
اے نفس پاک طرف رضوان اللہ کے اور جنت کے پس مقرر تیار کیا اللہ نے واسطے تیرے کرامت سے
وہ چیز کہ بہتر ہے تیرے لئے دنیا سے اور جو اوسمین ہے پہر وہ ہمیشہ اوسکو بشارت دیتے اور اوسے گہیرے رہتے
ہین البتہ وہ اوسکے ساتہہ زیادہ تر رحم اور زیادہ تر مہربان ہین مان سے اوسکے بچے کے ساتہہ پہر وہ کہینچتے
ہین اوسکی روح کو نیچے سے ہر ناخن اور جوڑ کے اور مرتا ہے اول فاول اور اوسپر آسانی کیجاتی ہے
گو تم اوسکو حالت شدت مین دیکہتے ہو یہانتک کہ پہونچتی ہے اوسکی ٹہوڑی کو پس البتہ وہ سخت
تر ہے اندر وی کراہت کے واسطے نکلنے کے جسم سے بچے سے جبکہ وہ نکلتا ہے رحم سے پس اونمین سے
ہر فرشتہ مبادرت کرتا ہے کہ کونسا اوسکو قبض کرے سو اوسکے قبض کے ملک الموت متولی ہوتے ہین
پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کو پڑہا قل یتوفاکم ملک الموت الذی
وکل بکم پس اوسکو سفید کفنون مین لیتے ہین پہر اوسکو لگاتے ہین اپنی طرف[۵۲] سو البتہ وہ سخت
تر ہین از روی لزوم کے واسطے اوسکے عورت سے اپنے بچے کے لئے پہر اوس سے مشک کی خوشبو سے

۵۱ یعنی دو صف ۱۲

۵۲ یعنی اوسکو اپنی گود مین لیتی ہین اور چپٹاتی ہین ۱۲

بھی زیادہ اچھی خوشبو اوڑتی ہے پس وہ اوسکی خوشبو کو سونگھتے ہین اور اوسکے سبا شہر رہتے ہین اور کہتے ہین مرحبا ہے بوی پاک اور روح پاک کو اسی اللہ درود بھیج روح پر اور درود بھیج اوس جسم پر جسمین سے وہ نکلی پس اوسکو چڑہا لیجاتے ہین طرف اللہ کے اور اللہ کی ایک خلق ہے ہوا مین کہ اونکی گنتی کو نہین جانتا مگر وہی اونکے لئے اوس سے خوشبو مشک سے زیادہ اچھی اوڑتی ہے تو وہ اوسپر درود بھیجتے ہین اور اوسکے سبا شہر رہتے ہین اور اوسکے لئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہین پس درود بھیجتا ہے اوسپر ہر فرشتہ ہر آسمان مین جنپر وہ گذرتی ہے یہانتک کہ پہونچاتے ہین اوسکو طرف مالک جبار کے پس جبار تعالی فرماتا ہے مرحبا ہے نفس پاک کو اور جسم کو جسمین سے وہ نکلی اور جبکہ رب کسی شئی کے لئے مرحبا کہتا ہے تو اوسکے واسطے ہر چیز مرحبا کہتی ہے اور ہر تنگی اوس سے جاتی رہتی ہے پھر اس نفس پاک کے لئے فرماتا ہے داخل کرو اوسکو جنت مین دکہاؤ اوسکو ٹھکانا اوسکا جنت سے اور پیش کرو واسطے اوسکے جو اوسکے لئے مینے تیار کیا ہے کرامت و نعیم سے پھر اوسکو زمین کی طرف لیجاؤ پس بیشک حکم کرچکا ہون کہ مینے اوسی سے اونکو پیدا کیا اور اوسی مین اونکو پھر لیجاؤنگا اور اوسی سے اونکو دوبارہ نکالونگا پس قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے البتہ وہ سخت تر ہے ازروی کراہت کے واسطے نکلنے کے اوس سے جسوقت کہ نکلتی تہی جسم سے اور کہتی ہے تم مجھے کہان لئے جاتے ہو طرف اوس جسم کے جسکے اندر مین تہی وہ کہتے ہین ہم اسکے ساتھ مامور ہین سو ضرور ہے تیرے لئے اس سے پس وہ اوسکو اوتار لاتی ہین اتنی دیر مین کہ لوگ اوسکے غسل و کفن سے فارغ ہون پھر وہ اوس روح کو اوسکے جسم و کفن کے کپڑون مین داخل کر دیتے ہین اسکو ابن مردویہ و ابن مندہ نے نہایت کمزور سند سے روایت کیا ہے ابن ابی حاتم نے سدی سے روایت کیا ہے کہا جبکہ کافر کی روح لی جاتی ہے تو اوسکو زمین کے فرشتے مارتے ہین یہانتک کہ آسمان مین مرتفع ہوتی ہے پس جب آسمان کو پہونچتی ہے تو اوسے آسمان کے فرشتے مارتے ہین پس اوترتی ہے تو اوسکو زمین کے فرشتے مارتے ہین اوپر جاتی ہے تو اوسے آسمان دنیا کے فرشتے مارتے ہین پس وہ سب سے نیچے زمین کی طرف اوترجاتی ہے

فصل فرشتے مومن کے اچھی عمل اور کافر کی بُری عمل کا ذکر کرتے ہین

ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ نکلتی ہے جان مومن کی اور وہ مشک سے بھی زیادہ خوشبو ہوتی ہے پس چڑہا لیجاتے ہین اوسکو فرشتے جنہون نے اوسکو وفات دی پھر ملتے ہین اوسے فرشتے آسمان کے ورے پس کہتے ہین کون ہے یہ تمہارے ساتھہ وہ کہتے ہین فلان ہے اور ذکر کرتے ہین اوسکو ساتھہ احسن عمل اوسکے کے کہتے ہین حیاک اللہ وحیّانا من معکم پھر اوسکے لیئے آسمان کے دروازے کہولے جاتے ہین پس اوسکا مونہہ روشن ہوجاتا ہے پھر رب کے پاس آتا ہے اور البتہ اوسکے مونھہ کے لیئے ایک روشنی ہوتی ہے مثل سورج کے کہا اور کافر پس نکلتی ہے جان اوسکی اور وہ مردار سے بہی زیادہ بدبودار ہوتی ہے چڑہا لیجاتے ہین اوسکو فرشتے جنہون نے اوسکو وفات دی پس ملتے ہین اوسنے او فرشتے آسمان کے ورے پس کہتے ہین یہ کون ہے تمہارے ساتھہ کہتے ہین فلان ہے اور ذکر کرتے ہین اوسکو ساتھہ نہایت بُرے اوسکے عمل کے وہ کہتے ہین پھیر لیجاؤ اوسکو اللہ نے اوسپر کچھہ ظلم نہین کیا ہے اور ابو موسی رضی اللہ عنہ نے یہ آیت شریف پڑہی ولایدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط

فصل بیان مین تفسیر من راق کے

ابن ابی الدنیا و ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قیل من راق کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہا کہ کہا جاتا ہے کون چڑہاتا ہے اوسکی روح کو رحمت کے فرشتے یا عذاب کے فرشتے ۲ ابن ابی الدنیا نے یزید رقاشی رضی اللہ عنہ سے تفسیر مین آیت موصوفہ کے روایت کیا ہے کہا فرشتے بعض بعض سے کہتے ہین کون سے دروازے سے اسکا عمل چڑہایا جاتا تھا کہ اوس سے اسکی روح چڑہائی جاوے ۳ ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے تفسیر مین والتفت الساق بالساق کے کہا لوگ تو اوسکے بدن کی تجہیز کرتے ہین اور فرشتے اوسکی روح کی

فصل ملائکہ فقط مرتے وقت مومن کی تعریف فاجر کی مذمت کرتے ہین

ابن ابی الدنیا نے وہیب بن ورد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ نہین ہے

کوئی مومن کہ مرے یہانتک کہ دکھائی دیتے ہین اوسکو دونون فرشتے اوسکے جوکہ نگاہبانی کرتے تھے اوسپر اوسکے عمل کی دنیا مین پس اگر وہ طاعت الٰہی کے ساتھہ اونکا مصاحب رہا ہے تو اوس سے کہتے ہین جزاک اللہ عنا من جلیس خیرا پس بہت سی اچھی مجلسون مین تو نے ہمکو بٹھایا اور بہت سے عمل صالح مین تو نے ہمکو حاضر کیا اور بہت سی اچھی باتین تو نے ہمکو سنائین فجزاک اللہ عنا من جلیس خیرا اور اگر وہ اسکے سوا اور باتون مین اونکا مصاحب رہا ہے جنمین اللہ تعالیٰ کی کوئی رضا نہین ہے تو انھر اپنی (؟) کو اوسپر لوٹا دیتے ہین پس کہتے ہین لا جزاک اللہ عنا من جلیس شرا پس بہت سی بری مجلسون مین تو نے ہمکو بٹھایا اور بہت سے برے کامون مین تو نے ہمکو حاضر کیا اور بہت سی بری باتین تو نے ہمکو سنائین فلا جزاک اللہ عنا من جلیس خیرا کہا پس یہ ہے بلند ہونا بصر میت کا طرف اوسکے اور وہ کبھی دنیا کی طرف نہ پھرے گی ٭ سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ بندہ مومن کو جبکہ موت حاضر ہوتی ہے تو اوسکے دو فرشتے جوکہ اوسکے ساتھہ رہتے تھے زمانہ حیات مین اوسکی حفاظت کرتے تھے جبکہ اسکے گھر والے روتے ہین تو وہ کہتے ہین ہمکو چھوڑو کہ ہم اپنے مصاحب پر ثنا کرین اوس چیز کے ساتھہ جسکو ہم اوس سے جانتے ہین پس کہتے ہین رحمک اللہ وجزاک من صاحب خیر بیشک البتہ تو تھا بہت جلدی کرنے والا طرف طاعت اللہ کے بہت سستی کرنیوالا اللہ کی نافرمانی سے اور بیشک البتہ تو وہ شخص تھا کہ ہم تیرے غیب سے امن مین تھے سو ہم چڑھتے ہین پس تو ہمکو مشغول نہ کر ذکر سے ساتھہ فرشتون کے اور جبکہ برے بندے کو موت حاضر ہوتی ہے اور اوسکے گھر والے روتے چیختے چلاتے ہین تو دونون فرشتے کھڑے ہوتے ہین پس کہتے ہین ہمکو چھوڑو کہ ہم اوسپر ثنا کرین اوس چیز کے ساتھہ جسکو ہم اوس سے جانتے ہین پس کہتے ہین جزاک اللہ من صاحب شر بیشک تو بہت دیر کرنیوالا تھا اللہ کی طاعت سے اور بہت جلدی کرنیوالا طرف اوسکی معصیت کے اور ہم تیرے غیب سے امن مین نہین ہوتے تھے پھر وہ آسمان کی طرف چڑہ جاتے ہین ٭

فصل مردے وقت اہل مجلس کی صورتین نظر آتی ہین

ابن ابی الدنیا نے اور بیہقی نے شعب مین اور ابو نعیم نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا

نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر اوسکے اہل مجلس اوسپر پیش کئے جاتے ہین اگر ہے وہ اہل ذکر سے تو اہل ذکر سے اور اگر اہل لہو سے ہے تو اہل لہو سے ٢ ابن ابی شیبہ نے طریق مجاہد سے یزید بن سنجرہ صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی میت کہ مرے یہانتک کہ صورت بنائی جاتی ہین اوسکے لئے اوسکے ہمنشین نزدیک اوسکی موت کے اگر ہے وہ اہل لہو تو اہل لہو اور اگر اہل ذکر ہے تو اہل ذکر ٣ تخفہ کا بیہقی نے شعب مین ربیع بن بزرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور یہ عابد تھے بصرہ مین کہا بیٹھے پایا لوگون کو شام مین ایک آدمی سے کہا گیا کہ لا الہ الا اللہ کہہ اوسنے کہا تو پی اور مجھے پلا یعنی شراب ایک اور آدمی سے اہواز مین کہا گیا اے فلان لا الہ الا اللہ کہہ وہ کہنے لگا دہ یازدہ دوازدہ ایک اور آدمی سے یہان بصرہ مین کہا گیا اے فلان لا الہ الا اللہ کہہ وہ کہنے لگا

یا رب قائلة یوما وقد تعبت
کیف الطریق الی حمام منجاب

ابوبکر نے کہا یہ ایک آدمی تہا کہ اوس سے ایک عورت نے حمام کی راہ پوچھی اوسنے اپنا گھر بتا دیا پس کہا یعنی اس شعر کو نزدیک موت کے مین کہتا ہون اسکا پورا قصہ محاسن الحسنین مین مسطور ہے

فصل مرتے وقت اچھے برے اعمال کی صورت نظر آتی ہے

ا ابن ابی الدنیا نے ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر صورت بنائی جاتی ہین واسطے اوسکے اعمال اچھے اوسکے اور اعمال برے پس اپنے حسنات کی طرف نظر بلند کرتا ہے اور سیئات سے نگاہ نیچی کرتا ہے ٢ حسن رضی اللہ عنہ سے تفسیر ینبأ الانسان یومئذ بما قدم واخر مین روایت کیا ہے کہا کہ موت کے وقت اوسکے نگاہبان فرشتے اوترتے ہین پس وہ خیر و شر کو اوسپر پیش کرتے ہین سو جبکہ نیکی کو دیکھتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور منھ چمکنے لگتا ہے اور جب بدی کو دیکھتا ہے تو انگلی کاٹتا ہے اور تیوری چڑہاتا ہے ٣ حنظلہ بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا میرا ایک غلام مرا یعنی مرنیکے قریب ہوا پس اوسنے شروع کیا کہ ایک بار منھ ڈہانکتا تہا اور ایک بار کہول دیتا تہا مینے اسکا ذکر مجاہد سے کیا اونہون نے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ مؤمن کی جان نہین نکلتی یہانتک کہ پیش کیا جاتا ہے اوسپر عمل اوسکا خیر و شر ٤ حکایت بزار و طبرانی نے کبیر مین سلمان

رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص پر داخل ہوئے انصار سے اور وہ موت
مین تہا فرمایا تو کیا پاتا ہے کہا مین پاتا ہون اپنے آپ کو ساتہہ خیر کے اور مقرر حاضر ہوئے مجہکو وہ یعنی
دو شخص ایک اونمین کا کالا ہے اور دوسرا سفید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اونمین کا کونسا
تجسے زیادہ تر قریب ہے اوسنے کہا کالا فرمایا بیشک خیر قلیل اور شر کثیر ہے کہا پس نفع دیجئے مجہکو آپ سے
یا رسول اللہ ساتہہ ایک دعا کے آپ نے فرمایا الٰہی کثیر کو بخش اور قلیل کو بڑہا پہر فرمایا تو کیا دیکہتا ہے کہا
قربان ہون آپ پر سے میرے باپ مان مین خیر کو دیکہتا ہون کہ بڑہتی ہے اور شر مضمحل ہو رہا ہے اور کالا
مجہسے پیچہے ہٹ گیا فرمایا ای عملک املک کہا مین پانی پلایا کرتا تہا پہر فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے کہ مین البتہ جانتا ہون کہ جس چیز کی وہ ملاقات کرتا ہے نہین ہے اوس سے کوئی رگ مگر وہ
موت کے سبب سے علیحدہ دردناک ہو رہی ہے ⁂

فصل فرشتے موت کے وقت میت کے اعضا کو سونگہتے ہین

ابن ابی الدنیا نے ابو مکین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ آدمی کو موت حاضر ہوتی ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے کہ تو اوسکا
سر سونگہہ وہ کہتا ہے مین اوسکے سر مین قرآن کو پاتا ہون کہا تو اوسکے دل کو سونگہہ وہ کہتا ہے مین اوسکے دل مین روزہ پاتا
ہون کہا اوسکے پاؤن کو سونگہہ وہ کہتا ہے مین اوسکے پاؤن مین قیام پاتا ہون کہا اوسنے اپنے نفس کی حفاظت کی اللہ
اوسکو محفوظ رکہے ۳ حکایت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ کا بہتیجا ماجن تہا اوسکی بیماری سخت ہوئی اونہون
نے اوسکی بیماری مین عیادت نہ کی جبکہ حالت نزع مین ہوا تو ابو قلابہ نے کہا کہ وہ میرے بہائی کا بیٹا
ہے اور امر اوسکا طرف اللہ کے ہے پس وہ اوس رات نزدیک اوسکے بیدار رہے وہ جاگ رہے تہے کہ ناگاہ
دو آدمی کالے ہین اونکے ساتہہ تہکلے ہی پہر دو فرشتے گہر کی چہت سے اوترے ابو قلابہ نے کہا کہ مین سنتا ہون کہ ایک دوسرے
سے کہتا ہے کہ تو اس آدمی کی طرف جا آیا پاتا ہے تو نزدیک اوسکے کچہہ خیر پس وہ متوجہ ہوا جبکہ میرے
بہتیجے کے قریب آیا تو اوسنے اوسکا سر سونگہا پہر اوسکا پیٹ سونگہا پہر اوسکے دونون پاؤن سونگہے
پہر وہ اپنے صاحب کی طرف گیا مین اوسکو سنتا ہون کہ وہ کہتا ہے مینے اوسکے سر کو سونگہا سو اوسکے
سر مین کچہہ قرآن نہ پایا اوسکے پیٹ کو سونگہا تو مینے نہین پایا کہ اوسنے ایک روزہ رکہا ہو اوسکے پاؤن

کوسونگہا سونہ پایا اوسکو کہ ایک رات کہڑا رہا ہو پہر اوسکا صاحب آیا پس اوسنے اوسکا سر سونگہا پہر
اوسکی دونون ہتیلیون کو سونگہا پہر اوسکے پیٹ کو سونگہا پہر اوسکے دونون پاؤن کو سونگہا ہین اوسکو
سنتا ہون کہ وہ کہتا ہے بڑے تعجب کی بات ہے کہ بیشک اسکو اللہ نے امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے لکہا ہے حال آنکہ اسمین ان خصلتون سے کوئی خصلت نہین ہے پہر اوسنے دیکہا اوسکا مونہہ
کہولا پہر اوسکی زبان کی نوک کو پکڑا پس اوسے نچوڑا پہر مین اوسکو سنتا ہون کہ کہتا ہے اللہ اکبر پاتا ہون مین
اوسکے لئے ایک تکبیر کہ اوسکو انطاکیہ مین اخلاص سے کہا تہا پس اوس سے مشک کی خوشبو اوڑی پہر اوسکی
روح کو قبض کیا پہر وہ چلا گیا ہین اوسکو سنتا ہون کہ وہ دونون کانون سے کہتا ہے اور وہ گہر کے دروازے
پر ہین کہ تم لوٹ جاؤ تمہارے لئے اوسکی طرف کوئی راہ نہین ہے جب صبح ہوئی تو ابو قلابہ نے لوگون کو اوسکی
خبر دی جو دیکہا تہا پس کہا گیا ای ابو قلابہ انہا بانطاکیۃ کہا تہا ابو قلابہ نے کہا نہین قسم ہے اوسکی کہ نہین
ہے کوئی معبود مگر وہ نہین سنا مینے اوسکو فرشتون کے مونہہ سے مگر بانطاکیۃ پس جلدی کی لوگون نے
طرف جنازہ برادرزادہ ابو قلابہ کے روایت کیا اسکو حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین طریق نضر بن معبد
ابو مخذم سے ابو قلابہ سے

فصل مرتی وقت فرشتے میت کے اعضا کو چہوتے ہین

احکایت داؤد بن ابی ہند رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ بہت سخت بیمار ہوئے پس کہا کہ مینے طرف
ایک آدمی کے دیکہا کہ وہ آیا اوسکا سر بڑا اور مونڈہے پر گوشت تہے گویا وہ اون لوگون مین سے تہا جنکو زط
کہتے ہین کہا جبکہ مینے اوسکو دیکہا تو انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور مینے کہا وہ مجہے قبض کریگا کیا مین کافر
ہون مینے سنا تہا کہ کفار کی جانون کو کالا فرشتہ قبض کرتا ہے کہا پس میری یہ حالت تہی کہ مینے سنا کہ گہر کی
چہت ٹوٹتی ہے پہر وہ کہل گئی یہانتک کہ مینے آسمان کو دیکہا پہر مجہپر ایک آدمی اترا اوسپر سفید کپڑے
تہے پہر اوسکے پیچہے دوسرا اوترا پس وہ دو ہوگئے وہ کالے آدمی پر چیخے وہ پیچہے ہٹ گیا اور دور سے
میری طرف دیکہنے لگا اور وہ دونون اوسے ڈانٹتے تہے پس اونمین سے ایک تو میرے سر کے نزدیک بیٹہا
اور دوسرا پانؤن کے نزدیک سر والے نے پانؤن والے سے کہا تو اسکو لمس کر یعنی چہو اوسنے میری

علاقہ مشہوری ست عظیم در ملک روم متصل شام ۱۲

لہ ایک قوم کو کہتے ہین مجمع البحار مین لکہا ہے کہ وہ ایک جنس سے ہے سودان وہنود سے واللہ اعلم ۱۲

قال فی القاموس بالضم جیل من الہند ۱۲

انگلیون کے درمیان مین چہوا پہر اوس سے کہاکہ یہان پانون سے نماز کی طرف بہت جاتا تہا پہر پانون وا لے نے مہر والے سے کہاکہ توچہوا وسنے میرے گوشے کو چہوا پہر کہاکہ تر ہے الله کے ذکر سے اسکو ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت مین داؤد سے روایت کیا ہے ۱۲ حکایت ابن ابی الدنیا وابن عساکر نے شہر بن حوشب رضی الله عنہ سے روایت کیا ہے کہا میرا ایک بہتیجا تہا وہ حدیث پڑہتا تہا مین اوسکو غزوہ مین اپنے ہمراہ لیگیا وہ بیمار ہوگیا پس بعض صوامع مین داخل ہوا مین کہڑا ہوا نماز پڑہ رہا تہا کہ صومعہ شق ہوگیا دو فرشتے سفید اور دو کالے داخل ہوئے پس سفید اوسکے داہنی طرف اور سیاہ اوسکے بائین جانب بیٹھے پہر سفید فرشتون نے اپنے ہاتہون سے اوسکو چہوا اور سیاہ فرشتون نے کہا ہم اوسکے زیادہ تر حقدار ہین اور سفید نے کہا ہرگز یون نہین پس انہین سے ایک نے اپنی دو انگلیان لیکے اوسکے موتہہ مین داخل کین اور اوسکی زبان کو لوٹا پہر کہا الله اکبر ہم زیادہ تر اوسکے حقدار ہین اوسنے فتح انطاکیہ کے دن ایک تکبیر کہی تہی پس شہر نکلے لوگون کو خبر دی سو وہ اوسکی نماز مین حاضر ہوئے

فصل مرتے وقت پرندے عمل صالح کی جستجو کرتے ہین

۱ حکایت قاسم بن مخیمرہ کہتے ہین کہ ابو قلابہ جرمی رضی الله عنہ کا ایک بہتیجا تہا محارم سے نہین بچتا تہا پس اوسے موت حاضر ہوئی تو دو پرندے سفید مشابہ گدہ کے آئے گہر کے طاق مین بیٹہہ گئے ایک نے دوسرے سے کہا الله اکبر تو اوتر اسکی جستجو کر اوسنے اپنی چونچ اوسکے پیٹ مین غرق کردی اور یہ بات ابو قلابہ کی آنکہہ کی دیکہی ہوئی ہے پس اوسنے اپنے ساتہی سے کہا الله اکبر تو اوتر اسقدر بیٹے اوسکے پیٹ مین ایک تکبیر پائی ہے جسکو اسنے الله کی راہ مین انطاکیہ کی فصیل پر کہا تہا پس دونون پرندون نے ایک سفید کپڑا نکالا پہر اوسکی روح کو اوسمین لپیٹا پہر اوسے اوٹہایا پہر کہا ای ابو قلابہ تو اپنے بہتیجے کی طرف کہڑا ہوا اوسکو دفن کر وہ تو اہل جنت سے ہے ابو قلابہ لوگون کے نزدیک پسندیدہ آدمی تہے لوگون کی طرف نکلے جو دیکہا تہا اوسکی خبر لوگون کو دی پس مینے کسی جنازے کو نہین دیکہا کہ اوس سے زیادہ لوگ ہون اسکو لالکائی نے سنت مین طریق اوزاعی رضی الله عنہ سے روایت کیا ہے ۲ حکایت لالکائی نے سنت مین میمون مرادی رضی الله عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہمارے نزدیک ایک واعظ رہزن تہا وہ مرگیا لوگون نے

اوس کے کنارہ کیا اور پھینکا یا مین بیٹھ گیا اوسمین اور اوس کے لوگون کے کیسو ہونہین فکر کرنے لگا ناگہان مینے غلبہ نیند سے
اپنا سر ہلایا یعنی مجھے نیند آگئی پس ناگاہ دو پرندے سفید تھے ایک نے دوسرے سے کہا تو داخل ہو پس
دیکھہ آیا دیکھتا ہے تو کسی خیر کو وہ اوسکے تالو سے گھسا اور اوسکی دبر سے نکلا اور وہ کہتا ہے کہ مینے
کوئی خیر نہین دیکھی دوسرے نے کہا جلدی نکر پھر وہ اوسکے تالو سے گھسا اور اوسکے تالو سے نکلا
اور وہ کہتا ہے اللہ اکبر ایک کلمہ اوسکی تلی سے چپکا ہوا ہے اور وہ کہہ رہا ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ
پس مینے لوگون سے کہا آؤ

فصل جنب کی وضو نیسی خوف ہے کہ مرتے وقت جبریل علیہ السلام تشریف لاوین

طبرانی نے کبیر مین میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا سورہے جنب فرمایا مین دوست نہین رکھتا کہ سورہے یہانتک کہ وضو کرے پس
بیشک مین ڈرتا ہون اس سے کہ وفات دیا جاوے پس اوسکو جبریل حاضر نہون اس سے معلوم ہوا کہ
مومن کے مرتے وقت جیسے اور فرشتے آتے ہین جبریل علیہ السلام بھی تشریف لاتے ہین ✤

فصل قبض روح اوس شخص کا جو کہ نار کا مستحق ہو چکا ہے

فردوس مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعًا آیا ہے جبکہ حکم کرتا ہے اللہ ملک الموت کو اون لوگون کی
روحین قبض کرنیکا جو کہ مستوجب نار کے ہو چکے ہین میری امت کے گنہگارون سے تو فرماتا ہے خوشخبری دے
اونکو ساتھہ جنت کے بعد انتقام ایسے ایسے کے بقدر اوس چیز کے کہ روکی جاوینگی نار مین ابو نعیم نے ربیع
بن ابی شداد سے روایت کیا ہے کہا اگر نہوتی وہ چیز کہ امید رکھتے ہین مومن اللہ کی کرامت سے اپنے واسطے
بعد موت کے تو دنیا مین اونکے پتے پھٹ جاتے اور اونکے پیٹ دنیا مین پاش پاش ہو جاتے ✤

فصل جمعہ کے دن ہزار بار درود پڑہنے والا مرنے سے پہلے اپنا گھر جنت مین دیکھہ لیتا ہے

اصبہانی نے ترغیب مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
جس شخص نے درود بھیجا مجھپر جمعے کے دن مین ہزار بار وہ نہ مرے گا یہانتک کہ دیکھے اپنا ٹھکانا جنت سے

فصل بشارت مومن بصلاح ولد

ابونعیم نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک مومن البتہ بشارت دیا جاتا ہے ساتھہ صلاح اپنے لڑکے کے بعد اوسکے تاکہ اوسکی آنکھہ ٹھنڈی ہو

فصل بیان مین اونکی جو مرنے وقت دنیا کی طرف پھرنا چاہتے ہین

ابن جریر و ابن منذر نے اپنی تفسیرون مین ابن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ای عائشہ جبکہ مومن ملائکہ کو معائنہ کرتا ہے تو وہ کہتے ہین کہ ہم تجھے دنیا کی طرف پھیر دین پس وہ کہتا ہے طرف گھر ہموم و احزان کے تم تو مجھے آگے بڑھاؤ طرف اللہ کی اور کافر سے کہتے ہین کہ ہم تجھے دنیا کی طرف پھیر دین وہ کہتا ہے ای رب مجھے پھیر دو شاید مین عمل صالح کرون اوسمین جسکو مین چھوڑ آیا

ترمذی و ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا جس شخص کے لیئے مال ہو کہ وہ اوسکو حج خانہ رب تک پہونچا دے یا واجب ہوا و سپر اوسمین زکوٰۃ پھر اوسنے نہ کیا تو وہ سوال رجعت کا کریگا نزدیک موت کے پس ایک آدمی نے کہا ای ابن عباس تم اللہ سے ڈرو رجعت کا سوال تو کافر کرینگے اونہون نے فرمایا مین ابھی تمپر اسباب مین قرآن پڑھتا ہون یا ایہا الذین آمنوا لا تلہکم اموالکم و لا اولادکم آخر سورت تک ابن دیلمی نے حدیث جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مرفوعًا روایت کیا ہے جبکہ حاضر ہوتی ہے انسان کو وفات تو جمع کیجاتی ہے اوسکے لیئے ہر چیز جسکو وہ حق سے روکتا تھا پھر وہ کیجاتی ہے درمیان اوسکے دونون آنکھون کے اسوقت وہ کہتا ہے رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت

فصل بشارت مومن و کافر وقت موت

امام احمد نے ربیع بن خیثم سے اس آیت کی تفسیر مین روایت کیا ہے فاما ان کان من المقربین فروح و ریحان کہا یہ اوسکے لئے وقت موت کے ہے اور رکھہ چھوڑی جاتی ہے واسطے اوسکے آخرت مین جنت و اما ان کان من المکذبین الضالین فنزل من حمیم و تصلیۃ جحیم کہا کہ یہ نزدیک موت کے ہے اور رکھہ چھوڑی جاتی ہے اوسکے لئے آخرت مین آگ ؀

فصل شرابی کی موت

ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فنزل من حمیم کی تفسیر مین روایت کیا ہی نہین نکلتا ہے کافر دار دنیا سے یہانتک کہ پلایا جاتا ہے اوسکو ایک پیالہ حمیم سے اور ضحاک سے اسکی تفسیر مین روایت کیا ہے کہ جو شخص مرا اور وہ شراب پیتا ہے تو ڈالی جاتی ہے اوسکے موںنھہ مین جہنم کی شراب ✤

فصل کفار فجار دنیا سے پیاسے جاتی ہین

امام احمد نے زہد مین ابو عمران جونی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کفار فجار دنیا سے پیاسے نکلتے ہین اور قبرون مین پیاسے داخل ہوتے ہین اور قیامت مین پیاسے حاضر ہونگے اور حکم کیا جاویگا اونکو طرف نار کے پیاسے

فصل ایمان یہود وقت موت

ابن عساکر نے شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ اس آیت شریف سے پوچھے گئے وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ پس کہا کہ یہ یہود مین سے قبض نہین کرتے ملک الموت روح ایک اونکی کی یہانتک کہ آتا ہے اوسکے پاس ایک فرشتہ اور اوسکے سات ایک شعلہ ہوتا ہے نار سے پس وہ اوسکو اوسکے موںنھہ اور دُبر پر مارتا ہے پھر اوس سے کہتا ہے کہ کیا تو اقرار کرتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اوسکے رسول تھے پس وہ اوس سے کہتا رہتا ہے یہانتک کہ وہ اقرار کرتا ہے پس جب اوسنے اقرار کرلیا تو ملک الموت اوسکی روح قبض کرتے ہین ✤

فصل نابینا ملک الموت علیہ السلام کو دیکھتا ہے

ابن ابی الدنیا نے حکم بن ابان سے روایت کیا ہے کہا عکرمہ رضی اللہ عنہ پوچھے گئے کیا اندھا ملک الموت کو دیکھتا ہے جبکہ وہ اوسکی روح قبض کرنے آتے ہین کہا ہان

فصل بندے کی پہچان لوگون سے کب منقطع ہوتی ہے

ابن ماجہ نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کب منقطع ہوتی ہے معرفت بندے کی لوگون سے فرمایا جسوقت وہ معاینہ کرتا ہے قرطبی نے

کہا مراد یہ ہے کہ جبکہ وہ ملک الموت علیہ السّلام کو یا ملائکہ کو دیکھتا ہے ۲ مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کیا نہ دیکھا تمنے انسان کو کہ جب وہ مرتا ہے تو اوسکی بصر بلند ہوتی ہے صحابہ نے عرض کیا ہاں فرمایا پس یہ اوس وقت ہے کہ تابع ہوتی ہے بصر اوسکی اوسکے نفس کو ۳ ابن سعد نے قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک بصر بلند ہوتی ہے واسطے روح کے جبکہ اوسکو چڑہا لیجاتے ہین ۴ ابن ابی الدنیا نے حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ ملک الموت جبکہ انسان کی دہڑکتی رگ کو دباتے ہین تو اوسوقت اوسکی بصر بلند ہوتی ہے اور لوگون سے غافل ہوجاتا ہے ۵ دینوری نے مجالسہ مین سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت جبکہ دباتے ہین وتین یعنی بندے کے دل کی رگ کو تو اوسکی پہچان منقطع ہوجاتی ہے اور اوسکا کلام منقطع ہوجاتا ہے اور دنیا کو بہول جاتا ہے اور جو کچھہ اوسمین ہے اوس سے غافل ہوتا ہے پس اگر وہ سکرات موت کے پلایا نہ جاوے تو جو اوسکے گرد ہین اونکو مارے تلوار سے بسبب شدت اوس چیز کے جسکو وہ اوٹھا رہا ہے ۶ ابن ابی حاتم نے زہیر بن محمد سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت ایک سیڑہی پر بیٹھے ہوتے ہین درمیان آسمان وزمین کے اور واسطے اونکے قاصد ہین فرشتون سے پس جبکہ جان نُغرہ نحر مین ہوتی ہے تو ملک الموت کو اونکی سیڑہی پر دیکھتا ہے اور اوسکی بصر اونکی طرف بلند ہوتی ہے پس وہ اونکو دیکھتا ہے آخر اوس چیز کے کہ مرتا ہے ٭

فصل حربہ ملک الموت علیہ السّلام

ابونعیم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ ملک الموت علیہ السّلام کی ایک برچھی ہے کہ وہ مابین مشرق ومغرب کو پہونچتی ہے پس جبکہ اجل کسی بندے کی دنیا سے پوری ہوجاتی ہے تو وہ اوسکے سر کو اوس برچھی سے مارتے ہین اور کہتے ہین کہ اب تجھکو مردون کے لشکر کی زیارت کرائینگے ۲ ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین طریق جویبر عن الضحاک عن ابن عباس سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ ملک الموت کے لئے ایک حربہ مسموطہ ہے ایک طرف اوسکی مشرق مین دوسرے مغرب مین وہ اوس سے حیات کی رگ کو قطع کرتے ہین ابن عساکر نے کہا اسکا مرفوع ہونا منکر ہے امام غزالی رضی اللہ عنہ نے کشف علوم آخرہ

ہین اسی روایت پر اعتماد فرمایا ہے اور قرطبی رحمہ اللہ تعالی اسپر واقف نہین ہوئے پس کہا کہ مینے اس حربہ کا ذکر نہین پایا مگر اثر بین معاذ رضی اللہ عنہ کے

فصل بیان مین وصف اون فرشتون کی جو کہ مومن و کافر کی روح قبض کرتے ہین

۱ سعید بن منصور نے اپنے سنن مین حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے والنازعات غرقا کی تفسیر مین روایت کیا ہے فرمایا وہ فرشتے ہین کہ کفار کی روحون کو کھینچتے ہین والناشطات نشطا وہ ملائکہ ہین کہ کھینچتے ہین ارواح کفار کو مابین ناخنون اور جلد کے یہانتک کہ اونکو نکالتے ہین والسابحات سبحا وہ فرشتے ہین کہ تیراتے ہین ارواح مومنین کو درمیان آسمان و زمین کے فالسابقات سبقا وہ فرشتے ہین کہ سبقت کرتے ہین بعض بعض پر ساتھہ ارواح مومنین کے طرف اللہ کے فالمدبرات امرا وہ فرشتے ہین کہ تدبیر کرتے ہین بندون کے کام کی ایک سال سے دوسرے سال تک ۲ ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے والنازعات غرقا کی تفسیر مین روایت کیا ہے فرمایا وہ کفار کے نفوس ہین کہ وہ کھینچے جاتے ہین پھر نشط کئے جاتے ہین پھر ڈبوئے جاتے ہین آگ مین ۳ جویبر نے اپنی تفسیر مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے والنازعات غرقا کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہ وہ کفار کی روحین ہین جبکہ وہ ملک الموت علیہ السلام کو دیکھتی ہین پھر وہ اونکو اللہ کے غصے کی خبر دیتے تو ڈوب جاتی ہین پس وہ اونکو کھینچتے ہین کھینچکر پٹھے اور گوشت سے والسابحات سبحا مومنین کی روحین ہین کہ جب وہ ملک الموت کو دیکھتی ہین تو وہ کہتی ہین نکل تو اے نفس پاک طرف روح و ریحان اور رب غیر غضبان کے وہ تیرتی ہین مثل تیرنے غوطہ لگانے والے کے پانی مین ازراہ فرح و شوق کے طرف جنت کے فالسابقات سبقا یعنی چلتی ہین طرف کرامت اللہ کے ۴ ابن ابی حاتم نے ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے والنازعات غرقا والناشطات نشطا کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہا یہ دونون آیتین کفار کے واسطے ہین وقت نزع روح کے بہت سختی سے کھینچی جاتی ہین مثل لوہے کی سیخ کے کہ گیسا وے تو اوسکو اون مین پس اوسکا نکلنا سخت ہوتا ہے والسابحات سبحا فالسابقات سبقا کہا یہ دونون واسطے مومنین کے ہین ۵ سدی سے والنازعات غرقا کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہا نفس جبکہ سینے

مین غرق ہوتا ہے والنّاشطات نشطًا کہا فرشتے روح کو کہینچتے ہین انگلیون اور پانؤن سے والسّابحات سبحًا جبکہ تیرتا ہے نفس پیٹ مین اور متردد ہوتا ہے نزدیک موت کے

فصل

بیان مین حکایات اکابر صالحین کے جو کہ مرے پہر زندہ ہوئے اور روح و ریحان و ملاقات رحمٰن و سیر جنان

وغیرہ امور حقّہ و صادقہ کی خبر دی یا غشی سے افاقہ کے بعد بیان کیا

ابن ابی الدنیا نے کتاب المحتضرین مین طریق مکحول سے حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا تم مردون کے پاس حاضر ہوا اور اونسے نصیحت لو کیونکہ وہ دیکہتے ہین جو تم نہین دیکہتے ابن ابی شیبہ و مروزی نے کتاب الجنائز مین اور سعید بن منصور نے طریق حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تم اپنے مردون کے پاس حاضر ہوا اور اونکو تلقین کرو لا الٰہ الا اللہ کی پس بیشک وہ دیکہتے ہین جو تم نہین دیکہتے اور سنتے ہین جو اونسے کہا جاتا ہے سعید بن منصور نے اپنے سنن مین اور مروزی نے طریق مکحول سے روایت کیا ہے کہا فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تلقین کرو اپنے مردون کو لا الٰہ الا اللہ کی اور سمجہو جو سنو اپنے مطیعین سے پس بیشک متجلّی ہوتے ہین اونکے لئے امور صادقہ *

روح و ریحان و ملاقات رحمٰن

حکایت ابن ابی شیبہ نے ربعی بن حراش رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا ایک شخص آیا اوسنے کہا کہ تیرا بہائی مرگیا پس مین جلدی سے آیا اور اوسکو کپڑے سے ڈہانک دیا تہا مین اوسکے سر کے نزدیک بیٹہا اوسکے لئے استغفار کرنے اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے لگا ناگاہ اوسنے اپنے مونہہ سے کپڑا کہولدیا پس کہا السلام علیک ہمنے کہا وعلیک السلام سبحان اللہ اوسنے کہا سبحان اللہ مینے اللہ پر قدوم کیا بعد تمہارے یعنی بعد مفارقت دنیا کے پس ملا مین روح و ریحان و رب غیر غضبان سے اور پہنایا مجہکو سبز لباس سندس واستبرق سے اور پایا مینے امر کو زیادہ سہل اوس سے جو تم گمان کرتے ہو اور بہروسا نہ کر بیٹہو مینے اپنے رب سے اجازت چاہی کہ مین تمہین خبر دون اور خوشخبری سناؤن تم مجہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اوٹہا لیجاؤ پس بیشک اونہون نے مجہسے عہد فرمایا ہے کہ وہ نجاوینگے یہانتک کہ مین اونکے پاس آؤن پہر وہ اوسی جگہہ

ٹھنڈا ہو گیا یعنی مر گیا ۲ حکایت ابونعیم نے ربعی سے روایت کیا ہے کہا ہم چار بھائی تھے اور میرا بھائی ربیع ہمسے نماز روزے مین بڑہا ہوا تھا اوس کا انتقال ہو گیا اور ہم اوس کے گرد تھے اتنے مین اوسنے اپنے مونھہ سے کپڑا کھولا پس کہا السلام علیکم ہمنے کہا وعلیکم السلام کیا بعد موت کے حیات ہے کہا ہان مینے اپنے رب کی ملاقات کی بعد تمہارے سو مین ملا رب غیر غضبان سے اور وہ پیش آیا مجھسے ساتھہ روح و ریحان و استبرق کے خبردار اور بیشک ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منتظر نماز کے ہین مجھپر تم میری جلدی کرو دیر نہ لگاؤ پہر بجھہ گیا یعنی مر گیا پس یہ قصہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پہونچا فرمایا خبردار بیشک مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ کلام کریگا ایک شخص میری امت سے بعد موت کے ابونعیم نے کہا حدیث مشہور ہے اور بیہقی نے دلائل مین اسکو روایت کیا ہے اور کہا صحیح ہے اسکی صحت مین کوئی شک نہین ہے

شفاعت سورہ سجدہ و حراست تبارک

۱ حکایت جویبر نے اپنی تفسیر مین ابان بن ابی عیاش سے روایت کیا ہے کہا ہم مورق عجلی رضی اللہ عنہ کی وفات مین حاضر ہوئے پس جبکہ وہ ڈہانکے گئے اور ہمنے کہا کہ وہ مر چکے تو ہمنے دیکھا کہ ایک نور ساطع یعنی بلند ۱۲ اونکے سر کے نزدیک بلند ہوا یہانتک کہ اوسنے چہت کو پہاڑا پہر ہمنے دیکھا کہ ایک نور اونکے دونون پانون کے نزدیک سے بلند ہوا اشل پہلے نور کے پہر ہمنے دیکھا کہ ایک نور اونکے وسط سے بلند ہوا پس ہم گہڑی بہر ٹھیرے پہر اونہون نے اپنے مونھہ سے کپڑا کہولا کہا کیا تمنے کوئی چیز دیکھی ہمنے کہا ہان اور جو ہمنے دیکھا تہا وہ اوس سے کہا اوسنے کہا وہ سورہ سجدہ تھی مین اوسے ہر رات پڑہا کرتا تھا وہ نور جو تمنے میرے سر کے نزدیک دیکھا چودہ ۱۴ آیتین اوسکے اول کی تہین اور وہ نور جو تمنے میرے پانون کے نزدیک دیکھا چودہ ۱۴ آیتین اوسکے آخر کی تہین اور وہ نور جو تمنے میرے وسط مین دیکھا خود یہ آیت سجدہ تھی جو پڑہی کہ میرے لئے شفاعت کرے اور سورہ تبارک باقی رہگئی وہ میری حراست کرتی ہے پہر ہو چکے رضی اللہ عنہ ۲ حکایت ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت مین بطریق دیگر مورق عجلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ ہم ایک شخص کی عیادت کو گئے اور اوسپر بیہوشی طاری ہو گئی تہی پس ایک نور اوسکے سر سے نکلا یہانتک کہ چہت

کو آیا اوسسے پہاڑا اور چلدیا پہر ایک نور اوسکی ناف سے نکلا یہانتک کہ اوسنے بہی ایساہی کیا پہر ایک نور اوسکے
دونون پائون سے نکلا یہانتک کہ اوسنے بہی ایساہی کیا پہر اوسے افاقہ ہوا ہمنے اوس سے کہا کیا تجہے معلوم
ہے کہ تجسے کیا ہوا اوسنے کہا ہان وہ نور جو کہ میرے سر سے نکلا وہ تو چودہ آیتین تہین اول الم تنزیل الکتاب سے
اور وہ نور جو میری ناف سے نکلا سو وہ آیت سجدہ تہی اور وہ نور جو میرے پائون سے نکلا وہ آخر سورہ سجدہ تہی
گہئین کہ میرے لئے شفاعت کرین اور سورہ تبارک نزدیک میرے باقی رہی کہ میری حراست کرے مین ان دونون
سورتون کو ہر رات پڑہا کرتا تہا ـ **حکایت** ابن ابی الدنیا و ابن سعد نے بطریق دیگر ثابت بنانی رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ اور ایک اور آدمی مطرف بن عبد اللہ بن شخیر پر داخل ہوئے اونکی عیادت کے لئے
پس انہون نے اونکو بیہوش پایا کہا پس بلند ہوئے اونسے تین نور ایک نور اونکے سر سے اور ایک نور اونکے
وسط سے اور ایک اونکے دونون پائون سے اسنے ہمکو ہول مین ڈالا جب وہ ہوش مین آئے تو ہمنے اونسے
کہا کہ البتہ ہمنے ایک چیز دیکہی کہ اوسنے ہمکو ڈرادیا کہا وہ کیا ہے ہمنے اونکو خبر دی کہا تمنے یہ دیکہا ہمنے کہا ہان
کہا یہ الم السجدہ ہے اور وہ اونتیس آیتین ہین اول اوسکا میرے سر سے بلند ہوا اور وسط اوسکا میرے وسط سے
اور آخر اوسکا میرے پائون سے وہ چڑہ گئی کہ میرے لئے شفاعت کرے اور یہ تبارک ہے کہ میری حراست
کرتی ہے کہا پہر وہ مرگئے رحمہ اللہ تعالی

رؤیت نور

حکایت ابو الحسین بن سہری نے کتاب کرامات اولیاء مین عبد الرحمن بن زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے (الحسن)
روایت کیا ہے کہ ابن المنکدر رضی اللہ عنہ اپنے ساتہہ نور دیکہا کرتے تہے جبکہ اونکو موت حاضر ہوئی تو
اونسے اوس نور کا ذکر کیا گیا جسکو وہ اپنی زندگی مین دیکہتے تہے فرمایا وہ یہ ہے رضی اللہ عنہ ؛؛

ضحک و تبسم بعد موت

حکایت ابن ابی الدنیا نے حارث غنوی سے روایت کیا ہے کہا کہ ربیع بن حراش رضی اللہ عنہ نے
قسم کہائی کہ نہ ہنسین یہانتک کہ جان لین کہ اونکا ٹہکانا کہان ہے پس وہ نہ ہنسے مگر بعد موت کے انکے بعد
ربعی انکے بہائی نے قسم کہائی کہ نہ ہنسین یہانتک کہ جان لین کہ وہ جنت مین ہین یا نار مین حارث نے کہا

کہ مجہے اونکے نہلانے والے نے خبر دی کہ وہ تبسم کرتے رہے اپنے تختے پر اور ہم اونکو نہلاتے تھے
یہانتک کہ ہم اوس سے فارغ ہوئے

قاطع رحم و مدمن خمر و مشرک جنت مین داخل نہونگے

حکایت ابن ابی الدنیا نے بشیر بن خلف سے روایت کیا ہے کہ دو بیٹی بیبیان کی مرین اونکو نہلایا کفنایا پہر اونہون نے حرکت کی اور لوگون کی طرف دیکہا پس کہا تم خوش ہو جاؤ پس بیشک بیٹے کام کو اوس سے زیادہ تر آسان پایا جس سے تم ڈراتے تھے اور پایا میںنے کہ نہ داخل ہوگا جنت مین رحم قطع کرنیوالا اور نہ ہمیشہ شراب پینے والا اور نہ مشرک

شیخین رض کی برا کہنے والے پر فرشتے لعنت کرتی ہین

حکایت ابن ابی الدنیا نے خلف بن حوشب سے روایت کیا ہے کہا ایک آدمی مدائن مین مر گیا اور کپڑے سے ڈہانک دیا گیا پس کپڑے کو ہلایا پہر اوسے اپنے اوپر سے کہولا کہا ایک قوم ہے کہ اونکی ڈارہیان خضاب کی ہوئی ہین وہ اس مسجد مین ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو لعنت کرتے ہین اور اونسے تبرا کرتے ہین اور وہ فرشتے کہ میری روح قبض کرنیکو آئے وہ اوس قوم کو لعنت کرتے ہین اور اونسے تبرا کرتے ہین پہر وہ مردہ ہو گیا جیسا تہا

شیخین رض کو برا کہنا موجب دخول نار ہی

حکایت ابن ابی الدنیا نے بطریق دیگر عبد الملک بن عمیر اور ابو الخصیب بشیر سے روایت کیا ہے اور لفظ اوسکا یہ ہے کہ مین ایک میت پر داخل ہوا مدائن مین اور اوسکے پیٹ پر ایک اینٹ تہی پس ہم اس حال مین تہے کہ اوسنے ایک جست کی کہ اینٹ اوسکے پیٹ سے گر پڑی اور وہ ویل و ثبور پکارنے لگا جبکہ اوسکے اصحاب نے یہ دیکہا تو متفرق ہو گئے مین اوس سے قریب ہوا میںنے کہا تو نے کیا دیکہا تیرا کیا حال ہے کہا مین مشیخہ اہل کوفہ کی صحبت مین رہا پس اونہون نے مجہے اپنی رای مین داخل کیا سب ابو بکر و عمر پر اور اون دونون سے بری ہونے پر میںنے کہا پس تو اللہ سے مغفرت مانگ اور پہر نہ کرنا کہا یہ اب مجہکو کیا نفع دیگا مجہے تو میرے داخل ہونے کی جگہہ لیگئی نار سے سو مین اوسکو دکہایا گیا پہر مجہسے کہا گیا کہ تو ابہی اپنے اصحاب کی طرف جاوے اور جو تو نے دیکہا ہے اونسے بیان کرے پہر اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹ آوے پس

مین نہین جانتا کہ اوسکی بات پوری ہوئی یا وہ مردہ ہوگیا اپنی اگلی حالت پر ۔

دیکھنا عبد الملک و حجاج کو نار مین

حکایت ابن عساکر نے ابو مسہر سے روایت کیا ہے کہا ایک شخص ہمارے نزدیک مدینہ مین مرگیا جبکہ نہلانے کی جگہہ پر رکہا گیا تاکہ نہلایا جاوے تو وہ برابر بیٹھ گیا پہر اپنے ہاتھ کو دونون آنکھون کی طرف جہکایا کہا دیکھا میری آنکھون نے دیکھا میری آنکھون نے دیکھا میری آنکھون نے طرف عبد الملک بن مروان اور حجاج بن یوسف کے کہ وہ اپنی آنتون کو آگ مین کہینچ رہے ہین پہر وہ لیٹ گیا جیسا تہا ویسا ہوگیا ۔

دیکھنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو رفیق اعلی مین اور عبد الملک و حجاج کو نار مین

حکایت ابن عساکر و ابن ابی الدنیا نے زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ پر بیہوشی طاری ہوئی پہر ہوش مین آئے پس کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ عبد الرحمن بن عوف رفیق اعلی مین ہین عبد الملک و حجاج اپنی آنتون کو نار مین کہینچ رہے ہین یہ قصہ عبد الملک و حجاج کی حکومت سے کچھ پہلے ہوا تہا کیونکہ مسور رضی اللہ عنہ مکے مین مرے جسدن کہ یزید بن معاویہ کے مرنے کی خبر آئی سنہ ۶۴ ہجری مین اور حکومت حجاج کی بعد ستر کے ہوئی ۔

عذاب قاضی بسبب رعایت احد الخصمین

حکایت ابن ابی الدنیا نے عطاء خراسانی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے بنی اسرائیل مین سے چالیس برس قضا کی جب اوسکو موت آئی تو کہا مین گمان کرتا ہون کہ مین اپنی بیماری مین مرنیوالا ہون پس اگر مین مرجاؤن تو تم مجھے اپنے نزدیک چار یا پانچ دن روک رکہنا پہر اگر تم مجھ سے کوئی چیز دیکھو تو تم مین سے کوئی آدمی مجھے پکارے جبکہ وہ مرگیا تو ایک صندوق مین رکہا گیا تین دن جب گذر چکے تو اوسکی بدبو نے اونکو ستایا پس ایک آدمی نے اونمین سے اوسکو پکارا اے فلان یہ کیا بو ہے اوسکے لیے حکم دیا گیا وہ بولا کہا مین تم مین چالیس برس قضا کا حاکم رہا مجھے کسی چیز نے شک مین نہ ڈالا یعنی مین کسی تہمت مین نہین پہنسا مگر دو آدمی میرے پاس آئے اور میرے لیے اونمین سے ایک مین خواہش تہی پس مین اوس سے سنتا تہا اپنے کان کے ساتھ جو اوسکے متصل تہا زیادہ تر اوس سے جو مین سنتا تہا ساتھ دوسرے کے

سو یہ بدبو اوس کان سے ہے اللہ تعالیٰ نے اوسکا کان ٹھیک دیا پس وہ مرگیا ۞

دیکھنا جعفر بن زبیر رضی اللہ عنہ کو ساتوین آسمان مین

حکایت ابن عساکر نے کئی طریق سے قرہ بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ایک عورت کو ہمارے گھر والونمین سے سات دن تک عروج روح رہا اونکو اوسکے دفن کرنیسے کوئی چیز مانع نہ تھی مگر ایک رگ اوسکی ورید مین حرکت کرتے تھے پہر وہ بولے کہا جعفر بن زبیر نے کیا کیا اور جعفر اون دنونمین مر چکے تھے جنمین اوسکو ہوش نہ تھا پس کہا واللہ البتہ مینے اوسکو ساتوین آسمان مین دیکھا ہے اور فرشتے اوسکی بشارت کرتے ہین مین اوسے اوسکے کفن کے کپڑون مین پہچانتی ہون اور فرشتے کہہ رہے ہین کہ مقرر محسن آیا مقرر محسن آیا

ملا رگ گردن ۱۲

دیکھنا ثواب اعمال کا

حکایت ابن ابی الدنیا نے صالح بن حی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے ایک اپنے پڑوسی نے خبر دی کہ ایک شخص کی روح کو عروج ہوا اوسپر اوسکا عمل پیش کیا گیا کہا پس جس گناہ سے مینے استغفار کرلی تھی سو نہین دیکھا مینے مگر وہ میرے لئے بخشا گیا اور جس گناہ سے مینے استغفار نہ کی تھی نہ دیکھا مینے اوسکو مگر پایا اوسے جونکا تون یہانتک کہ ایک دانہ انار کا ایک دن مینے اوسے اوٹھایا تھا پس اوسکے سبب سے میرے لئے ایک نیکی لکہی گئی اور ایک رات مین کھڑا ہوا نماز پڑہنے لگا مینے اپنی آواز بلند کی میرے ایک پڑوسی نے سنی پس وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑہی سو اوسکے سبب سے میرے لئے ایک نیکی لکہی گئی اور ایک دن کسی مسکین کو مینے ایک درہم دیا نزدیک ایک قوم کے نہین دیا مینے اوسکو مگر اونکے سبب سے پس پایا مینے اوسکو نہ واسطے میرے نہ مجہپر یعنی اوسکا نہ ثواب نہ عقاب ۞

فضیلت عمل بحق کی زمانہ جور مین

حکایت ابن عساکر نے ابن الماجشون سے روایت کیا ہے کہا میرے باپ ماجشون کی روح کو عروج ہوا ہمنے اونکو تختۂ غسل پر رکھا اور ہمنے کہا لوگون سے کہ انکو لیجاوینگے پس ایک نہلانے والا اونکے پاس آیا اوسنے دیکھا کہ ایک رگ اونکے دونون پاؤن کے نیچے کی حرکت کرتی ہے ہمنے اونکو ڈال رکھا جب تین دن ہو چکے تو وہ سیدہے بیٹھہ گئے کہا ستّو لاؤ وہ لایا گیا اوسکو پیا ہمنے کہا خبر دو ہمکو جو تمنے دیکھا کہا ہان میری روح

کو عروج ہوا پس فرشتہ مجھے چڑہا لیگیا یہانتک کہ سماء دنیا کو آیا دروازہ کہولنے کو کہا پس اوسکے لیئے کہولا گیا
پہر اسی طرح اور آسمانون مین یہانتک کہ پہونچا ساتوین آسمان تک پس اوس سے کہا گیا تیرے ساتہہ کون ہے
کہا ماجشون اوس سے کہا گیا ابہی اوسکا وقت نہین آیا اوسکی عمر سے اتنا اتنا باقی ہے پہر وہ اوترا پس مینے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اونکے داہنی طرف اور عمر رضی اللہ عنہ کو بائین طرف
دیکہا اور عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کو آپکے روبرو دیکہا مینے اوس سے کہا جو میرے ساتہہ تہا یہ کون ہین
اوسنے کہا کیا تو انکو نہین پہچانتا مینے کہا کہ مینے دوست رکہا کہ تثبت کرون یعنی یقیناً جان لون کہا یہ عمر
بن عبد العزیز ہین مینے کہا وہ تو بہت ہی قریب المجلس ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا اونہون نے
عمل کیا ہے حق کے ساتہہ زمانہ جور مین اور ان دونون نے حق کے ساتہہ عمل کیا ہے زمانہ حق مین ۱۲

سعادت مان کے پیٹ مین ہوتی ہے

حکایت ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ
عنہ بیمار ہوئے اونپر بیہوشی طاری ہوئی یہانتک کہ لوگون نے گمان کیا کہ اونکی جان نکل گئی حتی کہ اونکے
پاس سے اوٹہہ کہڑے ہوئے اور اونکو کپڑے سے ڈہانک دیا پہر وہ ہوش مین آئے کہا میرے پاس دو فرشتے
درشت خو درشت گو آئے اونہون نے کہا تو ہمارے ساتہہ چل ہم تیرا محاکمہ کرینگے طرف عزیز امین کے پس وہ مجہے
لیگئے اونسے دو فرشتے اور ملے وہ اونسے نرمی و رحم مین بڑہے ہوئے تہے اونہون نے کہا تم اسکو کہان لیئے
جاتے ہو کہا ہم اسکا محاکمہ کرینگے طرف عزیز امین کے اونہون نے کہا تم اسے چہوڑ دو یہ تو اونمین سے ہے
جنکے لئے سعادت سابق ہو چکی اور وہ مان کے پیٹ مین تہے حضرت عبد الرحمن اسکے بعد مہینا بہر زندہ رہے
پہر انتقال ہوا رضی اللہ عنہ اسکو ابن ابی الدنیا نے اور حاکم نے مستدرک مین بیہقی نے دلائل النبوت مین اور
ابن عساکر نے طریق ابراہیم سے روایت کیا ہے

مرنے سے پہلی موت کی خبر

حکایت ابوبکر شافعی نے غیلانیات مین سلام بن سلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مین اور فضل بن عطیہ
مکے تک ردیف ہوئے جب ہمنے فید سے کوچ کیا تو فضل نے مجہے آدہی رات کو جگایا مینے کہا تو کیا چاہتا ہے کہا مین

چاہتا ہون کہ تجھے وصیت کرون مینے کہا تو تو جیگا ہے کہا مینے خواب مین دو فرشتون کو دیکہا اونہون نے کہا ہم تیری قبض روح کے ساتھ مامور ہین مینے کہا کاش تم اتنی تاخیر کرتے کہ مین اپنی عبادت پوری کر لیتا یعنی حج اونہون نے کہا کہ اللہ نے تو تیری عبادت کو تجھسے قبول کر لیا پہر ایک نے دوسرے سے کہا تو اپنی دو انگلیون کو کہلے کی اور بیچ کی انگلی کو کہول پس اونکے درمیان سے دو کپڑے نکلے کہ اونکی سبزی نے مابین آسمان و زمین کو بہر دیا اونہون نے کہا یہ تیرا کفن ہے جنت سے پہر اوسے لپیٹا اور اپنی دونون انگلیون کے درمیان مین رکہہ لیا پس ہم منزل پر وارد نہین ہوئے تہے یہانتک کہ وہ قبض کیا گیا رضی اللہ عنہ ❊

حضور ملائکہ وقت موت

حکایت اسعید بن منصور نے اپنے سنن مین کہا ہے کہ ہمکو سفیان نے عطار سے حدیث کی کہ سلیمان نے مشک پایا تہا اوسکو اپنی بی بی کے پاس امانت رکہا جبکہ اونکو موت حاضر ہوئی تو کہا وہ کہان ہے جو مینے تیرے پاس امانت رکہا تہا بی بی نے کہا وہ یہ ہے کہا تو اوسکو پانی سے تر کر اور اوسکو میرے بچہونے کے گرد چہڑک دے کیونکہ میرے پاس ایک خلق اللہ کی خلق سے حاضر ہوتی ہے وہ نہ کہانا کہاتے ہین نہ پانی پیتے ہین او رپاتے ہین وہ بو کو ۲ **حکایت** ابن ابی الدنیا و ابو نعیم نے حلیہ مین لیث بن ابی رقیہ سے روایت کیا ہے کہ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ جبکہ اپنے مرض مین تہے جسمین اونہون نے وفات پائی تو اونہون نے اپنا سر اوٹہایا پس تیز نظر کی لوگون نے اونسے کہا کہ تم البتہ نظر شدید سے نظر کرتے ہو پس فرمایا مین البتہ کچہہ لوگ دیکہتا ہون کہ نہ وہ انس ہین نہ جن پہر وہ قبض کئے گئے رضی اللہ عنہ ۳ **حکایت** ابن ابی الدنیا نے کتاب المحتضرین مین فضالہ بن دینار سے روایت کیا ہے کہا مین محمد بن واسع کے پاس حاضر ہوا اور اونکو موت حاضر ہوئی تہی پس وہ کہنے لگے مرحبا ہے میرے رب کے فرشتون کو و لاحول و لاقوۃ الا باللہ سونگہی مینے خوشبو کہ اوسکے مثل نہین سونگہی پہر اپنے بصر کو بلند کیا اور مر گئے رضی اللہ عنہ ۴ **حکایت** حسن بن صالح بن حی سے مروی ہے کہا مجسے میرے بہائی علی بن صالح نے کہا اوس رات جسمین اونکا انتقال ہوا کہ اے بہائی تم مجہے پانی پلا دو اور مین کہڑا ہوا نماز پڑہ رہا تہا جب مین اپنی نماز پوری کر چکا تو مین اونکے پاس پانی لایا مینے کہا یہ لو اونہون نے کہا مین تو ابہی پی چکا مینے کہا یہ لو کہا مین ابہی پی چکا مینے کہا تمہین کسنے پلایا حالانکہ

لفظ حضرت ... یعنی جماعت ملائکہ حاضر ہین ۱۲

بالاخانہ مین میرے تمہارے سوا اور کوئی نہین ہے کہا ابھی جبرئیل پانی لیکے میرے پاس آئے پس مجھے پانی پلایا
اور کہا تو اور تیرا بھائی اور تیری مان اون لوگون کے ساتھہ ہین جنپر اللہ نے انعام کیا نبیین و صدیقین و شہدا
و صالحین سے اور اونکی جان نکل گئی رضی اللہ عنہم روایت کیا اسکو حافظ ابو محمد خلال نے کتاب کرامت اولیا
مین اور ابو القاسم بن مندہ نے کتاب احوال و ایمان بالسوال مین اور ابو الحسین بن عراقیت نے اپنے فوائد
مین اپنی سند کے ساتھہ حسن بن صالح سے **۵ حکایت** ابن عساکر نے عبد الرحمن بن غنم اشعری سے روایت
کیا ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا لڑکا سال عمواس مین مطعون ہوا پھر مرگیا اونھون نے صبر کیا اور اجر
چاہا پس جبکہ وہ خود اپنی ہتھیلی مین مطعون ہوئے تو فرمایا حبیب جاء علی فاقۃ لا افلح من ندم یعنی
دوست آیا حاجت پر نہ نجات پائی اوسنے جو نادم ہوا عبد الرحمن کہتے ہین مینے کہا اے معاذ کیا تم کچھہ دیکھتے ہو کہا
ہان میرے رب نے میرے حسن عزا کی قدر دانی فرمائی میرے پاس میرا لڑکا آیا پس مجھے بشارت دی کہ بیشک محمد
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سو صف مین ملائکہ مقربین و شہدا و صالحین سے میری روح پر نماز پڑھ رہے ہین اور مجھے جنت
کی طرف کھینچ لیجاوینگے پھر اونپر بیہوشی طاری ہوئی پس مینے اونکو دیکھا کہ گویا وہ کسی قوم سے مصافحہ کرتے
ہین اور کہتے ہین مرحبا مرحبا مرحبا مین تمہارے پاس آیا پھر اونکا انتقال ہوگیا اسکے بعد مینے اونکو خواب
مین دیکھا کہ اونکے گرد اژدحام ہے مثل اژدحام ہمارے کے وہ لوگ ابلق گھوڑون پر ہین اونپر سفید کپڑے
ہین اور معاذ ندا کرتے ہین یا سعد بین راح و مطعون الحمد للہ الذی اورثنا الارض نتبوأ من الجنۃ حیث نشاء
فنعم اجر العاملین پھر مین بیدار ہوگیا **۱۱ حکایت** ابو نعیم نے سفیان سے سفیان نے داؤد بن ابی ہند سے
روایت کیا ہے کہ داؤد کو طاعون پہونچی اونپر غشی طاری ہوئی پھر وہ ہوش مین آئے کہا میرے پاس دو
آئے ایک نے دوسرے سے کہا تو کیا پاتا ہے کہا مین پاتا ہون تسبیح و تکبیر کو اور چلنے کو طرف مسجد کے
اور کچھہ قرارت قرآن سے سارا قرآن اونکو یاد نہ تھا **مثال** حمید عبد الرزاق و ابن منذر نے اپنی تفسیر
مین وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نفس نکلتا ہے انسان سے بقدر ہر شی کے اوسکے
ارکان یعنی اعضا سے رہا جسم سو وہ مثل کرتی کے ہے کہ اوتارتا ہے اوسکو انسان اپنے سے پس اگر کرتا
مس کسی چیز کی پاتا ہے تو جسم بقدر اسکے ہے لیکن نفس وہی ہے کہ راحت و بلا کو پاتا ہے ٭

فصل توبہ کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے انما التوبۃ علی اللہ للذین یعملون السوء بجہالۃ ثم یتوبون من قریب الآیتین

۱ ابن ابی حاتم وابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے تفسیر مین ثم یتوبون من قریب کے کہا قریب وہ چیز ہے کہ درمیان اوسکے اور درمیان اسکے ہے کہ ملک الموت کی طرف دیکھے ۲ احمد وترمذی وابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اللہ قبول کرتا ہے بندے کی توبہ کو جبتک کہ غرغرہ نہ لگے ۳ عبد الرزاق نے اپنی تفسیر مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا توبہ بندے کے لیے پھیلائی گئی ہے جبتک کہ کھینچا نہ جاوے پھر آیت پڑہی ولیست التوبۃ پھر کہا اور کیا ہے حضور مگر سوق ۴ ابن منذر نے نخعی سے روایت کیا ہے کہا توبہ پھیلائی گئی ہے ما لم یؤخذ بکظمہ ۵ ابن ابی حاتم نے سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے حتی اذا جاء احدہم الموت کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہا جبکہ معاینہ کرے ۶ ابن ابی الدنیا نے ابو مجلز سے روایت کیا ہے کہا ہمیشہ رہتا ہے بندہ توبہ مین جب تک کہ نہ دیکھے فرشتون کو ۷ بکر بن عبد اللہ مزنی سے روایت کیا ہے کہا ہمیشہ توبہ مبسوط رہتی ہے جب تک کہ نہ آئین اوسکے پاس رسل یعنی موت کے فرشتے پھر جبکہ اوسنے اونکو دیکھ لیا تو معرفت یعنی پہچان منقطع ہو گئی **حکایت** ابو نعیم نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے کہ ایک آدمی گناہ کیا کرتا تھا اور اوسنے ستانوے جانون کو قتل کیا تھا سب کو ظلما ناحق مارا تھا وہ نکلا ایک براہی یعنی راہب کے پاس آیا کہا اے راہب اس آخر یعنی خیر سے دور نے کسی شی کو نہین چھوڑا مگر اوسکو کیا اوسنے ستانوے جانون کو ظلما ناحق قتل کیا ہے پس کیا اوسکے لئے توبہ ہے اوسنے کہا نہین پس اوسکو مارکر مار ڈالا پھر اور راہب کے پاس آیا اوس سے ویسا ہی کہا جو پہلے سے کہا تھا اوسنے کہا تیرے لئے توبہ نہین ہے اوسکو بھی مار ڈالا پھر اور راہب کے پاس آیا اوس سے بھی وہی کہا جو اول سے کہا تھا اوسنے کہا تیرے لئے توبہ نہین ہے اوسکو بھی مار ڈالا پھر اور راہب کے پاس آیا اوس سے کہا کہ بیشک آخر یعنی خیر سے دوری نہین چھوڑی برائی سے کوئی چیز مگر اوسکو کیا اور سو جانون کو قتل کیا سب کو ظلما بغیر حق کے مارتا ہے پس کیا واسطے اوسکے توبہ ہے پس اوسنے اوس سے کہا واللہ البتہ اگر مین تجھسے کہون کہ اللہ رجوع نہین کرتا ہے اوسپر جو اوسکی طرف رجوع ہوا تو البتہ مینے

جھوٹ بولا یہان ایک دیہہ ہے اوسمین عابد لوگ ہین پس تو اونکے پاس جا سو اونکے ساتھہ اللہ کی عبادت کر پس وہ تائب ہو کر چلا یہانتک کہ جب وہ بعض راہ مین پہونچا تو اللہ نے اوسکی طرف ایک فرشتہ بھیجا اوسنے اوسکی روح کو قبض کر لیا پس حاضر ہوئے اوسکو فرشتے عذاب کے اور فرشتے رحمت کے اوسمین جھگڑنے لگے اللہ نے اونکی طرف ایک فرشتہ بھیجا اوسنے اونسے کہا کہ دونون قریون سے جس قریے کی طرف وہ زیادہ تر قریب ہو پس وہ اوسی قریے سے ہے اونہون نے مسافت مابین قریتین کو ناپا پس اوسے قریب تر پایا طرف قریہ توابین کے بمقدار ایک پیروی کے پس اوسکے لئے بخشش کی گئی اصل حدیث صحیحین مین ہے روایت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ساتھہ اختصار کے اور اوسمین یہ ہے کہ اللہ نے وحی کی طرف اسکے یعنی زمین کے کہ تو قریب ہو جا اور طرف اسکے یعنی زمین کے کہ تو دور ہو جا اور یہ حدیث ابن عمرو و مقدام بن معدیکرب و ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی وارد ہوئی ہے **حکایت** ابن ابی الدنیا نے ایک سند سے جسمین ایک شخص مبہم ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہم ایک ہمارے بیمار کے گرد بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے مین وہ ساکن ہو گیا یہانتک کہ ایک رگ بھی اوسکی حرکت نہین کرتی تھی ہمنے اوسکو ڈھانک دیا اور اوسکی آنکھون کو بند کر دیا اور اوسکے کپڑے بیری کے پتے پلنگ کے لئے آدمی بھیجا جب ہم گئے تا کہ اوسکو نہلاوین تو اوسنے حرکت کی ہمنے کہا سبحان اللہ ہم تو یہی سمجھے تھے کہ تو مر چکا اوسنے کہا بیشک مین مر چکا تھا اور مجھے میری قبر کی طرف لیگئے پس ناگاہ ایک آدمی خوبصورت خوشبو نے مجھے میری لحد مین رکھدیا اور اوسکو قراطیس سے لپیٹ دیا اتنے مین ایک عورت کالی بدبودار آئی اوسنے کہا یہ صاحب اسکا ہے یہ صاحب اسکا ہے یعنی کئی چیزین بیان کین واللہ مین اونسے شرماتا ہون گویا مین اس گھڑی اون سے جدا ہون کہا کہ مین نے کہا مین تجھے قسم دیتا ہون کہ تو مجھے اور اس عورت کو چھوڑ دے عورت نے جھگڑا کہا تو چل ہم اور تو لے چلین پس مین چلا طرف ایک گھر فراخ و کشادہ کے اوسمین چاندی کا مصطبہ تھا اور اوسکے ایک کنارے مین مسجد تھی اور ایک شخص کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا ہے پس سورۂ نحل کو پڑھا وہ اوسمین سے کسی جگہہ متردد ہوا مینے اوسکو لقمہ دیا پھر وہ نماز سے فارغ ہوا کہا اب تجھے سورت یاد ہے مینے کہا ہان کہا خبردار بیشک وہ البتہ سورۂ نعم ہے کہا اور اوسنے ایک تکیہ اوٹھایا جو اوس سے قریب تھا پس اوسمین سے ایک صحیفہ نکالا اوسمین دیکھا وہ

کالی عورت جلدی سے اوسکے پاس آئی کہا اسنے ایسا کیا اسنے ایسا کیا اسنے ایسا کیا کہا اوس خوبصورت آدمی نے کتنا شروع کیا کہ اوسنے کیا ایسا اور کیا ایسا اور کیا ایسا میرے محاسن خوبیان کرکر ذکر کیا پس اوس آدمی نے کہا بندہ ظالم النفسہ ہے ولکن اللہ نے اوس سے تجاوز فرمایا اب تک اسکی اجل نہین آئی ہے اسکی اجل تو پیر کے دن ہے کہا پس اوسنے لوگون سے کہا تم دیکھو اگر مین پیر کے دن مرا تو مین امید رکھتا ہون اپنے لئے جو مینے دیکھا اور اگر مین پیر کے دن نہ مرا تو پھر وہ بیماری کا ہذیان ہی ہے کہا جبکہ پیر کا دن آیا اچھا رہا عصر کے بعد تک پھر اوسکو اوسکی اجل آئی پس مرگیا رحمہ اللہ تعالی ٭

باب ۱۹ بیان مین ملاقات روحونکی میت سے

جبکہ اوسکی روح نکلتی ہے اور اس بیان مین کہ روحین اوسکے پاس جمع ہوتی ہین اور اوس سے حال پوچھتی ہین

فصل اہل رحمت اللہ کے بندون سے مومن کی ملاقات اور اوسکا استقبال کرتے ہین اور زندون کا حال پوچھتے ہین

ابن ابی الدنیا نے اور طبرانی نے اوسط مین ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مومن کی جان جبکہ قبض کیجاتی ہے تو استقبال کرتے ہین اوسکا اہل رحمت اللہ کے بندون سے جیسا کہ تم استقبال کرتے ہو بشیر کا اہل دنیا سے پس کہتے ہین تم اپنے صاحب کو مہلت دو کہ آرام لیوے کیونکہ وہ کرب شدید مین تھا پھر اوس سے پوچھتے ہین کہ فلان نے کیا کیا اور فلان عورت نے کیا نکاح کرلیا پس جبکہ اوس سے اوس آدمی کا حال پوچھتے ہین جو کہ اس سے پہلے مرچکا ہی تو یہ کہتا ہے ہیہات وہ تو مجھسے پہلے مرچکا ہے وہ کہتے ہین انا للہ وانا الیہ راجعون اوسکی مان ہاویہ کی طرف لیگئے پس بری مان ہے اور بری پرورش کرنے والی اور فرمایا تمہارے اعمال اقارب وعشائر تمہارے پر پیش کئے جاتے ہین جو کہ اہل آخرت سے ہین پس اگر نیکی ہے تو خوش ہوتے ہین مستبشر ہوتے ہین اور کہتے ہین الٰہی بیشک یہ تیرا فضل اور تیری رحمت ہے سو تو اپنی نعمت کو اوسپر پورا کر اور اوسکو اوسپر مار اور پیش کیا جاتا ہے اونپر عمل گنہگار کا پس کہتے ہین الٰہی تو اوسی عمل صالح کا الہام کر جس سے تو راضی ہوا اور وہ اوسکو تیری طرف قریب کردے ۲ سعید بن منصور نے اپنے سنن مین اور ابن ابی الدنیا

نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ مومن کو موت حاضر ہوتی ہے تو حاضر ہوتے ہین اوسکے پاس پانسو فرشتے پس اوسکی روح کو قبض کرتے ہین پہر اوسے سماء دنیا کی طرف چڑہا لیجاتے ہین پس ملتی ہین اوسے گذشتہ ارواح مومنین کی وہ چاہتی ہین کہ اوس سے خبر پوچہین فرشتے اونسے کہتے ہین تم اسکے ساتھہ نرمی کرو وہ تو کرب عظیم سے نکلا ہے پہر اوس سے خبر پوچہتے ہین یہانتک کہ خبر پوچہتا ہے آدمی اپنے بہائی کی اپنے دوست کی مومن کہتا ہے وہ ویسا ہے جیسا تو چہوڑ آیا ہے یہانتک کہ خبر پوچہتے ہین اوس سے اوس آدمی کی جو اس سے پہلے مرگیا ہے یہ کہتا ہے کیا وہ تمہارے پاس نہین آیا کہتے ہین کیا وہ مرگیا یہ کہتا ہے ہان قسم ہے اللہ کی کہتے ہین ہم گمان کرتے ہین کہ اوسے اوسکی مان ہاویہ کی طرف لیگئے پس وہ بری مان ہے اور بری پرورش کرنے والی ہے ۳ آدم بن ابی ایاس نے اپنی تفسیر مین کہا ہے ہمکو حدیث کی مبارک بن فضالہ نے حسن رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ بندہ مرتا ہے تو اوسکی روح سے مومنون کی روحین ملتی ہین پس اوس سے کہتے ہین کیا کیا فلان نے کیا کیا فلان نے پس جبکہ کہتا ہے کہ وہ مجہسے پہلے مرگیا تو کہتے ہین اوسے اوسکی مان ہاویہ کی طرف لیگئے پس بری مان ہے اور بری پرورش کرنے والی ۴ بزار نے بسند صحیح ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ مومن پر موت نازل ہوتی ہے اور دیکہتا ہے جو کچہہ کہ دیکہتا ہے دوست رکہتا ہے کہ اوسکی روح نکل جاوے اور اللہ اوسکی ملاقات کو دوست رکہتا ہے اور بیشک مومن چڑہتی ہے اوسکی روح طرف آسمان کے پس آتی ہین اوسکے پاس ارواح مومنین کی خبر پوچہتے ہین اوس سے اپنے پہچان والونکی اہل دنیا سے جبکہ وہ کہتا ہے مینے فلان کو دنیا مین چہوڑا ہے تو یہ بات اونکو پسند آتی ہے اور جبکہ کہتا ہے کہ فلان مرچکا تو کہتے ہین کہ وہ ہماری طرف نہین لایا گیا ۵ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین ابن ابی الدنیا نے عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا اہل قبور البتہ متوقع رہتے ہین واسطے میت کے جیسا کہ توقع کیا جاتا ہے سوار کا اوس سے پوچہتے ہین پس جبکہ اوس سے پوچہتے ہین کہ فلان نے کیا کیا اون لوگون مین سے جو اس سے پہلے مرگئے ہین یہ کہتا ہے کیا وہ تمہارے پاس نہین آیا وہ کہتے ہین انا للہ وانا الیہ راجعون اوسکو ہمارے غیر طریق پر لیگئے اوسکو اوسکی مان ہاویہ کی طرف لیگئے ۶ ابن ابی الدنیا نے

صالح مری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے پہونچا ہے کہ روحین نزدیک موت کے ملاقات کرتی ہین پس روحین مردونکی اوس روح سے جو اونکی طرف نکلی ہے کہتی ہین تیرے پیچھے کیا ہوا اور تو کون جسم مین تھی پاک مین تھی یا ناپاک مین ۷ عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ میت مرتا ہے تو روحین اوس سے ملتی ہین خبر پوچھتی ہین اوس سے جیسے سوار سے خبر پوچھی جاتی ہے کہا کیا فلان نے ثعلبی نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مثل اسکے ذکر کیا ہے اور اوسکے آخر مین یہ ہے یہانتک کہ البتہ وہ اوس سے پوچھتے ہین گھر کی بلی کا قرطبی نے کہا قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کہا گیا ہے کہ ارواح جنود مجندہ ہین پس جن روحون کو اونمین سے تعارف ہوا تو آپسمین الفت ہوتی ہے اور جنمین تناکر ہوا وہ مختلف رہتی ہین یعنی اس سے مراد یہی ملاقات ہے بعض نے کہا زندے مردون کی روحون کی ملاقات ہے خواب مین ۸ امام احمد نے زہد مین ابن ابی الدنیا نے عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا اگر مین مایوس ہو جاؤن ملاقات سے اون لوگون کی جو میرے گھر والون سے مر چکے ہین تو مین پاؤن آپکو کہ غم کے مارے مر جاؤن ۹ امام احمد و حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک دو روحین دو مومنون کی البتہ ملتی ہین ایک دن کی راہ پر حالانکہ نہین دیکھا ایک نے اون دونون سے اپنے صاحب کو کبھی

فصل مومن کی اولاد و اہل و اقارب اوسکا استقبال کرتی ہین

ابن ابی الدنیا نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ میت مرتا ہے تو اوسکا لڑکا اوسکا استقبال کرتا ہے جیسے کہ غائب کا استقبال کیا جاتا ہے ۲ ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہمکو پہونچا ہے کہ میت جبکہ مرتا ہے تو اوسکے اہل و اقارب اوسے گھیر لیتے ہین جو کہ اوس سے پہلے مر چکے ہین پس البتہ وہ اوسنے اور وہ اوس سے زیادہ تر خوش ہوتے ہین مسافر سے جبکہ وہ اپنے گھر کی طرف آتا ہے

فصل روحین آپسمین ایک دوسریکو پہچانتی ہین

ابن ابی الدنیا نے ابو لبیبہ[۱] سے روایت کیا ہے کہا جبکہ بشیر بن براء بن معرور کا انتقال ہوا تو اونکی مان کو

[۱] ابن لبیبہ اوس ابی لبیبہ ہو محمد بن عبد الرحمن ۱۲ تقریب

اونپر سخت غم ہوا پس کہا یا رسول اللہ جبکہ مرنے والا مرتا ہے بنی سلمہ سے کیا مردے ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں کہ بشر کی طرف سلام بھیجوں فرمایا ہاں قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک وہ پہچانتے ہیں جیسے کہ پہچانتے ہیں پرندا ایک دوسرے کو درختونکے سرون میں کوئی مرنے والا نہ مرتا بنی سلمہ میں مگر ام بشر اوسکے پاس آتیں پس کہتیں ای فلان علیک السلام وہ کہتا وعلیک یعنی تجھپر سلام پھر کہتیں تو بشر پر سلام پڑھ ۳ ابن ماجہ نے محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما پر داخل ہوا اور وہ مرتے تھے میں نے کہا تو میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پڑھ ۴ بخاری نے اپنی تاریخ میں خالدہ بنت عبد اللہ بن انیس سے روایت کیا ہے کہا ام بنین ابو قتادہ کی بیٹی پندرہ دن بعد اپنے باپ کے مرنے کے عبد اللہ بن انیس کی طرف آئیں اور وہ بیمار تھے پس کہا ای چچا تم میرے باپ پر سلام پڑھیو ۵ ابن ابی شیبہ نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جنت لپٹی ہوئی لٹکی ہوئی ہے ساتھ قرون شمس کے ہر برس میں ایک بار پھیلائی جاتی ہے اور روحیں مؤمنوں کی پرندوں میں مثل زرازیر کے ہیں ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں اور رزق دیجاتی ہیں جنت کے پہلوں سے حکایت ابن عساکر نے طریق ابو جعفر احمد بن سعید دارمی سے روایت کیا ہے کہا میں نے سندی کو سنا اوسنے کہا میں نے عبد الرحمن بن مہدی کو سنا وہ کہتے تھے جبکہ سفیان رضی اللہ عنہ پر بیماری سخت ہوئی تو وہ بہت گھبرائے پس اونپر مرحوم بن عبد العزیز داخل ہوئے کہا ای ابو عبد اللہ یہ کیا گھبراہٹ ہے تم آؤگے ایسے رب پر جسکو ساٹھہ برس پوجا تمنے اوسکے لئے روزہ رکھا اوسکے واسطے نماز پڑہی اوسکے لئے حج کیا تمہیں بتاؤ اگر تمہارا کسی آدمی کے نزدیک احسان ہو کیا تم نہ چاہوگے کہ اوس سے ملاقات کرو تاکہ وہ تمہاری مکافات کرے کہا پس اونکی گھبراہٹ دور ہوگئی ابو جعفر نے کہا سندی نے یہ قصہ بیان کیا اور ہم ساتھ ابو نعیم کے تھے پس ابو نعیم نے کہا جبکہ حسن بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کی بیماری سخت ہوئی تو وہ گھبرائے پس اونپر ایک آدمی داخل ہوا اوسنے کہا ای ابو محمد یہ کیا گھبراہٹ ہے نہیں ہے وہ مگر یہ کہ تمہاری روح تمہارے جسم سے مفارقت کرے پس تم آؤگے اپنی ماں باپ علی و فاطمہ پر اور اپنے نانا نانی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خدیجہ پر اور اپنے چچاؤں حمزہ و جعفر پر اور اپنے ماموؤں قاسم و طیب و مطہر و ابراہیم پر اور اپنی خالاؤں رقیہ

وام کلثوم وزینب پر کہا پس اونسے گہبراہٹ دور ہوگئی **حکایت** ابونعیم نے لیث بن سعد سے روایت کیا ہے کہا ایک آدمی اہل شام سے شہید ہوگیا تھا وہ ہر شب جمعہ کو اپنے باپ کے پاس خواب مین آتا اور اوس سے باتین کرتا اور اوسکا باپ اوس سے انس ہوتا ایک جمعہ کو وہ اپنے باپ سے غائب رہا پھر دوسرے جمعہ مین آیا باپ نے کہا بیٹا مقرر تو نے مجھسے تاخیر کی تیرا نہ آنا مجھپر شاق گذرا کہا مجھے تسبیح صرف اسبات نے مشغول کیا کہ شہدا کو حکم ہوا تہا کہ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرین سو ہم اونسے ملے اور یہ نزدیک موت عمر بن عبد العزیز کے تہا بیہقی نے شعب الایمان مین حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا کہا فرمایا دو دوست دو مومن ہین اور دو دوست دو کافر پس مومنون مین سے ایک مرا پس وہ جنت کی بشارت دیا گیا اور اوسنے اپنے دوست کو یاد کیا کہا آلہی بیشک فلان دوست میرا مجھے تیری طاعت کا حکم کرتا تہا اور تیرے رسول کی طاعت کا اور حکم کرتا تھا مجھے خیر کا اور منع کرتا تھا شر سے اور خبر دیتا تہا مجکو کہ مین تجھسے ملاقات کرنیوالا ہون آلہی تو اوسے میرے بعد گمراہ نکر یہانتک کہ دکہاوے اوسکو جیسا مجھے دکہایا اور راضی ہو اوس سے جیسا تو مجھسے راضی ہوا پھر مرتا ہے دوسرا پس جمع کیا جاتا ہے درمیان اونکی روحون کے کہا جاتا ہے کہ ہر ایک تم دونون سے اپنے صاحب پر ثنا کرے پھر ہر ایک اونمین سے اپنے صاحب کو کہتا ہے تو اچھا بہائی اور اچھا صاحب اور اچھا خلیل ہے اور جبکہ دونون کافرون مین سے ایک مرتا ہے تو وہ نار کی بشارت دیا جاتا ہے پس اپنے دوست کو یاد کرتا ہے کہتا ہے آلہی بیشک میرا دوست مجھے تیری معصیت کا حکم کرتا تھا اور تیرے رسول کی معصیت کا اور حکم کرتا تھا مجھے شر کا اور روکتا تھا مجھے خیر سے اور خبر دیتا تہا کہ مین تجھسے ملنے والا نہین ہون آلہی تو اوسے میرے بعد ہدایت نکر یہانتک کہ دکہاوے تو اوسکو جیسا مجھے دکہایا اور خفا ہووے تو اوسپر جیسا کہ تو مجھپر خفا ہوا پھر مرتا ہے دوسرا پس جمع کیا جاتا ہے درمیان اونکی روحون کے کہا جاتا ہے کہ ہر ایک تم مین سے اپنے صاحب پر ثنا کرے پس ہر ایک اونمین سے اپنے صاحب کو کہتا ہے تو برا بھائی برا صاحب برا خلیل ہے

باب ۲ میت اپنے نہلانیوالے اور کفنانیوالے اور اوٹھانیوالے اور قبر مین اوتارنیوالے کو پہچانتا ہے اور جو کچھ بھلا برا لوگ کہتے ہین وہ اوسکو سنتا ہے اور جنازہ گذرنا

۱ امام احمد وابن ابی الدنیا وطبرانی نے اوسط مین اور مروزی وابن مندہ نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک میت پہچانتا ہے اوس شخص کو جو اوسے
نہلاتا ہے اور اوٹھاتا ہے اور اوسکو جو اوسے کفناتا ہے اور اوسکو جو اوسے اوسکے گڑھے مین اوتارتا ہے
۲ ابو الحسن بن براء نے کتاب روضہ مین بسند ضعیف ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے وہ نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر وہ پہچانتا ہے
اپنے نہلانے والے کو اور قسم دیتا ہے اپنے اوٹھانیوالے کو اگر وہ بشارت دیا گیا ہے روح وریحان وجنت
نعیم کی کہ جلد لیجاوے اوسکو اور اگر وہ بشارت دیا گیا ہے مہمانی کی گرم پانی سے اور پیٹھنے کی دوزخ مین
تو اسکی کہ اوسے روک رکھے ۳ ابن ابی الدنیا نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ میت مرجاتا
ہے تو ایک فرشتہ اوسکی جان کو قبض کئے رہتا ہے پس نہین ہے کوئی چیز مگر وہ اوسے دکھاتا ہے نزدیک
اوسکے نہلانے اور اوسکے اوٹھانیکے یہانتک کہ پہونچاتا ہے اوسکو طرف اوسکی قبر کے ۴ ابن ابی شیبہ نے
عبد الرحمن بن ابی لیلی سے روایت کیا ہے کہا روح فرشتے کے ہاتھہ مین ہوتی ہے وہ اوسی لئے چلتا ہے
پس جبکہ وہ اپنی قبر مین داخل کیا گیا تو اوس روح کو اوسمین رکھدیتا ہے ۵ ابو نعیم نے عمرو بن دینار رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر اوسکی روح فرشتے کے ہاتھہ مین ہوتی ہے اپنے
جسم کی طرف دیکھتی ہے کہ کسطرح نہلایا جاتا ہے اور کسطرح کفن دیا جاتا ہے اور کسطرح اوسکو لیجاتے
ہین اور اوس سے کہا جاتا ہے اور وہ اپنی کہاٹ پر ہوتا ہے کہ تو سن ثنا لوگونکی تجھپر ۶ ابن ابی الدنیا نے
عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر وہ جانتا ہے کہ کیا ہوتا
ہے اوسکے گھر والون مین بعد اوسکے اور بیشک وہ البتہ اوسے نہلاتے کفناتے ہین اور وہ اونکی طرف
دیکھہ رہا ہے ۷ ابن ابی الدنیا نے بکر بن عبد اللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے یہ بات
پہونچی ہے کہ نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر اوسکی روح ہاتھہ مین ملک الموت کے ہوتی ہے پس وہ یعنی
گھر والے اوسے نہلاتے کفناتے ہین اور وہ دیکھہ رہا ہے کہ اوسکے گھر والے اوسکے ساتھہ کیا کر رہے ہین
پس اگر وہ بات کرنے پر قادر ہو تو البتہ وہ اونکو نوحہ وویل سے منع کرے یعنی رونے پیٹنے چیخنے چلانے زوبل و ثبور

پکارتے ہیں اونکو روکے ۸ سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک میت البتہ پہچانتا ہے ہر چیز کو
یہانتک کہ البتہ وہ قسم دیتا ہے اللہ کی اپنے نہلانے والے کو کہ تو مت بے غسل کو ہلکا کر کہا اور اوس سے
کہا جاتا ہے اور وہ اپنی کہاٹ پر ہوتا ہے کہ تو سُن ثنا لوگون کی تجھپر ۹ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
کہا روح ہاتھہ مین فرشتے کے ہوتی ہے اور بیشک جسم البتہ نہلایا جاتا ہے اور بیشک فرشتہ البتہ چلتا ہے ساتھہ
اوسکے طرف قبر کے پس جبکہ برابر کردیجاتی ہے یعنی مٹی قبر کی تو وہ اوسمین رکھتا ہے یعنی روح کو پس یہ وہ وقت
ہے کہ خطاب کیا جاتا ہے ۱۰ بیہقی نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک روح ہاتھہ مین فرشتے
کے ہوتی ہے اور جسم لوٹا پوٹا جاتا ہے پس جبکہ لوگون نے اوسے اوٹھا لیا تو وہ فرشتہ اونکے ساتھہ ہوجاتا
ہے پھر جب وہ قبر مین رکھا جاتا ہے تو وہ روح کو جسم مین پھیلا دیتا ہے ۱۱ ابن ابی الدنیا نے عبد الرحمن
بن ابی لیلی سے روایت کیا ہے کہا روح فرشتے کے ہاتھہ مین ہوتی ہے وہ جنازے کے ساتھہ چلتا ہے
میت سے کہتا ہے تو سن جو تیرے لئے کہا جاتا ہے پس جبکہ اوسکے گڑھے پر پہونچتا ہے تو روح کو اوسکے ساتھہ
ابن ابی
دفن کردیتا ہے ۱۲ ابو نجیح رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر اوسکی روح
فرشتے کے ہاتھہ مین ہوتی ہے اپنے جسم کی طرف دیکہتا ہے کہ کسطرح نہلایا جاتا ہے کسطرح کفنایا جاتا ہے
کسطرح اوسکو طرف اوسکی قبر کے لیجاتے ہین پھر عود کیجاتی ہے طرف اوسکے روح اوسکی پس بیٹھتا ہے اپنی
قبر مین ۱۳ بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقتولین بدر
پر کہڑے ہوئے پس فرمایا ای فلان فلان کے بیٹے ای فلان فلان کے بیٹے کیا پایا تمنے جو وعدہ کیا تمہارے
رب نے حق پس بیشک مینے پایا جو وعدہ کیا مجھے میرے رب نے حق عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ آپ
کسطرح کلام کرتے ہو اون جسمون سے جنمین روحین نہین ہین آپ نے فرمایا نہین ہو تم زیادہ تر سننے والے
اوسکو جو مین کہتا ہون اون سے سوای اسکے کہ وہ طاقت نہین رکھتے اسکی کہ رد کرین مجھپر کچھہ ۱۴
ابو الشیخ نے مرسل عبید بن مرزوق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ایک عورت مدینہ مین مسجد کی جھاڑو
دیا کرتی تھی وہ مر گئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسکا علم نہوا آپ اوسکی قبر پر گذرے فرمایا یہ کیسا قبر ہے صحابہ
نے عرض کیا ام محجن ہے فرمایا وہ جو کہ مسجد کی جھاڑو دیا کرتی تھی صحابہ نے عرض کیا ہان پس آپ نے

لوگونکی صف باندہی اوسپر نماز پڑہی پہر فرمایا تونے کونسے عمل کو افضل پایا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا وہ
سنتی ہے فرمایا نہیں ہو تم زیادہ تر سننے والے اوس سے پس ذکر کیا کہ اوسنے آپ کو جواب دیا کہ جہاڑو دینا مسجد کا
۱۵ بخاری و مسلم نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے جبکہ جنازہ رکھا جاتا ہے اور اوٹھاتے ہین اوسکو آدمی اپنی گردنون پر پس اگر وہ نیک ہے تو کہتا ہے
مجھے آگے لیچاؤ اور اگر غیر صالح ہے تو کہتا ہے ای خرابی اوسکی تم کہان لئے جاتے ہو اوسکی آواز کو ہر شے سنتی ہے
مگر انسان اور اگر سن لے اوسکو انسان تو البتہ بیہوش ہو جاوے ۱۶ بخاری و مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جلدی لیجاؤ جنازے کو پس اگر وہ نیک ہے تو
خیر ہے کہ تم اوسکو طرف اوسکے متقدم کرتے ہو اور اگر وہ سوا اسکے ہے تو تم اوسے اپنی گردنون سے رکہدوگے ۱۷
ابن ابی الدنیا نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے حکم کیا ایک میت مین کہ گیا
تہا اسباب کا کہ اوسے جلد اوسکے گڑہے کی طرف لیجائین اور فرمایا کہ وہ ایسی منزل ہے جس سے چارہ نہین
ہے سو تم اوسے اوسکی طرف جلد لیجاؤ وہ دیکہے جو کچہہ اوسکے لئے ہے خیر و شر اوسکے سے ۱۸ بکر مزنی رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے حدیث کی گئی ہے کہ میت خوش ہوتا ہے اوسکے جلد لیجانیسے طرف قبرستان
کے ۱۹ ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جاتا تہا کہ تعظیم میت سے ہے اوسکے گہر والون پر جلد لیجانا
اوسکا طرف اوسکے گڑہے کے ۲۰ ابن ابی الدنیا نے قبور مین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین ہے کوئی میت کہ مرے رکہا جاوے اپنی کہاٹ
پر پس لیجاوین اوسکو تین قدم مگر وہ ایک بات کرتا ہے کہ سنتے ہین اوسکو جو اللہ چاہے مگر ثقلین جن و انس
کہتا ہے ای میرے بہائیو ای میرے دوستو ای میرے جنازے کے اوٹہانیوالو ہرگز نہ دہوکا دے تمکو دنیا
جیسا کہ اوسنے مجھے دہوکا دیا اور ہرگز نہ کہیلے تمہارے ساتہہ زمانہ جیسا کہ میرے ساتہہ کہیلا پیچھے چہوڑا مینے جو کہ
چہوڑا مینے واسطے اپنے وارثون کے اور دیان قیامت کے دن مجہسے مخاصمہ کریگا اور مجہسے محاسبہ لیگا اور تم
میری متابعت کرتے ہو اور مجہکو میری لحد مین چہوڑتے ہو ۲۱ امام احمد نے زہد مین ام الدرداء رضی اللہ عنہا
سے روایت کیا ہے کہا بیشک میت جبکہ اپنی کہاٹ پر رکہا جاتا ہے تو وہ ندا کرتا ہے ای میرے گہر والو ای

میرے پڑوسیو اسی میرے جنازے کے اوٹھانیوالو ہرگز دھوکا نہ دے تمکو دنیا جیسا کہ مجھے دھوکا دیا اور ہرگز نہ
کھیلے وہ تمہارے ساتھہ جیسے کہ وہ میرے ساتھہ کھیلی پس بیشک میرے گھر والون نے نہ اوٹھایا مجھسے میرے
گناہ سے کچھہ ۲۳ **حکایت** تاریخ ابن النجار مین ابی محمد بن نجار سے مروی ہے کہ وہ اصحاب مروزی سے
تھے اور خلّال اونکو بسبب اونکے فضل کے مقدم کرتے تھے اونہون نے کہا کہ مین نے ایک میت کو نہلایا خلّاد
پس مین اوسے نہلا رہا تھا کہ اتنے مین اوسنے اپنی دونون آنکھین کہولین پھر میرا ہاتھہ پکڑا اور مجھسے کہا
ای ابو محمد تم اچھی تیاری کرو واسطے اس پچھاڑنے کے ؂

باب ۲۱ بیان مین چلنے فرشتونکی جنازے مین اور جو کچھہ وہ کہتے ہین

۱ سعید بن منصور نے ابو غفلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک فرشتے البتہ چلتے ہین آگے جنازے
کے اور کہتے ہین کیا آگے بہیجا فلان نے اور لوگ کہتے ہین فلان نے کیا چھوڑا ۲ ابن ابی الدنیا کی کتاب العزا
مین ابو الجلد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا پڑھا مینے سوال داؤد علیہ السّلام مین اونہون نے اپنے الجلد
رب سے سوال کیا الٰہی کیا جزا ہے اوس شخص کی جو کہ مشایعت کرتا ہے جنازے کے واسطے چاہنے تیری رضا
کے فرمایا جزا اوسکی یہ ہے کہ مشایعت کرین اوسکی فرشتے جسدن کہ وہ مرے اور درود بہیجین مین اوسکی ایک نسخہ مین
روح پر روحون مین ۳ ابن عساکر نے بوجہ دیگر ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اونہون نے نبی ملائکتی ہے یعنی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا داؤد علیہ السّلام نے کہا الٰہی کیا جزا ہے میرے فرشتے ۱۲
اوس شخص کی جو کہ مشایعت کرے کسی میت کی اوسکی قبر تک واسطے چاہنے تیری رضا کے فرمایا جزا
اوسکی یہ ہے کہ مشایعت کرین اوسکی میرے فرشتے پس درود بہیجین اوسکی روح پر روحون مین ۴
بیہقی نے شعب الایمان مین اور دیلمی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ مرتا ہے میت تو فرشتے کہتے ہین کیا آگے بہیجا اور لوگ کہتے ہین کیا پیچھے چھوڑا

باب ۲۲ اس بیان مین کہ زمین آسمان فرشتے مومن پر روتے ہین جبکہ وہ مرتا ہے

فصل بیان مین رونے آسمان و زمین کے

فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے فما بکت علیہم السماء والارض یعنی پس نہ رویا اوپر یعنی فرعون اور اوسکی

قوم پر آسمان وزمین ١ ترمذی وابونعیم وابویعلی وابن ابی الدنیا وابن ابی حاتم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا نہین ہے کوئی انسان مگر واسطے اوسکے
دو دروازے ہین آسمان مین ایک دروازہ ہے کہ چڑہتا ہے اوس سے عمل اوسکا اور ایک دروازہ ہے کہ
اوترتا ہے اوس سے رزق اوسکا پس جبکہ مرتا ہے بندۂ مومن تو وہ دونون اوسپر روتے ہین ٢ ابن جریر نے
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ آیت مذکورہ سے پوچھے گئے کیا آسمان زمین کسی
پر روتے ہین فرمایا ہان نہین ہے خلایق سے کوئی مگر واسطے اوسکے ایک دروازہ ہے آسمان مین کہ اوس سے
اوسکا رزق اوترتا ہے اور اوسمین اوسکا عمل چڑہتا ہے پس جبکہ مومن مرتا ہے تو بند کیا جاتا ہے دروازہ
اوسکا آسمان سے کہ جسمین اوسکا عمل چڑہتا تہا اور اوس سے اوسکا رزق اوترتا تھا پس مفقود ہو اوپر
روتا ہے اور جبکہ اوسے گم پاتی ہے اوسکی نماز پڑہنے کی جگہ زمین سے جسمین وہ نماز پڑہا کرتا تھا اور اللہ
کا ذکر کیا کرتا تھا تو وہ اوسپر روتی ہے اور قوم فرعون کے لئے زمین مین نہ تو آثار صالحہ تھے نہ اونکے طرف
اللہ تعالی کے کوئی خیر چڑہی پس نہ روئے اونپر آسمان وزمین ٣ ابن جریر وابن ابی الدنیا وبیہقی نے
شعب الایمان مین شریح بن عبید حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے نہین مرا کوئی مومن مسافرت مین کہ غائب ہوئین اوس سے اوسمین رونے والیان اوسکی
مگر رویا اوسپر آسمان وزمین پہر یہ آیت پڑہی فما بکت علیہم السماء والارض پہر فرمایا بیشک وہ
دونون نہین روتے کافر پر ٤ سعید بن منصور وابونعیم نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین
ہے کوئی مومن کہ مرے مگر روتی ہے اوسپر زمین چالیس صبح ٥ ابن ابی الدنیا وحاکم نے ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے روایت کیا ہے کہا بیشک زمین البتہ روتی ہے مومن پر چالیس صبح ٦ محمد بن کعب رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک زمین البتہ روتی ہے ایک آدمی سے اور روتی ہے ایک آدمی پر روتی ہے
اوس شخص پر جو کہ عمل کرتا تہا اوسکی پیٹہہ پر ساتہہ طاعت اللہ کے اور روتی ہے اوس آدمی سے کہ
عمل کرتا تہا اوسکی پیٹہہ پر ساتہہ معصیت اللہ کے ٧ سعید بن منصور وابن ابی الدنیا نے محمد بن قیس رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ آسمان وزمین مومن پر روتے ہین آسمان کہتا ہے

کہ ہمیشہ پڑہتی تہی طرف میرے اوس سے خیر اور زمین کہتی ہے ہمیشہ مجہپر خیر کیا کرتا تہا ۸ ابن جریر نے عطا رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رونا آسمان کا اوسکے اطراف کی سرخی ہے ۹ ابن ابی الدنیا نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رونا آسمان کا اوسکی سرخی ہے ۱۰ سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہا جاتا تہا کہ یہ سرخی جو کہ آسمان مین ہوتی ہے رونا آسمان کا ہے مؤمن پر ۱۱ شرح برزخ مین لکہا ہے کہ ابن سیرین رضی اللہ عنہ کہتے ہین ہمکو خبر دی گئی ہے کہ جو سرخی شفق کے ساتہہ ہوتی ہے یہ نہ تہی یہانتک کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے مروی ہے کہ زمانہ شہادت امام حسین علیہ السلام مین خون برستا تہا سفیان ثوری عطا حسن بصری رضی اللہ عنہم سے مروی ہے یہ کہتے تہے کہ یہ سرخی جو آسمان مین ہوتی ہے رونا آسمان کا ہے مؤمن پر

حضرت مولانا سید اولاد حسن رضی اللہ عنہ نے حاشیہ شرح برزخ پر بخط خاص تحریر فرمایا ہے کہ بیہقی و ابو نعیم نے بصرہ ازدیہ سے روایت کیا ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام شہید کیے گئے تو ہمنے صبح کی اور ہمارے مٹکے برتن اور ہر چیز خون سے بہری تہی بیہقی و ابو نعیم نے زہری سے روایت کیا ہے کہ مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ جسدن امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تو بیت المقدس کے پتہرون سے کوئی پتہر نہین اوٹہایا جاتا تہا مگر نہایت سرخ خون اوسکے نیچے پایا جاتا تہا اس سے معلوم ہوا کہ اولیاء کرام کی موت سے جماد بہی روتے ہین ؁

فصل سجدہ گاہ اور عبادتگاہ مؤمن پر رونے مین

ا ابو نعیم نے عطاء خراسانی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی بندہ کہ سجدہ کرے کوئی سجدہ کسی جگہہ زمین کے قطعات سے مگر وہ جگہہ اوسکے لئے قیامت کے دن گواہی دیگی اور روتی ہے اوسپر جسدن وہ مرتا ہے ۲ ابن ابی الدنیا و ابن ابی حاتم نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا مؤمن جبکہ مرتا ہے تو روتی ہے اوسپر اوسکی نماز پڑہنے کی جگہہ زمین سے اور اوسکے عمل چڑہنے کی جگہہ آسمان سے پہر یہ آیت شریف پڑہی فما بکت علیہم السماء والارض شرح برزخ مین کہا ہے اس سے معلوم ہوا کہ زمین کا رونا مومن پر جو اوسکے مناسب حال ہے ہو سکتا ہے مروی ہے کہ مومن جب مرجاتا ہے تو اوسکی نماز پڑہنے کی جگہہ اور اوسکے رہنے بسنے کی جگہہ قطعات زمین سے چالیس صبح تک روتی ہے ۳ ابن ابی الدنیا نے ابو عبید صاحب سلیمان بن عبد الملک سے روایت

کیا ہے کہا بیشک بندۂ مومن جبکہ مرتا ہے تو زمین کے قطعات ندا کرتے ہین کہ اللہ کا بندۂ مومن مر گیا پس زمین و آسمان اوسپر روتے ہین رحمٰن فرماتا ہے کون چیز رولاتی ہے تمکو میرے بندے پر وہ کہتے ہین اے رب ہمارے نہین چلا وہ کسی کنارہ مین ہم سے کبھی مگر وہ تیرا ذکر کرتا تھا ۴ ابن جریر نے ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا روتی ہے مومن صالح پر اوسکے بیٹھنے کی جگہ زمین سے اور اوسکے عمل چڑھنے کی جگہ آسمان سے ٭

فصل مومن پر فرشتے روتے ہین جبکہ وہ بلاد غربت مین مرتا

ابن ابی الدنیا نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا اللہ تعالیٰ جبکہ مومن کو بلاد غربت مین وفات دیتا ہے اوسکو عذاب نہین کرتا ہے اور اوسکو رحم فرماتا ہے بسبب اوسکی غربت کے اور فرشتون کو حکم کرتا ہے پس وہ اوسکو روتے ہین بسبب غائب ہونے اوسکی رونے والیون کی اوس سے شرح برزخ مین لکہا ہے اس سے معلوم ہوا کہ مومن پر فرشتون کا رونا ہو سکتا ہے اور وہ جو روایت کیا گیا ہے کہ مومن جبکہ مرتا ہے تو اوسکے لئے عرش رحمٰن ہل جاتا ہے کہتے ہین کہ مراد اوس سے حاملین عرش کا ہلنا ہے بسبب اونکے رونے کے مومن پر اور یہ مومن کی کرامت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جبکہ کافر مرتا ہے تو اوسپر کوئی چیز نہین روتی ٭

باب ۲۳ دفن کے بیان مین

فصل آدمی اوسی مٹی مین دفن ہوتا ہے جس سے وہ پیدا کیا گیا ہے

۱ بزار و حاکم و بیہقی نے شعب مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ مدینہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر ہوا آپ نے ایک جماعت کو دیکہا کہ وہ قبر کہود رہی تہی آپ نے اوس سے پوچہا لوگون نے عرض کیا کہ ایک حبشی آیا تہا پہر مر گیا آپ نے فرمایا لا الہ الا اللہ وہ اپنی زمین و آسمان سے کہینچا گیا طرف اوس مٹی کے جس سے وہ پیدا کیا گیا ۲ طبرانی نے کبیر مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک حبشی مدینہ مین دفن کیا گیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دفن کیا گیا اوس مٹی مین جس سے وہ پیدا کیا گیا تہا ۳ طبرانی نے اوسط مین ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا گذرے ہمپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہم ایک قبر کہود رہے تہے فرمایا تم کیا کرتے ہو ہمنے کہا ہم قبر کہودتے ہین واسطے اس کالے آدمی کے فرمایا لے آئی اوسکو موت اوسکی طرف اوسکی مٹی کے ۴ حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین حضرت

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گشت فرماتے تھے بعض نواحی مدینہ میں پس ناگاہ ایک قبر کہ کھدی تھی آپ متوجہ ہوئے یہانتک کہ اوسپر کھڑے ہوئے فرمایا یہ کسکے لئے ہے عرض کیا گیا کہ واسطے ایک آدمی کے ہے حبشہ سے فرمایا لا الہ الا اللہ کھینچا گیا اپنے زمین و آسمان سے یہانتک کہ دفن کیا گیا اوس مٹی میں جس سے وہ پیدا کیا گیا تھا ؛

فصل نطفے پر قبر کی مٹی بُربُرائی جاتی ہے

۱ ابونعیم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں ہے کوئی بچہ مگر بُربُرائی گئی ہے اوسپر اوسکی گھڑے کی مٹی سے ۲ حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا بیشک فرشتہ جو کہ رحم پر مقرر کیا گیا ہے وہ نطفے کو رحم سے لیتا ہے پس اوسے اپنی ہتھیلی پر رکھتا ہے پھر کہتا ہے یا رب مخلقہ ہے یا غیر مخلقہ پس اگر اللہ نے فرمایا کہ مخلقہ ہے تو کہتا ہے یا رب کیا رزق ہے کیا نقش قدم ہے کیا اجل ہے پس اللہ فرماتا ہے دیکھ اوسکو ام الکتاب یعنی لوح محفوظ میں وہ لوح محفوظ میں دیکھتا ہے پس پاتا ہے اوسمیں رزق اوسکا اور اجل اوسکی اور اثر اوسکا اور عمل اوسکا اور لیتا ہے وہ مٹی جسکے بقعہ میں وہ دفن کیا جاویگا اور گوندتا ہے اوسکے ساتھ اوسکے نطفہ کو پس وہ یہ قول ہے اللہ تعالی کا منھا خلقناکم وفیھا نعیدکم ۳ دینوری نے مجالسہ میں ہلال بن یساف سے روایت کیا ہے کہا نہیں ہے کوئی بچہ کہ پیدا ہو مگر اوسکی ناف میں اوس زمین کی مٹی سے ہے جسمیں وہ مریگا ۴ حکیم ترمذی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نطفہ جبکہ رحم میں ٹھہرتا ہے تو فرشتہ اوسکو اپنی ہتھیلی میں لیتا ہے پس کہتا ہے ای رب مخلقہ ہے یا غیر مخلقہ ہے پس اگر کہا کہ غیر مخلقہ ہے تو وہ نسمہ نہیں ہوتا یعنی اوسمیں جان نہیں پڑتی اور رحم اوسکو خون کرکے ڈالدیتے ہیں اور اگر کہا کہ مخلقہ ہے تو کہتا ہے ای رب نر ہے یا مادہ شقی ہے یا سعید کیا اجل ہے کیا اثر ہے کیا رزق ہے اور کس زمین میں مریگا پس فرماتا ہے تو جا طرف ام الکتاب کے پس بیشک تو اس نطفہ کو ابھی اوسمیں پاویگا پس نطفے سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے اللہ ہے پھر کہا جاتا ہے کون ہے رازق تیرا وہ کہتا ہے اللہ ہے پس وہ پیدا کیا جاتا ہے اپنے گھر والوں میں زندہ رہتا ہے اور اپنا رزق کھاتا ہے

اور اپنے نقش قدم کو روندتا ہے پس جبکہ اوسکی اجل آتی ہے تو مرجاتا ہے اور اوسی مکان مین دفن کیا جاتا ہے

فصل اللہ تعالیٰ کو جس زمین مین بندہ کا مارنا منظور ہوتا ہے تو کوئی حاجت اوسکی طرف اوسکے کردیتا ہے

۱ ترمذی نے مطر بن عکامس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ حکم کرتا ہے اللہ واسطے کسی بندے کے کہ وہ مرے کسی زمین مین تو کرتا ہے واسطے اوسکے طرف اوس زمین کے کوئی حاجت ۲ حاکم وبیہقی نے شعب مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا جبکہ ہوتی ہے موت ایک تمہارے کی کسی زمین مین تو مقدر کیجاتی ہے واسطے اوسکے حاجت پس وہ قصد کرتا ہے طرف اوسکے پس ہوتا ہے منتہی نقش قدم اوس سے پھر قبض کیجاتی ہے اوسین روح اوسکی زمین کہیگی قیامت کے دن یہ وہ چیز ہے جو تونے میرے پاس امانت رکھی تھی

فصل مردے کو نیک لوگون کے درمیان مین دفن کرین

۱ ابونعیم وابن مندہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دفن کرو تم اپنے مردون کو درمیان نیک لوگون کے پس بیشک میت ایذا پاتا ہے بد پڑوسی سے جیسے ایذا پاتا ہے زندہ بد پڑوسی سے ۲ ابن عساکر نے تاریخ دمشق مین بسند ضعیف ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دفن کرو تم اپنے مردون کو درمیان قوم صالحین کے پس بیشک میت ایذا پاتا ہے اپنے پڑوسی سے جیسے کہ ایذا پاتا ہے زندہ بد پڑوسی سے ۳ ابن عساکر نے اور مالینی نے مؤتلف ومختلف مین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دفن کرین ہم ہمارے مردون کو درمیان نیک لوگون کے پس بیشک مردے ایذا پاتے ہین بد پڑوسی سے جیسے کہ ایذا پاتے ہین اوس سے زندے ۴ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا جبکہ مرے واسطے ایک تمہارے کے میت تو اچھا دو اوسکو کفن اور جلدی کرو اوسکی وصیت جاری کرنے مین

اور گہرائی کرو واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور بچاؤ اوسکو بد پڑوسی سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ اور کیا نفع دیتا ہے نیک پڑوسی آخرت مین فرمایا کیا نفع دیتا ہے دنیا مین صحابہ نے کہا ہان فرمایا اسی طرح نفع دیتا ہے آخرت مین ۵ دیلمی و ابن مندہ نے حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعًا روایت کیا ہے اچہا دو کفن اور ایذا نہ دو اپنے مردون کو ساتھہ عویل کے اور نہ ساتھہ تاخیر کرنے اوسکی وصیت کے اور نہ ساتھہ قطع رحم کے اور جلدی کرو اوسکے قرض کی ادائی کو اور علیحدہ کرو اوسکو بد پڑوسیون سے ۱ حکایت ابن ابی الدنیا نے قبور مین عبد اللہ بن نافع مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ایک آدمی مدینہ مین مرا پس وہین دفن کیا گیا اوسکو ایک آدمی نے دیکہا گویا وہ اہل نار سے ہے وہ اس سبب سے غمگین ہوا پہر وہ اوسکو بعد سات یا آٹھہ رات کے دکہایا گیا گویا وہ اہل جنت سے ہے پس اسنے اوس سے پوچہا اوسنے کہا ایک شخص صالحین مین سے ہمارے ساتھہ دفن کیا گیا پس اوسنے چالیس آدمیون مین اپنے پڑوسیون سے شفاعت کی سو مین بھی اونہین مین تھا

فصل اعلی زمین کا اوسکے اسفل سے بہتر ہے

ابن سعد نے معاویہ بن صالح سے روایت کیا ہے کہا جبکہ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کو موت حاضر ہوئی تو اونہون نے لوگون کو وصیت فرمائی پس کہا تم میرے لئے کہودو اور عمیق نکرو کیونکہ بہتر زمین کا اعلی اوسکا ہے اور شر اوسکا اسفل اوسکا ہے ۲ ابن عساکر نے کئی طریقون سے عمرو بن مہاجر سے روایت کیا ہے کہا سہل بن عبد العزیز عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے بھائی کا انتقال ہوا تو اونہون نے مجھے حکم دیا کہ مین اوسکے لئے کہودون یعنی قبر اور فرمایا کہودو اوسکے لئے بقدر تیرے طول کے یا مونڈہے تک اور دور ہی نکرو واسطے اوسکے زمین مین پس بیشک اعلی زمین کا پاک تر ہے اور ایک لفظ مین اطیب ہے اوسکے اسفل سے

فصل قبرستان مومن کے لئے تجمل و زینت کرتا ہے

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک مومن جبکہ مرتا ہے تو قبرستان تجمل کرتا ہے اوسکی موت کے لئے پس نہین ہے اوس سے کوئی قطعہ مگر وہ تمنا کرتا ہے کہ وہ

اوسمین دفن کیا جائے اور کافر جبکہ مرتا ہے تو قبرستان تاریک ہو جاتا ہے اوسکی سوبت کے لئے پس نہین ہے اوس سے کوئی بقعہ یعنی قطعہ مگر وہ پناہ مانگتا ہے اللہ کے ساتھہ کہ وہ اوسمین دفن نکیا جائے اسکو حکیم ترمذی و ابن عدی و ابن عساکر و ابن مندہ نے ایسی سند سے روایت کیا ہے جسمین ضعف و انقطاع ہے ❊

فصل دن کے فرشتے رات کے فرشتون سے زیادہ نرم ہین

ابن نجار نے تاریخ بغداد مین محمد بن عبد اللہ اسدی سے روایت کیا ہے کہا مین ایک جنازے مین حاضر ہوا وہ عبد الصمد بن علی کے گھر والون مین سے کسی کا تھا پس عبد الصمد اونکو برانگیختہ کرنے اور جلدی کرنے اور کہنے لگے کہ تم ہمکو شام سے پہلے راحت دو ہمنے اونسے کہا کیا تم اس باب مین کچھہ روایت کرتے ہو کہا مجھے حدیث کی ہے میرے باپ نے میرے دادا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا بیشک دن کے فرشتے زیادہ تر نرم ہین رات کے فرشتون سے ❊

فصل فضل جبل مقطم

سفیان بن وہب خولانی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہا ہم ایک وقت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اس پہاڑ کے دامن مین جا رہے تھے یعنی مقطم کے اور ہمارے ساتھہ مقوقس تھا عمرو نے اوس سے فرمایا اے مقوقس کیا حال ہے تمہارے اس پہاڑ کا کہ گنجا ہے نہ اوسپر روئیدگی ہے نہ درخت جیسے کہ شام کے پہاڑون مین ہوتے ہین اوسنے کہا مین نہین جانتا ولیکن اللہ نے اسکے اہل کو اس نیل کے ساتھہ اوس سے غنی کر دیا ہے ولیکن ہم پاتے ہین اوسکے نیچے وہ چیز جو کہ اس سے بہتر ہے فرمایا وہ کیا ہے کہا اسکے نیچے ایسے لوگ دفن کئے جائینگے کہ اوٹھاویگا اونکو اللہ دن قیامت کے اونپر کچھہ حساب نہوگا پس عمرو نے فرمایا الٰہی تو مجھے اونمین سے کر حرملہ نے کہا پس مینے دیکھی عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی قبر اوسمین اور اوسمین ابو بصرہ غفاری اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما کی قبرین بھی ہین رواہ ابن عساکر من طریق ابن وہب عن حرملۃ بن عمران عن عبید ابن ابی مدرک عن سفیان بن وہب الخولانی ❊

فصل قبر امانت ہے

دیلمی و ابن جوزی و ابو الفضل طوسی نے عیون اخبار مین طریق ابو ہدبہ سے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنازے مین تشریف لیگئے آپ نے ایک کپڑا طلب فرمایا وہ قبر پر بچھایا گیا پس فرمایا مت جہانکو قبر مین وہ بیشک امانت ہے پس شاید بند کہولے جاوین پہر دیکہا جاوے کالا سانپ کہ وہ اوسکی گردن مین طوق کیا ہوا ہو اور شاید اوسے حکم کیا جاوے پس سنی جاوے آواز زنجیر کی ٭

فصل قبرستان مین ایک فرشتہ مقرر ہے کہ وہ قبر کی مٹی جنازے کے ہمراہیون کو مارتا ہے تاکہ اونکا غم غلط ہو

اطوسی نے اور دیلمی نے مسند فردوس مین بطریق ابو ہدبہ انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ جنازے کے ساتھ جانیوالون پر اللہ نے ایک فرشتہ مقرر کیا ہے وہ مہموم محزون ہوتے ہین یہانتک کہ جب اونہون نے اوسکو اوس قبر مین سونپ دیا اور پہر کر لوٹے تو وہ فرشتہ ایک مٹھی مٹی سے لیتا ہے پس اوسکو پھینکتا ہے اور کہتا ہے تم لوٹ جاؤ طرف تمہاری دنیا کے بہلاوے تمہین اللہ تمہارے مردون کو پس وہ اپنی میت کو بھول جاتے ہین اور اپنی خرید و فروخت و کاروبار عیش و آرام مین لگ جاتے ہین گویا وہ اوس سے نہ تہے نہ وہ اونسے تہا ٭ امالی ابن لطہ مین بطریق عطار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطے اللہ کے ایک فرشتہ ہے مقابر پر مقرر کیا گیا ہے پس جبکہ میت دفن کردیا گیا اور اوسپر برابر کی گئی یعنی قبر اور لوگ منتقل ہوئے تاکہ لوٹین تو وہ فرشتہ ایک مٹھی لیتا ہے قبر کی مٹی سے پس اوسے اونکی گردنون کے پیچھے مارتا ہے اور کہتا ہے لوٹ جاؤ طرف تمہاری دنیا کے اور بھول جاؤ اپنے مردون کو

فصل ابتدای قبر کے بیان مین

اسمین اختلاف ہے کہ قبر کا موجد کون ہے بعض نے کہا کوا ہے جبکہ قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تو اللہ تعالی نے کوے کو بہیجکر قبر کی تعلیم فرمائی جیساکہ کلام پاک مین ارشاد فرمایا ہے فبعث اللہ غرابا یبحث فی الارض لیریہ کیف یواری سوأۃ اخیہ بعض کہتے ہین قبر کے موجد بنی اسرائیل ہین لیکن اولی و اصح پہلا ہی قول ہے پہلے پہل یہ طریقہ کوے نے بتایا قابیل نے اسپر عمل کیا اسکے بعد سے یہ طریقہ بنی آدم مین مستمر و دائم و باقی رہا ٭

باب ۲۴ اس امر کے بیان مین کہ دفن و تلقین کے وقت کیا کہین

فصل دفن کے وقت کیا کہین

بزار نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے فرمایا جبکہ پہونچے جنازہ قبر کو اور لوگ بیٹھہ جاوین پس تو نہ بیٹھہ ولیکن کھڑا ہو اوسکی قبر کے کنارے پر پس جبکہ وہ قبر مین اوتارا جاوے تو تو کہہ بسم اللہ وفی سبیل اللہ وعلی ملة رسول اللہ اللہم عبدک نزل بک وانت خیر منزول به فلقت الدنیا خلف ظہرہ فاجعل ما قدم علیہ خیرا مما خلف وانک قلت وما عند اللہ خیر للابرار یعنی ساتھہ نام اللہ کے اور اللہ کی راہ مین اور ملت رسول اللہ پر الٰہی تیرا بندہ تجھپر اوترا یعنی تیرا مہمان ہوا ہے اور تو بہتر اوتارنے والون کا ہے یعنی تو سب میزبانون سے بہتر ہے اوسنے دنیا کو اپنی پیٹھہ کے پیچھے چھوڑا پس کر تو اوس چیز کو جسپر وہ آگے آیا بہتر اوس سے جو پیچھے چھوڑا پس بیشک تو نے فرمایا ہے کہ جو کچھہ نزدیک اللہ کے ہے وہ بہتر ہے واسطے نیکون کے ۳ طبرانی و بیہقی نے شعب مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جبکہ مرے ایک تمہارا تو اوسے روک نہ رکھو اور جلد لیجاؤ اوسے طرف اوسکی قبر کے اور چاہئے کہ پڑہی جاوے نزدیک اوسکے سر کے فاتحة الکتاب لفظ بیہقی کا یہ ہے فاتحہ البقرہ اور نزدیک اوسکے پانون کے خاتمہ سورہ البقرہ اوسکی قبر مین ۴ طبرانی نے محمد بن عبد الرحمن بن علا ابن لجلاج سے روایت کیا ہے کہا مجھسے میرے باپ نے کہا بیٹا جب تو مجھے میری لحد مین رکھے تو کہہ بسم اللہ وعلی ملة رسول اللہ پھر ڈال تو مجھپر مٹی کو ڈالنا پھر پڑہ نزدیک میرے سر کے فاتحہ البقرہ کو اور خاتمہ اوسکے کو پس بیشک مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ یہ فرماتے تھے ۵ ابن ابی شیبہ نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک اپنے لڑکے کو انس رضی اللہ عنہ نے دفن کیا پس فرمایا اللہم جاف الارض عن جنبیه وافتح ابواب السماء لروحه وابدله دارا خیرا من داره الٰہی کشادہ کر زمین کو اوسکے دونون پہلو سے اور کہول دے دروازے آسمان کے اوسکی روح کے واسطے اور بدل دے اوسکو گہر بہتر اوسکے گہر سے ۵ سعید بن منصور نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب وہ میت کو اوسکی قبر مین رکہتے تو فرماتے اللہم جاف الارض عن جنبیه وصعد روحه تقبله وتلقه

ابن ابی الدنیا

مِنْکَ بِرُوْحِہٖ الٰہی کشادہ کر زمین کو اوسکے دونون پہلو سے اور چڑہا اوسکی روح کو اور پیش آ تو اوسکو اپنے ساتہ رحمت کے ۶ ابن ماجہ و بیہقی نے اپنے سنن مین ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا حاضر ہوا مین ابن عمر کے پاس ایک جنازہ مین پس جبکہ اونہون نے اوسکو لحد مین کہا تو کہا بسم اللہ و فی سبیل اللہ و علی ملۃ رسول اللہ پہر جبکہ لحد کو برابر کرنا شروع کیا تو کہا اللہم اجرہا من الشیطان و من عذاب القبر الٰہی بچا اوسکو شیطان سے اور عذاب قبر سے پہر جب برابر کیے ڈہیر کو اوسپر برابر کیا تو جانب قبر مین کہڑے ہوئے پہر فرمایا اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْھَا وَصَعِّدْ رُوْحَھَا وَلَقِّھَا مِنْکَ رِضْوَانًا یعنی الٰہی کشادہ کر زمین کو اوسکے دونون پہلو سے اور چڑہا اوسکی روح کو اور پیش آ اوسکو رضوان سے پہر کہا بیٹے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے ۷ ابن ابی شیبہ نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تہے بِسْمِ اللّٰہِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ افْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ وَاَلْحِقْہُ بِنَبِیِّہٖ یعنی ساتہ نام اللہ کے اور اللہ کی راہ مین الٰہی کشادگی کر واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور روشنی کر واسطے اوسکے اوسمین اور ملا اوسکو ساتہ اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ۸ حکیم نے عمرو بن مرہ سے روایت کیا ہے کہا اچہا جانتے تہے جبکہ میت لحد مین رکہا جاوے تو یہ کہین اَللّٰھُمَّ اَعِذْہُ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ الٰہی پناہ دے اوسکو شیطان مردود سے ۹ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین خیثمہ سے روایت کیا ہے کہا اچہا جانتے تہے جبکہ میت کو دفن کرین تو یہ کہین بِسْمِ اللّٰہِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَجِرْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ یعنی ساتہ نام اللہ کے اور بیچ راہ اللہ کے اور اوپر ملت رسول اللہ کے الٰہی پناہ دے اوسکو عذاب قبر سے اور عذاب آگ سے اور برائی شیطان مردود سے

فصل تلقین بعد الدفن کی بیان مین

۱ سعید بن منصور نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر پر کہڑے رہتے تہے بعد اسکے کہ قبر میت پر برابر کر دی جاتی پس فرماتے اَللّٰھُمَّ نَزَلَ بِکَ صَاحِبُنَا وَخَلَّفَ الدُّنْیَا خَلْفَ ظَھْرِہٖ اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ عِنْدَ الْمَسْئَلَۃِ مَنْطِقَہٗ وَلَا تَبْتَلِہٖ فِیْ قَبْرِہٖ بِمَا لَا طَاقَۃَ لَہٗ بِہٖ

یعنی الٰہی اوسکا طرف تیرے بار رہا اور اوسنے دنیا کو اپنی پیٹھ کے پیچھے چھوڑا الٰہی ثابت رکھہ سوال کے وقت اوسکی گویائی کو اور بتلا اوسکو اوسکی قبر مین اوس چیز کے ساتھ جسکی اوسے طاقت نہین ہے ۱۳ طبرانی نے کبیر مین اور ابن مندہ نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا جبکہ مرے کوئی ایک تمہارے بھائیون سے اور تم اوسپر مٹی برابر کر چکو تو چاہیے کہ کھڑا ہو ایک تمہارا اوسکی قبر کے سر پر پھر چاہیے کہ کہے یا فُلَانُ ابْنُ فُلَانَۃَ اے فلان فلان عورت کے بیٹے پس وہ اوسکو سنیگا اور جواب نہ دیگا پھر کہے یا فُلَانُ ابْنُ فُلَانَۃَ اے فلان فلان عورت کے بیٹے پس وہ برابر بیٹھہ جاویگا پھر کہے یا فُلَانُ ابْنُ فُلَانَۃَ اے فلان فلان عورت کے بیٹے پس وہ کہیگا ہدایت کر ہمکو اللہ تجھپر رحم کرے ولیکن تم نہین سمجھتے پس چاہیے کہ کہے اُذْکُرْ مَا خَرَجْتَ عَلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا شَہَادَۃَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنَّکَ رَضِیْتَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا یعنی یاد کر اوس چیز کو جسپر تو دنیا سے نکلا یعنی گواہی اس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود برحق مگر اللہ اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے بندے اور اوسکے رسول ہین اور بیشک تو راضی ہوا تو ساتھہ اللہ کے رب جانکر اور ساتھہ اسلام کے دین جانکر اور ساتھہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی جانکر اور ساتھ قرآن کے امام و پیشوا جانکر پس منکر نکیر پکڑتا ہے ہر ایک دونین سے ہاتھہ دوسرے کا اور کہتا ہے چلو کیا بیٹھین نزدیک اوس شخص کے جو کہ اپنی حجت کو سکھلایا گیا پس ہوتا ہے اللہ حجت کرنیوالا اوسکا نہ وہ دونون یعنی منکر و نکیر ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ اگر تلقین کرنے والا میت کی ماں کو پہچانتا نہو یعنی اوسکا نام یاد نہو فرمایا نسبت کرے اوسکی طرف حوا کے یا فلان ابن حَوَّاء ۱۳ ابن مندہ نے دوسری طرح ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ مین مر جاؤن اور تم مجھے دفن کر چکو تو چاہیے کہ ایک آدمی میرے سر کے نزدیک کھڑا ہو پس چاہیے کہ کہے اے صُدَیّ بیٹے عجلان کے یاد کر اوس چیز کو جسپر تو دنیا مین تھا گواہی اس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود برحق مگر اللہ اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہین اللہ کے ۱۳ سعید بن منصور نے راشد بن سعد اور ضمرہ بن حبیب اور حکیم بن عمیر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے کہ ان تینون نے کہا جبکہ برابر کردیجاوے میت پر اوسکی قبر اور لوگ اوسکے پاس سے چلے جاوین تو مستحب جانی

جاتی تھی یہ بات کہ کہے یعنی کوئی شخص میت کے نزدیک اوسکی قبر کے یَا فُلَانُ قُلْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی اے فلان کہہ
لا الہ الا اللہ اسکو تین بار کہے یَا فُلَانُ قُلْ رَبِّیَ اللّٰہُ وَدِیْنِیَ الْاِسْلَامُ وَنَبِیِّیْ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یعنی اے فلان کہہ رب میرا اللہ ہے اور دین میرا اسلام ہے اور نبی میرے محمد صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم ہین پھر چلا جاوے ۵ تنبیہ آجری رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہے کہ مستحب ہے دفن کے بعد تھوڑی دیر ٹھہرنا
اور میت کے واسطے ثبات کی دعا کرنا اوسکے مونھہ کے سامنے پس کہا جاوے اَللّٰھُمَّ ھٰذَا عَبْدُكَ وَاَنْتَ
اَعْلَمُ بِہٖ مِنَّا وَلَا نَعْلَمُ مِنْہُ اِلَّا خَیْرًا وَقَدْ اَجْلَسْتَہٗ لِتَسْاَلَہٗ اَللّٰھُمَّ فَثَبِّتْہُ بِالْقَوْلِ
الثَّابِتِ فِی الْاٰخِرَۃِ کَمَا ثَبَّتَّہٗ فِی الدُّنْیَا اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ وَاَلْحِقْہُ بِنَبِیِّہٖ وَلَا تُضِلَّنَا
بَعْدَہٗ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ یعنی آلہی یہ تیرا بندہ ہے اور تو اوسکو ہمسے زیادہ تر جانتا ہے اور ہم نہین جانتے اوس
سے مگر بھلائی کو اور مقرر تو نے اوسے بٹھایا ہے تاکہ تو اوس سے سوال کرے آلہی پس ثابت رکھہ اوسکو ساتھہ
قول ثابت کے آخرت مین جیسا کہ ثابت رکھا تو نے اوسکو دنیا مین آلہی تو اوسپر رحم کر اور ملا اوسکو ساتھہ اوسکے
نبی کے اور گمراہ نہ کر ہمکو بعد اوسکے اور محروم نہ کر ہمکو اوسکے اجر سے ۶ حکیم ترمذی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ قبر
ٹھہرنا اور وقت دفن کے ثابت رکہنے کا سوال کرنا مدد ہے واسطے میت کے بعد نماز کے کیونکہ نماز جماعت مومنین
کے ساتھہ اوسکے لیے مثل لشکر کے ہے اور وہ پادشاہ کے دروازے پر جمع ہون اوسکے لیے شفاعت کرین
اور قبر پر وقوف کرنا اور سوال ثابت رکہنے کا کرنا مدد ہے واسطے لشکر کے اور یہ گھڑی میت کے شغل کی ہے
کیونکہ اوسکو ہول مطلع اور سوال منکر و نکیر کا سامنا ہے ۷ ابن سعد نے ضحاک سے روایت کیا ہے کہا کہ مجھسے
نزال بن سبرہ نے کہا جب تو مجھے میری قبر مین داخل کرے تو یون کہنا اَللّٰھُمَّ بَارِكْ فِیْ ھٰذَا الْقَبْرِ
فِیْ دَاخِلِہٖ یعنی آلہی تو برکت دے اس قبر مین اور اسکے داخل ہونیوالے مین یہ دلائل ہین تلقین بعد دفن
کے جنکو حضرت شیخ جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور مین ذکر فرمایا ہے اور ابیات تثبیت
مین یون فرماتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امر فرمایا ہے تلقین کا واسطے مدفون کے بعد مٹی ڈالنے
کے اور بعض نے کہا کہ مٹی ڈالنے سے پہلے اور اگر تین بار تلقین کا اعادہ کیا جائے تو مستحب ہے اور اسیکے
مثل اصحاب سے آیا ہے اور ثابت رکھنے کی دعا کرنا مستحب ہے سید محمد بن اسمعیل امیر یمنی رحمۃ اللہ علیہ شرح ابیات

ہین کہتے ہین کہ ناظم نے اختلاف بیان کیا کہ آیا وہ تلقین بعد مٹی ڈالنے میت کے لحد مین داخل کرنے اوسکے بند کرنے
حاضرین کے مٹی ڈالنے کی ہے دلیلین جو آیندہ مذکور ہونگی وہ اسی پر دال ہین اور یہی میت اول کا مفاد ہے
یہی یہ بات کہ وہ تلقین قبل مٹی ڈالنے کے ہے جو کہ دوسری بیت سے معلوم ہوتا ہے سو مین اوسکو نہین سمجہتا
نہ اوسکے قائل کو جانتا ہون سیوطی رحمہ اللہ کا اطلاع مین دست درازی ہے شاید وہ اوسپر واقف ہوگئے ہون
جسپر ہمکو وقوف نہوا اس تلقین کی دلیل یہ ہے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے تلخیص حبیر مین ذکر کیا ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ دفن میت سے فارغ ہوتے تو اوسپر وقوف فرماتے اور فرماتے کہ مغفرت مانگو اپنے
بھائی کے واسطے اور سوال کرو اوسکے لئے ثابت رکھنے کا پس بیشک وہ اب سوال کیا جاتا ہے اسکو
ابوداود وحاکم نے اور بزار نے عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے بزار نے کہا نہین روایت کی گئی نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے مگر اس وجہ سے انتہی مگر یہ اسکی دلیل ہے کہ میت کے لئے ثابت رکھنے کی دعا کرین جیسا کہ
آیندہ آویگا اور وہ تلقین جو ابیات مین مراد ہے سو رافعی رحمہ اللہ نے کہا کہ مستحب ہے کہ بعد دفن کے میت
کی تلقین کیجاوے پس کہین یَا عَبْدَ اللّٰهِ يَا ابْنَ اَمَةِ اللّٰهِ اُذْكُرْ مَا خَرَجْتَ عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا
شَهَادَةَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّاَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَّاَنَّ
الْبَعْثَ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ
وَاَنَّكَ رَضِيْتَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَّبِالْقِبْلَةِ
قِبْلَةً وَّبِالْمُسْلِمِيْنَ اِخْوَانًا یعنی ای اللہ کے بندے ای بیٹے اللہ کی لونڈی کے یاد کر اوس چیز کو
جسپر تو دنیا سے نکلا گواہی اس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود برحق مگر اللہ اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اللہ کے رسول ہین اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قبر سے اوٹھنا حق ہے اور قیامت آنیوالی
ہے اوسمین کسی طرحکا شک نہین ہے اور بیشک اللہ اوٹھاویگا اونکو جو قبرون مین ہین اور بیشک راضی
ہوا تو ساتھہ اللہ کے رب جانکر اور ساتھہ اسلام کے دین جانکر اور ساتھہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی جانکر
اور ساتھہ قرآن کے پیشوا جانکر اور ساتھہ قبلہ کے قبلہ جانکر اور ساتھہ مسلمانون کے بھائی جانکر نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے اسکی خبر وارد ہوئی ہے ۱۲ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا طبرانی نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے

روایت کیا ہے کہا جبکہ مین مرجاؤن تو تم میرے ساتھہ کرنا جیسا کہ ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امر فرمایا ہے کہ ہم اپنے مردون کے ساتھہ کرین ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا ہے پس فرمایا جبکہ کوئی مرے تمہارے بھائیون سے الخ اسکی اسناد صالح ہے ضیا نے اپنی کتاب الاحکام مین اوسکی قوت بیان کی ہے اور عبدالعزیز نے نسائی مین اسکی تخریج کی ہے اِسکے راوی ابوامامہ رضہ سے سعید ازدی ہین ابوحاتم نے اونکے لیے بیاض چھوڑی ہے لیکن اِسکے واسطے شواہد ہین ۱۲ اونمین سے ایک یہ ہے جسکو سعید بن منصور نے طریق راشد بن سعد وضمرہ بن حبیب وغیرہما سے روایت کیا ہے کہا جبکہ میت پر اوسکی قبر برابر کر دیجاوے اور لوگ چلے جاوین تو مستحب جانتے تھے کہ میت کہین اوسکی قبر کے نزدیک الخ ۱۲ اثرم رحمہ اللہ نے کہا کہ مینے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے کہا یہ جو لوگ کرتے ہین جبکہ میت دفن کر دیا جاتا ہے تو آدمی کھڑا ہوتا ہے اور کہتا ہے ای فلان فلان کے بیٹے اونہون نے فرمایا مینے اسے کسی کو کرتے نہین دیکھا مگر اہل شام کو جبکہ ابوالمغیرہ مرے اس باب مین ابوبکر بن ابومریم سے مروی ہے وہ اونکے شیوخ سے روایت کرتے ہین کہ وہ اسکو کرتے تھے تمام ہوا کلام حافظ کا حافظ نے اِسکے سوا اور شواہد ذکر کئے ہین ہمنے اونکا ذکر چھوڑ دیا کیونکہ وہ بسبب عدم دلالت کے قابل شہادت کے نہ تھے ۱۲

فصل بیان مین انکار تلقین بعد دفن کی

سید محمد بن اسمٰعیل امیر شرح ابیات مین فرماتے ہین کہ علامہ مقبلی رحمہ اللہ نے کتاب منار مین فرمایا ہے کہ محدث بلکہ عاقل شک نہین کرتا ہے کہ الفاظ ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی دلالت کرتے ہین اوسکے موضوع ہونے پر جیسے یہ قول کہ فلان فلان عورت کا بیٹا اور اگر اوسکی مان کا نام معلوم نہو تو یا فلان بن حوا کہے اسی طرح یہ لفظ کہ منکر نکیر ایک دوسرے کا ہاتھہ پکڑتا ہے پس کہتا ہے چلو ایسے شخص کے نزدیک کیا بیٹھین جو کہ اپنی حجت کو سکھایا گیا ہے انتہی ۱۲ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح مین فرمایا کہ وہ حدیث ضعیف ہے فرمایا اور امام احمد رضی اللہ عنہ تلقین سے پوچھے گئے اونہون نے اوسکو مستحسن کہا اور اوسپر عمل کے ساتھہ احتجاج کیا سید محمد بن اسمٰعیل رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ اگر حافظ صاحب کی مراد اس قول سے وہ ہے جو ہمنے تلخیص سے امام احمد سے نقل کیا ہے تو اوسمین یہ نہین ہے کہ اونہون نے تلقین کو

ص ۱۵۱ کتاب ... معلوم ہوتا ہے ... بلکہ تصحیف ہوئی ہے واللہ اعلم ۱۲

مستحسن کہا بلکہ اونہون نے تو یہ خبر دی کہ اوسکو سوا اہل شام کے اور کوئی نہین کرتا ہے اور وہ اوسکو ابو بکر بن ابی مریم سے روایت کرتے ہین اور امام احمد کا نسبت کرنا اسکو طرف ابو بکر بن ابو مریم کی دلیل ہے اسکی کہ وہ روایت کو ضعیف بتاتے ہین یہ اسلئے ہے کہ ابو بکر بن ابی مریم جیسا کہ حافظ ذہبی نے میزان مین کہا ہے کہ ابو بکر بن ابو مریم غسانی حمصی پس کہا گیا نام اونکا بکیر ہے بعض نے بکیر کہا بعض نے عمرو بتایا کسی نے عامر کہا کسی نے کہا عبد السلام ہے نزدیک اونکے یعنی محدثین کے ضعیف ہین پھر اونکا احوال بیان کیا اور اونکے آخر مین کہا کہ ابو داود نے عمرو سے ہے کہ اونہون نے امام احمد کو کہتے سنا کہ وہ کچھ نہین ہے انتہی پس حافظ ابن قیم کا یہ عجب قول ہے کہ امام احمد نے فعل تلقین کو بسبب حدیث ابن ابی مریم کے مستحسن کہا پھر حافظ ابن قیم نے کہا کہ حدیث ابو امامہ رضی اللہ عنہ حدیث ضعیف ہے کہا لیکن وہ اگرچہ ثابت نہو تو بھی اتصال عمل کا تلقین کے ساتھ سائر امصار و اعصار مین بدون انکار کے اوسکے ساتھ عمل کر لینے مین کافی ہے اللہ تعالی نے کبھی یہ عادت جاری نہین کی کہ جو امت مشارق و مغارب کو ڈہانک لیوے اور وہ ساری امتون سے عقلون مین زیادہ تر کامل اور معارف مین بڑھی ہوئی ہو اور وہ ایسے شخص کے خطاب کرنے پر اتفاق کرے جو کہ نہ سنے نہ عقل رکہے اور اس خطاب کرنے کو مستحسن سمجھے اور اوس امت مین سے کوئی منکر اوسکا انکار نہ کرے بلکہ اول آخر کے لئے اوسکا طریقہ مقرر کر جاوے اور اوسمین پچھلا پہلے کی پیروی کرے انتہی سید صاحب مرحوم نے اس قول کو رد کیا اور فرمایا کہ یہ قول حافظ صاحب مرحوم کا جیسا کہ تو اوسے دیکھتا ہے نہایت ضعف مین ہے کیونکہ اولا حافظ صاحب سے کہا جاوے کہ آپ خود اس بات مین نہ شک کرتے ہین نہ انکار کہ ساری امت سے بڑھی ہوئی اتباع و اقتدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین آپکے اصحاب رضی اللہ عنہم ہین اونسے ایک حرف بھی نہین آیا کہ اونہون نے حضرت ابو بکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم کو تلقین کی ہو نہ یہ بات آئی کہ کسینے خلفاء راشدین مین سے کسی میت کی بعد دفن کے تلقین کی ہو بلکہ واللہ ممکن نہین ہے کہ حافظ صاحب ایک روایت بھی کسی صحابی سے لے آوین کہ وہ کسی غیر کی قبر پر کھڑے ہون اور کہا ہو کہ اے فلان فلان کے بیٹے یا کسی صحابی کی قبر پر کھڑے ہو کے اوسکو پکارتے ہون تو پھر حافظ صاحب باوجود اپنی امامت کے کسطرح کہتے ہین کہ سائر امصار و اعصار مین تلقین کے ساتھ عمل متصل چلا آتا ہے پھر ثانیا حافظ صاحب

مرحوم سے کہا جاتے کہ یہ امام احمد صاحب فرما رہے ہین کہ اونہون نے کسی کو نہ دیکھا کہ وہ تلقین کرتا ہو مگر اہل شام جبکہ ابو المغیرہ کا انتقال ہوا پہر وہ کیونکر سائر امصار و اعصار کہتے ہین حالانکہ امام احمد صاحب نے فرمایا کہ اوسکو نہین کیا مگر اہل شام نے ابو المغیرہ کے مرنے مین اور کتنے عصر اس سے پہلے گذر چکے وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رہے امصار سو وہ شام مین منحصر ہو گئے اور جبکہ یہ ابن قیم اس مسئلے مین تعصب کرین تاکہ پورا پورا استدلال اونکا سماع موتی پر ہو جاوے باوجود اسکے کہ اونکے لئے اس مدعا پر صحیح ناصح دلیلین موجود ہین تو پہر اونکے غیر کا کیا کہنا اونہین سے جو کہ بالکل انصاف سے محروم ہین پس ہرگز سوای ادلہ کتاب و سنت کے دہوکا نہ کہانا چاہئے جبکہ تمنے یہ سمجھ لیا تو جان لوگے کہ قول حضرت جلال الدین مرحوم کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلقین کا امر فرمایا ہے الخ اوس سے مراد اونکی وہی حدیث ابو امامہ ہے جو ہمنے نقل کی اور اوسکا وہی حال ہے جو تم دیکہتے ہو اور اونہون نے شرح الصدور مین سوای حدیث ابو امامہ کے اور کچہہ ذکر نہین کیا پہر فرمایا تنبیہ آجری نے کہا الخ **فائدہ** فتح القوی شرح منظومہ ہدی نبوی مین کہا ہے کہ قبر پر درس مشروع نہین ہے اور تلقین میت یعنی بعد دفن کے بدعت ہے اسکے بعد یہ لکہا ہے کہ تلقین مین علمار کا اختلاف ہے اور کلام حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کا اس باب مین متناقض ہے ہدی نبوی یعنے زاد المعاد مین تلقین کے بدعت ہونیکو راجح بتایا ہے اور جو حدیث کہ اسمین وارد ہوئی ہے اوسکو ضعیف کہا ہے اور کتاب الروح مین اوسکو مستحسن فرمایا ہے اور اسکو ترجیح دی ہے محقق مقبلی رحمہ اللہ اسکے بدعت ہونیکی طرف مائل ہوئے ہین اور یہی اظہر ہے اونہون نے کتاب منار اور ابحاث مسددہ مین طول طویل کلام کیا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ جو حدیث اس باب مین روایت کی گئی ہے اوسکے موضوع ہونے مین جو لوگ کہ حدیث کی معرفت رکہتے ہین اونکو شک نہین ہے اور اس حدیث کو سعید بن منصور نے راشد بن سعد و ضمرہ سے اونہون نے اپنے شیوخ اہل حمص سے روایت کیا ہے پس یہ مسئلہ حمصی ہے رہی یہ حدیث کہ تم اوسکے لئے تثبیت کا سوال کرو وہ ابہی سؤال کیا جاویگا سو اس حدیث کو تلقین کے لیئے شاہد ٹہیرانا شبک نہین ہے کیونکہ حکم عدل کے لئے اسمین کسی طرح کی شہادت نہین ہے انتہی اور حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے جو یہ ذکر کیا کہ لوگ تلقین کے عمل پر بلا انکار متفق ہین سو یہ دعوی ممنوع ہے اسلئے کہ

وہ خود امام احمد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ اونھون نے سوای اہل شام کے اور کسی کو اوسے کرتے ہوئے نہین دیکہا اس روایت ہی سے ظاہر ہے کہ سارے لوگ تلقین پر متفق نہین ہین اسی طرح نفی انکار کا حال ہے کیونکہ جماہیر علما اپنی کتابون مین اسکا انکار کرتے ہین اور اسکے بدعت ہونے کی تصریح فرماتے ہین اس سبب سے ظاہر ہے کہ اونسے انکار واقع ہوا جبکہ کسی نے اوسکو کیا واللہ اعلم انتہی جناب توفیق رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ شوکانی رحمہ اللہ نے اگرچہ نیل الاوطار مین حدیث تلقین کو ذکر کیا اور اوسپر اہل علم کا کلام بیان فرمایا لیکن جواز کی یا بدعت ہونے کی تصریح نہین کی گویا اونکو اوسکے بدعت ہونے مین تردد تھا مگر بیشک ایسے ادلہ شرعیہ جو کہ عمل تلقین کا حکم کرین اوس طور پر کہ تسکین خاطر ہو موجود نہین ہین یہ عمل بعض بلاد کا اور قول ایک جماعت فقہاء شافعیہ وغیرہم کا سوا ایسے مقام مین قابل سند نہین ہے پس اولی عدم جواز تلقین ہے علم الہی مین جس کسی کے لئے ثبات قول کا حکم ہو چکا ہے وہ تلقین کا محتاج نہین ہے اور جو اوسکے خلاف ہے اگر وہ تلقین کے سبب سے ثابت القول ہو جاوے تو چاہیے کہ کوئی ہالک ہی نہو سو یہ مشکل ہے ہان اگر وہ حدیث جو اس باب مین وارد ہوئی ہے صحت کو پہونچ جاوے تو اوسکا قائل ہونا واجب ہوگا مگر یہ کہان ہو سکتا ہے

باب ٢٥ ضغطہ قبر یعنی قبر کے دباؤ کے بیان مین

اور یہ ہر ایک کو ہوتا ہے

فصل اصل ضغطہ قبر کے بیان مین

تمیمی

ابن ابی الدنیا نے محمد تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کہا جاتا تھا کہ اصل ضغطہ قبر کی یہی ہے کہ زمین آدمیون کی مان ہے وہ اوسی سے پیدا کئے گئے ہین پہر وہ اوس سے بغیبت طویل غائب رہی جبکہ اوسکی اولاد طرف اوسکے پہیر لائی گئی تو اوس نے اونکو دبایا جیسے وہ مان دباتی ہے جسکا بچہ اوس سے غائب ہو گیا پہر وہ اوسپر آیا پس جو شخص اللہ تعالی کا فرمانبردار ہوتا ہے تو اوسکو مہربانی و نرمی سے دباتی ہے اور جو نافرمان ہے تو اوسکو سختی سے دباتی ہے اپنے رب کے سبب سے اوسپر غصہ کرتی ہے ؂

فصل سبب ضغطہ قبر کے بیان مین

حکیم ترمذی نے فرمایا ہے کہ اس ضغطہ کا سبب یہ ہے کہ کوئی نہین ہے مگر کچہہ نہ کچہہ گناہ اوس سے ضرور ہی ہوتا ہے

اگرچہ صالح ہی کیوں نہو پس یہ ضغطہ اوس گناہ کی جزا ٹھیرایا گیا ہے پھر اوسکو رحمت پالیتی ہے اسی لیے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ دبائے گئے بسبب قصور کرنیکے پیشاب سے کہا اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پس ہم نہیں جانتے کہ اونکے لیے قبروں میں دباؤ ہو اور نہ یہ جانتے ہیں کہ اونسے سوال ہو بسبب اونکے معصوم ہونیکے نسفی رحمہ اللہ نے بحر الکلام میں فرمایا ہے کہ مومن مطیع کے لیے قبر کا عذاب نہیں ہوتا اور قبر کا دباؤ ہوتا ہے پس وہ اسکا خوف وہول پاتا ہے اسلیے کہ اوسنے اللہ تعالیٰ کی نعمت کے ساتھ تنعم کیا اور اوس نعمت کا شکر ادا نہ کیا ۔

فصل قبر کا دباؤ مومن کافر نیک بد لڑکے ہی سبکو ہوتا ہے

١ امام احمد وحکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں اور بیہقی نے کتاب عذاب قبر میں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں تھے جبکہ ہم طرف قبر کے پہونچے تو آپ اوسکے کنارے پر بیٹھ گئے پس آپ اپنی نگاہ کو بار بار اوسمیں کرنے لگے پھر فرمایا دبایا جاتا ہے مومن اوسمیں ایسا دباؤ کہ زائل ہوتی ہے اوسکے سبب سے حمائل اوسکی اور بھر دیتا ہے کافر پر آگ کو ف نہایہ میں ہے ازہری نے کہا حمائل یہاں انثیین کی رگیں ہیں کہا اور احتمال ہے کہ مراد تلوار کے پرتلہ ڈالنے کی جگہہ ہو یعنی اوسکے کاندھے اور سینہ اور پسلیاں ٢ امام احمد وبیہقی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک قبر کے لیے ایک ضغطہ ہے اگر کوئی اوس سے نجات پانیوالا ہوتا تو نجات پاتا اوس سے سعد بن معاذ ٣ امام احمد وحکیم ترمذی وطبرانی وبیہقی نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا جبکہ سعد بن معاذ دفن کیے گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تسبیح کہی اور تسبیح کہی لوگوں نے آپکے ساتھ دیر تک پھر آپنے تکبیر کہی اور تکبیر کہی لوگوں نے پھر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے تسبیح کیوں کہی فرمایا البتہ تحقیق تنگ ہوگئی اس مرد صالح پر قبر اوسکی یہانتک کہ کشادہ کر دیا اللہ نے اوس سے ٤ سعید بن منصور وحکیم ترمذی وطبرانی وبیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس دن کہ سعد بن معاذ دفن کیے گئے اور آپ اونکی قبر پر بیٹھے ہوئے تھے فرمایا اگر قبر کے دباؤ سے کوئی نجات پاتا تو سعد بن معاذ نجات پاتا اور البتہ تحقیق دبایا گیا ایک دباؤ پھر اوس سے ڈھیل کی گئی ٥ نسائی وبیہقی نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

یہ جسکے لئے عرش ہل گیا اور اوسکے لئے آسمان کے دروازے کہولے گئے اور ستر ہزار فرشتے اوسکو حاضر ہوئے البتہ تحقیق دبایا گیا ایک دباؤ پہر اوس سے کشادہ کی گئی یعنے سعد بن معاذ حسن رضی اللہ عنہ نے کہا ہلگیا اونکے لئے عرش واسطے خوشی اونکی روح کے اخرجہ البیہقی فی الدلائل ۱۲ حاکم و بیہقی و حکیم ترمذی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد بن معاذ کی قبر میں پس ٹک رہے جبکہ آپ نکلے تو عرض کیا گیا یا رسول اللہ آپ کو کس چیز نے روکا فرمایا دبایا گیا سعد قبر میں ایک دباؤ پس میں نے اللہ سے دعا کی کہ وہ اوس سے کہول دے ۔ طبرانی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا زینب صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا ہم آپ کے ہمراہ نکلے ہم نے آپ کو بہت غمگین دیکہا پس آپ تہوڑی دیر قبر پر بیٹھے اور آسمان کی طرف دیکہنے لگے پہر قبر میں اوترے ہم نے آپ کو دیکہا کہ حزن بڑہتا جاتا تہا پہر نکلے ہم نے دیکہا کہ آپ کا غم دور ہو گیا اور تبسم فرمایا ہم نے آپ سے پوچہا فرمایا مین قبر کی تنگی اور اوسکے غم کو یاد کرتا تہا اور زینب کے ضعف کو پس یہ مجہپر شاق گذرتا تہا میں نے اللہ سے دعا کی کہ اوس سے تخفیف کرے پس اوسنے کردی ولیکن دبایا اوسکو قبر نے ایک دباؤ کہ سنا اوسکو اونہون نے جو کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہین مگر جن والانس ۸ سعید بن منصور و ابن ابی الدنیا نے زاذان ابو عمرو سے روایت کیا ہے کہا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی رقیہ رضی اللہ عنہا کو دفن فرمایا تو نزدیک قبر کے بیٹھے پس آپکا چہرۂ مبارک متغیر ہو گیا پہر یہ تغیر دور ہو گیا آپ کے اصحاب نے اسکا سبب پوچہا فرمایا میں نے اپنی بیٹی اور اوسکے ضعف کو اور عذاب قبر کو یاد کیا پس میں نے اللہ سے دعا کی سو اوسنے اوس سے کشادگی فرمائی اور قسم ہے اللہ کی البتہ تحقیق دبائی گئی ایک دباؤ کہ سنا اوسکو اوس چیز نے جو کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہے ۹ ہناد بن سری نے زہد میں ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین بچایا گیا ضغطۂ قبر سے کوئی اور نہ سعد بن معاذ جسکا ایک رومال اوسکے رومالون سے دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے ۱۰ ابن سعد نے کہا ہمکو کثیر بن ہشام نے خبر دی کہا ہمکو جعفر بن برقان نے حدیث کی کہا مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اور آپ نزدیک قبر سعد کے کہڑے ہوئے تہے البتہ تحقیق دبایا گیا ایک دباؤ یا دبوچا گیا ایک دبوچنا اگر کوئی اوس سے نجات پانیوالا ہوتا بسبب کسی عمل کے تو البتہ سعد نجات پاتا ۱۱ ابن ابی الدنیا و ابن عساکر

نے عبدالمجید بن عبدالعزیز سے روایت کیا ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ نافع مولی ابن عمر رضی اللہ عنہم کو جبکہ موت حاضر ہوئی تو وہ رونے لگے اونسے کہا گیا تمہین کون چیز رولاتی ہے کہا مینے سعد کو اور ضغطۂ قبر کو یاد کیا ١٢ محمد بن اسحق نے کہا کہ عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ سعد بن معاذ کا انتقال ہوا پس نکلے طرف اونکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگ جارہے تھے کہ آپ پیچھے رہگئے لوگ ٹھہر گئے یہانتک کہ آپ نے اونکو پالیا پس عرض کیا یا نبی اللہ آپ کو کس چیز نے پیچھے رکھا فرمایا مینے سعد ابن معاذ کو سنا جسوقت کہ وہ اپنی قبر مین دبایا گیا عرض کیا وہ اپنی قبر مین دبایا گیا حالانکہ اوسکے لئے تو عرش رحمن ہل گیا پس فرمایا سعد زیادہ تر اللہ کو کریم ہے یا یحیی بن زکریا پس قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے البتہ تحقیق یحیی دبائے گئے اسلئے کہ وہ ایک بار جو کی روٹی سے سیر ہوئے قال الزبیر بن بکار فی الموفقیات حدثنی ابو غزیۃ الانصاری عن ابراهیم بن سعد عن محمد بن اسحق زبیر نے کہا یہ حدیث نہایت منکر ہے اور اسکی اسناد معضل ہے معروف یہی ہے کہ انبیا کو ضغطہ نہین ہوتا ١٢ ابوالقاسم سعدی نے اپنی کتاب الروح مین کہا ہے کہ ضغطۂ قبر سے نجات نہین پاتا ہے نہ صالح نہ طالح سوا اسکے کہ فرق درمیان مسلم و کافر کے اوسمین یہ ہے کہ کافر کے لئے دوام ضغطہ ہے اور مومن کے لئے یہ حالت اول نزول قبر مین حاصل ہوتی ہے پھر وہ عود کرتی ہے طرف کشادگی کے واسطے اوسکے قبر مین کہا اور مراد ضغطۂ قبر سے یہ ہے کہ اوسکی دونون جانب میت کے جسم پر ملجاتی ہین*

فصل ضغطۂ صبیان کی بیان مین

الطبرانی نے بسند صحیح ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک بچہ دفن کیا گیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی قبر کے دباؤ سے بچتا تو البتہ یہ بچہ بچتا ١٢ اوسط مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لڑکے پر یا لڑکی پر نماز پڑھی پس فرمایا اگر کوئی قبر کے دباؤ سے نجات پاتا تو البتہ یہ لڑکا نجات پاتا ١٢ علی بن معبد نے کتاب طاعت و عصیان مین بطریق ابراہیم غنوی ایک آدمی سے روایت کیا ہے کہا مین نزدیک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے تھا پس ایک چھوٹے لڑکے کا جنازہ گزرا وہ روئین مینے اونسے کہا آپ کو کون چیز رولاتی ہے فرمایا یہ لڑکا مین اوسکے لئے روئی

ن الو

٥ دو نسخہ مین قلت ہے یعنی جناب سیوطی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ مین کہتا ہون یہ حدیث الخ واللہ اعلم ١٢

ن سعید

واسطے شفقت کے دباؤ قبر سے

فصل دباؤ قبر کا بسبب بے احتیاطی پیشاب کے ہوتا ہی

الحکیم ترمذی و بیہقی نے طریق ابن اسحق سے روایت کیا ہے کہا مجھے حدیث کی امیہ بن عبد اللہ نے کہ اونہون نے سعد کے بعض گھر والون سے پوچھا کہ تمکو کیا پہونچا ہے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اسکے باب مین اونہون نے کہا ہمارے لئے ذکر کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس بات سے پوچھے گئے تو آپ نے فرمایا کہ وہ قصور کرتا تھا بعض طہارت مین پیشاب سے ۞ ہناد بن سری نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جبکہ سعد بن معاذ کو دفن کیا کہ وہ دبائے گئے قبر مین ایک دباؤ یہانتک کہ ہوگئے مثل بال کے پس مینے اللہ سے دعا کی کہ راحت دے اوسکو اوس سے اور یہ اسلئے ہوا کہ وہ پیشاب سے پرہیز نکرتا تھا ۞ ابن سعد نے روایت کیا کہ ہمکو شبابہ بن سوار نے خبر دی کہا مجھے ابو معشر نے سعید مقبری سے خبر دی کہا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سعد کو دفن فرمایا تو کہا کہ اگر کوئی ضغطۂ قبر سے نجات پاتا تو البتہ سعد نجات پاتا البتہ تحقیق دبایا گیا ایک دباؤ کہ اوس سے اوسکی پسلیان مختلف ہوگئین بسبب اثر پیشاب کے یعنی ادہر کی پسلیان اودہر اور اودہر کی ادہر ہوگئین ۞ عبد الرزاق نے مصنف مین کہا کہ ابن عیینہ سے روایت ہے وہ ابن ابی نجیح سے وہ مجاہد سے روایت کرتے ہین کہ کہا سخت تر حدیث کہ مینے اوسکو نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سُنی آپ کا قول ہے سعد بن معاذ مین اور آپ کا قول ہے امر قبر مین ۞

فصل قبر مومن کو ماں کی طرح دباتی ہے

بیہقی و ابن مندہ و دیلمی و ابن نجار نے سعید بن مسیب سے روایت کیا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ بیشک آپنے اوس دن سے کہ مجھے منکر نکیر کی آواز و ضغطۂ قبر کی حدیث کی ہے کوئی شی مجھے نفع نہین دیتی ہے فرمایا اے عائشہ بیشک منکر نکیر کی آوازین مومنین کے کانون مین مثل اثمد یعنی سرمہ کے ہین آنکہہ مین اور بیشک قبر کا دباؤ مومنین پر مثل شفیق ماں کے ہے کہ اوسکا بیٹا اوس سے درد سر کا شکوہ کرے پس وہ اوسکے سر کو نرم دباؤ سے داب دے ولیکن اے عائشہ خرابی تو اللہ مین شک کرنیوالون کی ہے کہ وہ اپنی قبرون مین دبائے جاتے ہین مثل دباؤ پتھر کے انڈے پر ۞

فصل اوس شخص کے بیان مین جسکو ضغطۂ قبر نہین ہوا

عمرو بن شیبہ نے کتاب المدینہ مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے عفو نہین کیا گیا ضغطۂ قبر سے کوئی مگر فاطمہ بنت اسد عرض کیا گیا یا رسول اللہ اور نہ قاسم آپ کے بیٹے فرمایا نہین اور نہ ابراہیم اور یہ اون دونون مین چہوٹے تہے **ف** صاحب قصر الآمال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ فاطمہ بنت اسد حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی والدۂ شریفہ ہین انہون نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بچپن مین پرورش کی تہی اور آپ کو دوست رکہتی تہین آپ نے اونکے مرنیکے بعد چادر مبارک اونکے کفن مین داخل فرمائی اور اونکی قبر مین داخل ہوئے اور لوٹے بسبب اسکی برکت کے وہ ضغطۂ قبر سے امن مین رہین رضی اللہ عنہا ❊

فصل مرض موت مین قل ہو اللہ پڑہنا موجب امن ہے ضغطۂ قبر سے

ابو نعیم نے حلیہ مین عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کہ پڑہے قل ہو اللہ احد کو اپنے مرض مین جسمین کہ وہ مریگا وہ اپنی قبر مین مفتون نہوگا اور ضغطۂ قبر سے امن مین رہیگا اور اوٹہائینگے اوسکو فرشتے دن قیامت کے اپنی ہتیلیون سے یہانتک کہ گذار دینگے اوسکو پل صراط سے طرف جنت کے قرطبی نے کہا یہ حسن غریب ہے نصر بن حماد بجلی اسکے ساتہہ منفرد ہے **فائدہ** بعض نے کہا جس شخص نے کوئی گناہ کیا تو اوسکی عقوبت اوس سے دس سبب کے ساتہہ دفع کیجاتی ہے **۱** توبہ کرے تو اوسکی توبہ قبول کیجائیگی **۲** یا مغفرت چاہے تو اوسکے لئے بخشش کیجائیگی **۳** یا نیکیان کرے تو وہ اوس گناہ کو مٹادینگی کیونکہ حسنات سیئات کو لیجاتے ہین **۴** یا دنیا مین مصائب مین مبتلا ہو تو وہ اوسکا کفارہ ہوجاوینگے **۵** یا برزخ مین ضغطۂ و فتنہ مین مبتلا ہو تو یہ اوس سے کفارہ ہوجاویگا **۶** یا اوسکے مومن بہائی اوسکے لئے دعا کرین اور اوسکے واسطے مغفرت چاہین **۷** یا اپنے اعمال کے ثواب سے اوسکو وہ چیز بخشین جو کہ اوسے نفع دے **۸** یا عرصات قیامت مین ہولون کے ساتہہ مبتلا ہو کہ یہ اوسکا کفارہ ہوجائین **۹** یا اوسکو شفاعت اپنے نبی کی پاوے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم **۱۰** یا رحمت اپنے پروردگار کی جل جلالہ و عظم سلطانہ اللہم اغفر لنا وارحمنا وارزقنا شفاعۃ سیدنا ونبینا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

وادخلنا برحمتك یا ارحم الراحمین ویا مجیب السائلین آمین یا رب العلمین بجاہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم **فائدہ** قصر الامال مین لکھا ہے کہ ابن تیمیہ نے منہج السنہ مین ان اسباب کے ذکر مین فرمایا ہے کہ استغفار جنس دعا و سوال سے ہے اور غالبا توبہ کے ساتھ مقرون ہوتی ہے لیکن کبھی توبہ کرتا ہے اور کبھی مغفرت کی دعا بدون توبہ کے کرتا ہے ایسی کوئی چیز نہین ہے کہ جس سے سارے گناہ بخشے جاوین مگر توبہ اور استغفار بدون توبہ کے مستلزم مغفرت کو نہین ہے لیکن ایک سبب ہے اسباب مغفرت سے صحیحین مین آیا ہے کہ بندہ جب گناہ کرتا ہے پس کہتا ہے خدایا تو میرے لئے میرا گناہ بخشدے اللہ تعالی فرماتا ہے میرے بندے نے گناہ کیا اور جانا کہ اوسکا پروردگار ہے کہ گناہون کو بخشتا ہے اور اوسپر پکڑتا ہے مینے اپنے بندے کو بخشدیا اور کہا وہ عمل کہ خطاؤن کو محو کرتا ہے اور سیئات کو مٹاتا ہے وہ ہے کہ متقبل ہوے فرمایا اللہ تعالی نے انما یتقبل اللہ من المتقین یعنی سوا اسکے نہین کہ قبول کرتا ہے اللہ متقیون سے خوارج و معتزلہ اسی طرف گئے ہین کہ قبول نہین کرتا ہے مگر اوس شخص سے کہ وہ کبائر سے بچتا ہے انکے نزدیک مرتکب کبیرہ کی کوئی نیکی مقبول نہین ہے اور مرجیہ اسپر ہین کہ شرک سے بچنا کافی ہے سلف کا قول یہ ہے کہ مراد تقویٰ ہے اوس عمل مین جسکو کرتا ہے فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ نے لیبلوکم ایکم احسن عملا مین فرمایا ہے حسن عمل وہ ہے کہ خالص و بروجہ صواب ہو پس اگر خالص ہے اور بروجہ صواب نہین ہے یا بروجہ صواب ہے اور خالص نہین ہے تو قبول نہوگا اور فرمایا خالص وہ ہے کہ لوجہ اللہ ہو اور صواب وہ ہے کہ موافق سنت کے ہو ✤

باب ۲۶ پہلے پہل قبر مین میت کے پاس عمل حاضر ہوتا ہے

ابن ابی الدنیا نے کتاب القبور مین ولید بن عمرو بن ساج سے روایت کیا ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ اول چیز جسکو میت پاتا ہے ایک حرکت ہے نزدیک اوسکے دونون پاؤن کے پس میت کہتا ہے تو کون ہے وہ کہتا ہے مین تیرا عمل ہون ✤ ابن ابی الدنیا نے یزید رقاشی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ میت جبکہ اپنی قبر مین رکھا جاتا ہے تو اوسے اوسکے اعمال گھیر لیتے ہین پھر اللہ اونکو نطق عنایت کرتا ہے پس کہتے ہین ای بندے تنہا اپنے گڑھے مین منقطع ہو گئے تجھسے دوست اور گھر والے سو کوئی

انہیں نہین ہے تیرے لیئے آج سوا ہمارے ۔ عطا ابن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ میت لحد مین رکہا جاتا ہے تو اول شئی جو اوسکو آتی ہے اوسکا عمل ہے پس مارتا ہے اوسکی بائین ران کو اور کہتا ہے مین تیرا عمل ہون میت کہتا ہے کہان ہین میرے گہر والے اور میری اولاد اور میری قرابت والے اور جو کہ اللہ تعالی نے مجہے دیا تہا پس عمل کہتا ہے چہوڑا تو نے اپنے گہر والون اولاد قرابت والون کو اور جو کہ تجہے اللہ نے دیا تہا پیٹہہ کے پیچہے سو داخل نہوا تیری قبر مین تیرے ساتہہ سوا میرے پس کہتا ہے اے کاش مین تجہی کو اختیار کرتا اپنے اہل و اولاد و قرابت والون پر اور اوسپر جو مجہے اللہ تعالی نے دیا تہا اسواسطے کہ داخل نہوا میرے ساتہہ سوا تیرے ۔ احمد ابی الحواری نے کہا ہمکو حدیث کی ابراہیم بن فضل نے ابو الملیح رقی سے کہا جبکہ داخل کیا جاتا ہے ابن آدم اپنی قبر مین تو باقی نہین رہتی کوئی چیز جس سے وہ دنیا مین ڈرتا تہا سوا اللہ عز وجل کے مگر وہ اوسکے لیئے متمثل ہوتی ہے وہ اوسے ڈراتی ہے اوسکی لحد مین کیونکہ وہ دنیا مین اوس سے ڈرتا تہا سوای اللہ عز وجل کے

باب ۲۷ بیان مین مخاطبت قبر کے میت سے

ا ترمذی نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور حسن کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہت کرو یاد ہادم لذات کی یعنی قطع کرنیوالی لذتون کا ذکر بہت کیا کرو کہ وہ موت ہے پس بیشک نہین آیا قبر پر کوئی دن مگر اوسنے کلام کیا اوسمین پس کہتی ہے مین گہر ہون غربت کا اور مین گہر ہون تنہائی کا مین گہر ہون مٹی کا مین گہر ہون کیڑون کا پس جبکہ مؤمن بندہ دفن کیا جاتا ہے تو قبر اوس سے کہتی ہے مرحبا و اہلا یعنی تو فراخ جگہہ مین اور گہر والون مین آیا خبردار بیشک تو البتہ محبوب تر تہا اونکا جو میری پیٹہہ پر چلتے ہین طرف میرے پس جبکہ آج مین تیری والی ہوئی اور تو میری طرف آیا تو تو اب دیکہیگا میرے احسان کو تیرے ساتہہ پس وسیع ہو جاتی ہے واسطے اوسکے درازی بصر تک اور کہولا جاتا ہے اوسکے واسطے دروازہ جنت کا اور جبکہ دفن کیا جاتا ہے فاجر یا کافر بندہ تو قبر اوس سے کہتی ہے لا مرحبا و لا اہلا خبردار بیشک تو البتہ مبغوض تر تہا اونکا جو میری پیٹہہ پر چلتے ہین طرف میرے پس جبکہ آج مین تیری والی ہوئی اور تو میری طرف آیا تو تو اب دیکہیگا میرے کام کو تیرے ساتہہ فرمایا پس وہ ملجاتی ہے اوسپر یہانتک کہ ملجاتی ہین

[illegible]

اور مختلف ہوجاتی ہین پسلیان اوسکی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ فرمایا اپنی مبارک انگلیون سے
پس داخل کیا بعض انگلیون کو بعض کے جوف مین فرمایا اور متعین کیے جاتے ہین اوسکے لیے ننانوے سانپ
کہ اگر ایک اونمین سے زمین مین پہونک مارے تو وہ نہ اگاوے کسی چیز کو جبتک کہ دنیا باقی ہے پس وہ اوسکو
کاٹتے اور نوچتے ہین یہانتک کہ اوسکو حساب کی طرف لیجاوینگے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ سوای اسکے نہین کہ قبر ایک چمن ہے جنت کے چمنون سے یا ایک گڑھا ہے آگ کے گڑھون سے طبرانی
نے اوسط مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نکلے ہم ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ایک جنازے مین پس آپ بیٹھے طرف ایک قبر کے پس فرمایا نہین آتا ہے اس قبر پر کوئی دن مگر وہ بآواز کہتا ہو
وہ کہتی ہے ای ابن آدم تو کیونکر مجھے بھول گیا کیا تو نے نہ جانا کہ مین گھر ہون تنہائی کا گھر ہون غربت کا
گھر ہون وحشت کا گھر ہون کیڑون کا گھر ہون تنگی کا مگر وہ شخص کہ اوسپر اللہ مجھے کشادہ کردے پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قبر یا تو ایک چمن ہے جنت کے چمنون سے یا ایک گڑھا ہے آگ کے گڑھون سے
ابن ابی الدنیا حکیم ترمذی ابو یعلی امام احمد حاکم نے کنی مین طبرانی نے کبیر مین اور ابو نعیم نے ابو حجاج ثمالی
سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قبر میت سے کہتی ہے جبکہ وہ اوسمین رکہا
جاتا ہے خرابی ہو تیری ای ابن آدم تجھے کس چیز نے میرے ساتھ مغرور کیا کیا تو نے نہ جانا کہ مین گھر ہون
فتنہ کا گھر ہون تاریکی کا گھر ہون تنہائی کا گھر ہون کیڑون کا تجھے کس چیز نے مجھسے بہکایا جبکہ تو اکڑتا
ہوا مجھپر گذرتا تھا پس اگر وہ نیک ہے تو اوسکی طرف سے قبر کا جواب دینے والا جواب دیتا ہے پس کہتا ہے بھلا
دیکھ تو وہ تو نیک بات کا حکم اور بری بات سے منع کرتا تھا پس قبر کہتی ہے بیشک مین اب اوسپر سبز ہوئی جاتی
ہون اور اوسکا جسم نور ہوجاتا ہے اور اوسکی روح اللہ تعالی کی طرف چڑھ جاتی ہے ابن مندہ نے کتاب الروح مین طریق مجاہد
سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک مومن
جبکہ وہ محتضر ہوتا ہے تو اوسکے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اچھی سی اچھی صورت اور بہتر سے بہتر خوشبو مین پس
وہ اوسکے نزدیک بیٹھتا ہے واسطے قبض کرنے اوسکی روح کے اور آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتے مع
حنوط جنت کے اور کفن جنت کے اور وہ اوس سے دوری پر ہوتے ہین پس ملک الموت اوسکی روح کو اوسکے

جسم سے نکال لیتے ہین لپیٹا کرکے پہر جبکہ وہ ملک الموت کی طرف آگئے تو وہ دولون فرشتے جلد اوسکی طرف آتے
ہین پہر اوسکو اونسے لے لیتے ہین جنت کا حنوط اوسے لگاتے ہین جنت کے کفن مین اوسکو کفناتے ہین پہر
اوسکو آسمان کی طرف چڑہاتے ہین آسمان کے دروازے کہولے جاتے ہین اور فرشتے اوس سے خوش ہوتے
ہین اور کہتے ہین یہ پاک روح کسکی ہے جسکے لئے آسمان کے دروازے کہولے گئے اور اچہے سے اچہے نام کے
ساتہہ اوسکا نام لیا جاتا ہے جسکے ساتہہ اوسکا نام لیتے تہے دنیا مین پس کہتے ہین کہ یہ روح فلان کی ہے پہر
جبکہ اوسکو آسمان کی طرف لیے چڑہتے ہین تو اوسکی مشایعت کرتے ہین ہر آسمان کے مقرب فرشتے یہانتک
کہ رکہی جاتی ہے روبرو اللہ کے نزدیک عرش کے پس نکالا جاتا ہے اوسکا عمل علیین مین پہر فرماتا ہے اللہ
عز و جل واسطے مقربین کے تم گواہ رہو کہ بیشک مینے بخشدیا واسطے صاحب اس عمل کے اور مہر کیجاتی ہے
اوسکی کتاب یعنی نامۂ اعمال پس رد کی جاتی ہے علیین مین پہر فرماتا ہے اللہ تعالی پہیر لیجاؤ میرے بندے
کی روح کو طرف زمین کے کیونکہ مینے اونکو وعدہ دیا ہے کہ بیشک مین اونکو پہیرونگا اوسی مین پس جبکہ کہا
جاتا ہے مومن اپنی لحد مین تو زمین کہتی ہے بیشک تو البتہ دوست تہا طرف میرے اور تو میری پیٹہہ پر تہا
پس کیونکر جبکہ تو میرے پیٹ مین آگیا اب مین تجہے دکہاؤنگی کہ مین تیرے ساتہہ کیا کچہہ کرونگی پس فراخی
کیجاتی ہے واسطے اوسکے قبر اوسکی ہین اوسکی درازی بہر تک اور کہولا جاتا ہے اوسکے واسطے ایک دروازہ
نزدیک اوسکے دونون پاؤن کے طرف جنت کے پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکہہ تو طرف اوس چیز کے کہ
تیار کیا اللہ نے واسطے تیرے ثواب سے اور کہولا جاتا ہے اوسکے لئے ایک دروازہ نزدیک اوسکے سر کے
طرف نار کے پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکہہ تو طرف اوس چیز کے کہ پہیر دیا اللہ نے تجہسے عذاب پہر اوس سے
کہا جاتا ہے کہ تو سو رہ خنک چشم پس نہین ہے کوئی چیز کہ دوست تر ہو طرف اوسکے قیامت کے قائم ہونے سے
۵ ابن ابی الدنیا نے عبد اللہ بن عبید سے روایت کیا ہے کہا مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک میت بیٹہتا ہے اور وہ سنتا ہے اپنے ساتہہ جانیوالون کی آواز قدم کو پس کلام
نہین کرتی اوس سے کوئی چیز اول اوسکے گڑہے سے پس وہ کہتا ہے خرابی ہو تیری اے آدم کے بیٹے کیا
تو نہ ڈرا مجہسے اور میری ضیق و تنگی و بدبو و ہول اور کیڑون سے کہ تو اسکے لئے تیاری کرتا سو تو نے میرے

واسطے تیاری نہ کی ۶ ابن ابی شیبہ نے مصنف میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک
بندہ جبکہ رکھا جاتا ہے قبر میں تو وہ اوس سے کلام کرتی ہے پس کہتی ہے اے ابن آدم کیا تو نے نہ جانا
کہ میں گھر ہوں تنہائی کا گھر ہوں تاریکی کا گھر ہوں حق کا اے ابن آدم تجھے کس چیز نے مجھسے دہوکا دیا
کہ میرے گرد اکڑتا ہوا چلتا تھا پس اگر وہ مومن ہے تو اوسکے لئے فراخی کیجاتی ہے اور اوسکی منزل
سبز کردیجاتی ہے اور اوسکی روح جنت کی طرف چڑہائی جاتی ہے ۷ ابن ابی شیبہ نے یزید بن شجرہ سے روایت
کیا ہے کہا قبر مرد کافر یا فاجر سے کہتی ہے کیا تو نے یاد نہ کی میری تاریکی کیا یاد نہ کی تو نے میری وحشت کیا یاد نہ کی تو نے میری تنہائی
کیا یاد نہ کی تو نے میری تنگی کیا یاد نہ کیا تو نے میرے غم کو ۸ عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
کہا بیشک قبر البتہ کہتی ہے اے ابن آدم کیا تیار کیا تو نے میرے لئے کیا تو نے نہ جانا کہ میں غربت کا گھر
ہوں تنہائی کا گھر ہوں اکیلہ کا گھر ہوں کیڑون کا گھر ہوں ۹ ابن ابی الدنیا نے عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہا نہیں ہے کوئی میت کہ مرے مگر ندا کرتا ہے اوسکو گڑہا اوسکا جسمیں وہ دفن کیا جاتا ہے
کہ میں گھر ہوں تاریکی کا اور وحدت و انفراد کا پس اگر تو اپنی حیات میں اللہ کا مطیع ہے تو میں تجھپر آج رحمت
ہوتی اور اگر تو اپنے رب کا تیری حیات میں نافرمان ہے تو میں آج تجھپر نقمہ ہوں یعنی کینہ و عذاب میں وہ گھر ہوں
کہ جو شخص اوسمیں داخل ہوا فرمان بردار ہو کر تو وہ اوس سے نکلیگا خوش ہو کر اور جو اوسمیں داخل ہوا نافرمان
ہو کر وہ اوس سے نکلیگا ہلاک ہو کر ۱۰ جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ بیشک قبر کے لئے ایک
زبان ہے کہ وہ اوس سے بولتی ہے کہتی ہے اے ابن آدم تو مجھے کسطرح بھول گیا کیا تو نے نہ جانا کہ میں
وحشت کا گھر ہوں غربت کا گھر ہوں کیڑون کا گھر ہوں تنگی کا گھر ہوں مگر وسیع کردے اللہ کسی آدمی سے
۱۱ ابوبکر بن عبد العزیز بن جعفر فقیہ حنبلی نے کتاب الشافی میں بسند خود براء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہم
نکلے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک جنازے میں پس پایا ہمنے قبر کو کہ لحد نہیں بنائی گئی تھی آپ
بیٹھے اور ہم آپکے گرد بیٹھے آپنے فرمایا جبکہ میت اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے پھر وہ اوسپر برابر کردیجاتی ہے
تو زمین اوس سے کلام کرتی ہے پس کہتی ہے کیا تو نے نہ جانا کہ میں وحشت و غربت و کیڑون کا گھر ہوں سو تو نے
میرے واسطے کیا تیار کیا سند یہ ہے حدثنا اسمعیل بن ابراهیم الشیرازی حدثنا محمد بن حماد قوی

علی عبد الرزاق واناظر عن الثوری عن الاعمش عن المنہال بن عمرو عن زاذان عن البرأ
١٢ البیہقی نے شعب مین بلال بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ندا کرتی ہے قبر ہر دن مین کہ تنہال
مین غربت کا گہر ہون اور گہر کیڑون کا اور وحشت کا اور مین ایک گڑہا ہون آگ کے گڑہون سے یا ایک چمن
جنت کے چمنون سے اور بیشک مومن جبکہ اپنی لحد مین رکہا جاتا ہے تو کلام کرتی ہے زمین اوس سے اوسکے
نیچے سے پس کہتی ہے قسم ہے اللہ کی البتہ مقرر مین تجہے دوست رکہتی تہی اور تو میری پیٹہہ پر تہا پس
کیونکر تجہے دوست نہ رکہونگی حال آنکہ تو میرے پیٹ مین آگیا پس جبکہ مین تیری والی کی گئی تو اب تو
جان لیگا کہ مین تیرے ساتہہ کیا کرتی ہون پس وہ اوسکے لئے وسیع ہوجاتی ہے اوسکی درازی نگاہ تک
اور جبکہ کافر رکہا جاتا ہے تو کہتی ہے واللہ البتہ مقرر مین تجہے مبغوض رکہتی تہی اور تو میری پیٹہہ پر چلتا
تہا پس جبکہ مین تیری والی کیگئی تو اب تو جان لیگا کہ مین کیا کرتی ہون پس دباتی ہے اوسکو ایسا دبا کہ
اوس سے اوسکی پسلیان مختلف ہوجاتی ہین ١٣ دیلمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تیاری کرو تم واسطے اپنی قبرون کے پس بیشک قبر
ہر دن مین سات بار کہتی ہے اے ابن آدم ضعیف تو رحم کر اپنی حیات مین اپنی جان پر پہلے اس سے کہ تو مجہسے
ملاقات کرے مین تجہپر رحم کرونگی وتکفی منی المودة ١٤ ابن ابی الدنیا نے قبور مین اور ابن مندہ نے
عمرو بن ذر سے روایت کیا ہے کہا جبکہ داخل ہوتا ہے مومن اپنے گڑہے مین تو زمین اوسکو ندا کرتی ہے
کیا فرمان بردار ہے یا نافرمان پس اگر وہ نیک ہے تو ندا کرتا ہے اوسکو ایک منادی گوشۂ قبر سے کہ ہو جا تو اوسپر
سبز اور ہو جا اوسپر رحمت پس اچہا بندہ تہا واسطے اللہ کے اور اچہا پہیر لایا گیا طرف تیرے پس زمین کہتی ہے
اب اسوقت مستحق کرامت کا ہوا ١٥ ابن ابی الدنیا نے قبور مین محمد بن صبیح سے روایت کیا ہے کہا ہمکو
یہ بات پہونچی ہے کہ آدمی جبکہ اپنی قبر مین رکہا جاتا ہے پس عذاب کیا گیا یا پہونچی اوسکو بعض وہ چیز جسکو
مکروہ رکہتا ہے تو ندا کرتے ہین اوسکو اوسکے پڑوسی مردون سے کہ ای پیچہے رہنے والے دنیا مین بعد اپنے
بہائیون کے کیا نہوئی تیرے لئے ہم مین عبرت کیا نہوئی واسطے تیرے ہمارے آنے مین تجہسے پہلے فکر کیا
نہ دیکہا تو نے منقطع ہونا ہمارے اعمال کا ہمسے اور تو مہلت مین تہا پس تو نے کیون نہ مافات کا تدارک کیا

زمین

اور نذاکرتے ہین اوسکو قطعات قبر کے لیئے کہ ای دہوکا کہانیوالے زمین کی پشت پر کیون نہ عبرت پکڑی تو نے اون لوگون سے جو کہ غائب کیئے گئے تیرے گہروالون سے زمین کی پیٹ مین اونہین سے کہ دہوکا دیا اونکو دنیا نے تجہسے پہلے پہر دوڑا لے گئی اونکو اجل اونکی طرف قبور کے اور تو اونکو دیکہتا ہے اوٹہالیئے ہوئے کہ لیئے جاتے ہین اونکو اونکے دوست طرف اوس منزل کے کہ جس سے کوئی چارہ نہین ہے ۷ اسفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص کہ قبر کی یاد بہت کرتا ہے وہ اوسکو پائیگا ایک چمن جنت کے چمنون سے اور جو شخص اوسکی یاد سے غافل رہتا ہے وہ پائیگا اوسکو ایک گڑہا آگ کے گڑہون سے ۷ اخطیب نے اپنی تاریخ مین یزید رقاشی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ میت جبکہ اپنی قبر مین رکہا جاتا ہے تو گہیر لیتے ہین اوسکو عمل اوسکے پہر اللہ تعالی اونکو نطق عنایت کرتا ہے پس کہتے ہین ای تنہا اپنے گڑہے مین منقطع ہوگئے تجہسے دوست اور گہروالے پس نہین ہے کوئی انیس واسطے تیرے آج سوا ہمارے پہر یزید رو دیتے پس کہتے خوشی ہے اوسکے لیئے کہ جسکا انیس صالح ہے اور خرابی ہے اوسکی کہ جسکا انیس اوسپر وبال ہے ۸ البیہقی نے شعب الایمان مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کیا خبر نہ دون مین تمکو دو دن اور دو رات کی کہ نہ سنا خلائق نے مثل اونکے اول دن وہ ہے کہ آئیگا تیرے پاس خوشخبری دینے والا اللہ سے یا تو ساتہ اللہ کی رضا کے یا اوسکے غصہ کے اور ایک دن وہ ہے کہ کہڑا ہوگا تو اوسمین روبرو اللہ تعالی کے لیگا تو اوسمین اپنی کتاب یعنی نامۂ اعمال کو یا تو اپنے داہنے ہاتہہ مین یا بائین مین اور ایک رات وہ ہے کہ میت اپنی قبر مین رات گزارتا ہے کہ نہ گزاری کوئی رات پہلے اوس سے مثل اوسکے اور ایک وہ ہے کہ جسکی صبح کو قیامت کا دن ہے اوسکے بعد اور کوئی رات نہین ہے

باب ۲۸ فتنۂ قبر کے بیان مین

فصل معنی فتنۂ قبر کے بیان مین

جاننا چاہیئے کہ فتنہ کے معنی عربی زبان مین امتحان و آزمایش کے ہین دیکہو اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کے حق مین ارشاد فرمایا ہے وفتناك فتونا راغب نے کہا فتنہ وہ شئی ہے جس سے انسان کا حال نیک وبد ظاہر ہوجاوے علماء لغت نے اسکے سوا اور معنی بہی بیان کئے ہین مشہور کے معنی ہر فون کے ہین

ٹہیرجاوی قرار مردے کو کہتے ہین مراد فتنۂ قبر و مقبور سے منکر نکیر کی پوچھہ پاچھہ ہے چنانچہ آیندہ اسکی تفصیل آویگی

فصل ملائکہ سوال کی نام اور اونکی صفت کے بیان مین

جاننا چاہئے کہ سوال کے فرشتون مین سے ایک کا نام منکر بفتح کاف صیغۂ اسم مفعول ہے اور دوسرے کا نام نکیر بروزن فعیل ہے یعنی اوپری لوگ کیونکہ انکی صورت شکل نہ تو آدمیون کے خلق کے مشابہ ہے نہ فرشتون کے نہ ہوام کے بلکہ یہ دونون ایک نئی مخلوق ہے انکی طرف دیکھنے والون کو انکی خلقت مین کسی طرح کا انس نہین ہے اللہ تعالی نے مومن کے لئے انکو تکرمہ یعنی عزت و تعظیم ٹہیرایا ہے تاکہ اوسکو ثابت رکھے اور بصیرت دے اور منافق کے لئے اوسکا بہید کہولنے کے واسطے عالم برزخ مین مبعوث ہونیسے پہلے اونکو مقرر کیا ہے تاکہ اوسپر عذاب اوترے حکیم ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے ایسا ہی فرمایا ہے امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ منکر بفتح کاف ضبط ہے مین نہین جانتا کہ اسمین اختلاف ہو یعنی ایمۂ لغت و حدیث کے درمیان مین یہ بات متفق علیہ ہے قاضی مجد الدین رحمہ اللہ نے قاموس مین اسکی تصریح فرمائی ہے شیخ عماد الدین بن یونس شافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ دو فرشتے جوکہ مومن کے پاس آتے ہین اونمین سے ایک کا نام بشیر اور دوسرے کا نام مبشر ہے لیکن جمہور علما سے جو منقول ہے یہ قول اوسکے خلاف ہے اور نص احادیث بھی اسکو رد کرتی ہے حدیثون کے لفظ اس باب مین بکرات و مرات اسی کتاب مین کچھہ گزر چکے اور بہت کچھہ آوینگی سب جگہہ اونکا نام منکر و نکیر ہی آیا ہے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے آدمی کو یہی ارشاد فرمایا کہ پس آئینگے تیرے پاس منکر و نکیر جیسا کہ آیندہ آویگا طبرانی نے اوسط مین بسند حسن ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نام اون دونون فرشتون کے جوکہ قبر مین آتے ہین منکر و نکیر ہین اور یہ عام ہے باوجود اسکے کہ کلام ابن یونس کا مبنی ہے تعدد ملائکہ پر جیسے کہ حلیمی نے بغیر دلیل اسکا دعوی کیا ہے سیوطی رضی اللہ عنہ نے در منثور اور شرح الصدور مین احادیث سوال کو جمع فرمایا ہے چنانچہ اونکا ذکر آیندہ ہوگا اونمین ایک حرف بہی مطابق دعوی ابن یونس کے اور حلیمی کے نہین ہے **فائدہ** مرسل ضعیف مین آیا ہے کہ سوال کے لئے چار فرشتے آتے ہین ایک منکر دوسرا نکیر تیسرا **ناکور** چوتہا **رومان** ابن لال نے ضمرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے

کہ آتے ہین قبر مین منکر و نکیر و ناکور و رومان ابن جوزی نے کہا اس حدیث کی کچھہ اصل نہین ہے یعنی موضوع ہے اور ضمرہ تابعی ہین اور روایت وقف کی ظاہر ہے شرح الصدور مین فرمایا ہے کہ ابو نعیم نے ضمرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ فتان قبر کے تین ہین انکر و ناکور و رومان ابن الال و ابن جوزی نے موضوعات مین ضمرہ بن حبیب سے مرفوعًا اخراج کیا ہے کہ فتان قبر کے چار ہین منکر و نکیر و ناکور اور سردار اونکا رومان ہے ابن جوزی نے کہا کہ اسکی کچھہ اصل نہین ہے اور ضمرہ تابعی ہین اور روایت وقف کی اونپر ثابت تو ہے شیخ الاسلام ابن حجر رحمہ اللہ سے کسینے رومان کا حال پوچھا کہ آیا آتا ہے میت کے پاس ایک فرشتہ کہ اوسکا نام رومان ہے تو جواب دیا کہ ایسی سند سے وارد ہوا ہے کہ اوسمین لین ہے یعنی اسکی سند نرم ہے پکی نہین ہے امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین اسطرف اشارہ کیا ہے لیکن دُر منثور مین اس روایت کا ذکر نہین فرمایا ٭

فصل بیان مین حلیہ منکر و نکیر کے

رنگ سیاہ بال پیچیدہ اتنے لنبے کہ اونکو اپنے پاؤن مین گھسیٹتے چلین گے آنکھین نیلگون ایسی چمکتی ہوئی جیسے برق خاطف یا بسبب نہایت سرخی کے جیسے تانبے کی دیگین سانسین اونکی جیسے آگ کے شعلے جبکہ دم لینگے تو اونکے مونھہ سے آگ کے شعلے نکلین گے آواز اونکی جیسے بادل کی کڑک دانت مونھہ سے نکلے ہوئے جیسے بیل کی سینگ اتنی لنبی کہ زمین تک پہونچی ہوئی اور اپنے بزور و قوت زمین کو کھودتے ہوئے میت تک پہونچین گے ہاتھون مین اونکے لوہے کے گرز ہونگے ایک گرز اتنا بوجھل ہوگا کہ اگر سارے لوگ جو منی مین جمع ہوتے ہین اوسکو اوٹھاوین تو نہ اوٹھا سکین اور وہ باوجود اس بوجھہ کے اونکے ہاتھہ مین ایسا ہوگا جیسے کسی آدمی کے ہاتھہ مین پرکاہ ہو علیہما الصلوٰۃ والسلام ٭

فصل بیان مین احادیث فتنہ قبر کے

مراد فتنہ قبر سے منکر نکیر کا سؤال ہے اس باب مین ۲۲ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متواتر روایت ہے وہ یہ ہین ۱ انس ۲ براء ۳ تمیم داری ۴ بشیر بن اکال ۵ ثوبان ۶ جابر بن عبد اللہ ۷ عبد اللہ بن رواحہ ۸ عبادہ بن صامت ۹ حذیفہ ۱۰ ضمرہ بن حبیب ۱۱ ابن عباس ۱۲ ابن عمر ۱۳ ابن عمرو ۱۴ ابن مسعود ۱۵ عثمان بن عفان ۱۶ عمر بن خطاب ۱۷ عمرو بن عاص ۱۸ معاذ بن جبل ۱۹ ابو امامہ ۲۰ ابو الدرداء ۲۱ ابو رافع ۲۲ ابو سعید خدری

۳ ابوقتادہ ۴۴ ابوہریرہ ۲۵ ابوموسیٰ ۲۶ اسماء ۲ عائشہ رضی اللہ عنہم اجمعین

احادیث حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱ بخاری و مسلم نے بہ ہماسے طریق قتادہ سے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے بیشک بندہ جبکہ اپنی قبر مین رکہا جاتا ہے اور اوسکے ساتہہ والے اوس سے پیٹہہ پہیرتے ہین تو
بیشک وہ البتہ سنتا ہے اونکے جوتون کی آواز کو فرمایا کہ آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتے پس وہ اوسکو
بٹہاتے ہین پہر وہ اوس سے کہتے ہین توکیا کہتا تھا اس آدمی کے حق مین جو تمہارے درمیان مین تہا جسکو
محمد کہا جاتا تہا فرمایا پس مومن کہتا ہے مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک وہ اللہ کے بندے اور اوسکے رسول ہین پس
اوس سے کہا جاتا ہے دیکہہ طرف اپنے ٹہکانے کی آگ سے کہ بدل دیا اللہ نے تجہکو اوسکے عوض ایک
ٹہکانا جنت سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پس وہ اون دونون کو ایک ساتہہ دیکہتا ہے قتادہ
نے کہا اور ہمارے لئے ذکر کیا گیا ہے کہ فراخی کی جاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر مین ستر گز اور سبزی سی
اوسپر بہر دیجاتی ہے اور لیکن منافق و کافر پس اوس سے کہا جاتا ہے توکیا کہتا تھا اس شخص کے حق مین وہ
کہتا ہے مین نہین جانتا مین کہتا تہا جو لوگ کہتے ہین پس کہا جاتا ہے نہ تو نے جانا اور نہ تو نے پڑہا اور مارا جاتا
ہے لوہے کے گرزون سے ایک مار پس ایک چیخ مارتا ہے کہ سنتے ہین اوسکو جو اوسکے ارد گرد ہین سوای جن
والنس کے ۲ امام احمد و ابوداؤد نے اپنے سنن مین اور بیہقی نے عذاب قبر مین اور ابن مردویہ نے انس رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک یہ امت آزمائی جاتی
ہے اپنی قبرون مین اور بیشک مومن جبکہ رکہا جاتا ہے اپنی قبر مین تو آتا ہے اوسکے پاس ایک فرشتہ
پس اوس سے سوال کرتا ہے توکیا پوجتا تھا پس اگر اللہ نے اوسکو ہدایت کی تو کہتا ہے مین اللہ کو پوجتا تھا
پس اوس سے کہا جاتا ہے تو اس شخص کے حق مین کیا کہتا تہا وہ کہتا ہے وہ اللہ کے بندے اور اوسکے
رسول ہین پس سوال نہین کیا جاتا ہے کسی چیز سے بعد اسکے پہر لیجاتے ہین اوسکو طرف اوس گہر کے جو
اوسکے لئے تہا آگ مین پہر اوس سے کہا جاتا ہے یہ تیرا گہر تہا آگ مین و لیکن اللہ نے تجہے بچایا اور تجہپر رحم کیا
پس بدل دیا تجہکو اسکے عوض ایک گہر جنت مین پس وہ کہتا ہے مجہے چہوڑ دو تاکہ مین جاؤن پس اپنے گہر والون

ن اور نزدیک ابن مردویہ ہے کہ کافر کیا کہتا تہا اس آدمی کے حق مین

[illegible] کو خوشخبری دو اون اوس سے کہا جاتا ہے تو ٹہیر جا اور بیشک کافر جبکہ اپنی قبر مین رکھا جاتا ہے تو اوسکے پاس ایک

[illegible] فرشتہ آتا ہے پس اوسے جہڑکتا ہے کہتا ہے تو کیا پوچہتا تہا وہ کہتا ہے مین نہین جانتا ہون پہر اوس سے

کہا جاتا ہے تو اس شخص کے حق مین کیا کہتا تہا کہتا ہے مین کہتا تہا جو لوگ کہتے ہین پس مارتا ہے

اوسکو لوہے کے گرز سے درمیان اوسکے دونون کانون کے پس وہ ایک چیخ مارتا ہے کہ سنتی ہے اوسکو خلق

[illegible] واللہ اعلم سوامی جن وانس کے اسم دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ داخل ہوتے ہین منکر نکیر

[illegible] میت پر اوسکی قبر مین وہ اوسے بٹہاتے ہین پس اگر مومن ہے تو اوس سے کہتے ہین کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے

[illegible] اللہ ہے وہ کہتے ہین اور کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہین اور کون ہے

امام تیرا وہ کہتا ہے قرآن ہے پس وہ فراخ کردیتے ہین اوسپر قبر اوسکی اور اگر وہ کافر ہے تو اوس سے کہتے ہین

[illegible] کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے مین نہین جانتا کہتے ہین اور کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے مین نہین جانتا وہ کہتے

[illegible] ہین اور کون ہے امام تیرا کہتا ہے مین نہین جانتا پس وہ اوسے مارتے ہین عمود سے ایک ضرب یہانتک کہ

قبر آگ سے شعلہ مارنے لگتی ہے اور تنگ کیجاتی ہے اوسپر یہانتک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہوجاتی ہین یعنے ادہر کی

اودہر اور ادہر کی ادہر آجاتی ہین

حدیث براء و تمیم داری رضی اللہ عنہما

یہ دونون حدیثین اوس باب مین گزرچکین کہ جسمین یہ ذکر ہے کہ میت کے پاس ملائکہ حاضر ہوتے ہین *

حدیث بشیر رضی اللہ عنہ

ابن سکن بزار وطبرانی وابن سکرہ نے ایوب بن بشیر عن ابیہ سے روایت کیا ہے کہ بشیر نے کہا کہ بنی معاویہ مین لڑائی

تہی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لیگئے کہ اونکے درمیان مین صلح کرادین آپ نے ایک قبر

کی طرف التفات فرمایا پس کہا کہ نہ جانا تو نے آپ سے عرض کیا گیا فرمایا کہ بیشک یہ مجہسے پوچہا جاتا ہے سو

اوسنے کہا کہ مین نہین جانتا

حدیث ثوبان رضی اللہ عنہ

ابونعیم نے ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ مرتا ہے

مومن تو نماز اوسکے سر کے نزدیک ہوتی ہے اور صدقہ اوسکے داہنی طرف اور روزہ نزدیک اوسکے سینے کے
اور ذکر کیا حدیث قبر کو مثل حدیث براء کی اسی طرح اسکو حلیہ مین وارد کیا ہے اور پورا ذکر نہین کیا۱۲

حدیث جابر رضی اللہ عنہ

امام احمد و طبرانی نے اوسط مین اور بیہقی و ابن ابی الدنیا نے طریق ابی الزبیر سے روایت کیا ہے کہ ابو الزبیر نے
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے فتان[۱۵] قبر کا سوال کیا اونہون نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے بیشک یہ امت اپنی قبرون مین آزمائی جاتی ہے پس جبکہ مرد مومن اپنی قبر مین داخل
کیا جاتا ہے اور اوسکے پاس سے اوسکے اصحاب پیٹھ پھیرتے ہین تو اوسکے پاس ایک فرشتہ سخت جھڑکنے
والا آتا ہے پس اوس سے کہتا ہے تو کیا کہتا تھا اس آدمی مین پس مومن کہتا ہے مین کہتا ہون بیشک
وہ رسول ہین اللہ کے اور اوسکے بندے ہین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس فرشتہ اوس سے کہتا ہے تو دیکھ
طرف تیری مقعد[۱۶] کے جو کہ تیرے لئے آگ سے تھا اللہ نے تجھے اوس سے نجات دی اور بدل دیا تجھکو بعوض
تیری اوس مقعد کے جسکو تو دیکھ رہا ہے آگ سے وہ تیرا مقعد جسکو تو دیکھ رہا ہے جنت سے پس وہ اون
دونون کو دیکھتا ہے مومن کہتا ہے مجھے چھوڑ دو کہ مین اپنے گھر والون کو خوشخبری دون پس اوس سے کہا
جاتا ہے تو ٹھیر جا اور لیکن منافق پس وہ بیٹھتا ہے جبکہ اوسکے پاس سے اوسکے گھر والے پیٹھ پھیرتے ہین پس اوس
سے کہا جاتا ہے تو کیا کہتا تھا اس آدمی مین وہ کہتا ہے مین نہین جانتا کہتا ہون جو لوگ کہتے ہین کہا جاتا ہے
نہ جانا تو نے یہ تیرا وہ مقعد ہے جو کہ تیرے لئے جنت سے تھا بدل دیا اللہ نے تجھکو اوسکے عوض مقعد تیرا آگ سے
جابر رضی اللہ عنہ نے کہا پس سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اوٹھایا جاتا ہے ہر بندہ قبر مین
جسپر وہ مرا مومن اپنے ایمان پر اور منافق اپنے نفاق پر۱۲ ابن ماجہ و ابن ابی الدنیا و ابن ابی عاصم نے سنت
مین جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے
جبکہ داخل ہوتا ہے میت اپنی قبر مین تو نمودار کیا جاتا ہے اوسکے لئے سورج نزدیک اوسکے غروب کے پس
بیٹھتا ہے اپنی دونون آنکھون کو ملتا ہے اور کہتا ہے مجھے چھوڑ دو کہ مین نماز پڑھون **ف** صاحب قصر الآمال
رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ یہ قول اسپر دلالت کرتا ہے کہ وہ فرائض کے ادا کرنے مین اور اونپر مداومت کرنے مین

[۱۵] یعنی قبر مین فتانی القبر ۱۲

[۱۶] نشست گاہ ۱۲

راسخ تہادنیا مین ۱۳ ابن ابی الدنیا و ابونعیم نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا مینے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سُنا کہ فرماتے تھے کہ بیشک ابن آدم البتہ غفلت مین ہے اوس سے جسکے لئے وہ پیدا
کیا گیا ہے بیشک اللہ جبکہ اوسکے پیدا کرنیکا ارادہ کرتا ہے تو فرشتے سے کہتا ہے کہ لکہہ رزق اوسکا اور نقش قدم اوسکا اور لکہہ اجل اوسکی
لکہہ شقی ہے یا سعید پہر یہ فرشتہ چڑہ جاتا ہے اور بہیجتا ہے اللہ ایک اور فرشتہ پس وہ اوسکی حفاظت کرتا ہے یہانتک کہ وہ بالغ
ہوتا ہے پہر یہ فرشتہ چڑہ جاتا ہے پہر مقرر کرتا ہے اللہ اوسپر دو فرشتون کو وہ اوسکے حسنات وسیئات کو
لکہتے ہین پس جبکہ اوسکو موت حاضر ہوتی ہے تو یہ دونون فرشتے چڑہ جاتے ہین اور آتے ہین ملک الموت تاکہ
اوسکی روح قبض کرین پس جبکہ وہ اپنی قبر مین داخل کیا جاتا ہے تو وہ روح کو اوسکے جسم مین پہیر دیتے
ہین اور آتے ہین دو فرشتے قبر کے پس وہ اوسکا امتحان لیتے ہین پہر وہ دونون چڑہ جاتے ہین پہر
جبکہ قیامت قایم ہوگی تو اوتریگا اوسپر فرشتہ حسنات کا اور فرشتہ سیئات کا پس کہینچین گے کتاب یعنے
نامہ اعمال کو جو کہ اوسکی گردن مین بندہا ہوا ہے پہر وہ دونون اوسکے ساتہہ حاضر رہتے ہین ایک سائق یعنے اوسکو
ہانکنے والا اور دوسرا شہید یعنی گواہ پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک تمہارے آگے البتہ
ایک امر عظیم ہے کہ تم اوسکی قدرت نہین رکہتے ہو پس تم مدد چاہو ساتہہ اللہ عظیم کے ۱۴ ابن ابی عاصم و ابن مردویہ
وبیہقی نے طریق ابوسفیان سے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ رکہا جاتا ہے مومن اپنی قبر مین تو آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتے پس وہ اوسے
جہڑکتے ہین وہ جاگ اوٹہتا ہے جیسے جاگتا ہے سونے والا پس اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا
اور کیا ہے دین تیرا اور کیا ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے اللہ رب ہے میرا اور اسلام میرا دین ہے اور محمد میرے نبی ہین
پس ندا کرتا ہے ایک منادی کہ اوسنے سچ کہا فرش کرو اوسکا جنت سے اور پہناؤ اوسکو جنت سے وہ کہتا ہے مجہے
چہوڑو کہ مین اپنے گہر والون کو خبر کرون پس اوس سے کہا جاتا ہے تو ٹہیر جا۔

لٹ کون ہے

لٹ میری تم بندی لے

حدیث حذیفہ رضی اللہ عنہ

یہ حدیث اوس باب مین گذر چکی جسمین یہ ذکر ہے کہ میت اپنے غسل دینے والے کو پہچانتا ہے۔

۸ حدیث ضمرہ رضی اللہ عنہ

یہ حدیث فصل اسماء ملائکہ سوال میں گزر چکی

۹ حدیث عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

ابن ابی الدنیا نے تہجد میں ابن ضریس نے فضائل قرآن میں حمید بن زنجویہ نے فضائل اعمال میں عبادۃ
بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ کھڑا ہو ایک تمہارا رات سے یعنی نماز پڑھے پس چاہیے کہ
اپنی قرارت کو آواز سے پڑھے کیونکہ وہ بھگاتا ہے اپنی جہر سے شیطانوں اور فاسق جنوں کو اور بیشک وہ فرشتے
جو کہ ہوا میں ہیں اور گھر کے رہنے والے اوسکی قرارت کو سنتے ہیں اور اوسکی نماز کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں
پس جبکہ یہ رات گزر جاتی ہے تو یہ شب آیندہ کو اسکی وصیت کرتی ہے پس کہتی ہے تو اوسکو اس گھڑی
بیدار کر دینا اور تو اوسپر ہلکا ہو جانا پھر جب اوسکو وفات حاضر ہوتی ہے تو قرآن آتا ہے پس اوسکے سر کے
نزدیک کھڑا رہتا ہے اور وہ اوسکو غسل دیتے ہیں پھر جبکہ اوس سے فراغت ہوتی ہے تو قرآن داخل ہوتا
ہے یہانتک کہ درمیان اوسکے کفن اور اوسکے سینے کے ہو جاتا ہے جبکہ وہ اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور
اوسکے پاس منکر نکیر آتے ہیں تو قرآن نکلتا ہے پس درمیان اوسکے اور درمیان اون دونوں کے ہو جاتا ہے پس
وہ دونوں قرآن سے کہتے ہیں کہ تو ہم سے ہٹ جا ہم چاہتے ہیں کہ اوس سے سوال کریں وہ کہتا ہے واللہ
میں اوس سے جدا ہونے والا نہیں ہوں یہانتک کہ داخل کر دوں اوسکو جنت میں پس اگر تم اسمیں کسی چیز
کے ساتھ مامور ہو تو تم اپنا کام کرو پس منکر نکیر اوس سے سوال کرتے ہیں پھر قرآن طرف اوسکی دیکھتا ہے پس کہتا ہے
کیا تو مجھے پہچانتا ہے وہ کہتا ہے نہیں قرآن کہتا ہے میں قرآن ہوں میں وہ ہوں کہ تیری رات کو بیدار رکھتا تھا
اور تیرے دن کو پیاسا رکھتا تھا اور روکتا تھا تجھے تیری شہوت کان اور آنکھ سے پس اب تو مجھے پائیگا درمیان دوستوں کے
سچا دوست درمیان بھائیوں کے سچا بھائی پس خوش ہو جا نہیں ہے تجھپر بعد سوال منکر و نکیر کے کوئی ہم نہ حزن پھر منکر نکیر
اوسکے پاس سے نکل جاتے ہیں پس قرآن اپنے رب تعالی کی طرف چڑھ جاتا ہے مانگتا ہے اوسکے واسطے بچھونا اوڑھنا
پس حکم کیا جاتا ہے اوسکے لیے بچھونے اوڑھنے کا اور قندیل کا نور جنت سے اور چنبیلی کا جنت کی چنبیلی سے پس اوٹھاتے
ہیں اوسکو ہزار فرشتے مقربین سماء دنیا سے سبقت کرتا ہے قرآن اونکی طرف اوسکے پس کہتا ہے کیا تجھے

وحشت ہوئی بعد میرے مین تو جب سے تجھسے جدا ہوا ہے زیادہ نہین کیا اسپر کہ الله سے کلام کیا بچھو نے اوڑھا سینے
چراغ مین سو رہے ہین اوسکو تیرے پاس لے آیا پس فرشتہ اوسپر داخل ہوتے ہین اوسے اوٹھاتے ہین اور وہ بچھونا
بچھاتے ہین اور رکہتے ہین اوڑھنے کو نیچے اوسکے دونون پاؤن کے چنبیلی کے نزدیک اوسکے سینے کے پھر اوسے اوٹھاتے
ہین یہانتک کہ رکہتے ہین اوسکو اوسکی داہنی کروٹ پر پھر اوسکے پاس سے چڑھ جاتے ہین پس وہ اوس کروٹ
پر لیٹتا ہے پس وہ فرشتون کی طرف دیکھتا رہتا ہے یہانتک کہ آسمان مین داخل ہو جاتے ہین پھر قرآن جانب
قبلہ قبر مین دھکا مارتا ہے تو وہ اوسپر کشادہ کر دیجاتی ہے جسقدر کہ الله چاہتا ہے اس سے او کتاب بوسا وہ مین
ہوتی ہے کہ فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے چار سو برس کی راہ کی پھر چنبیلی اوسکے سینے کے نزدیک اوٹھاتا
پس دیتا ہے اوسکی ناک کے نزدیک کنتا ہے وہ اوسے تر و تازہ سونگہتا رہتا ہے صور پھونکنے کے دن تک پھر وہ
اوسکے گہر والون کے پاس ہر روز ایک بار یا دو بار آتا ہے اوسکے پاس اونکی خبر لاتا ہے اور اونکے لیے دعای خیر و
اقبال کی کرتا ہے اوسکے بچون مین سے اگر کسی نے قرآن پڑھ لیا تو اوسکی خوشخبری اوسے دیتا ہے اور اگر اوسکی
اولاد بری ہے تو صبح و شام اونکے گہر پر آتا ہے پس اوسپر روتا ہے نفخ صور تک حافظ ابو موسی نے کہا یہ خبر
حسن ہے اسکو امام احمد بن حنبل اور ابو خیثمہ اور ان دونون کے طبقہ نے جو کہ متقدمین سے ہین ابو عبد الرحمن
مقری سے انہون نے اپنی سند کو عبادہ رضی الله عنہ تک پہونچایا ہے اور اس حدیث کو بوجہ دیگر عقیلی نے
ضعفا مین اور ابن جوزی نے موضوعات مین عبادہ رضی الله عنہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے اور کہا کہ صحیح نہین ہے

عیسی بیہقی

۱۰ حدیث ابن عباس رضی الله عنہما

بیہقی نے کتاب عذاب قبر مین ابن عباس رضی الله عنہما سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کیا ہوگا تیرا حال ای عمر جبکہ تجھے پہونچائین گے طرف زمین کے پس کہودا جائیگا تیرے لیے تین ہاتھ ایک
بالشت ایک ہاتھ ایک بالشت مین پھر آئینگے تیرے پاس منکر نکیر سیاہ رنگ اپنے بالون کو کہینچتے ہوئے گویا
آواز اونکی سخت گرج بادل کی اور گویا آنکھین اونکی بجلی چمکنے والی کہودتے ہوئے زمین کو اپنے دانتون سے
پس وہ تجھے بٹھاوینگے حالانکہ تو خوفناک ہوگا پھر وہ تجھے ہلاوینگے پیچین کرینگے ڈراوینگے حضرت عمر رضی الله عنہ
نے عرض کیا یا رسول الله مین اوس دن اوس حال پر ہونگا جسپر مین اب ہون فرمایا ہان کہا تو اب مین اونکو

کفایت کرونگا ساتھہ اذن اللہ کے یا رسول اللہ ۲ بیہقی نے بسند حسن ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک میت البتہ لوگون کے جوتون کی آواز کو سنتا ہے جبکہ
پیٹھہ پھیرتے ہین کہا پھر وہ بیٹھتا ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے اللہ ہے پھر اوس
سے کہا جاتا ہے کیا ہے دین تیرا وہ کہتا ہے اسلام پھر اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے
محمد ہین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس کہا جاتا ہے اور کیا ہے علم تیرا وہ کہتا ہے پہلے اونکو پہچانا اور ایمان لایا اور اونکی تصدیق
کی ساتھہ اوس چیز کے کہ لائے اوسکو کتاب سے پھر فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے قبر مین اوسکی درازی بصر
تک اور کر دیجاتی ہے روح اوسکی ہمراہ ارواح مومنین کے ۳ طبرانی نے اوسط مین بسند حسن ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا نام اون دونون فرشتون کے جو قبر مین آتے ہین منکر و نکیر ہین ۴ ابن
ابی حاتم و بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا بیشک مومن جبکہ اوسکو موت حاضر ہوتی
ہے تو اوسکے پاس فرشتے حاضر ہوتے ہین پس اوسپر سلام کرتے ہین اور اوسکو جنت کی بشارت دیتے ہین
پھر جبکہ وہ مر جاتا ہے تو اوسکے جنازے کے ساتھہ چلتے ہین پھر لوگون کے ساتھہ اوسپر نماز پڑھتے ہین پس جبکہ
وہ دفن ہو جاتا ہے تو اپنی قبر مین بٹھایا جاتا ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے
رب میرا اللہ ہے پھر اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رسول تیرا وہ کہتا ہے محمد ہین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پھر
اوس سے کہا جاتا ہے کیا ہے شہادت تیری وہ کہتا ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول
اللہ پس یہ قول ہے اللہ تعالی کا یثبت اللہ الذین آمنوا الآیۃ پھر وسعت کیجاتی ہے واسطے اوسکے
اوسکی قبر مین مد بصر تک اور لیکن کافر سو اوترتے ہین فرشتے پس وہ اپنے ہاتھون کو بسط کرتے ہین بسط کے معنی
ضرب کے ہین مارتے ہین اونکے مونھہ کو اور اونکی دُبر کو نزدیک موت کے پس جبکہ وہ اپنی قبر مین داخل ہوتا ہے تو
بٹھایا جاتا ہے اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا پس وہ اونکو کچھہ جواب نہین دیتا اور بھلا دیتا ہے اللہ
اوسکو اسکی یاد اور جبکہ اوس سے کہا جاتا ہے کون رسول ہے جو کہ تم مین مبعوث ہوا تھا تو وہ اسکی ہدایت
نہین پاتا اور نہ کچھہ اونکو جواب دیتا ہے پس یہ ہے قول اللہ تعالی کا ویضل اللہ الظالمین ۵ جویبر
نے اپنی تفسیر مین ضحاک سے کہ اونہون نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرمایا کہ حاضر ہوئے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص کے جنازے مین انصار سے پس آپ پہونچے طرف اوسکی قبر کے اس حال مین
کہ اوسکے لیے لحد نہین بنائی گئی تہی پس آپ بیٹہہ گئے اور لوگ بہی بیٹہے گویا اونکے سر پر پرندے ہین یعنے
خاموش با ادب بیٹہے پس آپنے اپنی نظر کو زمین کی طرف کیا ایک لکڑی آپکے ساتہہ تہی اوس سے زمین کو
مارنے لگے پہر اپنی آنکہہ کو آسمان کی طرف اوٹہایا پہر فرمایا اعوذ باللہ من عذاب القبر اس کلمے کو تین بار
فرمایا یعنی مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ اللہ کے عذاب قبر سے پہر فرمایا بیشک بندۂ مومن جبکہ ہوتا ہے اقبال
مین آخرت کے اور ادبار مین دنیا سے تو آتا ہے اوسکے پاس ملک الموت پس بیٹہتا ہے نزدیک اوسکے سر کے
اور اوترتے ہین طرف اوسکے فرشتے اونکے ساتہہ تحفہ ہوتا ہے جنت کے تحفون سے اور حنوط جنت کے حنوط
سے اور لباس اوسکے لباس سے پس وہ بیٹہتے ہین اوس سے درازی بصر تک دو صفین پس شروع کرتا
ہے ملک الموت اوسکو بشارت دیتا ہے پہر بشارت دیتے ہین فرشتے پس بہتی ہے جان اوسکی جیسے بہتا
ہے قطرہ مشک کے دہانے سے واسطے خوشی کے اوس چیز کے ساتہہ جسکی بشارت ملک الموت نے دی یہانتک
کہ جسوقت ملک الموت نے اوسکی جان کو لے لیا تو نہین چہوڑتے اوسکو فرشتے طرفۃ العین یہانتک کہ اوسکو
لے لیتے ہین اور ملا لیتے ہین اوسکو طرف اپنے ساتہہ اون تحفون کے جنکو لیکر وہ اوترے پس ناگاہ خوشبو
اوسکی مابین آسمان و زمین کو بہر دیتی ہے فرشتے کہتے ہین کیا اچہی ہے یہ خوشبو پس فرشتے کہتے ہین یہ خوشبو
فلان مومن کے نفس کی ہے کہ وہ آج قبض کیا گیا اور اوسپر درود بہیجتے ہین پہر جب اوسکو طرف آسمان کے
لے پہونچتے ہین تو اوسکے لیے آسمان کے دروازے کو کہولے جاتے ہین پس نہین ہے کوئی دروازہ مگر وہ مشتاق
ہے طرف اسکے کہ وہ اوس سے داخل ہو یہانتک کہ جسوقت اوسکو اوسکے دروازۂ عمل سے داخل کرتے ہین تو وہ دروازہ
اوسپر روتا ہے پس نہین گذرتے ہین اوسکو لیکر کسی آسمان والون پر مگر وہ کہتے ہین مرحبا ہے اس نفس طیبہ کو جسنے
اپنے رب کی وصیت کو قبول کیا یہانتک کہ پہونچتے ہین سدرۃ المنتہی تک پس کہتے ہین ملک الموت اور
وہ فرشتے جو کہ اوسکی طرف اوترے تہے یا رب ہمنے فلان بن فلان مومن کی روح قبض کی اور وہ اسکو اونسے
زیادہ تر جانتا ہے پس اللہ فرماتا ہے تم پہیر لیجاؤ اوسکو طرف زمین کے کیونکہ مینے اونکو اوس سے پیدا کیا ہے
اور اوسیمین اونکو پہیر لیجاؤنگا اور اوسی سے اونکو دوبارہ نکالونگا پس بیشک وہ سنتا ہے تمہارے

جوتون کی آواز کو اور تمہارے ہاتہون کے جہاڑنے کو جبکہ تم اوس سے پیٹہہ پہیر کے جاتے ہو پس آتے ہین اوسکے پاس تین فرشتے دو فرشتے تو رحمت کے فرشتون سے اور ایک لانکہ عذاب سے اور اوسکا عمل صالح اوسکو گہیرے ہوئے ہوتا ہے اور نماز نزدیک اوسکے دونون پانون کے اور روزہ نزدیک اوسکے سر کے اور زکوٰۃ اوسکے داہنی طرف اور صدقہ اوسکے بائین جانب اور بر و حسن خلق اوسکے سینے پر ہوتا ہے پس جبکہ آتا ہے اوسکو عذاب کا فرشتہ ناحیہ قبر سے تو اوسکا عمل صالح اوس سے دفع کرتا ہے پس اشارہ کرتا ہے ساتہہ مرزبہ[15] کے کہ اگر یہنی والے جمع ہوجاوین تو اوسے نہ اوٹھا سکین پس کہتا ہے ای بندہ صالح اگر نہوتی وہ چیز کہ جسنے تجہے گہیرا ہے نماز روزہ زکوٰۃ صدقہ سے تو البتہ مین تجہے اس مرزبہ سے مارتا ایک ایسی ضرب کہ شعلہ مارتی تیری قبر آگ سے وہ تم دونون کے لئے ہے اور تم اوسکے لئے پہر عذاب کا فرشتہ چڑہ جاتا ہے پس کہتا ہے ایک اون دونون کا اپنے صاحب سے کہ تو نرمی کر ساتہہ ولی اللہ کے کیونکہ بیشک وہ آیا ہے ہول شدید سے پس وہ کہتا ہے کون ہے رب تیرا مومن کہتا ہے اللہ ہے پہر وہ کہتا ہے کیا ہے دین تیرا وہ کہتا ہے دین میرا اسلام ہے پہر کہتا ہے کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس وہ دونون کہتے ہین اور تجہے کس چیز نے معلوم کرایا وہ کہتا ہے مینے اللہ کی کتاب کو پڑہا سو مین ایمان لایا ساتہہ اوسکے اور مینے تصدیق کی اور وہ دونون جہڑکتے ہین اوسکو نزدیک اسکے اور وہ سخت تر فتنہ ہے کہ مومن پر پیش ہوتا ہے پس ایک منادی ندا کرتا ہے آسمان سے کہ مقرر سچ کہا میرے بندے نے سو تم بچہاؤ اوسکے لئے بچہونا جنت کے بچہونے سے اور پہناؤ اوسکو اوسکے لباس سے اور خوشبو لگاؤ اوسکو اوسکی خوشبو سے اور فراخ کرو اوسکے لئے اوسکی قبر مین درازی بصر تک اور کہولو اوسکے واسطے ایک دروازہ جنت کے دروازون سے نزدیک اوسکے سر کے اور ایک دروازہ نزدیک اوسکے دونون پانون کے پہر اوس سے کہتے ہین تو سو رہ مثل سونے دولہن کے اپنے چہپر کہٹ[95] مین اوسنے نہ چکہا عذاب قبر کو پس وہ کہتا ہے ای رب قائم کر قیامت کو ای رب قائم کر قیامت کو تا کہ مین رجوع کرون طرف اپنے اہل و مال کے اور جو کچہہ کہ تو نے میرے واسطے تیار کیا ہے پس وہ اپنی قبر سے قیامت کے دن سفید رو اوٹہایا جاویگا ❊

[15] مطبوعہ کو یہ ۱۲

[95] لفظ حدیث جملہ ہے بفتح صاد و ضم لام مرادج ہین بفتح صاد و جیم بمعنی قائم عودسی لکہا ہے اور شرح الصدور مین بمعنی بشتخانہ کہا ہے ۱۲

❊

۱۱ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱ بیہقی نے زہد مین اور ابن عساکر نے بسند منقطع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے ایک آدمی سے کہا ای میرے بھائی کیا تو نے نجانا کہ موت تیرے آگے ہے تو نہین جانتا ہے کہ وہ تجھ کب آجاوے صبح کو یا شام کو رات کو یا دن کو پھر قبر و ہول مطلع و منکر و نکیر ہین بعد اسکے قیامت ہے جسدن کہ اوسمین مبطل لوٹا پائینگے ۲ دیلمی نے مسند الفردوس مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی لازم کرو اپنی زبانون کو قول لا الہ الا اللّٰہ وان محمدا رسول اللّٰہ وان اللہ ربنا والاسلام دیننا ومحمد نبینا کا پس بیشک تم سوال کئے جاوگے اوس سے اپنی قبرونمین اسکی سند مین عثمان بن مطر ہین ۱۲ حدیث ۳ ابن عمر وامام احمد وابن ابی الدنیا وطبرانی و آجری نے شریعہ مین اور ابن عدی نے بسند صحیح ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتان قبر کا ذکر فرمایا پس عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا پھیری جاوینگی طرف ہماری عقلین ہماری یارسول اللہ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہان مثل ہیئت تمہاری کے آج پس حضرت عمر نے کہا کہ اوسکے مونہہ مین پتھر

۱۳ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱ طبرانی نے کبیر مین بسند حسن اور بیہقی نے کتاب عذاب قبر مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک مومن جبکہ مرجاتا ہے تو اپنی قبر مین بٹھایا جاتا ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے رب میرا اللہ ہے اور دین میرا اسلام ہے اور نبی میرے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس وسعت کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور کشادگی کیجاتی ہے اوسکے واسطے قبر مین پھر ابن مسعود نے یہ آیت پڑھی یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت الآیۃ اور بیشک کافر جبکہ اپنی قبر مین داخل کیا جاتا ہے تو وہ اوسمین بٹھایا جاتا ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہے نبی تیرا پس وہ کہتا ہے مین نہین جانتا ہون پس تنگ کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی اور عذاب کیا جاتا ہے اوسمین پھر ابن مسعود نے یہ آیت پڑھی ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ۲ بیہقی وابن ابی شیبہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک ایک تمہارا البتہ بٹھایا جاتا ہے

اپنی قبر مین بٹھا کر پس اوس سے کہا جاتا ہی کیا ہے تو سو اگر وہ مؤمن ہے تو کہتا ہے مین بندہ ہون اللہ کا زندہ و مردہ
اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پس فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے
اوسکی قبر مین جتنی کہ چاہے پس وہ دیکھتا ہے اپنے مکان کو جنت سے اور اوترتا ہے اوسپر لباس کہ وہ اوسکو
پہنتا ہے جنت سے اور لیکن کافر پس اوس سے کہا جاتا ہے کیا ہے تو وہ کہتا ہے مین نہین جانتا ہون پس اوس سے کہا جاتا ہے
تو نے نہ جانا یہ کلمہ تین بار کہا جاتا ہے پہر تنگ کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہوجاتی ہین
اور بہیجے جاتے ہین اوسپر سانپ اوسکی قبر کے اطراف سے وہ اوسے نوچتے کہاتے ہین پہر جبکہ گہبراتا چیختا ہے تو مارا جاتا ہے
ساتھہ کوڑے کی آگ یا لوہے سے اور کہولا جاتا ہے واسطے اوسکے دروازہ طرف آگ کے آجری نے شرح مین ابن مسعود
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا جبکہ وفات دیا جاتا ہے بندہ تو بہیجتا ہے اللہ طرف اوسکے فرشتون
کو پس وہ قبض کر لیتے ہین اوسکی روح کو اوسکے کفنون مین پس جبکہ وہ اپنی قبر مین رکھا جاتا ہے تو بہیجتا ہے
اللہ طرف اوسکے دو فرشتون کو وہ اوسے جہڑکتے ہین پس اوس سے کہتے ہین کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے رب میرا
اللہ ہے کہتے ہین کیا ہے دین تیرا کہتا ہے دین میرا اسلام ہے کہتے ہین کون ہے نبی تیرا کہتا ہے نبی میرے محمد ہین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کہتے ہین تو نے سچ کہا تو ایسا ہی تہا فرش کرو اوسکا جنت سے اور پہناؤ اوسکو
جنت سے اور دکہاؤ اوسکو قرارگاہ اوسکی جنت سے اور لیکن کافر پس مارا جاتا ہے ایک مار کہ اوس سے اوسکی
قبر آگ کا شعلہ مارتی ہے اور تنگ کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہوجاتی ہین اور بہیجے
جاتے ہین اوسپر سانپ قبر کے ساتہون سے جیسے گردنین اونٹون کی ہم خلال نے کتاب شرح السنہ
مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا بیشک مؤمن جبکہ اوترتی ہے اوسپر موت تو آتے ہین اوسکو
ملک الموت ندا کرتے ہین اوسکو کہ ای روح پاک نکل تو جسم پاک سے پس جبکہ اوسکی روح نکلی تو وہ پارچہ سرخ
مین لپیٹی جاتی ہے پہر جب وہ نہلایا کفنایا کہاٹ پر اوٹہایا گیا تو روح بلند ہوجاتی ہے کہاٹ پر جس جگہہ کہاٹ
انتقال کرتی ہے وہ بہی انتقال کرتی ہے یہانتک کہ رکہا جاتا ہے اپنی قبر مین پہر جبکہ رکہدیا جاتا ہے اوسکی
قبر مین تو بٹہایا جاتا ہے اور روح لائی جاتی ہے اور اوسمین رکہدیجاتی ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے
کون ہے رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے رب میرا اللہ ہے اور دین میرا

اسلام ہے اور نبی میرے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کہا جاتا ہے تو نے سچ کہا پس فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اوسکی درازی لنبیر تک پھر اوٹھائی جاتی ہے روح اوسکی پس رکھی جاتی ہے علیین مین پہر عبد اللہ نے یہ آیت پڑھی ان کتاب الابرار لفی علیین وما ادرٰک ما علیون کتاب مرقوم فرمایا ساتوین آسمان مین اور لیکن کافر پس کلام ذکر کیا اور یہ آیت پڑھی ان کتاب الفجار لفی سجین وما ادرٰک ما سجین فرمایا ساتوین زمین مین ؛

۴ احدیث عثمان رضی اللہ عنہ

ابوداؤد و حاکم و بیہقی نے عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا گذرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنازے پر نزدیک قبر کے اور قبر والا دفن کیا جاتا تھا پس فرمایا مغفرت مانگو اللہ سے واسطے اپنے بھائی کے اور سوال کرو اوسکے لئے ثابت رکھنے کا پس بیشک وہ اب سوال کیا جاویگا ؛

۵ احدیث عمر رضی اللہ عنہ

ابن ابی داؤد نے بعث مین حاکم نے تاریخ مین بیہقی نے عذاب قبر مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ فرمایا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسطرح ہوگا تو جبکہ تو ہوگا چار ہاتھ مین جو کہ دو ہاتھ مین ہونگے یعنی قبر مین کہ جسکا طول چار ہاتھ کا اور عرض دو ہاتھ کا ہوگا اور دیکھیگا تو منکر و نکیر کو مینے کہا یا رسول اللہ کیا ہین منکر نکیر فرمایا فتان قبر کے کھود ینگے زمین کو اپنے دانتون سے اور روندین گے اپنے بالون مین یعنی اونکے بال اتنے لنبے ہونگے کہ پاؤن مین رُوندینگے آواز اونکی جیسے سخت کڑک بادل کی اور آنکھین جیسے بجلی جھپٹنے والی اونکے ساتھ ایک مرزبہ ہوگا کہ اگر اوسپر منیٰ والے جمع ہوجاوین تو اوسے نہ اوٹھا سکین وہ اونپر میری اس لکڑی سے بھی زیادہ تر سہل ہوگا پس وہ دونون تیرا امتحان لینگے پس اگر تو بات مین عاجز ہوگیا یا تو نے زبان موڑی تو وہ تجھے ایسی مار مارینگے کہ تو اوسکے سبب سے راکھ ہوجاویگا مینے کہا یا رسول اللہ اور مین اپنے اس حال پر ہونگا فرمایا ہان مینے کہا تو اب مین اونکو کفایت کرونگا ۴ ابونعیم و ابن ابی الدنیا و آجری نے شریعت مین اور بیہقی نے عطا ابن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے عمر تیری کیا کیفیت ہوگی جبکہ تو مریگا پھر پیمائش کرینگے

تیرے لئے تین ہاتھ ایک ہاتھ ایک بالشت ایک بالشت مین پھر رجوع ہونگے طرف تیرے پس تجھے نہلائینگے کفنائینگے خوشبو لگائینگے پھر تجھے اوٹھائینگے یہانتک کہ تجھے اوسمین رکھدینگے پھر تجھپر مٹی ڈالینگے پس جبکہ تیرے پاس سے چلے جاوینگے تو آئینگے تیرے پاس دو امتحان لینے والے قبر کے منکر نکیر آوازانکی جیسے سخت کڑک بادل کی اور آنکھین اونکی جیسے بجلی جھپٹنے والی پس وہ تجھے ہلائینگے پیچھین کرینگے اور تجھسے کلام کی کثرت و تردید کرینگے اور ڈرائینگے پس تیری کیا کیفیت ہوگی نزدیک اسکے ای عمر اونھون نے عرض کیا یا رسول اللہ اور ساتھ میرے میری عقل ہوگی فرمایا ہان کہا تو اب مین اونکو کفایت کرونگا یہ حدیث مرسل ہے اسکے راوی ثقہ ہین

۱۶ حدیث عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

مسلم نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونھون نے اپنے مرض موت مین فرمایا جبکہ تم مجھے دفن کرچکو تو مجھپر مٹی ڈالو ڈالنے کر اور ٹھیرے رہو نزدیک میری قبر کے اتنی دیر کہ اونٹ ذبح کیا جاوے اور اوسکا گوشت بانٹا جاوے مین تمہارے ساتھ انس لون اور دیکھون کہ مین کس چیز کے ساتھ اپنے رب کے قاصدون سے بات چیت کرتا ہون

لکہ بکر نہین بچای یقندی سکہ بندی ہے یعنی ارادہ بار بار موت نہین ۱۲

۱۷ حدیث معاذ رضی اللہ عنہ

بزار نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک وہ گھر جسمین قرآن پڑھا جاتا ہے اوسپر ایک خیمہ ہے نور سے کہ اقتدا کرتے ہین ساتھ اوسکے آسمان والے جیسے اقتدا کیا جاتا ہے ساتھ چمکتے تارے کے بیچون بیچ دریاؤن مین اور خالی زمین مین پس جبکہ صاحب قرآن مرجاتا ہے تو وہ خیمہ اوٹھالیا جاتا ہے پس نظر کرتے ہین فرشتے آسمان سے اور اوس نور کو نہین دیکھتے تو اوسکی ملاقات کرتے ہین ایک آسمان سے طرف دوسرے آسمان کے پس درود بھیجتے ہین فرشتے اوسکی روح پر زمین مین پھر مغفرت مانگتے ہین واسطے اوسکے اوسدن تک کہ وہ اوٹھایا جاویگا اور نہین ہے کوئی آدمی کہ اوسنے اللہ کی کتاب کو سیکھا پھر گھڑی بھر رات کو نماز پڑھی مگر وصیت کرتی ہے ساتھ اوسکے وہ رات جو گذر گئی شب آئندہ کو اس بات کی کہ وہ اوسے اوس گھڑی بیدار کردے اور اوسپر ہلکی ہو پس

جبکہ وہ مرجاتا ہے اور اوسکے گہر والے اوسکی تیاری مین ہوتے ہین تو قرآن حسین جمیل صورت مین آتا ہے پس
اوسکے سر کے نزدیک کہڑا رہتا ہے یہانتک کہ وہ اپنی کفن کے کپڑون مین لپیٹ دیا جاتا ہے پس قرآن اسکے
سینے پر ہوتا ہے کفن کے اوپر سے پہر جبکہ وہ اپنی قبر مین رکہا جاتا ہے اور اوسپر مٹی برابر کر دیجاتی ہے اور اوسکے ہمراہی
اوس سے متفرق ہوجاتے ہین تو اوسکے پاس منکر و نکیر آتے ہین پس وہ اوسکو قبر مین بٹہاتے ہین قرآن آتا ہے
یہانتک کہ درمیان اوسکے اور درمیان اونکے ہوجاتا ہے وہ کہتے ہین قرآن سے تو ہٹ جا تاکہ ہم اوس سے
سوال کرین وہ کہتا ہے نہین قسم ہے رب کعبہ کی بیشک وہ البتہ میرا صاحب ہے اور میرا دوست ہے اور مین
نہین ہون کہ اوسے خوار کرون اوسکی مدد نکرون کسی حال پر پس اگر تم کسی چیز کے ساتہہ مامور ہو تو تم کرو جسکا
تمہین حکم ہے اور مجہے اپنی جگہہ چہوڑ دو کیونکہ مین اوس سے جدا نہین ہونگا یہانتک کہ اوسے جنت مین داخل
کرونگا پہر قرآن اپنے صاحب کی طرف دیکہتا ہے پس کہتا ہے مین قرآن ہون جسکو تو چلا کے اور آہستہ
پڑہتا تہا سو مین تیرا دوست ہون اور جسکو مین دوست رکہتا ہون اللہ اوسکو دوست رکہتا ہے نہین ہے
تجہپر بعد سوال منکر و نکیر کے کوئی ہم نہ کوئی حزن پس منکر نکیر اوس سے سوال کرتے ہین اور چڑہ جاتے ہین
اور باقی رہجاتا ہے وہ اور قرآن پس کہتا ہے البتہ مین بچہاؤنگا تیرے لئے نرم بچہونا اور اوڑہاؤنگا تجہے
حسن جمیل اوڑہنا جیسا کہ تو نے اپنی رات کو جگایا اور اپنے دن کو تکلیف دی پس قرآن چڑہ جاتا ہے
طرف آسمان کے پلک مارنے سے بہی زیادہ جلدی پس اللہ سے اسکا سوال کرتا ہے وہ اوسکو یہ عنایت کرتا ہے
پس اوتار لیتے ہین اوسکو ہزار فرشتے مقربین چہٹے آسمان سے قرآن آتا ہے پس اوسے تحیہ یعنی سلام کرتا ہے
پہر کہتا ہے کیا تجہے وحشت ہوئی نہین زیادہ کیا مینے جب سے کہ تجہسے جدا ہوا سوا اسکے کہ اللہ سے گفتگو کی یہانتک کہ
لیا مینے تیرے لئے فراش و دثار اور البتہ مین اوسے تیرے پاس لے آیا سو تو اوٹہہ تاکہ فرشتے تیرا بچہونا کردین
پس فرشتے اوسے آہستہ سے اوٹہا لیتے ہین پہر فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر مین چار سو
برس کی راہ کی پہر رکہا جاتا ہے اوسکے واسطے بچہونا جسکا استر حریر سبز سے ہے اور بہرتی اوسکی مشک
تیز بو ہے اور رکہے جاتے ہین اوسکے لئے نزدیک اوسکے سر اور دونون پانون کے تکیے سندس و استبرق سے یعنی
باریک و موٹا ریشمی کپڑا اور روشن کئے جاتے ہین اوسکے واسطے دو چراغ جنت کے نور سے نزدیک اوسکے سر

لا یعنی تیرے بچہونے کو درست
کرینگے یعنی بچہا دینگے اور اوڑہا
کرینگے تجہکو یعنی اوڑہا دینگے

اور دونون پاؤن سے کہ وہ قیامت کے دن تک روشن رہینگے پہر لٹاتے ہین اوسکو فرشتے اوسکی داہنی کروٹ پر بفضلہ پہیلائی جاتی ہے جنت کی چنبیلی اور وہ فرشتے اوسکے پاس سے چڑہ جاتے ہین اور باقی رہتا ہے وہ اور قرآن یہانتک کہ وہ اوٹھایا جاویگا یعنی قیامت تک اور رجوع کرتا ہے قرآن طرف اوسکے گہر والون کے پس ہر دن رات اونکی خبر اوسے دیتا ہے اور خبر گیران رہتا ہے اوسکا جیسے کہ خبر گیران رہتا ہے والد شفیق اپنے لڑکے کا ساتھ خیر کے پہر اگر کسینے اوسکی اولاد مین سے قرآن سیکہہ لیا تو اوسے اسکی بشارت دیتا ہے اور اگر اوسکی اولاد بری ہے تو اونکے لئے صلاح واقبال کی دعا کرتا ہے یہ حدیث غریب ہے اسکی اسناد مین جہالت وانقطاع ہے ❊

۱۸ حدیث ابی امامہ رضی اللہ عنہ

یہ حدیث تلقین مین گذر چکی

۱۹ حدیث ابی الدردا رضی اللہ عنہ

ابن مبارک نے زہد مین اور ابن ابی شیبہ نے اور آجری نے شریعہ مین اور بیہقی نے ابوالدردا رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے اونسے کہا کہ تم مجہے خیر سکہاؤ جس سے اللہ مجہے نفع دے پس فرمایا اگر تو بازنہین رہتا ہے تو سمجہہ کہ تیری کیا کیفیت ہوگی جبکہ ہوگی واسطے تیرے زمین سے مگر جگہہ چار ہاتھ کی دو ہاتھ مین لا تجہے تیرے گہر والے جو کہ تیری جدائی کو ناخوش رکہتے تہے اور تیرے بہائی جو کہ تیرے کام سے غمگین ہوتے تہے پس وہ تجہے اوس جگہہ مین پچہاڑینگے پہر بند کرینگے تجہپر اینٹون سے اور تجہپر بہت سی مٹی ڈالدینگے پس آئینگے تیرے پاس دو فرشتے نیلی آنکہون والے گہونگر بالون والے اونکو منکر ونکیر کہتے ہین پس وہ کہینگے کون ہے رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہے نبی تیرا سو اگر تو نے کہا کہ رب میرا اللہ ہے اور دین میرا اسلام ہے اور نبی میرے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مقرر قسم ہے اللہ کی کہ تو ہدایت کیا گیا اور تو نے نجات پائی اور تو ہرگز اسکی طاقت نرکہیگا مگر ساتہہ ثابت رکہنے کے اللہ سے باوجود اوس چیز کے کہ دیکہیگا تو سختی اور ڈرانے سے اور اگر تو نے کہا مین نہین جانتا ہون تو مقرر واللہ تو نیچے گر پڑا اور تو ہلاک ہوگیا ❊

علہ ایک نسخہ مین زبانا کا ہے اور ایک نسخہ مین یا اولا ہے یعنی اول تو اس بات کو سمجہہ ۱۲

۲۰ حدیث ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

امام احمد وبزار وابن ابی الدنیا وابن ابی عاصم نے سنت مین اور ابن مردویہ وبیہقی نے بسند صحیح ابو سعید خدری

رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ حاضر ہوا مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ایک جنازے مین پس آپ
نے فرمایا ای لوگو بیشک یہ امت آزمائی جاتی ہے اپنی قبرون مین پس جبکہ انسان دفن کیا جاتا ہے اور متفرق
ہوجاتے ہین اوس سے اوسکے اصحاب تو آتا ہے اوسکے پاس ایک فرشتہ اوسکے ہاتھہ مین مطراق ہوتا ہے پس وہ اوسکو
بٹھاتا ہے اوس سے کہتا ہے کیا کہتا ہے تو اس شخص مین سو اگر وہ مومن ہے تو کہتا ہے اشہد ان لا الہ الا
اللہ واشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ پس فرشتہ اوس سے کہتا ہے سچ کہا تو نے پھر کھولا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک
دروازہ طرف آگ کے پس کہتا ہے یہ تھی تیری منزل اگر تو انکار کرتا اپنے رب کا پس لیکن جبکہ تو ایمان لایا تو یہ ہے
تیری منزل پس اوسکے لئے کھولا جاتا ہے ایک دروازہ طرف جنت کے وہ ارادہ کرتا ہے کہ اوسکی طرف کھڑا ہو فرشتہ
اوس سے کہتا ہے تو ٹہیر جا اور فراخی کیجاتی ہے اوسکے لئے اوسکی قبر مین اور اگر وہ کافر ہے یا منافق تو اوس سے کہا جاتا
تو کیا کہتا ہے اس آدمی مین پس وہ کہتا ہے مین نہین جانتا ہون مینے لوگون کو سنا ہے کہ کچھہ کہتے ہین فرشتہ
کہتا ہے نہ جانا تو نے نہ پڑہا اور نہ ہدایت پائی پھر کھولا جاتا ہے اوسکے لئے ایک دروازہ طرف جنت کے پس کہتا ہے
یہ تیری منزل ہے اگر تو اپنے رب کے ساتھہ ایمان لاتا لیکن جبکہ تو نے اوسکے ساتھہ کفر کیا تو اللہ نے بدل دیا تجھکو
اوسکے عوض یہ اور کھولا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک دروازہ طرف آگ کے پھر اوسکو مطراق سے ایک ایسی مار ماری جاتی ہے
کہ اوسکو ساری خلق اللہ کی سنتی ہے سوای جن و انس کے پس بعض لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ نہین ہے
کوئی کہ کھڑا ہوا اوسپر فرشتہ اوسکے ہاتھہ مین مطراق ہو مگر وہ اوسوقت ڈر جاویگا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے کہ ثابت رکھتا ہے اللہ اون لوگونکو جو کہ ایمان لائے ساتھہ قول ثابت کے ٭

۱۴ حدیث ابی رافع رضی اللہ عنہ

طبرانی و ابو نعیم نے دلائل النبوۃ مین ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
ایک قبر پر گذرے پس فرمایا اُف اُف اُف پس مینے عرض کیا یا رسول اللہ قربان ہون ماں باپ میرے آپ پر سوای اوسکے
نہین ہے آپ کے ساتھہ سوا میرے پس آپ نے مجھسے اُف کیا فرمایا نہین ولیکن مینے اُف کیا اس قبر والے سے
جو کہ مجھسے پوچھا گیا سو اوسنے مجھہ مین شک کیا ۱۴ بزار و طبرانی و بیہقی نے ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہا مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بقیع غرقد مین تھا اور مین آپ کے پیچھے چلتا تھا کہ آپ

فرمایا نہ تو درایت کیا گیا اور نہ تو نے ہدایت پائی مینے عرض کیا یارسول اللہ میرے لئے کیا ہے فرمایا مینے تجھکو ارادہ نہین کیا ولکن مین ارادہ کرتا ہون صاحب اس قبر کو کہ وہ مجھسے سوال کیا گیا پس اوسنے زعم کیا کہ وہ مجھے نہین پہچانتا ہے پس ناگاہ ایک قبر تھی کہ اوسپر پانی چھڑکا گیا تہا جسوقت کہ قبر والا دفن کیا گیا تھا +

۲۲ حدیث ابوقتادہ رضی اللہ عنہ

ابن ابی حاتم وطبرانی نے اوسط مین اور ابن مندہ نے ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک جبکہ مومن مرجاتا ہے تو وہ اپنی قبر مین بٹھایا جاتا ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے اللہ ہے پہر اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے محمد بن عبد اللہ ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس اوس سے تین بار کہا جاتا ہے پہر کہولا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک دروازہ طرف آگ کے پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکھہ تو طرف تیری منزل کے اگر تو اوس سے پاٹی ہوتا پہر کہولا جاتا ہے ایک دروازہ طرف جنت کے پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکھہ طرف تیری منزل کے جنت مین جبکہ تو ثابت رہا اور جسوقت کہ کافر مرتا ہے تو وہ اپنی قبر مین بٹھایا جاتا ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا اور کون ہے نبی تیرا پس وہ کہتا ہے مین نہین جانتا ہون مین لوگون کو سنتا تھا کہ کچھہ کہتے ہین پس کہا جاتا ہے کہ نہ جانا تو نے پہر اوسکے لئے ایک دروازہ کہولا جاتا ہے طرف جنت کے پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکھہ طرف تیری منزل کے اگر تو ثابت رہتا پہر اوسکے لئے ایک دروازہ نار کی طرف کہولا جاتا ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکھہ طرف تیری منزل کے جبکہ تو نے میل کیا پس یہ ہے قول اللہ تعالی کا یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیاۃ الدنیا کہا لا الہ الا اللہ وفی الاخرۃ کہا سوال قبر مین +

۲۳ حدیث ابی موسی رضی اللہ عنہ

بیہقی نے اسکو حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بعد اخراج کیا ہے اور اسکے لفظ بیان نہین کیے بلکہ اسکا حوالہ اوسپر کردیا ہے

۲۴ حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ دفن کیا جاتا ہے

میت تو آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتے سیاہ رنگ کبود چشم ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے پس کہتے
ہین تو کیا کہتا تہا اس شخص مین پس وہ کہتا ہے جو وہ کہتا تہا کہ وہ اللہ کے بندے اور اوسکے رسول ہین
اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ پس کہتے ہین مقرر ہم جانتے تہے کہ تو یہ کہیگا پہر فراخی کیجاتی
ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر مین ستر گز ستر گز مین پہر اوسکے لیے اوسمین روشنی کیجاتی ہے پہر کہا جاتا ہے کہ تو سو رہ وہ کہتا ہے
مین لوٹ جاؤن طرف اپنے گہر والون کے کہ اونکو خبر دون وہ کہتے ہین تو سو جا مثل سونے دولہا کے کہ جسکو
بیدار نکرے مگر جو کہ اوسکے گہر والون مین سے اوسکو زیادہ تر محبوب ہو یہانتک کہ اوٹہاویگا اوسکو اللہ اوسکی
خوابگاہ سے جو یہ ہے پس اگر وہ منافق ہے تو کہتا ہے مینے لوگون کو سنا کہ کہتے ہین سو مینے مثل اوسکے کہا مین
جانتا نہین ہون پس وہ کہتے ہین مقرر ہم جانتے تہے کہ بیشک تو یہ کہیگا پس زمین سے کہا جاتا ہے کہ تو اوسکو
ملجا سو وہ اوسپر ملجاتی ہے پس اوسکی پسلیان مختلف ہوجاتی ہین پس وہ ہمیشہ اوسمین معذب رہتا ہے یہانتک
کہ اوٹہاویگا اوسکو اللہ اوسکے اس خوابگاہ سے روایت کیا اسکو ترمذی نے اور حسن کہا اور ابن ابی الدنیا نے
اور آجری نے شریعہ مین ابن ابی عاصم نے سنت مین بیہقی نے عذاب القبر مین طبرانی نے اوسط مین اور ابن مردویہ
نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ ہم حاضر ہوئے ایک جنازے مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پس جبکہ آپ اوسکے دفن سے فارغ ہوئے اور لوگ چلے تو آپ نے فرمایا بیشک وہ اب سنتا ہے
تمہارے جوتونکی آواز کو آئے اوسکے پاس منکر ونکیر آنکہین اونکی جیسے تانبے کی دیگین اور دانت اونکے جیسے
بیلون کی سینگ اور آواز اونکی جیسے گرج بادل کی پس وہ اوسے بٹہاتے ہین اوس سے سوال کرتے ہین
کہ کسکو پوجتا تہا اور کون اوسکا نبی تہا پس اگر وہ اونمین سے ہے جو کہ اللہ کو پوجتے ہین تو کہتا ہے مین اللہ
کو پوجتا تہا اور نبی میرے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین لائے ہمارے پاس کہلی نشانیان پس ہم ایمان
لائے ساتہہ اونکے اور ہمنے اونکی پیروی کی پس یہ ہے قول اللہ تعالی کا یثبت اللہ الذین آمنوا الخ
پس اوس سے کہا جاتا ہے کہ یقین ہی پر جیا تو اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹہایا جاویگا پہر کہولا جاتا ہے
واسطے اوسکے ایک دروازہ طرف جنت کے اور وسعت کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور اگر وہ شک
والون مین سے ہے تو کہتا ہے مین نہین جانتا ہون مینے لوگون کو سنا کہ کچھہ کہتے ہین سو مینے اوسکو کہا

پس اوس سے کہا جاتا ہے کہ تو شک ہی پر جیا اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹھایا جاویگا پھر کھولا جاتا ہے
واسطے اوسکے ایک دروازہ طرف آگ کے پس مسلط کیے جاتے ہین اوسپر بچہو اور اژدہا کہ اگر ایک اونمین کا دنیا
مین پہونک مارے تو وہ کچھہ نہ اُگاوے وہ اوسکو کاٹتے ہین اور زمین کو حکم ہوتا ہے سو وہ اوسپر ملجاتی ہے
یہانتک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہوجاتی ہین ہم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے بیشک میت جبکہ رکہا جاتا ہے اپنی قبر مین
تو بیشک البتہ وہ سنتا ہے لوگون کے جوتون کی آواز کو جبکہ وہ پیٹھہ پھیرتے ہین پس جبکہ وہ مومن ہے
تو نماز اوسکے سر کے نزدیک ہوتی ہے اور زکوٰۃ اوسکے داہنی طرف اور روزہ بائین طرف اور فعل خیرات و
معروف اور احسان طرف لوگونکے اوسکے دونون پاؤن کی جانب پس وہ لایا جاتا ہے اپنے سر کی طرف سے یعنی
ملک عذاب آتا ہے تو نماز کہتی ہے نہین ہے طرف میرے داخل ہونیکی جگہہ پھر اوسکے دہنی جانب سے لایا جاتا
ہے تو زکوٰۃ کہتی ہے میری طرف مدخل نہین ہے اور بائین جانب سے لایا جاتا ہے تو روزہ کہتا ہے میری طرف
مدخل نہین ہے پھر پاؤن کی طرف سے لایا جاتا ہے تو فعل خیرات ومعروف واحسان الی الناس کہتا ہے میری طرف
مدخل نہین ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے بیٹھہ جا وہ بیٹھہ جاتا ہے اور نمودار کیا جاتا ہے واسطے اوسکے
سورج کہ عنقریب غروب ہوا جاتا ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کہ تو ہمکو خبر دے اوس چیز سے جسکا ہم تجھسے
سوال کرتے ہین وہ کہتا ہے تم مجھے چھوڑو تاکہ نماز پڑہ لون پس کہا جاتا ہے بیشک تو ابھی کریگا تو تو ہمکو
خبر دے اس سے جسکا ہم تجھسے سوال کرتے ہین پس وہ کہتا ہے تم کس چیز کا مجھسے سوال کرتے ہو پس
اوس سے کہا جاتا ہے کیا کہتا ہے تو اس شخص مین جو کہ تم مین تہا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کہتا ہے
مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک وہ رسول ہین اللہ کے لائے ہمارے پاس کہلی نشانیان نزدیک سے ہمارے
رب کے سو ہمنے تصدیق کی اور ہمنے پیروی کی پس اوس سے کہا جاتا ہے تونے سچ کہا اسی پر تو جیا اور اسی پر
موا اور اسی پر تو اوٹھایا جاویگا ان شاء اللہ تعالی پس اوسکے لئے فراخی کیجاتی ہے اوسکی قبر مین اوسکے
درازی بصر تک پس یہ ہے قول اللہ تعالی کا یثبت اللہ الذین آمنوا الآیۃ اور کہا جاتا ہے کھولدو اوسکے لئے ایک
دروازہ طرف آگ کے پس کھولا جاتا ہے اوسکے لئے ایک دروازہ طرف آگ کے کہا جاتا ہے یہ تیری منزل تھی

اگر تو اللہ کی نافرمانی کرتا پس وہ زیادہ کرتا ہے غبطہ و سرور کو اور کہا جاتا ہے کہ کھولدو اوسکے لئے ایک دروازہ طرف
جنت کے پس وہ اوسکے واسطے کھولا جاتا ہے اوس سے کہا جاتا ہے یہ تیری منزل ہے اور جو کچھ کہ اللہ نے تیرے لئے
تیار رکھا ہے پس وہ زیادہ کرتا ہے غبطہ و سرور کو پھر عود کر دیا جاتا ہے جسم طرف مٹی کے جس سے اوسکی ابتدا
ہوئی تھی اور کر دیجاتی ہے روح اوسکی پاک روحوں میں اور وہ سبز پرندے ہیں کہ جنت کے درختوں میں چرتے
ہیں اور لیکن کافر پس لایا جاتا ہے اپنی قبر میں اوسکے سر کی طرف پس پائی نہیں جاتی ہے کوئی چیز پھر دونوں
پاؤن کی طرف سے لایا جاتا ہے پس نہیں پائی جاتی کوئی چیز پس وہ خائف و مرعوب بیٹھتا ہے اوس سے
کہا جاتا ہے تو کیا کہتا ہے اس شخص میں جو کہ تم میں تھا اور کیا گواہی دیتا ہے تو ساتھ اوسکے پس وہ اوسکے
نام کی راہ نہیں پاتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس کہتا ہے میں نے لوگوں کو سنا ہے کہ
کچھ کہتے ہیں سو میں نے کہا جیسا کہ اونہوں نے کہا پس اوس سے کہا جاتا ہے تو نے سچ کہا تو اسی پر جیا اور اسی
پر مرا اور اوسی پر تو اوٹھایا جاویگا ان شاء اللہ اور تنگ کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ اوسکی
پسلیاں مختلف ہو جاتی ہیں پس یہ ہے قول اللہ تعالی کا ومن اعرض عن ذکری فان له معیشة ضنکا
پھر کہا جاتا ہے کھولدو اوسکے لئے ایک دروازہ طرف جنت کے پس کھولا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک دروازہ طرف
جنت کے پس اوس سے کہا جاتا ہے یہ تھی تیری منزل اور جو کچھ اللہ نے تیرے لئے تیار کیا اگر تو اوسکی فرمانبرداری کرتا
پس وہ حسرت و ثبور یعنی ہلاک کو زیادہ کرتا ہے پھر کہا جاتا ہے کھولدو اوسکے لئے ایک دروازہ طرف آگ کے پس
کھولا جاتا ہے اوسکے لئے طرف اوسکے ایک دروازہ کہا جاتا ہے یہ تیری منزل ہے اور جو کچھ اللہ نے تیرے لئے
تیار کیا پس وہ حسرت و ثبور کو اور زیادہ کرتا ہے ابو عمرو ضریر نے کہا کہ میں نے حماد بن سلمہ سے کہا کہ یہ اہل قبلہ
سے تھا کہا ہاں ابو عمرو نے کہا گویا وہ یہ گواہی غیر یقین پر دیتا تھا یقین اوسکے قلب تک نہیں پہونچا تھا جیسا
کہ وہ لوگوں کو سنتا تھا کہ کچھ کہتے ہیں ویسا وہ بھی کہتا تھا اسکو ہناد نے زہد میں ابن ابی شیبہ نے ابن جریر
و ابن منذر نے ابن حبان نے اپنے صحیح میں طبرانی نے اوسط میں ابن مردویہ و حاکم و بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے حکیم ابن مندہ و طبرانی نے اوسط میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے
کہا کہ لایا جاتا ہے آدمی اپنی قبر میں یعنے اوسکے پاس عذاب کا فرشتہ یا عذاب آتا ہے پس جبکہ وہ اوسکے سر کے

طرفسے آتا ہے تو تلاوت قرآن اوسکو دفع کرتی ہے اور جبکہ اوسکے ہاتھون کی طرف سے آتا ہے تو اوسکو صدقہ
دفع کرتا ہے اور جسوقت اوسکے پاؤن کی طرف سے آتا ہے تو دفع کرتا ہے اوسکو چلنا اوسکا طرف مساجد کے
اور صبر ایک کنارے مین ہوتا ہے پس وہ کہتا ہے خبردار اگر مین کوئی خلل یعنی دراڑ دیکھتا تو مین اوسکا صاحب
ہوتا ۵ ابن ابی الدنیا نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ میت اپنی قبر مین رکھا جاتا ہے
تو اوسکے نیک عمل آتے ہین پس وہ اوسے گہیر لیتے ہین پس اگر اوسکے سر کے طرف سے آیا تو اوسکی قراءت قرآن
آتی ہے اور اگر پاؤن کی طرفسے آیا تو اوسکا قیام آتا ہے اور اگر ہاتھون کی جانب سے آیا تو ہاتھ کہتے ہین واللہ وہ
ہمکو صدقہ و دعا کے واسطے پہیلاتا تھا تمہارے لیئے کوئی راہ نہین ہے طرف اوسکے ہماری طرفسے اور اگر وہ
اوسکے موتھہ کی طرفسے آیا تو اوسکا ذکر و روزہ آتا ہے کہا اور اسی طرح نماز اور صبر ایک کنارے مین ہوتا ہے
پس کہتا ہے خبردار بیشک مین اگر کوئی خلل دیکھتا تو مین اوسکا صاحب ہوتا اور اوسکے اعمال صالحہ اوسکی طرف سے دفع
کرتے ہین جیسے آدمی اپنے بہائی اور اہل و اولاد سے دفع کرتا ہے اور اوسسے کہا جاتا ہے نزدیک اسکے کہ تو سوئے اللہ
برکت دے تیرے لیئے تیری خوابگاہ مین پس اچھے دوست تیرے دوست ہین اور اچھے اصحاب تیرے اصحاب
ہین ۶ ابن ابی الدنیا و ابن مندہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ مومن محتضر ہوتا ہے
یعنی اوسکو موت حاضر ہوتی ہے پس اوسکی روح اوسکے جسم سے نکلتی ہے تو فرشتے کہتے ہین کہ پاک روح
پاک جسم سے پس جبکہ وہ اپنے گہر سے طرف قبر کے نکالا جاتا ہے تو وہ دوست رکھتا ہے جسقدر کہ اوسکے ساتھہ
جلدی کیجائے پہر جب وہ اپنی قبر مین داخل کیا جاتا ہے تو اوس کے پاس ایک آنے والا
آتا ہے تاکہ اوسکا سر پکڑے تو اوسکا سجود اوسکے اور اسکے درمیان مین حائل ہوجاتا ہے اور آتا ہے اوسکے
پاس تاکہ اوسکے پیٹ کو پکڑے تو اوسکا روزہ اوسکے اور اسکے آڑے آجاتا ہے اور آتا ہے اوسکے پاس تاکہ اوسکا
ہاتھہ پکڑے پس اوسکا صدقہ درمیان اوسکے اور اسکے آجاتا ہے اور آتا ہے اوسکے پاس تاکہ اوسکے پاؤن کو پکڑے
پس اوسکا قیام اوپر اور اوسکا چلنا اوپر طرف نماز کے درمیان اوسکے اور اسکے حائل ہوجاتا ہے پس نگہبرائیگا
مومن بعد اسکے کبہی اور بیشک جسکو اللہ چاہے خلق سے تو وہ البتہ گہبراتا ہے پس جبکہ مومن اپنے قرارگاہ کو دیکھتا
ہے اور جو کچہہ کہ اللہ نے اوسکے لئے مہیا کیا ہے تو کہتا ہے یارب تو مجھے میری منزل کی طرف پہونچادے اوس سے

یعنی مکر اللہ

کہا جاتا ہے کہ بیشک تیرے لئے بہائی ہین ہین کہ وہ تجہسے نہین ملے ہین پس تو خنک چشم ہو رہ اور بیشک کافر جبکہ
محتضر ہوتا ہے پہر اوسکی روح اوسکے جسم سے نکلتی ہے تو فرشتے کہتے ہین روح خبیث جسم خبیث سے نکلی پس جبکہ وہ اپنے گہر
سے طرف قبر کے نکالا جاتا ہے تو وہ دوست رکہتا ہے جسقدر اوسکے ساتھ دیر کیجائے اور چیختا ہے کہ تم مجہے کہان لئے
جاتے ہو پہر جب اپنی قبر مین داخل کیا جاتا ہے اور دیکہتا ہے اوسکو جو کہ اللہ نے اوسکے لئے تیار رکہا ہے تو کہتا ہے
ای رب تم مجہے پہیر دو مین توبہ کرونگا اور عمل صالح کرونگا پس اوس سے کہا جاتا ہے مقرر تو عمر دیا گیا اوسقدر کہ
تو معمر ہو گیا تہا پس تنگ کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ مختلف ہو جاتی ہین اوسپر پسلیان اوسکی پس وہ مثل
سانپ کے کاٹے ہوئے کے سوتا ہے اور گہبراتا ہے اور جہک پڑتے ہین طرف اوسکے ہوام زمین کے اوسکے سانپ و
بچہو کے بزار نے اور ابن جریر نے تہذیب الآثار مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہا بیشک مومن
اوترتی ہے اوسپر موت اور معاینہ کرتا ہے جو کچہہ کہ معاینہ کرتا ہے پس دوست رکہتا ہے کاش نکلجاوے ابہی اوسکی جان
اور اللہ اوسکی ملاقات کو دوست رکہتا ہے اور بیشک مومن چڑہائی جاتی ہے روح اوسکی طرف آسمان کے پس آتی
ہین اوسکے پاس روحین مومنین کی زمین والون ہین جو اونکی پہچان والے ہین اوس سے اونکی خبر پوچہتی ہین پس
جب کہتا ہے کہ فلان کو مینے دنیا مین چہوڑا ہے تو یہ اونکو خوش آتا ہے اور جب کہتا ہے کہ فلان مر چکا ہے تو
وہ کہتی ہین کہ اوسکی روح ہماری طرف نہین لائی گئی مقرر اوسکی روح کو ارواح اہل نار کی طرف لیگئے اور بیشک
مومن اپنی قبر مین بیٹہتا ہے پس پوچہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا پس کہتا ہے رب میرا اللہ ہے کہتا ہے یعنی فرشتہ کون ہے
نبی تیرا وہ کہتا ہے نبی میرے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہر کہتا ہے کیا دین ہے تیرا وہ کہتا ہے دین میرا اسلام ہے
پس کہولا جاتا ہے اوسکے لئے ایک دروازہ اوسکی قبر مین پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکہہ طرف تیری مجلس کے تو سو رہ
خنک چشم پس اوٹہاویگا اوسکو اللہ دن قیامت کے پس گویا ایک نیند تہی اور جبکہ اللہ کے دشمن پر موت نازل ہوتی ہے اور
معائنہ کرتا ہے جو کچہہ کہ معائنہ کرتا ہے تو بیشک وہ دوست نہین رکہتا ہے کہ اوسکی روح کبہی نکلے اور اللہ ناخوش رکہتا ہے
اوسکی ملاقات کو پس جبکہ وہ اپنی قبر مین بٹہایا جاتا ہے تو اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے مین نہین جانتا
ہون پس کہا جاتا ہے نہ جانا تو نے کہا جاتا ہے کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے مین نہین جانتا کہا جاتا ہے نہ جانا تو نے کہا جاتا ہے
کیا ہے دین تیرا کہتا ہے مین نہین جانتا کہا جاتا ہے نہ جانا تو نے پس کہولا جاتا ہے اوسکے لئے اوسکی قبر مین ایک دروازہ جہنم کا پہر ایسی مار مارا جاتا ہے کہ ہر ایک

سنتا ہے مگر جن والنس پہر اوس سے کہا جاتا ہے تو سو جیسے منہوس سوتا ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ منہوس کیا ہے کہا وہ ہے جسکو دولہن سوتی ہے اور سانپ کاٹین پہر تنگ کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہو جاتی ہین ۸ ابن ابی الدنیا نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر سے فرمایا کسطرح ہو گا تو جسوقت کہ منکر و نکیر کو دیکہیگا اونہون نے کہا منکر و نکیر کیا ہین فرمایا دو فتان ہین قبر کے آواز اونکی جیسے سخت کڑک بادل کی اور بینائی اونکی جیسے برق خاطف روندتے ہین اپنے بالون مین اور کہودتے ہین زمین کو اپنے دانتون سے اونکے پاس لوہے کے عصی ہین کہ اگر اونپر اہل منی جمع ہو جاوین تو نہ اوٹہا سکین ۹ ابن ماجہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا بیشک میت جاتا ہے طرف قبر کے پس بٹہایا جاتا ہے نیک آدمی اپنی قبر مین اس حال مین کہ وہ خوفناک نہین ہوتا نہ گہبراہٹ اوسکے دل تک پہونچتی ہے پہر کہا جاتا ہے اوس سے تو کس مین تہا پس وہ کہتا ہے کہ مین اسلام مین تہا پس کہا جاتا ہے کیا ہے یہ شخص وہ کہتا ہے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے ہمارے پاس کہلی نشانیان اور ہدایت اللہ کے نزدیک سے پس ہمنے اونکی تصدیق کی پس کہا جاتا ہے کیا تو نے اللہ کو دیکہا ہے وہ کہتا ہے کسی کو لائق نہین ہے کہ وہ اللہ کو دیکہے پس کشادہ کیا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک جہروکا طرف نار کے پس دیکہتا ہے طرف اوسکے کہ توڑ رہا ہے بعض اوسکا بعض کو پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکہہ طرف اوسکے جس سے اللہ تعالی نے تجہے بچایا پہر کشادہ کیا جاتا ہے اوسکے لئے ایک جہروکا طرف جنت کے پس وہ اوسکی تازگی کی طرف دیکہتا ہے اور جو کچہہ اوسمین ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹہکانا ہے اور اوس سے کہا جاتا ہے کہ تو یقین ہی پر تہا اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹہایا جاویگا انشاء اللہ تعالی اور بٹہایا جاتا ہے بد آدمی اپنی قبر مین گہبراتا ہوا مشعوف[1] پس اوس سے کہا جاتا ہے تو کس مین تہا وہ کہتا ہے مین نہین جانتا ہون پس اوس سے کہا جاتا ہے کیا ہے یہ آدمی وہ کہتا ہے مینے لوگون کو ایک بات کہتے سنا پس مینے اوسکو کہا پس کشادہ کیا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک جہروکا طرف جنت کے پس وہ دیکہتا ہے طرف اوسکی تازگی کے اور جو کچہہ کہ اوسمین ہے پس کہا جاتا ہے دیکہہ طرف اوسکے جسکو اللہ نے تجہسے پہیر دیا پہر اوسکے لئے کشادہ

[1] مشعوف وہ ہے کہ خوف و گہبراہٹ اوسکی دل کو لگا دے ۱۲

کیا جاتا ہے ایک جہروکا طرف آگ کے پس وہ اوسکی طرف دیکہتا ہے کہ بعض اوسکا بعض کو توڑ رہا ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹہکانا ہے تو شک ہی پر تہا اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹہایا جاویگا انشاء اللہ تعالی ؎

٢٥ حدیث اسماء رضی اللہ عنہا

ابن ابی شیبہ و بخاری نے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تہے کہ بیشک وحی کی گئی طرف میرے کہ تم آزمائے جاتے ہو قبرون مین پس کہا جاتا ہے کیا علم ہے تیرا ساتہہ اس مرد کے پس لیکن مومن یا موقن پس وہ کہتا ہے کہ وہ محمد ہین اللہ کے رسول لائے ہمارے پاس کہلی نشانیان اور ہدایت پس ہمنے قبول کیا اور پیروی کی پس اوس سے کہا جاتا ہے مقرر ہمنے جانا کہ بیشک تو البتہ موقن تہا تو اچہی طرح سورہ اور لیکن منافق اور شک کرنے والا پس کہتا ہے مین نہین جانتا ہون مینے لوگون کو سنا کہ کچہہ کہتے ہین پس مینے کہا ٢٦ امام احمد نے اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا جسوقت کہ داخل کیا جاتا انسان اپنی قبر مین پس اگر وہ مومن ہے تو گہیر لیتا ہے اوسکو عمل اوسکا نماز و روزہ پس آتا ہے اوسکے پاس فرشتہ نماز کی طرفسے تو وہ اوسکو رد کرتی ہے اور روزے کی طرفسے تو وہ اوسکو رد کرتا ہے پس وہ اوسکو پکارتا ہے کہ بیٹہہ جا وہ بیٹہہ جاتا ہے پس اوس سے کہتا ہے تو کیا کہتا ہے اس شخص مین یعنی نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مومن کہتا ہے کون فرشتہ کہتا ہے محمد مومن کہتا ہے مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک وہ اللہ کے رسول ہین فرشتہ کہتا ہے تجہے کس چیز نے معلوم کرایا کیا تو نے اونکو پایا ہے مومن کہتا ہے اشہد انہ رسول اللہ فرمایا کہ فرشتہ کہتا ہے کہ اسی پر جیا تو اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹہایا جاویگا اور اگر وہ فاجر یا کافر ہے تو اوسکے پاس فرشتہ آتا ہے اوسکے اور اسکے درمیان مین کوئی چیز نہین ہوتی ہے کہ اوسکو رد کرے پس وہ اوسکو بٹہاتا ہے اور کہتا ہے تو کیا کہتا ہے اس شخص مین وہ کہتا ہے کون شخص فرشتہ کہتا ہے محمد فرمایا کہ وہ کہتا ہے واللہ مین نہین جانتا ہون مینے تو لوگون کو سنا کہ کچہہ کہتے ہین سو مینے اوسکو کہا فرشتہ اوس سے کہتا ہے اسی پر جیا تو اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹہایا جاویگا فرمایا اور مسلط کیا جاتا ہے اوسپر اوسکی قبر مین ایک دابہ اوسکے پاس ایک کوڑا ہے کہ اوسکا ثمرہ یعنی پہندنا انگارہ ہے مثل عرف البعیر کے مارتا ہے اوسکو اوسقدر کہ

السد جاتا ہے وہ اوسکی آواز کو نہین سنتا ہے کہ اوسپر رحم کرے ۰|۰

۲۶ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا

امام احمد وبیہقی نے بسند صحیح عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا کہ ایک یہودی عورت آئی پس اوسنے میرے دروازے پر کہانا مانگا کہا کہ تم مجہکو کہانا کہلاؤ اللہ تمکو پناہ دے مسیح دجال کے فتنہ سے اور عذاب قبر کے فتنہ سے پس مین اوسے روکتی رہی یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین اس یہودیہ مین فرمایا کیا کہتی ہے مینے عرض کیا وہ کہتی ہے کہ اللہ تمکو پناہ دے دجال کے فتنہ سے اور عذاب قبر کے فتنہ سے بی بی عائشہ نے کہا پس کہڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس آپنے دونون ہاتہہ اوٹہائے دراز کرکے پناہ مانگتے تہے ساتہہ اللہ کے فتنۂ دجال اور فتنۂ عذاب قبر سے پہر فرمایا لیکن فتنۂ دجال پس کوئی نبی نہین ہوا مگر اوسنے اپنی امت کو ڈرایا اور اب مین تمکو ڈراتا ہون ساتہہ ایسی بات کے کہ نہین ڈرایا اوس سے کسی نبی نے اپنی امت کو بیشک وہ کانا ہے اور اللہ کانا نہین ہے اوسکی دونون آنکہون کے درمیان مین کافر لکہا ہوا ہے کہ اوسکو ہر مومن پڑہیگا اور لیکن فتنۂ قبر پس تم میرے ساتہہ آزمائے جاتے ہو اور مجہسے پوچہے جاتے ہو پس اگر وہ نیک آدمی ہے تو وہ اپنی قبر مین بٹہایا جاتا ہے اس حال مین کہ وہ خوفناک نہوگا نہ مشعوف پہر اوس سے کہا جاتا ہے تو کس مین تہا پس وہ کہتا ہے اسلام مین کہا جاتا ہے کیا ہے یہ مرد جو کہ تم مین تہا پس وہ کہتا ہے کہ محمد رسول اللہ لائے ہمارے پاس کہلی نشانیان اللہ کے نزدیک سے سو ہمنے اونکی تصدیق کی پس کشادہ کیا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک جہروکا طرف نار کے پس وہ طرف اوسکے دیکہتا ہے کہ بعض اوسکا بعض کو توڑ رہا ہے اوس سے کہا جاتا ہے دیکہہ تو طرف اوس چیز کے کہ اللہ نے تجہے بچایا پہر کہولا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک جہروکا طرف جنت کے پس وہ اوسکی خوبی وآرائش وتازگی کی طرف دیکہتا ہے اور جو کچہہ کہ اوسمین ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹہکانا ہے اوس سے اور کہا جاتا ہے کہ تو یقین ہی پر تہا اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹہایا جاویگا انشاء اللہ تعالی اور اگر وہ بد آدمی ہے تو وہ اپنی قبر مین بٹہایا جاتا ہے خوفناک ومشعوف پس اوس سے کہا جاتا ہے تو کس مین تہا وہ کہتا ہے مین نہین جانتا ہون پہر کہا

جاتا ہے کہا جاتا ہے پھر جو کہ تم مین تہا پس کہتا ہے بیٹھ لوگون کو سنا کہ کوئی بات کہتے ہین سو بیٹھے کہی جیسے اونھون
نے کہی پس کہولا جاتا ہے اوس کے لئے ایک جہروکا طرف جنت کے پس وہ اوسکی خوبی و تازگی کی طرف
دیکھتا ہے اور جو کچھ کہ اوسمین ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکھ طرف اوس چیز کے کہ اللہ نے تجھسے
اوسکو پہیر دیا پھر اوسکے لئے ایک جہروکا طرف آگ کے کہولا جاتا ہے وہ اوسکی طرف دیکھتا ہے کہ بعض
اوسکا بعض کو توڑ رہا ہے اور اوس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے اوس سے تو شک ہی پر تھا اور
اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹھایا جاویگا ان شاء اللہ تعالی پھر وہ عذاب کیا جاتا ہے یہ روایت کیا ہے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پس مثل اسکے ذکر کیا ۲۴ بزار نے عائشہ رضی اللہ عنہا
سے روایت کیا ہے کہا کہ مینے کہا یا رسول اللہ آزمائی جاتی ہے یہ امت اپنی قبرون مین اور پھر کیا کیفیت ہوگی
حال آنکہ مین ایک کمزور عورت ہون فرمایا ثابت رکہتا ہے اللہ ان لوگون کو جو ایمان لائے ساتھ قول ثابت
کے زندگی دنیا مین اور آخرت مین ۲۵ بیہقی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پھر سے ساتھ آزمائے جاتے ہین اہل قبور اور اسی مین اوتری ہے یہ آیت
یثبت اللہ الذین امنوا الآیۃ ۲۶ ابن ابی الدنیا نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا جبکہ
نکالا جاتا ہے مومن کا جنازہ تو وہ ندا کرتا ہے قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ کی کہ تم مجھے جلد لیجاؤ پس جبکہ اپنی
قبر مین داخل کر دیا جاتا ہے تو گھیر لیتا ہے اوسکو عمل اوسکا پس نماز آتی ہے وہ اوسکے داہنی طرف ہوتی ہے روزہ
آتا ہے وہ اوسکے بائین جانب ہوتا ہے اور اوسکا نیک کام کرنا آتا ہے وہ اوسکے دونون پاؤن کے نزدیک
ہوتا ہے نماز کہتی ہے تمہارے لئے میری طرف مدخل نہین ہے وہ مجھے پڑہا کرتا تھا پس آتا ہے اوسکے
بائین طرف سے تو روزہ کہتا ہے کہ وہ تو مجھے رکہا کرتا تھا پیاسا رہتا تھا پس وہ نہین پاتے ہین کوئی جگہ پھر
آتے ہین طرف سے اوسکے دونون پاؤن کے تو جھگڑتے ہین اوسکی طرف سے اعمال اوسکے پس نہین پاتے
ہین کوئی راہ اور جبکہ ہے وہ اور کوئی یعنے مومن نہین ہے تو ندا کرتا ہے ایسی آواز سے کہ اوسکو ہر شی سنتی ہے
مگر انسان کیونکہ اگر وہ اوسکو سن لے تو بیہوش ہو جائے یا گھبرا جائے ف اس باب مین چھبیس ۲۶ حدیثون
کی روایتین لکھی گئین اجمال مین ۲۷ نام تہے عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی روایت رکھی شرح الصدور

کے چار نسخون مین یہ روایت نہین ہے شاید کاتب سے رہگئی یا اصل ہی مین نہین ہے واللہ اعلم ٭

فصل سوال کی وقت شیطان آتا ہی

حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جس وقت میت سے سوال کیا جاتا ہے کہ کون ہے رب تیرا تو اوسکو شیطان دکھائی دیتا ہے اپنی صورت مین پس اشارہ کرتا ہے اپنے نفس کی طرف کہ بیشک مین ہی ہون تیرا رب حکیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تائید کرتا ہے اسکی حدیثون مین سے یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا وقت دفن میت کے کہ اللھم اجرہ من الشیطان یعنی الٰہی تو پناہ دے اوسکو شیطان سے جیسا کہ باب مایقال عند الدفن مین گزر چکا پس اگر شیطان کے لئے وہان کوئی راہ نہوتی تو آپ یہ دعا نہ فرماتے

فصل وہ فرشتے ملائکہ رحمت سے اہل سنت کے لئی مقرر ہین کہ جب وہ قبر مین رکھے جاوین تو اونکو حجت کی تلقین کرین

لالکائی نے سنت[۱] مین بسند خود محمد بن نصر صائغ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہا کہ میرے والد یعنی نصر صائغ جنازون پر نماز پڑھنے کے بہت شائق تھے سبب سے پہچان ہو یا نہو اونہون نے کہا بیٹا کسی دن مین ایک جنازے مین حاضر ہوا پس جبکہ اوسکو دفن کیا تو دو آدمی قبر کی طرف اوترے پھر ایک نکل آیا اور دوسرا باقی رہا اور لوگون نے مٹی ڈالدی مینے کہا ای لوگو زندہ مردے کے ساتھ دفن کیا جاتا ہے اونہون نے کہا یہان تو کوئی بھی نہین ہے مینے کہا شاید مجھے شبہ ہوا ہو پھر مین لوٹا مینے کہا کہ نہین دیکھے مینے مگر دو آدمی کہ ایک تو نکل آیا اور دوسرا باقی رہا مین یہان سے نہ ٹلون گا یہانتک کہ کشف کردے اللہ میرے لئے جو مینے دیکھا ہے پس مین قبر کی طرف آیا دس بار سورہ یٰس و تبارک کو پڑھا اور رویا اور مینے کہا یا رب تو کشف کردے میرے لئے جو کہ مین نے دیکھا ہے اسلئے کہ مین اپنے عقل و دین پر ڈرتا ہون پس قبر پھٹ گئی اور اوسمین سے ایک شخص نکلا اور پیٹھ پھیر کے جلدی سے بھاگا مینے کہا ای شخص تجھے قسم تیرے معبود کی کہ تو ٹھیر جا تاکہ مین تجھسے پوچھون اوسنے میری طرف التفات نہ کیا پھر دوسری بار تیسری بار مینے یہی کہا پس اوسنے التفات کیا اور کہا تو نصر صائغ ہے مینے کہا ہان کہا تو مجھے نہین پہچانتا ہے

عہ ایک نسخے مین صورۃ منکر آیا ہے واللہ اعلم ۱۲

[۱] انکا نام ابو القاسم ہبۃ اللہ بن حسن بن منصور رازی طبری ہے فقیہ شافعی محدث بغداد ہے اونہون نے بہت کتابین تالیف کین ایک سنت مین دوسری رجال صحیحین مین تیسری سیر مین لیکن موت نے جلدی کی جلد انتقال ہو گیا ۱۲

سینے کہا نہیں کہا ہم دو فرشتے ہین ملائکۂ رحمت سے کہ اہل سنت پر مقرر کیے گئے ہین جسوقت کہ وہ اپنی قبرون مین رکھے جاتے ہین تو ہم اوترتے ہین تاکہ اونکو حجت کی تلقین کرین اور مجھسے غائب ہوگیا **فائدہ** امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے اس حکایت کو شرح الصدور مین ذکر کیا ہے اور خاتمہ ابیات تثبیت مین یون فرمایا ہے کہ لالکائی نے سنت مین بعض اہل کشف اہل روایت سے نقل کیا ہے کہ دو فرشتے وقت سوال کے تاکہ تلقین حجت کے لیے اوترتے ہین سید محمد بن اسمعیل امیر رحمۃ اللہ علیہ شرح ابیات مین فرماتے ہین کہ ناظم یعنی علامہ سیوطی نے کشف کو اس حکم کا عمدہ ٹہیرایا ہے اور ان شاء اللہ ہم اسکے صدق کو محبوب رکھتے ہین مگر اتنی بات ہے کہ کشف والہام کے ساتھہ احکام مین استدلال نہین کیا جاتا ہے علامہ ابو العباس ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب منہاج الاعتدال مین فرمایا ہے حاصل اونکے قول کا یہ ہے کہ کشف والہام ادیان واحکام مین ملتفت الیہ نہین ہین اور اگر الہام کوئی طریق ہوتا تو البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ ترحقدار تہے اون لوگون سے جو کہ اوسکے ساتھہ حکم کرتے ہین اور خود آپ نے فرمایا ہے کہ مقرر امتون مین محدثین یعنی ایسے لوگ تہے جنکو الہام ہوتا تہا پس اگر میری امت مین کوئی ہے تو وہ عمر ہے اور باوجود اسکے حضرت عمر رضی اللہ عنہ الہام کے ساتھہ حکم نہین دیتے تہے یا بیچ داوس چیز کے کہ اونکے قلب پر واقع ہوتا تہا تاکہ اوسکو کتاب وسنت پر پیش کرتے پس اگر اوسکے موافق ہوا تو قبول کرتے ورنہ رد فرماتے انتہی الہام لغت مین یہ ہے کہ ڈالنا کسی چیز کا دل مین جیسے کہ محاورے مین بولتے ہین کہ اللہ نے اوسکو صبر کا الہام کیا یعنی صبر کو اوسکے دل مین ڈالدیا اور عرف مین الہام یہ ہے کہ واقع کرنا شئی کا دل مین کہ جس سے سینہ مطمئن ہو جاوے اللہ تعالی اپنے بعض برگزیدہ لوگون کو اوسکے ساتھہ خاص فرماتا ہے اور الہام اگر غیر معصوم سے ظاہر ہو تو حجت نہین ہے کیونکہ اوسکی خواطر کا اعتماد نہین ہے اسلیے کہ وہ شیطان کے دہوکے سے مامون نہین رہ سکتا ہے بعض نے کہا کہ الہام فقط نفس ملہم مین حجت ہے بعض نے کہا کہ مطلقًا حجت ہے مگر اونکے دلائل مفید مدعا نہین ہین اسکو قاضی زکریا نے شرح لب مین کہا ہے یہ ائمہ شافعیہ سے ہین عقائد النسفیہ مین ہے کہ الہام اسباب علم سے نہین ہے اسکے مؤلف حنفیہ سے ہین علامہ سعد الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اوسکی شرح مین اس قول کو قوت دی ہے اور کشف والہام مین سوا دعوی کے اور کچھہ فرق نہین ہے *

فصل اس امر کے بیان میں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعلیم جواب منکر و نکیر کا امر فرمایا ہے

ابن شاہین نے سنت میں فرمایا ہے کہ حدیث کی ہمکو عبد اللہ بن سلیمان نے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمکو عمرو بن عثمان نے عمرو نے کہا حدیث کی ہمکو بقیہ نے بقیہ نے کہا حدیث کی مجھکو صفوان نے صفوان نے کہا حدیث کی مجھکو راشد نے راشد نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ سیکھو تم تمہاری حجت کو پس بیشک تم پوچھے جاؤ گے یہانتک کہ بیشک تھے گھر والے انصار سے کہ حاضر ہوتی آدمی کو اوسے موت تو وہ اوسکو وصیت کرتے اور غلام یعنی لڑکے کو جبکہ اوسے عقل آتی تو اوس سے کہتے کہ جبوقت وہ تجھسے پوچھیں کہ کون ہے رب تیرا تو تو کہنا کہ رب میرا اللہ ہے اور کیا دین ہے تیرا تو کہنا دین میرا اسلام ہے اور کون ہے نبی تیرا تو کہنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے نبی ہیں اس سے معلوم ہوا کہ بنا بر شدت اہتمام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انصار محتضر کو اور لڑکے تمیز دار کو سوال جواب کی تعلیم کرتے تھے محتضر وہ ہے جو کہ جان کندنی کی حالت میں ہو ہرچند اوسکو تعلیم سے پہلے بھی سوال جواب کا علم تھا مگر پھر بھی اوسکو اوسکی یاد دہی کر دیتے تھے **ف** قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں غلام کا لفظ لڑکے پر پیدائش سے بلوغ تک ساری حالتوں میں بولا جاتا ہے اور تمیز لڑکے کا یہ ہے کہ تنہا کھالے پی لے استنجا کرے بعض ایمہ نے غلام کی حد سات برس بتائی ہے اسلئے کہ غالب یہی ہے اور قاعدہ وہی ہے جو ذکر کیا گیا ✤

فصل زندوں نے مردوں کو خواب میں دیکھا اونہوں نے سوال و جواب کی کیفیت بیان کی

حکایت سلفی نے طیوریات میں سہیل بن عمار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا میںنے یزید بن ہارون کو اونکے مرنیکے بعد خواب میں دیکھا میںنے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا آئے میرے پاس میری قبر میں دو فرشتے فظ غلیظ یعنی بد خو سخت دل درشت سخن پس اونہوں نے کہا کیا ہے دین تیرا اور کون ہے رب تیرا اور کون ہے نبی تیرا میںنے اپنی سفید داڑھی پکڑی اور کہا مجھ جیسے کے لئے یہ کہا جاتا ہے حالانکہ میںنے اسی برس لوگوں کو تمہارا جواب تعلیم کیا ہے پس وہ چلے گئے اور کہا کیا تو نے جریر بن عثمان سے

لکہا ہے یعنی حدیث کو مینے کہا ہان کہا بیشک وہ عثمان سے بغض رکہتا ہے پس اللہ نے اوس سے بغض کہا اس سے معلوم ہوا کہ جوکوئی حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکہتا ہے اللہ تعالی اوس سے بغض رکہتا ہے حکایت اللالکائی نے سنت مین حوثرہ بن محمد منقری سے حکایت مذکور کو یون روایت کیا ہے کہ حوثرہ نے کہا مینے یزید بن ہارون کو خواب مین دیکہا یزید نے کہا کہ منکر نکیر میرے پاس آئے پس اونہون نے مجہے بٹہایا اور مجہسے سوال کیا اور کہا کون ہے رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہے نبی تیرا پس مین اپنی سفید داڑہی ہتہی سے جہاڑنے لگا اور کہنے لگا کہ مجہہ سا آدمی پوچہا جاوے مین تو یزید بن ہارون ہون اور مین دار دنیا مین ساٹہہ برس لوگون کو تعلیم کرتا رہا یعنی تمہارا جواب پس ایک نے اون مین سے کہا کہ سچ کہا تو شعبہ شل سو نے نوشہ کے پس آج کے بعد تجہپر کسی طرح کا خوف نہین ہے حکایت تاریخ ابن نجار مین ہے کہ اونہون نے اپنی سند سے ابو القاسم بن ہبۃ اللہ بن سلامہ مفسر سے روایت کیا ہے کہا کہ ہمارے ایک شیخ تہے ہم اونپر قرارت کرتے تہے پس شیخ کے بعض اصحاب کا انتقال ہوگیا شیخ نے اونکو خواب مین دیکہا شیخ نے اوسنے کہا کہ اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہے بخشدیا شیخ نے کہا منکر ونکیر کے ساتہہ تیرا کیا حال ہوا کہا ای اوستاد جبکہ اونہون نے مجہے بٹہایا تو اللہ نے مجہکو یہ الہام کیا کہ مینے کہا بحق ابی بکر و عمر تم مجہے چہوڑ دو رضی اللہ تعالی عنہما پس ایک نے دوسرے سے کہا کہ مقرر اوسنے قسم کہائی ہے ساتہہ عظیم کے تو اوسے چہوڑ دے پہر اونہون نے مجہے چہوڑ دیا اور چلے گئے ؛

فصل زندون نے اپنی کانون سے اس عالم مین منکر ونکیر کی سوال کو اور مردے کی جواب کو سنا

حکایت ابن ابی الدنیا نے اور ابن جریر نے اپنی تہذیب مین یزید بن طریف بجلی سے روایت کیا ہے کہا میرا بہائی مرگیا پس جبکہ وہ دفن ہوچکا تو مینے اپنا سر اوسکی قبر پر رکہا پس بیشک میرا بایان کان قبر پر تہا جبکہ مینے اپنے بہائی کی آواز کو سنا مین اوسکو پہچانتا ہون آواز ضعیف تہا پس مینے اوسے سنا کہ وہ کہتا ہے رب میرا اللہ دوسرے نے کہا کیا ہے دین تیرا اوسنے کہا اسلام حکایت ابن ابی الدنیا نے کتاب القبور مین اور ابن جریر نے تہذیب مین طریق علا بن عبد الکریم سے روایت کیا ہے کہا کہ ایک آدمی مرگیا اور اوسکا ایک بہائی تہا

ضعیف البشر اوسکے بہائی نے کہا کہ ہمنے اوسکو دفن کردیا جبکہ لوگ اوسکے پاس سے چلے گئے تو مینے اپنا سر قبر پر رکہا پس ناگاہ ایک آواز قبر کے اندر سے آئی کہ وہ کہتا ہے من ربك وما دینك ومن نبیك مینے اپنے بہائی کو سنا کہ وہ کہتا ہے اور مینے اوسکو اور اوسکی آواز کو پہچان لیا کہ اوسنے کہا اللہ میرا رب ہے اور محمد میرے نبی ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہر کوئی چیز تیر کے مشابہ قبر کے اندر سے میرے کان کی طرف مرتفع ہوئے پس میرے رونگٹے کہڑے ہوگئے اور مین چلا آیا **حکایت** ابو الحسن بن براء عبدی نے کتاب الروضہ مین کہا ہے کہ حدیث کی مجہکو فضل بن سہل اعرج نے کہا حدیث کی مجہکو احمد بن نصیر نے کہا حدیث کی مجہکو ایک آدمی نے اوسنے حدیث کو ضحاک تک پہونچایا ضحاک نے کہا کہ میرے بہائی کا انتقال ہوگیا اوسکو پہلے اس سے کہ مین اوسکے جنازے مین ہلون دفن کردیا پس مین اوسکی قبر پر آیا اوسپر کان لگایا پس ناگاہ وہ کہتا ہے کہ رب میرا اللہ ہے اسلام میرا دین ہے **حکایت** شیخ عبد الغفار قوصی نے توحید مین کہا ہے کہ مین شیخ ناصر الدین اور شیخ بہاؤ الدین اخیمی کے گہر کے نزدیک تہا کہ ایک فقیر ہمپر وارد ہوا پس مینے اوس کا پوستین اپنے کندہے پر لیلیا اوس نے مجہے خبر دی کہ شیخ ابو یزید کا خادم اونکی پوستین کو اپنے کاندہے پر اوٹہایا کرتا تہا اور وہ صالح آدمی تہا پس منکر ونکیر کے سوال مین فیما بین اونکے بات ہونے لگی تو اوس فقیر نے کہا اور وہ مغربی تہا کہ واللہ اگر وہ مجہسے سؤال کرینگے تو البتہ مین اونکو جواب دونگا لوگون نے اوس سے کہا کہ اسکا علم کسکو ہوگا اوسنے کہا تم میری قبر پر بیٹہنا تا کہ سنو پہر جبکہ مغربی کا انتقال ہوا تو لوگ اوسکی قبر پر بیٹہے پس اونہون نے سؤال کو سنا کہ وہ کہتا ہے کیا تم مجہسے سؤال کرتے ہو حالانکہ مینے ابو یزید کا پوستین اپنی گردن پر اوٹہایا ہے پہر وہ چلے گئے اور اوسکو چہوڑ دیا ✦

فصل جمع روایات کے بیان مین جو کہ ملائکہ کے سؤال مین وارد ہوئے ہین

قرطبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ایک روایت مین تو سوال دو فرشتون کا آیا ہے اور دوسری مین ایک کا پس اسمین کسی طرح کا تعارض نہین ہے بلکہ یہ بنسبت اشخاص کے ہے بعض کے پاس دو فرشتے معًا آتے ہین اور معًا سوال کرتے ہین جبکہ لوگ چلے جاتے ہین تا کہ اوسکے حق مین زیادہ نرہول ہو اور زیادہ تر سخت ہو بقدر اون گناہون کے جو اوسنے کئے ہین اور کسی کے پاس دو فرشتے لوگونکے جانیسے

الخیمی

پہلے آتے ہین اسلئے کہ اوسپر تخفیف ہو بسبب حصول انس کے ساتھ لوگون کے اور کسی کے پاس ایک آتا ہے تا کہ اوسپر زیادہ تر تخفیف ہو اور کمتر ہو مراجعت مین اسلئے کہ وہ پہلے سے عمل صالح کر چکا ہے کہا اور یہ احتمال بھی ہے کہ دو آوین اور سائل اونمین سے ایک ہو اگرچہ آنے مین دونون شریک ہون پس روایت ایک فرشتہ کی اسپر محمول ہوگی علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ صواب یہی قول ثانی ہے کیونکہ ذکر دو فرشتون کا اکثر حدیثون مین موجود ہے جناب توفیق مآب مجدد فرماتے ہین کہ قرطبی رحمہ اللہ نے تین فرشتون کے آنے کا ذکر نہین کیا جیسا کہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما مین آیا ہے گویا اسکا جواب وہی دو کا جواب ہے کہ تین فرشتون کا آنا زیادت تہویل کے لئے ہے بعض بندون پر

فصل جمع روایات کے بیان مین جو کہ سوال و جواب کی کیفیت مین آئی ہین

قرطبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ کیفیت سوال و جواب مین حدیثین مختلف آئی ہین یہ اختلاف بھی بحسب اشخاص کے ہے پس اونمین سے کوئی تو اپنے بعض اعتقادات سے سوال کیا جاتا ہے اور کسی سے سب کا سوال ہوتا ہے کہا اور احتمال ہے کہ اقتصار بعض عقائد پر بعض راویون سے ہوا اور اوسکے سوا اور راویون نے اوسکو پورا بیان کیا ہو علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ صواب یہی ثانی قول ہے کیونکہ اکثر حدیثین اسی پر متفق ہین ہان اون حدیثون سے یہ بات لیجاتی ہے خصوصاً روایت ابو داؤد عن انس سے پس نہین پوچھا جاتا ہے کسی چیز سے بعد اوسکے اور ابن مردویہ کا لفظ یہ ہے پس نہین پوچھا جاتا ہے کسی چیز سے سوا اوسکے کہ بیشک میت سوا اسی اعتقاد کے خاصۃً اور کسی شی سے سوال نہین کیا جاتا ہے یعنی تکلیفات سے روایت بیہقی مین عکرمہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آیت تثبیت کی تفسیر مین تصریح کی گئی ہے کہ قول ثابت شہادت ہے وہ اوس سے بعد موت کے اپنی قبرون مین پوچھے جاوینگے اور عکرمہ سے کہا گیا وہ کیا ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ ایمان لانے اور امر توحید سے سوال کئے جاتے ہین

من طریق عکرمہ

فصل اس امر کی بیان مین کہ سوال ایکبار ہوتا ہے یا زیادہ

علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور مین فرمایا ہے ایک روایت مین وارد ہوا ہے کہ میت ایک مجلس مین تین بار سوال کیا جاتا ہے اور باقی روایتین اس سے ساکت ہین پس وہ روایت اسپر محمول ہوگی یا احتمال مختلف

ہے بہ نسبت اشخاص کے یعنی کسی سے ایک بار سوال ہوتا ہے کسی سے تین بار ایک مجلس میں واسطے شدت ہول
کے طاؤس سے مروی ہے کہ مردے سات روز مفتون ہوتے ہیں امام احمد نے زہد میں ابو نعیم نے حلیہ میں
طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک مردے مفتون ہوتے ہیں اپنی قبروں میں سات دن
پس تھے یعنی صحابہ مستحب جانتے تھے کہ ان دنوں میں اونکی طرف سے کھانا کھلایا جاوے یعنی چونکہ ان دنوں
میں مردوں سے سوال ہوتا ہے تو یہ کھانا کھلانا اونکے لئے مدد ہو جاوے اس سے معلوم ہوا کہ صدقہ
میت کو پہونچتا ہے اور قبر میں اوسکو نفع دیتا ہے حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے اس اثر کو تفسیر در منثور میں بھی
ذکر کیا ہے اور ابیات تثبیت میں فرمایا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور اسکی اسناد صحیح ہے اور ایک جہت سے
متصل ہے اور حکم اسکا رفع ہے یعنی یہ حدیث موقوف حکم مرفوع میں ہے جیسا کہ کہا ہے کیونکہ اسمیں رائے
کو کسی طرح کا مجال نہیں ہے نہ قیاس کو کوئی دخل اسمیں تو تسلیم و انقیاد ہی لائق ہے اسلیئے کہ سچے نے خبر
دی ہے یعنی اگرچہ یہ اثر مرسل ہے لیکن غور کرنے سے اسکا اتصال ظاہر ہو جاتا ہے اس جہت سے کہ طاؤس
تابعی جلیل القدر ہیں انہوں نے صحابہ سے اوسکو نقل کیا ہے اور ان دنوں میں طعام کو مستحب جاننا اس بات
کو مستلزم ہے کہ یہہ عمل صحابہ کے نزدیک معلوم تھا پس اگر اس جہت سے اتصال کا حکم نہ کریں تو یہ طعام جو
صحابہ سے منقول ہے یہی اس مرسل کا مقوی ہو جاویگا کیونکہ جن وجوہ سے مرسل کو قوت ہوتی ہے اونمیں
سے ایک یہ وجہ ہے کہ وہ مرسل صحابی کے قول یا فعل کے ساتھہ موافق ہو اسوقت بالاتفاق حجت ہو جاویگا
دوسری یہ ہے کہ اصول فقہ میں ثابت ہو چکا ہے کہ جو بات صحابہ و کبار تابعین سے وارد ہو اور اوسمیں اجتہاد
کو دخل نہو تو وہ حکم مرفوع میں ہوتی ہے پھر وہ دلیل ٹھہر جاتی ہے یہ اسلیئے ہے کہ راوی ثقہ ہے اور امور آخرت
و برزخ کے اوس قسم سے ہیں کہ اونمیں اجتہاد کو کسی طرح کا دخل نہیں ہے بلکہ وہ تو طرق نبویہ وحی سے معلوم
ہوتے ہیں امام رازی نے محصول میں فرمایا ہے کہ صحابی جب کوئی بات کہے اور اوسمیں اجتہاد کو مجال نہو تو
وہ بسبب حسن ظن کے سنی پر محمول ہوتی ہے اور طاؤس سے جو روایت کیا گیا ہے وہ اسی قبیل سے ہے اور
جیسے طاؤس نے روایت کی ہے اسی کے مثل مجاہد سے بھی آیا ہے یہ اوسکا مقوی و شاہد ہے مجاہد سے یہ
بھی مروی ہے کہ سات دن تک روحیں اپنی قبروں میں ٹھہرتی ہیں یہانتک کہ سوال تمام ہو جاوے اس سبب کو

امام ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ نے کتاب القبور میں روایت کیا ہے عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مومن
سات دن اور منافق چالیس دن مفتون ہوتا ہے سیوطی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ اس اثر کی تخریج ابن جریج نے
کی ہے یہ ابن جریج معتبر آدمی ہیں ابن خلکان نے انکی ثنا کی ہے سنہ ۱۵۰ ڈیڑہ سو ہجری میں انکی وفات ہو
ہوئی ہے امام احمد رضی اللہ عنہ نے تصریح فرمائی ہے کہ پہلے پہل جس شخص نے اسلام میں تالیف کتب اور تدوین
علم کی وہ ابن جریج ہی ہیں اور بہت ائمہ نے اس بات کو اپنی کتب میں نقل کیا ہے جیسے حافظ ابو عمر ابن
عبد البر نے کتاب تمہید میں اور بہت لوگوں نے انکی پیروی کی ہے درمنثور میں روایت ابن عمیر یا ابن عمر
سے ہے کہ اخراج کیا ابن جریر نے اپنی مصنف میں حارث بن ابی الحارث حارث نے عبید بن عمیر سے کہا دو آدمی
مفتون ہوتے ہیں مومن اور منافق پس مومن سات دن اور منافق چالیس صبح مفتون ہوتا ہے سیوطی
رحمہ اللہ تعالی نے ابیات میں تو ابن جریج کہا ہے اور درمنثور میں ابن جریر واللہ اعلم ان دونوں سے علیحدہ
روایت ہے یا نقل میں غلطی واقع ہوئی ابن رشیق نے شرح موطا میں اور ابن رجب نے مثل روایت ابن عمیر کی نقل
کیا ہے چونکہ یہ روایت مخالف روایت طاؤس و مجاہد کے تھی اسلیئے حافظ سیوطی نے ان دونوں روایتوں میں
ترجیح دی اور کہا کہ ابن عمیر طاؤس و مجاہد سے رتبے میں بڑے ہیں کیونکہ ابن عمیر حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
عہد مبارک میں پیدا ہوئے اور آپکے دیدار فائض الانوار سے مشرف ہوئے پس صحابی ٹھیرے اور روایت صحابی
کی تابعی کی روایت سے ارجح ہے بعد اسکے ترجیح دی کہ یہ صحابی نہیں ہیں کبار تابعین سے ہیں پہلے پہل عہد
سعادت مہد حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ میں انہیں نے لوگوں کو وعظ و نصیحت کی انبیاء علیہم السلام
کے قصے بیان کئے قرون ماضیہ کی حکایات اور وعد وعید بیان فرمائے سید محمد بن اسمعیل مرحوم شرح ابیات
میں فرماتے ہیں کہ ترجیح کی ضرورت نہیں ہے اسلیئے کہ روایت مجاہد و طاؤس اور روایت ابن عمیر میں
کسی طرح کی منافات نہیں ہے کیونکہ ابن عمیر سات دن میں تو ان دونوں کے موافق ہیں لیکن انہوں
نے اتنا زیادہ کہا کہ سات دن خاص مومن کے ساتھ ہیں اور منافق ۳۳ دن زیادہ مومن سے مفتون ہوتا
ہے پس انکی روایت میں زیادت ہے اور زیادت عدل کی جبکہ منافی نہو تو مقبول ہے جیسا کہ علم اصول اور علم
حدیث میں معروف و مشہور ہے اگر کوئی کہے کہ اکثر روایتوں میں جنکا ذکر سابق میں ہو چکا انہیں سے کسی میں

تکرار سوال کا ذکر نہین ہے مگر ایک روایت مین تین بار کی تکرار ایک مجلس مین آئی ہے چنانچہ یہ روایت پہلے گذر چکی تو اسکا یہ جواب ہے کہ جن روایتون مین تکرار کا ذکر نہین ہے وہ نہ تکرار کو ثابت کرتے ہین نہ اوسکی نفی کرتے ہین بلکہ یہ مطلق ہین ایک بار اور چند بار دونون پر صادق آتے ہین پس جنہین تکرار وہی جم تکرار کا ذکر نہین ہے وہ مطلق ٹھہرین اور جنمین قید تکرار کی ہے وہ زیادت ثقہ ہوئین اور زیادت ثقہ جبکہ منافی نہو تو مقبول ہو واللہ اعلم

فائدہ بیان مین بعض احوال اوبان اثر مذکور کی

طاؤس رح انکے والد کا نام کیسان ہے یہ یمن کے عالم تہے فارسی یعنی جندی ابنا فرس سے تہے جنکو کسریٰ نے یمن کی طرف بہیجا تہا انہون نے زید بن ثابت و عائشہ وغیرہما رضی اللہ عنہم سے سنا ہے اور انسے ابن شہاب و خلق کثیر نے سنا ہے علم و عمل مین سردار تہے انکی شہرت انکے وصف کے کافی ہے جبکہ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ حاکم ہوئے تو طاؤس نے اونکو لکہا اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا عمل خیر ہو تو تم اہل خیر کو عامل بناؤ پس عمر نے فرمایا یہی نصیحت کافی ہے انکی وفات سنہ ایکسو چہ ۱۰۶ مین ہوئی رضی اللہ عنہ مجاہد رضی اللہ عنہ یہ مفسر مکی مولی سائب بن ابی السائب کے ہین انہون نے سعد بن وقاص وغیرہ رضی اللہ عنہم سے اخذ کیا ہے قرآن شریف کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما پر تیس بار پیش کیا نزدیک ہر آیت کے ٹہیرتے اور اونسے پوچہتے کہ کس بات مین اوتری اور اوسکی کیا کیفیت تہی انہون نے سفر بہت کئے تہے یہانتک کہ بابل کی زمین مین پہونچے ہاروت ماروت کو دیکہا کہ وہ دونون مثل دو پہاڑون کے اوندہے لٹکے ہوئے ہین انہون نے اونکو دیکہتے ہی اللہ تعالیٰ کی تسبیح کی اور غش کہا کے گر پڑے انکی وفات سنہ ایکسو تین ۱۰۳ مین ہوئی عبید بن عمیر بن قتادہ لیثی ابو عاصم مکی انکی ولادت عہد مبارک حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین ہوئی یہ مسلم نے کہا ہے اور غیر مسلم نے انکو کبار تابعین سے شمار کیا ہے یہ مکے والون کے قاضی تہے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی شیخ الاسلام امام سنت قطب امت حجت فقہاء سید محدثین ہین انہون نے حجاز شام یمن عراق مین ایک خلق کثیر سے سنا انکی تالیفات اور کتب نافعہ بہت ہین بخاری و مسلم نے انسے روایت کی ہے یہ بڑے متورع پرہیز گار تہے کبہی کوئی جائزہ نہ کوئی چیز بادشاہون کے مال سے لی انکے پاس حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے موی پاک سے تین بال تہے وصیت کی تہی کہ ایک بال

اونکے سینہ پر اور دونون آنکھون پر رکھدین بیہقی وابن جوزی نے انکے احوال مین ایک جلد تالیف کی ہے انکی وفات بارہوین تاریخ ربیع الاول سنہ ۲۴۱ ہجری کو بغداد مین ہوئی جناب توفیق مجدہ نے اذکار ترجمہ اتحاف النبلا اور تاج مکلل وغیرہ مین بہت بسط سے لکہا ہے ابو نعیم رضی اللہ عنہ کنیت حافظ کبیر محدث شہیر احمد بن عبد اللہ کی ہے انکی کتاب حلیۃ الاولیاء کتاب نفیس بے نظیر جامع ہر معنی حسن ہے احوال افاضل سلف پر مشتمل ہے بسبب حال شرح ابیات مثلثیت کا لکہا گیا

فصل دوسری اس امر کی بیان مین کہ سوال فرشتون کا اس امت کی ساتھ خاص ہے یا نہین

جاننا چاہیئے کہ اس مسئلے مین علماء کے تین قول ہین پہلا قول یہ ہے کہ سوال اس امت کے ساتھ خاص ہے حافظ سیوطی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ حکیم ترمذی صاحب نوادر الاصول اور ابو عمر بن عبد البر رحمہما اللہ تعالی نے اس قول کی تصریح کی ہے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح مین ذکر کیا ہے کہ حکیم ترمذی نے وجہ خاص ہونے کی یہ بیان کی ہے کہ پہلے جو امتین تہین اونکے پاس رسول رسالت لیکے آتے تہے جبکہ رسولون کا کہنا نہ مانتے انکار کرتے تو رسول رک جاتے اونسے کنارہ کرتے جلدی سے عذاب آجاتا وہ ہلاک کردیئے جاتے تہے پھر جبکہ اللہ سبحانہ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت کے ساتھ بہیجا اور اونکو خلق کے لئے امن بنایا جیسا کہ ارشاد فرمایا وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین یعنی اور نہین بہیجا ہمنے تجہکو مگر عالمین کے رحمت کے لئے تو اونسے عذاب روک لیا اور آپ کو تلوار عنایت فرمائی یعنی لڑائی کا حکم دیا تاکہ داخل ہو دین اسلام مین جو شخص کہ داخل ہو بسبب خوف تلوار کے پھر ایمان اونکے دل مین جم جاویگا پس اونکو مہلت دی گئی اور اسی وجہ سے نفاق ظاہر ہوا کہ کفر کو چھپانے ایمان کو ظاہر کرنے لگے مسلمانون مین چھپے چھپائے رہے جب مرے تو اللہ سبحانہ نے قبر مین دو فرشتے امتحان لینے والے اونکے لئے مقرر فرمائے تاکہ سوال کرکے اونکے دل کا بہید نکالین اور اللہ پاک خبیث کو طیب سے جدا فرماوے پھر جو سچے پکے مومن ہین اونکو قول ثابت کے ساتھ زندگی دنیا اور آخرت مین ثابت رکہے اور جو ظالم ہین اونکو بہکاوے اس قول کی تین دلیلین ہین ۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا ای زید بیشک یہ امت اپنی قبرون مین مبتلا کیجاتی ہے ۲ آپنے فرمایا بیشک تم اپنی قبرون مین جانچے جاتے ہو اس سے ظاہر ہے کہ سوال اس امت کے ساتھ خاص ہے ۳ فرشتے میت سے کہتے ہین تو کیا

کہتا تھا اس شخص کے حق میں جو تم میں بھیجا گیا تھا پس مومن کہتا ہے میں گواہی دیتا ہون کہ وہ اللہ کے بندے اور اوسکے رسول ہیں اور یہ خاص ہے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسری حدیث مین آپنے فرمایا ہے کہ تم جانچے جاتے ہو اور مجھسے پوچھے جاتے ہو دوسرا **قول** یہ ہے کہ سوال اس امت کے ساتھ خاص نہین ہے بلکہ اسمین اور دوسری امتون مین عام ہے اس قول والون مین سے عبد الحق اشبیلی اور قرطبی ہین انہون نے پہلے قول کی دلیلون کا کئی طرح سے جواب دیا ہے اکہتے ہین آپنے جو لفظ ھذہ الامۃ کا فرمایا ہے اس سے یہ بات معلوم نہین ہوتی کہ سوال اس امت کے ساتھ خاص ہے اور امتون کے لئے نہین ہے اسلئے کہ امت سے مراد یا تو آدمیون کی جماعت ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے وما من دابۃ فی الارض ولا طائر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم عربی زبان مین ہر جنس کو اجناس حیوان سے امت کہتے ہین حدیث شریف مین آیا ہے اگر یہ بات نہوتی کہ کتے ایک امت ہین امتون سے تو مین اونکے قتل کا امر کرتا اسی طرح اوس حدیث مین وارد ہوا ہے کہ ایک نبی کو چیونٹی نے کاٹا تھا اونہون نے قریہ نمل کے جلانیکا حکم دیا وہ جلا دیا گیا اللہ تعالی نے اونکی طرف وحی بھیجی کہ تو نے اس سبب سے کہ ایک چیونٹی نے تجھے کاٹا ایک امت کو امتون سے جلا دیا جو کہ تسبیح کرتے تھے پس اس سے معلوم ہوا کہ امت کے معنی جماعت و گروہ کے ہین اور اگر امت سے مراد وہ امت ہے جسمین آپ مبعوث ہوئے ہین تو بہی اوس سے اور امتون کے سوال کی نفی معلوم نہین ہوتی ہے بلکہ اس امت کا ذکر یہ خبر دینے کے لئے ہوا کہ وہ سوال کیجاتی ہے اور سوال اگلی امتون کے ساتھ خاص نہین ہے کیونکہ یہ امت ساری امتون پر فضیلت و شرف رکہتی ہے ۲ باقی دو دلیل کا جواب یہ ہے کہ آپنے اپنی امت کو اس بات کی خبر دی کہ وہ اپنی قبور مین امتحان کیجاتی ہے اور ظاہر یہ ہے کہ ہر نبی کا حال اپنی امت کے ساتھ اسی طرح ہے اور وہ بعد سوال و اقامت حجت کے اپنی قبور مین عذاب کیجاتی ہے جیسے کہ آخرت مین سوال و اقامت حجت کے بعد عذاب کیجائیگی واللہ اعلم تیسرا **قول** توقف ہے یعنی اس قول والے نہ قطعی خاص کہتے ہین نہ یقینی عام بتاتے ہین بلکہ توقف کرتے ہین نہ خاص کہین نہ عام حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ان لوگون مین سے ابو عمر بن عبد البر ہین انہون نے کہا کہ حدیث زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مین وارد ہوا ہے آپ نے فرمایا بیشک یہ امت اپنی قبور مین جانچی جاتی ہے بعض نے یہ روایت کیا کہ سوال کیجاتی ہے اس لفظ

کی بناپر احتمال ہے کہ یہ امت سوال کے ساتھ خاص ہو اور یہ ایسی بات ہے کہ ہم اسکو قطعی نہین کہہ سکتے سید محمد
بن اسمٰعیل رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ یہ نقل کلام سیوطی رحمہ اللہ کے مخالف ہے کیونکہ اونھون نے اختصاص کی
نسبت مثل حکیم ترمذی کے ابن عبدالبر کی طرف کی ہے اور حافظ ابن قیم نے فرمایا کہ وہ قائل توقف کے ہین
لیکن مضبوط ابن قیم ہی کا کلام ہے کیونکہ انھون نے ابن عبدالبر کے لفظ نقل کئے ہین ان تین قولون مین
سے اسلم قول توقف ہے کیونکہ اس مسئلہ کی دلیل توفیقی ہے اجتہاد کو اسمین دخل نہین ہے یا دوسرا قول
سو کوئی دلیل ظاہر اس بات پر وارد نہین ہوئی کہ اس امت کے سوا اور امتون سے بھی سوال ہوتا ہے اور قول
معتمد پہلا ہی قول ہے سیوطی رحمہ اللہ نے بہ تبعیت حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اسی کو ترجیح دی ہے اور شرح الصدور
مین بعد نقل قول حکیم ترمذی کے فرمایا ہے کہ اور لوگون نے انکی مخالفت کی ہے پس کہا کہ سوال اس امت کے لئے اور
اسکے غیر کے لئے ہے ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ اختصاص پر دلالت کرتا ہے قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ بیشک
یہ امت اپنی قبور مین مبتلا کی جاتی ہے اور قول آپ کا کہ وحی کی گئی طرف میرے کہ تم اپنی قبور مین مفتون ہوتے
ہوتے ہو اور قول آپ کا کہ تم میرے ساتھ آزمائے جاتے ہو اور مجھسے پوچھے جاتے ہو انتہی قصر الآمال مین کہا ہے
کہ بعض علما نے وجہ تخصیص مین یہ کہا ہے کہ حکمت اس امت کی تعجیل عذاب مین گناہون کا مٹانا ہے تاکہ قیامت
کو سارے گناہون سے پاک اوٹھین

فصل ملائکہ سوال کو فتان و منکر و نکیر کہتے ہین

حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اونکو فتان اسلئے کہتے ہین کہ اونکا سوال کرنا جیسے ہے اور اونکی خلقت مین صعوبت
ہے اور منکر نکیر اسلئے نام رکھا کہ اونکی خلق یعنی صورت شکل نہ تو آدمیون کی خلق کے مشابہ ہے نہ فرشتون کے نہ بہائم و
ہوام کے بلکہ وہ ایک نئی خلق ہین یہ قول پورا مع تفصیل کے فصل ملائکہ سوال مین گزر چکا ہے علامہ سیوطی رحمہ اللہ
نے شرح الصدور مین قرطبی سے نقل کیا ہے اگر کوئی کہے کہ دو فرشتے سارے مردون سے دور دور کے مکانون مین
ایک وقت مین ایک بار مین کسطرح خطاب کرتے ہین تو اسکا جواب یہ ہے کہ اونکے جسمون کی عظمت اسکی مقتضی ہے
پس وہ خلق کثیر سے ایک جہت مین ایک بار مین ایک خطاب کر سکتے ہین اسطور پر کہ ہر ایک مخاطب یہ خیال کرتا
ہے کہ مخاطب وہی ہے نہ اوسکے سوا اور کوئی اور باقی مردون کے جواب سننے سے اللہ تعالیٰ اوسکو روک دیتا ہے

سیوطی فرماتے ہین اور احتمال ہے تعدد ملائکہ کا جو کہ سوال کے لئے تیار کئے گئے ہین جیسا کہ ملائکہ حافظین وغیرہم مین ہے پہر
بیٹے حلبی کو ہمارے اصحاب مین سے دیکہا کہ وہ اسطرف گئے ہین پس اونہون نے اپنی کتاب منہاج مین کہا ہے وہ چیز
کہ مشابہ ہے یہ ہے کہ سوال کے فرشتے ایک جماعت کثیر ہون اونمین سے بعض کا نام منکر اور بعض کا نام نکیر ہو اونمین
سے ہر میت کی طرف دو بہیجے جاوین جیسے کہ دو فرشتے کاتب اعمال اوسپر مقرر کئے گئے ہین اور ابیات مثبتہ مین
یہ فرمایا ہے کہ منکر نکیر کل زمین والونسے سوال کرتے ہین جیسے حال عزرائیل علیہ السلام کا ہے وقت قبض کے قرطبی
نے اسپر تصریح کی ہے اور مین بہی اسی کو اختیار کرتا ہون اور پسند کرتا ہون اسپر سید محمد بن اسمعیل رحمۃ اللہ نے شرح ابیات
مین قرطبی کا پورا کلام بلفظہ نقل کرکے یہ فرمایا کہ جب تمنے اس کلام کو پہچان لیا تو قول ناظم کا کہ حال منکر و نکیر کا
مثل حال ملک الموت کے ہے قرطبی کی عبارت کا مفاد نہین ہے اور نہ لگتا ہے کہ قرطبی جواب سوال کو واضح کر سکین
جواب حقیقی یہ ہے کہ یہ بات اوس قسم سے ہے کہ اوسپر ایمان لانا واجب ہے اور اوسکی تفصیل کو علم الٰہی کی طرف
سپرد کرے کیونکہ کوئی اثر تفصیل کے ساتہہ نہین آیا علاوہ یہ ہے کہ قرطبی نے اپنے سوال کی بنا اسپر کی ہے کہ حلول
شخص واحد کا دو مکانون مین ایک وقت مین جائز نہین ہے اور یہ قیاس اولی ہے واسطے ملائکہ کے
اونکے احکام ابدان مین بنی آدم پر اور یہ قیاس فاسد ہے کیونکہ فرشتے ارواح لطیف ہین اللہ تعالی نے
اونکو اوسپر قدرت دی ہے جسکی معرفت پر بنی آدم کو قدرت نہین ہے تو اوسکے عمل پر وہ کیا قادر ہونگے اونمین
سے ایک کا تو یہ حال ہے کہ وہ مابین آسمانون اور زمین کو پلک مارنے سے بہی زیادہ جلدی قطع کرتا ہے پہر یہ بات
ہے کہ خود جلال سیوطی اسکے قائل ہین کہ یہ باتین جو مذکور ہوئی ہین بنی آدم کی قدرت مین ہین اونپر محال
نہین ہین دو مکانونمین آن واحد مین ہونا اونکے نزدیک محال نہین ہے چنانچہ اونہون نے اس باب
مین ایک رسالہ تالیف کیا جسکا نام **القول المنجلی فی تطورات الولی** رکہا ہے
سید اسمعیل مرحوم کہتے ہین اگرچہ یہ کلام باطل اور ہر دلیل سے عاطل ہے انتہی کاتب حروف عفا اللہ عنہ عرض
کرتا ہے کہ غرض سید صاحب مرحوم کی اپنے کلام سے رد ہے علامہ سیوطی رحمہ اللہ پر توضیح اس مجمل کی یہ ہے
کہ اونہون نے نظم مین یہ کہا ہے کہ منکر نکیر کل زمین والونسے سوال کرتے ہین جیسے حال عزرائیل علیہ السلام
کا ہے وقت قبض ارواح کے قرطبی نے اسپر نص کی ہے اور مین بہی اسی کو اختیار و پسند کرتا ہون پس

اول اعتراض سید صاحب کا یہ ہے کہ قرطبی کے کلام میں اسپر تصریح نہیں ہے کہ منکر نکیر کا حال مثل عزرائیل کے ہے اور سیوطی کہتے ہیں کہ قرطبی نے تصریح کی ہے منشاء اس اعتراض کا یہ ہے کہ سید صاحب نے یہ سمجھا کہ سیوطی سارے کلام کو کہتے ہیں کہ اوسپر قرطبی نے تصریح کی ہے حالانکہ یہ بات نہیں ہے بلکہ اونکی غرض یہ ہے کہ قرطبی نے اسپر تصریح کی ہے کہ وہی فرشتے ساری خلق سے سوال کرتے ہیں جیسا کہ قرطبی کے سوال و جواب سے ظاہر ہے چنانچہ خود سیوطی نے سوال و جواب دونوں کو شرح الصدور میں نقل کیا ہے اور یہ نقل پہلے گذر چکی ہے رہی یہ مثال کہ منکر نکیر کا حال مثل عزرائیل علیہ السلام کے ہے سو بیشک یہ قرطبی کے کلام میں نہیں ہے اور کیون ہو یہ تو خود سیوطی نے اپنی طرف سے مثال بیان کی ہے یعنی جیسے عزرائیل ایک ہیں اور بسبب عظمت جسم کے ساری دنیا والون کی جان قبض کرتے ہیں اسی طرح منکر نکیر کا حال ہے کہ یہی دو بوجہ عظمت اپنے اجسام کے خلق کثیر سے باوجود اختلاف امصار و تباعد اقطار کے آن واحد میں خطاب کرتے ہیں دوسرا اعتراض یہ ہے کہ علاوہ یہ ہے کہ قرطبی نے الخ جواب اسکا یہ ہے کہ اگرچہ قرطبی نے سوال کی بنا اسپر کی ہے کہ حلول شخص واحد کا دو مکانون میں آن واحد میں جائز نہیں ہے مگر جواب میں تو یہی کہا ہے کہ منکر نکیر کے اجسام کی عظمت اسکی مقتضی ہے یعنی بسبب عظمت اجسام کے یہ بات اونپر محال نہیں وہ تو مختلف مکانون دور دور قبرون میں خلق کثیر سے آن واحد میں ایک خطاب کر سکتے ہیں پس حاصل یہی ہوا کہ فرشتون کا قیاس بنی آدم پر نہیں ہو سکتا اور یہی سید صاحب بھی فرماتے ہیں کہ یہ قیاس فاسد ہے اب اعتراض کی کیا وجہ ہان اگر یہ کہین کہ سرے ہی سے سوال کی بنا اسپر نہوتی تو یہ اور بات تہی پھر سیوطی پر اعتراض جاتا کہ وہ اسکے قائل ہین کہ فرشتے تو فرشتے بنی آدم پر یہ بات محال نہین ہے کہ شخص واحد آن واحد مین دو مکانون میں ہو حالانکہ فرشتون کا قیاس بنی آدم پر فاسد ہے اسکا یہ جواب ہے کہ بیشک وہ اسکے قائل ہین اسی لیے شرح الصدور میں جہان قرطبی کا کلام ذکر کیا ہے وہان اس جملے کا ذکر نہیں کیا ہے یہ ایک مقام ہے مقامات اولیاء کرام سے نرے سیوطی ہی اسکے قائل نہیں ہیں بلکہ ایک جم غفیر اولیاء عظام کا اسکا قائل ہے یہ اونکے نزدیک بڑی بات نہین ہے بلکہ نفوس قدسیہ کی قوت بدرجہا اس سے بڑہی ہوئی ہے علاوہ سیوطی رضی اللہ عنہ خود ایک فرد کامل ہین اس زمرۂ پاک سے اسی لئے اونہون نے رسالہ قول منجلی اس باب میں تالیف فرمایا ہے گو سید صاحب مرحوم یہ فرماوین کہ وہ کلام باطل اور بے دلیل ہے باطل ہے چند حکایتیں اولیا کی محاسن المحسنین میں

لکہی گئی ہین اونسے صاف طور پر تطورات اولیاء اللہ کا معلوم ہوتا ہے حضرت توفیق مدظلہ نے کتاب الخیرۃ الخیرہ مین کئی حکایتین اس باب کی تحریر فرمائی ہین چنانچہ ایک حکایت مین ذکر کیا ہے کہ ایک ولی اللہ کو وقت واحد مین تیس جگہہ نماز پڑہتے دیکہا سید صاحب مرحوم نے روض الریاحین کو تو ملاحظہ فرمایا ہوگا اوسمین چند حکایات اس باب کی ہین شرح ابیات مین خود سید صاحب نے بعض حکایات روض کو ذکر فرمایا ہے مگر وہ دلیل ہو کر اونکی مرکوز خاطر عاطر ہوگی نہ ہلی اسی لئے کلام سیوطی رحمہ اللہ کو باطل ہر دلیل سے عاطل ٹہیرایا تعجب تو یہ ہے کہ سید صاحب مرحوم مستفل ومستفلہ کے قائل ہین یعنی بعض مرد عورت اس قسم کے ہوتے ہین کہ اونکے خواب مین مردے آیا کرتے ہین جو کچہہ مردون کے ورثہ کو کہنا سننا ہوتا ہے وہ اونسے کہتے ہین پہر وہ مردون سے جواب لادیتے ہین اور یہ لوگ یمن مین معروف مشہور ہین پس ایک مرد عورت کا کہنا تو قابل تصدیق ہوا اور ایک جم غفیر صادقین مخلصین متقین زاہدین محسنین کا فرمودہ قول باطل ٹہیرا یہ بات کچہہ سمجہہ مین نہین آتی شاید سید صاحب کو سیوطی پر رد ہی کرنا منظور تہا واللہ اعلم رہی یہ بات کہ سیوطی رحمہ اللہ نے بعد نقل کلام قرطبی کے کہا ہے یہ بہی احتمال ہے کہ ملائکہ متعدد ہون پہر اس احتمال کی تائید قول حلیمی سے فرمائی چنانچہ سابق گذر چکا اسپر سید صاحب مرحوم نے فرمایا کہ یہ بڑا دعوی ہے حلیمی کا اسپر کوئی دلیل نہین ہے یہ تو قیاس شبیہی ہے چنانچہ حلیمی نے تشبیہ کا لفظ کہا ہے ملائکہ کتابت اعمال پر اونکا قیاس کیا ہے اور قیاس کو یہان کچہہ دخل نہین ہے کیونکہ احوال آخرت مین احوال دنیا پر قیاس جاری نہین ہوتا ہے اور ہم بعد ذکر کلام قرطبی کے یہ کہہ چکے ہین کہ قرطبی نے جواب کو واضح نہین کیا جواب یہی ہے کہ جسکے ساتہہ نص وارد ہوئی ہے اوسپر ایمان لانا چاہئے اور اسکی تفاصیل علم کو سپرد اللہ تعالی کی کرین سو یہ کلام سید صاحب کا نہایت ٹہیک ہے لیکن سیوطی پر اس بابت کوئی اعتراض نہین کیونکہ اونہون نے صرف ایک احتمال ذکر کیا پہر حلیمی کا کلام ذکر فرمایا اور مختار و پسندیدہ اونکا یہی ہے کہ ملائکہ سوال دو ہی ہین یہی سارے جہان والون سے سوال کرتے ہین

فصل تجسد اعمال کے بیان مین

جاننا چاہئے کہ اعمال صالحہ وسیئہ متجسم ہوکے اپنے صاحب کو قبر و حشر مین راحت و تکلیف دینگے چنانچہ کیفیت اسکی فصل احادیث مین گذر چکی قرطبی رحمہ اللہ نے تذکرہ مین کہا ہے اگر کوئی قائل کہے کہ اعمال منقلب باشخاص کیونکر ہونگے حالانکہ اعمال تو فی نفسہا عرض ہین تو جواب اسکا یہ ہے کہ اللہ تعالی اعمال کے ثواب سے خوبصورت بدصورت

اشخاص پیدا فرماویگا اسلیئے کہ نفس عرض منقلب بجوہر نہین ہوتا ہے مثل اسکے وہ ہے جو کہ حدیث مین ثابت ہوا ہے کہ موت لائی جاویگی گویا وہ چتکبرا مینڈھا ہے پس اوسے پل صراط پر کھڑا کرینگے پھر اوسکو ذبح کردینگے اور یہ محال ہے کہ موت مینڈھا ہو جاوے کیونکہ یہ عرض ہے معنی یہی ہین کہ اللہ ایک شخص پیدا کریگا اوسکا نام موت رکھیگا پس وہ جنت و نار کے درمیان مین ذبح کیجاویگی اسی طرح جو کچھ اس باب مین تجھپر وارد ہو تو اوسمین تاویل وہی ہے جو مینے ذکر کی انتہی قرطبی نے دوسری جگہہ تذکرہ مین اس جواب کا بہت بسط کیا ہے جہان یہ ذکر ہے کہ قرآن شریف مؤمن کی شفاعت کریگا پھر ابن ماجہ کی حدیث ذکر کی کہ آپ نے فرمایا آویگا قرآن قیامت کے دن جوان پس کہیگا مین وہ ہون کہ مینے تیری رات کو بیدار رکھا تیرے دن کو پیاسا رکھا الحدیث بطولہ تو قرطبی نے کہا قرآن آویگا یعنی قرآن پڑہنے والے کا ثواب آویگا دوسری حدیث مسلم نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی ذکر کی کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ آپ فرماتے تھے قرآن لایا جاویگا دن قیامت کے اور اوسکے لوگ جو اوسکے ساتھہ عمل کرتے تھے آگے آگے اوسکے سورہ بقرہ اور آل عمران ہونگی آپنے ان دونون سورتونکی تین مثالین بیان فرمائین الخ اسکے آخر مین یہ ہے کہ وہ دونون اپنے پڑہنے والونکی طرف سے جھگڑینگی قرطبی نے کہا ہمارے علماء فرماتے ہین یعنی اللہ تعالی انکے ثواب سے فرشتے پیدا کریگا کہ وہ اونکی طرف سے جھگڑینگے جیسا کہ بعض حدیثون مین آیا ہے کہ جو شخص شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو کو پڑہیگا تو اللہ ستر ہزار فرشتے پیدا کریگا کہ وہ اوسکے لئے قیامت کے دن تک مغفرت مانگتے رہینگے قرطبی نے کہا پس اسی طرح اللہ ثواب قرآن و روزے سے دو فرشتے کریم پیدا فرماویگا کہ وہ اوسکے لئے شفاعت کرینگے اور ایسے ہی باقی اعمال صالحہ کا حال ہے جیسا کہ ابن مبارک نے اپنے رقائق مین ذکر کیا ہے کہا ایک آدمی زید بن اسلم کے پاس آیا کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ مؤمن کے لئے اوسکا عمل قیامت کے دن اچھی سی اچھی صورت مین متمثل ہوگا اوسکا مونھہ اور جوانی بہت اچھی ہوگی اور خوشبو اوسکی نہایت بہتر ہوگی پس وہ اوسکے پہلو کی طرف بیٹھیگا جبکہ کوئی چیز اوسے گھبراوے گی تو وہ اوسے امن دیگا اور جبکہ وہ کسی چیز سے ڈریگا تو وہ اوسپر آسانی کریگا پس مؤمن کہیگا جزا دے اللہ تجھکو مصاحب خیر سے تو کون ہے وہ کہیگا کیا تو مجھے نہین پہچانتا حالانکہ مین تو تیرے ہمراہ رہا تیری قبر مین اور تیری دنیا مین مین تیرا عمل ہون واللہ وہ اچھا تھا سو اسی لئے تو مجھے

اچھا دیکھتا ہے اور تھا خوشبودار سو اسی لئے تو مجھے خوشبودار دیکھتا ہے آب پس تو مجھپر سوار ہو جا کیونکہ مین زمانہ دراز دنیا
مین تجھپر سوار رہا ہون اور وہ یہ قول ہے اللہ تعالیٰ کا وینجی اللہ الذین اتقوا بمفازتہم یہانتک کہ وہ اوسکو
اوسکے رب کی طرف لاویگا پس کہیگا یارب بیشک ہر صاحب عمل نے پایا اپنے عمل مین اور ہر صاحب تجارت
وصنائع نے یعنی اونکو نفع حاصل ہوا سوا میرے صاحب کے کہ اسنے اپنے نفس کو میرے ساتھ مشغول کیا
اللہ تبارک وتعالیٰ فرماویگا تو کیا مانگتا ہے پس کہیگا مغفرت ورحمت باشل اسکے پس اللہ فرماویگا مقرر ہے
اوسکے لئے مغفرت کی پہر وہ حلہ کرامت پہنایا جاویگا اور اوسکے سر پہ تاج وقار رکھا جاویگا اور اوسمین ایک خوبی
ہوگی کہ وہ دو دن کی راہ سے چمکیگا پہر عمل عرض کریگا یارب وہ اپنے مان باپ سے مشغول ہو گیا تھا اور ہر صاحب
عمل وتجارت اپنے عمل سے مان باپ پر داخل کرتا تھا یعنی اونکو اپنی محنت مزدوری سے کچھ دیتا تھا پس اوسکے مان باپ
دئے جاوینگے مثل اوسکے جو وہ دیا گیا اور متمثل کیجاویگی واسطے کافر کے اوسکے عمل سے ایک صورت بدتر اوس چیز
مین کہ پیدا کی اللہ نے از روی ہیبت کے اور نہایت بدبودار اوسکی از روی بدبو کے پس وہ بدصورت شخص بیٹھیگا
طرف اوسکے پہلو کے جبکہ کوئی چیز اوسے گہبراویگی تو وہ اور زیادہ کردیگا اور جبکہ وہ ڈریگا تو وہ اوسے اور ڈرا دیگا
پس کافر کہیگا تو برا صاحب ہے اور تو کون ہے عمل کہیگا تجھے کیا تو نہین پہچانتا ہے وہ کہیگا نہین پس کہیگا
مین تیرا عمل ہون وہ برا تہا سو اسی لئے تو مجھے بدصورت دیکھتا ہے اور وہ بدبودار تھا سو اسی واسطے تو مجھے بدبو
دار دیکھتا ہے پس تو اپنا سر جہکا کہ مین تجھپر سوار ہون کیونکہ تو زمانہ دراز دنیا مین مجھپر سوار ہوا ہے اور وہ یہہ
قول ہے اللہ تعالیٰ کا ولیحملن اثقالہم واثقالا مع اثقالہم اور یہ قول ولیحملوا اوزارہم کاملة
یوم القیامة قرطبی رحمہ اللہ نے کہا کہ مثل اسکی رای سے نہین کہا جاتا ہے اور معنی اسکے حدیث قیس بن
عاصم منقری سے لئے جاتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسنے کہا ای قیس چارہ نہین ہے تیرے
لئے ایک قرین یعنے ساتھی سے کہ وہ تیرے ہمراہ دفن کیا جاویگا حالانکہ وہ زندہ ہوگا اور تو اوسکے ہمراہ مدفون
ہوگا اور تو مردہ ہوگا پس اگر وہ کریم ہے تو تیرا اکرام کریگا اور اگر وہ لئیم ہے تو تجھے سونپ دیگا یعنی تیری مدد
نہ کریگا پہر وہ محشور نہوگا مگر ہمراہ تیرے اور تو مبعوث نہوگا مگر ہمراہ اوسکے اور تو نہ پوچھا جاویگا مگر اوس سے سو
تو نہ کر اوسکو مگر صالح کیونکہ اگر وہ صالح ہے تو تو انس نہ پکڑیگا مگر ساتھ اوسکے اور اگر وہ فاحش ہے تو تو وحشت نکریگا

مگر اوس سے اور وہ تیرا فعل ہے ابو الفرج بن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب روضۃ المشتاق والطریق الی
الملک الخلاق مین ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لائی جاویگی قیامت کے دن
توبہ خوش صورت اور خوشبو مین پس نہ پاویگا اوسکی بو اور نہ دیکھیگا اوسکی صورت مگر مومن پس وہ پاوینگے
بسبب اوسکے خوشبو اور انس کو کافر وعاصی ومصر کہینگے کیا سبب ہے ہمارے لئے کہ ہمنے نہین پایا جو تمنے پایا تو وہ
اونسے کہے گی کہ مین توبہ ہون مدت دراز تک تمہارے لئے پیش ہوئی دار دنیا مین پس تمنے میرا ارادہ نہ کیا تم اگر مجھے قبول
کرتے تو البتہ تم آج مجھے پاتے پس کہینگے ہم آج توبہ کرتے ہین پس ندا کریگا ایک منادی عرش کے نیچے سے
ہیہات ہیہات مہلت کے دن گئے اور توبہ کا کام تمام ہو چکا الحدیث قرطبی کا کلام پورا ہوا سید صاحب مرحوم فرماتے
ہین کہ ہمکو جو بات ظاہر ہوتی ہے وہ خلاف ہے اوسکے جو قرطبی نے کہی کہ اون اعمال کے ثواب سے فرشتے
پیدا کئے جاوینگے بلکہ ظاہر یہ ہے کہ وہ اعراض یعنے اعمال خود جسم ہو جاوینگے اور یہی ظاہر ہے اس قول سے کہ
زہراوین یعنی بقرہ وآل عمران دو صفین طیور کی ہو جاوینگی کیونکہ یہ قول خبر ہے اون دونون سے اور تقدیر نکالنا
خلاف اصل ہے اور ایسا ہی حال ہے عمل صالح کا اور اوسکے بدل کا قبر مین قدرت الٰہیہ مین اس سے کوئی مانع
نہین ہے اور ہم تو احوال آخرت پر ایمان لا ہی چکے ہین عقل اونکو نہ پہچانتی ہے نہ اونکی کیفیت پاتی ہے پس
ہمکو کیا ہے کہ ہم اسپر ایمان نہ لائین کہ خالق اعراض واجسام کی قدرت سے اعراض منقلب باجسام ہو جاتے ہین
سبیل الرشاد مین کہا ہے کہ حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے ایک رسالہ مین فرمایا ہے جسکا نام المعانی الدقیقۃ فی
ادراک الحقیقۃ رکہا ہے بعض علما نے تجسد اعمال یا تجسد موت کو مشکل سمجہا تہا اونہون نے اوس رسالے مین
اوسکا جواب دیا ہے فرماتے ہین کہ جو تحقیق اسکو اور اسکے غیر کو شامل ہے یہ ہے کہ سارے معانی جو ہمارے
نزدیک معقول ہین وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک متصور بصورت اجسام ہین اور متشخص بصورت اشخاص ہین اگرچہ
ہم اونکو محسوس نہین پاتے کیونکہ ہم اونسے حجاب مین ہین فرمایا اور احادیث نبویہ اسکے لئے ناطق وشاہد ہین
اور یہ بھی ذکر کیا کہ خواب دیکہنا اسی باب سے ہے اسلئے کہ دیکہنے والا اپنی خواب مین دیکہتا ہے اجسام کو اونکی تاویل
اعراض کے ساتھ کیجاتی ہے پس وہ اجسام جو کہ خواب مین دکہائی دیتے ہین وہ ان اعراض کی صورت ہین جنسے عالم
ملکوت مین تعبیر کی گئی ہے پہر فرمایا مین اسجگہ حدیثون کو ایک ایک حدیث کرکے بیان کرتا ہون اس جزء مین تاکہ

نفع لیوے اوس سے جو اوسپر واقف ہو وباللہ التوفیق یہ حدیثین بیان کین تجسد اِبان سکینہ صلوٰۃ صیام ذنوب
خوبیا یا جو اوکا لعنت معروف منکر ایام وغیرہ مین فجزاہ اللہ عنا وعن المسلمین جزا سید صاحب مرحوم
فرماتے ہین جو شخص غور کریگا اون حدیثون کو اور جو اونکے معنی ہین ہین جنکو سیوطی نے اوس رسالے مین ذکر نہین
کیا ہے اور باقی کتب مین ذکر فرمایا ہے او سے لائق نہین ہے کہ تجسد اشکال کی تصدیق مین کبھی توقف کرے علامہ سیوطی
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سعید بن منصور نے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہم تھے ساتھ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نماز مین پس ایک شخص آیا یہانتک کہ صف مین داخل ہوگیا اوسنے کہا اللہ اکبر
کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کو پورا کر چکے تو فرمایا کہ البتہ مقرر مینے
دیکہا تیرے کلام کو کہ وہ چڑہتا ہے طرف آسمان کے یہانتک کہ دروازہ کہولا گیا سو وہ اوسمین داخل ہوگیا پس
یہ روایت مکاشفہ معصوم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے کہ اعراض سیاری مین متجسد ہوگئے انتہی درمنثور مین الیہ
یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ کی تفسیر مین کئی حدیثین ہین اسمین اور جامع کبیر وغیرہ
کتب سیوطی مین اور احادیث ہین جس شخص کو اونکی معرفت حاصل ہوگی وہ یقینا تجسد اعراض کا باخبار صادق
معلوم کریگا اونہین سے ایک یہ قول ہے آپ کا کہ نہین کہتا بندہ لا الہ الا اللہ مگر اوسکے لئے آسمان کے دروازے
کہولے جاتے ہین یہانتک کہ وہ پہونچتا ہے طرف عرش کے سبیل الرشاد مین تقریر تجسد اعراض مین میزان آخرت
کی بحث مین طول کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ موزون اعمال ہی کی صورتین ہین حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا ہے
کہ صحیح یہی ہے کہ اعمال ہی تولے جاوینگے ابو داؤد وابن حبان وترمذی نے ابو الدردا رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور
ترمذی نے صحیح کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین رکہی جاویگی میزان مین دن قیامت کے کوئی
چیز کہ زیادہ بوجہل ہو حسن خلق سے حدیث جابر رضی اللہ عنہ مین مرفوعًا آیا ہے کہ رکہی جاویگی میزان
دن قیامت کے پس حسنات وسیئات تولے جاوینگے پھر جسکے حسنات اوسکے سیئات پر ایک رائی کے برابر بہاری
ہوجاوینگے وہ جنت مین داخل ہوگا اور جسکے سیئات اوسکے حسنات پر برابر ایک رائی کے بڑہ جاوینگے وہ نار مین
داخل ہوگا عرض کیا گیا پس جسکے حسنات وسیئات برابر ہونگے فرمایا وہ لوگ اصحاب اعراف ہین اسکو خیثمہ نے اپنے
فوائد مین اور عبد اللہ بن مبارک نے زہد مین روایت کیا ہے اور مثل اسکے موقوفًا بھی مروی ہے ٭

فصل کیا میت کو کشف ہوتا ہے کہ وہ سوال کی وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا ہے

جناب سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ابیات میں فرماتے ہیں جو شخص کہتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متمثل کیے جاتے ہیں تو عیاض نے کہا ہے کہ یہ قول پسندیدہ نہیں ہے شرح الصدور میں یوں فرمایا کہ شیخ الاسلام حافظ ابوالفضل ابن حجر سے کسی نے پوچھا کیا میت کے لئے کشف کیا جاتا ہے یہانتک کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا ہے اونہوں نے جواب دیا کہ یہ بات کسی حدیث میں وارد نہیں ہوئی وانما ادعاہ بعض من لا یحتج بہ بغیر مستند سوی قولہ فی ھذا الرجل ولا حجۃ فیہ لان الاشارۃ الی الحاضر فی الذھن سید محمد بن اسمعیل مرحوم فرماتے ہیں میں نے نہیں پایا کسی کو کہ اوس نے یہ کہا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوال کے وقت قبر میں متمثل کئے جاتے ہیں۔

فصل میت سے سوال کس زبان میں ہوتا ہے

ابیات میں کہا ہے کہ منجملہ نادر کے جسکو آنکھیں دیکھتی ہیں یہ ہے کہ سوال قبر کا زبان سریانی میں ہے فتوی دیا ساتھ اسکے بلقینی ہمارے شیخ نے اور میں نے اسکو نہیں دیکھا اپنی آنکھ سے اونکے غیر کے لئے اور شرح الصدور میں فرمایا ہے کہ فتاوی شیخنا شیخ الاسلام علم الدین البلقینی میں واقع ہوا ہے کہ میت جواب دیتا ہے سوال کا قبر میں زبان سریانی میں اور میں اسکے لئے کسی سند پر واقف نہیں ہوا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس سے پوچھے گئے پس فرمایا ظاہر حدیث یہ ہے کہ وہ عربی میں ہے فرمایا اور باوجود اسکے یہ بھی احتمال ہے کہ خطاب ہر ایک کا اوسکی زبان میں ہو انتہی جناب ترفیق مد مجدہ فرماتے ہیں کہ یہ بہت ٹھیک ہے۔

فصل بیان میں سوال مومن منافق کافر و اطفال مشرکین کے

اس مسئلے میں علماء کا اختلاف ہے سیوطی رحمہ اللہ ابیات میں فرماتے ہیں کہ ابن عبد البر سے منقول ہے کہ کافر صریح سے سوال نہیں ہوتا سوال تو منافق ہی کے لئے ہے جو کہ کفار میں سے ہے جیسے کہ اسپر حدیث ارشاد کی دلالت کرتی ہے قرطبی و ابن قیم اسکے مخالف ہیں اور راجح میرے نزدیک اول قول ہے یعنی ابن عبد البر کا سید محمد بن اسمعیل مرحوم شرح میں فرماتے ہیں کہ ابن عبد البر نے کہا ہے کہ آثار اسپر دلالت کرتے ہیں کہ سوال نہیں

ہوتا مگر مومن یا منافق سے رہا کافر جاحد مبطل سو وہ اونمین سے نہین جنسے رب و دین و نبی کا سوال ہوتا ہے

حافظ ابن قیم مرحوم نے بعد نقل کلام ابن عبد البر کے فرمایا کہ قرآن شریف اور سنت مطہرہ اس قول کے خلاف

پر دلالت کرتے ہین اور سوال مومن کا فر دونون کے لئے ہے فرمایا اللہ تعالی نے یثبت اللہ الذین

آمنوا بالقول الثابت فی الحیاۃ الدنیا وفی الاخرۃ ویضل اللہ الظالمین ویفعل اللہ

ما یشاء صحیح مین ثابت ہے کہ یہ آیت عذاب قبر مین ہے جبکہ میت پوچھا جاتا ہے کون ہے رب تیرا کیا ہے دین

تیرا کون ہے نبی تیرا صحیحین مین انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

جبکہ رکھا جاتا ہے میت اپنی قبر مین اور چلے جاتے ہین اوسکے پاس سے اصحاب اوسکے تو بیشک وہ البتہ

سنتا ہے اونکے جوتون کی آواز کو اور حدیث کو ذکر کیا بخاری نے بزیادہ کیا اور منافق و کافر پس اوس سے

کہا جاتا ہے تو کیا کہتا تہا اس شخص مین وہ کہتا ہے مین نہین جانتا مین تو کہتا تہا جیسا لوگ کہتے تہے پس کہا

جاتا ہے نہ تو نے جانا اور نہ تو نے پڑہا اور مارا جاتا ہے لوہے کے ہتوڑے سے اور ایک چیخ مارتا ہے کہ اوسکے اردگرد

والے اوسکو سنتے ہین مگر جن وانس اور بخاری مین اسطرح ہے واما الکافر والمنافق واو کے ساتھ انتہی

سید صاحب مرحوم کہتے ہین کہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری مین بعد ذکر حدیث بخاری کے فرمایا قولہ واما المنافق

والکافر اس طریق مین اسی طرح ہے واو عطف کے ساتھ اور باب خفق نعل مین یون گزر چکا ہے واما المنافق

او الکافر شک کے ساتھ اور روایت ابو داؤد مین یون ہے کہ کافر جبکہ رکہا جاتا ہے اور اسی طرح ابن حبان نے

حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور یون ہی حدیث طویل براء رضی اللہ عنہ مین آیا ہے اور حدیث

ابوسعید رضی اللہ عنہ مین نزدیک امام احمد کے یون ہے اور اگر وہ کافر ہے یا منافق ساتھہ شک کے اور امام احمد کے

نزدیک حدیث اسماء رضی اللہ عنہا مین یون ہے پس اگر وہ کافر ہے یا فاجر اور صحیحین مین انکی حدیث سے یون ہے

واما المنافق والمرتاب اور حدیث جابر مین نزدیک عبد الرزاق کے اور حدیث ابوہریرہ مین نزدیک ترمذی کے

یہ ہے واما المنافق اور حدیث عائشہ مین نزدیک امام احمد کے اور حدیث ابوہریرہ مین نزدیک ابن ماجہ کے

یون ہے واما الرجل السوء اور طبرانی نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یون روایت کیا ہے اور اگر

وہ ہے اہل شک سے پس یہ روایتین لفظاً مختلف اور اسپر مجتمع ہین کہ کافر و منافق سے سوال ہوتا ہے سو

اسمین تعقب یعنی اعتراض ہے اوس شخص پر جو یہ زعم کرتا ہے کہ سوال نہین واقع ہوتا ہے مگر اوسکے لئے جو کہ ایمان کا
دعویٰ کرتا ہے خواہ حق سمجھکے یا باطل جانکر اور سند اوسکا یعنی دلیل اوسکی اس باب مین وہ ہے جسکو عبد الرزاق
نے طریق عبید بن عمیر سے جو کہ کبار تابعین سے ہین روایت کیا ہے کہا کہ مفتون دو ہی آدمی ہوتے ہین مومن و
منافق رہا کافر سو وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال نہین کیا جاتا ہے نہ وہ اونکو پہچانتا ہے حال آنکہ یہ
اثر موقوف ہے اور جو حدیثین کہ تصریح کرتی ہین اس بات پر کہ کافر سے سوال ہوتا ہے باوجود کثرت اونکے
طرق صحیح کے مرفوع ہین پس وہ لائق تر ہین ساتھہ قبول کے اور حکیم ترمذی نے جزم کیا ہے ساتھہ اسکے کہ
کافر سے سوال ہوتا ہے پھر حافظ ابن حجر نے کلام ابن قیم کا ذکر کیا جس سے اونہون نے ابن عبد البر کے کلام پر تعقب
کیا تھا اور رد اوسکو ثابت رکھا پس حافظ سیوطی رحمہ اللہ سے تعجب ہے کہ اونہون نے اپنی ابیات مین کلام ابن عبد البر
کو ترجیح دی حالانکہ دلیل کلام ابن عبد البر کے خلاف پر قائم ہے اور شرح الصدور کی یہ عبارت ہے کہ ابن عبد البر نے کہا سوال نہین ہوتا ہے
مگر واسطے مومن کے یا منافق کے جو کہ منسوب ہے طرف دین اسلام کے بظاہر شہادت کے ساتھہ بخلاف کافر کے کہ اوس سے
سوال نہین ہوتا ہے اور قرطبی و ابن قیم نے انکا خلاف کیا اور کہا کہ سوال کی حدیثون مین اسکی تصریح ہے
کہ کافر و منافق مسئول ہوتے ہین مین کہتا ہون کہ جو ان دونون نے کہا ممنوع ہے اسلئے کہ کافر و منافق
کے درمیان مین جمع نہین کیا گیا کسی حدیث مین حدیثون سے اور سوا اسکے نہین ہے کہ بعض حدیثون مین
ذکر منافق کا ہے اور بعض مین منافق کے بدل کافر ہے اور یہ اسپر محمول ہے کہ مراد کافر سے منافق ہے
بدلیل آپکے قول کے حدیث اسماء رضی اللہ عنہا مین واما المنافق والمرتاب اور کافر کا ذکر نہین کیا
اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے آخر مین نزدیک طبرانی کے قول حماد و ابو عمر ضریر سے وہ چیز ہے جو اسکی
تصریح کرتی ہے انتہے سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ تم حافظ ابن حجر کے کلام سے یہ بات جان ہی چکے
ہو کہ حدیثون کے لفظون مین کافر و منافق کے درمیان مین جمع وارد ہوا ہے جیسا کہ حافظ صاحب نے اونکو
نقل فرمایا ہے انتہے حاصل یہ ہے کہ سبب کچھہ کافر مکلف کے بارے مین ہے کسی بات پر کیون نہو سکے
اطفال مشرکین سو علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین فرمایا ہے کہ وقف سوال طفل مشرک سے کہتے
ہین کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے حکایت کیا گیا ہے یعنی حضرت امام صاحب نے اس مین توقف فرمایا ہے

نہ ہیکہا کہ سوال ہوتا ہے مزید فرمایا کہ نہین ہوتا اسکی تفصیل آیندہ آویگی انشاء اللہ تعالیٰ ؂

فصل بیان مین سوال اون لوگون کے جو دفن نہین کیے گئے یا اونکو سولی دیگئی یا اونکی بدن کی اجزا متفرق ہوگئے یا اونکو درندون نے کھالیا

علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین کہ جو شخص پھینک دیا گیا اور وہ جسکو سولی دیگئی ان دونون سے سوال ہوتا ہے اور زندہ اونکے دیکھنے سے حجاب مین ہے اسلئے کہ اگر ہم اون کو اوس مقام مین بیٹھا ہوا دیکھہ لین تو وہ اصل جو کہ عقد کی گئی ہے باطل ہوجاوے وہ اصل یہ ہے کہ جو اوس جگہ کے احکام غائب ہین اونکے ساتھہ خلق پر ایمان فرض ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے خلق پر فرض کیا ہے کہ امور برزخ پر ایمان بالغیب لاوین بے دیکھے اونکی تصدیق کرین پس اگر مردے کو اپنی قبر مین یا پھینکے ہوئے کو اپنی جگہہ مین یا سولی دئے ہوئے کو سولی پر بیٹھا ہوا آنکھون سے دیکھہ لین تو ایمان بالغیب جو کہ اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے فوت ہوجاوے اس لئے امور برزخ و آخرت کو خلق کی آنکھون سے مستور کردیا ہے پھر جب کبھی چاہتا ہے تو واسطے اظہار اپنی قدرت کے بعض خاص بندون کو کسی امر پر مطلع کردیتا ہے جیسا کہ بعض حکایات مین گزرا اور بعض کا ذکر آیندہ آویگا سید صاحب مرحوم فرماتے ہین سوال عام ہے ہر مرنے والے کے لئے کسی طرح کیون نہ مرے اوسکو پھینکدین یا ڈبودین یا آگ مین ڈالدین یا درندے اوسکو کھالین یا پرندے اوسے جھپٹ لین اسلئے کہ سوال کی دلیلین عام ہین انتہیٰ جناب سیوطی رحمہ اللہ نے شرح الصدور مین یون فرمایا ہے قاضی نے کہا کہ جو شخص دفن نہین کیا گیا اون لوگون مین سے جو کہ روی زمین پر باقی رہے اونکے لئے سوال و عذاب واقع ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسکے دیکھنے سے ابصار مکلفین کو باز رکھتا ہے جیسا کہ باز رکھا اونکو ملائکہ و شیاطین کے دیکھنے سے بعض نے کہا ہے کہ جسکو سولی دیجاتی ہے اوسکی طرف حیات پھیری جاتی ہے حالانکہ ہمکو اوسکا شعور نہین ہوتا ہے جیسے کہ ہم اوس شخص کو میت گمان کرتے ہین جسپر بیہوشی طاری ہوئی ہے اور اسی طرح اوسپر جو تنگ کردیجاتی ہے[1] واسطے دباؤ قبر کے جس شخص کے دل مین ایمان کامل گیا ہے وہ ان امور مین سے کسی چیز کو انکی نہین جانتا ہے اور اسی طرح وہ شخص ہے جسکے اجزا متفرق ہوگئے اللہ تعالیٰ بعض یا کل اجزا مین حیات کو پیدا فرمادیتا ہے اور اوسپر سوال متوجہ کیا جاتا ہے اسکو امام الحرمین نے

[1] یعنی ہوا بین یون وزمین ۱۲

کہا ہے بعض نے کہا یہ سوال قبر سے زیادہ تر بعید نہیں ہے جنکو اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کی پشت سے نکالا اور اونکو اونکی جانوں پر گواہ کیا الست بربکم قالوا بلی انتہی سید صاحب مرحوم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے جو کہ عذاب قبور اور احوال قبور کو مخفی فرمایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی وجہ حکمت کی طرف اس قول سے اشارہ فرمایا ہے کہ اگر یہ بات نہوتی کہ تم دفن نکرو تو میں تمکو سنا دیتا یا مثل اسکے فرمایا بہت سچے خواب متواتر منقول ہیں کہ اونمین کچھہ احوال موتی کا ذکر ہے اور ہم تھوڑے سے کتاب الروح سے ذکر کرتے ہیں پہر کچھہ خواب ذکر کئے ١ حضرت عباس رض نے حضرت عمر کو خواب میں دیکھا ٢ عبد اللہ بن عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے اپنے باپ کو خواب میں دیکھا کہ گویا وہ باغ میں ہیں اونہوں نے کچھہ چند ثمار دئے سو اونکی تعبیر اولاد کی کی ٣ مسلمۃ بن عبد الملک نے عمر بن عبد العزیز کو خواب میں دیکھا ٤ مالک بن دینار رضی اللہ عنہ نے سلمہ بن یسار کو خواب میں دیکھا ٥ شہر بن حوشب کی روایت ہے کہ عوف نے صعب بن جثامہ کو خواب میں دیکھا حافظ ابن قیم نے بعد ذکر اس خواب کے فرمایا کہ یہ فقہ عوف رحمہ اللہ سے ہے کہ اونہوں نے صعب کی وصیت کو بعد اونکی موت کے نافذ کیا اور صعب کے قول کی صحت کو یقین کیا بسبب قرائن کے جنکی اونہوں نے اونکو خبر دی تھی کہ دینار دس ہیں اور وہ ترکش میں رکھے ہیں پہر یہودی سے پوچھا اور اوسکے قول کو خواب سے مطابق کیا پس عوف نے دوسری صحت کے ساتھ جزم کیا یہودی کو دینار دیدئے یہ ایسی فقہ ہے کہ افقہ واعلم الناس ہی کو لائق ہے اور وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں شاید اکثر متاخرین اوسکا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عوف کو یہ کیونکر جائز ہوا کہ وہ دیناروں کو صعب کے ترکہ سے نقل کریں اور ایک خواب کے سبب سے یہودی کو دیدیں حال آنکہ وہ اونکے یتیموں اور وارثوں کے تہے ٦ نظیر اس قصہ کا قصہ قیس بن ثابت بن شماس کا ہے ابن عبد البر وغیرہ نے اوسکو ذکر کیا ہے پہر اوسکو بیان کیا اسمین یہ ذکر ہے کہ ثابت کی زرہ بعد اونکی شہادت کے کسی نے لیلی تہی اونہوں نے ایک اور شخص کے خواب میں آکے اوسکا پتا بتایا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اوس خواب کے موافق زرہ کو طلب فرمایا اسکے بعد حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ خالد و خلیفہ اول رضی اللہ عنہما اور اونکے ساتھ صحابہ نے اس وصیت کے جاری کرنے پر اور اس خواب کے ساتھ عمل کرنے پر اور زرہ جسکے پاس تہی اوس شخص سے چہیننے پر اتفاق کیا اور یہ محض فقہ ہے پہر اسکے نظائر اور قصہ یا ذکر کئے

جنکے علما رقائل ہوئے ہین قرائن کی طرف رجوع کرکے انتہی سید صاحب مرحوم فرماتے ہین حاصل یہ ہے کہ علم رؤیا
علم شریف ہے اور اوسکا صدق یقینی ہے بسبب کثرت وقوع خواب کے اوس قسم سے کہ اوسمین ہمکو
اور ہمارے غیر کو شک کا دخل نہین ہے **حکایت** سید صاحب مرحوم فرماتے ہین مجھسے میرے
شیخ زید بن محمد بن حسن بن امیر المومنین نے حکایت کی کہ اونکی ایک بہن تھین انکے تین لڑکے تھے انمین سے
ایک لڑکا مرگیا شیخ نے اوسکو خواب مین دیکھا اوس سے پوچھا کہ موت کے بعد کیا حال ہوا اوسنے خبر دی کہ اوسکے
لئے بخشش کی گئی پس شیخ نے کہا کس سبب سے اوسنے کہا کہ ایک سائل فقیر صدقہ مانگتا ہوا آیا تھا اور اوسنے
اونکے گھر کی طرف پتھر پھینکا تھا پس اوسنے ایک قمریہ کو توڑ ڈالا اوسکے دونون بھائی نکلے تاکہ فقیر کو مارین پس
وہ اوس سے دفع کرنیکے لئے نکلا یہانتک کہ اونکو اوس فقیر سے دفع کردیا پس یہ سبب ہوا اوسکے حسن حال کا
بعد موت کے شیخ فرماتے ہین کہ مین نکلا پس مینے دیکھا کہ مکان مین بہن کے مکانون سے وہ قمریہ ٹوٹی ہوئی پڑی
تھی اونسے پوچھا کہ اوسکو کسنے توڑا اونہون نے وہی بیان کیا جو اونکے بیٹے نے بعد موت کے بیان کیا تھا انتہی
جاننا چاہیئے کہ جبکہ اللہ سبحانہ نے قبرستان والون کے امور کو مشاہدے سے مخفی کردیا کہ اونمین سے جسپر عذاب
ہوتا ہے اور جو عیش و آرام مین ہے ہم اونکو نہین دیکھتے تو اوسنے اپنے بعض بندون کو اونکے احوال کی اطلاع
خواب مین عنایت فرمائی اور اونکو ایسے امور کا مشاہدہ عطا کیا کہ وہ امور خلق کے نزدیک سچے ہین اس طور سے
کہ اللہ تعالی کبھی کسی مرد یا عورت کو اس بات کے ساتھہ خاص فرماتا ہے اور وہ عورت اس امر کے ساتھہ
مشہور و معروف ہوجاتی ہے کہ مردے اوسکے خواب مین آتے ہین اور وہ اونکی طرف سے ایسی خبرین لاتے ہین
جنکی تصدیق اونکی قرابت والے کرلیتے ہین یا جو لوگ اونکے پاس اوٹھتے بیٹھتے تھے وہ اون خبرون کو سچ
بتالیتے ہین اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جو شخص مردون کے اخبار لانے کے ساتھہ معروف ہوتا ہے تو میت کے بعض
عزیز قریب جوکہ زندہ ہین اوس شخص کی اپنی جنس میت کے پاس بھیجنا چاہتے ہین بھیجتے ہین اور میت جو کچھ
وصیت کرتا ہے وہ شخص اوسکی طرف سے اوسکے عزیز قریب کو پہونچا دیتا ہے اور اوسکا جواب لا دیتا ہے
نیک لوگون مین سے ایک گروہ نے بعد ایک گروہ کے اسکے وقوع کی ہمکو خبر دی یہانتک کہ کثرت وقوع سے
اس امر کا یقین ہوگیا اور جو مرد عورت کہ مردون کے پاس آتا جاتا ہے اوسکو مُستَقِل و مُستَقِلہ کہتے ہین

بحث مستقل و مستقلہ

گویا اونھون نے اس نام کو سفل سے اشتقاق کیا یعنی وہ شخص جو کہ نیچے زمین مین جاتا ہے جسمین مردے دفن کیے جاتے ہین

فصل اس بیان مین کہ روح میت کی اوسکے بدن کی طرف قبل دفن کے پھیری جاتی ہے یا بعد دفن کے

علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین جبکہ لوگ دفن کے بعد پھرتے ہین تو میت کی روح اوسکے بدن کی طرف پھیری جاتی ہے اسپر سید صاحب مرحوم نے شرح مین فرمایا کہ کلام ناظم تو یہ ہے کہ رد روح بعد دفن کے ہے اور حدیثون کے لفظون سے ظاہر یہ ہے کہ روح قبل دفن کے پھیری جاتی ہے پھر شرح الصدور مین وہ باب نقل کیا جسمین یہ بیان ہے کہ میت اپنے نہلانے والے تجہیز تکفین کرنے والے کو پہچانتا ہے اور جو کچھ کہ لوگ بھلا برا اوسکو کہتے ہین وہ اوسے سنتا ہے اسکے بعد تین حدیثین ذکر کین ابن ابی الدنیا نے قبور مین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی میت کہ اپنی کھاٹ پر رکھا جاوے پھر اوسکو تین قدم لیکر چلین مگر وہ ایک کلام کرتا ہے سنتا ہے اللہ اوسکو جسے چاہے مگر ثقلین جن و انس الحدیث ۔ بخاری و مسلم نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ جنازہ رکھا گیا اور لوگون نے اوسکو اپنی گردنون پر اوٹھا لیا پس اگر وہ صالح ہے تو کہتا ہے مجھے آگے لیچلو الحدیث ۔ امام احمد و ابن ابی الدنیا نے اور طبرانی نے اوسط مین اور ابی مروزی و ابن مندہ نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک میت پہچانتا ہے اوس شخص کو جو کہ اوسے نہلاتا ہے اور اوٹھاتا ہے اور کفناتا ہے اور اوسکو جو اوسے اوسکے گڑھے مین اوتارتا ہے یہ سب حدیثین پہلے گذر چکی ہین اس لئے بقدر حاجت لکھی گئین پھر سید صاحب مرحوم نے فرمایا کہ ظاہر ان حدیثون کا یہ ہے کہ پھر آنا روح کا طرف میت کے اس حال مین ہے قبل دفن کے مگر ابن ابی الدنیا نے بکر بن عبد اللہ مزنی سے روایت کیا ہے کہ اونھون نے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر حال یہ ہے کہ اوسکی روح ملک الموت کے ہاتھ مین ہوتی ہے پس لوگ اوسے نہلاتے ہے کفناتے ہین اور وہ دیکھتا ہے جو اوسکے گھر والے کرتے ہین اور بیہقی نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

کہا بیشک روح فرشتے کے ہاتھ مین ہوتی ہے اور جسم لوٹا پوٹا جاتا ہے پس جبکہ اوسکو اوٹھا لیا تو اوسکے ساتھ ہو لیتا ہے پھر جب وہ قبر مین رکھا جاتا ہے تو وہ فرشتہ اوس روح کو اوسمین پھیلا دیتا ہے مگر مزنی تابعی ہین اور دوسری حدیث موقوف ہے پس اگر یہ آثار بدرجہ صحت پہونچین تو جن حدیثون مین یہ آیا ہے کہ میت اپنے غاسل وغیرہ کو پہچانتا ہے اور اپنے جنازے پر کلام کرتا ہے یہ آثار اون حدیثون کو فقط روح کے ساتھ مقید کر دینگے اور قول ناظم کا کہ رد روح کا بعد دفن کے ہوتا ہے یہ بھی تمام ہو جاویگا +

فصل اس بات مین کہ میت وقت سوال کے پورا زندہ ہو جاتا ہے یا نہین

حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین کہ میت پورا زندہ ہو جاتا ہے نزدیک جمہور کے اسلیے کہ ظاہر ماثور یعنی منقول یہی ہے نہ جز او سکا سید صاحب مرحوم شرح مین فرماتے ہین کہ حدیثین اس بات کے ساتھ وارد ہوئی ہین کہ میت کی طرف اوسکی روح عود کرتی ہے اور وہ اپنی قبر مین بیٹھتا ہے اور وہ خطاب کیا جاتا ہے اور یہ ظاہر ہے اس بات مین کہ وہ حیات پوری حیات ہے بجمیع اجزائہ شرح الصدور مین فتاوی حافظ ابن حجر رحمہ اللہ سے یون نقل فرمایا ہے کہ اونسے کسی نے پوچھا کیا میت وقت سوال کے بیٹھتا ہے یا اوس سے سوال کیا جاتا ہے اور وہ سوتا ہوتا ہے پس جواب دیا کہ بیٹھتا ہے اور کسی نے اونسے پوچھا آیا روح اوسوقت جسم سے متلبس ہوتی ہے جیسے کہ تہی اس پر جواب دیا کہ ہان لیکن ظاہر خبر یہ ہے کہ روح میت کی اوپر کے آدہے بدن مین حلول کرتی ہے انتہے سید صاحب مرحوم کہتے ہین کہ مین اوس خبر کو نہین پہچانتا ہون جسکی طرف حافظ صاحب مرحوم نے اشارہ فرمایا ہے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین حدیثین تصریح کرتی ہین کہ سوال کے وقت اعادہ روح کا بدن کی طرف ہوتا ہے لیکن اس اعادہ سے حیات معہود حاصل نہین ہوتی ہے کہ جس سے روح بدن کی اور بدن کی تدبیر کے ساتھ قائم ہوتی ہے اور اوسکے ہوتے ہوئے طعام وغیرہ کی طرف محتاج ہوتی ہے اوس سے تو بدن کے لئے ایک اور ہی حیات حاصل ہوتی ہے کہ جس سے سوال کے ساتھ امتحان حاصل ہوتا ہے اور جیسے یہ ہے کہ حیات سوتے کی اور وہ زندہ ہے غیر ہے حیات جاگتے کی کیونکہ خواب برادر مرگ ہے اور سوتے سے اطلاق حیات کی نفی نہین کرتی ہے ویسی ہی حیات میت کی وقت اعادہ کے حیات حی کی غیر ہے اور وہ ایسی حیات ہے کہ میت سے اطلاق موت کی نفی

نہین کرتی ہے بلکہ ایک امر متوسط ہے درمیان موت وحیات کے جیسے نیند اون دونون کے درمیان مین متوسط ہے اور حدیث
مین اسپر دلالت نہین ہے کہ روح مستقر رہتی ہے وہ تو صرف اسپر دلالت کرتی ہے کہ روح کو بدن کے ساتھہ ایک
تعلق رہتا ہے اور وہ ہمیشہ جسم سے متعلق رہا کرتی ہے گو جسم بوسیدہ و پارہ پارہ و متقسم و متفرق کیون نہو جاوے
انتہی ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہین حدیثین اسپر متواتر ہین کہ سوال کے وقت روح کا عود بدن کی طرف ہوتا ہے
اور سوال بدن کا بدون روح کے ایک گروہ کا قول ہے اونہین مین ابن الزاغونی ہین اور ابن جریر سے بھی حکایت کیا گیا ہے
جمہور نے اسکا انکار کیا ہے اور دوسرون نے انکا مقابلہ کیا پس کہا ہے کہ سوال روح کے لئے ہے بدون بدن
کے یہ قول ابن حزم اور اور لوگون کا ہے اونہین سے ابن عقیل و ابن جوزی ہین اور یہ قول غلط ہے ورنہ قبر
کے لیے اسکے ساتھہ کوئی خصوصیت نہین ہوتی انتہی سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ حدیثین جیسا کہ ابن
تیمیہ نے کہا اسپر دلالت کرتی ہین کہ روح بدن کی طرف عود کی جاتی ہے پھر سوال کیا جاتا ہے پس سوال
روح کے لئے ہے بدن مین

فصل اس بیان مین کہ جس شخص کی اجزا متفرق ہوگئی ہین اعادہ روح کا اوسکے کل اجزا مین ہوتا ہے یا بعض مین

علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین کہ جس شخص کے سارے اجزا یا بعض متفرق ہوگئے ہین
اللہ تعالی اوس شخص مین حیات کو پیدا فرماتا ہے پھر بلا شک سوال متوجہ کیا جاتا ہے امام الحرمین نے اسپر
تصریح کی ہے اور جزولی نے اپنی شرح مین اصحاب کے قول سے اس باب مین اختلاف نقل کیا ہے پس
بعض کہتے ہین کہ ہر جزو جمع کیا جاتا ہے کسی نے کہا وہ جزو زندہ ہوتا ہے جو کہ سنتا ہے کسی نے کہا جزو
قلب مین کسی نے کہا جزو دماغ مین روح کا حلول ہوتا ہے کسی نے کہا بلکہ وہ ایک علیحدہ جزو ہے کہ میت کے
لئے اوسوقت روح اوسمین حلول کرتی ہے پس یہ مذاہب معدود ہین جبکہ یہ اقوال معلوم ہوچکے تو اب سمجھنا چاہیے
کہ میت کی روح قبر مین عود کرتی ہے اسلئے کہ اسپر دلیل قائم ہے کیونکہ وہ بعد عود روح کے قبر مین اوٹھکر بیٹھتا ہے
چنانچہ احادیث و اخبار نبویہ مین بتواتر اسکی تصریح وارد ہوئی ہے صحابہ کرام ان حدیثون کے راوی ہین اور
جمیع صحابہ کی حدیثین جنکا ذکر پہلے ہوچکا ہے وہ سب اسپر متفق ہین کہ مردہ قبر مین زندہ ہوتا ہے اور بیٹھتا ہے

یہانتک کہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ مین یہ آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ میت اپنی قبر مین داخل ہوتا ہے تو اوسکے لیے سورج ایسا کردیا جاتا ہے جیسا کہ وقت غروب کے ہوتا ہے پہر وہ بیٹھ جاتا ہے اپنی آنکہون کو ملتا ہے کہتا ہے مجھے چھوڑ دو کہ مین نماز پڑہ لون اس حدیث کو ابن ماجہ وابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے بعض حدیثون مین یہ مذکور ہے کہ مومن جنت کے گھر کو غیر مومن دوزخ کے گھر کو دیکہتا ہے مومن کہتا ہے مجھے چھوڑ دو تاکہ مین اپنے گھر والونکی طرف جاؤن اونکو خوشخبری سناؤن پس بیشکس یہ حال اوسی شخص کا ہوتا ہے کہ جسکی طرف روح حقیقی اور روح اصلی پہر آئی ہو جیسے کہ پہلے تہی نہ یہ کہ بعض یا ساری روح کا اعادہ ہوا اور بعض بدن مین حلول کیا ہو اور یہ بہی معلوم ہو چکا کہ عذاب قبر کا متواتر ہے اور کافر و منافق مطراق یا گرز سے جیسے حدیث مین ہے مارا جاتا ہے اور یہ عذاب اوسی بدن کو ہوتا ہے کہ جسمین روح ہو مگر پہلے گزر چکا ہے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ حلول روح کا نصف اعلی مین ہوتا ہے حالانکہ ادلہ اسپر دال ہین کہ میت کے سارے بدن مین ہوتا ہے جیسا کہ جمہور کہتے ہین حدیث براء بن عازب رضی اللہ عنہ جو کہ ساری حدیثون سے احوال موتی مین زیادہ تر جامع ہے اوسمین تصریح ہے کہ منکر نکیر میت کو بٹہاتے ہین اوسسے سوال کرتے ہین یہ ظاہر ہے اس بات مین کہ میت زندہ ہو جاتا ہے جیسا کہ تہا ہان اتنی بات ہے کہ اولہ جسقدر ہین وہ اوس شخص کے حق مین ہین جو کہ اپنے حال پر باقی ہے اور اختلاف اوس شخص مین ہے جسکے اعضا متفرق ہوگئے ہین مگر یہ بات مخفی نہین ہے کہ احوال موتی سے خبر دینا ایک ایسا امر ہے کہ سوا نقل کے اوسکی معرفت کا اور کوئی طریقہ نہین ہے کیونکہ عقل کو اوسمین کسی طرحکا مجال نہین ہے پس جو شخص یہ کہتا ہے کہ میت متفرق الاجزاء کے دل یا دماغ یا اور کسی عضو مین حیات ہوتی ہے اوسکے پاس کوئی ایسی دلیل نہین ہے کہ وہ اس تقسیم کے لایق ہو تو اولی یہ بات ٹہہری کہ میت متفرق الاجزاء کو بہی عموم احادیث حیات میت مین داخل کرین کیونکہ تخصیص موجود نہین ہے یا یہ کہ توقف کرین اور اسکا علم اللہ عز وجل کو سونپین **فائدہ** امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے متفرق الاجزاء مردون مین سے بعض کو مستثنی کیا اور فرمایا کہ جس مردے کو درندے پرندے کہا جاتے ہین اوس سے جب سوال ہوتا ہے کہ وہ اونکے پیٹون مین قرار پکڑے اور یہ بات مجازاً نہین ہے یعنی حقیقۃ ہے اسی طرح بگاڑ نے

اسپر تصریح کی ہے سید صاحب مرحوم شرح مین فرماتے ہین کہ بزازی علماء حنفیہ سے ہین اونہون نے اپنے فتاوی مین کہا ہے کہ سوال اوسمین ہوتا ہے جسمین میت قرار پکڑتا ہے یہانتک کہ اگر اوسکو درندے نے کھا لیا ہے تو سوال اوسکے پیٹ مین ہوگا پھر سید صاحب مرحوم نے کئی وجہ سے اس قول کا رد کیا ہے ؁

فصل بیان مین اوس شخص کی جو کہ تابوت مین رکہا گیا ہے

بزازی رحمہ اللہ نے اپنے فتاوی مین کہا ہے کہ جو شخص تابوت مین دنون تک رکہا جاتا ہے تاکہ اوسکو کسی جگہہ اوٹھا لیجاوین تو اوس سے سوال نہین کیا جاتا ہے جب تک کہ وہ دفن نہین کیا جاتا علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات و شرح الصدور دونون مین اس قول کو نقل فرمایا ہے سید صاحب مرحوم فرماتے ہین گویا دلیل اس قول کی ظواہر احادیث ہین حدیثون مین یون آیا ہے کہ جب کہ میت دفن کیا جاتا ہے تو اوسکے پاس دو فرشتے آتے ہین کیونکہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعلیق حکم یعنے سوال کے دفن پر فرمائی ہے

فصل سوال غریق کے بیان مین

نیکساری رحمہ اللہ نے تصریح کی ہے کہ جو شخص دریا مین ڈوب جاتا ہے اوس سے جب سوال ہوتا ہے کہ وہ غائب ہوجاتا ہے سیوطی رضی اللہ عنہ نے اس قول کو ابیات مین نقل کیا ہے سید صاحب مرحوم نے کیا خوب بات فرمائی ہے کہ ان چیزون مین توقف کرنا اور انکی تفاصیل کو عالم الغیب والشہادہ کی طرف رجوع کرنا بہت عمدہ بات ہے ؁

فصل قرآن شریف سوال کی وقت تلقین حجت کرتا ہے

جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین شقیق بلخی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جو شخص قرآن شریف کو اپنی آنکہہ سے دیکہکر مصحف مین پڑہتا ہے اوسکو قرات قرآن تلقین حجت کرتی ہے سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ مینے روایت شقیق کو بلفظہا نہین پایا انتہٰی یہ بات جو شقیق نے فرمائی اسمین کئی آثار آئے ہین اور بعض آثار کی تخریج بزار نے کی ہے کاتب حروف عفا اللہ عنہ کہتا ہے کہ سید صاحب نے شرح الصدور کو ملاحظہ نہین فرمایا اوسمین سیوطی رضی اللہ عنہ نے روایت شقیق کو روض الریاحین امام یافعی رضی اللہ عنہ سے بلفظہا نقل فرمایا ہے کہ شقیق بلخی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونہون نے فرمایا کہ ہمنے پانچ چیزون کو طلب کیا پس اونکو پانچ چیزون مین پایا ہمنے برکت قوت کو طلب کیا تو اوسے ضحی کی نماز مین پایا اور ہمنے قبور کی روشنی کو طلب کیا تہا تو اوسکو رات کی نماز مین پایا جواب منکر و نکیر کو

طلب کیا تو اوسے قرارت قرآن مین پایا پل صراط کے عبور کو طلب کیا تو اوسکو روزے اور صدقے مین پایا سایہ عرش کو طلب کیا تو اوسکو خلوت مین پایا یہ حکایت محاسن المحسنین مین بہی لکھی گئی ہے ؛

فصل اس امر کے بیان مین کہ اللہ تعالی کی نسبت کے سوال و جواب مین کیا حکمت لکھی ہے

اول یہ سمجھنا چاہیئے کہ حکمت کیا چیز ہے اور اوسکے کیا معنی ہین سید محمد بن ابراہیم وزیر رحمہ اللہ تعالی کتاب ایثار الحق علی الخلق مین فرماتے ہین کہ حکمت کے معنی اسجگہ یہ ہین کہ افضل اعمال کو جاننا اور اس جاننے کے موافق عمل کرنا مثلاً یہ بات جاننا کہ صدق اولی ہے کذب سے اور عدل اولی ہے جور سے پہر اس جاننے کے مطابق عمل کرنا یعنی سچ بولنا جہوٹ چہوڑنا عدل اختیار کرنا ظلم سے بچنا اس بات مین کسی کا خلاف نہین ہے کہ یہ بات جو مذکور ہوئی اون لوگون کے حق مین حکمت ہے جو کہ خلق مین سے علما و حکما ہین اشعریہ نے اس حکمت کے ثابت کرنے مین اللہ تعالی کے لئے خلاف کیا ہے یہ لوگ اللہ تعالی کے اقوال و افعال مین حکمت کی نفی کرتے ہین انکے اور اونکے درمیان مین جو کہ حکمت کو ثابت کرتے ہین طول طویل لڑائی جہگڑا واقع ہوا ہے صحبت اونہین کے ساتہ ہے جو کہ حکمت کو ثابت کرتے ہین حنابلہ اشعریہ کے مخالف ہین یہ حکمت کا اثبات کرتے ہین حافظ ابن قیم مرحوم حنبلی نے حادی الارواح مین فرمایا ہے کہ احکم الحاکمین اعلم العالمین پر یہ بات محال ہے کہ اوسکے افعال حکمت و مصالح یا غایات حمیدہ سے معطل و بیکار ہون قرآن و سنت و معقول و نظر و آیات اسکے بطلان کی شہادت دیتے ہین اور جواب شافی مین یہ فرمایا ہے کہ جسنے حقیقت حکمت اللہ تعالی کی نفی کی جو کہ غایات محمودہ اوسکے فعل سے مقصود ہین اوسنے اللہ سبحانہ کی قدر نہ کی جیسا کہ حق تہا اوسکی قدر کرنیکا حافظ صاحب مرحوم سے پہلے اس قول کو انکے شیخ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا ہے اور اثبات حکمت مین اور اوسکے رد مین جسنے حکمت کی نفی کی ہے مبالغہ فرمایا ہے یہ مسئلہ ایثار الحق وغیرہ مین بسط سے مرقوم ہے سید محمد بن اسمعیل مرحوم نے کتاب ایقاظ الفکرة بمراجعة الفطرة مین اسکا بسط کیا ہے اور اثبات و نفی والون کے ادلہ کو ذکر فرمایا ہے جناب توفیق مدظلہ شرح ابیات مین فرماتے ہین کہ درمیان اشعریہ و حنابلہ کے مسائل اعتقادیہ مین قریب بارہ مسئلون کے اختلاف ہے منجملہ اونکے ایک یہ مسئلہ اثبات حکمت کا ہے اور صواب اس مقام مین ہمراہ حنابلہ کے ہے نہ اشعریہ کے جبکہ انسان حکیم کا فعل حکمت سے خالی نہین ہوتا ہے تو پہر حکیم علی الاطلاق کا فعل کیونکر خالی ہونے لگا جلت حکمتہ و عمت نعمتہ و دامت دولتہ و عزت

علامت - جبکہ حکمت کے معنی معلوم ہو چکے تو اب سمجھنا چاہئے کہ اللہ پاک نے میت کے سوال و جواب مین کیا حکمت رکھی ہے کیونکہ اوسکا کوئی فعل حکمت و مصلحت سے خالی نہین ہوتا ہے پس جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین حلیمی شافعی رحمہ اللہ سے یہ حکمت نقل کی ہے کہ قبر بعد موت کے انسان کے لئے و لائق ہے واسطے دوسرے قرارگاہ کے قبر مین میت کے ایمان کی بحث ہوتی ہے اسلئے کہ اگر وہ ابرار مین معدود ہے تو اوسکی روح کو جنت کی طرف عروج ہو اور اگر وہ فجار سے ہے تو اوسکی روح نیچی سے نیچی زمین مین ڈالدی جاوے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اللہ پاک نے اپنی حکمت بالغہ سے انسان کے لئے تین گہر مقرر فرمائے ہین ایک دار دنیا دوسرا برزخ تیسرا دار القرار دنیا تو یہی ہے جسمین رہتے بستے ہین برزخ کہتے ہین پردے کو جو کہ درمیان دو شئی کے حائل ہو مراد اوس سے وہ زمانہ ہے جو کہ مرنے سے لیکر قیامت تک ہے یعنی عالم قبر اور حقیقت مین نفوس کے لئے چار گہر ہین ہر گہر دوسرے سے زیادہ تر بڑا ہے اول ماں کا پیٹ ہے اسمین تنگی اور روک اور تین تاریکیاں ہین تاریکی رحم کی ظلمت مشیمہ کے اندہیرے پیٹ کی ابن عباس و عکرمہ و سعید بن جبیر نے ظلمات ثلث کی یہی تفسیر کی ہے دوسرا یہ گہر جسمین نشو و نما پایا اوس سے مالوف ہوا اوسمین خیر و شر اسباب سعادت و شقاوت کو کمایا محبوب مکروہ سے ملا تیسرا گہر برزخ ہے یہ دنیا سے زیادہ تر وسیع اور بہت بڑا ہے بلکہ دنیا و برزخ مین وہ نسبت ہے جو کہ درمیان دنیا اور ماں کے پیٹ کے ہے چوتھا دار القرار ہے اور یہ جنت ہے یا نار اسکے بعد پہر اور کوئی گہر نہین ہے اللہ سبحانہ و تعالی اپنی قدرت و حکمت سے نفوس انسانیہ کو ان تین گہرون مین یکے بعد دیگرے نقل کرتا رہتا ہے یہانتک کہ اوس گہر کی طرف پہونچین گے کہ اوسکے سوا اور کی لیاقت نہین رکہتے ہین اوسی مین انکا ٹہکانا ہے اوس سے پہلے اور گہرونمین مسافر تہے ہر وقت اپنے گہرون سے منزلین قطع کرتے رہے طرف اپنی قرارگاہ کے اور نفوس کے لئے اللہ تعالی کی حکمت سے ہر گہر مین ایک شان و حکم ہے کہ وہ غیر ہے دوسرے گہر کی شان کی فتبارک اللہ احسن الخالقین جبکہ یہ سمجھ لیا تو معلوم ہوا کہ حلیمی نے جو حکمت کہ سوال و جواب مین ذکر کی وہ یہی ہے کہ روح ناپاک کی روح پاک سے تمیز ہو جاوے اور پاک کا عروج جنتون کی طرف ہو اور ناپاک ساتوین زمین کے نیچے رکہی جاوے مسئلہ مستقر ارواح کی تفصیل باب علحدہ مین آویگی انشاء اللہ تعالی بعد اسکے علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے سوال قبر کی ایک مثال بیان کی پس فرمایا کہ سوال قبر کا نظیر ہے وقفہ کا جو کہ حشر مین ہوگا اس حال مین کہ مکلف کی اعمال

پل صراط مین اوسپر پیش کیے جاوینگے یعنی مکلف کو پل صراط پر کہڑا کرینگے اور اوسکے اعمال اوسپر پیش کرینگے جسکے
اچھے عمل ہونگے وہ نجات پاویگا جسکے برے ہونگے وہ ٹکڑے ہو کر جہنم مین گر یگا پس جو حکمت کہ ہر مکلف کے
کہڑا کیئے مین ہے پل صراط پر یعنی تمیز خبیث کی طیب سے وہی حکمت سوال قبر مین ہے **ف** ابن خلکان نے
کہا ہے کہ حلیمی بفتح حا؛ مہملہ نسبت ہے طرف حلیم کے جو کہ انکے دادا تھے ابو عبد اللہ حسین بن حسین بن محمد بن حلیم
فقیہ شافعی معروف بہ حلیمی جرجانی ہین انہون نے طلب علم کی یہانتک کہ امام معظم ہو گئے ماوراء النہر مین
لوگون کے مرجع ٹہیرے انکے لئے مذہب مین وجوہ حسنہ ہین **ف** ابرار جمع بر ہے بر کہتے ہین کثیر الخیر کو جیسا
کہ قاموس مین ہے فجار جمع فاجر کی ہے فاجر ضد ہے بر کی فرمایا اللہ تعالی نے ان الابرار لفی نعیم وان الفجار
لفی جحیم **ف** پل صراط جہنم کی پشت پر رکہا جاویگا بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز اعلی اوسکا طرف
جنت کے ہوگا نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح مسلم مین فرماتے ہین کہ سلف نے اوسکے اثبات پر اجماع کیا ہے وہ ایک
پل ہے جہنم کی پشت پر سارے لوگ اوسپر سے گزر کرینگے پس مومن موافق اپنے اعمال کے نجات پاوینگے
اور دوسرے لوگ گر پڑینگے عافانا اللہ الکریم انتہی اسیب صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ سیوطی رضی اللہ عنہ کے
کلام مین اسپر تنبیہ ہے کہ پل صراط پر سے موحدین ہی گزرینگے مومن ہون یا منافق جیسے کہ قبر مین سوال بہی
انہین سے ہوتا ہے اور یہ اسلیئے ہے کہ اونہون نے حکمت سوال قبر اور عبور پل صراط کی ایک چیز مقرر کی وہ یہ ہے
کہ پاک ناپاک سے متمیز ہو جاوے اور یہی احادیث صحیحہ کا مقتضی بہی ہے کیونکہ صحیحین مین ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً آیا ہے اور جلال سیوطی رحمہ اللہ نے کتاب بدور سافرہ مین اوسکو ذکر کیا ہے کہ اللہ دن
قیامت کے لوگون کو جمع کریگا پہر فرماویگا کہ جو شخص کسی چیز کو پوجتا تہا تو چاہیئے کہ وہ اوسکے تابع ہو پس جو
شخص سورج کو پوجتا تہا وہ سورج کا اور جو چاند کو پوجتا تہا وہ چاند کا اور جو بتونکو پوجتا تہا وہ بتونکا تابع ہوگا اور یہ امت باقی رہجاویگی
اور اسمین اسکے منافق ہونگے پس آویگا اللہ اونکے پاس غیر اوس صورت مین کہ وہ پہچانتے ہین پس کہیگا مین
تمہارا رب ہون وہ کہینگے ہم اللہ کے ساتہہ تجہسے پناہ مانگتے ہین یہ ہماری جگہہ ہے یہانتک کہ آلے ہمارے
پاس رب ہمارا پس جبکہ ہمارے پاس ہمارا رب آویگا تو ہم اوسے پہچان لینگے پہر آویگا اونکے پاس اوس صورت
مین جسکو وہ پہچانتے ہین کہیگا مین تمہارا رب ہون وہ کہین گے تو ہمارا رب ہے پس اوسکے تابع ہو جاوینگے

اور بچھایا جاویگا جہنم کا پل فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس مین ہونگا اول اون لوگون کا جو کہ گزرینگے
اور دعا رسولون کی قیامت کے دن اللہم سلم سلم ہوگی یعنی الٰہی سلامت رکھ سلامت رکھ اور پل صراط مین
آنکڑے ہونگے مثل کانٹون سعدان کے سوا اسکے کہ اوسکی بڑائی کے انداز کو نہین جانتا ہے مگر اللہ تعالی
پس وہ آنکڑے جھپٹ لینگے لوگون کو بسبب اون کے اعمال کے اونمین سے بعض تو اپنے عمل کے ساتھ
موثوق ہونگے اور بعض مجردل یعنی ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوینگے پھر نجات پاوینگے الحدیث اسکے سوا اور بھی حدیثین
اس باب مین وارد ہوئی ہین حدیثون سے یہ ثابت ہے کہ پل صراط بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز ہوگا حافظ
ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری مین فرمایا ہے کہ سعید بن ہلال سے مروی ہے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ صراط
بال سے زیادہ باریک ہے بعض لوگون کے لئے اور بعض کے واسطے مثل وادی فراخ کے ہوگی اسکو ابن مبارک
وابن ابی الدنیا نے اخراج کیا ہے مگر یہ مرسل یا معضل ہے صحیح نہین ہے ابو نعیم نے سہل بن عبد اللہ تستری
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ جس شخص پر صراط دنیا مین باریک ہوئی اوسپر آخرت مین چوڑی ہوگی اور
جسپر دنیا مین چوڑی ہوئی اوسپر آخرت مین باریک ہوگی اسکو سیوطی رحمہ اللہ نے بدور سافرہ مین ذکر کیا ہے
مراد یہ ہے کہ جس شخص کو اتباع کی توفیق دی گئی اور وہ سالک مسالک ہدی وسنت ہوا اوسکے لئے صراط
وسیع ہو جاویگی اور جسنے غیر مرضی الٰہی مین وسعت کی اوسپر صراط آخرت مین باریک ہوگی **فائدہ** علامہ سیوطی
رضی اللہ عنہ نے ایک حکمت سوال وجواب کی حلیمی سے نقل کی دوسری اور لوگون سے نقل کی کہ
ایک اونمین سے حکیم ترمذی رحمہ اللہ ہین وہ یہ ہے کہ اس امت سے پہلے جو امتین تہین اونکے پاس رسول
آتے اگر اونہون نے رسول کا کہا مانا فبہا اور اگر انکار کیا تو رسول اونسے علیحدہ ہو جاتے اور اونپر جلد عذاب
آجاتا جبکہ اللہ تعالی نے سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجکے
رحمۃ للعالمین کیا تو لوگون سے عذاب کو روکا جسنے اظہار اسلام کیا اوس سے اسلام کو قبول کیا خواہ اوسنے
کفر کو پوشیدہ کیا یا نہین پھر جبکہ وہ مرے تو اللہ تعالی نے اونکے واسطے قبر مین امتحان لینے والا مقرر کیا تاکہ
سوال کرکے اونکے دل کا بھید نکالے تاکہ اللہ سبحانہ خبیث کو طیب سے تمیز کرے اور ثابت رکھے اللہ اون لوگون
کو جو ایمان لائے ساتھ قول ثابت کے اور گمراہ کرے اللہ ظالمون کو یہ تقریر پہلے بھی گزر چکی ہے سید صاحب مرحوم

فرماتے ہیں کہ یہ قول جب پورا ہو کہ پہلے دو امر ثابت ہو جائیں اول یہ امر کہ آپ سے پہلے کوئی نبی انبیاء علیہم السلام سے قتال کے ساتھ مبعوث نہیں ہوا دوسرا یہ کہ سوال قبر کا خاصہ امت محمدیہ کا ٹھہرے اسکی بحث پہلے گزر چکی ہے امر اول کے ثبوت میں کلام ہے اسلئے کہ اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو قتال جبارین کا حکم دیا تھا جیسا کہ قرآن پاک میں فرمایا ہے ادخلوا الارض المقدسة التی کتب الله لکم الی قوله اذهب انت وربك فقاتلا انا ههنا قاعدون یہ آیت صریح ہے اس بات میں کہ اللہ تعالی نے اونکے قتال کا امر فرمایا اور یہ بات معلوم ہے کہ اگر وہ اسلام لاتے تو حضرت موسی علیہ السلام اونسے قتال نہ کرتے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کہ ایک نبی نے انبیاء سے اہل ایک شہر سے قتال کیا یہانتک کہ جب قریب ہوئے اسکے کہ اوسکو فتح کر لیں تو آفتاب کے غروب ہونیکے ڈرسے پس کہا اے سورج بیشک تو مامور ہے اور میں مامور ہوں میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ تو گھڑی بھر ٹھیر جا اللہ تعالی نے اوسکو روکدیا یہانتک کہ اوس شہر کو فتح کر لیا الحدیث اسکو عبد الرزاق نے مصنف میں اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے صحیح کہا ہے یہ نبی یوشع بن نون علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے جنہوں نے جبارین سے قتال کیا اور ارض مقدسہ کو فتح کر لیا یہ قصہ کتب تفسیر وغیرہ میں موجود ہے اسی رد شمس کی طرف کسی شاعر نے اشارہ کیا ہے ؎

فردت علیه الشمس واللیل راغم | شمس لها من جانب الخدر مطلع
فوالله ما ادری احلام نائم | المت بنا ام کان فی الرکب یوشع

پھر یہ بات ہے کہ حکمت سوال قبر میں یہی تمیز خبیث کی طیب سے ٹھیری تو یہ تمیز صرف ملائکہ کے لئے ہے کیونکہ اللہ تعالی تو ماضی و مستقبل کو برابر جانتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے عہد کے بعض منافقوں کو جانتے تھے اور آپ نے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو اسپر مطلع فرمایا تھا اور بعض منافقین کے علم کو اللہ تعالی نے آپسے مستور رکھا تھا جیساکہ قرآن پاک میں ارشاد فرمایا لا تعلمهم نحن نعلمهم سنعذبهم مرتین رہے وہ منافق جو کہ آپ کی وفات کے بعد باقی رہے سو آپ کو اونکے علم کی کوئی ضرورت نہیں ہے بلکہ آپ کو نہیں معلوم کہ آپکے بعد اصحاب نے کیا احداث کیا چنانچہ یہ بات ثابت ہے کہ قیامت کے دن کچھ لوگ آپ کے حوض سے

ہنکالے جاوینگے کہ آپ اونکو پہچانتے ہونگے آپ فرماوینگے اصحابی اصحابی پس کہا جاویگا کہ تم نہین جانتے ہو جو اونہون نے احداث کیا آپ فرماوینگے سحقا یعنی دور ہو الحدیث یہ حدیث صحیح بخاری وغیرہ مین موجود ہے پس فائدہ اس تمیز کا جسکے حکیم ترمذی مدعی ہین باقی نہین رہا مگر واسطے ملائکہ کے باوجود اسکے کہ ملائکہ علیہم السلام قبض روح کے وقت بندۂ تقی کو بندۂ شقی سے جان چکے ہین کیونکہ وہ شقی سے یہ کہتے ہین اخرجوا انفسکم الیوم تجزون عذاب الھون الآیہ اور تقی سے کہتے ہین سلام علیکم ادخلوا الجنۃ بما کنتم تعملون اور کہتے ہین یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک الآیۃ جبکہ معلوم ہوچکا کہ حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے جو حکمت بیان کی قائم نہین ہوسکتی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کلام حکیم ملاقی کلام علیمی ہے معنی ہین تو اولی یہ ہے کہ سوال وجواب کی حکمت بیان کرنیسے توقف کرین بلکہ یون کہین کہ سوال وجواب قبر کا واسطے کسی حکمت کے ہے کہ اللہ تعالی اسنے اور اوسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو متعین نہین کیا اور نہ ہمارے عقول کو وہانتک رسائی ہے اور یہ ہم خوب جانتے ہین کہ اللہ سبحانہ وتعالی اسکے لئے اپنے ہر ایک فعل وامر ونہی مین حکمت بالغہ ہے اور ہم جبکہ اوسکو نہین جانتے تو کہین جیسا کہ فرشتون نے کہا لا علم لنا الا ما علمتنا یعنی ہمکو کسی طرح کا علم نہین مگر جو تو نے ہمکو سکھایا ❊

باب ۲۹ بیان مین اون لوگون کے جن سے سوال نہین ہوتا اور وہ فتنہ قبر سے محفوظ ہین

ابوالقاسم مسعودی نے کتاب الروح مین کہا ہے اخبار صحاح مین وارد ہوا ہے کہ بعض مردون کو فتنہ قبر نہین پہونچتا اور نہ اونکے پاس فتان یعنی منکر ونکیر آتے ہین اور ہونا فتنہ قبر کا تین طرح پر ہے ایک تو مضاف طرف عمل کے اور دوسرا مضاف طرف حال بلا کے جو کہ بسبب موت کے نازل ہوئی اور تیسرا مضاف طرف زمانہ کے انتہی جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین فرمایا ہے کہ یہ لوگ سات ہین اور قرطبی رحمہ اللہ نے تذکرہ مین کہا ہے کہ پانچ ہین

فصل شہید کے بیان مین

شہید یعنی جو شخص کہ اللہ کی راہ مین مارا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تصریح فرمائی ہے کہ قبر مین اوس سے سوال نہین ہوتا ہے راشد بن سعد ایک شخص سے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سے روایت کرتے ہین کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا حال ہے مومنین کا کہ وہ اپنی قبور مین مفتون

ہوتے ہین مگر شہید آپنے فرمایا کافی ہے چمک تلوارون کی اوسکے سرپر از روی فتنہ کے ۲ اخرجہ النسائی
ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس شخص نے ملاقات کی دشمن کی بہن صبر
کیا یہانتک کہ مارا جاوے یا غالب ہو وہ اپنی قبر مین مفتون نہوگا اخرجہ الطبرانی فی الاوسط **ف**
قرطبی نے تذکرہ مین حدیث اول کے یہ معنی کیے ہین کہ اگر ان مقتولون مین نفاق ہوتا تو جسوقت دونون
لشکر ملے اور تلوارین چمکین یہ لوگ بھاگ جاتے کیونکہ منافق کی شان سے بھاگنا چھپنا ہے اور مومن کی
شان سے اللہ کے لئے جان کا صرف کرنا ہے اور تسلیم ہوا سے اپنے مافی الضمیر کے صدق کو ظاہر کردیا جب
تو حرب وقتال کے لئے ظاہر ہوا پھر کیون اوسپر قبر مین سوال کا اعادہ ہوا اسکو حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے کہا ہے
مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کہتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ شہید کے لئے
نزدیک اللہ کے چھہ خصلتین ہین بخشش کیجاتی ہے واسطے اوسکے اول دفعہ مین یعنی خون کے اول قطرہ
گرنے مین اور دکہایا جاتا ہے اپنے ٹہکانے کو جنت سے اور پناہ دیا جاتا ہے عذاب قبر سے اور اسن مین ہوتا
ہے فزع اکبر یعنی نفخہ اولی سے اور رکہا جاتا ہے اوسکے سرپر تاج وقار کا یعنی وہ تاج جو کہ عزت وعظمت کا سبب
ہے ایک یاقوت اوس سے بہتر ہے دنیا ومافیہا سے اور بیاہا جاتا ہے بہتر بی بیون حورعین سے اور
شفاعت قبول کیا جاتا ہے ستر آدمیون مین اوسکے اقارب سے اسکو ابن ماجہ نے اپنے سنن مین
اور ترمذی نے اپنے جامع مین روایت کیا ہے یہ لفظ ترمذی کے ہین اور کہا کہ حدیث حسن غریب ہے
اور ابن ماجہ نے کہا یغفر لہ من اول دفعۃ من دمہ ویحلی حلیۃ الایمان بعوض
اس قول کے ویوضع علی راسہ تاج الوقار **ف** قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ ترمذی و ابن ماجہ
کے سارے نسخون مین چھہ خصلتین ہین اور وہ متن حدیث مین سات ہین اور اس بناپر کہ ابن ماجہ نے ویحلی
حلیۃ الایمان ذکر کیا ہے آٹھہ ہونگے اور اسی طرح ابو بکر احمد بن سلیمان نے لبسند خود مقدام بن معدی کرب
سے اسکو روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے واسطے شہید کے نزدیک اللہ کے
آٹھہ خصال ہین مرقات مین چھہ سات کی یون تطبیق دی ہے لایق یہ ہے کہ غیر ملی مقعدہ کو عطف تفسیر
یغفر لہ کا ٹہیرا دین تاکہ خصال چھہ سے زیادہ نہوجاوین **فائدہ** اس بات مین کسی کا خلاف نہین ہے

ملاحظہ نسخہ مطبوعہ مطبع اول
حاشیہ مین حلۃ ہے ۱۲

کہ شہید سے سوال نہین ہوتا ہے کیونکہ صحیح صحیح دلیلین اس باب مین وارد ہوئین ہین لیکن امام سیوطی رضی اللہ
عنہ نے ابیات مین فرمایا ہے کہ جزولی نے خلاف نقل کیا ہے کہ شہید سے بھی سوال ہوتا ہے مگر نہ مخالف کا
ذکر کیا نہ اوسکی دلیل بیان کی کہ وہ کون شخص ہے اور اوسکی کیا دلیل ہے نہ اونھون نے اس قول کو شرح الصدور
مین ذکر فرمایا پس اس جگہ جمہور ہی کا قول معتبر ہے **فائدہ** امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے شہید کی تفسیر
کی ہے کہ راہ خدا مین مارا جاوے اس سے اشارۃً معلوم ہوتا ہے کہ فضیلت مذکورہ اوس شخص کے ساتھ
خاص ہے جو کہ راہ خدا مین مارا گیا ہو نہ اور کوئی گو ایک ہی آدمی کیون نہو اور گو قتال جائز ہی کیون نہو جیسے باغیون
کے ساتھ لڑنا اور یہ شخص جو مارا گیا مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام مکلف ہو یا نہو اور طرف ثانی والے اہل
حرب ہون یا مرتد یا ذمی وغیرہ اور اوس شخص کو کسی کافر نے قتل کیا ہو یا خود اوسی کے تیر نے پھر کر اوسکو
ہلاک کیا ہو یا کسی اور مسلمان کا ہتھیار دھوکے سے اوسپر آلگا ہو یا کسی گڑھے مین گر پڑا ہو یا اوسکی سواری
نے اوسے گرا دیا ہو یا کسی باغی مسلمان نے اوسکو مار ڈالا ہو یا بعض اہل حرب بھاگنے کی حالت مین اوسکو
مار ڈالین یا کوئی کافر روک کر اوسکو ہلاک کردے یا معرکہ مین پڑا ہوا ملے گو اوسپر خون کا کوئی اثر نہو
ان سب باتون مین کسی طرح کا فرق نہین ہے کیونکہ ظاہر یہی ہے کہ وہ بسبب قتال کے مقتول ہوا جیسا کہ
رافعی و نووی رحمہما اللہ نے اسکے ساتھ جزم کیا ہے ایسا شخص شرعاً شہید ہے اوسکو غسل نہ دین اور اوسپر نماز
جنازہ نہ پڑھین اور وہ سب شہیدون سے اعلیٰ ہے کیونکہ وہ دنیا و آخرت دونون کا شہید ہے اور جو شخص
کہ بعد تمام ہونے لڑائی کے بسبب زخم کے جو اوسکو پہونچا ہے مرجاوے اور اوسمین حیات مستقرہ موجود
تھی وہ اظہر اقوال مین شہید نہین ہے خواہ اوسکی حیات کا زمانہ طویل ہو یا قصیر بلکہ یہ موت اوس موت
کے مشابہ ہے جو اور کسی سبب سے ہو ہان اگر معرکہ قتال کا منقضی ہوگیا اور زخمی مین حرکت مذبوح ہے تو وہ بالجزم شہید ہوگا
اور اگر اوسکی حیات کی توقع ہے تو شہید نہوگا **فائدہ** نبی شہدا سے افضل ہین باین ہمہ اونکو غسل دینا اونپر
نماز پڑھنا جائز ہے بخلاف شہید کے کہ یہ دونون کام اسکے لئے جائز نہین ہین وجہ اسکی یہ ہے کہ نبوت
کا رتبہ اعلیٰ ہے اکتساب سے میسر نہین ہو سکتا ہے رہی شہادت سو یہ امر کسبی ہے اسی لئے اسمین رغبت
دلائی ہے امام شافعی رضی اللہ عنہ نے کتاب اُم مین فرمایا ہے کہ وجوہ متواترہ سے اخبار آئے ہین گویا

وہ یہ ہیں کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احد کے شہیدون پر نماز نہین پڑہی اور یہ جو روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے حضرت حمزہ اپنے چچا پر ستر تکبیرین کہین سو یہ روایت صحیح نہین ہے جو شخص کہ اس روایت کے ساتھ ان حدیثون کا معارضہ کرتا ہے اوسے لایق ہے کہ اپنے نفس پر چہاکرے فرمایا کہ حدیث عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی سو خود نفس حدیث مین واقع ہوا ہے کہ یہ نماز بعد آٹہہ برس کے تہی یعنی مخالف یون کہتا ہے کہ قبر پر نماز نہ پڑہی جاوے جبکہ مدت دراز گزر گئی ہو فرمایا پس گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکے لیے دعا فرمائی اور مغفرت چاہی جبکہ اپنی اجل کا قرب معلوم ہوا اس حال مین کہ آپ اونکو رخصت فرماتے تہے یہ بات حکم ثابت کے نسخ پر دلالت نہین کرتی ہے احکام مختصہ شہدا کی تفصیل روضہ ندیہ و مسک الختام وغیرہ مین خوب بسط سے لکہی ہے جو چاہے اونکی حقیقت فرماے **فائدہ** شہدا تین قسم ہین ایک تو دنیا و آخرت کا شہید وہ یہ ہے کہ اونے اللہ تعالی کے کلمے کے بلند کرنیکے لیے قتال کیا ہے دوسرا فقط آخرت کا شہید اس قسم کے تیس اور کئی آدمی ہین اونکی تفصیل آیندہ آویگی ان شاء اللہ تعالی تیسرا شہید دنیا کا ہے نہ آخرت کا وہ یہ ہے کہ اوسنے غنیمت کے لیے قتال کیا لاحول ولا قوۃ الا باللہ

فصل تعداد شہدا کے بیان مین

سید محمد بن اسمعیل امیر رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ بعض آثار مین وارد ہوا ہے کہ تعداد اسباب شہادت کی خصوصیت اس امت کی ہے اگلی امتون مین کوئی شہید نہ تہا مگر وہ جو کہ اللہ کی راہ مین مارا جاوے خاصۃ یہ اسی امت کا خاصہ ہے کہ اللہ سبحانہ نے اپنے فضل سے ایک جماعت کو مثل شہدا کے فضیلت عنایت فرمائی مسلم نے اپنے صحیح مین امام مالک نے موطا مین اور ترمذی نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کیا شمار کرتے ہو تم شہید کو تم مین کہا یعنی صحابہ نے یا رسول اللہ وہ شخص کہ راہ خدا مین مارا جاوے فرمایا بیشک شہدا میری امت کے اب البتہ قلیل ہین عرض کیا پس وہ کون ہین یا رسول اللہ فرمایا جو مارا جاوے اللہ کی راہ مین پس وہ شہید ہے اور جو شخص مر جاوے اللہ کی راہ مین پس وہ شہید ہے اور جو طاعون مین مر جاوے وہ شہید ہے اور جو پیٹ کی بیماری مین مرے پس وہ شہید ہے ابن نعیم نے کہا مین گواہی دیتا ہون تیرے باپ یعنی ابو صالح پر کہ اوسنے کہا اور غریق شہید ہے یہ روایت مسلم کی ہے ۱ وہ شخص کہ راہ خدا مین مر جاوے ۲ غریق یعنے وہ شخص کہ پانی مین ڈوب کر مر جاوے ۳ وہ ہے کہ طاعون سے مرے ۴ وہ ہے کہ پیٹ کی بیماری مین مرے ۵ حریق یعنی وہ ہے

کہ آگ مین جل کر مرے اسکی حدیث کو ابن اثیر نے جامع الاصول مین روایت کیا ہے لیکن اوسکی نسبت کسی کی طرف نہین کی ۴ وہ عورت ہے کہ نفاس مین مرے اسکو نسائی نے عقبہ بن عامر او صفوان بن اُمیہ کی حدیث روایت کیا ہے ۵ وہ ہے کہ مکان مین دبکر مرے مؤطا و ترمذی کی روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شہدا پانچ ہین مطعون یعنی جو طاعون مین مرے اور مبطون یعنی جو پیٹ کی بیماری مین مرے اور غریق یعنی جو پانی مین ڈوب کر مرے اور صاحب ہدم یعنی جو مکان مین دبکر مرے اور شہید فی سبیل اللہ یعنی جو کہ اللہ کی راہ مین مارا جاوے ۸ وہ ہے جو کہ مرض ذات الجنب مین مرے اسکی اور صاحب ہدم کی حدیث کو ابن اثیر نے جامع الاصول مین روایت کیا ہے اور اسکے لئے بیاض چھوڑی ہے سیوطی رضی اللہ عنہ نے جامع صغیر مین راوی حدیث کا نام جابر بن عتیک ذکر کیا ہے اور حدیث کو امام احمد ابو داؤد و نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم کی طرف منسوب کیا ہے ۹ وہ شخص ہے کہ سل کی بیماری مین مرے اسکی حدیث کو ابو الشیخ نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے باین لفظ روایت کیا ہے کہ سل شہادت ہے اور طبرانی نے سلمان رضی اللہ عنہ سے اور امام احمد نے انس بن خنیس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۱۰ وہ ہے کہ بے جرم قید کیا جاوے اور قید ہی مین مرجاوے اسکی حدیث کو ابن مندہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے ۱۱ وہ ہے کہ اپنے اہل کے بچانے مین مارا جاوے ۱۲ وہ ہے کہ وہ اپنے دین بچانے کے سبب سے مارا جاوے ۱۳ وہ ہے کہ اپنا مال بچانے کے لئے قتل کیا جاوے ۱۴ وہ ہے کہ اپنے خون بچانے مین مارا جاوے ان چارون کو ابو داؤد و ترمذی و نسائی نے حدیث سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے باین لفظ روایت کیا ہے سعید کہتے ہین سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جو شخص اپنے مال بچانے کے لئے مارا جاوے پس وہ شہید ہے اور جو اپنے خون کی حفاظت مین مارا جاوے پس وہ شہید ہے اور جو اپنا دین بچانیکے لئے مارا جاوے پس وہ شہید ہے اور جو اپنے اہل کے بچانے کے لئے مارا جاوے پس وہ شہید ہے ۱۵ وہ ہے کہ اوسکو اوسکا اونٹ یا گھوڑا مار ڈالے ۱۶ وہ ہے کہ سانپ بچھو وغیرہ کے کاٹنے سے مرجاوے ۱۷ وہ ہے کہ اوسے کسی درندے نے پھاڑ کھایا ہو ۱۸ وہ ہے کہ جانور سے گر کے مر گیا ہو ۱۹ شریق ہے یعنی وہ شخص کہ حلق مین تھوک اٹکنے کے سبب سے مر گیا ہو ۲۰ وہ عاشق ہے کہ اپنے معشوق سے پرہیزگار رہا اِن چیزون

شہیدون کو طبرانی نے ابن عباس اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما کی حدیث سے روایت کیا ہے اور نیز عاشق عفیف کو دیلمی نے مسند فردوس مین اور خطیب نے اپنی تاریخ مین ابن عباس و عائشہ رضی اللہ عنہما سے بسند ضعیف باین لفظ روایت کیا ہے کہ جو شخص عاشق ہوا اور پرہیزگار رہا پھر مر گیا وہ شہید مرا حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس حدیث کو سوید بن سعید روایت کرتے ہین اور حفاظ اسلام نے اسکو اوپر انکار کیا ہے ابن عدی نے کامل مین کہا ہے کہ سوید پر جن حدیثون کا انکار کیا گیا ہے اونمین سے ایک یہ حدیث ہے اسی طرح بیہقی و ابن طاہر نے ذخیرہ و تذکرہ مین اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور ابن جوزی رحمہ اللہ نے اسکو موضوعات مین گنا ہے سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ صواب اس حدیث مین یہ ہے کہ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے کلام سے ہے سوید نے اسکے مرفوع کرنے مین غلطی کی ہے انتہی حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد مین بہ تفصیل و اطناب اس حدیث کے موضوع ہونیکا دعوی کیا ہے اسی طرح حدیث عائشہ مین کہا ہے کہ ہم اللہ کو گواہ کرتے ہین کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اس بات کے ساتھ کبھی حدیث نہین کی اسکے بعد حدیث کے مرفوع ہونیکا ضعف جمیع طرق سے ذکر کیا پھر کہا اگر یہ حدیث ابن عباس رض سے صحیح ہو جاوے تو وہ عاشق اسکے تحت مین داخل نہوگا یہانتک کہ اللہ کے لئے صبر کرے اللہ کے لئے عفت کرے اللہ کے لئے چھپاوے اور اللہ کی محبت اوسکا خوف اوسکی رضا اختیار کرے اور باوجود اس سب کے اپنے معشوق پر قدرت بھی رکھتا ہو ایسا شخص اون لوگون سے زیادہ تر حقدار ہے جو کہ اس آیت کے تحت مین داخل ہین واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی الماوی اور اس آیت کے تحت مین ولمن خاف مقام ربہ جنتان ۱۲ وہ شخص ہے کہ کسی مظلمہ مین قتل کیا جاوے اسکو نسائی و ضیا نے حدیث سوید بن مقرن سے اور امام احمد نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے ۲۲ وہ ہے کہ اپنے پڑوسی کے بچانے مین مارا گیا ہو اسکو ابن عیاش نے حدیث انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۲۳ وہ شخص ہے کہ حالت طلب علم مین مر گیا ہو اسکو ابو نعیم و بزار نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۲۴ وہ ہے کہ اپنے گھر بار سے نکل کے حالت سفر مین مر گیا ہو اسکو ابن ماجہ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور دارقطنی نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما

سے روایت کیا ہے اور دارقطنی نے صحیح کہا ہے اور ابو بکر خرائطی نے حدیث انس و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے
اور صابونی نے حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے اور طبرانی نے حدیث عنترہ سے روایت کیا ہے ٢٥ وہ ہے
کہ پیٹ میں مر جاوے اسکو دیلمی نے مسند الفردوس میں حدیث انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ٢٦
وہ شخص ہے کہ کنوئیں میں گر کے مر جاوے اسکو طبرانی نے حدیث عنترہ سے روایت کیا ہی ٢٧ عورت غیرت دار ہے
اپنے خاوند پر کہ غیرت سے مر جاوے ٢٨ وہ شخص ہے کہ امر بمعروف نہی عن المنکر کرے اسکو ابن عساکر نے
حدیث علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے ٢٩ جو شخص کہ صدق سے شہادت کا سوال کرے اسکو مسلم
نے حدیث انس رضی اللہ عنہ سے بایں لفظ روایت کیا ہے کہ جو شخص اللہ سے صدق کے ساتھ شہادت
کا سوال کرتا ہے اللہ اوسکو منازل شہدا کو پہونچا دیتا ہے ٣٠ وہ شخص ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے
رکھتا ہے اور صلوٰۃ ضحی اور وتر پر محافظت کرتا ہے اسکو طبرانی نے معجم کبیر میں باسناد حسن حدیث ابن عمر
رضی اللہ عنہما سے بایں لفظ روایت کیا ہے کہ جو شخص ضحی پڑھتا ہے اور تین روزے مہینے میں رکھتا ہے
اور وتر کو حضر سفر میں نہیں چھوڑتا ہے اوسکے لئے اجر شہید کا لکھا جاتا ہے ٣١ وہ شخص ہے کہ صبح و شام اللہ
تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہے اور آخر سورہ حشر کی تین آیتیں پڑھا کرتا ہے اسکو ترمذی نے معقل بن یسار رضی اللہ
عنہ سے بایں لفظ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کہے جبکہ صبح
کرے تین بار اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم اور پڑھے تین آیتیں آخر سورہ
حشر سے تو مقرر کرتا ہے اللہ ساتھ اوسکے ستر فرشتے وہ اوسپر درود بھیجتے ہیں یہانتک کہ شام کرے اور اگر
اوس دن مر گیا تو شہید مرا اور جو کوئی کہے اوسکو جبکہ شام کرے تو ہوگا ساتھ اوسی منزلہ کے اور خرائطی
نے انس رضی اللہ عنہ سے بایں لفظ روایت کیا ہے کہ جو شخص پڑھے آخر سورہ حشر کو الحدیث ٣٢ وہ ہے
کہ مرابطت کی حالت میں گھوڑے کی پیٹھ پر سے گر گیا اسکو مسلم نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے
روایت کیا ہے ٣٣ وہ ہے کہ گھوڑے کی پیٹھ پر مر گیا اور وہ حالت موت میں راضی تھا اسکو آجری نے
حدیث انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ٣٤ وہ ہے کہ مرض موت میں لا الٰہ الا انت سبحانک انی
کنت من الظالمین پڑھا کرتا ہے حاکم نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اسم اعظم دعائے یونس ہے لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین جو مسلمان کہ اپنے مرض موت میں چالیس بار اسکو پڑھیگا اور اوسی مرض میں مرجاویگا دیا جاویگا اجر شہید کا اور اگر شفا پاویگا تو اوسکی بخشش کی جاویگی ۳۵ وہ ہے کہ بہ نیت طلب ثواب اذان کہا کرتا ہے اسکی حدیث کو طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے تمام ہوا بیان شہدا کا جسکو سید صاحب مرحوم نے تتبع کر کے نظم فرمایا ہے علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے اسباب میں ایک مستقل رسالہ تالیف فرمایا ہے مگر وہ رسالہ سید صاحب مرحوم کو نہیں ملا اونہوں نے خود اپنی تلاش سے ۳۵ شہید جمع کئے جناب توفیق مدمجدہ شمار میں فرماتے ہین کہ مین اوس رسالہ پر مطلع ہوا اوسکا نام ابواب السعادۃ فی اسباب الشہادۃ ہے سیوطی رحمہ اللہ نے اوس کتاب میں شہادت مبطون ومطعون وغریق وصاحب ہدم وشہید فی سبیل اللہ کو حدیث متفق علیہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے اور شہادت صاحب ذات الجنب اور صاحب حریق کو اور صاحب نفاس کو اسپر حوالہ کیا کہ امام مالک نے موطا میں اور امام احمد وابوداؤد ونسائی وحاکم نے مستدرک میں اور ابن حبان وبیہقی نے شعب الایمان میں حدیث جابر بن عتیک سے روایت کیا اور حدیث بطن میں جو کہ نزدیک طبرانی کے سلمان رضی اللہ عنہ سے ہے یہ کہا کہ قرطبی نے کہا کہ اسمین اختلاف ہے کہ مراد بطن سے کیا ہے استسقا ہے یا اسہال علما کے دو قول ہین اور یہ کہا ہے کہ طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث عتبہ بن عبد اللہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ آئینگے شہدا اور وہ لوگ جو کہ طاعون سے مرے ہین پس کہینگے طاعون والے ہم شہید ہین پس کہا جاویگا دیکھو اگر انکے زخم مثل زخم شہدا کے ہین کہ اون سے خون بہتا ہے مثل خوشبو مشک کے تو وہ شہید ہین پس اونکو ایسا ہی پاوینگے اور ابو نعیم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ عورت اپنے حمل میں جننے دودھ چھوڑانے تک مثل مرابط کے ہے اللہ کی راہ میں پس اگر وہ اسکے درمیان میں مرگئی تو اوسکے لئے اجر شہید کا ہے اور کہا مین گمان کرتا ہون کہ اسکو مرفوع کیا ہو اور ابن ماجہ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ موت غریب کی یعنی مسافر کی شہادت ہے جناب توفیق مدمجدہ فرماتے ہین کہ بیہقی نے کہا بخاری نے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ ہذیل بن حکم اس حدیث کے ساتھ

منفرد ہے اور وہ منکر الحدیث ہے بیہقی نے کہا ایک اور وجہ سے روایت کی گئی ہے کہ وہ اس سے بھی زیادہ
ضعیف ہے پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اخراج کیا اونہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے
کہ آپ نے فرمایا جو شخص غریب مرا وہ شہید مرا لیکن شہادت غربت کی حدیث علی کرم اللہ وجہہ میں نزدیک
ابن عساکر کے اور حدیث عنترہ وغیرہما میں آئی ہے یہ اسپر دلیل ہے کہ حدیث کی کچھہ اصل ہے صابونی نے مائتین میں
حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ موت مسافر کی شہادت ہے اور دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا
روایت کیا ہے کہ تپ شہادت ہے امام احمد رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بسند صحیح مرفوعًا روایت
کیا ہے کہ جو شخص اپنے مظلمہ کے سبب سے مارا جاوے وہ شہید ہے طبرانی اور حاکم نے مستدرک میں اور کہا کہ
صحیح ہے بشرط شیخین پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس شخص نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی حالانکہ وہ اوسکے ساتھہ طیبت النفس تھا ارادہ
کرتا تھا ساتھہ اوسکے وجہ اللہ تعالیٰ کا اور دار آخرت کا تو غائب نہوگی اوسپر کوئی چیز اوسکے مال سے پھر
ظلم کیا گیا اوسپر حق میں پس اوسنے اپنے ہتھیار ون کو لیا اور لڑا پھر مارا گیا تو وہ شہید ہے بزار نے ابو عبیدہ بن
جراح رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کون شہید زیادہ تر آگو بہشت والا ہے
اللہ پر فرمایا وہ آدمی ہے کہ کھڑا ہوا طرف امام ظالم کے پھر اوسکو نیک بات کا حکم دیا اور بری بات سے روکا پس
اوسنے اوسکو مار ڈالا بزار و طبرانی نے بسند حسن ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے فرمایا بیشک
اللہ نے لکھا ہے غیرت کو عورتون پر اور لڑائی کو مردون پر پس جو عورت اونمین سے صبر کرے ہوگا اوسکے
لئے اجر شہید کا حمید بن زنجویہ نے فضل اعمال میں مرفوعًا روایت کیا ہے کہ جو شخص جمعے کے دن مرتا ہے
اوسکے لئے اجر شہید کا لکھا جاتا ہے اور وہ قبر کے فتنے سے محفوظ رہتا ہے مسلم نے مرفوعًا روایت کیا ہے
کہ جس شخص نے شہادت کو طلب کیا حالانکہ وہ سچا تھا تو وہ اوسکو دیا گیا اگرچہ اوسکو نہ پہونچا یعنی شہید نہوا
اسی کے مثل نزدیک امام احمد و نسائی و حاکم و طبرانی کے ہے معجم کبیر میں طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مؤذن محتسب یعنی طالب اجر و ثواب مثل شہید کے ہے جو کہ اپنے
خون میں آلودہ ہے اور جبکہ وہ مریگا تو اپنی قبر میں معذب نہوگا حدیث طویل ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں نزدیک

بیہقی سے مرفوعًا آیا ہے کہ گر کر مرنے والا اپنے جانور سے اللہ کی راہ مین شہید ہے یہ شہداء العینیہ وہی ہین جنکا ذکر سید
صاحب مرحوم نے فرمایا ہے انکے سوا اور شہید بھی ہین کہ رسالہ حافظ سیوطی رحمہ اللہ مین ہین اور سید صاحب نے
اونکا ذکر نہین کیا وہ یہ ہین ۳۶ بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ مجبوب شہید
ہے یعنی جسکا ذکر کاٹا گیا ہے ۳۷ ابوداؤد نے ام حرام رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ مائد فی البحر شہید ہے یعنی وہ شخص جسکو دریا مین قے ہوتی ہے اوسکا
سر پھرتا ہے اوسکے لیے شہید کا اجر ہے ۳۸ طبرانی نے اوسط مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعًا روایت
کیا ہے کہ جو شخص ہر روز پچیس بار اللھم بارک لی فی الموت وفیما بعد الموت کہے پھر وہ اپنے بچھونے
پر مر جاوے دیگا اللہ اوسکو اجر شہید کا ۳۹ طبرانی نے اوسط مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تمسک کرنیوالا میری سنت کے ساتھ نزدیک فساد
میری امت کے اوسکے واسطے اجر شہید کا ہے ۴۰ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تاجر سچا امانت دار شہیدون کے ساتھ ہے اخرجہ الحاکم ومثلہ عن
ابی سعید ایضًا ۴۱ دیلمی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی طعام کھینچ لاوے کسی شہر کی طرف مسلمانون کے شہرون سے اوسکے لیے اجر
شہید کا ہوگا ۴۲ ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف مین حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونھون نے ایک
شخص کا حال پوچھا کہ اوسنے برف مین غسل کیا اور اوسکی سردی سے مر گیا فرمایا کیا اچھی شہادت ہے
۴۳ عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ حلاق نے ابوسفیان بن حرب کا مسّہ کاٹ ڈالا وہ اوسمین مر گئے
پس لوگون نے گمان کیا کہ وہ شہید ہین جناب توفیق مد مجدہ فرماتے ہین کہ معتبر اس مقام مین اخبار
مرفوعہ ہین نہ آثار موقوفہ ورنہ ہر مومن کی موت کسی طرح کیون نہ ہو سے شہادت ہے ابن مندہ نے حضرت
امیر المومنین علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے کہ بادشاہ کا محبوس و مضطر و سبا اور ہر مومن
مرنے والا شہید ہے ۴۴ طبرانی نے اوسط وصغیر مین حدیث انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جو شخص
ایک بار مجھ پر درود بھیجے تو حق تعالی اوسکے عوض مین اوسپر دس بار درود بھیجے اور جو کوئی مجھ پر دس بار درود

بھیجے حق تعالی اوسکے عوض ہزار و سپر سو مرتبہ درود بھیجے اور جو کوئی سو بار مجھپر درود بھیجے تو حق تعالے اوسکی دونون آنکھون کے درمیان مین ایک برات نفاق سے اور ایک برات دوزخ سے لکھتا ہے اور قیامت کے دن ہمسکن شہدا کا اوسکو کریگا ۴۵ حدیث حذیفہ بن یمان مین آیا ہے کہ جو شخص اول صبح و شام مین کہے اللھم انی اشھدک بانک انت اللہ الذی لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوء بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفر لی انہ لا یغفر الذنوب الا انت اور اوسدن یا رات مین مرے تو شہید مریگا اسکو اصبہانی نے ترغیب ترہیب مین روایت کیا ہے ۴۶ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما مین مرفوعا آیا ہے کہ بریق شہید ہے یعنی وہ شخص کہ بجلی سے مرجاوے اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ نے رسالہ مذکور مین اسکے سوا اور بہی تفصیل فرمائی ہے حاصل یہ ہے کہ حافظ صاحب وغیرہ نے شہدا امت مرحومہ بہت سے نقل کیے ہین اگرچہ افضل و اکمل ان سب سے وہی شخص ہے کہ راہ خدا مین مارا گیا ہے لیکن باقی شہیدون کو بہی ایک حصہ ہے اجر سے کہ وہ عام مردون کو نہین ہے اللہ تعالی کا فضل واسع ہے اور اوسکی رحمت قریب ہے ف قصر الامل مین لکہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکو آوے ملک الموت اور وہ باوضو ہے دیا جاویگا ثواب شہید کا ؀

فصل مرابط کے بیان مین

یعنی جن لوگون سے قبر مین سوال نہین ہوتا ہے اونمین سے مرابط بہی ہے قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ رباط راہ خدا مین ملازمت کرنیکو کہتے ہین یہ لفظ ربط الخیل یعنے گہوڑے باندہنے سے لیا گیا ہے پہر اوس شخص کا نام مرابط رکہا گیا ہے جسنے اسلام کی سرحدون مین سے کسی سرحد کی ملازمت اختیار کی سوار ہو یا پیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کہ منتظر نماز کے حق مین یہ ارشاد فرمایا فذلکم الرباط یعنی نماز کا انتظار کرنا رباط ہے سو رباط فی سبیل اللہ کے ساتہ اسکی تشبیہ دی رباط کے لغوی معنی وہی اول ہین یعنی مرابط وہ شخص ہے جو کہ اسلام کے سرحدون سے کسی سرحد کی حفاظت کے لیے ایک مدت وہان جا رہے وہ لوگ جو کہ سرحدون مین رہتے بستے ہین ہمیشہ مع اپنے اہل و عیال کے سرحد اسلام مین مقیم ہین کما کہتے ہین

لڑتے بھڑتے نہین ہین سو یہ لوگ گو حمایت وحفاظت کرنیوالے ہین لیکن مرابط نہین ہین ہمارے علما نے یہی کہا ہے انتقال رباط فی سبیل اللہ افضل اعمال ہے کہ اسکا ثواب موت کے بعد باقی رہتا ہے اور مرابط کا اجر روز قیامت تک مضاعف ہوتا جاتا ہے فتنۂ قبر سے محفوظ رہتا ہے اسکی دلیل یہ حدیثین ہین اسلم نے سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے سلمان کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تہے رباط ایک دن رات کی بہتر ہے مہینے بہر کے صیام وقیام سے اور اگر مر جاوے تو جو عمل وہ کرتا تہا اوسپر جاری رہتا ہے اور جاری رکہا جاتا ہے اوسپر رزق اوسکا اور امن مین رہتا ہے فتانین یعنے منکر و نکیر سے ف شرح الصدور مین کہا ہے کہ حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے حدیث مرابط کی توجیہ مین یون کہا ہے کہ اوسنے اپنے نفس کو باندہا اوسکو قید کیا اور اوسکو اللہ کے واسطے اوسکی راہ مین اوسکے دشمنون کے لڑنے کے لئے حبس کر دیا پس جبکہ وہ اسی حالت پر مر گیا تو بیشک اوسکے ما فی الضمیر کا صدق ظاہر ہو گیا سو وہ فتنۂ قبر سے محفوظ رہا ۲ فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا ہر میت اپنے عمل پر ختم کیا جاتا ہے مگر وہ شخص جو کہ مرابط مرا اللہ کی راہ مین پس بیشک اوسکا عمل روز قیامت تک بڑہتا رہتا ہے اور فتنۂ قبر سے امن مین ہوتا ہے اسکو ترمذی نے روایت کیا اور صحیح کہا ہے ۳ ابو بزرہ[سلا] رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ مین مرابط مرا اوسپر اوسکا عمل صالح جاری رکہا جاتا ہے جسکو وہ کیا کرتا تہا اور جاری رکہا جاتا ہے اوسپر رزق اوسکا اور امن مین رہتا ہے فتان سے اور اوٹہائیگا اللہ اوسکو بے خوف گہبراہٹ سے اسکو ابن ماجہ نے بسند صحیح روایت کیا ہے ف قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ اس حدیث مین اور اوسمین جو اس سے پہلے ہے ایک قید ہے وہ یہ ہے کہ موت حالت رباط مین ہو ۴ امام احمد و طبرانی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہین مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تہے ہر میت ختم کیا جاتا ہے اپنے عمل پر مگر مرابط فی سبیل اللہ پس بیشک جاری رہتا ہے اجر اوسکے عمل کا یہانتک کہ اوٹہاوے اوسکو اللہ اور امن مین رکہا جاتا ہے دو فتان قبر سے ۵ بزار نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت

[سلا] جمع الفتیت میں ابی بزرہ اور شرح الصدور میں ابو ہریرہ ہے واللہ اعلم ۱۲

کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا جو شخص کہ اللہ کی راہ مین مرابط مرا جاری رکھا جاتا ہے اوسپر اجر اوسکے عمل صالح کا
اور جاری رکھا جاتا ہے اوسپر رزق اوسکا اور امن دیا جاتا ہے دو فتان قبر سے اور اوٹھایگا اوسکو اللہ
بےخوف فزع اکبر سے طبرانی نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے جسنے مرابطت کی اللہ کی راہ مین اللہ اوسکو قبر کے فتنے سے امن دیگا ۶ طبرانی نے اوسط
مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص
وفات دیا گیا حالت رباط مین وہ بچایا گیا فتنہ قبر سے اور جاری رکھا گیا اوسپر رزق اوسکا ۷ طبرانی نے
کبیر مین سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے
رباط ایک دن کی اللہ کی راہ مین مثل صیام وقیام مہینے بھر کے ہے اور جو کوئی مر جاوے حالت رباط مین
جاری رہتا ہے اوسپر عمل اوسکا جسکو وہ کیا کرتا تھا اور امن دیا جاتا ہے فتان سے اور وہ اٹھایا جاویگا دن
قیامت کے شہید ۸ ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے رباط کی ایک دن اللہ کی راہ مین ہوگی مثل صیام وقیام ایک
ماہ کے اور پناہ دیا جاویگا فتنہ قبر سے اور جاری رکھا جاویگا اوسپر عمل اوسکا دن قیامت تک ۹ ابن ماجہ
نے اور بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ہے جو کوئی مریض مرا وہ شہید مرا اور بچایا گیا فتنہ قبر سے اور صبح وشام لایا جاتا ہے اوسپر رزق اوسکا
جنت سے ف قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ یہ ساری بیماریون مین عام ہے لیکن دوسری حدیث کے
ساتھ مقید ہے وہ حدیث یہ ہے کہ جسکو قتل کرے اوسکا پیٹ وہ اپنی قبر مین معذب نہوگا اسکو نسائی وغیرہ
نے روایت کیا ہے مراد اس سے مرض استسقا ہے بعض نے کہا مراد مرض اسہال ہے حکمت اسمین یہ ہے
کہ اس بیماری والا حاضر العقل اللہ تعالی کو جانتا پہچانتا ہوا مرتا ہے پس وہ اسکا محتاج نہین ہے کہ
اوسپر سوال کا اعادہ ہو بخلاف اوسکے جو کہ اور بیماریون سے مرتا ہے کیونکہ اونکی عقل غائب ہو جاتی ہے
انتہی حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اس قید کی طرف کچھہ حاجت نہین ہے اسلئے کہ اس حدیث
مین باتفاق حفاظ کے اوسی نے غلطی کی ہے وہ قول من مات مرابطا ہے من مات مریضا

نہین ہے اسی وجہ سے ابن جوزی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو موضوعات مین وارد کیا ہے انتہے سید محمد بن اسمعیل مرحوم فرماتے ہین کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے حدیث ابن ماجہ مین کہا ہے کہ یہ حدیث اونکی افراد سے ہے اور اونکی افراد مین غرائب ومنکرات ہین اور ایسی حدیث اوس قسم سے ہے کہ اوسمین توقف کیا جاوے اور اوسکے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شہادت نہ دیجاوے **ف** امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین فرمایا ہے کہ احادیث مرابطے کے راوی ضابط ہین سید صاحب مرحوم نے کہا کہ مراد اونکی ضابطہ سے عادل ہین کیونکہ تنہا ضبط قبول روایت مین کافی نہین ہے یہ بات علوم حدیث مین مشہور معروف ہے یعنی ان حدیثون کے راوی امام ثقہ ہین جنسے صحیح مین حجت لیجاتی ہے راوی کا عادل ہونا علم اصول حدیث کی معروف اصطلاح ہے صواب اس مقام مین صدق وضبط راوی کا ہے نہ اوسکی عدالت اگرچہ سارے اہل اصول حدیث راوی کے عادل ہونے پر متفق ہین منہج الوصول وغیرہ مین اسکی نہایت عمدہ تفصیل ہے **فائدہ** جبکہ آدمی مرجاتا ہے تو اوسکا عمل بھی ختم ہوجاتا ہے لیکن دس چیزین ایسی ہین کہ اونکا ثواب مرنے کے بعد بھی پہونچتا رہتا ہے امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض مؤلفات مین اونکو نظم فرمایا ہے ؎

اذا مات ابن آدم لیس یجری	علیہ من فعال غیر عشر
علوم بثہا ودعاء نجل	وغرس النخل والصدقات تجری
وراثۃ مصحف ورباط ثغر	وحفر البئر او اجراء نہر
وبیت الغریب بناہ یاوی	الیہ او بناء محل ذکر

یعنی جبکہ آدمی مرجاتا ہے تو کوئی عمل اوسپر جاری نہین رہتا ہے سوای دس کامون کے کہ اونکا ثواب اوسکو پہونچتا رہتا ہے اونمین سے ایک تو علوم ہین جنکو وہ شائع کرگیا ہے لوگ اوسنے نفع پاتے ہین راہ حق اختیار کرتے ہین شرک وبدعت سے بچتے ہین خدا ورسول کی اطاعت حاصل کرتے ہین دوسرا دعا ہے نیک لڑکے کی اپنے ماں باپ کے لئے کہ اسکا نفع بھی بخوبی اونکو پہونچتا رہتا ہے تیسرا کھجور وغیرہ کا درخت لگانا ہے کہ جب تک درخت باقی رہیگا لگانے والے کو اوسکا اجر پہونچتا رہیگا چوتھا

یہ ہے کہ کوئی صدقہ جاریہ چھوڑ مرا ہے جس سے لوگ نفع پاتے ہین پانچوان یہ ہے کہ کوئی قرآن شریف میراث مین چھوڑ گیا ہے چھٹا یہ ہے کہ کسی سرحد اسلام کی حفاظت کرتے کرتے مرگیا ہے ساتوان یہ ہے کہ کنوان کہد وا دیا ہے جس سے آدمی جانور پانی پیتے ہین آٹھوان یہ ہے کہ کسی نہر کو جاری کرگیا ہے نوان یہ ہے کہ مسافرون کے لئے سرا بنوایا گیا ہے دسوان یہ ہے کہ ذکر اللہ کے لئے کوئی مکان بنا گیا ہے جیسے مدرسہ خانقاہ جسمین لوگ اللہ کی یاد کرتے ہین قرآن وحدیث پڑھتے پڑھاتے ہین دینی علوم کا درس دیتے ہین ذکر فکر مین مشغول رہتے ہین انہین سے چار کو حضرت سعدی رضی اللہ عنہ نے نظم فرمایا ہے ؎

نہ مرد آنکہ ماند پس از وے بجای		پل و مسجد و چاہ و مہمان سرای	

فصل مطعون کے بیان مین

حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین کہ تیسرا شخص مطعون ہے اسلیئے کہ وہ حدیث مین شہید کے ساتھ ملحق ہے یعنی جسنے قبر مین سوال نہین ہوتا اونمین سے تیسرا مطعون ہے اور قرطبی رحمہ اللہ نے جو کچھ روایت کیا ہے اوسکا مقتضی یہ ہے کہ ہر صاحب شہادت کو یہ بات عنایت کی گئی ہے یعنی حدیث شریف مین جن لوگون کو شہید فرمایا ہے وہ سب اجر وثواب مین ملحق بہ شہید ہین وہ چالیس سے زیادہ ہین ذکر اونکا پہلے ہو چکا **ف** طاعون کے بیان مین علما کا کلام مختلف ہے امام نووی نے تہذیب مین فرمایا ہے کہ وہ پھوڑا ہے اور ایک ورم دردناک ہے سوزش کے ساتھ نکلتا ہے اوسکا گرد سیاہ یا سبز یا سرخ بسرخی شدید یا بنفسجی گدرہ ہو جاتا ہے اور اس کے خفقان وقی ہوتی ہے اکثر جلد شکم کے نیچے کی جہلی مین اور بغلون مین نکلتا ہے کبھی ہاتھون انگلیون اور سارے جسم مین پیدا ہوتا ہے قاضی ابوبکر بن العربی صاحب قبس رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ طاعون ایک درد شدید ہے روح کو بوجھا دیتا ہے طاعون اسی لئے اسکا نام رکھا ہے کہ سب بدن مین اثر کر جاتا ہے جلد مار ڈالتا ہے قاضی عیاض فرماتے ہین کہ طاعون قروح واورام ہین جو کہ جسم مین پیدا ہوتے ہین اسکی تشبیہ طعن رمح کے ساتھ دی گئی اسکے ہلاک کرنے مین حافظ ابن قیم مرحوم زاد المعاد مین کہتے ہین یہ قروح واورام وجراحات طاعون کا اثر ہین نفس طاعون نہین ہین لیکن اطبا نے جبکہ طاعون سے یہی اثر ظاہر ادراک کیا تو اسی کو طاعون ٹہیرا دیا طاعون تین چیزون سے تعبیر کیا جاتا ہے ایک تو یہی اثر ظاہر اطبا نے اسی سے تعرض کیا ہے دوسری موت جو کہ اس سے پیدا ہوتی ہے حدیث صحیح

مین جو آیا ہے کہ طاعون ہر مسلم کے لئے شہادت ہے سو اس سے وہی موت مراد ہے تیسرے سبب فاعل اسکا ہماری
کلام وہی ہے جو حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے کہ طاعون بقیہ رجز یعنے عذاب ہے جو کہ بنی اسرائیل پر بہیجا گیا تہا
اور اسمین وارد ہوا ہے کہ یہ وخز جن ہے اور آیا ہے کہ یہ دعوت نبی ہے انتہی یہ تو علما کا کلام ہے رہے حکیم طبیب سو
شارح اسباب نے بہ تبعیت ابن سینا کہا ہے کہ طاعون معرب طابعون لغت یونانی ہے مجد الدین نے قاموس مین
اسکی تفسیر وبا کے ساتہہ اور وبا کی تفسیر طاعون اور ہر مرض عام کے ساتہہ کی ہے ابن سینا نے کہا کہ حدوث طاعون
کا ردی خون سے ہے کہ جو ہر متہی کی طرف مستحیل ہو جاتا ہے عضو کو فاسد کر دیتا ہے اور دل کی طرف ردی کیفیت
پہونچا دیتا ہے پہر قی و متلی ہوتی ہے اور اسکی ردارت کی وجہ سے اسکو وہی عضو قبول کرتا ہے جو کہ بالطبع
ضعیف ہے وقت وبا کے بلاد وبائیہ مین طواعین کثرت سے ہوتے ہین پہر طاعون پر وبا کا اطلاق کیا گیا اور وبا
پر طاعون کا اور وبا فساد ہے جوہر ہوا کا جو کہ مادہ روح کا اور اوسکی مدد ہے انتہی اسکو قسطلانی رحمہ اللہ نے
نقل فرمایا ہے راجح بات اس باب مین وہی ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وارد ہوئی ہے جیسا کہ بخاری
ونسائی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے آپ سے طاعون کا سوال کیا آپ نے
اونکو خبر دی کہ وہ ایک عذاب تہا بہیجا اوسکو اللہ نے جسپر چاہا پس اوسکو مسلمانون کے لئے رحمت ٹہیرایا
سو نہین ہے کوئی بندہ کہ واقع ہوا اوسکو طاعون پہر وہ اپنے شہر مین صابر ٹہیرا رہے جانے یہ بات کہ ہرگز نہ پہونچیگی
اوسکو مگر وہی چیز جو کہ اللہ نے اوسکے لئے لکہہ دی ہے مگر ہوگا واسطے اوسکے مثل اجر شہید کے حافظ
ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہین اس حدیث سے یہ بات سمجہی جاتی ہے کہ جو شخص ان صفتون کے ساتہہ متصف
نہین ہے وہ شہید نہوگا گو اوسکو طاعون واقع ہوا اور وہ اوس سے مرجاوے اور یہ بسبب شومی اعتراض کے
ہے کہ جس سے گہبراہٹ اور ناخوشی اللہ تعالی کی قدر سے اور کراہت اوسکی ملاقات سے پیدا ہوتی ہے
اس جگہہ فرمایا کہ شہید کے مثل اجر ہوگا با وجود اسکے کہ صراحۃً ثابت ہو چکا ہے کہ جو شخص طاعون سے مرا وہ شہید ہے
احتمال ہے کہ جو کوئی اونہین سے بسبب طاعون کے نہ مرا اوسکے لئے مثل اجر شہید کے ہو گو اوسکو درجہ شہادت
کا بعینہ حاصل نہو کیونکہ جو شخص شہید ہو سکے ساتہہ متصف ہے وہ درجہ مین زیادہ تر بلند ہے اوس سے جسکو
وعدہ دیا گیا ہے کہ اوسے مثل اجر شہید کے دیا جاویگا رہی یہ بات کہ اس امت سے جو کہ مرتکب کبیرہ ہے اوسکے لئے

طاعون رحمت وشہادت ہوگی یا نہین سو اسکا جواب یہ ہے کہ ہوگی کیونکہ اس باب مین حدیثین عام ہین اور بلاشک وہ مومن ہے مگر اتنی بات ہے کہ وہ مرتکب کبیرہ تہا اور درمیان کامل و ناقص کے درجہ مین مساوات لازم نہین آتی ہے کیونکہ درجات شہادت کے متفاوت ہین پس اوسکے لیئے بہی ایک نوع کی شہادت حاصل ہوگی **ف** مطعون کے شہید ہونے کی دلیل یہ حدیثین ہین ۱ مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ طاعون ہر مسلمان کے لیئے شہادت ہے ۲ امام احمد و بخاری نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کیا ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی ہین کہ طاعون ایک عذاب تہا اللہ جسپر چاہتا اوسکو بہیجتا تہا اور بیشک اللہ نے مومنین کے لیئے اوسکو رحمت کیا ہے پس نہین ہے کوئی شخص کہ طاعون مین واقع ہو پہر وہ صبر اور طلب اجر کرکے اپنے شہر مین ٹہیرا رہے یہ جانے کہ نہ پہونچیگی اوسکو مگر وہ چیز جو اللہ نے اوسکے لئے لکہہ رکہی ہے مگر یہ یعنی ٹہیرا رہنا اوسکے لیئے مثل اجر شہید کے ہوگا یہ حدیث پہلے بہی گذر چکی ہے ۳ امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے طاعون ایک غدہ ہے مثل غدہ البعیر کے اوسمین ٹہیرا رہنے والا مثل شہید کے ہے اور اوس بہاگنے والا ایسا ہے جیسے لڑائی سے بہاگنے و ۴ امام ابو موسی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ طاعون وخز یعنی چونکا ہے تمہارے دشمنون کا جن سے اور وہ تمہارے لیئے شہادت ہے اس حدیث کو حاکم نے روایت کیا ہے ۵ حضرت عائشہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی ہین کہ طاعون شہادت ہے میری امت کے لیئے اور چونکا ہے تمہارے دشمنون کا جن سے ایک غدہ ہے مثل غدہ البعیر کے نکلتا ہے بغلون اور مراق مین جو شخص اسمین مرجاوے وہ شہید ہے اور جو اسمین ٹہیرا رہے وہ مثل مرابط فی سبیل اللہ کے ہے اور جو اس سے بہاگے وہ مثل بہاگنے والے کے ہے لڑائی سے یہ سب حدیثین حکم کرتی ہین کہ طاعون شہادت ہے **ف** حدیث شریف مین لفظ طعن و وخز کا واقع ہوا ہے طعن اوس قتل کو کہتے ہین جو کہ نیزے سے ہو اور وخز چونکا مارنے کو کہتے ہین جو کہ آر پار نہو جاوے اور نیزہ چبہانے کو اور کسی چیز کے ملانے کو اور تہوڑی چیز کو بہی کہتے ہین **ف** حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے حدیث متقدم عائشہ رضی اللہ عنہا مین فرمایا ہے کہ مقتضا حدیث کا یہ ہے کہ یہ ثواب شہید کا اوس شخص کے لیئے ہے جو کہ بلدہ طاعون سے باہر جاوے اور رحلت

اقامت مین ثواب الٰہی کا قصد اور صدق وعدہ کی امید رکہے اور یہ جانے کہ وقوع طاعون کا اوسپر اور اوسکا پہیرنا اوس سے دونون اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہین اور بہوت وقوع کے دل تنگ نہووے بلکہ حالت صحت وبیماری دونون مین اپنے رب پر بہروسا کرے پس جو شخص کہ ان صفتون کے ساتہہ متصف ہے اور طاعون کے سوا اور بیماری مین مرا تو ظاہر حدیث یہ ہے کہ اوسکو شہید کا اجر حاصل ہوگا اور اوس شخص کے مثل ہوگا جو کہ بنیت غزو راہ خدا مین نکلا اور سوا ہی قتل کے اور کسی سبب سے مرگیا کہ اوسکو شہید کا اجر ہوتا ہے اسکی مؤید یہ روایت ہے کہ جو شخص طاعون مین مرا وہ شہید ہے اس روایت مین یون فرمایا کہ طاعون مین مرا یہ نہین فرمایا کہ بسبب طاعون کے مرا جس شخص مین یہ صفتین پائی گئین اور وفات اوسکی بعد مرور زمانہ طاعون کے ہوئی تو ظاہر حدیث یہ ہے کہ وہ شہید نہو گو طاعون ہی سے کیون نہ مرے انتہی جناب توفیق مدمجدہ فرماتے ہین کہ احادیث مذکورہ سے یہ بات بہی ثابت ہوئی کہ طاعون کی حقیقت شرعیہ وخز جنات ہے کہ بسبب عداوت کے بنی آدم کو نیزے مارتے ہین اور اس جگہہ سے اطبا کا کہنا اگبڑ گیا کہ طاعون ایک زہریلہ مادہ ہے جو کہ ورم لاتا ہے اور فساد جوہر ہوا کا اوسکا سبب ہے طاعون ووبا مین فرق یہ ہے کہ طاعون وبا سے اخص ہے کیونکہ وبا مرض عام کو کہتے ہین وہ کبہی بسبب طاعون کے ہوتا ہے کبہی اور کسی سبب سے پس ہر طاعون وبا ہے اور ہر وبا طاعون نہین ہے عمدہ ودلیل الطالب مین اسکی تفصیل خوب بسط سے لکہی ہے **ف** حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ شرح الصدور مین فرماتے ہین کہ حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے جو کچہہ کہ توجیہ حدیث شہید مین نقل کیا ہے اوسکا اقتضا یہ ہے کہ اختصاص عدم سوال کا ساتہہ شہید معرکہ کے ہو لیکن رباط کی حدیثون کا قضیہ یعنے اقتضا تعمیم ہے ہر شہید مین اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کتاب **بذل الماعون فی فضل الطاعون** مین اس بات کے ساتہہ جزم کیا ہے کہ جو شخص طاعون سے مرتا ہے اوس سے سوال نہین ہوتا ہے اسلئے کہ وہ نظیر ہے اوسکا جو کہ معرکہ مین مارا جاتا ہے اور اس بات کے ساتہہ جزم کیا ہے کہ جو شخص طاعون مین ٹہیرا رہتا ہے صبر کرتا ہے حالانکہ وہ طالب ثواب ہے جانتا ہے کہ نہین پہونچیگی اوسکو مگر وہ چیز جو اوسکے لئے لکہی گئی ہے جبکہ وہ اوسمین بغیر طعن کے مریگا تو بہی مفتون نہو گا کیونکہ وہ نظیر ہے مرابط کا حافظ نے اسکو اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ نہایت متجہ ہے **فائدہ** شیخ رملی رحمہ اللہ نے بہ نسبت اپنے

باپ کے اور ایک جماعت اہل علم کے یہ کہا ہے کہ رفع وبا و طاعون کے لئے قنوت پڑہنا مستحب ہے کیونکہ یہ
حوادث عظیمہ سے ہے اور ائمہ قائل ہین کہ نازلہ کے واسطے دعا مستحب ہے رافعی و نووی رحمہا اللہ فرماتے
ہین کہ قنوت سارے نوازل مین جیسے وبا وغیرہ مشروع ہے جبکہ قنوت واسطے ازالہ عدو کے کہ شہادت
عظمی کا سبب ہے مستحب ہے تو وبا کے لئے اوسکا مستحب ہونا اولی ہے اور مجرب برائے دفع طاعون سے
کثرت درود ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللھم صل علی سیدنا محمد النبی الامی
وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم

فصل صدیق کے بیان مین

یعنی جنسے قبر مین سوال نہین ہوتا ہے اونمین سے ایک صدیق ہے لغت مین صدیق اوسکو کہتے ہین جو کہ
بہت سچ بولے حضرت شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ تفسیر عزیزی مین فرماتے ہین کہ صدیق وہ ہے جسکی
قوت نظریہ مثل قوت نظریہ انبیاء کے کامل ہو اور ابتداء عمر سے جھوٹ بولنا اور دو رویہ بات کہنا اوسکی شان نہ
ہو اور مقدمات دینی مین اخلاص تمام ظاہر ہو کہ اوسمین حظ نفس کا شائبہ اصلا نہو صدیق کے علامات یہ ہے
کہ اپنے عزم مین تردد نکرے اور نماز مین ہرچند سخت حادثہ پیش آجائے تو وہ داہنے بائین التفات نکرے اور
ظاہر باطن برابر ہو کسی کو لعنت نکرے علم تعبیر خوب جانتا ہو انتہی قرطبی رحمہ اللہ نے صدیق سے سوال
نہونے کی یہ وجہ لکھی ہے کہ جبکہ شہید کو فتنہ قبر نہین ہوتا ہے تو صدیق تو اوس سے مرتبہ و اجر مین بڑہکر ہے
وہ زیادہ تر اسکے لائق ہے کہ اوسکو فتنہ نہو کیونکہ قرآن شریف مین صدیق کو شہید پر مقدم کیا ہے فاولئک مع
الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین اور مرابط کے
حق مین جو کہ شہید سے رتبے مین کم ہے یہ آیا ہے کہ وہ مفتون نہین ہوتا ہے تو پہر اوسکا کیا کہنا جو کہ مرابط سے
اور شہید سے رتبے مین برتر ہے انتہی چونکہ اس قول کی بنا صرف قیاس پر ہے اس لئے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ
نے بعد نقل اس قول کے فرمایا ہے کہ صحیح حدیثین اس قول کو رد کرتی ہین اور بیان کرتی ہین کہ صدیق سے
قبر مین سوال ہوتا ہے جیسے غیر صدیق مسئول ہوتا ہے دیکہو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جو کہ صدیقون
کے سردار ہین جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو خبر دی کہ فرشتے قبر مین سوال کرتے ہین تو اونہون نے

عرض کیا کہ مین اپنی اس حالت پر ہونگا جیسا مین اب ہون آپ نے فرمایا ہان الحدیث اور یہ خاصیت جسکے ساتھہ شہدا
مخصوص ہین یعنے قبر مین سوال نہونا اس سے یہ بات لازم نہین آتی ہے کہ اسکے حکم مین صدیق بہی اونکے شریک ہوون کو
صدیق اونسے رتبے مین اعلیٰ ہی کیون نہ ٹھہرین کیونکہ شہید کے خواص کبہی اوس شخص سے منتفی ہوتے ہین
جو کہ شہید سے افضل ہے اگرچہ وہ شہید سے درجے مین برتر ہے کیون نہو سمجھا اون علما کے جو اسکے قائل ہین
کہ صدیق سے سوال نہین ہوتا ہے حکیم ترمذی صاحب نوادر الاصول بہی ہین انکے لفظ یہ ہین کہ یفعل اللہ
ما یشاء یعنی اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے اسکی تاویل واللہ اعلم ہمارے نزدیک یہ ہے کہ اوسکی مشیت سے ایک
بات یہ ہے کہ وہ کئی قومون کا مرتبہ سوال سے بلند کردے یعنی اونسے سوال نہوا اور وہ صدیق و شہید ہین۔
سید محمد بن اسمعیل مرحوم فرماتے ہین کہ اسمین جو نقصان ہے وہ مخفی نہین ہے یعنی وہی جو حافظ ابن قیم رحمہ اللہ
نے بیان فرمایا اسی لیئے ثمار التنکیت مین فرمایا ہے کہ حجت ما نحن فیہ مین سمع ہے نہ قیاس کیونکہ عقل و اجتہاد کو
امور برزخ و آخرت مین دخل نہین ہے اور اس مدعا مین ورود سمع نہین ہوا ہے پس ماورد پر اقتصار کرنا عین
احتیاط ہے دین مین لیکن حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ نے قرطبی و حکیم ترمذی کے قولون کو ابیات و شرح الصدور
مین نقل فرمایا ہے اور کسی طرح کا کلام اونپر نہین کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسکے قائل ہین کہ صدیق سے
سوال نہین ہوتا واللہ اعلم

فصل بیان مین سوال حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کتاب الروح مین فرماتے ہین کہ انبیاء علیہم السلام مین اختلاف کیا ہے کہ اونسے قبر مین سوال
ہوتا ہے یا نہین دو قول پر اور یہی دو وجہ ہین مذہب امام احمد رضہ وغیرہ مین امام سیوطی نے انبیاء علیہم السلام سے
سوال نہونے کی بنا اسپر کی ہے کہ جب صدیق سے سوال نہین ہوتا تو نبی سے بالاولیٰ نہو کیونکہ نبی کا مرتبہ صدیق
سے بڑھکر ہے پس وہ اس کرامت عظیمہ کے ساتھہ زیادہ تر مستحق ہے اور اس جگہہ سے قطعًا معلوم ہوا کہ انبیاء و
رسل سے سوال نہین ہوتا اس قول کو تنہا قرطبی نے نہین کہا ہے بلکہ بہت سے امام اور بہت سے لوگ اسکے قائل
ہین نسفی نے اپنی کتاب یعنی بحر الکلام مین انبیاء سے سوال نہونیکے ساتھہ جزم کیا ہے عبارت اونکی کتاب مذکور
مین یہ ہے کہ انبیاء اور اطفال مؤمنین پر نہ حساب ہے نہ عذاب قبور نہ سوال منکر نکیر انتہیٰ النسفی رحمہ اللہ نے

اس دعوی پر کوئی دلیل ذکر نہین فرمائی سیوطی رحمہ اللہ نے شرح الصدور مین اس مسئلے سے تعرض فرمایا علامہ
سعد الدین رحمہ اللہ نے اس مسئلے مین اختلاف نقل کیا اور فرمایا کہ بعض اہل علم اسکا اثبات کرتے ہین بعض
نے نفی کی ہے سیوطی رحمہ اللہ نے ابیات مین فرمایا ہے کہ یہ اختلاف مشکل ہے اسلیئے کہ ہم نہین کہہ سکتے ہین
کہ انبیاء علیہم السلام سے سوال ہوتا ہے سید صاحب مرحوم شرح مین فرماتے ہین کہ سیوطی رحمہ اللہ کا یہ قول
کہ رسل سے سوال نہ ہونیکے ساتھہ قطع یعنی یقین حاصل ہو گیا عجیب ہے کیونکہ اونہون نے انبیاء کے سوال نہ
ہونے کا قیاس اسپر کیا تہا کہ صدیقین سے سوال نہین ہوتا ہے اور یہ باب قیاس اولی سے ہے اور مقیس علیہ
پر کوئی دلیل ظنی بہی قائم نہین ہے پس کیونکر کہہ سکتے ہین کہ حکم مقیس علیہ کا قطعی ہے ہان یہ قطع بغیر
تقدیر و برہان و وحی و کتاب منیر کے ہے اگر یون کہتے کہ نفی سوال کا بہی قول ہے تو یہ قطعی کہنے سے سہل تہا
اور یہ جو فرمایا کہ خلاف مشکل ہے سو اسمین کچہہ اشکال نہین ہے کیونکہ اونکا استدلال صرف قیاس سے تہا
اور اوسکا حال تمہین معلوم ہی ہو گیا اب کچہہ اشکال خلاف مین نہین رہا بلکہ اشکال تو نفی سوال مین ہے
اسلیئے کہ انبیاء علیہم السلام کے لیئے کوئی تخصیص نہین آئی ہے مگر قیاس اور وہ تمکو معلوم ہی ہو گیا تعجب تو یہ ہے
کہ سیوطی رحمہ اللہ نے شرح الصدور مین یہ نہین ذکر کیا کہ انبیاء و رسل مسئول نہین ہوتے باوجود اسکے کہ جن
لوگون سے سوال نہین ہوتا ہے اونکا ذکر کیا ہے شہید و مطعون و صدیق وغیرہم کا شمار کیا ہے مگر
انبیاء کا ذکر نہین فرمایا انتہٰی نیکساری نے نبی سے سوال نہ ہونے کی یہ دلیل ذکر کی ہے کہ قبر مین میت سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سوال کرتے ہین اور یون کہتے ہین کہ تو اس شخص کے حق مین کیا کہتا ہے
پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خود آپکے نفس شریف کا کیا سوال کرین سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ
یہ مجرد استبعاد ہے کیونکہ سوال تنہا اسی بات سے نہین ہوتا ہے بلکہ اول رب کا سوال کرتے ہین پہر دوبارہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پوچھتے ہین اور آپ کے نفس شریف کے سوال کرنیسے کون مانع ہے حالانکہ
اللہ تعالی نے رسل سے سوال کیا کہ تمکو تمہاری امتون نے کیا جواب دیا باوجود اسکے کہ وہ اوس جواب کو
جانتا ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا ہے یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم الآیہ اور نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اپنے تشہد مین فرماتے تہے اشہد ان محمدا رسول اللہ غرضکہ نفی سوال پر دلائل غیر ظاہر ہین

ہین اور دخول انبیاء علیہم السلام کا عموم مین ظاہر ہے زیادہ تر قریب بحق میرے نزدیک یہ ہے کہ اس مسئلے مین توقف کرین

فصل سوال ملائکہ علیہم السلام کے بیان مین

فاکہانی رحمہ اللہ نے کہا کہ ملائکہ مین ظاہر یہ ہے کہ اونسے سوال نہین ہوتا ہے حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے ابیات مین فاکہانی کا قول صرف اسی قدر ذکر کیا ہے کوئی دلیل اونکی بیان نہین کی اور نہ شرح الصدور مین اونکا کلام ذکر کیا گویا اونکی دلیل فرشتون سے سوال نہونیکی یہی ہے کہ حدیثون کے اکثر الفاظ مین انسان و ابن آدم کا ذکر آیا ہے حالانکہ احادیث مین عبد مومن کا لفظ بھی وارد ہوا ہے اور یہ عام ہے آدمی و فرشتے اسمین داخل ہین اور خود سیوطی رحمہ اللہ ثابت کر چکے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملائکہ کی طرف بھی مبعوث ہین پس وہ بھی آپ کی امت ہوئے حلیمی و قونوی رحمہما اللہ نے کہا ہے کہ جن بمثل انس کے ہین سوال و حساب مین اور دخول جنت و نار مین رہے فرشتے سو اشبہ یہ ہے کہ اونکے اعمال لکھے نہین جاتے ہین بلکہ کاتب اعمال تو خود وہی فرشتے ہین اگر انکے اعمال لکھے جاوین تو چاہئے کہ ہر فرشتہ دوسرے فرشتے کی طرف محتاج ہووے و ہلم جرا فرشتون سے حساب نہونیکی یہ وجہ ہے کہ انکے واسطے گناہ نہین ہین اور جنت مین بشر غیر محاسب کے کثیر نہین ہین رہی یہ بات کہ انکو ثواب ہوتا ہے یا نہین سو علماء نے کہا ہے کہ انکا ثواب یہی ہے کہ تکلیف انسے اوٹھائی گئی ہے اسلئے کہ یہ کہا ہے نے پینے جماع کرنے کی لیاقت نہین رکھتے ہین کہ جسطرح بنی آدم جنت مین وارد ہونگے اوسطرح یہ بھی وارد ہون اور یہ بھی احتمال ہے کہ سوای رفع تکالیف کے کسی اور نعمت کے ساتھہ منعم ہون جسکو اللہ تعالی نے اونکے لئے تیار کر رکھا ہو کہ ہماری عقلون کا وہانتک حصول نہو کیونکہ اللہ سبحانہ ارشاد فرماتا ہے کہ مینے اپنے نیک بندون کے لئے وہ چیز تیار رکھی ہے جسکو نہ کسی آنکھہ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی بشر کے دل پر اوسکا خطرہ گذرا لیکن سید محمد بن اسمعیل رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ اقرب اس مسئلے مین توقف ہے خصوصاً جبکہ کسی حدیث مین یہ بات بھی نہ آئی ہو کہ فرشتے بعد موت کے مدفون ہوتے ہین نہ یہ آیا ہو کہ بعد فنا ہونے کے اونکے لئے کوئی مستقر ہے گو یہ بات سوال مین شرط نہو پھر مینے فتح الباری مین دیکھا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہین واما الملائکۃ سو مین نہین جانتا ہون کہ کسینے اسکا ذکر کیا ہو اور جو بات کہ ظاہر ہے وہ یہ ہے کہ انسے سوال نہین کیا جاتا ہے

کیونکہ سوال اوس شخص کے ساتھہ خاص ہے جسکی شان سے مدفون ہونا ہوا انتہی سید صاحب مرحوم فرماتے ہین یعنی وہ شخص اون لوگون مین سے ہو جو کہ مقبور ہوتے ہین اور اونکی شان وعادت یہی ہو گو اتفاقاً بعض اونمین سے مقبور نہون جیسے وہ شخص جسکو درندے پرندے وغیرہ کہا جاوین ٭

وصل سوال جن کے بیان مین

حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین کہ دلیلین سوال کی جنون کو شامل ہین سو اون سب سے سوال ہوتا ہے یعنی اسلیئے کہ لفظ عبد ومیت کا اونپر صادق ہے اور یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی طرف بھی مبعوث ہین پس انکا حکم سارے احکام مین آپ کی امت کا حکم ہے اور جسطرح کہ آپ انس کی طرف مبعوث ہین اوسی طرح جنون کی طرف بھی بھیجے گئے ہین اسپر اجماع قائم ہو چکا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ وحی کیا گیا طرف میرے یہ قرآن تاکہ ڈراؤن مین تمکو ساتھہ اوسکے اور اوسکو جسکو وہ پہونچا اور اسمین شک نہین ہے کہ جنون کو قرآن پہونچا جیسا کہ قرآن شریف مین وارد ہوا ہے اور جبکہ پھیر دیا ہمنے تیری طرف ایک گروہ کو جن سے سنتے تھے وہ قرآن کو پس سارے جنون سے مثل انس کے سوال ہوتا ہے مومن ہون یا کافر خواہ منافق جو لوگ جنون مین سے مطیع ہین اونکو ثواب ہوگا اور جو گنہگار ہین اونپر عذاب کیا جاویگا جیسا انس کا حال ہے اگر کوئی کہے جبکہ سارے احکام جنون کو لازم ہوئے تو چاہیئے تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف مین آمد وشد رکھتے علم سیکھتے حالانکہ یہ منقول نہین ہوا ہے کہ وہ سوائے دوبار کے بلکہ سہ دفعہ مین اور کبھی آپکے پاس آئے ہون باوجود اسکے کہ ہجرت کے بعد سے اکثر شریعت نئی ہوگئی تو یہ کہنا ٹھیک نہین ہے کیونکہ منقول نہونے سے یہ نہین لازم آتا ہے کہ وہ آپکے ساتھہ جمع نہوئے ہون اور آپ کی مجلس شریف مین حاضر نہوئے ہون اور بدون رویت مومنین حاضرین محفل برکت منزل کے آپ کا کلام نہ سنا ہو بعض معتزلہ سے جو کہ انکار وجود جن کا منقول ہوا ہے سو یہ کچھہ چیز نہین ہے کیونکہ جو شخص قرآن شریف کی تصدیق کرتا ہے وہ جن کے وجود کا قائل ہے یہی احادیث صحیحہ جو کہ وجود جن وشیاطین مین وارد ہوئی ہین سو وہ بیشمار ہین اسیطرح اشعار واخبار عرب وعجم انکے وجود کی شہادت دیتے ہین پس انکے وجود مین نزاع کرنا ایسی چیز مین مکابرہ

کہنا ہے جوکہ تواتر سے معلوم ہے دوسرے یہ ایک ایسا امر ہے کہ عقل کو اسکا محال نہین ہے اور حس اسکی تکذیب نہین کرتی ہے مومن جن میں کئی قول ہین ایک قول یہ ہے کہ سوای نجات کے دوزخ سے اور کوئی ثواب اسکے لئے نہین ہے اسکے بعد مثل چوپایون کے انسے کہا جاویگا کہ مٹی ہوجاوین یہ قول حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کا ہے ابن حزم رحمہ اللہ نے اونسے نقل کیا ہے ابن ابی الدنیا نے لیث رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے انہون نے کہا ثواب جن کا یہ ہے کہ وہ دوزخ سے پناہ دئے جاوینگے پہر اونسے کہا جاویگا کہ تم مٹی ہوجاؤ مثل بہائم کے دوسرا قول یہ ہے کہ طاعت پر اونکو ثواب ملتا ہے اور معصیت پر اونکو عقاب ہوتا ہے یہ قول ابن ابی لیلی امام مالک امام شافعی امام احمد صاحبین رضی اللہ عنہم کا ہے اور امام اعظم رضی اللہ عنہ سے بہی منقول ہے ابن حزم رحمہ اللہ نے ملل و نحل میں کہا ہے کہ جمہور ناس اسپر ہین کہ وہ جنت مین داخل ہونگے ابن ابی رحمہ اللہ نے کہا کہ جن کے لئے ثواب ہے ہمنے اسکا مصداق کتاب اللہ مین پایا ہے ولکل درجات مما عملوا یعنی ہر ایک کے لئے درجے ہین اوس چیز سے جو اونہون نے عمل کیا واللہ اعلم بالصواب ؁

فصل بیچ بیان سوال نابالغ بچون کے

جاننا چاہیے کہ مسلمانون کے بچے جوکہ بلوغ سے پہلے مرجاتے ہین انہین علماء کے دو قول ہین ایک یہ کہ انسے سوال نہین ہوتا ہے سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ یہی قول ارجح ہے نسفی رضی اللہ عنہ نے جوکہ متقدمین حنفیہ سے ہین اسی قول کے ساتھ جزم کیا ہے چنانچہ انکا قول پیشتر گزرچکا کہ اطفال مومنین اور انبیاء علیہم السلام سے سوال نہین ہوتا ہے یہ بات معلوم ہے کہ منجملہ عذاب قبر کے ایک سوال بہی ہے سو جب بچون پر عذاب ہی نہین ہوتا ہے تو اونسے سوال بہی نہونا چاہیے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح کے تیرہوین مسئلے مین لکہا ہے کہ اطفال مین لوگون نے اختلاف کیا ہے کہ آیا قبر مین اونکا امتحان ہوتا ہے یا نہین دو قول پر اور یہی دو وجہ ہین اصحاب امام احمد رضی اللہ عنہ کے لئے جو لوگ سوال اطفال کے قائل ہین اونکی دلیلین یہ ہین اونپر نماز پڑہنا اونکے لئے دعا کرنا عذاب و فتنۂ قبر کے بچاؤ کے واسطے اللہ تعالی سے سوال کرنا مشروع ہے جیسا کہ امام مالک رحمہ اللہ نے مؤطا مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے ایک چھوٹے بچے پر نماز پڑہی پس اونکی دعا سے یہ سنا گیا کہ الٰہی

تو اوسے عذاب قبر سے بچا ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں وارد ہوا ہے کہ کسی چھوٹے بچے کا جنازہ لیکے اونپر سے گذرے وہ روئیں اونسے کہا گیا ای ام المومنین آپ کیوں روتی ہیں فرمایا میں اس بچے پر روئی خوف سے دباؤ قبر کے اخرجہ علی بن معبد ۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں وارد ہوا ہے کہ وہ منفوس پر نماز پڑہتے جسنے کبہی کوئی گناہ نہیں کیا پہر کہتے ای اللہ تو اوسے عذاب قبر سے پناہ دے اسکو ہناد بن السری نے روایت کیا ہے کہتے ہیں کہ اللہ تعالی بچوں کی عقلوں کو کامل فرما دیتا ہے تاکہ وہ اپنے منازل کو پہچانیں اور سوال کا جواب اونکو الہام کر دیتا ہے اور کہتے ہیں کہ بہت سی حدیثیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ آخرت میں اونکا امتحان ہوتا ہے اشعری نے اہل سنت و حدیث سے حکایت کیا ہے کہ جب یہ آخرت میں ممتحن ہوتے ہیں تو قبور میں اونکے امتحان سے کون مانع ہے دوسروں نے جو کہ عدم سوال کے قائل ہیں یہ جواب دیا ہے کہ سوال ایسے آدمی سے ہوتا ہے جو کہ رسول کو جانتا سمجھنے والے کہ پہچانتا ہو اوس سے پوچھتے ہیں کہ رسول کے ساتھ ایمان لایا اور اوسکی طاعت قبول کی یا نہیں اور کہتے ہیں تو اس شخص کے حق میں کیا کہتا تہا جو تم میں بہیجا گیا تہا رہا وہ بچہ جسے کسی طرح کی تمیز نہیں ہے اوس سے کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے اور اگر یہ بات ہے کہ قبر میں اوسکی عقل پہیر لائی جاتی ہے تو جس چیز کی معرفت کی اوسکو قدرت نہیں ہے نہ وہ اوسکو جانتا ہے ایسی چیز کا سوال اوس سے کرنا ہی بیفائدہ ہے بخلاف امتحان اطفال کے آخرت میں اسلیئے کہ اللہ تعالی ایک رسول کو اونکی طرف بہیجیگا اور اپنے حکم کی فرمانبرداری کا امر فرماویگا اور اونکی عقلیں اونکے ہمراہ ہونگی جو رسول کا مطیع ہوگا اوسے نجات ہوگی اور جو اوسکی نافرمانی کریگا وہ آگ میں داخل ہوگا یہ امتحان ایسی چیز کے ساتھ ہوگا جسکو وہ اوس وقت کر سکیں گے نہ یہ کہ اون امر سے سوال ہوگا جو کہ دنیا میں طاعت و عصیان سے گذر چکا مثل سوال فرشتوں کے قبر میں رہی حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سو قولہ اوس سے یہ مراد نہیں ہے کہ عقوبت بچے کی کسی نیک کام کے ترک کرنے پر یا کسی معصیت کے کرنے پر ہوگی کیونکہ اللہ تعالی کسیکو عذاب نہیں کرتا ہے مگر عمل گناہ پر بلکہ عذاب قبر سے مراد کبہی الم ہوتا ہے جو کہ کسی سبب سے میت کو حاصل ہو جاتا ہے نہ اوسکی عقوبت ایسے عمل پر جو اوسنے نہیں کیا دیکہو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک میت عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے گھر والوں کے

اوسپر یعنی وہ بسبب رونے اپنے لوگون کے رنجیدہ و دردناک ہوتا ہے نہ یہ کہ زندہ کے گناہ کے سبب سے اوسپر عذاب ہوتا ہے اللہ سبحانہ فرماتا ہے ولا تزر وازرۃ وزر اخری اور یہ ویسی بات ہے کہ آپ نے فرمایا سفر ایک ٹکڑا ہے عذاب سے پس عذاب اعم ہے عقوبت سے یعنی عذاب عقوبت و رنج و الم کو شامل ہے اسمین کوئی شک نہین ہے کہ قبر مین آلام و ہموم و غموم و تکالیف اتنی ہین کہ اونکا اثر بچے تک سرایت کرتا ہے اور وہ بسبب اوسکے متالم ہوتا ہے سو اسی لیے نماز پڑہنے والے کے واسطے مشروع ہے کہ وہ اللہ تعالی سے سوال کرے کہ وہ اوسکو اوس عذاب سے بچاوے امام نووی رضی اللہ عنہ اذکار مین فرماتے ہین کہ شیخ امام ابو عمرو بن صلاح رحمہ اللہ اس تلقین سے پوچھے گئے یعنی وہ تلقین جو بعد موت کے ہوتی ہے پس اونہون نے اپنے فتاوی مین فرمایا کہ ہم اوسکو اختیار کرتے ہین اور اوسکے ساتھ عمل کرتے ہین اور ایک جماعت نے ہمارے خراسانی اصحاب سے اوسکو ذکر کیا ہے کہا اسمین ہمکو ایک حدیث ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے اور اوسکا اسناد قائم نہین ہے لیکن شواہد اور عمل اہل شام سے جو کہ قدیما اوسکو کرتے آئے ہین حدیث مذکور قوی ہوگئی ہے رہی تلقین شیر خوار بچے کی سو اوسکے لئے کوئی ایسا مستند نہین ہے جسپر اعتماد کیا جائے اور نہ ہم اوسکو جائز کہتے ہین واللہ اعلم انتہی پس نووی و ابن الصلاح کے کلام سے معلوم ہوا کہ صبی کو تلقین نکرین اور اسکا مقتضا یہی ہے کہ صبی سے سوال نہو کیونکہ تلقین فرع ہے سوال کی پس اگر سوال کے قائل ہون تو تلقین کے بہی قائل ہونگے ورنہ خیر صواب یہ ہے کہ بچے کو مطلقا تلقین نکرین شیر خوارہ ہو یا اس سے بڑا جبتک کہ بالغ ومکلف نہو جاوے فتح الباری مین کہا ہے کہ طفل غیر ممیز مین اختلاف کیا ہے قرطبی رحمہ اللہ نے تذکرہ مین سوال کے ساتھ جزم کیا ہے اور یہ حنفیہ سے بہی منقول ہے اور بہت سے شافعیہ نے عدم سوال کے ساتھ جزم کیا ہے اور تلقین باقی کو مستحب کہا ہے سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہین کہ مطلقا تلقین مین کوئی دلیل نہین ہے زرکشی نے کہا ہے کہ بچے سے قبر مین ہرگز سوال نہین ہوتا ہے

وصل

بعض کہتے ہین کہ ہر ایک طفل سے سوال ہوتا ہے اونکے لئے عقل کامل حاصل ہوتی ہے جو عہد کہ زمانہ قدیم

مین لعالم ذر لیا گیا تہا اللہ تعالی اوسکا جواب اطفال کو الہام فرماتا ہے ضحاک رحمہ اللہ امام تفسیر کا بہی یہی قول ہے

حکایت حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور مین لکہا ہے کہ ابن جریر نے جویبر سے روایت کیا ہے کہا ضحاک کا ایک بیٹا چہہ دن کی عمر کا مر گیا اونہون نے کہا جبکہ تو میرے بیٹے کو لحد مین رکہے تو اوسکا مونہہ ظاہر کر دینا اور اوسکی گرہ کہولدینا وہ بٹہایا جاویگا اوس سے سوال ہوگا مین نے کہا اوس سے کس چیز کا سوال ہوگا کہا میثاق کا سوال ہوگا جسکا اقرار آدم کی پیٹہہ مین کیا تہا انتہی اور بزازیہ رحمہ اللہ نے جو ائمہ حنفیہ سے ہین اسی قول کے ساتہہ فتوی دیا ہے قرطبی و فاکہانی او ایک جماعت علماء کبار نے اسی کے ساتہہ جزم کیا ہے شرح الصدور مین یون ہے کہ قرطبی کا جزم اس بات کے ساتہہ ہے کہ اطفال کے لئے عقل کامل کیجاتی ہے تا کہ وہ اپنے منزلہ و معاد کو پہچانین اور جس بات کا اونسے سوال ہوگا اوسکا جواب اونکو الہام کیا جاویگا ابیات مین یہ کہا ہے کہ یونس شافعی رحمہ اللہ نے تصریح کی ہے کہ طفل کی تلقین کرنا مستحب ہے اور اپنے تتمہ مین بزمانہ قدیم یہ کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو تلقین فرمائی سولہ مہینے کی عمر مین اونکا انتقال ہوا تہا اسی طرح قاضی حسین نے اپنے تعلیقہ مین اور ابن فورک نے نظامی مین حکایت کی ہے سبکی رحمہ اللہ نے اس اثر کو غریب کہا ہے یعنی کتب علم مین اس اثر بے خبر کا کچہہ اتا پتا نہین چلتا ہے سید صاحب مرحوم نے فرمایا کہ اس خبر کے لئے کوئی سند نہین پائی گئی یہ اثر صحت سے نہایت دور تر ہے **فت** ابن فورک بضم فا و سکون وا و محمد بن حسن بن فورک علامہ زاہد متکلم اصولی اصبہانی نزیل نیسابور ہین انہون نے مسند ابوداؤد کو ابی فارس وغیرہ سے سنا اور انسے بیہقی وغیرہ نے اخذ کیا یہ فرقہ کرامیہ پر بہت سخت تہے انکی ایک تالیف بغایت عمدہ ہے سنہ ٤٠٦ چار سو چہہ مین زہر سے انکی وفات ہوئی رضی اللہ عنہ ٭

وصل

مسئلہ سوال صبی مین درمیان علماء کے خلاف منتشر ہے نقل کلام ابن قیم کی کتاب الروح مین اور نقل کلام نسفی کی بحر الکلام مین پیشتر گذر چکی کمال الدین ابن الہمام رحمہ اللہ جو کہ متاخرین حنفیہ سے ہین انہون نے جزم کیا ہے کہ سوال و حساب اطفال سے نہین ہوتا ہے نہ اونپر عذاب ہے نووی رحمہ اللہ نے روضہ مین تلقین کو بالغ کے ساتہہ خاص فرمایا ہے یہ اسپر دلیل ہے کہ اطفال سے سوال نہین ہوتا ہے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے

بھی اسی کے ساتھ فتوی دیا ہے شیخ ابن شجاع رحمہ اللہ جو کہ سادۂ حنفیہ سے ہین کہتے ہین کہ اطفال سے سوال
ہوتا ہے اور اسی طرح انبیاء علیہم السلام سے لیکن اگر یہ بات انبیاء کے حق مین صحیح ہو جاوے تو وہ تشریف
و تعظیم و تکریم کا سوال ہوگا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا ظاہر یہ ہے کہ سوال طفل ممیز کے حق مین منع نہین
ہے اور غیر ممیز مین منع ہے جب ہم یہ کہین کہ اطفال سے سوال ہوگا تو احتمال ہے کہ فائدہ اسمین اونکی تعلیم
ہے بایں حیثیت کہ وہ اپنے رب سے سوال کیے جاوینگے وہ جواب دینگے جسطرح اونپر نماز پڑھی جاتی ہے باوجود
اسکے کہ اونکے لیے کوئی گناہ نہین ہے ابن شجاع نے اپنے قول مین لفظ سوال کو نکرہ ذکر کیا ہے یہ تنکیر
اسی طرف اشارہ کرتی ہے پس وہ سوال مثل سوال بالغون کے نہین ہے طفل سے سوال کرنے اور اوسپر
نماز پڑھنے مین اوسکے درجے بلند ہوتے ہین اور یہ احتمال بھی ہے کہ فائدہ اوسے سوال کرنے مین یاد دہی
ہے میثاق کی جسکا اقرار عالم ذر مین کیا تھا معتمد بات یہ ہے کہ مطلقاً اونکے لئے کوئی سوال نہین ہے یہی
تلقین حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی سو وہ ثابت نہین ہوئی جیسا کہ گزر چکا **ف** واحدی نے البسیط مین کہا
کہ صبی کو طفل کہتے ہین جب کہ وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا بالغ ہونے تک لڑکے لڑکی دونون کو طفل
کہتے ہین چونکہ یہاں ذکر عہد و میثاق کا آگیا اسلئے کچھہ ذکر اوسکا بھی کر دینا چاہیے تاکہ فائدہ تام ہو +
ف ترجمان القرآن مین تفسیر حافظ ابن کثیر سے نقل فرمایا ہے کہ باقی رہا سمجھ کر ایک مسئلہ جسمین ائمہ رحمہم اللہ تعالی کا اختلاف
ہے قدیماً و حدیثاً وہ مسئلہ یہ ہے کہ جو لڑکے چھوٹی عمر مین مر گئے اور اونکے آبا کفار تھے اونکا حکم کیا ہے اسی طرح
مجنون اور بہرے اور بڈھے کا جو سٹھیا گیا ہے اور وہ شخص جو کہ فترت مین مر گیا ہے اور اوسکو رسول کی
دعوت نہین پہونچی سو انکی شان مین احادیث آئی ہین ہم اونکا ذکر اس جگہہ کرتے ہین بعون اللہ وتوفیقہ
پہر ایک فصل تلخیص مین کلام ائمہ کے ذکر کرینگے واللہ المستعان **حدیث اول** اسود بن سریع رفعاً
کہتے ہین چار شخص دن قیامت کے حجت کرینگے ایک بہرا مرد جو کہ کچھہ نہین سنتا دوسرا مرد احمق تیسرا مرد ہرم یعنی
بوڑھا چوتھا وہ مرد جو فترت مین مر گیا ہے بہرا کہیگا ای رب اسلام آیا مین کچھہ سنتا نہ تھا احمق کہیگا ای رب
اسلام آیا اور بچے مجھکو مینگنیاں مارتے تھے بوڑھا کہیگا ای رب اسلام آیا اور مین کچھہ سمجھتا نہ تھا اور جو فترت
مین مر گیا ہے وہ کہیگا ای رب تیرا کوئی رسول میرے پاس نہین آیا اللہ اون سے عہد لیگا کہ وہ اوسکی

اطاعت کرین پہر اونکو حکم بہیجیگا کہ دوزخ مین جاؤ سو قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہ مین ہے جان محمدؐ کی اگر وہ دوزخ مین
جاتے تو وہ اونپر برد و سلام ہوجاتے رواہ احمد دوسری اسناد مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ لفظ آخر
مین آیا ہے کہ جو کوئی اونمین سے داخل نار ہوگا آگ اوسپر برد و سلام ہوجائیگی اور جو داخل نہوگا وہ طرف آگ
کے گہسیٹا جائیگا وکذا رواہ اسحاق بن راہویہ و رواہ البیہقی فی کتاب الاعتقاد بسندہ
وقال ہذا اسناد صحیح وکذا رواہ حماد بن سلمہ عنہ نحوا بلفظ کا مربیل الی الجنۃ
فذکر نحوہ و رواہ ابن جریر وقال ثم قال ابو ہریرۃ اقرؤا ان شئتم وما کنا معذبین حتی نبعث
رسولا وکذا رواہ معمر عنہ موقوفا **حدیث دوم** یزید بن ابان کہتے ہین ہمنے انس بن مالک سے
کہا ای ابا حمزہ تم حق مین اطفال مشرکین کے کیا کہتے ہو کہا حضرتؐ نے فرمایا ہے اونکے لیے سیئات نہین
کہ وہ معذب ہون اور اہل نار مین ہون اور نہ اونکے لیے حسنات ہین کہ اونکو بدلا ملے اور اہل جنت مین ہون
رواہ ابو داؤد الطیالسی **حدیث سوم** انس رضی اللہ عنہ مرفوعا فرماتے ہین لائینگے چار شخصون
کو دن قیامت کے مولود اور معتوہ یعنی مجنون اور وہ شخص جو مرا ہے فترت مین اور شیخ فانی ہر ایک کلام کریگا
اپنی حجت سے رب تبارک وتعالی آگ کی ایک گردن سے فرمائیگا ظاہر ہو اور اونسے فرمائیگا مین اپنے بندون
کی طرف رسول بہیجتا تہا اونہین مین سے اور اب خود مین اپنا رسول ہون طرف تمہارے تم داخل ہو اس
آگ مین پس جسپر بدبختی لکہی گئی ہے وہ کہیگا مین کیونکر داخل ہون مین تو اس سے بہاگتا تہا اور جسپر سعادت
لکہی گئی ہے وہ چلکر آگ مین جلد گہسیگا اللہ فرمائیگا تم میرے رسولون کی سخت تکذیب و معصیت کرتے
پہر اونکو جنت مین اور انکو دوزخ مین داخل کریگا رواہ ابو یعلی وہکذا رواہ البزار باسنادہ مثلہ
حدیث چہارم براء رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال اطفال مسلمین کا کیا
فرمایا ہم مع آبائہم پہر سوال اولاد مشرکین کا کیا فرمایا ہم مع آبائہم کہا ای رسول خدا وہ کیا کرتے تہے فرمایا اللہ
اعلم بہم رواہ ابو یعلی و رواہ عمر بن ذر عن عائشۃ فذکرہ **حدیث پنجم** ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعظیم کی شان مسئلہ کی اور فرمایا جسدن قیامت کا دن ہوگا اہل جاہلیت آئینگے
اپنے اوزار اپنی پشت پر اوٹہائے ہوئے اونکا رب اونسے سوال کریگا وہ کہین گے ای رب تو نے ہمارے پاس

کوئی رسول نہین بہیجا اور نہ کوئی حاکم ہمارے پاس آیا اگر تو ہمارے پاس رسول بہیجتا تو ہم سب بندون مین زیادہ تر مطیع تیرے ہوتے اللہ تعالی فرمائیگا بہلا اگر اب مین تمکو حکم دون تو تم میری اطاعت کروگے وہ کہینگے ہان اللہ تعالی اونکو حکم دیگا کہ تم جاکر جہنم مین داخل ہو وہ روانہ ہونگے جب قریب جہنم کے جائین گے اوسکا تغیظ اور چلانا سنین گے رب کے پاس واپس آکر کہینگے ای رب تو ہمکو اس سے نکال یا پناہ دے اللہ تعالی کہیگا کیا تمنے یہ زعم نہین کیا تہا کہ اگر مین تمکو کوئی حکم دونگا تو تم میری اطاعت کروگے پہر اسپر اونسے عہد لیگا اور فرمائیگا جاؤ داخل ہو آگ مین وہ چلینگے یہانتک کہ جب اوسکو دیکہین گے تو ڈر جائینگے اور واپس آکر کہینگے ای رب ہم اوس سے ڈرتے ہمکو اوسمین داخل ہونیکی طاقت نہین ہے تب اللہ فرمائیگا جاؤ اوسمین ذلیل ہوکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر پہلی بار داخل ہوجاتے تو دوزخ اونپر برد وسلام ہوجاتی رواہ البزار وقال متن هذا الحديث غير معروف الا من هذا الوجه حدیث شششم ابو سعید رضی اللہ عنہ رفعًا کہتے ہین ہالک فترت مین اور معتوہ اور مولود ہالک کہیگا میرے پاس کوئی کتاب نہین آئی معتوہ کہیگا ای رب تو نے مجہے عقل نہین دی تہی جس سے مین خیر وشر کو سمجہتا مولود کہیگا مینے ادراک عقل کا نہین کیا اونکو آگ دکہائی جائیگی اور کہا جائیگا اسمین جاؤ سو جو شخص اللہ کے علم مین سعید ہے اگر وہ عمل کرتا وہ اوسمین جائیگا اور جو شخص اللہ کے علم مین شقی ہے اگر عمل کرتا وہ رک جائیگا اللہ تعالی فرمائیگا تمنے میری نافرمانی کی اگر میرے رسول تمہارے پاس آتے تو تم کیا کرتے رواہ محمد بن یحیی الذهلي وكذا رواه البزار ثم قال لا يعرف من حديث ابي سعيد الا من طريقه عن عطية عنه اور آخر حدیث مین یون کہا ہے فيقول الله اياي عصيتم فكيف برسلي بالغيب حدیث ہفتم معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رفعًا کہتے ہین دن قیامت کے ممسوخ العقل کو اور ہالک فی الفترت کو اور ہالک فی الصغر کو لائین گے ممسوخ کہیگا ای رب اگر تو مجہکو عقل دیتا تو جسکو تو نے عقل دی ہے وہ مجہسے زیادہ تر سعید نہ ہوتا اسی طرح دربارہ ہالک فترت اور صغیر کے کہا ہے اللہ تعالی فرمائیگا مین تمکو ایک حکم دیتا ہون تم میری اطاعت کرو وہ کہینگے ہان فرمائیگا جاؤ نار مین داخل ہو فرمایا اگر وہ داخل ہوتے تو آگ اونکو کچہہ مضرت نہ کرتی پہر اونپر قوالص[له] نکلینگے وہ گمان کرینگے کہ اوسنے ہلاک کردی وہ چیز جو خدا نے پیدا کی ہے اور وہ جلد واپس آوینگے پہر دوبارہ اونکو یہی حکم ہوگا وہ اوسی طرح پہر آوینگے

[له] قوله القوالص ای الطوائف و جماعات جمع قالصة ۱۲ مجمع

تب رب عز و جل فرمائیگا قبل اسکے کہ مین تمکو پیدا کرون مینے جان لیا تھا کہ تم کیا عمل کروگے اور مینے اپنے علم پر تمکو
پیدا کیا تھا اور اب تم طرف میرے علم کے پھروگے پھر مارا اونکو کہ لیگی رواہ ہشام بن عمار و محمد بن المبارک
حدیث ششم یہ حدیث روایت اسود بن سریع مین مندرج ہے اور گذر چکی صحیحین مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
رفعاً آیا ہے ہر مولود پیدا ہوتا ہے فطرت پر پھر ماں باپ اوسکے اوسکو یہودی یا نصرانی یا مجوسی کر ڈالتے ہین
جسطرح کہ بہیمہ بہیمہ جمعاء جنتا ہے یعنی پورا پیدا ہوتا ہے اور نہین کوئی جدعاء یعنی گوش بریدہ دیکھتے ہو یعنی نہین
دوسری روایت مین آیا ہے ای رسول خدا خبر دو کہ صغیر میت کا کیا حال ہے فرمایا اللہ اعلم بما کانوا
یعملون ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رفعاً کہتے ہین کہ ذراری مسلمین جنت مین ہین ابراہیم علیہ السلام اونکی کفالت کرتے
ہین رواہ احمد صحیح مسلم مین عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے رفعاً آیا ہے کہ اللہ نے فرمایا کہ انی خلقت
عبادی حنفاء اور روایت غیر مین آیا ہے مسلمین حدیث نہم سمرہ رضی اللہ عنہ نے رفعاً کہا
ہے ہر مولود پیدا ہوتا ہے فطرت پر لوگون نے پکار کر کہا ای رسول خدا اور اولاد مشرکین فرمایا اولاد مشرکین بھی
رواہ الحافظ ابو بکر البرقانی فی کتابہ المستخرج علی البخاری طبرانی کا لفظ سمرہ سے یہ ہے کہ ہمنے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال اطفال مشرکین کا کیا فرمایا ہم خدم اہل الجنۃ یعنی وہ بہشتیون کے
خدمتگار ہونگے حدیث دہم خنساء بنت معاویہ کہتی ہین کہ مجھسے میرے عم نے کہا کہ مینے کہا ای رسول خدا جنت مین
کون جائیگا فرمایا النبی فی الجنۃ والشہید فی الجنۃ والمولود فی الجنۃ والوئید رواہ احمد
بعض علماء کا مذہب اسجگہ وقوف ہے بسبب اس حدیث کے اور بعض نے جزم کیا ہے ساتھ جنت کے بدلیل حدیث
سمرہ بن جندب جو صحیح بخاری مین ہے کہ اوس منام مین یہ کہا ہے کہ مین ایک شخص پر گذرا نیچے درخت کے اوسکے
گرد ولدان تھے جبریل نے کہا یہ ابراہیم علیہ السلام ہین اور یہ اولاد مسلمین سے ہے اور اولاد مشرکین کہا ای رسول خدا
اور اولاد مشرکین فرمایا ہان اولاد مشرکین اور بعض نے جزم بالنار کیا ہے بدلیل حدیث ہم من آبائہم اور بعض کا
یہ مذہب ہے کہ قیامت کے دن اونکا امتحان لیا جائیگا عرصات مین جو اطاعت کریگا وہ بہشت مین جائیگا اللہ
کا علم اونکے بارے مین بسابق سعادت منکشف ہوگا اور جو نافرمانی کریگا وہ داخل نار ہوگا ذلیل ہوکر اللہ کا علم
اونکے حق مین بسابق شقاوت منکشف ہوگا ابن کثیر کہتے ہین وہذا القول یجمع بین الادلۃ کلہا وقد

صرحت به الاحادیث المتقدمة المتعاضد بعضها البعض پھر کہا ہے کہ اسی قول کو
شیخ ابو الحسن اشعری نے اہلسنت وجماعت سے حکایت کیا ہے اور اسی قول کی نصرت حافظ ابو بکر بیہقی نے کتاب الاعتقاد
مین کی ہے اور محققین علما اور حفاظ النقاد نے بھی یون ہی کہا ہے اور شیخ ابن عبد البر نے بعض احادیث امتحان کا
ذکر کرکے کہا ہے واحادیث هذا الباب لیست قویة ولا تقوم بها حجة واهل العلم ینکرونها لان
الآخرة دار جزاء ولیست بدار عمل ولا ابتلاء فکیف یکلفون دخول النار ولیس ذلك
فی وسع المخلوقین والله لا یکلف نفسا الا وسعها سو جواب اس بات کا یہ ہے کہ احادیث باب
مین بعض صحیح ہین بہت سے ائمہ علما نے اونپر نص کی ہے اور بعض احادیث حسن ہین اور بعض ضعیف جو صحیح
وحسن سے قوی ہوجاتے ہین اور جب احادیث باب واحد کی متصل متعاضد اس نمط پر ہوئین تو ناظر احادیث کے
لئے افادہ حجیت کا کرینگے رہی یہ بات کہ آخرت دار جزا ہے سو اسمین کچھ شک نہین ہے لیکن ہونا انکا لیف کا
عرصات مین قبل دخول جنت یا نار کے اسکو کچھ منافی نہین ہے جسطرح کہ شیخ ابو الحسن اشعری نے امتحان اطفال کو مذہب
اہل سنت وجماعت سے حکایت کیا ہے اور الله تعالی نے فرمایا ہے یوم یکشف عن ساق ویدعون الی
السجود الآیہ اور صحاح وغیرہ مین ثابت ہوچکا ہے کہ مومنین قیامت کے دن الله پاک کو سجدہ کرینگے اور
منافقین سجدہ نکرسکینگے اونکی پشت مثل صفیحۂ واحدہ کے طبق واحد ہو جاویگی جب سجدہ کرنیکا ارادہ کرینگے
پشت کے بل گر پڑینگے صحیحین مین آیا ہے کہ سب سے پیچھے جو شخص اہل نار مین کا نار سے باہر نکلیگا الله تعالی اوس سے
عہود و مواثیق لیگا کہ اب پھر اور کچھ سوا اسکے نہ مانگنا اور یہ امر بار بار متکرر ہوگا اور الله تعالی فرمائیگا یا ابن آدم
ما اغدرك پھر اوسکو دخول جنت کا اذن دیگا اور یہ قول ابن عبد البر کا کہ دخول نار اونکے وسع مین نہین
ہے پھر اوسکی تکلیف دینا یعنی چہ سو یہ کچھ مانع صحت حدیث سے نہین ہے الله تعالی قیامت کے دن اپنے
بندون کو حکم پار ہونے کا صراط سے دیگا یہ ایک پل ہے پشت جہنم پر تلوار سے زیادہ تیز بال سے زیادہ باریک
ایماندار لوگ اوس پل پر سے بحسب اعمال خود گزر کرینگے کوئی بجلی کی طرح کوئی ہوا کی طرح کوئی اسپ تیز رفتار
کی طرح کوئی شتر سوار کی طرح کوئی دوڑتا کوئی چلتا اور کوئی سینے کے بل اور کسی کا چہرہ آگ مین جل جائیگا سو
جو کچھ ان اطفال کے حق مین آیا ہے وہ کچھ اس حال سے بڑھکر نہین ہے بلکہ یہی با جرا اطم و اعظم ہے نیز سنت

سے یہ بات ثابت ہے کہ دجال کے ہمراہ بہشت و دوزخ ہوگی اور شارع نے مومنین کو حکم دیا ہے کہ اونمین سے
جو کوئی دجال کو پائے تو اوسمین سے پیئے جسکو آگ دیکھتا ہے کہ وہ اوسپر برد و سلام ہو جائیگی سو یہ نظیر ہے اسکی
نیز اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو حکم دیا تہا کہ وہ اپنے نفوس کو قتل کریں چنانچہ بعض نے بعض کو قتل کیا یہانتک کہ
کہتے ہین کہ ایک صبح مین ستر ہزار کو مارا مرد نے اپنے باپ بہائی کو قتل کیا اور وہ معاملہ یہ مین ایک غمامہ کے تلے جسکو اللہ نے
اوپر بہیجا تہا یہ اونکی عقوبت تہی عبادت گوسالہ پر اور نفوس پر یہ بات بہی بہت شاق ہے کچھ یہ مضمون حدیث مذکور سے
متقاصر و کم نہین ہے واللہ اعلم ف جب یہ بات مقرر ہوگئی تو لوگون کا اختلاف ہے مشرکون کی اولاد مین کئی قول
پر ایک یہ کہ وہ جنت مین ہین بدلیل حدیث سمرہ رضی اللہ عنہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہمراہ ابراہیم
علیہ السلام کے اولاد مسلمین اور اولاد مشرکین کو دیکہا اور بدلیل حدیث عم خنسا کہ مولود جنت مین ہے اور یہ استدلال
صحیح ہے ولکن احادیث امتحان اخص ہین اس سے اللہ نے جسکو مطیع جان لیا ہے اوسکی روح برزخ مین ہمراہ ابراہیم
علیہ السلام کے ہے اور اولاد مسلمین جو فطرت پر مرے اور جسکو اللہ نے جان لیا ہے کہ وہ فطرت کو قبول نہ کریگا تو اوسکا
اختیار اللہ کو ہے وہ قیامت کے دن آگ مین ہوگا احادیث امتحان کی اسی پر دال ہین اشعری رضی اللہ عنہ اسکے
ناقل ہین اہل سنت سے پہر جو لوگ انکے جنت مین ہونیکے قائل ہین اونمین کوئی انکو مستقل فی الجنۃ کہتا ہے
اور کوئی خدم اہل جنت بتاتا ہے جسطرح کہ حدیث انس مین نزدیک ابو داؤد طیالسی کے آیا ہے اور وہ حدیث
ضعیف ہے واللہ اعلم دوسرا قول یہ ہے کہ وہ ہمراہ اپنے آبا کے نار مین ہونگے اسپر دلیل روایت امام احمد سے
عبد اللہ ابن ابی قیس کی کہ اونہون نے حضرت عائشہ سے سوال کیا ذراری کفار کا کہا حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا ہے هم تبع لآبائهم مینے کہا ای رسول خدا بلا اعمال فرمایا الله اعلم بما كانوا عاملين
اسکو ابو داؤد نے بہی ابن ابی قیس سے روایت کیا ہے اس لفظ سے کہ مینے عائشہ کو سنا وہ کہتی تہین کہ مینے
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سوال ذراری مومنین کا کیا فرمایا وہ اپنے آبا کے ساتہ ہونگے مینے کہا ذراری
مشرکین کہا هم مع آبائهم مینے کہا بلا عمل فرمایا اللہ جانتا ہے کہ وہ کیا کرتے امام احمد کا لفظ حضرت عائشہ
سے یہ ہے کہ اونہون نے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اطفال مشرکین کا ذکر کیا فرمایا ان شئت اسمعتك
تضاغيهم فی النار اسکی سند مین یحیی بن متوکل متروک ہے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین کہ خدیجہ

رضی اللہ عنہما نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے دو بچوں کا حال پوچھا جو جاہلیت میں مر گئے تھے فرمایا
هما فی النار جب اونکے چہرے میں کراہت دیکھی فرمایا ولو رایت مکانهما لابغضتهما کہا میری اولاد تمسے
فرمایا ان المؤمنین واولادهم فی الجنة وان المشرکین واولادهم فی النار پھر یہ آیت پڑھی والذین
آمنوا واتبعتهم ذریتهم بایمان الحقنا بهم ذریتهم رواه احمد وهذا حدیث غریب
فان فی اسناده محمد بن عثمان مجهول الحال وشیخه زاذان لم یدرک علیا واللہ اعلم
شعبی نے رفعاً کہا ہے الوائد والمؤدة فی النار پھر اسکو مسند کیا طرف ابن مسعود کے رواہ ابوداؤد دوسرا
لفظ شعبی کا یہ ہے سلمہ بن قیس اشجعی سے کہ میں اور میرا بھائی پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئے ہم نے
کہا ہماری ماں جاہلیت میں مر گئی وہ مہمان کو کھلاتی اور صلہ رحم کرتی تھی اوسنے ہماری ایک بہن کو جاہلیت میں
زندہ درگور کر دیا تھا وہ بلوغ کو نہیں پہونچی تھی فرمایا وائدہ وموؤدہ نار میں ہیں مگر یہ کہ وائدہ اسلام کو پاکر مسلمان
ہو جائے رواہ جماعة وهذا اسناد حسن تیسرا قول توقف ہے اس قول کا اعتماد حدیث کے
اس لفظ پر ہے اللہ اعلم بما کانوا عاملین اور یہ لفظ صحیحین میں آیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال اولاد مشرکین کا کیا تھا فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین اسیطرح
صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال اطفال
مشرکین کا کیا فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین اور بعض نے انکو اہل اعراف ٹھیرایا ہے یہ قول راجع ہے طرف
اوس شخص کے قول کے جو انکو اہل جنت کہتا ہے کیونکہ اعراف دار قرار نہیں ہے انجام کار اہل اعراف کا جنت
ہے جسطرح کہ تقریر اس مسئلے کی سورۂ اعراف میں گزر چکی ہے ف معلوم رکھنا چاہئے کہ یہ خلاف مخصوص
باطفال مشرکین ہے رہے ولدان مؤمنین سو درمیان علماء کے کچھ خلاف نہیں ہے جسطرح کہ قاضی ابویعلی
بن فرا حنبلی نے امام احمد سے حکایت کیا ہے کہ اونہوں نے کہا لا یختلف فیهم انهم من اهل الجنة
حافظ ابن کثیر کہتے ہیں وهذا هو المشهور بین الناس وهو الذی نقطع به ان شاء اللہ عز وجل
اور وہ جو شیخ ابو عمر بن عبد البر نے بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ اونہوں نے اسمیں توقف کیا ہے اور سارے
ولدان زیر مشیت ہیں پھر کہا ہے کہ ایک جماعت اہل فقہ وحدیث کی اسطرف گئی ہے از انجملہ حمادین و ابن مبارک

وابن راہویہ وغیرہم رحمہم اللہ تعالی اسی پر گئے ہیں وہو یشبہ ما رسم مالک فی موطائہ فی ابواب القدر وما ورد من
الاحادیث فی ذلک وعلی ذلک اکثر الصحابۃ ولیس عن مالک فیہ شیء منصوص الا ان المتاخرین من اصحابہ
ذہبوا الی ان اطفال المسلمین فی الجنۃ واطفال المشرکین خاصۃ فی المشیئۃ انتہی کلامہ یہ کلام ابن کثیر کا
سخت غریب ہے اور قرطبی نے بھی اپنے تذکرے میں اسکی اگلے پہلے ذکر کیا ہے واللہ اعلم اور اس باب میں حدیث حضرت عائشہ
ذکر کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک بچے کے جنازے میں بلا لیا گئے انصار میں سے میں نے کہا ای رسول خدا طوبی
لہ عصفور من عصافیر الجنۃ لم یعمل السوء ولم یدرکہ فرمایا او غیر ذلک یا عائشۃ ان اللہ خلق الجنۃ
وخلق لہا اہلا وہم فی اصلاب آبائہم وخلق النار وخلق لہا اہلا وہم فی اصلاب آبائہم رواہ مسلم واحمد وابوداؤد والنسائی
وابن ماجۃ چونکہ کلام کرنا اس مسئلے میں محتاج ہے دلائل صحیحہ جیدہ کا اور کبھی ایسا شخص اوسمیں گفتگو کرنے لگتا ہے جسکے پاس علم شافی
نہیں ہے اسلئے ایک جماعت علما نے کلام کرنا اس مسئلے میں مکروہ رکھا ہے حضرت ابن عباس و قاسم بن محمد بن
ابی بکر صدیق ومحمد بن حنفیہ وغیرہم رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے حضرت ابن عباس نے منبر پر کہا تھا کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لا یزال امر ہذہ الامۃ مواتیا او مقاربا ما لم یتکلموا فی الولدان
والقدر رواہ ابن حبان وقال یعنی اطفال المشرکین وہکذا رواہ البزار وقال وقد رواہ جماعۃ
عن ابن عباس رضی اللہ عنہما موقوفا تمام ہوا کلام ترجمان کا

وصل عہد ومیثاق کے بیان میں

فرمایا اللہ پاک نے واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم واشہدہم علی انفسہم الست بربکم قالوا
بلی الآیۃ عبد بن حمید نے حسن بن جزام سے استقامۃ میں ابن جریر وابن منذر وابن ابی حاتم وابوالشیخ نے ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے روایت کیا ہے کہ پیدا کیا اللہ نے آدم کو اور اونسے عہد لیا اس بات کا کہ بیشک وہ اونکا رب ہے اور اونکی اجل و
رزق ومصیبت کو لکھا پھر اونکی اولاد کو اونکی پیٹھ سے مثل ہیئت ذر کے نکالا اور اونسے اسبات کا عہد لیا کہ وہ بیشک اونکا
رب ہے اور اونکے آجال وارزاق ومعاصی کو لکھا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے تفسیر آیہ مذکورہ میں روایت کی گئی ہے کہ اللہ
تعالی نے اونکو جمع کیا پس سب کو اونکی صورتوں میں جوڑہ جوڑہ کر دیا پھر اونسے نطق چاہا اونہوں نے کلام کیا پھر اونسے عہد
ومیثاق لیا پھر اونکو اپنے نفوس پر گواہ کیا کیا نہیں ہوں میں رب تمہارا وہ بولے ہاں یعنی تو ہمارا رب ہے فرمایا پس میں

گواہ کرتا ہون تمپر ساتون آسمانون کو اور گواہ کرتا ہون تمپر تمہارے باپ آدم کو اس خوف سے کہ تم قیامت کے دن یہ کہو کہ ہم اسکو نہین جانتے تھے اور جان رکہو کہ نہین ہے کوئی معبود میرے سوا اور نہ کوئی رب ہے سوا میرے اور شریک نکرو میرے ساتھ کسی چیز کو بیشک مین شتاب بہیجونگا تمہاری طرف اپنے رسولون کو وہ میرے عہد و میثاق کو تمہین یاد دلاوینگے اور اپنی کتابین تمپر نازل کرونگا وہ سب بولے ہم گواہی دیتے ہین اس بات کی کہ بیشک تو ہمارا رب ہے اور ہمارا معبود ہے نہین ہے کوئی رب ہمارے لئے سوا تیرے اور نہین ہے کوئی معبود ہمارے واسطے تیرے سوا پس اونہون نے اقرار کیا اور اوٹھالائے گئے آدم طرف اونکے وہ اونکی طرف دیکہنے لگے پس آدم علیہ السلام نے غنی فقیر خوبصورت بدصورت کو دیکہا عرض کیا یا رب تو نے اپنے بندون کے درمیان مین برابری کیون نہین فرمائی فرمایا مین نے دوست رکہا کہ مین شکر کیا جاؤن اور انبیاء کو اونمین مثل چراغون کے دیکہا اونپر نور تہا یہ ایک اور میثاق کے ساتھ خاص کئے گئے رسالت و نبوت مین کہ اوسکو پہونچاوین وہ عہد یہ ہے واذ اخذنا من النبیین الآیۃ اور یہ قول فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا اور اسی باب مین فرمایا وما وجدنا لاکثرہم من عہد وان وجدنا اکثرہم لفاسقین اور اسی باب مین فرمایا ہے فما کانوا لیؤمنوا بما کذبوا بہ من قبل اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا پس اللہ تعالی کے علم مین وہ شخص تہا جو اوسکی تکذیب کریگا اور وہ شخص جو اوسکی تصدیق کریگا سو روح عیسی علیہ السلام کی اون روحون سے تھی جنسے زمانہ آدم مین عہد و میثاق لیا گیا تھا پہر اللہ نے اوسکو طرف مریم علیہا السلام کے صورت بشر مین بہیجا پس وہ اونکے لئے بشر سوی بنگئی کہا کہ وہ آئی اور اونمین داخل ہوگئی روایت کیا اسکو عبد بن حمید نے اور عبد اللہ بن احمد نے زوائد مسند مین اور ابن جریر و ابن ابی حاتم نے اور ابن مندہ نے رد جہمیہ مین اور ابن مردویہ نے اور بیہقی نے اسماء و صفات مین اور ضیاء نے مختارہ مین اور ابن عساکر نے تاریخ مین حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ نے چند روایتین اس باب کی تفسیر در منثور مین ذکر فرمائے ہین

فصل بیانمین سوال ابلہ و مجنون کے اور اوس شخص کے جو کہ زمانہ فترت مین مرا

ابلہ صفت ہے مقتصدین کی یہ ہے کہ طلب و حب آخرت کی اونپر غالب ہوگئی دنیا کے وسائل و اسباب سے غفلت اختیار کی دنیا کے کامون سے بےخبر پڑے رہے امور آخرت مین ہوشیار دانشمند بنے رہے سید محمد بن اسمعیل رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین ابلہ غافل و احمق ہے جسکو کسی طرح کی تمیز نہین ہوتی ہے یا قلیل الفطنت امور مین یا وہ ہے جسپر سلامت صدر غالب ہوگئی ہے یعنی سینہ صاف سادہ لوح جیسا کہ قاموس سے معلوم ہوتا ہے انتہی اہل فترت وہ لوگ ہین

جنہوں نے نبوت کا زمانہ نہیں پایا اور اونکے پاس اگلی شرع بھی نہ تھی کہ اوسکو جانتے پہچانتے زمانہ فترت کا درمیان عیسی علیہ السلام اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب چھ سو برس کا تھا ساری زمین شرقاً غرباً جہل سے بھر گئی تھی شرائع کا جاننے والا دعوت کا پہونچانیوالا روی زمین پر مفقود تھا مگر تھوڑے سے لوگ احبار اہل کتاب سے اطراف زمین یمن شام وغیرہ مین متفرق موجود تھے ف بعض اہل علم نے فرمایا ہے کہ اہل فترت تین قسم ہین ایک پہلی قسم وہ لوگ ہین جنہوں نے اپنی بصر بصیرت سے توحید کو دریافت کیا انمین سے وہ ہین کہ کسی شریعت مین شریک نہ ہوے وہ اہل نہین ہوا جیسے قس بن ساعدہ اور زید بن نفیل اور بعض وہ لوگ ہین کہ شریعت حقہ مین داخل ہوے کہ جسکی رسم قائم تھی جیسے تبع اور اوسکی قوم … دوسری قسم وہ لوگ ہین کہ اونہوں نے تبدیل و تغییر و شرک کی توحید نہ کی اپنے نفس کے لئے عبادت نکالی حلال حرام مقرر کیا یہ لوگ زیادہ ہین جیسے عمرو بن لحی پہلا یہی شخص ہے جس نے عرب کے لئے بتوں کی پوجا نکالی احکام کی تشریع کی بحیرہ سائبہ وصیلہ حامی مقرر کیا بحیرہ اوسکو کہتے کہ … ہین کہ … کوئی کچھ نیاز رکھتے تھے تو اوسکا کان پھاڑ دیتے نشان کو اور اوسکو بحیرہ کہتے اور کوئی جانور بتون کے نام پر آزاد کرتے اوسکو اونکے اختیار پر چھوڑ دیتے وہ سائبہ تھا اور بعض شخص نے ٹھیرا لیا کہ جو بچہ نر ہو وہ بتوں کی نیاز ذبح کر دیں اور جو مادہ ہو وہ ہم رکھیں پھر اگر نر و مادہ ملے ہوتے تو نر بھی آپ رکھتا مادہ کے ساتھ یہ وصیلہ تھا اور جس اونٹ کی پشت سے دس بچے پورے ہوتے لائق سواری کے اور بوجھ کے اوس باپ کو لادنا موقوف کرتے اور چارے پانی پر سے نہ ہانکتے وہ حامی تھا یہ سب غلط رسمیں ڈال گئے اوسکو حکم شرعی سمجھتے تھے یہ فائدہ موضح قرآن کا ہے عرب کا ایک اور گروہ آیا اوسنے عمرو کی شرع پر جن و ملائکہ کی عبادت بڑھائی گھر اور دیر بنا کے اونکے خادم و دربان بن بیٹھے کعبہ مکرمہ کی مشابہت چاہی جیسے لات عزی منات اور جسطرح یہود عزیر کو اللہ کا بیٹا اور نصاری مسیح علیہ السلام کو ابن اللہ کہتے ہین اسیطرح عرب نے فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں قرار دیا سوم تیسری قسم وہ لوگ ہین کہ اونہوں نے نہ شرک کیا نہ توحید کی نہ کسی پیغمبر کی شریعت مین داخل ہوے نہ کوئی نئی شریعت نکالی بلکہ اپنی ساری عمر حالت غفلت و ذہول پر بسر کی نہ جانا کہ کون ہے کہاں تھے کیا انجام کیا ہے اس قسم کے لوگ جاہلیت مین بہت تھے حقیقۃ اہل فترت یہی لوگ ہین یہ معذب نہونگے اسلئے کہ اللہ پاک نے یون فرمایا ہے وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا یعنی ہم عذاب کرنیوالے نہین ہین یہانتک کہ بھیجین کسی رسول کو رہے پہلی قسم کے لوگ سو بعض روایتوں مین در بارۂ زید و قس آیا ہے کہ وہ تنہا ایک امت مبعوث ہونگا تبع اور جو اونکے مثل ہے پس اونکا حکم اون دین والوں کا ہے جسمین وہ داخل ہوا جبتک کہ ایک کو اونمین سے اسلام ناسخ لاحق نہوا ہو … اون حدیثوں کی صحت جو اہل فترت

مثل صاحب معجم وغیرہ میں آئی ہیں جو عقیل بن ابیطالب نے اسکے تین جواب دئے ہیں ایک یہ ہے کہ یہ اخبار آحاد ہیں قطعی کے معارض نہیں ہو سکتے دوسرا یہ ہے کہ تعذیب کا ٹھہرا ونیر ہے اور اوسکا سبب اللہ ہی کو معلوم ہے تیسرا یہ ہے کہ ان احادیث میں تعذیب مذکور کا ٹھہراؤ ان لوگون پر ہے جنہون نے تبدیل کی تغییر کیا شرایع کو بگاڑ ڈالا ایسی گمراہی نکالی جسکے سبب سے معذور نہیں ہو سکتے اسلئے کہ اہل فترت تین قسم ہیں جیسا کہ پیشتر گزر چکا اور یہ سب جو مذکور ہوا اسکی بنا اسپر ہے کہ سوال اس امت کے ساتھہ خاص نہو اس باب میں جو اختلاف ہے وہ سابقًا مذکور ہو چکا ف غرضکہ ابلہ و مجنون و اہل فترت میں اختلاف ہے کہ انسے سوال ہوتا ہے یا نہیں لیس فاکہی نے اس مسئلے میں توقف کیا ہے اور مقتضای روضہ یہ ہے کہ سوا مکلف کے اور جو اوسکے مثل ہے اور کسی سے سوال نہیں ہوتا ہے سید محمد بن اسمعیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بہتر یہ ہے کہ یون کہیں کہ ابلہ اگر بلاہت میں تکلیف سے خارج ہو گیا ہے تو وہ مثل مجنون کے ہے اور جو خارج نہیں ہوا ہے تو جیسے اور مکلف ہیں وہ بھی اونکے مثل ہے دیوانے کے حق میں وہی حکم ہے جو کہ اطفال کے حق میں گزر چکا رہے اہل فترت جنہون نے نبوت کا وقت نہیں پایا ہے نہ اونکے پاس شرع من قبلہم کی تہی کہ وہ اوسکو جانتے سو اسمین اختلاف ہے اسکا ذکر بھی پہلے ہو چکا

فصل اوس شخص کی بیان مین جو کہ جمعے کی دن یا جمعے کی رات مین وفات پاے

جاننا چاہئے کہ روز جمعہ عجب مبارک دن ہے اسکے فضائل و خصائص حد شمار سے بکثرت آئے ہیں اسیلئے یہ بابرکت دن مسلمانونکی عید کا دن قرار پایا ہے جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے اس باب میں ایک عمدہ رسالہ نور اللمعہ نام تالیف فرمایا ہے سارے خصائص کو تفصیل تمام بیان فرمایا ہے یہی وجہ ہے کہ جو شخص روز جمعہ یا شب جمعہ میں انتقال کرتا ہے تو قبر میں اوس سے پوچہہ پاچہہ نہیں ہوتی ہے حکیم ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص جمعے کے دن مرا ہے اسپر پردہ کہل گیا اوس چیز سے جو کہ واسطے اوسکے ہے نزدیک اللہ کے کیونکہ جمعے کے دن دوزخ دہکائی نہیں جاتی ہے اوسکے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں عمل سلطان نار جو کہ اور دنوں میں ہوتا ہے وہ اس روز مبارک میں نہیں ہوتا پس اللہ سبحانہ جبکہ کسی بندے کو اپنے بندون نے قبض فرماتا ہے پھر اوسکا قبض جمعے کے دن میں موافق پڑتا ہے تو یہ دلیل ہے اوسکی سعادتمندی اور اوسکے حسن انجام کی اور اس روز عظیم میں وہی شخص کو قبض فرماتا ہے جسکے لئے اپنے نزدیک سعادت لکہہ رکہی ہے سو اسی لئے اوسکو فتنہ قبر سے بچاتا ہے کیونکہ سبب فتنہ کا تو یہی تمیز منافق کی مومن سے ہے انتہی جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور میں بعد نقل اس قول کے یون فرمایا ہے کہ اسکے تتمہ سے یہ بات ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مرتا ہے اوسکے لئے اجر شہید ہے سو ایسا شخص قاعدہ شہدا پر ہو گیا سوال نہونے میں جیسا کہ ابو نعیم نے حلیہ میں

اور امام رافعی رضی اللہ عنہ سے تاریخ قزوین میں ۲۰۲ خصائص روز جمعہ کے ذکر فرمائے ہیں

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص روز جمعہ یا شب جمعہ مین مرا وہ عذاب قبر سے
پناہ دیا جاویگا اور آویگا دن قیامت کے اور اوسپر طابع یعنے علامت شہدا کی ہوگی اور حمید نے اپنی ترغیب مین ایاس بن بکیر سے
روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جمعے کے دن یا جمعے کی رات مین مرتا ہے لکہا جاتا ہے
واسطے اوسکے اجر شہید کا اور بچایا جاتا ہے فتنہ قبر سے اور طریق ابن جریج عن عطا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کہ مرے شب جمعہ یا روز جمعہ مین مگر وہ بچایا جاتا ہے
عذاب قبر اور فتنہ قبر سے اور ملاقات کرتا ہے اللہ کی حال آنکہ اوسپر کسی طرح کا حساب نہین ہے اور آویگا قیامت کے دن اور اوسکے
ہمراہ گواہ ہونگے کہ وہ اوسکے لیے گواہی دینگے یا طابع شہدا ہوگی یہ حدیث شریف لطیف ہے اسمین یعنی فتنہ و عذاب کی
معاً تصریح کی گئی ہے اور ہمنے جو کچھ ذکر کیا اوس سے ایک ایسی جماعت جمع ہوگئی کہ اونسے سوال نہین ہوتا ہے اور اگر
ہم ہر شہید کو عام کردین تو یہ امر وسیع ہوجاے کیونکہ شہدا تیس نفر سے اکثر ہین جنکو ہمنے علیحدہ ایک جزو مین جمع کیا ہے انتہی
یہ وہی رسالہ ہے جسکا ذکر بحث شہدا مین گزر چکا ابو نعیم نے حلیہ مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جمعے کے دن یا جمعے کی رات مین مرتا ہے وہ عذاب قبر سے پناہ دیا جاتا ہے اور آویگا وہ قیامت
کے دن اور اوسپر طابع شہدا ہوگی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین
ہے کوئی مسلمان کہ مرے جمعے کے دن یا جمعہ کی رات مین مگر بچا دیتا ہے اوسکو اللہ فتنہ قبر سے اور اسمین گھڑی ہے دعا
قبول ہونیکی اور گناہ گھٹتے ہین اور بڑہتا ہے اجر جانیوالے کا طرف نماز کے ہر قدم کے ساتھ برس بہر کا اجر اور یہ شباک یہ خیر
ایام ہفتہ ہے اور اسمین روحین جمع ہوتی ہین اس حدیث کو امام احمد و ترمذی و بیہقی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے
حسن کہا ہے ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے باین لفظ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی مسلمان
مرد کہ مرے جمعے کے دن یا جمعے کی رات مین مگر بچاتا ہے اوسکو اللہ فتنہ قبر سے اخرجہ احمد والترمذی وحسنہ وابن
ابی الدنیا والبیہقی واخرجہ ابن وہب فی جامعہ والبیہقی ایضاً عن طریق اٰخر عنہ بلفظ الابرأ من
فتنة القبر واخرجہ البیہقی ایضاً من طریق ثالثة عنہ موقوفاً بلفظ وقی الفتان ابو یعلی نے انس رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جمعے کے دن مرتا ہے وہ عذاب قبر سے بچایا جاتا
ہے بیہقی نے عکرمہ بن خالد مخزومی سے روایت کیا ہے کہا کہ جو شخص جمعے کے دن یا جمعے کی رات مین مرتا ہے تو ختم کیا جاتا ہے

اوسکے لیے ساتھ فاتحہ کا ایمان کے اور بچایا جاتا ہے عذاب قبر سے جناب سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین کہ چھ آدمی اونمین سے
جنسے سوال نہین ہوتا وہ شخص ہے جو کہ روز جمعہ یا شب جمعہ مین مرے بسبب ورود سند مرفوعہ کے جسکو ترمذی و بیہقی نے حسن کہا ہے اور
کتنا ایک اوسکے لئے شاہد مصدق ہین لیکن مشکل طحاوی مین اوسکے ایک راوی کو ضعیف بتایا ہے سید صاحب جو مشرح مین کہتے
ہین کہ مین طحاوی کے کلام پر واقف نہین ہوا اور نہ خود ناظم نے شرح الصدور مین اوسکا ذکر فرمایا مگر اتنی بات ہے کہ ترمذی نے بعد اخراج
حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کے یہ کہا ہے کہ حدیث حسن غریب ہے اور اسکی اسناد متصل نہین ہے اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ مین
ابو موسی رحبی مدنی ضعیف ہے ف شرح برزخ مین بعد ذکر حدیث ابو یعلی کے کہا ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ جمعے کو اور
دنون پر فضیلت ہے اور اللہ تعالی اس مبارک دن مین عذاب نہین کرتا ہے روایت کیا گیا ہے کہ جو شخص
برس کے اوقات فاضلہ مین مرتا ہے وہ قبر مین معذب نہین ہوتا ہے اور یہ چند وقت ہین ۱
ماہ رجب خصوصًا لیلۃ الرغائب ۲ یوم استفتاح ۳ ماہ شعبان خاصکر لیلۃ البرات ۴ ماہ رمضان شریف خاص کر لیلۃ القدر ۵ دس دن ذی حجہ کے خصوصًا یوم ترویہ یعنی آٹھوین تاریخ جسدن منی کو جاتے
ہین اور عرفہ کا دن ۶ روز عید الفطر ۷ روز عید ضحی ۸ روز عاشورا یہ ایسے عمدہ وقت ہین کہ جو شخص
انمین مریگا وہ قبر مین معذب نہوگا واللہ اعلم شرح الصدور مین کہا ہے کہ ابو نعیم نے ابن مسعود رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کی موت نزدیک
تمام ہونے رمضان کے موافق ہوئی وہ جنت مین داخل ہوا اور جسکی موت وقت پورے ہونے
عرفہ کے موافق ہوئی وہ جنت مین داخل ہوا اور جسکی موت وقت انقضا صدقہ کے موافق ہوئی
وہ جنت مین داخل ہوا غرضکہ جو لوگ ایسے دنون مین وفات پاتے ہین وہ بڑے سعادتمند سمجھے جاتے
ہین اللہ سبحانہ وتعالی مجھ سے گنہگار نابکار کو اور سارے مسلمانون کو اپنے فضل وکرم سے بجاہ عز الفضل الجبار
حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان دنون مین سے کسی مبارک دن مین مرنا نصیب فرماوے آمین ثم
آمین دختر نیک اختر مولانا سید اولاد حسن صاحب قنوجی رحمہ اللہ نے روز عید الفطر کو انتقال کیا
غفر اللہ لہا منشی عبد الکریم صاحب سلیمانی نے نہم جمادی الآخرہ ۱۳۰۱ھ ہجری روز جمعہ کو وفات پائی
مولوی سید عبد الباری صاحب نقوی سہسوانی نے یوم ترویہ ہشتم ذی حجہ ۱۳۰۳ھ ہجری کو وفات پائی

ف قال الامام نافع رضی اللہ عنہ فی ... باب صلوۃ الرغائب وصلوۃ نصف شعبان وصلوۃ نصف رجب وصلوۃ الایمان وصلوۃ لیلۃ المعراج وصلوۃ لیلۃ القدر وصلوۃ کل لیلۃ من رجب وشعبان ورمضان وھذہ الابواب لم یصح فیھا شی اصلا وباب صیام رجب وفضلہ لم یثبت فیہ شی بل قد ورد کراہۃ ذلک انتہی غرض اس سے یہ ہے کہ ان ابواب مین جو حدیثین روایت کیجاتی ہین وہ صحیح نہین ہین یا ان کے راوی صحابہ وتابعین ومشائخ محدثین ... نہین ... صحیح ... نہین ... واللہ اعلم

روز جمعہ کو فلان شاہ کے تکیہ مین مدفون ہوئے اللہم اغفر لھم وارحمہم واسکنہم الجنۃ جمعہ کے دن مرنے
کی فضیلت جو کچھ کہ ہے وہ تو حدیثون سے ظاہر ہی ہو گئی بلکہ بھوپال مین اس زمانہ مبارک کا مزا ادسی لطف کرتا
ہے یہی ایک تو جمعہ کا دن دوسرے جامع مسجد کی نماز جسمین ہزارہا آدمی جمع ہوتے ہین کہ اور جگہ نصیب کے
دن بھی شاید استقدر مجمع نہوتا ہوگا جنازہ کی کیفیت قابل دید ہے کہ کسطرح ہاتھون ہاتھ جاتا ہے اکثر اہل
بلد سے بہ نیت حصول ثواب و برکت تا لب گور اوسکی مشایعت کرتے ہین اللہ سبحانہ وتعالی بطفیل پاک جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن خاتمہ روزی کرے اور ایسی مبارک موت سا رک دن مین نصیب
فرماوے آمین ثم آمین اللہم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واجعل موتی ببلد رسولک
یوم الجمعۃ آمین ثم آمین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ بارک وسلم وشرف وکرم

فصل بیان مین سورۂ تبارک الذی پڑھنے والیکے

جاننا چاہیے کہ جو شخص ہر شب سورۂ ملک پڑہتا ہے اوس سے بھی قبر مین سوال نہین ہوتا ہے اس باب مین
چند حدیثین وارد ہوئی ہین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ہے بیشک ایک سورت ہے کتاب اللہ سے نہین ہے وہ مگر تیس آیتین اوسنے ایک آدمی کے لیے شفاعت
کی یہانتک کہ اوسکی مغفرت کی گئی وہ تبارک الذی بیدہ الملک ہے اخرجہ الامام احمد وابو داؤد
والنسائی وابن ماجۃ والترمذی وابن حبان والحاکم وابن مردویہ والبیہقی فی
شعب الایمان وحسنہ الترمذی وصححہ الحاکم واللفظ للترمذی انس رضی
عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ایک سورت ہے قرآن مین اوسنے اپنے صاحب
کی طرف سے جھگڑا کیا یہانتک کہ اوسکو جنت مین داخل کر چھوڑا وہ تبارک الذی بیدہ الملک ہے اخرجہ
الطبرانی فی الاوسط وابن مردویہ والضیاء فی المختارۃ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے
ہین کہ بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا خیمہ کسی قبر پر نصب کیا اونکو یہ گمان نہ تھا کہ
وہ قبر ہے ناگاہ وہ ایک آدمی کی قبر تھی سورۂ ملک پڑہتا تھا یہانتک کہ اوسنے سورت کو تمام کیا پھر وہ صحابی
پاس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئے آپ سے یہ قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا وہ منع کرنے والی ہے وہ نجات

دینے والی ہے اوسکو عذاب قبر سے نجات دیگی اخرجہ الترمذی والحاکم وابن مردویہ وابن نصر والبیہقی فی الدلائل وقال الترمذی حدیث حسن غریب ٣ ابن صمرویہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبارک الذی منع کرنیوالی ہے عذاب قبر سے ٤ ابن مردویہ نے رافع بن خدیج و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے اوتاری گئی مجھپر سورۂ تبارک پوری اور وہ تیس آیتین ہین اور وہ منع کرنیوالی ہے قبرون مین ٦ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اونہون نے ایک آدمی سے فرمایا کیا مین تجھے ایک حدیث کا تحفہ نہ دون جس سے تو خوش ہو اوسنے کہا ہان فرمایا تو تبارک الذی بیدہ الملک کو پڑہ اور اپنے گھر والون کو سکہا اور اپنے سارے بچون کو اور اپنے گھر اور اپنے پڑوسیون کے بچون کو اسلیئے کہ وہ نجات دینے والی ہے اور جہگڑنے والی ہے جہگڑیگی قیامت کے دن نزدیک اپنے رب کے اپنے پڑہنے والے کے لیئے اور چاہیگی اوسکے واسطے کہ نجات دے اوسکو عذاب نار سے اور نجات پاتا ہے سبب اوسکے صاحب اوسکا عذاب قبر سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مین دوست رکہتا ہون کہ وہ ہر آدمی کے دل مین ہو میری امت سے اخرجہ الطبرانی والحاکم وابن مردویہ والامام احمد فی مسندہ واللفظ لاحمد ٧ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آدمی کی قبر مین آتے ہین یعنی فرشتے پس اوسکے دونون پاؤن کی طرف سے آتے ہین اوسکے پاؤن کہتے ہین تمہارے لئے میری طرف کوئی راہ نہین ہے وہ تو مجھپر سورۂ تبارک الملک کے ساتہ کہڑا ہوتا تہا پہر وہ اوسکے سر کی طرف سے آتے ہین سر کہتا ہے تمہارے لئے میری طرف کوئی راہ نہین ہے وہ تو مجھ مین سورۂ ملک پڑہا کرتا تہا پس وہ منع کرنیوالی ہے عذاب قبر سے منع کرتی ہے اور وہ توریت مین ہے سورۂ الملک جسنے اوسکو ایک رات مین پڑہا پس اوسنے بہت کیا اور اچہا کیا اخرجہ ابن الضریس والطبرانی والحاکم والبیہقی فی شعب الایمان وصححہ الحاکم انکے سوا اور احادیث و آثار اس باب مین آئے ہین امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے تفسیر در منثور مین اونکو ذکر فرمایا ہے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے جو اس باب مین آثار وارد ہوئے ہین اونہین سے بعض یہ ہین ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہین جس شخص نے سورۃ الملک کو ہر رات پڑہا وہ

فتنۂ قبر سے بچایا گیا بعض ائمہ اہل بیت علیہم السلام اس سورت کو دو رکعت میں بعد وتر کے پڑہا کرتے تھے ۔

وصل

بعض آثار میں سورۂ تبارک کے ساتھ سورۂ سجدہ کا ملانا بھی آیا ہے ہم دارمی نے اپنی مسند میں خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ سورۂ الم تنزیل اپنے صاحب کی طرف سے قبر میں جھگڑتی ہے کہتی ہے اگر میں تیری کتاب سے ہوں تو تو اسکے حق میں میری شفاعت قبول کر اور اگر میں تیری کتاب سے نہیں ہوں تو مجھے اوس سے مٹا دے اور یہ سورت مثل پرندے کے ہوتی ہے اپنے پر اوسکے اوپر رکھتی ہے پھر اوسکی شفاعت کرتی ہے اور عذاب قبر سے اوسکو منع کرتی ہے اور تبارک میں مثل اسکے کہا ہے خالد ہمیشہ ان دونوں سورتوں کو پڑہا کرتے تھے ہم دارمی وترمذی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں سوتے یہانتک کہ تنزیل سجدہ اور تبارک کو پڑہ لیتے تھے ہم براء رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً آیا ہے کہ جس شخص نے الم تنزیل سجدہ اور تبارک نیند سے پہلے پڑہ لیا اوسنے عذاب قبر سے نجات پائی اور فتنۂ قبر سے بچایا گیا جناب نوفیق مجددہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت سوا ابن مغفل کے طریق سے آئی ہے اور وہ سخت ضعیف ہے ف علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات میں سات آدمیوں کو شمار کیا ہے کہ اونسے سوال نہیں ہوتا ہے ایک شہید دوسرا مرابط تیسرا مطعون چوتھا صدیق پانچواں طفل نا بالغ چھٹا وہ شخص جو کہ روز جمعہ یا شب جمعہ میں وفات پائے ساتواں قاری سورۂ ملک والم تنزیل سجدہ اور انہیں کو شرح الصدور میں بھی ذکر فرمایا ہے اس سے معلوم ہوا کہ سوال منکر ونکیر کا عذاب قبر سے ہے اسلئے کہ ان لوگوں کو مستثنیٰ کیا اور انکے واسطے ایسی دلیلوں سے استدلال کیا جو کہ عدم عذاب قبر پر دلالت کرتی ہیں لطیفہ شرح الصدور میں لطیفوان فائدہ ذکر فرمایا ہے کہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے موضوعات میں حدیث انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً وارد کیا ہے کہ نہیں ہے کوئی مخصوص اور نہ قبر میں داخل ہوا مگر حال یہ ہے کہ منکر ونکیر اوس سے سوال نہیں کرتے منکر نکیر سے کہتا ہے تو اس سے سوال کر نکیر کہتا ہے میں کیونکر اوس سے سوال کروں حالانکہ نور اسلام کا اوسپر ہے اور کہا کہ اسکی اسناد میں داؤد بن صغیر منکر الحدیث ہے جناب سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قد لہ شواہد اسکی تفسیر وہ بات کرتی ہے جو کہ صحیح حدیث میں ثابت ہوئی ہے

۱۲ قال في شرح الصدور واخرج ... حبان في صحيحه ... ابن ابي الدنيا ... مسعود ... من قرا سورة الملك كل ليلة ... من فتنة القبر ... الحديث ... في القبر ... كل ليلة ... عذاب القبر ... طريق ... صحيح ... فهو المانع ... انتهى

کہ یہود و نصاریٰ خضاب نہیں کرتے سو تم اونکی مخالفت کرو پس اگر حدیث مذکور کے لئے کوئی اصل ہے تو وہ
اوس شخص پر محمول ہوگی جسکی نیت خضاب کی محافظت ہے سنت پر واللہ اعلم

باب ۱۲ بیان مین قطاعت قبر کے اور اوسکی سہولت و فراخی کے مومن پر

یعنی تنگی ہونا کا

۱ حاکم و ابن ماجہ و بیہقی و ہناد نے زہد مین ہانی مولیٰ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو روتے یہانتک کہ اونکی داڑہی تر ہو جاتی اونسے کہا گیا کہ آپ جنت و نار کا ذکر کرتے ہو تو نہین روتے اور اس سے روتے ہو وہ فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک قبر اول منازل آخرت ہے سو اگر اوس سے نجات پالے تو جو کچھ اوسکے بعد ہے وہ اوس سے زیادہ تر سہل ہے اور اگر اوس سے نجات نہ پائے تو جو کچھ اوسکے بعد ہے وہ اوس سے زیادہ تر سخت ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نہین دیکھا مینے کسی منظر فظیع کو مگر حال یہ ہے کہ قبر افظع تر ہے اوس سے ۲ ابن ماجہ نے براء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا تھے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ایک جنازہ مین پس آپ کنارۂ قبر پر بیٹھ گئے پھر آپ روئے اور رولایا یہانتک کہ زمین تر ہو گئی پھر فرمایا اے میرے بھائیو واسطے مثل اسکے تیاری کرو ۳ امام احمد و نسائی و ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا کہ ایک آدمی نے مدینہ مین وفات پائی اوسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نماز پڑہی پس فرمایا کاش وہ اپنے غیر مولد مین مرتا ایک آدمی نے لوگون مین سے عرض کیا کس لئے یا رسول اللہ فرمایا بیشک آدمی جبکہ وفات دیا جاتا ہے اپنے غیر مولد مین تو پیمائش کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکے مولد سے اوسکے منقطع نقش قدم تک جنت مین ۴ ابو القاسم بن مندہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے سوا اسکے نہین کہ قبر ایک چمن ہے جنت کے چمنون سے یا ایک گڑہا ہے آگ کے گڑہون سے ۵ بیہقی نے عذاب قبر مین اور ابن ابی الدنیا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے قبر ایک گڑہا ہے جہنم کے گڑہون سے یا ایک چمن ہے جنت کے چمنون سے ۶ ابو نعیم نے مائتین مین اور ابن مندہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے

روایت کیا ہے کہ اونہون نے خطبہ پڑہا ہین فرمایا کہ قبر ایک گڑہا ہے آگ کے گڑہون سے یا ایک چمن ہے جنت کے
چمنون سے سنتے ہو اور بیشک وہ کلام کرتی ہے ہر دن مین تین بار کہتی ہے مین گہر ہون کیڑون کا مین گہر ہون
اندہیری کا مین گہر ہون وحشت کا ٭ ابن مندہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مومن اپنی قبر مین ایک چمن سبز مین ہے فراخ کیجاتی ہے اوسکی قبر ستر گز اور
روشنی کیجاتی ہے واسطے اوسکے مثل چاند کے چودہوین رات مین ٭ علی بن معبد نے سعادہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کیا ہے کہ مینے حضرت عائشہ سے عرض کیا کیا آپ ہمکو خبر نہین دیتین ہمارے مشہور سے کہ وہ کس چیز
ملاقات کرتا ہے اور اوسکے ساتھ کیا کیا جاتا ہے پس فرمایا اگر وہ مومن ہے تو فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے
اوسکی قبر مین ستر گز ٭ ف قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ یہ فراخی نہین ہوتی ہے مگر بعد تنگی قبر اور سوال کی رہا کافر
سو اوسکی قبر اوسپر ہمیشہ تنگ رہتی ہے فرمایا کہ یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قبر مین کہ وہ ایک چمن ہے
جنت کے چمنون سے یا ایک گڑہا ہے آگ کے گڑہون سے ہمارے نزدیک محمول ہے حقیقت پر نہ مجاز پر اور قبر
مومن پر سبزی سے بہر دیجاتی ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث مین معین فرما دیا ہے کہ وہ ریحان
ہے بعض علما اسطرف گئے ہین کہ وہ محمول ہے مجاز پر اور مراد خفت سوال ہے مومن پر اور اوسکی
سہولت ہے اوسپر اور اوسکا امن و طیب عیش و راحت و وسعت ہے اوسپر اسطرح کہ وہ اپنی مد بصر تک
دیکہہ رہا ہے جیسے کہتے ہین کہ فلان جنت مین ہے جبکہ وہ عمدہ عیش و سلامتی مین ہوتا ہے اور اسیطرح
اسکی ضد مین ہے قرطبی فرماتے ہین کہ اول زیادہ تر صحیح ہے یعنی حقیقت نہ مجاز ٭ ابن ابی الدنیا نے
کتاب قبور مین اور امام احمد نے زہد مین وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ عیسی علیہ السلام
ایک قبر پر کہڑے ہوئے تہے اور اونکے ہمراہ حواری تہے اونہون نے قبر کا اور اوسکی وحشت و تاریکی و تنگی کا ذکر
کیا حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا تم اس سے زیادہ تر تنگی مین تہے اپنی ماؤن کے رحمون مین سو جبکہ اللہ تعالی
دوست رکہتا ہے کہ کشادہ کرے تو کشادہ فرما دیتا ہے ٭ **حکایت** ابن ابی الدنیا نے کتاب المحتضرین مین ابن ابی غالب
صاحب ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک جوان آدمی کو شام مین موت آئی اوسنے اپنے چچا سے
کہا تمہین بتاؤ کہ اگر اللہ تعالی مجہے میری مان کی طرف بہیجدے تو وہ میرے ساتھ کیا کرے کہا واللہ وہ تو

ابہی تجہے جنت مین داخل کردے کہا تو واللہ البتہ اللہ زیادہ تر رحیم ہے میرے ساتھہ میری مان سے پہر اوسکا
انتقال ہوگیا مین اوسکے چچا کے ساتھہ قبر مین داخل ہوا پس ہمنے اینٹین[له] لگا دین اور قبر کو اوسپر برابر کر دیا
اونمین سے ایک اینٹ گر پڑی اوسکا چچا کود اچہپ ہٹ گیا مینے کہا تجہے کیا ہوا کہا اوسکی قبر نور سے
بہر دی گئی اور فراخی کی گئی اوسکے لئے اوسکے مد بصر تک ۱۱ حکایت ابن ابی الدنیا نے بطریق محمد
بن ابان حمید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا میرا ایک بہانجا تہا پہر مشابہ اس حکایت کے بیان
کیا مگر یہ کہا کہ مینے لحد مین جہانکا پس ناگاہ وہ میرے مد بصر تک تہی مینے اپنے ہمراہی سے کہا کہ تو نے
دیکہا جو مینے دیکہا کہا ہان تجہے یہ مبارک ہو کہا پس مینے گمان کیا کہ یہ بسبب اوس کلمہ کے تہا جو اوسنے
کہا تہا ۱۲ حکایت ابن ابی الدنیا نے ذکر موت مین ابو بکر بن ابی مریم سے روایت کیا ہے وہ
اشیاخ سے روایت کرتے ہین کہا ایک شیخ تہے بنی الحضرمی سے بصری مین اور وہ شیخ صالح تہے اونکا
ایک بہتیجا تہا نو عمرون کے ساتہہ رہا کرتا تہا شیخ اوسکو وعظ و نصیحت کیا کرتے پہر اوسکا انتقال ہوگیا
جبکہ اوسکے چچا نے اوسے قبر مین اوتارا اور اوسپر اینٹون کو برابر کر دیا تو اوسکے بعض امر مین شک کیا بعض
اینٹون کو کہینچا اور اوسکی قبر مین نظر کی تو ناگاہ اوسکی قبر بصری کے قبرستان سے بہی زیادہ فراخ تہی اور
ناگاہ وہ اوسکے وسط مین تہا پہر اینٹون کو اوسپر برابر کر دیا اسکے بعد اوسکی بی بی سے اوسکا عمل پوچہا
اوسنے کہا کہ وہ جب مؤذن کو یہ کہتے سنتا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول
اللہ تو وہ کہتا وانا اشہد بما شہد بہ واکفیہا من تولی عنہا یعنی مین گواہی دیتا ہون
ساتہہ اوس چیز کے جسکے ساتہہ تو نے گواہی دی اور تلقین کرونگا مین اوسکی اوس شخص کو جسنے اوس سے
اعراض کیا ۱۳ حکایت شریک بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے کوفے مین ایک میت پر نماز پڑہی
پہر مین اوسکی قبر مین داخل ہوا مین اوسپر اینٹون کو درست کر رہا تہا کہ ایک اینٹ گر پڑی ناگاہ مین ساتہہ کعبہ کے
تہا اور طواف کی صورت بنائی گئی واسطے میرے قبر مین قال ابو الحسن بن البراء حدثنی عبد الرحمن
بن احمد الجعفی حدثنی علی بن محمد حدثنا یزید بن نوح النخعی قرأت لشریک بن عبد اللہ الخ

	رویت فسحت وضیق قبر	

[له] اصل نسخہ مین نقلبا ہے یعنی اینٹون کو ہٹا دیا ۱۲

قرأت: قرأتہ

١٤ حکایت

ایک گورکن نے کہا کہ مینے دو قبرین کہودین اور مین تیسرے مین تہا کہ گرمی مجہپر سخت ہوئی مینے اپنی کمل کو ڈالا اوسپر جسکو مینے کہودا تہا اور اوسکے سایہ مین بیٹہا مین اس حالت مین تہا کہ دو شخصون کو دیکہا دو فرس اشہب پر سوار وہ دونون پہلے قبر پر کہڑے رہے ایک نے دوسرے سے کہا لکہہ اوسنے کہا کیا لکہون کہا فرسخ فرسخ مین پہر وہ دوسری قبر کی طرف گئے کہا لکہہ اوسنے کہا کیا لکہون کہا مد بصر یعنی درازی نظر پہر وہ تیسری قبر کی طرف گئے جسکے اندر مین تہا کہا لکہہ دوسرے نے کہا کیا لکہون کہا فتر بیچ فتر کے پس مین بیٹہا جنازون کا انتظار کرنے لگا ایک آدمی کو لائے اوسکے ساتہہ تہوڑے لوگ تہے وہ پہلے قبر پر ٹہیرے مینے کہا یہ کون آدمی ہے لوگون نے کہا ایک قرّاب یعنی بہشتی سقا ہے عیالدار ہے اسکے گہر والون کے پاس کچہہ نہ تہا ہمنے جمع کر دیا یعنی تجہیز تکفین کا سامان مینے کہا یہ درہم اسکے گہر والون کو پہیر دو مینے لوگون کے ساتہہ اوسکو دفن کر دیا پہر ایک اور جنازہ لائے اوسکے ساتہہ سوا اوٹہانیوالون کے اور کوئی نہ تہا اونہون نے قبر کا پتا پوچہا پس وہ اوس قبر کی طرف آئے جسکو دونون سوارون نے مد بصر کہا تہا مین نے کہا یہ کون آدمی ہے لوگون نے کہا کہ ایک مسافر آدمی ہے گہورے پر مر گیا تہا اسکے پاس کچہہ نہ تہا مینے اوس سے کچہہ نہ لیا اور اوسکو دفن کر دیا مین بیٹہہ گیا تیسرے جنازے کا انتظار کرنے لگا عشا تک اوسکا انتظار کرتا رہا پس ایک جنازہ لائے وہ کسی قوّاد کی عورت تہی مینے اونسے قبر کی قیمت مانگی اونہون نے میرے سر کو مارا اور اوسکو قبر مین دفن کر دیا شرح الصدور مین یہہ حکایت اسی طرح لکہی ہے قرطبی رحمہ اللہ نے تذکرہ مین یون کہا ہے کہ مینے ہمارے بعض علما سے سنا ہے کہ وہ کہتے تہے کہ قرافۂ مصر مین ایک گورکن تہا قبرین کہودا کرتا تہا پس تین قبرین کہودین جب وہ اون سے فارغ ہو چکا تو اوسے اونگہ آئی اوسنے خواب مین دیکہا کہ دو فرشتے اوترے پہر وہ ایک قبر پر کہڑے ہوئے ایک نے دوسرے سے کہا لکہہ فرسخ بیچ فرسخ کے پہر دوسری قبر پر کہڑے ہوئے ایک نے دوسرے سے کہا لکہہ میل بیچ میل کے پہر تیسرے پر کہڑے ہوئے کہا لکہہ فتر بیچ فتر کے پہر وہ جاگ اوٹہا پس ایک مسافر آدمی کو لائے اول قبر مین اوسکو دفن کر دیا پہر ایک اور آدمی کو لائے اوسکو دوسری مین دفن کیا پہر ایک مالدار عورت کو لائے جو کہ شہر کے معتبر لوگون سے تہی اوسکے گرد بہت لوگ تہے وہ اوس تنگ قبر مین دفن کیگئی

جسکی گنجائش نہ تہی فٹ فتحہ بکسر تا و سکون فوقانی اوس مسافت کو کہتے ہین جو کہ درمیان انگوٹہے اور کلمے کی اونگلی کے ہے نعوذ باللہ من ضیق القبر و عذابہ ۱۵ ابن ابی الدنیا نے جعفر بن سلیمان سے روایت کیا ہے کہا کہ ایک شخص کسی میت کے پاس حاضر ہوا اور سے اوسکی قبر مین اوتارنے لگا پس کہا بیشک وہ ذات جسنے جنین پر اوسکی مان کے پیٹ مین آسانی کی وہ قادر ہے کہ تجہپر آسانی کردے ۱۶ ابن ابی الدنیا نے طریق ابو غطفان مری سے روایت کیا ہے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ کبہی کبہی ہمکو ڈراتے تو البتہ ہم ڈرتے پس کیونکر ہے تاریکی قبر کی اور اوسکی تنگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہین کہ وفات دیا جاتا ہے بندہ اوس چیز پر جسپر وہ قبض کیا گیا ٭

موت غربت

۱۷ حکایت آجری نے کتاب الغربا مین صلت بن حکیم سے روایت کیا ہے کہا مجہے حدیث کی ابو زید نے یہ ایک آدمی تہے اہل بحرین سے کہا مینے بحرین مین ایک میت کو غسل دیا پس ناگاہ اوسکے گوشت پر لکہا ہوا تہا طوبا لک یا غریب یعنی خوشی ہو تجہکو اے مسافر مین دیکہنے لگا تو ناگاہ وہ درمیان کہال اور گوشت کے لکہا ہوا تہا

رویت فسحت قبر

۱۸ حکایت ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین عبد الرحمن بن عمارہ بن عقبہ بن ابی معیط سے روایت کیا ہے کہا مین احنف بن قیس کے جنازے مین حاضر ہوا مین اون لوگون مین تہا جو اونکی قبر مین اوترے پس جبکہ مین قبر کو برابر کرچکا تو مینے اونکو دیکہا کہ اونکے لئے سیرہی مد بصر تک فراخی کی گئی مینے اسکی خبر اپنے اصحاب کو دی تو اونہون نے نہ دیکہا جو مینے دیکہا ٭

رویت نور بر قبر

۱۹ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین اور ابو الحسین بن بشری نے کتاب کرامات اولیا مین ابراہیم حنفی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہا کہ حجاج نے ماہان حنفی رضی اللہ عنہ کو اونکے دروازے پر سولی دی اور وہ قرار کو اونہین کے دروازہ پر سولی دیا کرتا تہا پس ہم رات کو اونکے پاس روشنی دیکہتے تہے ۲۰ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین اور ابو داود

نے اپنے سنن مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرمایا جبکہ نجاشی کا انتقال ہوگیا تو ہم حدیث کیے جاتے تھے کہ ہمیشہ اوسکی قبر پر نور دیکھا جاتا ہے ❊

خوشبوی مشک از قبر

حرانی

۱۱ حکایت ابونعیم نے مغیرہ بن حبیب سے روایت کیا ہے کہ عبداللہ بن غالب حدانی معرکہ مین شہید ہوئے جبکہ وہ دفن کیے گئے تو لوگون نے اونکی قبر سے مشک کی خوشبو پائی اونکے اخوان سے ایک آدمی نے اونکو خواب مین دیکھا اوسنے کہا تمنے کیا کیا انہون نے کہا خیر الصنیع یعنی اچھا کام اوسنے کہا تم کیدہر گئے کہا طرف جنت اوسنے کہا کس سبب سے کہا حسن یقین طول تہجد دوپہر کی پیاس سے کہا یہ کیا خوشبو ہے جو تمہاری قبر سے پائی جاتی ہے کہا یہ خوشبو تلاوت و پیاس کی ہے ۱۲ حکایت امام احمد نے زہد مین مالک بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مین عبداللہ بن غالب کی قبر مین اوترا اور مینے اوسکی مٹی سے لیا ناگاہ وہ مشک تھی اور لوگ اوسکے ساتھ مفتون ہوگئے مینے کسیکو اوسکی قبر کی طرف بہیجا وہ برابر کردی گئی ۱۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً آیا ہے کہ اول بدل آخرت کا قبور ہین کہ شریف غیر شریف سے پہچانا نہین جاتا ہے اخرجہ الدیلمی فی الفردوس ولم یسندہ ولدہ ❊

باب ۳۱ رحمت الٰہی در قبر

۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے زیادہ تر رحیم ہوتا ہے اللہ اپنے بندے کے ساتھ جبکہ وہ اپنی قبر مین داخل کیا جاتا ہے اور لوگ اوس سے متفرق ہوجاتے ہین اور اوسکے گھر والے اخرجہ البزار وعبد فی مسندیہما والبیہقی فی شعب الایمان ۲ انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک زیادہ تر رحیم اوس چیز کا کہ ہوتا ہے اللہ ساتھ بندے کے جبکہ وہ رکھا جاتا ہے اپنے گڑھے مین اخرجہ الدیلمی

باب ۳۲ تحفہ مومن در قبر

۱ ابو عاصم حبطی مرفوعاً کہتے ہین کہ اول اوس چیز کا جسکے ساتھ تحفہ دیا جاتا ہے مومن اپنی قبر مین یہ ہے کہ اوس سے کہا جاتا ہے تو خوش ہوجا الیس مقر مغفرت کی اللہ نے اونکے لیے جو تیرے جنازے کے ساتھ آئی اخرجہ

ابن ابی الدنیا ٢ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
بیشک اول تحفہ مومن کا یہ ہے کہ مغفرت کیجاتی ہے اونکے لئے جو اوسکے جنازے مین نکلے اخرجہ ابن
ابی الدنیا ٣ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
بیشک اول اوس چیز کا جسکے ساتھ جزا دیا جاتا ہے مومن بعد اپنی موت کے یہ ہے کہ مغفرت کیجاتی ہے
واسطے جمیع لوگون کے جو اوسکے ساتھ چلے اخرجہ ابن ابی الدنیا والبزار وعبد فی مسندیہما
والبیہقی فی شعب الایمان وفی الباب عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ اخرجہ
ابو الشیخ فی الثواب وابی ہریرۃ اخرجہ الحاکم فی التاریخ والبیہقی فی الشعب والدیلمی
والخطیب فی الرواۃ عن مالک وابو نعیم وانس اخرجہ الحکیم الترمذی +

باب ٣٣ بیان مین ظلمت قبر کے اور جو اوسکو روشن کردے

١ مسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ ابو سلمہ جبکہ مرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا الٰہی کشادگی کر واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور روشنی کر اوسکے لئے اوسمین ٢ مسلم نے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک یہ قبرین بھری ہوئی
ہین اپنے اہل پر ظلمت سے اور بیشک اللہ روشنی کرتا ہے اونکے لئے بسبب میرے صلوٰۃ کے اونپر ٣ دیلمی نے انس
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ضحک یعنی ہنسنا مسجد
مین تاریکی ہے قبر مین ٤ ابن ابی الدنیا نے کتاب التہجد مین سری بن مخلد سے روایت کیا ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اگر تو سفر کا ارادہ کرتا تو اوسکے لئے کچھ سامان
تیار کرتا پس کیونکر ہے سفر طریق قیامت کا کیا خبر نہ دون مین تجھے اے ابوذر اوس چیز کی جو تجھے اوس دن
نفع دے اونھون نے کہا ہان قربان ہون میرے مان باپ آپ پر سے فرمایا روزہ رکھ سخت گرمی کے
دن مین واسطے یوم نشور کے اور نماز پڑھ دو رکعت رات کی تاریکی مین واسطے وحشت قبر کے ٥ حضرت (نشور)
امیر المؤمنین علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے جس شخص نے ہر روز سو بار کہا لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین تو وہ ہوگا اوسکے لئے

امان فقر سے اور انس وحشت قبر سے اور کہولے جاوینگے واسطے اوسکے دروازے جنت کے اخرجه الدیلمی فی التاریخ والخطیب فی الرواۃ عن مالک وابی نعیم وابن عبد البر فی التمہید واخرجه الخطیب ایضا من حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما ×

عالم کا علم قبر مین مونس ہوتا ہے

۷ دیلمی سے نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبکہ مرتا ہے عالم تو مصور کرتا ہے اللہ اوسکے علم کو اوسکی قبر مین انس دیتا ہے اوسکو تا روز قیامت اور دفع کرتا ہے اوس سے زمین کے کیڑون کو ،، کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کی طرف وحی بہیجی کہ تو خیر سیکہہ اور اوسے لوگون کو سکہا پس بیشک مین روشن کرنیوالا ہون واسطے سکہانیوالے سیکہنے والے علم کے اونکی قبرون کو تاکہ اونکو وحشت نہو ×

سنت مطہرہ نور وانس ہے قبر مین

۸ حکایت اللالکائی نے سنت مین حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ مینے ایک جنازے کو اوٹھایا پس مینے کہا بارک اللہ لی فی الموت یعنی برکت دے اللہ مجھے لئے موت مین ایک قائل نے جنازے سے کہا وما بعد الموت مجھپر اوس سے رعب داخل ہوا پھر جب میت دفن ہوچکا تو مین قبر کے نزدیک متفکر بیٹھا ناگاہ ایک شخص قبر سے نکلا اس سے زیادہ نہ خوش رو اور نہایت خوشبو اور نہایت پاک صاف لباس اور وہ کہتا ہے امی ابراہیم مینے کہا لبیک تو کون ہے اللہ تجھپر رحم کرے کہا مین ہون کہنے والا تیرے واسطے کہا تہا کہ وما بعد الموت مینے کہا پس تو کون ہے کہا مین سنت ہون مین اپنے صاحب کے لئے دنیا مین حافظ ہوتا ہون اور اوسپر رقیب اور قبر مین نور و مونس اور قیامت مین سائق و قائد طرف جنت کے ×

ثواب ادخال سرور بر مومن

۹ ابن لال سے نے اور ابو الشیخ نے ثواب مین اور ابن ابی الدنیا نے جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین داخل کیا کسی آدمی نے کسی مومن پر سرور کو مگر پیدا کرتا ہے اللہ اوس سرور سے ایک فرشتہ کو وہ اللہ کی عبادت کرتا ہے اور اللہ کی توحید کرتا ہے

پہر جبکہ بندہ اپنی قبر مین جاتا ہے تو وہ سرور اوسکے پاس آتا ہے پس کہتا ہے کیا تو مجھے پہچانتا ہے وہ اوس سے کہتا ہے تو کون ہے وہ کہتا ہے مین وہ سرور ہون کہ داخل کیا تو نے مجھکو فلان پر مین آج کے دن تیری وحشت کو انس دونگا اور تلقین کرونگا تجھے تیری حجت اور ثابت رکہونگا تجھکو ساتہہ قول ثابت کے اور حاضر ہونگا تیرے پاس مشاہد روز قیامت مین اور تیرے لئے شفاعت کرونگا اور دکہاؤنگا تجھے تیری منزل جنت سے

مسجد مین چراغ روشن کرنا موجب نور قبر ہے

۱۰ ابو الفضل طوسی نے عیون الاخبار مین بسند خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ جو شخص روشن کرے اللہ کی مساجد مین نور کو تو روشنی کرے اللہ واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور جو شخص اونمین خوشبو کرے تو داخل کریگا اللہ اوسپر اوسکی قبر مین خوشبو جنت سے ؞

ثواب اپنی ایذا روکنے کا لوگون سے

۱۱ ابن مندہ نے ابو کاہل سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تو خوب جان رکھہ ای ابو کاہل کہ بیشک جس شخص نے اپنی ایذا کو لوگون سے روکا تو حق ہے اللہ پر کہ وہ اوس سے قبر کی ایذا کو روکے

ثواب عیادت مریض

۱۲ ادیلمی نے حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ موسی علیہ السلام نے کہا یا رب کیا ہے اوسکے لئے جو کسی مریض کی عیادت کرے فرمایا کہ اوسکے ساتہہ دو فرشتے مقرر کئے جاتے ہین کہ وہ اوسکی عیادت کرتے ہین اوسکی قبر مین یہانتک کہ وہ مبعوث ہوگا واخرجہ سعید بن منصور فی سننہ عن الحسن قال قال موسی فذکر نحوہ وقال ملائکۃ یعودونہ ؞

حساب قبر مین

۱۳ الحکیم ترمذی نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ قبر مین حساب ہے اور آخرت مین حساب ہے پس جو کہ حساب لیا گیا قبر مین اوسنے نجات پائی اور جو شخص حساب لیا گیا قیامت مین وہ معذب ہوا الحکیم ترمذی

رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ قبر مین مؤمن کا حساب اسی لئے لیا جاتا ہے تاکہ اوسپر سہل ہو کل کو موقف مین سوا اوسکو پاک صاف کرتا ہے برزخ مین تاکہ وہ قبر سے نکلے اور اوس سے قصاص ہو چکا ہو ؛

رویت عمل قبر مین

۴۴ امام احمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہین محاسب ہوگا کوئی قیامت کے دن پہر اوسکے لئے مغفرت کیجاوے سوا تو اپنے عمل اپنی قبر مین دیکہتا ہے

اونسی جب قتل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ہوئی پیروی دجال کا

۴۵ ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے نہین مریگا کوئی آدمی اور اوسکے دل مین برابر رائی کے دانہ کے حب قتل عثمان رضی اللہ عنہ کی ہوگی تو البتہ وہ تابع ہوگا دجال کا اگر وہ اوسکو پائیگا اور اگر وہ اوسکو نہ پائیگا تو ایمان لائیگا اوسپر ساتھ اپنی قبر مین ؛

باب ۴۴ بیان مین عذاب قبر کے نعوذ باللہ منہ

فصل اثبات عذاب قبر کے بیان مین

۱ جناب سیوطی رضی اللہ عنہ شرح الصدور مین فرماتے ہین کہ عذاب قبر کا ذکر قرآن شریف مین متعدد جگہہ واقع ہوا ہے جیسا کہ مینے اکلیل فی استنباط التنزیل مین اوسکو بیان کیا ہے اور ابیات مین یون کہا ہے کہ بیشک دو فرشتون کا سوال کرنا مردے سے حق ہے اسکے ساتھ ایمان لانا فرض ہے ۲ ابو عبد اللہ رحمہ اللہ کہتے ہین کہ قبر کا عذاب حق ہے سوای گمراہ اور گمراہ کرنیوالے کے اور کوئی اوسکا انکار نہین کرتا ہے ۳ حنبل رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابن عبد اللہ سے عذاب قبر کا حال پوچہا اونہون نے کہا اسکی سب حدیثین صحیح ہین ہم اسکے ساتھ ایمان لاتے ہین اور اقرار کرتے ہین اور جو کچہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باسناد جید آیا ہے ہم اوسکے مقر ہین اور جو اوسکے مقر نہون اوسکو رد کرین تو ہمنے امر خدا کو رد کیا خدا پر کیونکہ وہ تعالی یہ ارشاد فرماتا ہے وما آتاکم الرسول فخذوہ یعنی جو لے آوے تمہارے پاس رسول تو تم اوسکو لیلو عذاب قبر کا حق ہے مردے قبر مین عذاب کئے جاتے ہین ۴ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ عذاب قبر کا جیسا کہ سنت صحیحہ کا مقتضی ہے ویسا ہی اہل سنت کے درمیان مین متفق علیہ بہی ہے ؛

فصل بیان مین اون آیتون کے جنسے عذاب قبر معلوم ہوتا ہی

فرمایا اللہ پاک نے ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ یوم القیامۃ
اعمی ابوسعید خدری وابن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ ضنک عذاب قبر ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین کہ تنگ کیجاتی ہے کافر پر قبر اوسکی یہانتک کہ مختلف ہوجاتی ہین اوسمین پسلیان اوسکی معیشت
ضنک یہی ہے یہ بہی اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا
کیا تم جانتے ہو کون لوگون کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی ہے کیا تم جانتے ہو کیا ہے معیشت ضنک
صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اوسکے رسول خوب جانتے ہین فرمایا عذاب کافر کا ہے قبر مین قسم ہے اوسکی
جسکے ہاتہہ مین ہے میری جان بیشک البتہ مسلط کیے جاتے ہین اوسپر ننانوے تنین کیا تم جانتے ہو کیا
ہے تنین ننانوے سانپ ہین ہر سانپ کے نو سر وہ اوسکے جسم مین پہونکتے ہین اور اوسے کاٹتے اور نوچتے
ہین روز قیامت تک اور حشر کیا جاویگا اپنی قبر سے طرف موقف کے اندہا یہ لفظ قرطبی کے ہین بزار و
ابن ابی حاتم نے کچہہ اختصار کے ساتھہ اسکو روایت کیا ہے ابوبکر بن ابی شیبہ نے ابوسعید خدری رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ مسلط کیے جاتے
ہین کافر پر اوسکی قبر مین ننانوے تنین وہ اوسے نوچتے کاٹتے ہین یہانتک کہ قیامت قائم ہو اور اگر
ایک اونمین سے پہونک مارے زمین مین تو وہ سبزہ نہ اگاوے حدیث عبد اللہ بن عمرو بن عاص
رضی اللہ عنہ مین آیا ہے پہر حکم کیا جاتا ہے اوسکو یعنی کافر کو پس تنگ کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی اور
بہیجے جاتے ہین اوسپر سانپ مثل گردنون بختی اونٹون کے سو وہ اوسکا گوشت کہاتے ہین یہانتک
کہ نہین چہوڑتے اوسکی ہڈی پر گوشت اور بہیجے جاتے ہین اوسپر فرشتے بہرے گونگے کہ وہ اوسکو
مارتے ہین الحدیث ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسکی تفسیر مرفوعًا مروی ہے فرمایا کہ معیشت ضنک
عذاب قبر ہے اسکو سعید بن منصور نے اور مسدد نے اپنی مسند مین اور عبد بن حمید وابن جریر وابن منذر
وابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے اور صحیح کہا ہے اور بیہقی نے اسکو عذاب قبر مین روایت کیا ہے اسکی
مثل ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا بہی مروی ہے عبد الرزاق کا لفظ یہ ہے کہ اوسکی قبر اوسپر تنگ

کردی جاتی ہے یہانتک کہ ادہر کی پسلیان ادہر نکل آتی ہین ابن ابی حاتم کا لفظ یہ ہے کہ قبر کا دباؤ ہے
اسلئے یہ بہی مروی ہے کہ معیشت ضنک یہ ہے کہ اوسپر ننانوے سانپ مسلط کئے جاتے ہین وہ اوسکے گوشت
کو کاٹتے ہین یہانتک کہ قیامت قائم ہو اسکو بیہقی نے روایت کیا ہے ۴ وان للذین ظلموا عذابا دون
ذلک قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہا گیا ہے کہ یہ عذاب قبر ہے اسلئے کہ اللہ تعالی نے اسکا ذکر اس قول کے
پیچہے کیا ہے فذرہم حتی یلاقوا یومہم الذی فیہ یصعقون اور یہ دن وہی آخر دن ہے ایام دنیا
مین سے اسپر دلالت کی کہ وہ عذاب جو بعد اوسکے ہے وہ عذاب قبر ہے اسی سے لئے یہ فرمایا ولکن اکثرہم لا یعلمون
کیونکہ وہ غیب ہے ۵ زر بن حبیش نے حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا ہم شک کرتے
تہے عذاب قبر مین یہانتک کہ یہ سورت اوتری الہاکم التکاثر حتی زرتم المقابر کلا سوف تعلمون
یعنی قبور مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسکی تفسیر مین فرمایا ہے ہرگز یون نہین قریب ہے کہ تم جان لو
یعنی جو تمپر نازل ہوگا عذاب قبر مین پہر ہرگز یون نہین قریب ہے کہ تم جان لوگے یعنی آخرت مین جبکہ
تمپر عذاب نازل ہوگا پس اول قبر مین اور دوسرا آخرت مین تکرار واسطے دو حالتون کے ہے ۶ فرمایا اللہ
پاک نے ولو تری اذ الظالمون فی غمرات الموت والملائکۃ باسطوا ایدیہم اخرجوا
انفسکم الیوم تجزون عذاب الہون بما کنتم تقولون علی اللہ غیر الحق وکنتم
عن آیاتہ تستکبرون یہ خطاب ہے ظالمون کو وقت موت کے اور فرشتون سے کہ راست گوہین اسبات
کی خبر دی کہ وہ اوسوقت ذلت کی مار کے ساتھہ جزا دئے جاوینگے سو اگر یہ عذاب تا انقضاء دنیا اون سے
تاخیر کیا جاوے تو یہ صحیح نہوگا کہ اوسلئے الیوم تجزون کہین یعنی تم آج کے دن جزا دئے جاؤگے ۷
فرمایا اللہ تعالی نے فوقاہ اللہ سیئات ما مکروا وحاق بآل فرعون سوء العذاب النار
یعرضون علیہا غدوا وعشیا ویوم تقوم الساعۃ ادخلوا آل فرعون اشد العذاب
نزول اس آیت کا اگرچہ آل فرعون کے حق مین ہے مگر جو لوگ کہ کافر ہین اونکا حکم بہی شامل نہین کے ہے کیونکہ
اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا قرطبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ یہ عذاب قبر کا ہے برزخ مین مجاہد
صاحب فرماتے ہین کہ یہ عذاب ہے دنیا و آخرت کا جسکا ذکر صریحا فرمایا ہے ایسے ہی سوا اسکے اور کوئی

احتمال نہین ہے زمخشری نے کہا ہے کہ اس آیت کے ساتھ عذاب قبر پر استدلال کیا جاتا ہے ہذیل بن شرحبیل
نے کہا ہے کہ آل فرعون کی روحین کالے پرندون کے پیٹون مین آگ پر صبح و شام کرتے ہین عرض یہی
ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بجای نار کے لفظ جہنم فرمایا ہے شعبہ نے یعلی بن عطا سے روایت کیا ہے
کہا مینے میمون بن ہبیرہ کو سُنا وہ کہتے تھے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جب صبح کرتے تو ندا کرتے کہ تمہنے
صبح کی اور حمد ہے اللہ کے لئے اور پیش کی گئی آل فرعون نار پر اور جب شام کرتے تو ندا کرتے کہ شام کی تمہنے
اور حمد ہے واسطے اللہ کے اور پیش کی گئی آل فرعون کی آگ پر پس نہین سنتا تھا اونکی چیخ کو کوئی مگر
وہ پناہ مانگتا تھا اللہ کے ساتھ آگ سے **حکایت** ایک شخص نے اوزاعی رضی اللہ عنہ سے کہا ای ابو عمرو
ہم دیکھتے ہین کہ سیاہ پرندے جوق جوق دریا سے نکلتے ہین اونکا شمار سوای اللہ تعالی کے اور کوئی
نہین جانتا ہے جب شام کا وقت آتا ہے تو اونکی طرح سفید پرندے واپس آتے ہین اونہون نے کہا تمنے
اسکو دریافت کیا اونہون نے کہا ہان فرمایا ان پرندون کے پوٹون مین آل فرعون ہے کہ یہ صبح و شام
آگ پر پیش کئے جاتے ہین یہ پرندے اپنے گھوسلون کی طرف لوٹ آتے ہین حال آنکہ انکے پر جل
بھن کے سیاہ ہوگئے اور اونپر سفید پر اوگ آئے سیاہی دور ہوگئی پھر آگ پر پیش کئے جاتے ہین
اور اپنے آشیانون کی طرف لوٹ آتے ہین دنیا مین انکا یہی طریقہ ہے جب قیامت ہوگی تو اللہ تعالی فرماویگا
ادخلوا آل فرعون اشد العذاب یعنی داخل کرو آل فرعون کو سخت عذاب مین ابن عمر رضی اللہ
عنہما سے آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک ایک تمہارا جبکہ مرجاتا ہے تو
پیش کیا جاتا ہے اوسپر ٹھکانا اوسکا صبح و شام اگر وہ اہل جنت سے ہے تو اہل جنت اور جو وہ اہل نار سے
ہے تو اہل نار سے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے یہانتک کہ اوٹھاوے تجھکو اللہ طرف اوسکے قیامت
کے دن اسکو ابن ابی شیبہ و بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے ابن مردویہ نے اتنا اور زیادہ کیا ہے
کہ پھر یہ آیت پڑھی النار یعرضون علیها غدوا وعشیا ۞ یثبت الله الذین امنوا بالقول
الثابت فی الحیوة الدنیا وفی الاخرة یعنی اللہ تعالی ثابت رکھتا ہے اون لوگون کو جو ایمان لائے
ساتھ قول ثابت کے زندگی دنیا مین اور آخرت مین مسلم نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت

کیا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا یہ آیت عذاب قبر مین اوتری ہے اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے اللہ ہے رب میرا اور نبی میرے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس یہ قول ہے اللہ تعالی کا یثبت اللہ الخ ایک روایت مین ہے کہ یہ قول ہے براء کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر نہین کیا ہے ف قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین یہ طریق اگرچہ موقوف ہے لیکن یہ بات رای سے نہین کہی جاتی ہے پس محمول ہے اسپر کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جیسا کہ پہلی روایت مین فرمایا تھا ۔

وصل

کسی نے کہا اسمین کیا حکمت ہے کہ عذاب قبر کا ذکر قرآن شریف مین نہین آیا ہے باوجود اسکے کہ اسکی طرف بہت حاجت ہے اور اسپر ایمان لانا اور اس سے بچاؤ کرنا واجب ہے سو علما رحمہم اللہ نے اسکے دو جواب دئے ہین ایک اجمالی دوسرا تفصیلی **جواب اجمالی** یہ ہے کہ اللہ سبحانہ نے اپنے رسول رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دو قسم کی وحی نازل فرمائی اور دونون کے ساتھ ایمان لانا واجب کیا ایک کتاب دوسری حکمت فرمایا اللہ پاک نے ١ وانزلنا علیك الكتاب والحكمة ٢ هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم یتلوا علیهم اٰیاته ویزکیهم ویعلمهم الكتاب والحكمة ٣ واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من اٰیات الله والحكمة ان تینون آیتون مین باتفاق سلف امت و ائمہ ملت حکمت سے مراد سنت ہے جسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک پر دی اوسپر ایمان اور اوسکی تصدیق جیسے کہ وہ وارد ہوئی واجب ہے اس اصل اصیل پر اہل اسلام کا اتفاق ہے اونمین سے کوئی بھی اوسکا منکر نہین ہے خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ خبردار ہو بیشک مین دیا گیا ہون کتاب اور مثل اوسکے ساتھ اوسکے الحدیث پس کتاب و سنت ایک دوسرے کے بھائی بہن ہین حجت پکڑنے مین برابر ہین منہج الوصول وغیرہ مین اسکی تفصیل خوب بسط سے لکھی ہے **جواب تفصیلی** یہ ہے کہ ہر چند قرآن شریف مین عذاب قبر کی تصریح نہین ہے لیکن باشارۃ النص خوب ثابت ہے یہ بات نہین ہے کہ مطلقًا اسکا ذکر ہی نہو دیکھو اللہ سبحانہ نے اپنے کلام پاک مین فرمایا ہے یثبت اللہ الخ اسمین اشارہ ہے طرف سوال کے اور جو کچھ مترتب ہوتا ہے اوسپر نعیم و عذاب سے دلائل سنت مطہرہ اسکی دلیل ہین

ستر حدیثین ستائیس راویون سے اس باب مین وارد ہوئی ہین جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور اور در منثور مین اونکا ذکر فرمایا ہے چنانچہ شرح الصدور کی حدیثون کا ترجمہ بحث سوال مین گزر چکا ہے یہان مکرر لانیکی ضرورت نہین ہے فٹ دنیا مین ثابت رکھنے سے یہ مراد ہے کہ مومنین کلمۂ توحید پر جمے رہتے ہین فتنۂ دین کے وقت کسی طرحکا تزلزل اونکو نہین ہوتا ہے گو وہ آگ ہی مین کیون نہ ڈال دئے جاوین اور کفار و مبتدعین کے شبہون سے کسی طرحکا شک اونکے دلون مین نہین آتا ہے اگرچہ جان و مال کی آفت ہی مین کیون نہ مبتلا ہوجاوین آخرت مین ثابت رکھنے کا یہ مطلب ہے کہ قبر مین منکر و نکیر کے سوال کے وقت بتائید الٰہی و برکت رسالت پناہی جھٹ پٹ بے دھڑک جواب باصواب دیدیتے ہین ذرا بھی توقف نہین کرتے نہ اونکی زبان لڑکھڑاتی ہے نہ اونکے دلون مین کسیطرح کی دہشت سماتی ہے اسی طرح مواقف حشر و نشر مین بھی اہوال قیامت سے نہ گھبرائین گے نکتہ ہر شخص کا ثبات قبر مین ہویا مابعد قبر اوتنا ہی ہوگا جتنا کہ وہ دنیا مین توحید پر ثابت رہیگا جو شخص یہان حق پر ہے حق کہتا ہے حق کو جلد ہی سے مان لیتا ہے گو اوسکا دشمن جانی ہی کیون نہ کہے وہ شخص قبر وغیرہ مین بھی بہت جلد جواب دیگا اور قیامت کے ہولون سے محفوظ رہیگا اللہم وفقنا وثبتنا بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمین **فائدہ** طیبی رحمہ اللہ نے شرح مشکات شریف مین لکھا ہے کہ اس آیت مین اسپر دلیل نہین ہے کہ مومن پر قبر مین عذاب ہوتا ہے پھر کیون کہتے ہین کہ یہ آیت شریف مقدسہ عذاب قبر مین نازل ہوئی ہے اسکا یہ جواب دیا ہے کہ فتنۂ مومن چونکہ ترغیب و ترہیب کے واسطے ہوتا ہے اور قبر ہول و دہشت کی جگہہ ہے اور عادۃً فرشتون کی ملاقات انسان کو پریشان کردیتی ہے شاید اسلئے جو احوال کہ بندے پر قبر مین گزرتے ہین اونکا نام تغلیبًا عذاب قبر رکھدیا ہو کرمانی رحمہ اللہ نے بھی اسی طرح جواب دیا ہے ✤

وصل منکرین عذاب قبر کے بیان مین

جاننا چاہیئے کہ زندیق ملحد قبر کے عذاب اور اوسکی فراخی تنگی کا انکار کرتے ہین چند اعتراض بے معنی جمالتے ہین یون کہتے ہین کہ جب ہم قبر کو کھولکے دیکھتے ہین تو ہم نہین پاتے کہ فرشتے مردے کو لوہے

کے گرزون سے مارتے ہین نہ اوسمین سانپ اور اژدہا ہین نہ آگ شعلہ مارتی ہوئی نظر آتی ہے بلکہ اگر مُردے
کی آنکھون پر پارہ سینے پر رائی کا دانہ رکھتے ہین تو اوسے جون کا تون رکہا ہوا پاتے ہین ہرگز کوئی حرکت
و تغیر اوسمین محسوس نہین ہوتا ہے قبر کی مسافت کو مساحت کرتے ہین تو وہ حالت سابقہ پر ہوتی ہے
جیسی کہودی تہی ویسی ہی ہوتی ہے کیونکر اوسکے مد بصر تک فراخ ہوجاتی ہے اور کسطرح تنگ ہوتی
ہے ہمتو زیادہ کم ہرگز نہین پاتے ہین یہ تنگ لحد کیونکر گنجائش رکہتی ہے کہ اسمین مردہ اور فرشتے
اور سو حسن صورتین یا سولش صورتین سما سکین یہ تو زندیقون ملحدون کی تحقیق ہے رہے اونکے
بہائی بند گمراہ و بدعتی سو وہ یون کہتے ہین کہ جو حدیث مقتضا می حس و عقل کے مخالف ہے وہ یقینی
خطا ہے اوس حدیث کے ناقل سے خطا واقع ہوئی ہے کہتے ہین ہم دیکہتے ہین کہ جس شخص کو سولی
دیجاتی ہے وہ لکڑی پر لٹکا ہوا ہے نہ وہ کسیطرح کی حرکت کرتا ہے نہ کوئی اوس سے سوال کرتا ہے نہ وہ
کسی طرح کا جواب دیتا ہے نہ اوسکا جسم آگ مین شعلہ مارتے نظر آتا ہے یا جس کسیکو شیر وغیرہ درندے نے پہاڑ کہایا
یا پرندون نے اوسے نوچ کہسوٹ ڈالا یا سانپ وغیرہ نے کہا لیا اور اوسکے بدن کے اجزا درندون کے
پیٹون مین اور طیور کے پوٹون مین پہونچگئے اور وہ ہوا مین منتشر ہوگئے ایسے شخص کے اجزا کیونکر
مسئول ہوسکتے ہین فرشتون کا سوال ایسے آدمی سے کیونکر تصور مین آسکتا ہے باینہمہ پہر یہ کسطرح
ہوسکتا ہے کہ قبر اوسکے لئے ایک روضہ ریاض جنت سے یا ایک گڑہا آگ کے گڑہون سے ہوجائے اور
قبر اس قدر تنگ کس طرح ہوسکتی ہے کہ پسلیان آپس مین ملجائین بلکہ یہ سب کچہ اون حالات کی طرف
اشارہ ہے جو کہ روح پر عذاب روحانی سے وارد ہوتے ہین اور ان باتون کے لئے موضوع لغت
عرب پر کوئی حقیقت نہین ہے یہ تقریر منکرونکی قرطبی و حافظ ابن قیم رحمہما اللہ تعالی نے ذکر کی ہے
علما اہل سنت رضی اللہ عنہم نے اس انکار کا یون جواب دیا ہے کہ جو لوگ دفن کئے جاتے ہین یا اون کو
سولی دیجاتی ہے اللہ تعالی نے انکے ماجرا کو مکلفین کی آنکھون سے چہپا دیا ہے جسطرح فرشتون
کے دیکہنے کو اونسے چہپایا ہے باوجود اسکے کہ انبیاء علیہم السلام اونکو دیکہتے ہین اونسے بات چیت
کرتے ہین دیکہو جبریل علیہ السلام حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف مین آتے جاتے

القا وحی کرتے آپ اوسنے وحی لیتے اور حاضرین مجلس شریف نہ اونکو دیکھتے نہ اونکی بات سنتے تھے باوجود اسکے کہ وہ سب ایک ہی جگہہ بیٹھے ہوتے اس سے معلوم ہوا کہ بصر کا ادراک ایک ایسی چیز ہے کہ اوسکا پیدا کرنے والا خاص حقتعالی ہی ہے آدمی کو اوسمین کسی طرح کا دخل و اختیار نہین ہے جب کبھی چاہتا ہے تو اوس ادراک کو زید کے لیئے پیدا کر دیتا ہے عمرو کے لیئے نہین کرتا مثلاً کبھی بہت لوگون کو تہوڑا کر دکہا دیتا ہے اور تہوڑون کو بہت جیسا کہ خود کلام پاک مین ارشاد فرمایا ہے واذ یریکموھم اذ التقیتم فی اعینکم قلیلا ویقللکم فی اعینہم لیقضی اللہ امرا کان مفعولا والی اللہ ترجع الامور ابن ابی شیبہ ابن جریر ابن ابی حاتم ابو الشیخ ابن مردویہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کفار بدر کے دن ہماری آنکھون مین تہوڑے کر دئے گئے یہانتک کہ ایک آدمی میرے پہلو مین تہا مینے اوس سے کہا کہ ہم تو اونکو ستر آدمی دیکھتے ہین اوسنے کہا نہین بلکہ وہ سو ہین یہانتک کہ ہمنے ایک ایک آدمی کو اونمین سے پکڑا اوس سے پوچہا اوسنے کہا کہ ہم ہزار تہے انتہے بلکہ بدر کے دن تو شیطان نے فرشتون کو لڑتے ہوئے دیکہا اور مشرکون نے اونکو نہ دیکہا جیسا کہ اللہ پاک نے خود ارشاد فرمایا ہے واذ زین لھم الشیطان اعمالھم الی قولہ انی اری ما لا ترون ابن جریر و ابن منذر و ابن ابی حاتم و ابن مردویہ و بیہقی نے دلائل مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ابلیس ایک لشکر مین شیاطین کے بصورت ایک آدمی کے بنی مدلج سے آیا اور اوسکے ساتہہ نشان تہا اور شیطان سراقہ بن مالک بن جعشم کی صورت مین پس شیطان نے کہا نہین ہے کوئی غالب واسطے تمہارے آج لوگون سے اور مین تمہارے لیئے پشت پناہ ہون اور جبرئیل علیہ السلام ابلیس پر متوجہ ہوئے جبکہ اوسنے اونکو دیکہا تو اوسکا ہاتہہ ایک مشرک کے ہاتہہ مین تہا اوسنے اپنا ہاتہہ چہوڑا لیا اور پیٹہہ دیکے بہاگا اور اوسکا گروہ بہی بہاگا اوس آدمی نے کہا اے سراقہ تو تو ہماری پناہ ہے اوسنے کہا بیشک مین وہ دیکہتا ہون جو تم نہین دیکہتے اور یہ جب کہا کہ اوسنے ملائکہ کو دیکہا انی اخاف اللہ واللہ شدید العقاب اور جبکہ لوگ تہے بعض بعض سے قریب ہوگئے تو اللہ تعالی نے مسلمانون کو مشرکون کی آنکھون مین تہوڑا کر دکہا دیا

اور مشرکون کو مسلمانون کی آنکھون مین تھوڑا کر دکھایا تو مشرکون نے کہا یہ کون لوگ ہین دھوکا دیا انکو انکے
دین نے پس اسلئے کہا تھا کہ وہ مسلمانون کی آنکھون مین قلیل ہین اور یہ گمان کیا کہ وہ اب انکو ہزیمت دینگے
اسمین انکو شک نہ تھا انتہے دیکھو اللہ پاک نے شیطانون کی صفت مین فرمایا ہے کہ انہ یراکم ھو و
قبیلہ من حیث لا ترونہم یعنی بیشک شیطان تمکو دیکھتا ہے وہ اور اوسکا گروہ اوس جگہ سے کہ تم اونکو
نہین دیکھتے ہو اس سبب سے معلوم ہوا کہ بصر کا ادراک مخلوق خدا تعالی ہے جسکو چاہتا ہے دیتا ہے جس سے
چاہتا ہے روک لیتا ہے امام ابو بکر بن العربی رحمہ اللہ نے اس انکار کا یہی جواب دیا ہے اور امام الحرمین
جوینی نے بھی اسیکے مثل کہا ہے امام حجۃ الاسلام محمد بن محمد غزالی رضی اللہ عنہ نے احیاء علوم الدین مین
بعد ذکر عذاب قبر وغیرہ کے یون فرمایا ہے کہ جب تو کہے کہ ہم کافر کو اوسکی قبر مین ایک مدت مشاہدہ کرتے
ہین اور اوسکو قبر مین دیکھتے ہین اور ان چیزون سے کسی چیز کا مشاہدہ نہین کرتے ہین سو بخلاف مشاہدہ
کے تصدیق کی کیا وجہ ہے پس تو جان لے کہ تیرے لیئے ان چیزون کی تصدیق مین تین مقام ہین ایک پہلا
مقام اور یہی اظہر واصح واسلم ہے یہ ہے کہ تو تصدیق کرے ساتھہ اسکے کہ سانپ موجود ہین اور وہ میت
کو کاٹتے ہین لیکن ہم اسکا مشاہدہ نہین کرتے اسلئے کہ یہ آنکھہ مشاہدہ امور ملکوتیہ کی لیاقت نہین رکھتی
اور جو چیز آخرت سے تعلق رکھتی ہے وہ عالم ملکوت سے ہے کیا تو نہین دیکھتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کسطرح
نزول جبریل علیہ السلام کے ساتھہ ایمان لاتے تھے حالانکہ وہ اونکا مشاہدہ نہین کرتے تھے اور اسبات
کے ساتھہ ایمان لاتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکا مشاہدہ کرتے ہین پس اگر تو اسکے ساتھہ
ایمان نہین لاتا ہے تو ملائکہ و وحی مین ایمان کا صحیح کرنا زیادہ تر تجھپر اہم ہے اور اگر تو اسکے ساتھہ ایمان
لے آیا ہے اور اس بات کو جائز رکھتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس چیز کا مشاہدہ فرماتے ہین جسکا
امت مشاہدہ نہین کرتی ہے تو پھر تو اسکو میت مین کیون نہین جائز رکھتا ہے اور جسطرح کہ فرشتے آدمیون
اور حیوانون کے مشابہ نہین ہین اسی طرح وہ سانپ بچھو جو میت کو قبر مین کاٹتے ہین ہمارے عالم کے
سانپ بچھو کی جنس سے نہین ہین بلکہ وہ اور ہی جنس ہین جسکا ادراک دوسرے حاسہ سے ہوتا ہے ۔ دوسرا
مقام یہ ہے کہ تو سونے کے احوال کو یاد کرے اور اس بات کو کہ وہ اپنے خواب مین دیکھتا ہے کہ اوسے ایک

سانپ کاٹ رہا ہے اور وہ اوس سے ایذا پاتا ہے یہانتک کہ خود کو اپنے خواب مین دیکھتا ہے کہ وہ چیختا چلاتا ہے اوسکی پیشانی عرقناک ہوتی ہے اور کبھی اپنی جگہہ سے حرکت کرتا ہے وہ ان سب باتون کا ادراک اپنی جان سے کرتا ہے اور ایذا پاتا ہے جیسے جاگتا ایذا پاتا ہے اور وہ اوسکا مشاہدہ کر رہا ہے حال آنکہ تو اوسکے ظاہر کو ساکن دیکھتا ہے اور جو سانپ کہ اوسکے حق مین موجود ہے اور وہ عذاب جو اوسکے حق مین حاصل ہے تو اوس سے اوسکے گرد نہین پاتا ہے کیونکہ وہ تیرے حق مین مشاہد نہین ہے اور جبکہ عذاب کاٹنے کی ایذا مین ہوا تو درمیان خیالی سانپ کے اور اوس سانپ کے جو کہ مشاہد ہے کسی طرحکا فرق نہین ہے مقام تیسرا مقام یہ ہے کہ تو خوب جانتا ہے کہ سانپ بنفسہ ایذا نہین دیتا ہے بلکہ وہ چیز ایذا دیتی ہے جو اوس سے تجھکو ملاقی ہوتی ہے اور وہ زہر ہے پھر زہر بھی موذی نہین ہے بلکہ موذی الم ہے بلکہ عذاب تیرا اوس اثر مین ہے جو کہ تجھہ مین زہر سے حاصل ہوتا ہے سو اگر مثل اس اثر کا بغیر سم کے حاصل ہو جاوے تو مقرر عذاب وافر ہوگا اور تعریف اس نوع کے عذاب سے ممکن نہوگی مگر باین طور کہ نسبت کیا جاوے طرف سبب کے جسکی طرف وہ عادت مین منسوب ہوتا ہے اسلئے کہ مثلاً اگر انسان مین ایک لذت پیدا کیجاوے بغیر مباشرت صورت جماع کے تو اوس لذت کی تعریف نہوگی مگر ساتھہ اضافت کے طرف جماع کے پس اضافت تعریف با لسبب ہوگی اور ثمرہ سبب کا حاصل ہو جاویگا گو صورت سبب کی حاصل نہو اور سبب کا ارادہ اوسکے ثمرے کی وجہ سے کیا جاتا ہے نہ اوسکی ذات کی وجہ سے اور یہ سانپ بچھو وغیرہ مہلک صفتین ہین کہ موت کے وقت ایذا دینے الم دینے والے نفس مین منقلب ہو جاتے ہین پس اونکا الم مثل الم کاٹنے سانپون کے ہوتا ہے بغیر وجود سانپون کے اور صفت کا موذی منقلب ہو جانا مثل انقلاب عشق کے ہے کہ وہ معشوق کے مرتے وقت موذی بنجاتا ہے کیونکہ عشق تو لذیذ تھا پھر ایک ایسی حالت طاری ہوئی کہ وہ لذیذ بنفسہ مولم ہو گیا یہانتک کہ عاشق کے دل مین انواع عذاب سے وہ چیز نازل ہوئی کہ اوسکے ہوتے ہوئے اسکی تمنا کرتا ہے کہ کاش عشق و وصال سے مزہ نہ اوٹھاتا بلکہ یہی بعینہ ایک نوع ہے انواع عذاب میت سے اسلئے کہ اوسکے نفس پر عشق دنیا مین مسلط ہوگیا سو یہی مال زمین جاہ اولاد خویش اقارب جان پہچان کے لوگ اوسکے معشوق ہوگئے جس شخص کو کہ ان چیزون کے استرداد کی امید نہین ہے اگر اوسکی حالت

حیات مین یہ سب اوس سے لے لیا جاوے تو تو دیکہتا ہے کہ اوسکا کیا حال ہوگا کیا اوسکی شقاوت عظیم نہو گی اور اوسکا عذاب سخت نہوگا اور وہ تمنا نہ کریگا اور نہ کہیگا کہ کاش میرے لیئے کبہی مال نہ ہوتا نہ کبہی جاہ ہوتی کہ مین اوسکے فراق سے ایذا نہ پاتا پس موت عبارت ہے دنیا کے ساری محبوب چیزون سے یکبارگی مفارقت کرنا اور مقصود یہ ہے کہ آدمی کبہی اپنے گہوڑے کو اسطرح دوست رکہتا ہے کہ اگر اوسکو اختیار دیا جاوے ان دو باتون مین کہ اوس سے گہوڑا لیا جاوے یا اوسکو بچہو کاٹے تو وہ بچہو کے کاٹنے پر صبر کرنیکو اختیار کریگا تو اب اوسکے نزدیک الم گہوڑے کی جدائی کا زیادہ تر عظیم ہے بچہو کے کاٹنے سے اور اوسکی محبت گہوڑے کے لیئے وہی اوسکو کاٹے گی جبکہ اوس سے اوسکا گہوڑا لیا جاویگا پس چاہیے کہ اس کاٹنے کے واسطے تیاری کرے کیونکہ موت ہی اوس سے اوسکے گہوڑے گہر زمین کو اہل وعیال و اولاد کو دوست آشنا جان پہچان والون کو لیگی اوس سے اوسکے جاہ و قبول کو چہین لیگی بلکہ کان آنکہ اعضا کو اوس سے لیجاویگی اور وہ اس سب کے رجوع سے مایوس ہوگا سو یہ اوس پر سانپ بچہوؤن سے بڑہکر ہے جیسے اگر یہ اوس سے لیا جاوے اور وہ زندہ ہو پس ایسی ہے جبکہ وہ مریگا کیونکہ ہم بیان کر چکے ہین کہ جو شخص معنی آلام و لذات کا ادراک کرتا ہے وہ نہین مرتا بلکہ اوسکا عذاب موت کے بعد زیادہ تر سخت ہوتا ہے اسلیئے کہ وہ زندگی مین تو کئی اسباب سے متسلی ہوجاتا تہا جو کہ اوسکے حواس کو مشغول کر دیتے تہے اور اس سے تسلی ہوجاتی تہی کہ وہ شئی اوسکی طرف رجوع کر آوے یا اوسکا عوض عود کرے موت کے بعد تو کوئی شئی تسلی کی باقی نہین رہی اسواسطے کہ تسلی کی رگ بند کر دی گئی اور یاس حاصل ہوگیا ۵

سیرہا در ہوس آباد تمنا کردیم
منزل یاس زہر راہگذر نزدیک ست

پس اگر وہ دنیا سے ہلکا پہلکا تہا تو سلامت رہیگا جیسا کہ وارد ہوا ہے نجا المخفون یعنی ہلکے پہلکون نے نجات پائی اور اگر بہاری بوجہل ہے تو اوسکا عذاب عظیم ہوگا ۵

تو رہ از کثرت اسباب خود تنگ میداری
سبکروحان چو بوی گل فرو بستند محملہا

حضرت حجۃ الاسلام رحمہ اللہ نے نہایت نفیس کلام اس نوع کا بیان فرمایا ہے مثالین بیان کر کے خوب سمجہایا ہے ایک جماعت ایمہ نے جواب قاضی ابو بکر بن العربی رحمہ اللہ پر کفایت کی ہے اور حافظ ابن قیم

رحمہ اللہ نے کتاب الروح مین بسط کیا ہے اور جواب قاضی صاحب حوم پر بڑہایا ہے یہان اوس کا
استیفا کردینا چاہیے گو طول ہو کیونکہ مسئلہ مہم ہے اور ایمان اوسکے ساتہہ متعین ہے حافظ صاحب بسط
کلام ابن العربی مین فرماتے ہین اگرچہ اونہون نے اسکے ذکر کے ساتہہ تعرض نہین کیا لیکن وہ اوسکا بسط
ہو سکتا ہے کہتے ہین کہ اللہ تعالی اس دار یعنی دنیا مین وہ چیز پیدا کرتا ہے جو کہ اس سے یعنی عذاب قبر سے
بہی زیادہ تر عجیب ہے یہ جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا کرتے تہے اور کبہی آپ
اونکو نہ دیکہتے نہ سنتے اور آپکے لئے مرد کی شکل بنکر آتے آپ ایسا کلام کرتے جسکو وہ سنتا جو نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوتا اور کبہی اونکو نہ دیکہتا نہ سنتا اور اسی طرح آپ کے سوا اور انبیاء علیہم السلام
اور کبہی آپ کو وحی آتی مثل آواز جرس کے اور اوسکو آپ کے سوا اور حاضرین نہ سنتے یہ جن ہمارے درمیان
مین بلند آواز سے بات چیت کرتے ہین اور ہم اونکو نہین سنتے فرشتے کفار کو کوڑون سے مارتے اور اونکے
گردنین مارتے تہے اور اونپر چیختے چلاتے تہے حال آنکہ مسلمان اونکے ساتہہ تہے نہ اونکو دیکہتے نہ اونکی
باتین سنتے تہے اللہ تعالی نے بنی آدم کو بہت سی چیزون سے جو کہ زمین مین حادث ہوتے ہین حجاب مین
رکہا ہے حال آنکہ وہ چیزین اونہین کے درمیان مین ہین جبریل علیہ السلام حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو پڑہاتے آپ سے قرآن شریف کا دور کرتے اور حاضرین محفل فیض منزل نہین سنتے تہے جو شخص اللہ سبحانہ کو
جانتا پہچانتا ہے اوسکی قدرت کا اقرار کرتا ہے وہ کیونکر اس بات کو اوپرا سمجہتا ہے کہ اللہ تعالی ایسے حوادث
احداث فرماوے جس سے بعض ابصار خلق کو مصروف وممنوع کردے اپنی کسی حکمت اور اونکی رحمت
کے لئے کیونکہ وہ اوسکے دیکہنے سننے کی طاقت نہین رکہتے ہین بندے کی سماعت وبصارت زیادہ تر
حقیر ہے اس سے کہ وہ مشاہدۂ عذاب قبر کے واسطے ثابت رہ سکے جن لوگون نے اوسکو سنا اونمین سے
بہت سے بیہوش ہوگئے اونپر غشی طاری ہوگئی تہوڑی دیر بہی زندگی سے متمتع نہوئے بعض کا پردۂ
قلب منکشف ہوا پہر مرگئے پس حکمت الہی مین کسطرح اسکا انکار کرتا ہے کہ اوسنے ایک پردہ چہوڑا
ہے کہ وہ درمیان فرشتون کے اور درمیان اسکی رویت کے حائل ہوتا ہے یہانتک کہ جب وہ پردہ
کہولدیا جاویگا تو اوسکو دیکہہ لینگے عیاناً مشاہدہ کرلینگے پہر یہ بات ہے کہ ہم مین سے بندہ اسپر قادر

کہ وہ میت کی آنکھ اور سینے سے پارے کو اور رائی کے دانے کو زائل کر سکتا ہے پھر اوسکو جلدی سے رد کر سکتا ہے تو
پھر فرشتہ کیونکر اس سے عاجز ہو سکتا ہے اور اللہ تعالی کسطرح اوسکو اسپر قدرت نہین دیسکتا ہے حال آنکہ
وہ تو ہر شئی پر قادر ہے اور کسطرح قدرت اوسکی اس سے عاجز ہو سکتی ہے کہ پارے کو اوسکی آنکھون پر
اور دانہ خردل کو اوسکے سینے پر باقی رکھے کہ اوس سے نکیر تپٹے امر برزخ کا اوس چیز پہ قیاس کرنا جسکا
لوگ مشاہدہ کرتے ہین یہ نہین ہے مگر صرف جہل و ضلال اور تکذیب اصدق الصادقین اور تعجیز
رب العلمین حالانکہ یہ غایت جہل و ضلال ہے اور جبکہ ہم مین سے ایک اسپر قادر ہے کہ قبر کو دس گز یا زیادہ
طول و عرض مین وسیع کر دے اور اسکی وسعت کو لوگون سے مستور رکھے اور جسکو چاہے اوسپر مطلع
کر دے تو پھر رب العلمین کیونکر اس سے عاجز ہو سکتا ہے کہ اوسکو جتنا چاہے جسپر چاہے کشادہ فرماوے
اور بنی آدم کی آنکھون سے اوسکو مستور رکھے کہ وہ تو اوسکو تنگ دیکھین حال آنکہ وہ بہت وسیع اور
نہایت خوشبو اور بغایت امن و نور ہو اور وہ اسکو نہ دیکھین ستر مسئلہ کا یعنی بھید و گر اوسکا یہ ہے کہ یہ
فراخی و تنگی اور روشنی و سبزی اور آگ اوس جنس سے نہین ہے جو کہ اس عالم مین معہود و معروف ہے
اور اللہ سبحانہ نے بنی آدم کو اس گھر مین اوسی چیز کا مشاہدہ کرایا ہے جو کہ اوس سے ہے اور اوسمین ہی
رہے وہ چیز جو کہ امر آخرت سے ہے سو اوسپر پردہ چھوڑ دیا ہے تا کہ اوسکا اقرار اور اوسکا ایمان اونکی
سعادت کا سبب ہو پھر جب اوسسے پردہ اوٹھایا جاویگا تو عیانا مشاہدہ ہوگا میت اگر لوگون کے درمیان
مین رکھا ہوا ہو تو بھی یہ بات ممتنع نہین ہے کہ اوسکے پاس دو فرشتے آوین اوس سے سوال کرین بغیر
اسکے کہ حاضرین کو اسکا شعور ہو اور میت اونکو جواب دے بدون اسکے کہ وہ اوسکے کلام کو سنین اور
فرشتے اوسکو مارین بغیر اسکے کہ حاضرین اوسکی ضرب کو مشاہدہ کرین دیکھو یہ ایک ہم مین سے اپنے صاحب کے
برابر سوتا ہے پھر وہ نیند مین عذاب کیا جاتا ہے مارا جاتا ہے دردناک ہوتا ہے اور جاگتے کو اسکی
کچھ بھی خبر نہین ہوتی ہے اور کبھی الم ضرب کا سونے کے جسم کی طرف سرایت کرتا ہے ایک اعظم
استبعاد سے ہے کہ فرشتہ پتھر کو شق کر دے حال آنکہ اللہ سبحانہ نے پتھر کو ملک کے لئے ایسا کر دیا ہے
جیسے ہوا طیور کے واسطے پتھر اجسام کثیفہ کے واسطے حاجب ہوتے ہین اس سے یہ نہین لازم آتا ہے کہ

ارواح لطیف اونمین دخل نہوسکین یہ نہین ہے مگر افسد قیاس اسی قیاس اور اسکے مثل اور قیاسات
فاسدہ سے رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کی گیئی پہر وہ آگ وسبزہ جو کہ قبر مین ہے دنیا کی آگ سے
نہین ہے نہ دنیا کی نبات سے کہ جو دنیا کی آگ اور اوسکے سبزہ کا مشاہدہ کرتا ہے وہ اوسکا بھی مشاہدہ فرماوے
وہ تو آخرت کی نار اور اوسکے سبزہ سے ہے وہ آگ دنیا کی آگ سے سخت تر ہے اہل دنیا کو اوسکا احساس
نہین ہوتا ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ میت پر اوس مٹی کو اور اون پتھرون کو جو اوسکے اوپر نیچے ہین
گرم کر دیتا ہے یہانتک کہ وہ دنیا کے انگارون سے بھی زیادہ تر گرم ہوجاتے ہین اہل دنیا اگر اونکو
چھوئین تو اونکو اوسکا احساس نہو بلکہ اس سے بھی زیادہ تعجب کی یہ بات ہے کہ دو آدمی دفن کیئے جاتے
ہین ایک دوسرے کے برابر ہوتا ہے اور یہ آگ کے گڑھے مین ہے کہ اوسکی گرمی اوسکے پڑوسی تک
نہین پہونچتی ہے اور وہ جنت کے چمن مین ہے کہ اوسکی راحت ونعیم اوسکے جار تک نہین پہونچتی
پروردگار جل شانہ کی قدرت اس سے بھی وسیع تر اور عجیب تر ہے اللہ تعالیٰ نے تو ہمکو اپنی قدرت کی نشانیون
سے اسی دنیا مین وہ نشانیان دکہائی ہین کہ وہ اس سے بھی بہت بڑہکر ہین لیکن نفوس اوس چیز کی تکذیب
کے عاشق ہین جنکو اونکے علم نے احاطہ نہین کیا ہے مگر وہ جسکو اللہ تعالیٰ توفیق دے اور اوسکو
بچالے کافر کے لیئے دو تختیان آگ کی بچہائی جاتی ہین کہ جنکی وجہ سے اوسپر قبر شعلہ مارتی ہے جیسے
تنور شعلہ مارتا ہے اللہ سبحانہ جب چاہتا ہے تو اپنے بعض بندون کو اسپر مطلع فرماتا ہے اور اونکے غیر سے
اوسکو چھپاتا ہے کیونکہ اگر سارے بندے مطلع ہوجاوین تو تکلیف کی حکمت اور ایمان بالغیب جاتا رہے
اور لوگ دفن کرنا چھوڑ دین جیساکہ صحیح مین وارد ہوا ہے کہ اگر یہ بات نہوتی کہ تم دفن نہ کرو تو مین اللہ سے
سوال کرتا کہ وہ تمکو سنادے عذاب قبر سے جو مین سنتا ہون چونکہ یہ حکمت بہائم کے حق مین منتفی تھی
اسلیئے وہ اوسکو سنتے اور اوسکا ادراک کرتے ہین جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خچر بدکا
تھا اور قریب تھا کہ آپ کو گرادے جبکہ آپ کا گذر اوس شخص پر ہوا جو اپنی قبر مین معذب ہو رہا تھا

حکایت حافظ صاحب فرماتے ہین مجھے حدیث کی میرے صاحب ابو عبد اللہ محمد بن وزیر حرانی نے
کہ وہ اپنے گھر سے بعد عصر کے باغ کی طرف نکلے کہتے ہین کہ ذرا پہلے سورج ڈوبنے سے مین قبرون کے

درمیان مین پہونچا پس ناگاہ اونمین سے ایک قبر تہی اور وہ انگارا تہی جیسے شیشہ گر کی بہٹی اور میت
اوسکے وسط مین تہا مین اپنی آنکہون کو ملنے لگا اور کہتا تہا کہ مین سوتا ہون یا جاگتا ہون پہر مینے شہر
کی فصیل کی طرف التفات کیا تو مینے کہا واللہ مین سوتا نہین ہون پہر مین اپنے گہر کی طرف گیا حال آنکہ
مین مدہوش تہا گہر والے میرے سامنے کہانا لائے مین نہ کہا سکا پہر مین شہر مین گیا قبر والے کا حال
پوچہا ناگاہ وہ محصّل ٹیکس تہا کہ اوسی دن مرا تہا پس اس آگ کا قبرون مین دیکہنا ایسا ہے جیسے فرشتے
جن کبہی دکہائی پڑجاتے ہین جسکو اللہ چاہتا ہے دکہا دیتا ہے حکایت ہکو سیشی کی ہارے ضما
ابو عبد اللہ محمد بن حبان سلالی سے یہ اللہ کے نیک بندون مین سے تہے اور سچے آدمی تہے کہتے ہین کہ
بغداد مین ایک آدمی لوہارون کے بازار کی طرف آیا اوسنے چہوٹی میخین بیچین ہر میخ کے دو سر تہے
ایک لوہار نے اونکو لے لیا اوسنے اونکو تپانا شروع کیا وہ نرم نہین پڑتی تہین یہانتک کہ اوسکے کوٹنے
پیٹنے سے عاجز ہوا بائع کو تلاش کیا پہر اوسے پایا اوس سے کہا یہ میخین تیرے پاس کہان سے آئین
اوسنے کہا مجہے ملگئین وہ اوس سے پوچہتا رہا یہانتک کہ اوسنے بتا دیا کہ اوسنے ایک قبر کہلی پائی اور
میت کی ہڈیان تہین ان میخون سے جکڑی ہوئی تہین مینے بہت تدبیر کی کہ اونکو نکالون پہر نکال نکا
مینے ایک پتہر لیا اوسکی ہڈیون کو توڑا اور میخون کو جمع کیا راوی کہتا ہے کہ مینے اون میخون کو بچشم
خود دیکہا حافظ صاحب کہتے ہین مینے کہا کہ اونکی صفت کیا تہی راوی نے کہا ہر میخ کے دو سر
تہے حافظ صاحب مرحوم نے بعد اسکے بہت سی حکایتین اس باب مین ذکر فرمائین پہر کہا کہ یہ اخبار
اور اونکے اضعاف اور اضعاف کے اضعاف اسقدر ہین کہ یہ کتاب اونکی گنجائش نہین رکہتی ہے
اللہ سبحانہ نے اپنے بعض بندون کو قبر کا عذاب اور اوسکے نعیم ظاہر طور پر کہا دی ہے رہا خواب مین دیکہنا
سو اگر ہم اوسکو ذکر کرین تو متعدد کتابین بنجائین جو کوئی اوسپر واقف ہونا چاہے اوسے چاہیے کہ کتاب منامات
ابن ابی الدنیا کتاب البیان قیروانی وغیرہ کو ملاحظہ فرمائے کچہ حکایات اس باب کی آیندہ مذکور ہونگی
حافظ صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ اللہ تعالی نے امر آخرت کو اور جو اوس سے متصل ہے غیب کر دیا ہے
اور ادراک مکلفین سے اس گہر مین اوسکو چہپا دیا ہے اور یہ اوسکی کمال حکمت سے ہے اور اسلیے کہ مومنین

بالغیب اپنے غیر سے ممتاز ہو جاوین پس اول امر آخرت کا یہ ہے کہ فرشتے محتضر پر نازل ہوتے ہین
اوسکے قریب بیٹھتے ہین اور وہ اونکو ظاہر ظہور مشاہدہ کرتا ہے اونکے ساتھہ کفن و حنوط ہوتا ہے جنت
سے یا نار سے حاضرین کی دعای خیر یا شر پر آمین کہتے ہین اور کبھی محتضر کو سلام کرتے ہین وہ اونکو
جواب دیتا ہے کبھی لفظ سے کبھی اشارے سے کبھی دل سے جبکہ اوسکو نطق و اشارے کی قدرت
نہین ہوتی ہے پھر کبھی بعض حاضرین اوسکو سنتے ہین محتضر کہتا ہے مرحبا اھلاً و سہلاً و مرحبا
بھذہ الوجوہ **حکایت** مجھے میرے شیخ یعنی ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بعض محتضرین سے خبر دی
مجھے معلوم نہین کہ خود اونہون نے مشاہدہ فرمایا یا کسی نے اسکی اونکو خبر دی کہ اونہون نے اوس
محتضر کو یہ کہتے سنا علیک السلام ھھنا اجلس یعنی اوسنے فرشتے سے کہا تجھپر سلام ہو
یہان بیٹھہ **حکایت** خیر نسّاج رضی اللہ عنہ کا قصہ مشہور ہے کہ اونہون نے موت کے وقت
فرمایا تو صبر کر اللہ تجھے عافیت مین رکھے کیونکہ جس چیز کے ساتھہ تو مامور ہے وہ فوت نہوگی اور مین
جسکے ساتھہ مامور ہون وہ فوت ہوگی پھر پانی منگایا وضو کیا نماز پڑھی پھر کہا جاری کر جسکا تو
حکم کیا گیا ہے اور انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی اور حکایت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کی پہلے
گذر چکی ہے اور اس سے یہ قول اللہ پاک کا کفایت کرتا ہے فلولا اذا بلغت الحلقوم
وانتم حینئذ تنظرون ونحن اقرب الیہ منکم ولکن لا تبصرون یعنی ہم زیادہ تر قریب
ہین طرف اوسکے تم سے ساتھہ ہمارے فرشتون اور قاصدون کے لیکن تم اونکو نہین دیکھتے ہو سو یہ تو اول ہے
امر ہے حالانکہ وہ نہ ہمکو دکھائی دیتا ہے نہ ہم اوسکا مشاہدہ کرتے ہین اور وہ اسی گھر مین ہے پھر کتاب الروح
مین یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے تین گھر بنائے ہین ایک گھر دنیا دوسرا گھر برزخ تیسرا دار القرار اور ہر
گھر کے لئے احکام قرار دئے ہین کہ وہ اوسی کے ساتھہ خاص ہین اور اس انسان کو بدن و نفس
سے مرکب فرمایا ہے دار دنیا کے احکام کو بدنون پر ٹھیرایا ہے اور روحین اونکی تابع ہین اور اسی لئے
اپنے احکام شرعیہ کو اوس چیز پر مرتب کیا ہے جو کہ زبان اور اعضا کے حرکات سے ظاہر ہوتی ہے گو
نفوس مین اوسکے خلاف ہی مضمر کیون نہو اور برزخ کے احکام کو روحون پر رکھا ہے اور بدنون

کو اسمین اونکا تابع کیا ہے سو جسطرح احکام دنیا مین روحین بدنون کے تابع ہین اور بدنون کی ابدا سے ایذا پاتی اور اونکی راحت سے لذت لیتی ہین اور بدن ہی مباشر اسباب نعیم و عذاب کے ہوتے ہین اسی طرح برزخ مین بدن روحون کے نعیم و عذاب مین تابع ہین اور ارواح ہی اوسوقت مباشر عذاب و نعیم کی ہوتی ہین پس یہان بدن ظاہر اور روحین پوشیدہ ہین اور بدن ارواح کے لئے مثل قبور کے ہین اور وہان روحین ظاہر اور بدن اپنی قبور مین پوشیدہ ہین احکام برزخ کے ارواح پر جاری ہوتے ہین پھر نعیما و عذابًا اونکے بدنون کی طرف سرایت کرتے ہین جیسے کہ احکام دنیا بدنون پر جاری ہوتے ہین پھر نعیما و عذابًا اپنی روحون کی طرف سرایت کرتے ہین پس تو اس مقام کو اپنے علم سے احاطہ کر لے اور جیسا چاہیے ویسا اسکو سمجھ بوجھ لے جو کوئی اشکال داخل خارج سے تجھپر وارد کرینگے اوسکو یہ تجھسے زائل کردیگا **فائدہ** حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین فرمایا ہے کہ تو عذاب قبر کے ساتھ جازم الاعتقاد ہو کہ اسکے سبب سے ہدایت کی راہ مین چلے یعنی تو وجوبًا اعتقاد عذاب قبر کے ساتھ جزم کر اور منکر سوال کے بھی بدعتی اور معتزلہ ہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فقط سوال کے منکر ہین حال آنکہ وہ تو سوال اور مابعد سوال سب کے منکر ہین حافظ نے ابیات مین صرف سوال کا انکار ذکر کیا غرض اونکی یہ ہے کہ سوال تو اول ہی امر ہے جب اسکا انکار کیا تو جو اوسکے بعد ہے بطریق اولی اوسکے منکر ہونگے اسلئے اونھون نے صرف اسکے ذکر پر کفایت کی دوسری یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ سارے معتزلہ عذاب قبر کے منکر ہین حال آنکہ تفسیر النار یعرضون علیہا مین اس سے پہلے گزر چکا ہے کہ زمخشری نے کہا ہے کہ اس آیت سے عذاب قبر پر استدلال کیا ہے اور اس بات کو برقرار رکھا رد نکیا سورہ طہ مین معیشت ضنک کی تفسیر مین ابو سعید خدری سے نقل کیا ہے کہ یہ عذاب قبر ہے اس قول کو بھی رد نکیا اس سے معلوم ہوا کہ وہ عذاب قبر کا قائل ہے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین اما قول اہل بدع پس ابو ہذیل اور مریسی نے کہا ہے کہ جو شخص سمت ایمان سے نکل گیا ہے وہ درمیان دو نفخون کے معذب ہوتا ہے اور سوال تو قبر ہی مین واقع ہوتا ہے اور جبائی اور اوسکے بیٹے اور بلخی نے عذاب قبر کو ثابت کیا ہے لیکن مومنین سے اسکی نفی کی ہے اور کفار فساق اصحاب تخلید کے لئے اپنے اصول پر ثابت کیا ہے صالحی نے

کہا ہے کہ فتنہ عذاب قبر کا مومنین پر جاری ہوتا ہے بغیر اسکے کہ روحین جسمون کی طرف رد کی جائین اور یہ ہوسکتا ہے کہ میت کو الم و حس و علم بدون روح کے ہو اور یہ ایک جماعت کا قول ہے کرامیہ سے بعض معتزلہ نے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالی امردون کو اونکی قبرون مین عذاب کرتا ہے اور اونمین الم کو پیدا فرماتا ہے اور اونکو اسکا شعور نہین ہوتا ہے پہر جبکہ وہ محشور ہونگے تو اون آلام کو پائین گے اور اونکا احساس کرینگے اور کہا ہے کہ جن مردون کو عذاب ہوتا ہے اونکا طریقہ ایسا ہے جیسے طریقہ مست و بیہوش کا کہ اگر اونکو مار پڑے تو وہ الم کو نہین پاتے اور جب اونکی عقل عود کر آتی ہے تو اونکو ضرب کی درد کا احساس ہوتا اور انہین سے ایک گروہ نے عذاب قبر کا بالکل انکار کیا ہے انہین سے ہین ضرار بن عمرو اور یحیی بن کامل انتہی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سارے معتزلہ سے مطلقاً نفی عذاب قبر کی کرنا ٹہیک نہین ہے واللہ اعلم

فصل اس امر کے بیان مین کہ عذاب قبر جان ہی پر ہے یا تن پر یا دونون پر

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ یہ قول قائل کا کہ آیا عذاب قبر کا جان و تن دونون پر ہے یا نفس پر بدون بدن کے یا بدن پر بغیر نفس کے اور آیا بدن نفس کا مشارک ہوتا ہے نعیم و عذاب مین یا نہین پس شیخ الاسلام یعنی ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے کسی نے یہ مسئلہ پوچھا ہم اونکے جواب کے لفظ ذکر کرتے ہین فرمایا بلکہ عذاب و نعیم بدن و نفس دونون پر ایک ساتھ ہے باتفاق اہل سنت و جماعت کے نفس متنعم و معذب ہوتا ہے اس حال مین کہ وہ بدن سے جدا ہے اور متنعم و معذب ہوتا ہے اس حال مین کہ وہ بدن کے ساتھ متصل ہے پس عذاب و نعیم اس حال مین دونون پر مجتمع ہین جسطرح کہ روح بدن سے منفرد ہوتی ہے اور آیا عذاب و نعیم بدن کے لئے بدون روح کے ہوتا ہے اسمین اہل حدیث و سنت و اہل کلام کے دو قول مشہور ہین اور اس مسئلے مین اقوال شاذہ بھی ہین کہ وہ اہل سنت و حدیث کے اقوال سے نہین ہین جو شخص یہ کہتا ہے کہ عذاب و نعیم نہین ہوتے ہین مگر ارواح پر اور ابدان متنعم و معذب نہین ہوتے ہین سو اس قول کے فلاسفہ قائل ہین جو کہ معاد ابدان کے منکر ہین یہ لوگ باجماع مسلمین کافر ہین اور اس قول کو بہت سے اہل کلام معتزلہ وغیرہم سے بھی کہتے ہین جو کہ معاد ابدان کا اقرار کرتے ہین لیکن کہتے ہین کہ یہ برزخ مین نہین ہے اور یہ اوسی وقت ہوگا کہ جب قبرون سے اوٹہین گے لیکن یہ لوگ فقط برزخ ہی مین انکار عذاب بدن کا کرتے ہین اور کہتے ہین

کہ برزخ مین بہی ارواح منعم و معذب ہین پہر جبکہ قیامت کا دن ہوگا تو روح و بدن دونون معذب ہونگے
اور اس قول کے قائل کئی گروہ مسلمانون کے اہل کلام و حدیث وغیرہم سے بہی ہین اور یہی مختار ابن حزم
و ابن مرہ کا ہے پس یہ قول تین قول شاذ مین سے نہین ہے بلکہ منسوب ہے طرف قول اوس شخص کے جو
عذاب قبر و قیامت کا اقرار کرتا ہے اور معاد ابدان و ارواح کا مثبت ہے لیکن ان لوگون کے عذاب قبر مین
تین قول ہین ایک یہ کہ وہ فقط روح پر ہے دوسرا یہ ہے کہ روح پر ہے اور بدن پر بواسطہ روح ہے تیسرا یہ
ہے کہ فقط بدن پر ہے اور اس قول کے ساتہ اوس شخص کا قول منضم ہے جو کہ عذاب قبر کو ثابت کرتا ہے
اور روح کو بہی حیات ٹہیراتا ہے اور دوسرے قول کو قول اوس شخص کا کرتا ہے جو کہ مطلقاً عذاب ابدان کا
منکر ہے پس جبکہ اقوال شاذہ تین ٹہیرائے جائین تو دوسرا قول شاذ اوس شخص کا قول ہوگا جو یہ کہتا ہے
کہ روح تنہا منعم و معذب نہین ہوتی ہے اور روح تو بہی حیات ہے اور اس قول کو کئی گروہ اہل کلام
کے معتزلہ و اشعریہ سے کہتے ہین جیسے قاضی ابوبکر وغیرہ اور اس بات کا انکار کرتے ہین کہ روح بعد
مفارقت بدن کے باقی رہتی ہے یہ قول باطل ہے قاضی کے اصحاب ابوالمعالی جوینی وغیرہ نے مخالفت
کی ہے بلکہ کتاب و سنت دونون سے ثابت ہو چکا ہے کہ روح بعد مفارقت بدن کے باقی رہتی ہے اور
وہ منعم یا معذب ہوتی ہے جب یہ سب قول جان چکے تو اب یہ سمجھو کہ مذہب سلف و ائمہ امت کا یہ ہے
کہ میت جب مرجاتا ہے تو وہ نعیم مین ہوتا ہے یا عذاب مین اور یہ نعیم و عذاب اوسکے روح و بدن دونون کو
حاصل ہوتا ہے اور روح ابد مفارقت بدن کے باقی رہتی ہے منعم ہو یا معذب اور وہ کبہی
بدن کے ساتہ متصل ہوتی ہے اور بدن کے لئے ہمراہ روح کے نعیم و عذاب حاصل ہوتا ہے پہر جبکہ
قیامت کبری کا دن ہوگا تو روحین جسمون کی طرف عود کی جاوینگی اور اپنی قبرون سے رب العالمین کے لئے
کہڑی ہو جاوینگی اور معاد ابدان کا درمیان مسلمین و یہود و نصاری کے متفق علیہ ہے انتہی
مین عبارت حافظ صاحب کو اسی طرح نقل کیا ہے واللہ اعلم ۔

فصل

شرح برزخ مین لکہا ہے صحیح یہی بات ہے کہ عذاب و ثواب ارواح و ابدان دونون کے لئے ہے گو بدن

سٹی ہی کیون نہو جاوین جیسا کہ مروی ہے **حکایت** ایک مجوسی حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت شریف مین حاضر ہوا اور اوسکے ساتھ تین سر تھے پھر عرض کیا ای عمر تمہارے صاحب یعنے سید المرسلین شفیع المذنبین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ جو شخص دنیا سے بغیر اسلام پر نکلا وہ بیشک آگ مین جلایا جاویگا اور جہنم مین ہوگا اور یہ آیت شریف پڑہی النار یعرضون علیہا غدوا وعشیا حضرت امیر المومنین نے فرمایا سچ ہے اوسنے تین سر نکالے اور کہا کہ یہ سر اوسکے باپ کا اور یہ اوسکی مان کا اور یہ اوسکی بہن کا ہے یہ سب دنیا سے دین مجوس پر نکلے ہین مین اپنا ہاتھہ ان سرون پر رکہتا ہون تو انمین گرمی کا اثر نہین پاتا امیر المومنین نے خادم سے فرمایا کہ ابو الحسن یعنے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ ورضی اللہ عنہ کو بلالاو تشریف لائے حضرت عمر نے مجوسی سے فرمایا کہ تو اپنے سوال کو دوہرا اوسنے دوہرایا حضرت امیر نے فرمایا ایک پتھر اور لوہا میرے پاس لاؤ وہ حاضر کیا گیا پھر مجوسی سے فرمایا تو اپنا ہاتھہ انپر رکھہ تو کیا گرمی کا اثر پاتا ہے اوسنے ہاتھہ رکھا کہا مین نہین پاتا بلکہ یہ دونون سرد ہین آپ نے فرمایا تو لوہے کو پتھر پر مارا اوسنے مارا اونکے درمیان سے آگ نکلی مجوسی سے فرمایا تو کیا اسکا انکار کرتا ہے کہ ان سرون مین آگ ہو اور تجھے اوسکی گرمی معلوم نہوتی ہو اللہ تعالی اسپر قادر ہے کہ میت کے اعضا اور اوسکی مٹی کے درمیان مین آگ پیدا کردے جیسے اوسنے اپنی قدرت سے پتھر ولوہے کے درمیان مین آگ پیدا کردی پس اگر ابدان درمیان مین نہوتے تو حضرت امیر صرف عذاب روح کا اوسکو جواب دیدیتے نہ حضرت عمر کو یہ ضرورت ہوتی کہ حضرت امیر کو طلب فرمائین احادیث وآثار واخبار بیشمار اسپر دال ہین کہ موت کے بعد قبر مین اور قیامت کے دن سقر مین روح بدن دونون کو عذاب ہوتا ہے اس سے یہ بہی معلوم ہوا کہ حضرت امیر رضی اللہ عنہ سنت وکتاب مین بدرجۂ کمال فقہ وذکاوت کے ساتھ متصف تہے آپکے فہم وذکا کے اخبار بے حساب ہین کہ اوسکے ذکر کے لئے ایک دفتر چاہیئے یہی وجہ ہے کہ آپ سر خیل اولیاء کرام ہین اور سارے سلاسل اصفیاء عظام آپ ہی تک منتہی ہوتے ہین رضی اللہ عنہ وارضاہ ونفعنا بحبہ فی الدنیا والآخرۃ ۝

نیاز ایسا ولی ہو برحق کہ پیر و مرشد ہو اولیا کا ۵ بتا دے امت میں ان نبی کی کوئی نبی بن ابوتراب کو دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم +

فصل عذاب قبر سے پناہ مانگنے کے بیان میں

۱ بخاری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا فرمایا کرتے تھے اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر یعنی ای اللہ مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عذاب قبر سے ۲ بخاری نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے عذاب قبر کا حق ہے ۳ امام احمد و بزار نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی نجار کی کھجورونمین داخل ہوئے آپ نے کئی آدمیونکی آوازین بنی نجار سے سنین کہ وہ جاہلیت مین مرے تھے اپنی قبرون مین معذب ہو رہے تھے آپ گھبراتے ہوئے نکلے صحابہ کو حکم کیا کہ عذاب قبر سے پناہ مانگین ۴ صحیح مسلم و سنن مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ ایک تمہارا التشہد اخیر سے فارغ ہو تو اوسے چاہیے کہ چار چیزون سے پناہ مانگے عذاب جہنم عذاب قبر فتنۂ موت و حیات اور فتنۂ مسیح دجال سے ۵ صحیح مسلم وغیرہ مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کو یہ دعا سکھاتے جسطرح کہ اونکو قرآن کی سورت سکھاتے تھے اللھم انی اعوذ بک من عذاب جہنم واعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ المحیا والممات واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال ۶ نسائی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھپر داخل ہوئے اور میرے پاس ایک عورت یہود کی کہہ رہی تھی کہ تم قبرونمین مفتون ہوتے ہو پس آپ گھبرائے اور فرمایا کہ مفتون تو یہود ہی ہوتے ہین بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ ہم چند رات ٹھہرے پھر آپ نے فرمایا کیا تو نے جانا کہ میری طرف وحی کی گئی کہ تم قبرون مین مفتون ہوتے ہو بی بی عائشہ فرماتی ہین پس مینے آپکو سنا کہ عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے اس باب مین بہت سی حدیثین وارد ہوئی ہین اثبات ثقات نے اونکو روایت کیا ہے +

فصل اس امر کے بیان مین کہ عذاب قبر کو بہائم سنتے ہین

ا ابن ابی شیبہ و مسلم نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
ایک وقت بنی نجار کے کسی باغ مین تھے اپنے خچر پر سوار تھے اور ہم آپکے ہمراہ تھے کہ وہ بدکا قریب
تھا کہ آپ کو گرا دے ناگاہ کئی قبرین تھین چھہ یا چار یا پانچ آپ نے فرمایا کون پہچانتا ہے ان قبر والون
کو ایک آدمی نے عرض کیا کہ مین فرمایا یہ کب مرے ہین اوسنے کہا کہ شرک مین مرے ہین فرمایا بیشک
یہ امت اپنی قبور مین مبتلا کیجاتی ہے پس اگر یہ نہوتا کہ تم دفن نہ کروتو مین اللہ سے دعا کرتا کہ تمکو سناد
عذاب قبر سے جو مین سنتا ہون ۲ مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ دو بڑہیان مجھپر
داخل ہوئین یہود مدینہ کی بڑہیون سے اونہون نے کہا کہ اہل قبور اپنی قبرون مین عذاب کیے جاتے
ہین بی بی عائشہ فرماتی ہین کہ مینے اونکی تکذیب کی اور مجھے اچھا نہ لگا کہ مین اونکی تصدیق کرون وہ
چلی گئین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مجھپر داخل ہوئے مینے عرض کیا یا رسول اللہ دو بڑہیون
نے یہود مدینہ کی بڑہیون سے کہا کہ اہل قبور اپنی قبرون مین عذاب کیے جاتے ہین آپ نے فرمایا
اونہون نے سچ کہا بیشک وہ ایسا عذاب کیے جاتے ہین کہ اوسکو بہائم سنتے ہین فرماتے ہین
پس دیکھا مینے آپ کو بعد اسکے کسی نماز مین مگر پناہ مانگتے تھے عذاب قبر سے اسکو بخاری نے بھی
روایت کیا ہے اور کہا کہ اوسکو سارے بہائم سنتے ہین ۳ ہنّاد بن سری نے اپنے زہد مین عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ ایک یہودیہ مجھپر داخل ہوئی اوسنے عذاب قبر کا ذکر کیا مینے اوسکی
تکذیب کی پھر نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مجھپر داخل ہوئے مینے آپ سے اسکا ذکر کیا نبی صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے بیشک وہ البتہ عذاب کیے جاتے
ہین اپنی قبرون مین یہانتک کہ بہائم اونکی آوازون کو سنتے ہین **ف** قرطبی رحمہ اللہ نے تذکرہ
مین فرمایا ہے کہ ہمارے علما رحمۃ اللہ علیہم نے کہا ہے کہ بغلہ یعنی خچر حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا
اسی لیے بدکا کہ اوسنے معذبین کی آواز کو سنا اور ذوی العقول جن و انس کے اوسکو اسلیے نہین
سنتے ہین کہ آپ نے فرمایا کہ اگر یہ نہوتا کہ تم دفن نکرو الخ سو اللہ سبحانہ نے اوسکو ہمسے چھپایا ہے تاکہ

ہم ایک دوسرے کو دفن کرین بسبب اپنی حکمت آلہیہ اور لطائف ربانیہ کے واسطے غلبۂ خوف کے وقت سختی
عذاب قبر کے اگر اوسکو سنتے تو دفن کے لئے قبر سے قریب ہونے پر قدرت نہوتی یا زندہ اوسکے سننے کے
وقت ہلاک ہو جاتا کیونکہ اس دار مین اللہ تعالی کے عذاب سے کسی شئی کے سننے کی طاقت نہین ہے
بوجہ ضعف ان قوی کے کیا نہین دیکھتے کہ لوگ جب سخت کڑک بادل کو یا زلزلہ کو سنتے ہین تو
بہت سے لوگ ہلاک ہو جاتے ہین اور کہان بادل کی کڑک اوس شخص کی چیخ سے جسکو فرشتے لوہے
کے گرزون سے مارتے ہین جسے اوسکے ارد گرد کی خلق سنتی ہے حال آنکہ خود حضور صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر اوسکو کوئی انسان سن لے تو بیہوش ہو جاوے ۴ ابن ابی شیبہ واحمد وابن
حبان وآجری نے ام مبشر رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
تم پناہ مانگو ساتھ اللہ کے عذاب قبر سے مینے کہا یا رسول اللہ اور بیشک وہ البتہ عذاب کئے جاتے ہین اپنی قبرون
مین فرمایا ہان ایسا عذاب کہ اوسکو بہائم سنتے ہین ۵ طبرانی نے کبیر مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک مردے البتہ عذاب کئے جاتے ہین اپنی قبرون
مین یہانتک کہ بہائم البتہ اونکی آوازون کو سنتے ہین ۶ طبرانی نے اوسط مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہے کہا مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر مین تھا اور آپ اپنی سواری
پر چلے جاتے تھے کہ وہ بھڑکی مینے کہا یا رسول اللہ کیا حال ہے آپ کی سواری کا کہ وہ بھڑکی فرمایا بیشک
اوسنے ایک آدمی کی آواز سنی کہ وہ اپنی قبر مین عذاب کیا جاتا ہے سو وہ اسلئے بھڑکی **ف** چونکہ عذاب
قبر کو بہائم سنتے ہین اسی لئے بعض اہل علم نے کہا ہے کہ لوگ اپنے جانورون کو جنکے پیٹ مین چارے
کے ساتھ مٹی کہا لینے سے درد ہوتا ہے تو یہود ونصاری قرامطہ وغیرہم کی قبرون کی طرف لیجاتے ہین
جبکہ وہ جانور قبر کا عذاب سنتے ہین اور اس سے اونمین ڈر اور گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے تو اسکی حرارت
سے اونکا درد جاتا رہتا ہے حاصل یہ ہے کہ جن چوپایون کے پیٹ مین مٹی اور چارہ کھانیسے درد ہوتا
ہے اونکا علاج ان لوگونکی قبرونکے عذاب سنوانی سے کرتے ہین نعوذ باللہ منہ **حکایت** ابو محمد عبد الحق رحمہ اللہ
فرماتے ہین کہ ابو الحکم بن مرجان نے مجھے حدیث کی اور یہ اہل علم وعمل سے تھے کہ لوگون نے ایک میت کو

دفن کیا اپنے قرب مین جانب شرق اشبیلیہ کے جبکہ اوسکے دفن سے فارغ ہوئے تو ایک گوشے مین بیٹھے باتین کرنے لگے ایک جانور اونکے قریب چر رہا تھا ناگاہ وہ جانور جلدی سے قبر کی طرف آیا اور اپنا کان اوسپر رکھا گویا سنتا ہے پھر ہٹا گیا چلا گیا پھر قبر کی طرف آیا اور اپنا کان اوسپر رکھا گویا وہ سنتا ہے پھر چلا گیا اوسنے کئی بار اسی طرح کیا ابو الحکم رحمہ اللہ فرماتے ہین مینے عذاب قبر کو اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کو یاد کیا کہ بیشک وہ البتہ ایسا عذاب کئے جاتے ہین کہ اوسکو بہائم سنتے ہین اللہ عز وجل ہی خوب جانتا ہے کہ جو کچھ اوس میت کا حال تھا اس حکایت کو جب ذکر کیا کہ قاری نے اس حدیث کو عذاب قبر مین پڑھا اور ہم اوسوقت کتاب مسلم بن حجاج کو اونپر سماع کر رہے تھے رضی اللہ عنہ یہ حکایت تذکرہ قرطبی رحمہ اللہ مین اسیطرح لکہی ہے ؛

فصل بیان مین اسباب عذاب قبر کے نعوذ باللہ منہ

جاننا چاہئے کہ یہ اسباب بہت ہین بیان انکا دو طرح پر ہے ایک مجمل دوسرا مفصل **مجمل** یہ ہے کہ عذاب قبر کے تین سبب ہین ١ اللہ تعالی کے ساتھ جہل یعنی اوسکو نہ پہچاننا اس جہل مین کفر و شرک داخل ہے کیونکہ جو شخص اللہ سبحانہ وتعالی کو نہین پہچانتا ہے وہی شرک و کفر مین مبتلا ہوتا ہے ٢ اللہ تعالی کے حکم کو ضایع کرنا اسمین سارے اوامر و فرائض داخل ہین ٣ اوسکے معاصی کا مرتکب ہونا اسمین سب نواہی کبایر ظاہر و باطنہ آگئے پس جس روح نے اللہ سبحانہ کو جانا پہچانا اور اوسکے ساتھ محبت رکھی کسی چیز کو اوسکی ذات و صفات مین شریک نہ کیا اوسکے احکام کو مانا اوسکے اوامر کو بجا لائے اوسکے معاصی سے بچے اوسکے نواہی سے پرہیز کیا تو اللہ سبحانہ ایسی روح کو ہرگز عذاب نہ کریگا نہ اوس بدن کو جسمین وہ تھی ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم وآمنتم کیونکہ عذاب قبر اور عذاب آخرت اللہ تعالی کے غضب و سخط کا اثر ہے بندے پر سو جسنے اللہ سبحانہ کو دنیا مین خفا کیا پھر توبہ و انابت نہ کی اوسکو راضی نہ کیا اور اسی حال پر مرگیا تو اسکو عذاب برزخ سے اوتنا ہوگا کہ جتنا اوسنے اللہ تعالی کو اپنے اوپر خفا کیا پھر کسی نے تھوڑا کسی نے بہت پس بقدر اوسکے جرم کے سزا جزا ملیگی زیادہ نہ کم کیونکہ ہمارا رب عادل ہے ظالم نہین ہے اعدل العادلین احکم الحاکمین ہے نہ ذرہ برابر نیکی سے گھٹا دے نہ بدی مین بڑھا دے بلکہ وہ تو رحمن رحیم ارحم الراحمین ہے جسکے چاہے سارے گناہ

مٹا دے اور بےحساب ثواب دیدے لا یسئل عما یفعل وھو یسألون الٰہی ہم تو تیرے گنہگار خطاکار بندے ہین تجھسے تیرا فضل مانگتے ہین تو اپنے فضل وکرم سے ہمکو اعمال خیر کی توفیق دے اعمال شر سے بچا حسن خاتمہ روزی فرما ہمارے گناہ بخشدے عذاب قبر و عذاب آخرت سے ہمکو بچا لے تیرے نزدیک اسکی کچھہ ہستی نہین ہے تیرا فضل بہت بڑا ہے تو ہمکو اپنی رحمت سے ڈھانک لے دنیا و آخرت کے تنگیون سے محفوظ رکھہ آمین آمین آمین بجاہ النبی الامین سیدنا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم بعدد معلوماتہ ومداد کلماتہ **تفصیلی** بیان یہ ہے **کفر و شرک** سے ۱ امام احمد و ابو یعلی و آجری نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مسلط کئے جاتے ہین کافر پر اوسکی قبر مین ننانوے تنین وہ اوسکو کاٹتے ہین یہانتک کہ قیامت قائم ہو ۲ ابو یعلی و آجری و ابن مندہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مومن اپنی قبر مین ایک چمن مین ہے اور کشادہ کی جاتی ہے واسطے اوسکے قبر اوسکی ستر گز اور روشنی کیجاتی ہے واسطے اوسکے جیسے چاند چودھوین رات مین کیا تم جانتے ہو یہ آیت کس بات مین نازل ہوئی فان لہ معیشۃ ضنکا صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتے ہین فرمایا عذاب کافر کا ہے اوسکی قبر مین قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے بیشک البتہ مسلط کئے جاتے ہین اوسپر ننانوے تنین وہ اوسکے جسم مین پہونکتے ہین اور اوسکو کاٹتے اور نوچتے ہین روز قیامت تک ۳ امام احمد نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بھیجے جاتے ہین کافر پر دو سانپ ایک تو اوسکے سر کی طرف سے اور دوسرا اوسکے پاؤن کی جانب سے وہ اوسے ایسا کترتے ہین کہ جب فارغ ہوتے ہین تو پھر عود کرتے ہین اسی طرح قیامت تک کرتے رہین گے ۴ **عذاب ابوجہل** طبرانی نے اوسط مین ابن مندہ نے اور ابن ابی الدنیا نے عذاب قبور مین لالکائی نے سنت مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہین کہ مین ایک وقت اطراف بدر مین جا رہا تہا کہ ایک آدمی گڑھے سے نکلا اوسکی گردن مین ایک زنجیر تہی اوسنے مجھے پکارا اے عبداللہ تو مجھے پانی پلا مجھے نہین معلوم کہ اوسنے میرا

نام ہچانا یا مجہسے عرب کے پکارنیکے ساتھہ پکارا اور ایک آدمی اوس گڑہے سے نکلا اوسکے ہاتہہ مین کوڑا
تہا اوسنے مجہسے پکارا اے عبد اللہ تو اوسکو پانی نہ پلا پس بیشک وہ کافر ہے پہر اوسکو کوڑے سے مارا یہانتک
کہ وہ طرف اپنے گڑہے کے لوٹ گیا پہر مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا آپ کو اسکی خبر دی آپنے
مجہسے فرمایا کیا تونے اوسکو دیکہا ہے مینے کہا ہان فرمایا وہ اللہ کا دشمن ابوجہل ہے اور یہ اوسکا عذاب
ہے روز قیامت تک ۵ ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت مین خلال نے سنہ مین ابن البزار
البزار
نے روضہ مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا مین ایک بار سفر کے لئے نکلا پہر اگذرا ایک قبر
پر قبور جاہلیت سے ہوا ناگاہ ایک آدمی قبر سے نکلا آگ مین شعلہ مار رہا تہا اوسکی گردن مین ایک زنجیر آگ
کی تہی پہر میرے ساتہہ پانی کی چہاگل تہی جب اوسنے مجہے دیکہا تو کہا اے عبد اللہ تو مجہے پانی پلا اتنے مین
ایک اور آدمی اوسکے پیچہے قبر سے نکلا اوسنے کہا اے عبد اللہ تو اوسکو نہ پلا وہ تو کافر ہے پہر اوسنے زنجیر کو
پکڑا اور اوسے کہینچا قبر مین اوسکو داخل کر دیا کہا پہر مجہے رات نے ایک بڑہیا کے گہر کی طرف پہونچایا یعنے
رات ہو گئی تو مین اوسکے گہر مین اوتر پڑا اوسکے گہر کے جانب مین ایک قبر تہی مینے قبر سے ایک آواز سنی
کہ کہتا ہے بول وما بول وشن وما شن مینے بڑہیا سے کہا یہ کیا ہے اوسنے کہا یہ میرا خاوند تہا
جب موتتا تو پیشاب سے نہین بچتا تہا اور مین اوس سے کہا کرتی تہی خرابی ہو تیری اونٹ تو جب پیشاب
کرتا ہے تو اپنے پانون پہیلا لیتا ہے یعنی وہ باوجود اسکے کہ جانور ہے پیشاب سے بچتا ہے تو اوس سے بہی
برا ہے کہ تو اوس سے احتیاط نہین کرتا وہ میرا کہنا نہین مانتا تہا وہ جب سے مرا ہے بول وما بول چلایا
کرتا ہے یعنی پیشاب اور کون پیشاب یعنی اس سے احتیاط نہ کرنا موجب عذاب ہے مینے کہا شن
وما شن کیا ہے اوسنے کہا کہ ایک پیاسا آدمی اوسکے پاس آیا اور کہا کہ مجہے پانی پلا اوسنے کہا مشک
کو لیلے ناگاہ اوسمین کچہہ نہ تہا وہ آدمی مر کے گر پڑا سو وہ جب سے مرا ہے شن وما شن پکارا کرتا ہے
یعنی مشک اور کون مشک کہ میرے عذاب کی باعث ہوئی جب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پاس حاضر ہوا تو مینے آپ کو اسکی خبر دی آپ نے منع فرمایا اس سے کہ آدمی تنہا سفر کرے زواجر
مین تنہا سفر کرنیکو کبیرہ کہا ہے اسلئے کہ شرع مین اس سے نہی آئی ہے ٦ ابن ابی الدنیا نے کتاب قبور مین حویرث

بن رباب سے روایت کیا ہے کہا مین ایک بار راستہ مین تہا کہ پہر ایک آدمی قبر سے نکلا اوسکا مونہہ اور سر
آگ سے شعلہ مار رہا تہا اوسکے کاندہے مین لوہے کی ایک زنجیر تہی اوسنے کہا تو مجہے پانی پلا اوسکے پیچہے
ایک اور آدمی کہتا نکلا کہ کافر کو پانی نہ پلا پس اسنے اوسکو آلیا اور زنجیر کا سر آ پکڑا اوسکو اوندہا گرا لیا
پہر اوسکو کہینچا یہانتک کہ دونون کے دونون قبر مین داخل ہو گئے حویرث کہتے ہین کہ اونٹنی الٹی ہوگئی
کہ مین اوس سے کسی چیز پر قدرت نہین رکہتا تہا حتی النوت بعرق الظلبۃ پہر وہ بیٹہہ گئے مین اوتر پڑا
مغرب وعشا کی نماز پڑہی پہر سوار رہا یہانتک کہ صبح کو مدینہ مین پہونچا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے
پاس آیا اونکو اسکی خبر دی اونہون نے فرمایا ای حویرث واللہ مین تجہے متہم نہین کرتا ہون مقرر تو نے
مجہے سخت خبر دی پہر اونہون نے صفرا کے آس پاس کے بعض لوگون کی طرف آدمی بہیجا جنہون نے
جاہلیت کو پایا تہا پہر حویرث کو بلایا پس فرمایا بیشک اسنے مجہے ایک بات کی خبر دی ہے اور مین
اوسکو متہم نہین کرتا ہون ای حویرث تو اونسے بیان کر جو تو نے مجہسے بیان کیا ہے حویرث نے اونسے
بیان کیا اونہون نے کہا ای امیر المومنین ہمنے اسکو پہچان لیا ہے یہ ایک آدمی تہا بنی غفار سے جاہلیت
مین مرا ہے اور مہمان کا کوئی حق نہین سمجہتا تہا **حکایت** ابن ابی الدنیا نے ہشام بن عروہ سے
روایت کیا ہے ہشام عروہ سے روایت کرتے ہین عروہ نے کہا کہ ایک سوار مکے مدینے کے درمیان
مین جا رہا تہا ناگاہ ایک قبرستان پر اوسکا گذر ہوا ناگاہ ایک آدمی اپنی قبر سے نکلا آگ مین شعلہ مار رہا
تہا لوہے مین جکڑا ہوا تہا کہا ای اللہ کے بندے پانی چہڑک ایک اور آدمی اوسکے پیچہے کہتا ہوا نکلا
ای اللہ کے بندے پانی مت چہڑک سوار بیہوش ہوگیا صبح ہوئی تو اوسکے بال سفید ہوگئے تہے حضرت
امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کو اسکی خبر دی اونہون نے منع فرمایا کہ آدمی تنہا سفر کرے **عذاب**
۱۸ امام احمد نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو طلحہ
کی کہجورون مین تہے اور بلال آپ کے پیچہے چل رہے تہے آپکا گذر ایک قبر پر ہوا پس فرمایا ای بلال
کیا تو سنتا ہے جو مین سنتا ہون صاحب اس قبر کا عذاب کیا جاتا ہے اوس کا پوچہا تو وسنے یہودی تہا

مایوسی کفار کی رحمت الٰہی سے بعد موت کے

۹ ابن ابی شیبہ نے عکرمہ سے کریمہ کما یئس الکفار من اصحاب القبور کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہا کفار جسوقت کہ قبور مین داخل ہوئے اور جو کچھہ ذلت و خواری کہ اللہ تعالیٰ نے اونکے واسطے تیار کر رکہی ہے اوسکا معائنہ کر لیا تو وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہو گئے ؂

۱۰ عذاب زندیق

حکایت اشعث اخی عاصم کہتے ہین مجہسے عبد اللہ بن ہشام یا ہاشم نے کہا کہ مین ایک میت کی طرف گیا تا کہ اوسے نہلاؤن جبکہ مینے اوسکے مونہہ سے کپڑا سرکایا تو ناگاہ اوسکے حلق مین ایک کالا سانپ تہا مینے سانپ سے کہا کہ تو مامور ہے اور ہمارا طریقہ یہ ہے کہ ہم اپنے مردون کو غسل دین اگر تیری رای ہو تو کسی کونے مین چلا جا یہانتک کہ ہم اوسکو غسل دیدین پہر تو اپنی جگہہ آجانا کہتے ہین کہ وہ اوسکے حلق سے علحدہ ہوا اور گہر کے کونے مین چلا گیا جب ہم اوسکے غسل سے فارغ ہوئے تو وہ اپنی جگہہ آگیا کہتے ہین کہ یہ میت متہم بزندقت تہا اخرجہ الحافظ ابو محمد الخلال فی کتاب کرامات الاولیاء بسند کہ دوسرا سبب نفس کا مارڈالنا ہے جسکے مارڈالنے کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے ؂

۱۱ عذاب ابن آدم اوّل

ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت مین ایک آدمی سے جسکا نام عبد اللہ ہے روایت کیا ہے کہ وہ اور ایک گروہ اوسکی قوم کا دریا پر سوار ہوا اور کئی دن تک دریا اونپر تاریک رہا پہر وہ تاریکی اونسے دور ہو گئی اور وہ ایک گانوں کے قریب تہے عبد اللہ نے کہا کہ مین نکلا پانی تلاش کرنے لگا ناگاہ کئی دروازے بند تہے کہ اونمین ہوا آتی جاتی تہی مینے آواز دی کسی نے مجہے جواب نہ دیا مین اس حال مین تہا کہ دو سوار مجہپر آئے ہر ایک کے نیچے اونمین سے ایک ایک سفید کملی تہی اون دونون نے مجہسے کہا ای عبد اللہ تو اس راہ مین چل تو ابہی ایک برکہ کی طرف پہونچیگا اوسمین پانی ہے سو تو اوسمین سے پانی بہر لینا اور نہ ڈراوے تجہے جو تو اوسمین دیکہے مینے اونسے اون بند گہرون کا حال پوچہا جنمین ہوا آتی جاتی تہی اونہون نے کہا ان گہرون مین مردون کی روحین ہین پہر مین نکلا یہانتک

کہ برکہ کی طرف پہونچا ناگاہ اوسمین ایک آدمی مونہہ کے بل لٹکا ہوا تھا چاہتا تھا کہ اپنے ہاتھہ سے پانی لیوے اور وہ اوسکو نہین پہونچتا تھا جب اوسنے مجھے دیکھا تو آواز دی اور کہا اے عبد اللہ تو مجھے پانی پلا دے مینے پیالے سے پانی بھر لیا تاکہ اوسکو دون میرا ہاتھہ قبض کیا گیا اوسنے مجھسے کہا کہ تو عمامہ کو تر کر پھر اوسکو میری طرف پھینک دے مینے عمامہ کو تر کیا تاکہ اوسکو طرف اوسکے پھینکون پھر میرا ہاتھہ قبض کیا گیا مینے کہا اے اللہ کے بندے تو نے دیکھا جو مینے کیا میرا ہاتھہ قبض کیا گیا تو مجھے بتا تو کون ہے اوسنے کہا مین آدم کا بیٹا ہون مین اول اوسکا ہون جسنے زمین مین خون بہایا اخرجہ ابن ابی الدنیا من طریق عبید اللہ بن دینار عن ابی ایوب الیمانی عن رجل من قومہ یقال لہ عبد اللہ بن اللکائی نے سعد بن خالد سے اوسنے بعض مشائخ اہل دمشق سے روایت کیا ہے کہا کہ ہم حج کو گئے ہمارا ایک ہمراہی راہ مین مر گیا ہمنے ایک قوم سے کدالی عاریت لی پھر ہمنے اوسکو دفن کر دیا اور کدالی کو قبر مین بھول گئے ہمنے قبر کو کھولا تاکہ اوسکو لین ناگاہ اوس آدمی کی گردن اور دونون ہاتھہ اور دونون پانون جمع کئے گئے تھے کدالی کے حلقے مین ہمنے مٹی کو اوسپر برابر کر دیا اور قوم کو اوسکی قیمت دیکے راضی کیا جب ہم لوٹ کے آئے تو اوسکی بی بی سے اوسکا حال پوچھا اوسنے کہا کہ یہ ایک آدمی کے ہمراہ ہوا تھا اوسکے پاس مال تھا تو اسنے اوسکو مار ڈالا اور مال لے لیا اسی مال مین حج و غزو کیا کرتا تھا +

۳ عذاب عبید اللہ بن زیاد

حکایت ابن عساکر نے یزید بن ابی زیاد اور عمارہ بن عمیر سے روایت کیا ہے ان دونون نے کہا جبکہ عبید اللہ بن زیاد مارا گیا تو اوسکا سر اور اوسکے اصحاب کے سر لائے گئے پھر میدان مین ڈالے گئے ایک بڑا سانپ آیا لوگ اوسکی ڈر سے متفرق ہو گئے وہ سرون مین گھسا یہانتک کہ عبید اللہ بن زیاد کے دونون نتھنون مین داخل ہوا پھر اوسکے مونہہ سے نکلا پھر اوسکے مونہہ مین داخل ہوا اور اوسکی ناک سے نکلا اوسنے کئی بار اوسکے ساتھہ یہی کیا پھر چلا گیا پھر لوٹ کے آیا اوسکے ساتھہ اسی طرح کئی بار درمیان سرون کے کیا اور یہ معلوم نہین ہوا کہ وہ کہان سے آیا اور کدہر گیا واخرجہ الترمذی فی جامعہ من طریق عمارۃ وحدہ وھذا حدیث حسن صحیح +

۴ عذاب مسلم بن عقبہ

حکایت ابن عساکر نے محمد بن سعید سے روایت کیا ہے کہ مسلم بن عقبہ مرّی مدینہ منورہ میں وارد ہوا
بیعت یزید کی طرف لوگون کو بلایا اسپر کہ وہ غلام ہین اوسکی طاعت و معصیت مین لوگون نے اوسکی دعوت
قبول کی مگر ایک آدمی نے قریش سے جسکی مان ام ولد یعنی لونڈی تھی کہا بلکہ اللہ کی طاعت کے عبید اسلیے
نے اس بات کو اوس سے قبول نکیا اور اوسکو مار ڈالا اوسکی مان نے قسم کہائی کہ اگر اللہ اوسکو مسلم سے
قدرت دیگا خواہ وہ زندہ ہو یا مرا تو وہ اوسکو جلا دیگی جبکہ مسلم مدینہ سے نکلا تو اوسکی بیماری سخت ہوئی
پہر مر گیا قرشی کی مان اپنے کئی غلام لیکر اوسکی قبر کی طرف گئی اوسنے حکم دیا قبر اوکہیڑی گئی پس جب اوسکی طرف
پہونچی تو ناگاہ ایک بڑا سانپ اوسکی گردن مین لپٹا ہوا تہا اوسکی ناک کی نوک کو پکڑے ہوئے چوس رہا تہا
پہر لوگ اوس سے جدا ہو گئے

۵ عذاب ابن ملجم

حکایت عصمہ عبّادانی سے مروی ہے کہا کہ مین کسی جنگل مین گشت کر رہا تہا کہ مینے ایک دیر دیکہا
دیر مین ایک صومعہ یعنے عبادت خانہ تہا اوسمین ایک راہب تہا مینے اوس سے کہا تو مجہسے بیان کر عجیب
سے عجیب بات جو تو نے اس جگہہ مین دیکہی ہے اوسنے کہا ہان مین ایک دن بیٹہا تہا کہ مینے ایک پرندہ
سفید دیکہا وہ اس پتہر پر گر پڑا اوسنے ایک سر کو قی کیا پہر ایک پائون کو پہر ایک پنڈلی کو اور ناگاہ وہ جبکہ
کسی عضو کو اون اعضا سے قی کرتا تو وہ بجلی سے بہی زیادہ تر جلد بعض بعض کے ساتہہ جوڑ جاتے تہے
یہانتک کہ ایک آدمی بیٹہا ہوا درست ہو گیا پہر جب اوسنے اوٹہنے کا قصد کیا تو اوس پرندے نے اوسکو
ایک بار چونچ ماری اوسکے اعضا کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا پہر اوسکو نگلنے لگا اسی طرح کئی دن کرتا رہا پس
میرا تعجب اوس سے بکثرت ہوا اور اللہ تعالی کی عظمت کا اور زیادہ یقین ہوا اور مینے جان لیا کہ ان جسمون
کے لئے بعد موت کے ایک حیات ہے پہر ایک دن مینے اوسکی طرف التفات کیا اور کہا کہ اے طائر مین تجہسے
اوس ذات کے حق کے ساتہہ سوال کرتا ہون جسنے تجہے پیدا کیا کہ تو اوس سے باز رہ یہانتک کہ مین
اوس سے پوچہون اور وہ مجہے اپنے قصے کی خبر دے پس اوس طائر نے صاف عربی آواز سے جواب دیا

کہ میرے رب کیلئے ملک ہے اور اوسی کے واسطے بقا ہے فنا کرتا ہے ہر چیز کو اور وہ باقی ہے مین ایک فرشتہ
ہون اللہ کے فرشتون سے مین اس جسم پر مقرر کیا گیا ہون جسوقت کہ اسنے جرم کیا ہے پہر مین اوس شخص
کی طرف ملتفت ہوا میںنے کہا ای آدمی اپنی جان کی طرف برائی کرنیوالے تیرا کیا قصہ ہے اور تو کون ہے
اوسنے کہا مین عبد الرحمن بن ملجم ہون قاتل علی رضی اللہ تعالی عنہ کا میںنے جبکہ اونکو قتل کیا اور میری روح
اللہ تعالی کے سامنے گئی تو اوسنے مجھے ایک صحیفہ دیا اوسمین لکھا ہوا تھا جو کچھہ کہ میںنے عمل خیر و شر سے
کیا اوسوقت سے کہ مجھے میری مان نے جنا اوسوقت تک کہ میںنے علی رضی اللہ عنہ کو قتل کیا اسو اللہ تعالی
نے اس فرشتے کو میرے عذاب کا حکم دیا ہے قیامت تک پس وہ میرے ساتھہ کرتا ہے جو تو نے دیکھا ہے
وہ خاموش ہو رہا پہر اوسی طائر نے ایک چیخ ماری جس سے اوسکے اعضا کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا پہر وہ ایک
ایک عضو کو نگلنے لگا پہر وہ چلا گیا اخرجہ تمام بن محمد الرازی فی کتاب الرھبان لہ وابن عساکر
من طریقہ عن ابی علی محمد بن هارون الانصاری عن عصمة بن ابی عصمة البخاری عن
احمد بن عمارة بن خالد التمار عن عصمة العبادانی جناب سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین
کہ اس اسناد مین سوا ابو علی شیخ تمام کے اور کوئی متکلم فیہ نہین ہے ذہبی نے میزان مین کہا ہے کہ وہ تہمت
کیا جاتا تھا وقال ابن رجب رحمہ اللہ تعالی قد رویت هذه الحکایة من وجه آخر
اخرجها ابن النجار فی تاریخه من طریق السلفی باسناده له الی الحسن بن محمد بن عبید العسکری
حدثنا اسمعیل بن احمد بن علی بن احمد بن یحیی ابن المنجم سنة ٤١٣ انه حضر مع یوسف
بن ابی التیاح فاحضر راهب فحدث فذکر شبیهها بالحکایة ورویت من وجه آخر
من طریق ابی عبد اللہ محمد بن احمد بن ابراهیم الرازی صاحب السداسیات المشهورة
عن علی بن بقاء بن محمد ابن الوراق حدثنا ابو محمد عبد الرحمن بن عمر البزار سمعت ابا بکر محمد
بن احمد بن ابی الاصبع قال قدم علینا شیخ فذکر انه کان نصرانیا سنین وانه تعبد
فی صومعته فبینما هو ذات یوم جالس اذ جاء طائر کالنسر فذکر شبیهها بالحکایة مختصرا

نذ السکری نذ الیشکری

۳ تیسرا سبب پیشاب سے احتیاط نہ کرنا ۴ سبب غیبت کرنا ۵ چغلخوری ابن ابی شیبہ وابن ابی الدنیا نے

اور آجری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پاکی کرو تم پیشاب سے اسلئے کہ عام عذاب قبر کا اسی سے ہے ٢ ابن ابی شیبہ و بخاری و مسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبروں پر گزرے آپ نے فرمایا بیشک وہ دو تو البتہ عذاب کئے جاتے ہیں اور عذاب نہیں کئے جاتے ہیں بڑی چیز میں ایک تو اون میں کا پرہیز نہیں کرتا تھا اپنے پیشاب سے اور دوسرا چغلخوری کرتا پھرتا تھا پھر آپ نے ایک شاخ تر لی اوسکو چیر کر دو کیں پس ہر قبر پر ایک ایک رکھدی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے یہ کیوں کیا فرمایا شاید اونسے تخفیف کیجائے جبتک کہ وہ خشک نہوں ٣ ابن ابی الدنیا و بیہقی نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے امی میمونہ تو پناہ مانگ ساتھہ اللہ کے عذاب قبر سے اور بیشک سخت تر عذاب قبر سے غیبت [ان] و پیشاب سے ہے ٤ امام احمد و اصبہانی (لن چغلخوری)
نے یعلی بن سیابہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قبر پر تشریف لائے کہ اوسکا مردہ معذب ہو رہا تھا پس فرمایا بیشک یہ لوگوں کا گوشت کھایا کرتا تھا پھر آپ نے ایک تر شاخ منگائی اوسے اوسکی قبر پر رکھدی اور فرمایا شاید اوس سے تخفیف کیجائے جب تک کہ یہ تر رہے ٥ بیہقی نے دلائل النبوت میں یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبرستان پر گزرا میں نے ایک قبر میں ضغطہ یعنے دباو سنا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک میں نے ایک قبر میں ضغطہ سنا فرمایا کیا تو نے سنا ای یعلی میں نے عرض کیا ہاں فرمایا وہ تو ایک تھوڑی سی بات میں عذاب کیا جاتا ہے میں نے کہا وہ کیا ہے فرمایا وہ درمیان لوگوں کے چغلخوری کرتا پھرتا تھا اور پیشاب سے پاکی نہیں کرتا تھا پھر ذکر شاخ کا کیا یعلی بن مرہ وہی یعلی بن سیابہ ہیں سیابہ انکی ماں تھیں ٦ بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک عذاب قبر کا تین چیزوں سے ہوتا ہے غیبت و چغلخوری و پیشاب سے سو تم بچو اس سے ٧ بیہقی نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ عذاب قبر کا تین حصہ ہے تہائی غیبت سے اور تہائی چغلخوری سے اور تہائی پیشاب سے ٨ ابوداؤد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا ہے جبکہ مجھے معراج ہوئی تو مین کئی قومون پر گزرا اونکے ناخن تانبے کے تھے وہ اپنے مونھہ اور
سینون کو نوچتے تھے مینے کہا یہ کون لوگ ہین ای جبرئیل کہا وہ لوگ ہین کہ لوگون کے گوشت کہاتے
ہین اور اونکی آبرو ریزی کرتے ہین ف شیخ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب زواجر مین پیشاب سے
نہ بچنے کو بدن یا کپڑے مین ذیل کبائر ظاہرہ ذکر کیا ہے اسکے بعد چند احادیث صحاح وسنن کو جو اس باب
مین وارد ہوئی ہین بیان فرمایا ہے پھر ایک تنبیہ لکھی ہے اوسمین یہ کہا ہے کہ تم نے ان حدیثون سے
یہ بات جان لی کہ وہ تصریح کرتی ہین اسپر کہ پیشاب سے پرہیز نہ کرنا کبیرہ ہے اور اسکے ساتھہ ایک جماعت
نے ہمارے ائمہ سے تصریح کی ہے اور بخاری نے اسطرف اونسے سبقت کی ہے کیونکہ اونہون نے
اپنی روایت سابقہ پر یہ ترجمہ منعقد کیا ہے باب من الکبائر ان لا یستتر من البول پھر
شیخ مرحوم نے یہ کہا ہے کہ ان حدیثون مین ظاہر دلالت ہے واسطے قول ایک جماعت کے ہمارے اصحاب
سے کہ پاکی کرنا واجب ہے باین طور کہ چند قدم چلے یا ذکر کو نثر کرے یا کھنکارے پاکی کرنے مین ہر آدمی
کی ایک عادت ہوتی ہے کہ فضلات اوسکے پیشاب کے بدون اوس عادت کے نہین نکلتے ہین اسلئے
ہر آدمی کو چاہیئے کہ وہ اپنی عادت کے موافق کرے لیکن نہایت درجہ کی کدید اس باب مین اوسے
نہ چاہیئے کیونکہ یہ وسواس پیدا کرتی ہے اور اوسکو مضر ہوتی ہے خصوصاً ذکر کو جھٹکا اوسکی اینچ کھینچ
بہت کرے اور اسی طرح پاخانے مین آدمی پر یہ بات متعین ہے کہ پاخانے کی جگہہ دہونے مین
مبالغہ کرے اور تھوڑی دیر استرخا کرے تاکہ حلقۂ دبر کی شکنون مین جو کچھہ پاسہا ہوا اوسکو دہو ڈالے
کیونکہ جو لوگ استرخا نہین کرتے ہین اور اوس جگہہ کے دہونے مین مبالغہ نہین کرتے ہین اونمین سے
اکثر مع نجاست کے نماز پڑہتے ہین پس اونکو وہی وعید سخت حاصل ہوتی ہے جو کہ اون حدیثون مین
مذکور ہے اسلئے کہ جب وہ وعید پیشاب پر مترتب ہوئی تو اوسکا مترتب ہونا پاخانے پر بطریق اولی ہوگا
کیونکہ وہ پلیدتر اور فاحش تر ہے حکایت بہت ائمہ نے نقل کیا ہے کہ ابن ابی زید مالکی رحمہ اللہ کو کسی نے خواب
مین دیکھا اونسے پوچھا کہ اللہ تعالی نے تمہارے ساتھہ کیا کیا اونہون نے کہا کہ مجھے بخشدیا پوچھا
کس سبب سے کہا بسبب میرے قول کے رسالہ مین باب استنجا مین کہ تھوڑی دیر استرخا کرے اسبات کو

انہون نے ہی اول کہی تہی یعنی یہ بات ثابت ہے کہ انسان جبکہ اپنی مقعد کو تہوڑی دیر ڈہیلی چہوڑ دیگا تو تم دبر مین جو کچہہ کثافت اینچ پیچ مین ہین سب ظاہر ہوجاوینگے اونکو پانی پہونچ جاویگا اور جو کچہہ اوسمین ہے وہ صاف پاک ہوجاویگا بخلاف اسکے کہ جب اوسکو بدون اسکے دہووے ف شیخ ابن حجر رحمہ اللہ نے غیبت کو اور رضا و تقریر سے اوسپر سکوت کرنے کو کبیرہ گنا ہے اور قرآن وحدیث سے اوسکے حرام ہونیکو ثابت کیا ہے تو دس ورق مین اس باب کی حدیثین اور اقوال علما کے لکہے ہین بنا بر بسط کیا ہے اسکی تعریف اسکے اقسام واسباب خوب بیان کئے ہین اسی طرح نمیمہ کو بہی کبائر مین شمار کیا ہے **حکایت** ایک آدمی حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت شریف مین حاضر ہوا اور ایک شخص کی طرف سے نامی کی حضرت امام نے فرمایا تو ہمکو اوسکی طرف لے چل وہ آپکے ہمراہ ہوا اوسے یہ گمان ہوا کہ وہ اپنے نفس کی نصرت کرینگے اپنا بدلہ لیوینگے جب آپ اوس شخص کے پاس پہونچے تو فرمایا ای میرے بہائی جو تو نے میرے حق مین کہا ہے اگر وہ سچ ہے تو اللہ میرے لئے بخشے اور اگر وہ باطل ہے تو اللہ تیرے لئے بخشے حافظ منذری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ امت نے اجماع کیا ہے تحریم نمیمہ پر اور اسپر کہ وہ اعظم ذنوب سے ہے نزدیک اللہ عزوجل کے **رباعی**

غیبت نہ کبہی حاضر و غائب کرنا
ہے جرم بیان حال فاجر کرنا
ہے سنگ محک کو روسیاہی حاصل
ہرگز نہ کسی کا عیب ظاہر کرنا

سبب بے وضو نماز پڑہنا مظلوم کی مدد نہ کرنا

یعنی بشرط قدرت **حکایت** عمرو بن شرحبیل رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین ایک شخص مرگیا لوگ اوسکو پرہیزگار گمان کرتے تہے اوسکی قبر مین فرشتے آئے کہا ہم تجہے سو کوڑے اللہ تعالی کے عذاب کے لگاوینگے اوسنے کہا تم مجہے کیسلئے مارو گے مین تو تقوی و تورع کرتا تہا کہا تو پچاس مارینگے پہر کم کرتے رہے یہانتک کہ ایک کوڑے کی ٹہیری پہر اوسے ایک کوڑا لگایا قبر اوسپر شعلہ مارنے لگی اور وہ ہلاک ہوگیا پہر زندہ کیا گیا کہا تمنے مجہے کیون مارا فرشتون نے کہا تو نے ایک دن نماز پڑہی اور تو بے وضو تہا اور تیرا گذر ایک مظلوم پر ہوا وہ تجہسے استغاثہ کرتا تہا تو نے اوسکی فریاد رسی نہ کی اخرجہ ابن ابی شیبۃ

و هنادو ابن ابی الدنیا عن عمرو ۳ حکایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے راوی ہین کہ آپ نے فرمایا ایک بندے کو اللہ کے بندون مین سے حکم ہوا کہ قبر مین اوسکو سو کوڑے مارین وہ اللہ سے سوال و دعا کرتا رہا یہانتک کہ ایک کوڑا ٹھیرا اور سپہر قبر آگ سے بھر گئی جبکہ یہ حالت اوس سے دور ہوئی تو اوسنے افاقہ پایا کہا تمنے مجھے کس بات پر مارا کہا تو نے ایک نماز بغیر وضو کے پڑہی اور ایک مظلوم پر تیرا گذر ہوا تو نے اوسکی مدد نکی اخرجہ ابو الشیخ فی کتاب التوبیخ والطحاوی

۸ سبب نماز کو دیر کرکے پڑہنا اور کسیکی بات کو چھپکے سنکر افشا کرنا

۱ حکایت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک شخص اہل مدینہ سے تہا اوسکی ایک بہن تہی وہ مرگئی یہ اوسکی تجہیز تکفین کرکے قبر کی طرف لیگیا وہ جب دفن ہو چکی اور یہ اپنے گہر آیا تو یاد کیا کہ ایک کیسہ جو اسکے ساتھ تہا اوسکو قبر مین بہول آیا اپنے ایک دوست سے استعانت کی یہ اور وہ دونون قبر پر آئے اوسکو کہود ا کیسہ ملگیا اسنے اپنے دوست سے کہا کہ تو علیحدہ ہو جا تاکہ مین دیکہون میری بہن کس حال پر ہے اسنے لحد پر سے کچھ ہٹایا دیکہا تو قبر شعلہ مار رہی ہے اسنے لحد پر سے جو ہٹایا تہا اوسکو ویسا ہی کردیا اور قبر برابر کردی لوٹ کے اپنی مان کے پاس آیا اوس سے بہن کا حال پوچھا کہا وہ نماز کو دیر کرکے پڑہا کرتی تہی اور مین گمان کرتی ہون کہ وہ بے وضو پڑہتی تہی اور پڑوسی جب سو جاتے تو اونکے دروازون پر جاتی اپنا کان اونپر لگاتی پہر اونکی بات نکالتی اخرجہ ابن ابی الدنیا ٭

۹ سبب غسل جنابت نکرنا

حکایت ابان بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہین ہمارا ایک پڑوسی مرگیا ہم اوسکے غسل و کفن و اوٹھانے مین حاضر ہوئے ناگاہ اوسکی قبر مین ایک جانور مشابہ بلی کے تہا ہمنے اوسکو بہگانا چاہا وہ نہ بہاگا گورکن نے اوسکی پیشانی مین بہرم مارا تو بہی وہ نہ ہٹا پہر دوسری قبر کی طرف گئے جبکہ لحد بنائی تو اوسمین وہی جانور تہا اوسکے ساتھ جیسا اول کیا تہا ویسا ہی اب بہی کیا اوسنے کچہ التفات نکیا پہر تیسری قبر کی طرف گئے جب لحد بنائی تو ناگاہ وہی جانور اوسمین تہا اب بہی اوسکے ساتھ وہی کیا

جو پہلی بار کیا تہا اوسنے کچھہ التفات نکیا قوم نے کہا ای لوگو یہ ایک ایسا امر ہے کہ اسکے مثل ہمکو اتفاق نہین پڑا تہا تو اپنے مردے کو دفن کرو پہر اوسکو دفن کر دیا جبکہ اوسپر اینٹین برابر کر دی گئین تو سنے اوسکی ہڈیون کی آواز سنی لوگ اوسکی عورت کے پاس گئے کہا ای عورت تیرے خاوند کا کیا عمل تہا اور جو کچھہ دیکہا تہا وہ اوس سے بیان کیا اوسنے کہا کہ وہ غسل جنابت نہین کرتا تہا قال الحافظ ابن رجب رحمہ اللہ تعالی وروی الهیثم بن عدی حدثنا ابان ✣

۱۰ سبب زنا ۱۱ سبب چوری کرنا ۱۲ سبب شراب پینا

مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہین نہین ہے کوئی میت کہ وہ مرے اور وہ چوری کرتا ہے یا زنا کرتا ہے یا شراب پیتا ہے یا کسی چیز کو انمین سے کرتا ہے مگر سقر رکئے جاوینگے اوسپر دو سانپ کہ وہ اوسکو اوسکی قبر مین کاٹین گے اخرجہ ابن ابی الدنیا ✣

۱۳ سبب لواطت کرنا

انس رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہین کہ جو کوئی مرا میری امت سے کہ وہ کرتا ہے عمل قوم لوط کا تو اللہ اوسکو نقل کر دیگا طرف اونکے یہانتک کہ وہ محشور ہوگا ہمراہ اونکے اخرجہ الدیلمی فی الفردوس ۲ حکایت عمرو بن اسلم دمشقی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ایک شخص تخرین[ت] ہمارے نزدیک مرگیا اوسکو دفن کر دیا تیسرے دن اوسکو کہودا تو اینٹین اپنے حال پر نصب کی ہوئی تہین اور لحد مین کچھہ نہ تہا وکیع بن جراح سے اسکا سبب پوچہا تو اونہون نے کہا کہ ہمنے ایک حدیث مین سنا ہے کہ جو شخص مرا اور وہ کرتا ہے عمل قوم لوط کا تو اوسے اوسکی قبر سے لیجاتے ہین یہانتک کہ وہ اونکے ساتھہ رہتا ہے اور اونہین کے ہمراہ قیامت کے دن محشور ہوگا اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ بسندہ ✣

[ت] تخرین یعنی نام صحرا ۱۲

۱۴ سبب ماں سے بے ادبی کرنا

حکایت عوام بن حوشب رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین ایک بار ایک قبیلے مین اوترا اوسکے قریب ایک قبرستان تہا جبکہ بعد عصر کا ہوا تو اوسمین سے ایک قبر شق ہوئی اوس سے ایک آدمی نکلا اوسکا سر تو گدہے کا سر تہا اور اوسکا بدن آدمی کا بدن وہ تین بار رینکا پہر اوسپر قبر منطبق ہوگئی مینے اوسکا حال

پوچھا تو کہا کہ وہ شراب پیا کرتا تہا جب وہ جاتا تو اوس سے اوسکی مان کہتی کہ تو اللہ سے ڈر وہ اوس سے کہتا
کہ تو تو رینکتی ہے جیسے گدہا رینکتا ہے پہر وہ بعد عصر کے مرگیا سو وہ رینکتا ہے جیسے گدہا رینکتا ہے ہر دن
بعد عصر کے قبر شق ہوتی ہے اور وہ تین بار رینکتا ہے پہر قبر اوسپر منطبق ہو جاتی ہے اخرجہ الاصبہانی
فی الترغیب وقد رواہ المنذری فی ترغیبہ ایضاً۔

۱۵ سبب تکبر سے چلنا

حکایت مرثد بن حوشب رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین یوسف بن عمر کے پاس بیٹھا ہوا تہا اور اونکے
پہلو مین ایک آدمی بیٹھا تہا ایک جانب اوسکے چہرے کی ایسی تہی جیسے لوہے کی تختی یوسف نے اوس سے
کہا کہ جو کچھہ تو نے دیکھا ہے وہ مرثد سے بیان کر اوسنے کہا مینے ایک آدمی کی قبر کو رات کے وقت کہودا
جب وہ دفن ہو چکا اور قبر برابر کر دی گئی تو دو سفید پرند سے آئے جیسے دو اونٹ یہانتک کہ ایک تو
اوسکے سر کے نزدیک گرا اور دوسرا اوسکے پاؤن کے قریب پہر اونہون نے اوسکو اوکہاڑا پہر ایک تو
قبر مین اوترا اور دوسرا قبر کے کنارے پر رہا مین آیا یہانتک کہ قبر کے کنارے پر بیٹہہ گیا مینے اوس سے سنا
کہ وہ میت سے یون کہتا تہا کیا تو وہ نہین ہے کہ تو اپنے مصرین مین اپنی سسرال والون کی ملاقات کو
جاتا تہا تکبر سے اونکو کہینچتا اتراتا چلتا تہا اوسنے کہا مین تو اس سے ضعیف تر ہون پہر اوسکو ایک ضرب
لگائی جس سے قبر بہر گئی یہانتک کہ پانی اور تیل بہہ نکلا پہر وہ درست ہو گیا اور اوسی بات کا اوسپر اعادہ
کیا یہانتک کہ تین بار اوسکو مارا پہر اوسنے اپنا سر اوٹہایا میری طرف نظر کی پہر کہا دیکہو وہ کہان بیٹہا ہے
نکسہ اللہ یعنی اللہ اوسکو اوندہا کرے پہر اوسنے میرے چہرے کی جانب پر ضرب لگائی مین رات بہر گرا
پڑا رہا پہر صبح کو ایسا ہو گیا جیسا کہ تو دیکہہ رہا ہے **فٹ** مصر وہ کپڑا ہے جسمین خفیف زردی ہو اخرجہ
ابن ابی الدنیا

۱۶ سبب قبر پر پاخانہ پہرنا

حکایت اعمش رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک شخص نے امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی قبر پر پاخانہ
پہر دیا تہا وہ مجنون ہو گیا اور بہونکنے لگا جسطرح کتا بہونکتا ہے پہر وہ مرگیا تو اوسکی قبر سے سنا جاتا تہا

کہ وہ عوعو کرتا چیختا چلاتا تھا اخرجہ ابن عساکر ٭

۱۷ اسبب غلہ میں جو کے تنکے ملا کر بیچنا

حکایت عبد الحمید بن محمود مغزلی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا اونکے نزدیک کچھ لوگ آئے کہا ہم حج کرنیکے لئے نکلے اور ہمارے ساتھ ہمارا ایک ہمراہی تھا یہانتک کہ ہم ذو الصفاح[له] میں پہونچے اوسکا انتقال ہوگیا ہمنے اوسکی تجہیز تکفین کی پھر چلے اوسکے واسطے قبر کھودی اور لحد بنائی جب ہم لحد سے فارغ ہوئے تو ناگاہ اوسمین ایک سانپ کالا تھا کہ اوسنے لحد کو بھر دیا ہمنے اوس قبر کو چھوڑ دیا اور جگہہ اوسکے واسطے قبر کھودی جب اوسکی لحد سے فارغ ہوئے تو ناگاہ ایک کالے سانپ نے لحد کو بھر دیا ہمنے اوس قبر کو بھی چھوڑ دیا اور ہم آپ کے پاس آئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ طوق ہے جو کہ اوسکے ڈالی جاویگی اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی شعب الایمان لفظ بیہقی کا یہ ہے کہ وہ اُسکا عمل ہے جسکو کیا کرتا تھا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ میں میری جان ہے اگر تم ساری زمین کو کھود و گے تو بھی تم اوسکو پاؤگے پھر ہم چلے اور اوسکو کسی جگہہ دفن کردیا جب ہم لوٹ کے آئے تو اوسکی بی بی سے پوچھا کہ تیرا خاوند کیا عمل کرتا تھا اوسنے کہا کہ وہ طعام یعنی غلہ بیچا کرتا تھا ہر دن اپنے گھر والون کا قوت لیتا اور اوسی قدر جو کے تنکے اوسمین ملا دیتا پھر اوسکو بیچا کرتا تھا سو وہ اس سبب سے معذب ہوا ٭

۱۸ اسبب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا کہنا

حکایت ابو اسحق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں طرف ایک میت کے بلایا گیا تا کہ اوسکو نہلاؤں جبکہ میں نے اوسکے موںنہ پر سے کپڑا اٹھایا تو ناگاہ ایک سانپ اوسکے حلق پر طوق ہوگیا تھا لوگون نے ذکر کیا کہ وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا کہا کرتا تھا اخرجہ ابن ابی الدنیا ٭ حسن رضی اللہ عنہ مرفوعًا کہتے ہین کہ جو کوئی دنیا سے نکلا اس حال میں کہ وہ کسی ایک کو میرے اصحاب سے گالی دیتا تھا مسلط کریگا اللہ اوسپر ایک دابہ کو وہ اوسکا گوشت کترے گا جسکا درد قیامت کے دن تک پاویگا اخرجہ ابن ابی الدنیا فی القبور ٭

۱۹ اسبب غلول وخیانت

ابو رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بقیع پر میرا گذر ہوا آپ نے

[له] صفاح مکہ کا ایک پہاڑ کا نام ہے قاموس میں لکھا ہے جبال تہامہ سے ہے واللہ اعلم اور ایک نسخہ میں ذو الصفا ہے جو غلط ہے کوئی جگہہ ہے اور صفاح دامن کوہ کو بھی کہتے ہیں ۱۲

اُف اُف کہا مینے گمان کیا کہ آپنے میرا ارادہ فرمایا سینے عرض کیا یا رسول اللہ مینے کوئی نئی بات کی فرمایا یہ کیا ہے مینے کہا آپنے مجھے اُف اُف کہا فرمایا نہیں ولیکن اس قبروالے کو کہ فلان ہے جسینے بنی فلان پر ساعی کیا تھا اوسنے ایک زرہ کی خیانت کی سواب وہ اوسی کے مثل آگ کے زرہ پہنایا گیا ہے اخرجہ احمد والنسائی وابن خزیمۃ والبیہقی

۲۰ سبب زینت حرام

ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مینے کئی آدمیون کو دیکہا کہ اونکے چہرے آگ کے مقراضون سے کترے جاتے ہین مینے کہا انکا کیا حال ہے کہا یہ وہ لوگ ہین کہ حرام چیز سے زینت کرتے تھے اور ایک کنوان دیکہا بدبو اوسمین چیخنا چلانا تہا مینے کہا یہ کیا ہے کہا وہ عورتین ہین کہ حرام چیز سے زینت کرتی تہین اور کچہہ لوگون کو دیکہا کہ اونہون نے آب حیات مین غسل کیا مینے کہا یہ کون لوگ ہین کہا وہ لوگ ہین جنہون نے خلط کیا ایک عمل صالح کو اور دوسرا بد اخرجہ الخطیب وابن عساکر من حدیث ابی موسی رضی اللہ عنہ

۲۱ سبب مکس

حکایت حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ مجہے حدیث کی ابوعبداللہ محمد حرانی نے کہ وہ اپنے گہر سے نکلے جو کہ آمد مین تہا بعد عصر کے طرف باغ کے جبکہ قبل غروب آفتاب کا وقت آیا تو وہ درمیان قبرون کے پہونچے ناگاہ اونمین ایک قبر تہی اور وہ مثل بہٹی شیشہ گر کے ایک انگارا ہو رہی تہی اور مردہ اوسکے درمیان مین تہا وہ کہتے ہین کہ مینے صاحب قبر کا حال پوچہا تو وہ مکاس تہا کہ اوسنے اوسی دن وفات پائی تہی

۲۲ بغیر ما انزل اللہ کے حکم کرنا ۲۳ بغیر شرع اللہ کی فتوی دینا

حکایت حافظ شرف الدین دمیاطی اپنے معجم مین فرماتے ہین کہ مینے محمد بن اسمعیل بن ہبۃ اللہ دمیاطی سے سنا وہ کہتے ہین مینے ابواسحق ابراہیم بن عبداللہ ثعلبی صاحب شافعی سے سنا وہ کہتے ہین ہمارے یہان ایک نباش یعنی کفن چور اندہا تہا لوگون سے بہیک مانگتا پہرتا اور کہا کرتا تہا کون ہے جو مجہے کچہہ دے کہ مین اوسے انوکہی خبر دون پہر کہا کرتا کون ہے جو مجہے زیادہ دے کہ مین اوسے انوکہی چیز دکہاؤن

ابو اسحق کہتے ہین کہ اوسکو کچہ دیا گیا اور مین اوسکے قریب تہا اوسکو دیکہہ رہا تہا اوسنے اپنی آنکہون سے پردہ اوٹہا یا دیکہا تو وہ اوسکی گدی تک آرپار تہین جیسے دو نلکیان اوسکے مونہہ کی طرف سے اور اوسکی گدی کا نظر آتا تہا پہر کہا مین تمکو خبر دیتا ہون کہ مین اپنے شہر مین کفن چور تہا یہانتک کہ لوگون مین میرا امر مشہور ہوگیا تو مینے لوگون کو خوفناک کردیا شہر کا قاضی ایسا بیمار ہوا کہ اوسکو اوس بیماری سے موت کا خوف ہوا اوسنے میری طرف آدمی بہیجا اور کہا کہ مین اپنا ہتاک میری قبر مین تجہسے خرید تا ہون یہ سنکر اشرفیان عمدہ ہین مینے اونکو لے لیا وہ اوس مرض سے اچہا ہوگیا اسکے بعد پہر وہ بیمار پڑا اور مرگیا مجہے یہ گمان ہوا کہ اوسنے جو کچہہ دیا تہا وہ پہلی بیماری کا تہا مین آیا اور اوسکی قبر کو کہودا ناگاہ قبر مین آہٹ عذاب کی تہی اور قاضی پریشان بال کئے ہوئے بیٹہا تہا دونون آنکہین اوسکی سرخ تہین جیسے دو تشتریان مینے اپنے دونون گھٹنون مین دفع یعنے دہکا پایا اور ناگاہ ایک ضرب دونون آنکہونمین دو اونگلیون سے اور ایک قائل کہتا ہے اے اللہ کے دشمن کیا تو مطلع ہوتا ہے اللہ عزوجل کے اسرار پر ۲۴ جہوٹ بولنا ۲۵ قرآن شریف پڑہنا پہر اوس سے رات کو سورہنا اور دن کو اوسپر عمل نہ کرنا یعنے باوجود قرآن شریف یاد ہونیکے رات کو نہ پڑہنا ۵

بنوسیدی مدہ از دست خود داامان شبہا را | کہ از خاک سیہ گلہای رنگاین مشبو و میدا

۲۶ سود کہانا ۲۷ نماز سے سر بہاری ہونا یعنی سستی سے اوسکو ضائع کردینا ۲۸ زکوۃ نہ دینا ۲۹ فتنے مین بولنا ۳۰ یتیم کا مال کہانا ۳۱ لوگون کی آبروریزی کرنا ۳۲ غنیمت کے مال مین خیانت کرنا ۳۳ جہوٹی گواہی دینا ۳۴ پارسا کو تہمت زنا کی لگانا ۳۵ بدعت کی طرف بلانا ۳۶ اللہ تعالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسی بات کہنا جسکا علم نہین ہے ۳۷ رشوت کہانا ۳۸ مسلمان بہائی یا ذمی کا مال بغیر حق کے کہانا ۳۹ نشے والی چیز پینا ۵

نمیدانند اہل غفلت انجام شراب آخر | فساد روی زمین از شراب می زاید

باتش میروند این البلمان از راہ آب آخر | کدام دیو کہ در شیشہ نیست صہبا را

۴۰ شجرۂ ملعونہ کا لقمہ کہانا یعنی بہنگ ۴۱ بدعہدی کرنا ۴۲ مکر و فریب کرنا ۴۳ سود دینا سود کا

لانا اوسکے گواہ ہونا ۴۴ حلالہ کرنا ۴۵ اسقاط فرائض الہ اور ارتکاب محارم پر اترانا ۴۶ مسلمانونکو ایذا دینا اونکے عیوب کی جستجو کرنا صائب نے کیا خوب کہا ہے ؎

کدام جامہ بہ از پردہ پوشی خلق است		بپوش چشم خود از عیب خلق و عریان باش
رسوا شود کسیکہ سخن چین بود غنی	غنی	ہر جا کہ خامہ ایست زبانش بریدنست

۴۷ ظلم و عدوان پر مدد کرنا ۴۸ اللہ تعالی کے حرم مین الحاد کرنا ۴۹ حقائق اسما و صفات الہی کی تعطیل اور اونمین الحاد کرنا ۵۰ اپنی رای و ذوق و سیاست کو سنت حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر مقدم کرنا ۵۱ نوحہ کرنا اور اوسکا سننا ۵۲ جس راگ کو کہ اللہ تعالی نے اور اوسکے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حرام کیا ہے اوسکا سننا اور سنانا ۵۳ قبرون پر مسجدین بنانا اور اونپر قندیلین اور چراغ روشن کرنا ۵۴ اپنے حق کو پورا لینا دوسرے کے حق کو کم کرنا یعنی ناپ تول مین آپ پورا لے اور دوسرے کو کم دے ۵۵ تجبر تکبر ریا کرنا ؎

حباب از سربلندی پایمال موج میگردد		غبار از خاکساری سر باوج آسمان دارد
زیباست خومی آتش اولاد بولہب را	؎	تو ابن بوترابی بایدکہ خاک باشی

۵۶ سلف رضی اللہ عنہم پر طعن کرنا ۵۷ کاہن نجومی عراف کے پاس جانا اونسے سوال کرنا اونکے قول کو سچا جاننا ۵۸ ظالمون کی مدد کرنا غیر کی دنیا کے ساتھہ اپنی آخرت کو بیچنا ۵۹ جب کوئی اللہ تعالی سے ڈراوے اوسکی یاد دلاوے تو اپنے کام سے باز رہنا منزجر نہونا اور جب اپنے مثل کسی مخلوق سے ڈرا دے تو ڈر جانا اپنے کام سے باز رہنا ۶۰ جبکہ اللہ و رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کلام کے ساتھہ ہدایت کیجائے تو اوس سے ہدایت نہ پانا نہ اوسکی طرف سر اوٹھانا اور جب اوس شخص سے کوئی بات پہونچی جسکے ساتھہ حسن ظن ہے اور وہ اونمین سے ہے جنسے صواب و خطا ہوتا ہے تو اوسکو دانتون سے پکڑ لینا اور اوسکی مخالفت نکرنا ۶۱ قرات قرآن شریف سے متاثر نہونا اور اوسکو کم سمجھنا اور قرآن شیطان اور منتر زنا اور بادہ نفاق کے سننے سے وجد و طرب کرنا ۶۲ اللہ تعالی کی جھوٹی قسم کھا جانا اور جسکے ساتھہ محبت ہے یا دل مین اوسکی تعظیم ہے اوسکی ہرگز جھوٹی قسم نہ کھانا گو کتنی ہی تہدید و تعذیب کیجائے ۶۳ کسی کے مال و حرمت مین

خیانت کرنا ۴۳ فحش بکنا یعنی ایسا شخص جسکے شر وفحش کے سبب سے لوگ اوسکو چھوڑ دین ۴۵ نماز کو آخر وقت تک تاخیر کرنا ٹکٹکی لگانا اللہ تعالی کا ذکر اوسمین نہ کرنا مگر تھوڑا ٥

سرمایۂ زندگی عبادت باشد — خوش آنکہ دلش مایل طاعت باشد
آواز مؤذن چو شنیدی بشتاب — کاین بانگ صلای خوان راحت باشد

۴۶ اپنے مال کی زکوٰۃ خوشی سے نہ دینا ۴۷ باوجود قدرت کے حج نہ کرنا ۴۸ قدرت ہوتے ہوئے جو حقوق اپنے ذمے پر ہین اونکو ادا نہ کرنا ۴۹ دیکھنے بولنے کہانے قدم اوٹھانے مین احتیاط نہ کرنا بے پروائی کے ساتھہ مال حاصل کرنا حلال ہو یا حرام ۵۰ صلۂ رحم نہ کرنا ۵۱ مسکین رانڈ بیوہ یتیم حیوان پر رحم نہ کرنا بلکہ یتیم کو دہکے دینا مسکین کے کہانے پر تقید نہ کرنا لوگون کی ریا کرنا برتنے کی چیز نہ دینا ۵۲ اپنے عیب چھوڑ کر لوگون کے عیوب مین مشغول ہونا اپنے گناہ کو نہ دیکھنا دوسرونکے گناہون مین مصروف ہونا ٥

آئینہ خود باش صفای بہ ازین نیست — عیب ہمہ کس پوش قبای بہ ازین نیست

یہ بہتر معاصی ہین اور انکے سوا اور معاصی ہین جنکے سبب سے مردون کو قبرون مین عذاب کیا جاتا ہے لیکن قلت کثرت صغیرہ وکبیرہ کا تفاوت ہے کبائر ظاہرہ وباطنہ کا بیان رسالہ قوارع قواطع مین نہایت بسط سے لکھا ہے چونکہ اکثر لوگ اسی قسم کے جرائم مین مبتلا ہوتے ہین اسی لئے اکثر اصحاب قبور معذب ہوتے ہین اونمین نجات پانیوالے کم ہین اللہ سبحانہ اپنی رحمت عامہ اور طفیل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہم گناہگارون کو عذاب قبر سے محفوظ و مامون رکھے آمین ثم آمین ❊

وصل بیان مین انواع عذاب قبر کے

سمرہ بن جندب رضی اللہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکثرت اپنے اصحاب سے فرماتے تہے کیا دیکھا کسی نے تم مین سے کوئی خواب آپنے ایک صبح کو نہت فرمایا کہ آج کی رات میرے پاس دو شخص آئے مجھسے کہا چل مین اونکے ہمراہ چلا مجھے زمین مقدس کی طرف لیگئے ہم ایک لیٹے ہوئے آدمی پر آئے اور ایک اور آدمی پتھر لئے ہوئے اوسپر کہڑا ہوا ہے اور وہ پتھر کو اوسکے سر کی طرف جھکاتا ہے پھر اوسکے سر کو کچلتا ہے پتھر یہان لڑہکتا ہے وہ پتھر کے پیچھے جاتا ہے اوسکو لیتا ہے وہ لوٹ کر اوسکی طرف نہین

آتا ہے یہانتک کہ اوسکا سر صحیح سالم ہو جاتا ہے جیسا کہ تہا پہر وہ اوسپر عود کرتا ہے پس کرتا ہے اوسکے ساتھ
جیسا کہ پہلی بار مین کیا تہا مینے اونسے کہا سبحان اللہ یہ دونون کون ہین کہا چل ہم چلے ایک آدمی پر آئے
وہ اپنی گدّی پر لیٹا ہوا تہا ناگاہ ایک اور آدمی لوہے کا آنکڑا لئے اوسپر کہڑا ہے ناگاہ وہ اوسکے مونہہ
کے ایک جانب پر آتا ہے پہر اوسکی باچہ کو گدّی تک چیرتا ہے اور اوسکے نتہنے کو گدی تک اور اوسکی آنکہہ
کو گدّی تک پہر اوسکے دوسرے جانب پر آتا ہے اوسکے ساتہہ کرتا ہے مثل اوسکے جو کہ پہلی جانب کے ساتہ
کیا تہا وہ اس جانب سے فارغ نہین ہوتا ہے یہانتک کہ وہ جانب صحیح ہو جاتی ہے جیسے کہ تہی پہر اوسپر
لوٹ کرتا ہے پس کرتا ہے جیسا کہ پہلی بار مین کیا تہا مینے کہا سبحان اللہ یہ دونون کون ہین مجہسے کہا
چل ہم چلے ایک جگہہ پر آئے جیسے تنور ناگاہ اوسمین شور غل اور آوازین تہین مینے اوسمین جہانکا تو
اوسمین ننگے مرد عورت تہے ناگاہ اونکا اونکے نیچے سے لپٹ آتی ہے جبکہ اونکو وہ لپٹ آتی ہے تو وہ شور
غل مچاتے ہین مینے کہا یہ کون لوگ ہین مجہسے کہا چل ہم چلے ایک سرخ نہر پر آئے جیسے خون ناگاہ نہر مین ایک
آدمی شناور تیر رہا ہے اور ایک آدمی نہر کے کنارے پر ہے اوسکے پاس بہت سے پتہر ہین ناگاہ وہ تیرنے
والا تیرتا ہے جتنا تیرتا ہے پہر وہ اوسکے پاس آتا ہے جسنے اپنے نزدیک پتہر جمع کر رکہے ہین وہ اوسکے
واسطے اپنا مونہہ کہولدیتا ہے وہ اوسکو ایک پتہر کا لقمہ دیتا ہے وہ چلا جاتا ہے تیرنے لگتا ہے پہر اوسکی
طرف لوٹ آتا ہے جسوقت وہ اوسکی طرف لوٹ آتا ہے تو وہ اوسکے لئے اپنا مونہہ کہولدیتا ہے وہ اوسے
ایک پتہر کا لقمہ دیتا ہے مینے اونسے کہا یہ دونون کون ہین مجہسے کہا چل ہم چلے پس آئے ایک آدمی کریہہ المنظر
پر مثل کریہ تر اوس چیز کے کہ تو دیکہنے والا ہے ناگاہ اوسکے نزدیک آگ ہے وہ اوسکو سلگا رہا ہے اور اوسکے
گرد دوڑتا ہے مینے اونسے کہا یہ کیا ہے کہا چل ہم چلے ایک نہایت سبز باغ پر آئے اوسمین ہر قسم کے
شگوفہ ربیع تہے ناگاہ درمیان باغ کے ایک شخص دراز قد تہا مجہے نہین لگتا تہا کہ مین اوسکے سر کو درازی
کے مارے دیکہون ناگاہ اوس شخص کے گرداگرد بہت سے بچے تہے کہ مینے اونکو کبہی نہین دیکہا
تہا مینے کہا یہ کیا ہے اور یہ کون لوگ ہین مجہسے کہا چل ہم چلے ایک بڑے مرغزار مین پہونچے کہ اوس سے زیادہ بڑا اور زیادہ
خوبصورت روضہ مینے کہین نہین دیکہا مجہسے کہا تو اسمین چڑہ ہم اوسمین چڑہے ایک شہر مین پہونچے جو کہ لبنہ چاندی کی

اینٹون سے بنا ہوا تھا ہم شہر کے دروازے پر آئے کھلوانا چاہا وہ ہمارے واسطے کھولدیا گیا ہم اوسمین داخل ہوئے
اوسکے اندر ہمارے سامنے چند شخص آئے آدہا جسم اونکا مثل زیادہ خوبصورت اوس چیز کے کہ تو دیکھنے والا
ہے اور آدہا مثل بدتر صورت اوس چیز کے کہ تو دیکھنے والا ہے میرے ساتھہ والون نے اونسے کہا کہ تم
اوس نہر مین جا پڑو ناگاہ ایک نہر عرض مین بہہ رہی تہی گویا پانی اوسکا سفیدی مین دودہ خالص تھا
وہ گئے اوس نہر مین جا پڑے پہر لوٹ کے ہماری طرف آئے تو اونکی وہ برائی اونسے جاتی رہی تہی نہایت
اچھی صورت مین ہوگئے مجہسے کہا کہ یہ جنت عدن ہے اور یہ تیری منزل ہے پہر میری نگاہ بہت بلند
ہوئی تو ناگاہ ایک محل تہا مثل سفید بادل کے مجہسے کہا یہ تیری منزل ہے مینے اونسے کہا اللہ تم مین
برکت دے مجہے چہوڑو کہ مین اوسمین داخل ہوؤن اونہون نے کہا اب تو نہین اور تم اوسمین داخل ہوگے
مینے کہا کہ ابتدای شب سے مینے عجب دیکہا سو یہ کیا ہے جو مینے دیکہا اونہون نے مجہسے کہا وہ پہلا
آدمی جسپر تو آیا جسکا سر پتہر سے کچلا جاتا تہا وہ شخص ہے کہ قرآن کو سیکہتا ہے پہر اوسکو چہوڑتا ہے
اور صلاۃ فرض سے سو رہتا ہے روز قیامت تک اوسکے ساتہہ یہ کیا جائیگا اور جس آدمی پر تو آیا
جسکا جبڑا اوسکی گُدی تک اور اوسکا نتہنا اوسکی گُدی تک چیرا جاتا تہا وہ آدمی ہے کہ صبح کو اپنے
گہر سے چلتا ہے پہر جہوٹ بات بولتا ہے وہ آفاق مین پہونچ جاتی ہے اوسکے ساتہہ قیامت تک یہ کیا جائے گا
اور مرد عورت ننگے جو کہ مثل تنور مین تہے وہ زانی مرد اور زانی عورتین ہین اور جس آدمی پر تو آیا جو کہ نہر
مین تیرتا تہا اور پتہرون کا لقمہ اوسکو کہلایا جاتا تہا وہ سود کہانیوالا ہے اور جو آدمی کہ اوسکے پاس آگ تہی جسکو
وہ سلگاتا تہا وہ مالک داروغہ جہنم ہے اور لنبا آدمی جو کہ باغ مین تہا وہ ابراہیم علیہ السلام ہین اور لڑکے جو
اونکے گرداگرد تہے وہ ہر ایک بچہ ہے جو کہ فطرت پر مرا اصحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اور اولاد مشرکین کی فرمایا
اور اولاد مشرکین کی اور وہ لوگ جنکا آدہا جسم اچہا اور آدہا برا تہا وہ لوگ ہین جنہون نے عمل صالح و سوء کو
خلط کیا اللہ نے اونسے درگذر فرمائی اور مین جبریل ہون اور یہ میکائیل اخرجہ البخاری والبیہقی[لہ]
ف علماء رحمہم اللہ نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث نص ہے عذاب برزخ مین کیونکہ رؤیا انبیاء کا وحی مطابق
نفس الامر کے ہوتا ہے حال آنکہ آپ نے فرمایا کہ اوسکے ساتہہ قیامت تک کیا جائیگا بعض طرق مین اس حدیث

[لہ] وکذا رواہ المنذری فی الترغیب مع تفاوت بعض الالفاظ ۱۲

کے نزدیک دارقطنی کے یہ ہے مینے کہا خبر دی مجھے باغ سے کہا وہ اطفال ہین اونپر ابراہیم علیہ السلام
مقرر کیے گئے ہین روز قیامت تک وہ اونکی پرورش کرتے رہینگے مینے کہا وہ شخص کہ خون مین تیرتا تہا
کہا وہ سود خوار ہے یہ اوسکا طعام ہے قبر مین روز قیامت تک مینے کہا وہ شخص جسکا سر کچلا جاتا تہا
کہا یہ وہ آدمی ہے کہ قرآن سیکہا پہر اوس سے سو رہا یہانتک کہ اوسکو بہول گیا کچہہ بہی اوس مین نہین
پڑہتا جسوقت وہ سوتا ہے تو اوسکے سر کو کوٹتے ہین قبر مین روز قیامت تک نہین چہوڑتے اوسکو کہ
سووے لا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑہتے نماز فجر
ہمکو پہر جاتی جب نماز پڑہ چکے تو ہماری طرف التفات فرمایا اور کہا کہ مینے دو فرشتون کو دیکہا کہ آجکی رات
وہ میرے پاس آئے میرے دونون جانب کو پکڑا آسمان دنیا کی طرف مجھے لیگئے میرا گذر ایک فرشتہ پر ہوا
اوسکے آگے ایک آدمی تہا اور اوسکے ہاتہہ مین ایک پتہر جس سے وہ اوس آدمی کے سر کو مارتا ہے تو ایک
طرف کو اوسکا دماغ گر پڑتا ہے اور ایک طرف کو پتہر جا گرتا ہے مینے کہا یہ کیا ہے مجہسے کہا چل مین چلا ناگاہ ایک
فرشتہ ہے اور اوسکے آگے ایک آدمی ہے فرشتے کے ہاتہہ مین لوہے کا ایک آنکڑا ہے وہ اوسکو اوس
آدمی کے سیدہے جبڑے مین رکہتا ہے پہر اوسکو چیرتا ہے یہانتک کہ اوسکے کان تک پہونچ جاتا
ہے پہر بائین جبڑے مین شروع کرتا ہے سیدہا اچہا ہو جاتا ہے مینے کہا یہ کیا ہے مجہسے کہا چل مین چلا
ناگاہ ایک نہر ہے خون کی وہ جوش مار رہی ہے جیسے دیگ آگ پر جوش مارتی ہے اوسمین ایک ننگی
قوم ہے کنارہ نہر پر ملائکہ ہین اونکے ہاتہون مین کلوخ ہین جسوقت کوئی سر اوٹہانیوالا سر اوٹہاتا
ہے تو اوسکو ایک ڈہیلا مارتے ہین وہ اوسکے مونہہ مین جا پڑتا ہے اور وہ اوس نہر کے نیچے چلا جاتا ہے
مینے کہا یہ کیا ہے اونہون نے مجہسے کہا چل مین چلدیا ناگاہ ایک گڑہا ہے جسکا اسفل اعلی سے زیادہ تر
تنگ ہے اوسمین ایک قوم برہنہ ہے اونکے نیچے آگ جلائی جاتی ہے مینے اپنی ناک پکڑی بسبب اوس
بدبو کے جو کہ اونکی بو سے مین پاتا تہا مینے کہا یہ کون لوگ ہین مجہسے کہا چل مین چلدیا ناگاہ ایک
سیاہ ٹیلا ہے اوسپر ایک قوم ہے مخبل یعنی بڑے پیٹ والی آگ اونکی دبرون مین پہونکی جاتی ہے
وہ اونکے مونہہ نتہنے کانون آنکہون سے نکلتی ہے مینے کہا یہ کیا ہے مجہسے کہا چل مین چلدیا ناگاہ

ایک آگ کا طبق ہے اوسپر ایک فرشتہ موکل ہے کوئی چیز اوس سے نہین نکلتی ہے مگر وہ فرشتہ اوسکے پیچھے جاتا
ہے یہانتک کہ اوسکو اوسی آگ مین پہیر دیتا ہے مینے کہا یہ کیا ہے مجھسے کہا چل مین چلدیا ناگاہ ایک مرغزار ہے
اوسمین ایک بوڑہا آدمی خوبصورت ہے کہ اوس سے بڑہکر خوبصورت کوئی نہین ہے اور آس پاس اوسکے بچے
ہین اور ایک درخت ہے جسکے پتے مثل گوش فیل کے ہین مین اوس درخت سے چڑہا جسقدر کہ اللہ نے
چاہا ناگاہ کئی منازل تہے کہ اونسے زیادہ تر خوبصورت کوئی نہین یہ منازل سفید موتی اور زبرجد
سبز اور یاقوت سرخ کے تہے مینے کہا یہ کیا ہے مجھسے کہا چل مین چلدیا ناگاہ ایک نہر تہی اوسپر دو پل سونے
چاندی کے تہے نہر کے کنارون پر منازل تہے اونسے زیادہ تر خوبصورت اور کوئی منازل نہین یہ
منازل جوفدار موتی اور زبرجد سبز اور یاقوت سرخ کے تہے اور اوسمین پیالے و ابریق[۵۱] تہے مینے کہا
یہ کیا ہے مجھسے کہا تو اوتر مین اوترا مینے اپنا ہاتہہ ایک برتن کی طرف اون برتنون مین سے قریب کیا اور
اوسکو بہرا پہر پیا ناگاہ وہ شیرین تر شہد سے اور زیادہ تر سفید دودہ سے اور نرم تر مسکہ[۵۲] سے تہا اون
دونون نے مجھسے کہا کہ صاحب پتھر کا جسکو تو نے دیکھا کہ وہ اوس سے اوس آدمی کے سر کو مارتا
تہا پہر اوسکا دماغ ایک جانب کو اور پتھر ایک جانب کو گر پڑتا تہا یہ وہ لوگ ہین کہ عشاء آخر کی نماز
سو رہتے اور نمازون کو اونکے غیر وقتون مین پڑہتے تہے وہ اوس پتھر سے مارے جاوینگے یہانتک
کہ نار کی طرف جاوین اور صاحب آنکڑے کا جسکو تو نے دیکھا یہ وہ لوگ ہین کہ درمیان مومنین کے
چغلخوری کرتے پہرتے تہے اونمین فساد ڈالتے سو وہ اوسکے ساتہہ عذاب کئے جاوینگے یہانتک کہ
نار کی طرف جاوین اور وہ لوگ جو کہ ڈہیلے سے مارے جاتے تہے یہ سود کہانیوالے ہین معذب ہوتے
رہینگے یہانتک کہ آگ کی طرف جاوین اور جن لوگون کے پیٹ بڑے تہے یہ وہ لوگ ہین کہ قوم لوط
کا عمل کرتے تہے فاعل و مفعول یہ سو یہ معذب ہوتے رہینگے یہانتک کہ آگ کی طرف جاوین اور
برہنہ لوگ زانی ہین اور وہ بدبو اونکی فروج کی ہے وہ معذب ہوتی رہینگی یہانتک کہ آگ کی طرف
جاوین اور نار مطبقہ جہنم ہے اور روضہ جنت الماویٰ ہے اور بوڑہا آدمی جسکو تو نے دیکھا وہ ابراہیم
علیہ السلام ہین اور گرداگرد اونکے مسلمانون کے بچے ہین اور درخت سو وہ سدرۃ المنتہی ہے اور منازل

[۵۱] حدیث کا لفظ اباریق ثج ترد وسط ماء ترجمہ سو صحیح قرآن مین اسکا ترجمہ متبان کیا ہے مراد یہان یہ ہے کہ وہ ایسا قد پر شتہ کہ پانی اون سے جہلکتا تہا ۱۲

جوفدار یعنی کہوکلے

[۵۲] حدیث کا لفظ زبد ہے بضم زاء وفتح باء بمعنی مسکہ ہے اور بفتح زاء وباء بمعنی کف آب ہے دونون نہایت نرم ہوتے ہین ۱۲

جو اوسمین ہین وہ منازل اہل علیین کے ہین نبیین وصدیقین وشہداء وصالحین سے اور نہر سو وہ کوثر ہے
جو الله نے تجھے دیا ہے اور یہ منازل تیری اور منازل تیرے اہلبیت کے ہین اخرجہ ابن عساکر فی
تاریخہ ۵۵ ابو سعید خدری رضی الله عنہ حدیث اسرا مین نبی صلی الله علیہ وآلہ وسلم سے راوی
ہین کہ آپ نے فرمایا پہر مین تہوڑی دیر چلا ناگاہ کئی خوان تھے اونپر لحم مشرح تہا اوسکے قریب کوئی نہ تہا
اور ناگاہ کئی خوان اور تھے اونپر بدبودار گوشت تہا اونکے پاس کچہہ لوگ تھے کہ وہ اونہین سے کہا رہے
تھے مینے کہا اے جبریل یہ کون لوگ ہین کہا یہ لوگ ایک قوم ہے تیری امت سے جو کہ حلال کو ترک
کرتے اور حرام کو اختیار کرتے ہین پہر مین تہوڑی دیر چلا ناگاہ کئی قومین تہین اونکے پیٹ جیسے گہر ہوتے ہیں
اونمین سے کوئی اوٹہتا ہے تو گر پڑتا ہے کہتا ہے الٰہی تو قیامت کو قائم نہ کر اور وہ سابلۂ آل فرعون
پر تھے سابلہ آتا ہے اور اونکو پائمال کرتا ہے مینے اونکو سنا کہ وہ الله کی طرف زاری کرتے ہین مینے
کہا اے جبریل یہ کون لوگ ہین کہا یہ تیری امت سے وہ ہین جو سود کہاتے ہین پہر مین تہوڑی دیر چلا
ناگاہ کئی قومین تہین اونکے ہونٹہ جیسے اونٹون کے ہونٹہ اونکے مونہہ کہلجاتے ہین اور اون پتہرون
سے لقمہ دیا جاتا پہر وہ پتہر اونکی دبرون سے نکل جاتا مینے کہا یہ کون لوگ ہین کہا یہ تیری امت
سے وہ لوگ ہین کہ مال یتیمون کے براہ ظلم کہاتے ہین پہر مین تہوڑی دیر چلا ناگاہ کئی عورتین اپنی
چہاتیون سے لٹکی ہوئی تہین مینے کہا یہ کون لوگ ہین کہا زانی ہین پہر مین تہوڑی دیر چلا ناگاہ
کئی قومین تہین کہ اونکی پسلیون سے گوشت کاٹا جاتا پہر اونکو لقمہ دیا جاتا ہے اوس سے کہا جاتا ہے کہ
کہا جیسا کہ تو اپنے بہائی کے گوشت سے کہایا کرتا تہا مینے کہا یہ لوگ کون ہین کہا یہ ہمّازون یعنے
غیبت کرنیوالے اور لمّازون یعنی عیب کرنیوالے ہین اخرجہ البیہقی فی دلائل النبوۃ
۵۶ ابو ہریرہ رضی الله عنہ سے حدیث اسرا مین مروی ہے کہ نبی صلی الله علیہ وآلہ وسلم ایک قوم پر
آئے کہ اونکے سر پتہر سے کچلے جاتے تہے جبکہ وہ کچل دیئے جاتے تو پہر جیسے تہے ویسی ہی ہوجاتے
تہے اس سے اونکا کچہہ فتور نہین ہوتا تہا آپ نے فرمایا اے جبریل یہ کون لوگ ہین کہا یہ وہ ہین
جنکے سر نماز سے بوجہل ہوجاتے تہے پہر ایک اور قوم پر آئے اونکی قُبل ودُبر پر لتّے تہے چرتے تہے

ابرار جمع بر التقی
من الفرار من الخیانۃ
وانہم جمع وار
گوشت کے ٹکڑے

جیسے اونٹ بکریان چرتی ہین اور ضریع و زقوم اور گرم پتہر جہنم کے اور اوسکے پتہر کہاتے تہے پوچہا یہ
کون لوگ ہین کہا وہ ہین جو کہ اپنے مالون کے صدقات ادا نہین کرتے تہے پہر کہی قوم پر آئے کہ اونکے
سامنے گوشت پکا ہوا دیگ مین رکہا ہے اور گوشت دوسرا کچا برا ہے وہ کچے برے گوشت کو کہانے
لگے اور پکا ہوا گوشت چہوڑ دیا فرمایا یہ کون لوگ ہین کہا آدمی اپنی حلال بی بی کے پاس سے
اوٹہتا ہے عورت خبیثہ کے پاس آتا ہے اوسکے ساتہہ رات بسر کرتا ہے اور عورت اپنے حلال خاوند
کے نزدیک سے اوٹہتی ہے مرد خبیث کے پاس آتی ہے اوسکے نزدیک صبح تک رہتی ہے پہر ایک
آدمی پر آئے کہ اوسنے ایک بڑا گٹہا جمع کیا تہا اوسے اوٹہا نہین سکتا تہا اور وہ اوسپر اور زیادہ
کرتا ہے پوچہا یہ کون ہے کہا یہ وہ آدمی ہے کہ اسکے پاس لوگون کی امانتین ہین اونکے ادا
کرنے پر قدرت نہین رکہتا ہے وہی یحمل علیہا پہر ایک قوم پر آئے کہ اونکی زبانین اور
ہونٹہ لوہے کی مقراضون سے کترے جاتے ہین جسوقت وہ کترا چکین تو پہر وہ ویسی ہی
ہو جاتی ہین جیسے کہ تہین اس سے اونکا کچہہ فتور نہین ہوتا ہے فرمایا یہ کون لوگ ہین کہا یہ
خطبا ء فتنہ ہین اخرجہ ابن عدی والبیہقی ف ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد نماز صبح کے ہم پر نکلے فرمایا مینے ایک خواب دیکہا ہے اور وہ حق ہے تم
اوسکو سمجہہ لو میرے پاس ایک آدمی آیا میرا ہاتہہ پکڑا مجہے اپنے ساتہہ لیا یہانتک کہ ایک دشوار
گذار طویل پہاڑ پر آیا مجہسے کہا تو اسپر چڑہ مینے کہا مین نہین چڑہ سکتا کہا مین اوسکو تیرے لئے
سہل کئے دیتا ہون پس مین جبکہ اپنا قدم اوٹہاتا تو اوسکو ایک پایہ پر رکہتا یہانتک کہ ہم برابر پہاڑ
پر چڑہ گئے پہر ہم چلے ناگاہ کئی مرد عورت تہے کہ اونکے کنج دہن یعنے باچہین چری ہوئی تہین مینے
کہا یہ کون لوگ ہین کہا یہ وہ ہین جو کہتے تہے وہ نہ کرتے تہے پہر ہم چلے ناگاہ کئی مرد عورت تہے
کہ اونکی آنکہون اور کانون مین میخین ٹہکی ہوئی تہین مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ وہ ہین جو کہ
اپنی آنکہون کو دکہاتے تہے جو اونہون نے نہین دیکہا اور اپنے کانون کو سناتے جو اونہون نے
نہین سنا پہر ہم چلے ناگاہ کئی عورتین تہین کہ وہ اپنے عراقیب یعنی کونچون سے لٹکی ہوئی تہین

سر اونکے نیچے تہے سانپ اونکی چہاتیون کو کاٹتے تہے پوچہا کہ یہ کون ہین کہا یہ وہ عورتین ہین کہ اپنی اولاد کو دودہ سے روکتی تہین پہر ہم چلے ناگاہ کئی مرد عورت تہے کہ اپنے کونچون سے لٹکے ہوئے سر اونکے نیچے تہے تو ٹرتے پانی اور کیچ سے چاٹتے تہے پوچہا کہا یہ کون ہین کہا یہ وہ لوگ ہین کہ روزہ رکہتے پہر قبل وقت روزہ کے افطار کر لیتے تہے پہر ہم چلے ناگاہ کئی مرد عورت نہایت بدصورت اور نہایت بدلباس اور نہایت بدبو تہی گویا بو اونکے پاخانونکی بوتہی پوچہا کہا یہ کون ہین کہا یہ زانی مرد عورت ہین پہر ہم چلے ناگاہ کئی مردے بہت پہولے ہوئے اور نہایت بدبو پوچہا کہا یہ کون ہین کہا یہ کافر مردے ہین پہر ہم چلے ناگاہ کئی آدمی زیر سایہ درخت تہے پوچہا کہا یہ کون ہین کہا یہ مسلمان مردے ہین پہر ہم چلے ناگاہ کئی لڑکے اور لڑکیان دو نہرون کے درمیان ہین کہیل رہی تہین پوچہا کہا یہ کون ہین کہا یہ ذریت مومنین ہے پہر ہم چلے ناگاہ کئی آدمی تہے اونکے نہایت خوبصورت لباس بہت اچہا بو نہایت پاکیزہ گویا بو اونکے کاغذ پوچہا کہا یہ کون ہین کہا یہ صدیقین و شہدا و صالحین ہین پہر ہم چلے ناگاہ تین آدمی تہے شراب پی رہے تہے گاتے تہے پوچہا کہا یہ کون ہین کہا زید بن حارثہ و جعفر بن ابیطالب و عبداللہ بن رواحہ ہین اخرجہ ابن خزیمہ وابن حبان والحاکم والطبرانی وابن مردویہ فی تفسیرہ والبیہقی *

جو کوئی غیر سنت پر مرتا ہی اوسکا مونہہ قبلے سے پہیر دیا جاتا ہے اعاذنا اللہ

نسبت وکر نجات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اواثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اگر کوئی قدری یا مرجی مرجاوے پہر تین دن کے بعد اوکہیڑا جاوے تو اوسکا مونہہ قبلہ کی طرف پایا جاویگا اخرجہ ابن عساکر ۱۲ ابو اسحق فزاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونکے پاس ایک آدمی آیا اوسنے کہا کہ مین قبرون کو اوکہیڑا کرتا اور ایک قوم کو پاتا تہا کہ اونکے مونہہ غیر قبلے کی طرف تہے اسحق نے اوزاعی سے کہکر پوچہا تو اونہون نے کہا کہ یہ ایک قوم ہے کہ غیر سنت پر مری اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۲ مفضل بن یونس رضی اللہ عنہ کہتے ہین ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے مسلمہ بن عبدالملک سے کہا ای مسلمہ تیرے باپ کو کسنے دفن کیا کہا میرے فلان مولی نے کہا ولید کو کسنے دفن کیا کہا میرے فلان مولی نے کہا مین

مفضل

تجھے حدیث کرتا ہون جسکی اوسنے مجھے حدیث کی وہ یہ ہے کہ اوسنے جب تیرے باپ کو اور ولید کو دفن کیا اور اونکی قبرون مین اونکو رکھا اور اونکے بند کھولنے لگا تو اونکے مونہہ کو پایا کہ وہ اونکی گردنون کی طرف پھر گئے تھے

اخرجہ ابن ابی الدنیا

رؤیت عذاب قبر

احمد بن یوسف فریابی کہتے ہین مینے ابوسنان سے سنا اور وہ نیک آدمی تھے کہا کہ ایک شخص کا بھائی مرگیا مینے اوسکی تعزیت کی اوسکو رنجیدہ پایا اوسنے کہا مین اسلئے رنج کرتا ہون کہ مینے دیکھا جبکہ اوسکو دفن کیا اور اوسپر مٹی برابر کردی ناگاہ ایک آواز قبر سے آئی کہتا ہے اوہ مینے کہا اخی والله یعنی والله میرا بھائی مینے مٹی ہٹائی مجھسے کہا گیا نہ کر مینے مٹی برابر کردی جبکہ مین قبر سے کھڑا ہونے لگا تو ناگاہ قبر سے آواز آئی کہتا ہے اوہ مینے کہا اخی والله پھر مینے مٹی ہٹائی مجھسے کہا گیا ای الله کے بندے تو اسکو مت کھود پھر مینے مٹی ویسی ہی کردی جبکہ مین کھڑا ہونے لگا تو اوسنے کہا آہ مینے کہا اخی والله پھر مینے مٹی ہٹائی مجھسے کہا گیا نہ کر مینے مٹی ویسی کردی جب مین اوٹھنے لگا تو ناگاہ وہ کہتا ہے اوہ مینے کہا والله مین ہرگز اوسکے کھودنے کو نہ چھوڑونگا پھر مینے اوسکو اوکھیڑا ناگاہ اوسکے آگ کے طوق پڑے تھے قبر کی آگ اوسپر چمک رہی تھی مینے طمع کی کہ اوس طوق کو قطع کرڈالون مینے اپنا ہاتھہ اوسپر مارا تاکہ اوسکو قطع کردون میری اونگلیان جاتی رہین ابوسنان کہتے ہین اوسنے اپنا ہاتھہ ہماری طرف نکالا تو اوسکی چار ون اونگلیان جاتی رہی تھین کہتے ہین کہ مین اوزاعی کے پاس آیا اونسے بیان کیا مینے کہا ای ابوعمرو یہودی نصرانی کافر مرتے ہین اور ہم ایسا نہین دیکھتے کہا ہان یہ لوگ بلاشک آگ مین ہین اور الله تمکو اہل توحید مین دکھاتا ہے تاکہ تم عبرت پکڑو اخرجہ ابن الجوزی فی کتاب عیون الحکایات بسندہ

سہ ابن فارس کہتی صاحب ابوالفرج ابن الجوزی نے اپنی تاریخ مین ذکر کیا ہے کہ سنہ پانسو نوے مین بغداد مین ایک مردہ پایا گیا کہ بوسیدہ ہوگیا سوای ہڈیون کے اور کچھہ باقی نہ رہا تھا اوسکے دونون ہاتھون دونون پانون مین لوہے کے پتہ تھے اوسمین دو میخین ٹھونکی گئی تہین ایک تو اوسکی ناف مین اور دوسری اوسکی پیشانی مین اوسکی صورت خوفناک اور ہڈیان موٹی تہین اوسکے ظاہر ہونے

نوٹ

اخضر

یہ سبب ہوا کہ پانی زیادہ ہو گیا اوسنے ٹیلے کی جانب کو کہول دیا یہ ٹیلا معروف بہ تل اخضر تہا ۱۳ حافظ ابن
قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح مین کہا ہے کہ ہمکو ابو عبد اللہ محمد بن سنان سلامی تاجر نے حدیث کی اور یہ
اللہ کے نیک بندون مین سے تہا کہا ایک آدمی بغداد مین لوہارون کے بازار کی طرف آیا اوسنے چہوٹی چہوٹی
میخین فروخت کین ہر میخ کے دوسرے لوہار نے اونکو لیا اور گرم کرنے لگا وہ نرم نہین پڑتی تہین
یہانتک کہ وہ اونکے ٹہونکنے پیٹنے سے عاجز ہو گیا تو میخ بیچنے والے کو تلاش کیا وہ ملگیا اوس سے کہا کہ یہ میخین تجہے
کہان سے ملین اوسنے کہا مینے انکو پایا ہے لوہار اوس سے پوچہتا رہا یہانتک کہ اوسنے بتادیا کہ ایک کہلی
قبر پائی اور اوسمین ایک مردے کی ہڈیان تہین ان میخون سے جڑی ہوئی تہین کہا مینے بہت کوشش کی کہ اونکو
نکال لون تو مجہسے نہو سکا مینے ایک پتہر لیا پہر اوسکی ہڈیون کو توڑ ڈالا اور میخون کو جمع کر لیا ۱۴ ایک آدمی حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اوسکی نصف داڑہی او نصف سر سفید ہو گیا تہا حضرت عمر نے اوس سے کہا تیرا کیا
حال ہے اوسنے کہا میرا گذر بنی فلان کے قبرستان پر ہوا رات کا وقت تہا ایک آدمی آگ کا کوڑا لئے ہوئے
ایک دوسرے آدمی کی طلب مین تہا جب وہ اوس سے ملتا تو اوسکو مارتا اوسکے مابین سر سے قدم تک آگ مشتعل
ہو جاتی جب وہ آدمی قریب ہوا تو کہا اے اللہ کے بندے تو میری فریادرسی کر طالب نے کہا اے اللہ کے بندے
تو اسکی فریادرسی نکر یہ برا اللہ کا بندہ ہے حضرت عمر نے کہا اسی لئے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
مکروہ رکہا ہے کہ ایک تنہا راتمہا سفر کرے اخرجہ ہشام بن عمار فی کتاب البعث عن یحیی
بن حمزۃ حدثنی النعمان عن مکحول ۱۵ ابو جلبش اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ جب ابو جعفر
نے کوفے کے خندق کہودے تو لوگون نے اپنے مردون کو نقل کیا ایک جوان کو دیکہا کہ اپنے دونون ہاتہ کو
کاٹ رہا تہا اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۶ یزید بن مہلب کہتے ہین کہ مجہسے عمر بن عبد العزیز نے کہا اے یزید
بیٹے جس جگہ ولید کو اوسکی قبر مین رکہا تو ناگاہ وہ اپنے کفن مین پاؤن ہلاتا تہا اخرجہ ابن ابی الدنیا
۱۷ تاریخ مقریزی مین بذیل حوادث سنہ ۶۹۷ لکہا ہے کہ قاصد آیا کہ ایک آدمی ساحل کا تہا اوسکی عورت مرگئی اوسکو
دفن کرکے لوٹ آیا پہر یاد کیا کہ قبر مین رومال بہول آیا اوسمین درہم تہے اوسنے گانون کے فقیہ کو لیا اور قبر کو کہودا
تاکہ مال لیوے او فقیہ کنارہ قبر پر تہے ناگاہ عورت بیٹہی ہوئی تہی اوسکے بالون سے مشکلین بندہی تہین

اور دونون پائون بھی بالون سے بندھے ہوئے تھے اسنے اوسکی مشکین کھولنا چاہا قدرت نہ ہوئی تو اسمین جہد کرنا شروع کیا وہ اور عورت دونون ایسے دہنسا دیئے گئے کہ اونکا اتا پتا نہ لگا فقیہ قریب ایک دن رات بیہوش رہے سلطان نے اس حادثہ کی خبر بھیجی اور شام سے شیخ تقی الدین بن دقیق العید رحمہ اللہ کی طرف لکھا وہ اوسپر واقف ہوئے اور لوگون کو دکھایا تاکہ اس سے عبرت پکڑین ۸ حکایت عبدالمؤمن بن عبداللہ بن عیسی ضبی کہتے ہین کہ ایک نباش سے پوچھا اور وہ تائب ہوچکا تھا زیادہ عجیب تونے کیا دیکھا اوسنے کہا کہ مینے ایک آدمی کو اوکھاڑا ناگاہ اوسکے سارے جسم مین مینخین ٹھکی ہوئی تھین اور ایک بڑی مینخ اوسکے سر مین اور دوسری اوسکے پاؤن مین اخرجہ ابن ابی الدنیا +

رؤیت عمل بد میت

حکایت عبدالعزیز بن عبدالمنعم بن الصقیل الحرانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین مجھسے عبدالکافی نے حکایت کی کہ وہ ایک جنازے مین حاضر ہوئے کہتے ہین کہ ناگاہ ہمارے ہمراہ ایک غلام سیاہ فام ہوا جبکہ لوگون نے نماز پڑہی تو اوسنے نہ پڑہی پھر جب ہم دفن مین حاضر ہوئے تو اوسنے میری طرف نظر کی پھر کہا کہ مین اوسکا عمل ہون پھر اوسنے اپنے آپ کو قبر مین ڈال دیا کہتے ہین کہ مینے نظر کی تو کچھہ نہ دیکھا اعاذنا اللہ منہ آمین ذکرہ الحافظ ابو محمد القاسم البرزالی فی تاریخہ ×

سماعت عذاب قبر

حکایت ا یزید بن عبداللہ بن الشخیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک شخص کسی زمین مین جارہا تھا کہ ایک قبر کے قریب ٹھیرا صاحب قبر کو سنا کہ وہ کہتا ہے آہ آہ وہ اوسکی قبر پر کھڑا ہوا اور کہا کہ تجھے تیرے عمل نے فضیحت کیا اور تو فضیحت ہوا اخرجہ البیہقی فی کتاب القبر ۲ عبداللہ بن محمد مدنی اپنے ایک دوست سے روایت کرتے ہین کہ وہ اپنی زمین کی طرف گیا کہا کہ مجھے نماز مغرب نے قریب ایک قبرستان کے آلیا مینے اوسکے قریب نماز مغرب پڑہی مین بیٹھا ہوا تھا کہ ناحیۂ قبور سے آوازین سنی مینے جس قبر سے آواز سنی تھی اوسکے قریب گیا وہ کہہ رہا تھا اوہ مین تو نماز پڑہتا تھا مین تو روزہ رکھتا تھا میرے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوگئے میرے ساتھہ جو شخص حاضر تھا اوسنے بھی سنا جیسے مینے سنا مین اپنی زمین کی طرف چلا گیا دوسرے دن لوٹا

پہر پہلی جگہہ مین نماز پڑہی اور ٹہیرا رہا یہانتک کہ سورج ڈوبا مغرب کی نماز پڑہی پہر بیٹہا اوس قبر کی طرف کان لگایا ناگاہ وہ انین کرتا اور کہتا تہا اوہ مین تو نماز پڑہتا تہا مین تو روزہ رکہتا تہا پہر مین اپنے گہر آیا بخار چڑہا دو مہینے تک بیمار پڑا رہا اخرجہ ابن الجوزی فی کتاب عیون الحکایات بسند ٭

قبر کا عذاب وہی برزخ کا عذاب ہے

علما رحمہم اللہ فرماتے ہین کہ عذاب قبر وہی عذاب برزخ ہے نسبت قبر کی طرف اسلیئے کی گئی ہے کہ اکثر یہی ہے ورنہ ہر میت جسکی تعذیب کا اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا وہ اوسکو پہونچیگی مقبور ہوا ہو یا نہوا ہو یا گرا ہو یا اوسکو سولی پر چڑہایا ہو یا دریا مین ڈوب گیا ہو یا جانورون نے کہا لیا ہو یا جل کے راکہہ ہو گیا ہو یا ہوا مین اوڑا دیا گیا ہو اور محل عذاب کا روح و بدن دونون ہین باتفاق اہل سنت کے اور اسی طرح کا قول نعیم مین ہے ٭

عذاب قبر دو قسم ہے

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ عذاب قبر کا دو قسم ہے ایک تو دائم وہ کفار و بعض عصاۃ کا ہے دوسرا منقطع ہے اون گنہگارون کا عذاب ہے جنکے جرم خفیف ہین وہ موافق اپنے جرم کے معذب ہونگے پہر اونسے عذاب دور ہو جاویگا اور کبہی عذاب دعا یا صدقہ وغیرہ سے رفع کر دیا جاتا ہے ٭

مسئلہ عجیب

بدائع مین حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے لکہا ہے کہ ایک جماعت نے کہا جبکہ نصرانی عورت مرجاوے اور اوسکے پیٹ مین مسلمان کا بچہ ہو تو اوس قبر مین نعیم و عذاب دونون نازل ہونگے نعیم تو لڑکے کے لیے اور عذاب مان کے واسطے کہا کہ اسمین کسیطرح کا بعد نہین ہے جیسے اگر ایک قبر مین مومن و فاجر دونون دفن کیے جاوین تو قبر مین نعیم و عذاب دونون مجتمع ہونگے

مردے شب جمعہ کو معذب نہین ہوتے

امام یافعی رضی اللہ عنہ روض الریاحین مین فرماتے ہین ہمکو پہونچا ہے کہ شب جمعہ کو مردے معذب نہین ہوتے بسبب بزرگی اسوقت کے فرمایا احتمال ہے کہ اختصاص اسکا گنہگار مسلمانون کے ساتہہ ہو نہ ساتہہ کفار کے نسفی رحمہ اللہ نے بحر الکلام مین اسکو عام کہا ہے کہا کہ روز جمعہ اور شب جمعہ کو اور سارے ماہ رمضان

ہین کا نرسے عذاب دور ہوجاتا ہے رہا مسلمان گنہگار سو وہ اپنی قبر مین معذب ہوتا ہے لیکن روز جمعہ اور شب جمعہ کو عذاب اوس سے منقطع ہوجاتا ہے پہر قیامت تک عذاب کا عود اوسکی طرف نہین ہوتا ہے اور اگر جمعہ کے دن یا شب جمعہ مین مرا تو گہڑی بہر اوسکو عذاب ہوتا ہے اور اسی طرح منغطہ قبر کا پہر اوس سے عذاب منقطع ہوجاتا ہے قیامت تک عود نہ کریگا انتہی یہ اسپر دال ہے کہ عصاۃ مسلمین سوا ہی ایک جمعہ یا اس سے کم کے معذب نہین ہوتے اور جب جمعہ کو پہونچ جاتے ہین تو عذاب منقطع ہوجاتا ہے پہر عود نہین کرتا اور یہ محتاج دلیل ہے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی بدائع مین فرماتے ہین کہ مینے قاضی ابو یعلی کے خط سے اونکی تعلیق مین نقل کیا ہے کہ عذاب قبر کا منقطع ہونا ضرور ہے کیونکہ یہ دنیا کے عذاب سے ہے اور دنیا و ما فیہا منقطع ہے تو ضرور ہے کہ اونکو فنا و بلی لاحق ہو اور مقدار اسکی مدت کا معلوم نہین ہوسکتا انتہی حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اسکی تائید وہ اثر کرتا ہے جسکو ہناد بن سری نے زہد مین مجاہد سے روایت کیا ہے کہا کہ کفار کے لئے ایک ہجعہ یعنی خفیف نیند ہے وہ اوسمین قیامت تک نیند کا مزہ پائینگے جب اہل قبور پکارے جاوینگے تو کافر کہیگا یا ویلنا من بعثنا من مرقدنا تو مومن جو اوسکے قریب ہوگا کہیگا هذا ما وعد الرحمن وصدق المرسلون ✢

وصل

شرح برزخ مین انواع عذاب قبر کے بیان مین کہا ہے کہ اسکی کئی قسمین ہین آپ نے فرمایا کہ سات آدمیون کے مونہہ قبلہ کی طرف سے پہیر دیئے جاتے ہین اور یہ اللہ تعالی کے عذاب سے ہے عرض کیا گیا وہ کون ہین فرمایا شراب کا پینے والا البتہ کا بیچنے والا یعنی آزاد کا بیچنے والا اور وہ شخص کہ لونڈی غلام بیچنے کو اپنا پیشہ ٹہیراوے جہوٹی گواہی دینے والا سود خوار نوحہ کرنیوالی عورت غلہ روکنے والا تارک جماعت سامیت کے واسطے آگ کے دروازے کہل جانا روایت ہے کہ معاذ بن جبل جبکہ مرے تو انکے جنازے پر فرشتے اوترے یہانتک کہ آفتاب کی شعاع کو چہپا دیا پہر جب دفن کئے گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی قبر پہ بیٹہے اور آپ کے چہرے کا رنگ زرد ہوگیا کسی نے اسکا سبب پوچہا فرمایا مینے دیکہا کہ اوسکے لئے ستر دروازے آگ کے کہولے گئے پہر جب میرا دل غمگین ہوا اور میرا چہرہ زرد ہوگیا تو میرے رب کا حکم آیا کہ

سینے تیرے لئے بخشدیا اے محمد مین تیرے چہرے کی زردی کو نہین چاہتا ہون عرض کیا گیا انکی تعذیب کا
کیا سبب تہا فرمایا بدخلقی اوسکے ساتہہ اپنے اہل کی اس سے معلوم ہوا کہ بی بی سے بدخلقی کرنا موجب عذاب
قبر ہے **ف** اصل کتاب مین معاذ بن جبل ہے مگر یہ ٹہیک نہین ہے شاید سعد بن معاذ ہون یا اور کوئی
صحابی واللہ اعلم کیونکہ تقریب مین لکہا ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بعد وفات حضور پرنور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے سنہ ۱۸ ہجری مین انتقال ہوا تو پہر حضور کا اونکی قبر پر تشریف لانا کیونکر ہو سکتا ہے
مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر بقیع پر ہوا آپ نے ایک قبر کو دیکہا فرمایا لبیک یعنی
مین حاضر ہون اللہ نے مجہسے وعدہ کیا ہے یعنی شفاعت کا پہر جب قریب ہوئے تو اللہ کے لئے
سجدہ کیا اور روئے پہر اپنا سر اوٹہایا اور خوش ہوئے کسی نے اسکا سبب پوچہا تو فرمایا کہ وہ عذاب
کیا جاتا تہا جبکہ اوسنے مجہے دیکہا تو پکارا اے محمد شفیع امت کے تو مینے لبیک کہا اوسنے کہا میرے
اوپر نار ہے اور میرے نیچے نار اور میرے بائین طرف نار ہے یا رسول اللہ آپ میری فریاد رسی فرمائین
سو اللہ نے میری شفاعت اوسکے لئے قبول فرمائی پس مین خوش ہوا عرض کیا گیا یا رسول اللہ اس
بندے نے کیا کیا تہا فرمایا اسکی زبان فحاش تہی یعنے زبان سے بہت فحش بکتا تہا ہم کیڑے مکوڑے
آپنے فرمایا ہے کہ قبر کیڑون کا گہر ہے ایک گڑہا ہے آگ کے گڑہون سے فرمایا اگر ایک کیڑا قبر کے کیڑون وہان
سے اپنا ڈنک مارے کسی پہاڑ پر مثل بوقبیس کے تو وہ راکہہ ہو جاوے پس خرابی ہے اوسکی بچہوؤن
اور سانپون سے **حکایت** مروی ہے کہ ایک عورت مالدارون کی بیٹیون سے بغداد مین مرگئی اوسکے
غسل کے لئے پردہ اوٹہایا ناگاہ ایک سانپ بمقدار اوس کے جسم اور اوسکے طول کے اپنا مونہہ اوسکے
مونہہ پر رکہے ہوئے ہمراہ اوسکے سوتا تہا لوگ اس امر مین متحیر ہوئے اوسکے باپ نے کہا اے سانپ ہم
بیشک جانتے ہین کہ تو اللہ کے حکم سے آیا ہے لیکن ہمکو ضرور ہے کہ ہم سنت قائم کرین سو تو ہماری
لڑکی سے گہڑی بہر الگ ہو جا یہانتک کہ ہم اوسکو نہلا دین پہر تو کر جیسا کہ تجہے حکم ہے پہر وہ گہر کے کونے
کی طرف چلا گیا اوسکی طرف دیکہتا رہا جب ہم غسل سے فارغ ہو چکے تو وہ آیا اور اوسکے ساتہہ کفن مین لپٹ
سو گیا اور وہ اوسکے ساتہہ دفن کر دیا گیا نہلانے والے نے اوسکے باپ سے پوچہا کہ تیری بیٹی نے

کیا کیا تہا جس سے وہ قبر مین اس بلا کے ساتہہ مبتلا ہوئی اوسنے کہا مجہے نہین معلوم مگر ہان اتنی بات ہے کہ وہ نماز کو وقت سے تاخیر کرتی تہی ہم میت کا مثل سور کے ہو جانا اعاذنا اللہ منہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص اپنا سر رکوع و سجود مین امام سے پہلے اوٹہاتا ہے اوسکا سونہہ مثل خنزیر کے کردیا جاتا ہے **ف** اصل مین یون ہی ہے مگر حدیث کی کتابون مین ذکر گدہے کا آیا ہے یعنی جو شخص امام سے پہلے رکوع سجدے مین سر اوٹہاتا ہے خوف ہے کہ اوسکا سر گدہے کا سر کردیا جاوے واللہ اعلم یہ روایت کہان کی ہے نہ راوی معلوم نہ کتاب کا نشان **۵ حکایت** منقول ہے کہ ایک جوان آدمی غمگین عبدالملک بن مروان کے پاس آیا عبدالملک نے اسکا سبب پوچہا اوسنے کہا بسبب گناہ کے عبدالملک نے کہا کیا تیرا گناہ زیادہ بڑا ہے یا آسمان و زمین اوسنے کہا بلکہ میرا گناہ اعظم ہے پہر عبدالملک نے کہا کیا تیرا گناہ اعظم ہے یا عرش اوسنے کہا میرا گناہ عبدالملک نے کہا کیا تیرا گناہ اعظم ہے یا اللہ کی رحمت جوان نے سکوت کیا پہر عبدالملک نے کہا تیرا گناہ کیا ہے اوسنے کہا مین کفن چور تہا پس پانچ آدمیون نے جو کہ قبرون مین تہے اونہون نے مجہے توبہ پر مستعد کیا مینے ایک قبر کو کہودا اوسمین ایک آدمی کو دیکہا کہ اوسکا سونہہ قبلہ کی طرف سے پہیر دیا گیا تہا اور اوسپر عذاب کیا جاتا تہا مین ڈر گیا اور لوٹا ایک ہاتف نے آواز دی کہ تو اس سے کیون نہین پوچہتا کہ وہ کس سبب سے مبتلا ہوا مینے کہا مین نہین پوچہہ سکتا اوسنے کہا کہ یہ نماز کے ساتہہ استخفاف کرتا تہا سو اس سے ایمان سلب کیا گیا اعاذنا اللہ منہ اس سے معلوم ہوا کہ نماز کو ہلکا سمجہنا موجب ہے سلب ایمان کا وقت موت کے نماز کا استخفاف یہی ہے کہ اول وقت مین نہ پڑہے جب وقت جانے لگے تو مرغے کی طرح ٹکرین لگالے پورا پورا رکوع و سجود ادا نہ کرے نماز کو جیا عت سے نہ پڑہے نہ اوسکا اہتمام کرے ایک قبر کو مینے کہودا میت کو دیکہا کہ وہ سور ہوگیا تہا اور طوق و بیڑیون سے جکڑ بند تہا مین ڈر گیا اور لوٹا ہاتف نے آواز دی کہ تو کیون نہین پوچہتا کہ کس سبب سے مبتلا ہوا مینے کہا مجہے قدرت سوال کی نہین ہے اوسنے کہا کہ یہ شراب پیتا تہا جس چیز کو اللہ نے حرام کیا تہا اسنے اوسکو حرام نہ سمجہا اس سے معلوم ہوا کہ شارب خمر اگر بدون توبہ کے مرجاویگا تو وہ قبر مین معذب ہوگا اور

اوسکا مونہہ سُوئر کا ہوجاویگا پھر میں نے ایک قبر کو کھودا میت کو دیکھا کہ وہ آگ کی کھونٹوں سے بندھا ہوا تھا اور اوسکی
زبان گُدّی کی طرف نکلی ہوئی تھی اور عذاب کیا جاتا تھا میں ڈر گیا اور لوٹا ہاتف نے آواز دی کہ تو میت کا حال اوس سے
کیوں نہیں پوچھتا میں نے کہا مجھے سوال کی قدرت نہیں ہے اوسنے کہا یہ ساعی تھا لوگوں کے مالوں کے
ساتھہ سعی کرتا تھا میں نے ایک قبر کو کھودا میت کو دیکھا کہ اوسمیں آگ مشتعل تھی اور وہ جل رہا تھا فرشتے
اوسکو مارتے تھے اور وہ چیختا تھا میں ڈر گیا اور لوٹا ہاتف نے آواز دی کہ تو میت کا حال اوس سے کیوں
نہیں پوچھتا کہ وہ کس سبب سے مبتلا ہوا میں نے کہا مجھے قدرت سوال کی نہیں ہے اوسنے کہا یہ تھا اللہ کی جھوٹی قسم
کھایا کرتا تھا اس سے معلوم ہوا کہ جھوٹی قسم موجب ہے عذاب قبر کی پھر میں نے ایک قبر کو کھودا میت کو دیکھا
کہ فرشتے اوسکو آگ کے ستون سے مارتے ہیں اور وہ بآواز بلند چلاتا ہے میں ڈرا اور لوٹا ہاتف نے
آواز دی کہ تو میت کے حال سے کیوں نہیں پوچھتا کہ وہ کس سبب سے مبتلا ہوا میں نے کہا مجھے اوس سے
سوال کرنے کی طاقت نہیں ہے اوسنے کہا یہ کپڑا اپنا ٹخنوں کے نیچے لٹکایا کرتا تھا حالانکہ حضرت رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا تھا یہ اوس سے باز نہ رہا اس سے معلوم ہوا کہ نرد شطرنج وغیرہ کھیلنا جیسا
اثم اور عذاب قبر کا باعث ہے نعوذ باللہ من عذاب القبر والاھوال انتہٰی غرضکہ قبر کا عذاب
معاصی دل آنکھہ کان زبان مونہہ پیٹ شرمگاہ ہاتھہ پاؤں اور سارے بدن سے ہوتا ہے اور جو
نیک کام انہیں اعضا سے صادر ہوتے ہیں اونپر اجر و ثواب ملتا ہے قبر و برزخ میں ہر طرح کی راحت
نصیب ہوتی ہے اگر اچھے کام ہیں تو یہی قبر ایک چمن ہو جاتی ہے بہشت کے چمنوں سے اور جو برے
کرتوت ہیں تو پھر ایک گڑھا ہے جہنم کے گڑھوں سے اللھم انا نعوذ بک من شرور انفسنا
ومن سیئات اعمالنا ونعوذ بک من عذاب البرزخ وفتنة القبر وفتنة المحیا
والممات وفتنة المسیح الدجال ونسألک ان توفقنا لصالح الاعمال وتعیننا
علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک فی البکور والآصال وصلی اللہ علی سیدنا
ومولانا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین آمین ثم آمین یا رب العالمین یا ارحم الراحمین

وصل

ایک رسالہ مختصر دو جزو کا امام ابو اسحٰق یحییٰ بن حسین بن امیر المؤمنین منصور باللہ قاسم بن محمد یمنی رحمہ اللہ نے بیان مین عذاب قبر کے تالیف کیا اور الزواجر فیما جری من عذاب المقابر اوسکا نام رکھا باعث تالیف دو امر ذکر کئے ایک یہ کہ ہنے باب یمن صنعا مین کے قبرستان سے ایک معذب کو سنا کہ وہ قریب سال بہر کے اپنی قبر مین عذاب کیا جاتا تہا اوسکی آواز اور آہ و نالہ اول رات سے آخر تک موقوف نہین ہوتا تہا دوسرا امر یہ ہے کہ اکثر لوگون مین وعظ اثر نہین کرتا ہے علما نے ذکر کیا ہے اللہ تعالی مسلمانون مین سے بعض اہل معاصی کا عذاب ظاہر کر دیتا ہے اور کافر کا عذاب ظاہر نہین کرتا تا کہ عصاۃ مین سے جسکو اللہ تعالی چاہے زجر و تخویف کا فائدہ حاصل ہو جاوے پہر شرح الصدور سے احادیث و حکایات ذکر کئے ہین بعض حکایتین جدید اوسمین سے ذکر کیجاتی ہین جنکا ذکر اس کتاب مین نہین ہوا **حکایت** صاحب رسالہ کہتے ہین مجہے ایک جماعت ثقہ نے خبر دی کہ ایک گورکن نے شہر صنعا مین اتفاقاً ایک قبر کہودی اوسمین کوئی چیز بہول گیا اور مردہ اوسمین دفن ہو چکا تہا وہ لوٹ آیا اور قبر کو کہودا جب مردے کو کہولا تو اوسمین ایک ہولناک چیز دیکہی وہ یہ تہی کہ اوس میت پر ایک بڑا سانپ تہا اوسنے میت کو گہیر لیا تہا یہ اوس سے ڈر گیا اور اوسپر غشی طاری ہوئی اور اوسکی عقل بگڑ گئی وہ ابتک بقیہ حیات ہے قبرین کہودنا اوسنے چہوڑ دیا ہے اور عقل اوسکی جاتی رہی ہے **حکایت** مجہے ایک جماعت ثقہ نے خبر دی کہ سید ہادی بن حسن ہجری ہجرہ والون مین سے تہے اونکو یہ اتفاق ہوا کہ وہ راہ مین جا رہے تہے کہ ایک کہوپڑی دیکہی اور اوسمین لجام تہی انہون نے اوسکو لیا اور دفن کر دیا زمین نے اوسکو اپنے پیٹ سے پہینکدیا انکو اوسکے حال و شان سے تعجب ہوا یہ اوسمین فکر کرتے رہے پہر اوس سے ایک آواز ظاہر ہوئی سید بیہوش ہو گئے پہر اونکو ہوش آیا **حکایت** امام مہدی رحمہ اللہ نے اپنے غایات مین نقل کیا ہے کہ ایک کہوپڑی پائی گئی اوسمین ایک سوئی تہی وہ اوس سے کہینچی گئی پہر وہ اوسمین لوٹ گئی **حکایت** ٢٥ رمضان سنہ ٦٤٢ ہجری مین بنو منبہ اور بنو معین دونون ملے یعنی انمین لڑائی ہوئی قبیلہ بنی معین مین سے ایک شخص کو تیر لگا اوسکا نام مسعود بن علی تہا

اوسکو اوٹھا لائے وہ راہ مین مرگیا پھر اوسکو اوسکے گھر مین ایک بڑی کہاٹ پر چھوڑ دیا کہاٹ کا عرض
چار گز کا تھا جس وقت میت کے گھر والے بہت ہو گئے تو بعد تعزیت کے گھر کی چھتون پر چڑہ گئے ناگاہ
میت کا بھائی کہتا ہے جلد آؤ تاکہ اس حالت کو دیکھو جسکی طرف میت ہو گیا ہے عورت و مرد سب آ گئے
اوسپر کھڑے ہوئے ناگاہ اوسکا جسم کہاٹ سے بھی زیادہ تر چوڑا ہو گیا اسی طرح اوسکی لنبان بھی گڑھی
اور اوسکا جوف بلند ہو گیا یہانتک کہ مثل ایک ٹکڑے پہاڑ کے ہو گیا اور اوسکے سارے اعضا ٹیڑہے
یہانتک کہ مثل ستونون کے ہو گئے اور اوسکی ہر اونگلی ایسی ہو گئی جیسے بڑے سے بڑا پہونچا آدمی
کے پہونچون سے ہوتا ہے اور سر اوسکا مثل پتھر کے اور کان جیسے گدہے کے کان اور دانت جیسے
لوہے کے ٹکڑے ہو گئے اور زبان اوسکے سینے پر اوتر آئی یہانتک کہ قریب تھا کہ اوسکی ناف تک
پہونچ جاوے اور لوگ اوسکے نزدیک تہے اور مونہہ اوسکا کالا ہو گیا لوگ اوسکو دیکہہ رہے تہے اور
اوسکے حال مین فکر کر رہے تہے کہ اوسنے ایک ایسی چیخ ماری جس سے زمین کانپ اوٹھی اونہون نے اوسکے
جسم کا حطحطہ سنا پھر اوسکا جسم آبلہ دار ہو گیا اور آبلے مثل لوہے کی خودونکے ظاہر ہو گئے جب گھڑی پھر رات گزر چکی
تو اپنے چیخنے سے چپ رہا اور میت کی بوجہہ کے مارے سر پیر لوٹ گیا جب صبح ہوئی تو ایک بڑا گڑہا کہودا
اور ساٹہہ آدمی جمع ہوئے اونکو اوسکے اوٹہانے پر قدرت نہوئی پھر اونہون نے گھر توڑا دروازہ توڑنے کے بعد اوسکے لکڑیون
سے اوسے نکالا جیسے بڑے پتھرون کو نکالتے ہین لکڑیون سے اوسکو لوٹتے پوٹتے رہے یہانتک کہ اوسکو گڑہے
تک پہونچایا اسکے بعد اور بہت کچھہ لکہا ہے عذاب قبور مین یہ زیادہ تر عظیم ماجرا ہے اس قصہ کا نام موعظہ مفجعہ ہے کو
قاضی عبد اللہ بن زید عنسی نے فقیہ محمد بن سلیمان نہمی سے روایت کیا ہے جو کہ اس قصے کے مشاہدہ کرنیوالے
تہے یہ قصہ معروف مشہور و مستفیض ہے فقیہ مذکور کہتے ہین کہ یہ قصہ بلد شعبان مین بلاد از بلاد خولان غربی صعدہ
سے واقع ہوا حدیث صحیح مین نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے وارد ہوا ہے کہ جسوقت دو مسلمان اپنی دو تلوارون
کے ساتہہ ملتے ہین پھر ایک اونکا اپنے صاحب کو قتل کرتا ہے تو قاتل و مقتول نار مین ہین عرض کیا یا رسول اللہ
یہ تو قاتل ہے پھر مقتول کا کیا حال ہے فرمایا اوسنے اپنے صاحب کے قتل کا ارادہ کیا انتہا وکاسیت اسی طرح
ایک قصہ مشہور عبد اللہ بن مصعب بن زبیر کا ہے یحییٰ بن عبد اللہ نے ہارون رشید سے کہا کہ عبد اللہ کا ایک قصیدہ ہے

اوسکو پڑھا عبداللہ نے اوسکا انکار کیا جسوقت وہ قصیدہ پورا کیا تو ہارون کا چہرہ متغیر ہوا عبداللہ نے قسم
کھائی کہ وہ شعر اوسکے نہیں ہیں یحیی بن عبداللہ نے کہا یا امیر المومنین واللہ یہ شعر سوا اسکے اور کسی کے
نہیں ہیں مینے اس سے پہلے کبھی جھوٹی سچی قسم اللہ کی نہیں کھائی ہے تم مجھے چھوڑو میں اس سے ایسی
قسم لونگا کہ جو کوئی اوسکو جھوٹی کھائیگا تو جلد اوسکو عقاب ہوگا ہارون نے کہا اوس سے قسم لے یحیی نے
ایک سخت مغلظ قسم لی عبداللہ نے انکار کیا ہارون خفا ہوا اور فضل بن ربیع سے کہا کہ اگر یہ سچا ہے تو اسے
کیا ہوا ہے کہ قسم نہیں کھاتا ہے یہ میری چادر جو تجھپر ہے اور یہ میرے کپڑے اگر کوئی مجھسے قسم لے کہ وہ تیرے
ہیں تو میں ضرور قسم کھالوں فضل نے عبداللہ کو لات ماری اور چلایا کہ قسم کھا تیری خرابی ہو پھر عبداللہ نے قسم کھائی
اور چہرہ اوسکا متغیر تھا اور وہ کانپتا تھا یحیی نے عبداللہ کے دونوں شانوں کے درمیان میں مارا پھر کہا ای
ابن مصعب اللہ تو نے اپنی عمر کو کاٹ ڈالا واللہ تو پھر کبھی اسکے بعد فلاح نہ پائیگا عبداللہ اپنی جگہہ سے نہ ٹلا تھا کہ اوسکو
جذام ہو گیا ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تیسرے دن مر گیا فضل بن ربیع اوسکے جنازے پر حاضر ہوا جب لوگ اوسکو
قبر پر لائے اور لحد میں رکھا اور اوسپر اینٹیں رکھی گئیں تو قبر دہس گئی وہ نیچے چلا گیا یہانتک کہ لوگونکی آنکھوں سے
غائب ہو گیا قرار قبر کا نظر نہ آیا اور اوس سے ایک غبار عظیم نکلا فضل چلایا مٹی لاؤ مٹی لاؤ پھر ڈالنا شروع کیا
اور وہ نیچے چلے جاتے تھے کانٹوں کے گٹھے منگائے اونکو ڈالا وہ بھی نیچے چلے جاتے تھے اسوقت حکم دیا تو قبر
پر لکڑی کا سقف بنا دیا گیا اور اوسکو درست کر دیا اور منکسر الخاطر لوٹ آیا **حکایت** علامہ ابن حجر ہیتمی مکی
صاحب زواجر عن اقتراف الکبائر رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ میں کمسن تھا اپنے والد مرحوم کی قبر کی خبرگیری قرأت
کے لیے کرتا تھا ایک دن بعد نماز صبح کے تاریکی میں نکلا مہینا رمضان کا تھا میں گمان کرتا ہوں کہ عشرہ اخیرہ
بلکہ شب قدر تھی جب میں قبر پر بیٹھا اور کچھ قرآن پڑھا اور قبرستان میں سوا میرے اور کوئی نہ تھا تو ناگاہ
مینے ایک تاوہ عظیم یعنی آہ آہ کرنا اور انین آہ آہ آہ سنا ایسی آواز سے کہ اوسنے مجھے ہلا دیا یہ آواز ایک قبر سے
آتی تھی کہ وہ چونہ و گچ سے بنی ہوئی تھی نہایت سفید تھی مینے قرأت کو قطع کر دیا اور کان لگایا تو اوس آواز
کو قبر کے اندر سے سنا اور یہ معذب آدمی ایسا تاوہ عظیم کرتا تھا جس سے سننے والے کا دل بیقرار ہو جائے
میں گھبرا جائے مینے تھوڑی دیر اوسکی طرف کان لگایا جب روشنی ہوئی تو اوسکی آہٹ مجھسے مخفی ہو گئی اتنے

ایک آدمی کا گزر ہوا ہمنے اوس سے کہا یہ کسکی قبر ہے کہا یہ فلان کی قبر ہے ہمنے اوسکو کم سنی مین پایا تہا وہ بغایت
مسجد اور نماز دن کا ملازم تہا اونکی اوقات مین اور بات چیت کرنیسے ساکت رہتا تہا اور ان سب باتون کا ہمنے خود
اوس سے مشاہدہ کیا تہا کہتے ہین کہ یہ بات مجہپر بہت گران گزری کیونکہ ظاہر مین جن احوال خیر کے ساتہہ وہ متلبس تہا
مین اونکو جانتا ہون ہمنے اوسکا سبب پوچہا اور جن لوگون کو اوسکی حقیقت احوال پر اطلاع تہی اونسے خوب دریافت
کیا تو اونہون نے مجہے خبر دی کہ وہ سود کہاتا تہا اور وہ تاجر تہا اوسکا نفس خبیث اس سے راضی نہوا کہ وہ
حلال کہاوے یہانتک کہ اوسے موت آئی بلکہ اوسکو شیطان نے معاملہ بالربا کی صحت کی زینت دی تاکہ اوسکا
مال کم نہو جسوقت ہمنے یہ حکایت شہر والون سے بیان کی تو اونہون نے مجہسے کہا کہ اس سے بہی زیادہ عجیب تر
عبدالباسط رسول قاضی فلان سے ہے اس آدمی کو ہم بہی پہچانتا تہا یہ شخص ابتدای امر مین قاضیون کا رسول
تہا پہر صاحب ثروت ہوگیا ہمنے کہا اوسکا کیا حال ہے کہا جبکہ اوسکی قبر کے پہلو مین کہودا گیا تاکہ اوسمین اور
میت کو رکھین تو ہمنے اوسکی قبر مین ایک زنجیر دیکہی اور اوس زنجیر مین ایک بڑا سانپ اوسکے ساتہہ بندہا ہوا تہا
ہم بہت ڈرے اور جلدی سے زمین پر مٹی ڈالدی **حکایت** ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہین ہمنے ایک اور آدمی کو
دیکہا جبکہ ہمنے اوسکی قبر کہودی اوس سے سوا ایک کہوپڑی کے اور کچہہ باقی نہین رہا تہا ناگاہ اوسمین بڑی بڑی
مینخین جوڑے سر کی ٹہکی ہوئی تہین گویا وہ ایک بڑا دروازہ ہے **حکایت** یہ بہی کہا ہے کہ ہمنے فلان شخص
کی قبر کہودی تو اوسکی قبر سے ایک بڑا سانپ نکلا ہمنے اوسے دیکہا کہ وہ اوسکی گردن مین کونڈلی مارے ہوئے تہا
ہمنے اوسکا دفع کرنا چاہا تو اوسنے ہمپر ایک پہنکار ماری یہانتک کہ قریب تہا کہ ہم سب کو ہلاک کردے نعوذ
باللہ من عذاب القبر **حکایت** ابن جوزی رحمہ اللہ نے مختصر دہش مین کہا ہے مروی ہے کہ عیسی
علیہ السلام ایک گروہ مین اپنے اصحاب سے ایک کہوپڑی ہولناک کہوکلی پر گزرے اونکے اصحاب نے اونسے
کہا یا روح اللہ اگر آپ اللہ سبحانہ سے دعا کرین کہ وہ ہمارے لئے اس کہوپڑی کو نطق دے تاکہ وہ ہمکو اون عجائب
کی خبر دے جو اوسنے دیکہے ہین تو البتہ اللہ تعالی سے ہم امید رکہتے ہین کہ اس سے ہمکو نفع ہو عیسی علیہ السلام
نے دو رکعت نماز پڑہی اور اللہ تعالی سے دعا کی اللہ تعالی نے اوسکو نطق دیا کہا اے روح اللہ پوچہو جو
چاہو اللہ عز وجل نے مجہے حکم دیا ہے کہ مین تمکو جواب دون عیسی علیہ السلام نے اوس سے کہا تو اس دنیا مین

کون تہا کہا ای روح اللہ مین اس زمین کا بادشاہ تہا اور ہزار برس اسمین زندہ رہا ہزار بچے جنے ہزار شہر فتح کئے ہزار لشکرون کو ہزیمت دی اور ہزار سرکش بادشاہون کو قتل کیا پہر بعد اسکے موت ہوئی اور مقرر مینے اس دہر کو فتح کیا اور اوسکو آزمایا سو مینے دنیا مین کوئی چیز ہوس سے زیادہ تر نافع نہین دیکہی اور نہین دیکہی ہلاکت لوگون کی مگر حرص وطمع مین اور نہین پائی مینے عزت مگر رضا مین ساتہہ اوس چیز کے جو کہ اللہ عزوجل نے قسمت کی ہے

لاترقدن لعينك السهر	وانظر الی ماتصنع العبر
وانظر الی عين مصرعه	مادام يمكن طرفك النظر
فاذا جيمت ولم تجد احلا	فسل الزمان فعنده الخبر

حکایت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ حواری عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے عرض کیا یا روح اللہ و کلمۃ اللہ آپ ہمکو ہمارے دادا سام بن نوح کو دکہادو تاکہ اللہ اس سے ہمارے یقین کو زیادہ کرے عیسیٰ علیہ السّلام سام بن نوح علیہ السّلام کی قبر پر اونکو لیگئے کہا زندہ ہوجا اللہ کے اذن سے ای سام بن نوح وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کہڑے ہوگئے مثل کہجور کے عیسیٰ علیہ السّلام نے اونسے کہا ای سام تم کسقدر زندہ رہے کہا مین چار ہزار برس زندہ رہا دو ہزار برس بناکی اور دو ہزار برس آبادی کی عیسیٰ علیہ السّلام نے کہا تو دنیا آپکے نزدیک کسطرح تہی سام نے اونسے کہا جیسے ایک گہر ہے کہ اوسکے دو دروازے ہین اس سے داخل ہوا اور اس سے نکل گیا حکایت ابو تحفہ نے اپنی تاریخ مین ترجمہ بکر بن عمر بن یحییٰ سجاد کے نزدیک کہا ہے منقول ہے کہ ایک شخص فقیہ کی کہیتی کی حفاظت کیا کرتا تہا اور ہمیشہ اپنے سر کو کپڑے کے پارچون سے لپیٹا کرتا تہا فقیہ ایک دن کہیتی کی طرف نکلے اوس شخص کو سوتا پایا عمامہ اوسکے سر سے اوتر گیا تہا اور ناگاہ سر اوسکا ایک ہڈی تہا اوسپر جلد نہ تہی فقیہ نے اوسکے سر کی ہڈی کہلنے سے تعجب کیا پہر اوسکو جگایا وہ ڈرتا ہوا اوٹہہ بیٹہا اوسنے اون چیتہڑون سے اپنے سر کو چہپا لیا فقیہ نے اوس سے کہا کچہہ ڈر نہین ہے اور حال کو اوسپر سہل کیا اور اوس سے اسکا سبب پوچہا کہا مین اولاد زبید سے تہا جو کہ اپنی جانون پر اسراف کرتے ہین یعنے معاصی مین گرفتار رہین اور مین قبرون کو اوکہاڑا کرتا مردون کا کفن بیچا کرتا تہا کسی تاجر کی بیٹی مرگئی مینے سنا کہ وہ نفیس کفن مین کفنائی گئی ہے مینے رات کو اوسکی قبر کہودی جسوقت مینے لحد کو کہولا ناگاہ ایک ہاتہہ اوس سے نکلا اوسنے میرے سر کا

چھٹکارا دلادیا جسکو کہ تو نے دیکھا اوس عورت نے کہا ای قلیل التوفیق کیا تو اللہ سے نہیں ڈرتا اور اپنے فعل سے باز نہیں رہتا ہے نے جواب دیا کہ مین اللہ کی طرف توبہ کرنیوالا ہون اوسنے کہا اگر تیری توبہ سچی ہوئی تو تجھے کوئی شئی ضرر نہ دیگی تو چلا جا اور اللہ تعالی کی طرف توبہ کر مین اپنے گہر چلا آیا اور اپنے حال کو گہر والون وغیرہم سے چہپایا اللہ تعالی نے مجھپر عافیت کے ساتھہ احسان فرمایا پھر مین زبیدہ سے نکل آیا انتہی +

باب ۳۵ بیان مین اون اعمال کی جو کہ عذاب قبر سے نجات دیتے ہین

ا شہادت

مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا ہے شہید کے لئے اللہ کے نزدیک تین خصال ہین مغفرت کیجاتی ہے واسطے اوسکے اول دفعہ مین اوسکے خون سے اور دیکھتا ہے اپنا ٹہکانا جنت سے اور پناہ دیا جاتا ہے عذاب قبر سے اور امن مین ہوتا ہے فزع اکبر سے اور رکھا جاتا ہے اوسکے سر پر تاج وقار کا اور یاقوت اوس سے خیر ہے دنیا و مافیہا سے اور بیاہ کیا جاتا ہے ۷۲ بہتر بیبیون حور عین سے اور شفاعت قبول کیا جاتا ہے ستر آدمیون مین اوسکے اقارب سے اخرجہ الترمذی وابن ماجہ

۲ شکم کی بیماری سے مرنا

سلیمان بن صرد و خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کو کہ اوسکے پیٹ نے قتل کیا وہ اپنی قبر مین معذب نہوگا اخرجہ الترمذی وحسنہ وابن حبان والبیہقی

۳ طول سجود

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونکو بعض اہل کتاب نے خبر دی کہ عیسی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ طول قنوت امان ہے پل صراط پر اور طول سجود امان ہے عذاب قبر سے اخرجہ ابو نعیم +

۴ سورہ تبارک الذی پڑہنا

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اونہون نے ایک آدمی سے کہا کیا مین تجھے ایک حدیث کا تحفہ دون کہ تو اوس سے خوش ہو اوسنے کہا ہان فرمایا تو تبارک الذی بیدہ الملک کو پڑہ اور اپنے گہر والون کو اور ساری اولاد کو اور گہر کے اور پڑوسیون کے بچون کو سکہا اسلئے کہ وہ نجات دینے والی اور جدال کرنیوالی ہے مجادلہ یا منعہ

کریگی دن قیامت کے نزدیک اپنے رب کے واسطے پڑہنے والے کے اور چاہے گی اوسکے لئے کہ اوسکو نجات
دے اور اوسکے سبب سے صاحب اوسکا نجات پائیگا عذاب قبر سے اخرجه عبد فی مسنده ۲
ابن مسعود رضی الله عنه فرماتے ہین کہ سورۂ ملک مانعہ ہے عذاب قبر سے منع کرتی ہے لایا جاتا ہے
صاحب اوسکا قبر مین سر کی طرف سے یعنی ملک عذاب آتا ہے تو اوسکا سر کہتا ہے تیرے لئے مجھپر رستہ نہین
ہے اوسنے تو مجھ مین سورۂ ملک کو یاد رکہا ہے پہر دونون پاؤن کی طرف سے آتا ہے تو اوسکے پاؤن
کہتے ہین تیرے لئے مجھپر راہ نہین ہے وہ تو مجھپر کہڑا رہتا تہا ساتھ سورۂ ملک کے اخرجه خلف
بن هشام فی فضائل القرآن والحاکم وصححه والبیهقی ۳ ابن مسعود رضی الله عنه فرماتے ہین
جس کسی نے تبارك الذی بیده الملك کو ہر رات پڑہا تو الله اوسکو بسبب اوسکے عذاب قبر سے منع کریگا اور ہم
زمانۂ رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم مین اوسکا نام مانعہ رکہتے تہے اخرجه النسائی ۴ انس
رضی الله عنه کہتے ہین کہ رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک شخص مرگیا اور اوسکے ساتہہ
کتاب الله سے سوای تبارک کے اور کچھہ نہ تہا جب وہ اپنے حفرہ یعنی قبر مین رکہا گیا تو اوسکے پاس فرشتہ
آیا سورۂ ملک اوسکے روبرو کہڑی ہوگئی فرشتے نے اوس سے کہا کہ تو الله کی کتاب سے ہے اور مین تیری
ناخوشی کو برا جانتا ہون اور مین مالک نہین ہون تیرے لئے نہ اوسکے لئے نہ اپنی جان کے نفع وضرر
کا اگر یہ اوسکے ساتہہ تیرا ارادہ ہے تو تو رب کی طرف جا اوسکے واسطے شفاعت کر پس کہیگی یا رب
فلان نے تیری کتاب کے درمیان سے میرا قصد کیا مجھے سیکہا سو کیا تو اوسکو آگ سے جلانیوالا ہے اور اوسے
عذاب کرنیوالا حال آنکہ مین اوسکے پیٹ مین ہون سو اگر تو اوسکے ساتہہ یہ کرنیوالا ہے تو مجھے اپنی کتاب سے
محو کر دے رب فرماتا ہے کیا مین تجھے نہین دیکہتا ہون کہ تو خفا ہوگئی وہ کہتی ہے مجھے لائق ہے کہ مین خفا ہون
رب فرماتا ہے تو جا مینے اوسے تجھکو بخشا اور تیری شفاعت اوسکے حق مین قبول کی وہ آتی ہے فرشتے
کو جہڑکتی ہے وہ بدحال ناکام نکلجاتا ہے پہر آتی ہے اپنا مونہہ اوسکے مونہہ پر رکہتی ہے اور کہتی ہے
مرحبا ہے اوس مونہہ کو کہ بہت بار اوسنے مجھے پڑہا مرحبا ہے اس سینے کو کہ اسنے مجھے بہت بار یاد رکہا
مرحبا ہے ان دونون پاؤن کو کہ بہت بار میرے ساتہہ کہڑے رہے قبر مین اوسکو انس دیتی ہے واسطے

خوف وحشت کے اوسپر انس کہتے ہین جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث بیان فرمائی تو چھوٹا بڑا آزاد غلام کوئی باقی نہین رہا مگر اوسنے سورۂ ملک کو سیکہہ لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکا نام منجیہ رکہا ہے اخرجہ ابن عساکر بسند ضعیف ۵ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ میت جس وقت مرتا ہے تو اوسکے گرداگرد کہی آگین جلائی جاتی ہین ہر آگ اپنے پاس والی چیز کو کہاتی ہے اگر کوئی ایسا عمل اوسکے لئے نہین ہے جو کہ اوسکے اور آگ کے درمیان مین حائل ہو اور ایک آدمی مرگیا سوای سورۂ تبارک کے اور کچہہ قرآن سے نہین پڑہتا تہا پس آگ اوسکے سر کی طرف سے آئی سورت نے کہا کہ وہ تو مجہے پڑہتا تہا پہر وہ اوسکے دونون پاؤنکی طرف سے آئی تو سورت نے کہا کہ وہ تو میرے ساتہہ کہڑا ہوتا تہا پہر وہ اوسکے پیٹ کی طرف سے آئے تو سورت نے کہا کہ اوسنے تو مجہے یاد کیا الغرض سورت نے اوسکو نجات دی

اخرجہ ابو عبید فی فضائلہ

۵ سورۂ الم تنزیل سجدہ

۱ خالد بن معدان رضی اللہ عنہ کہتے ہین مجہے پہونچا ہے کہ الم تنزیل اپنے صاحب کی طرف سے قبر مین جہگڑتی ہے کہتی ہے الٰہی اگر مین تیری کتاب ہون تو میری شفاعت اوسکے حق مین قبول کر اور اگر مین تیری کتاب سے نہین ہون تو تو مجہے اوس سے محو کر دے اور وہ مثل پرندے کے ہوتی ہے اپنے دونون بازو اوسپر رکہتی ہے اوسکے لئے شفاعت کرتی ہے عذاب قبر سے اوسے منع کرتی ہے اور تبارک مین بہی مثل اسکے ہے خالد رات کو نہین سوتے یہانتک کہ اسکو پڑہ لیتے اخرجہ الدارمی فی مسندہ ۲ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین سوتے یہانتک کہ تنزیل سجدہ اور تبارک کو پڑہ لیتے

اخرجہ الترمذی والدارمی

۶ سورۂ یٰسٓ

امام یافعی رضی اللہ عنہ نے روض الریاحین مین بعض صالحین اہل یمن سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے کسی مردے کو دفن کیا جب لوگ چلے گئے تو قبر مین مارنا اور سخت ٹہونکنا سنا پہر قبر سے ایک کالا کتا نکلا شیخ نے اوس سے کہا تیری خرابی ہو تو کون ہے اوسنے کہا مین میت کا عمل ہون کہا پہر یہ مار تجہہ مین تہی

یاسیت مین کہا بلکہ مجہہ مین تہی ہینے اوسکے پاس سورۂ یٰس اور اوسکے اخوات کو پایا وہ میرے اور اوسکے درمیان مین حائل ہوگئین اور مین مارا گیا اور نکال دیا گیا ❊

۷ صلوٰۃ دفع عذاب قبر

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص بعد مغرب کے دو رکعت شب جمعہ مین پڑہے اور ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ ایکبار اور اذا زلزلت پندرہ بار پڑہے تو اللہ اوسپر سکرات موت کو آسان کرتا ہے اور عذاب قبر سے اوسکو پناہ دیتا ہے اور آسان کرتا ہے واسطے اوسکے گذرنا پل صراط پر دن قیامت کے اخرجہ الاصبہانی فی الترغیب **ف** اسمین پندرہ بار ہے اور ایک اور نسخہ مین پچاس بار ہے واللہ اعلم

۸ موت روز جمعہ یا شب جمعہ

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جمعہ کے دن مرا وہ عذاب قبر سے بچایا گیا اخرجہ ابو یعلی **۲** عکرمہ بن خالد مخزومی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جو شخص روز جمعہ یا شب جمعہ مین مرا وہ مختوم بخاتم ایمان ہوا اور عذاب قبر سے بچایا گیا اخرجہ البیہقی ❊

۹ رمضان شریف مین مرنا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ عذاب قبر کا اوس شخص سے اوٹہا لیا جاتا ہے جو کہ شہر رمضان مین مرتا ہے قال ابن رجب رحمہ اللہ رواہ باسناد ضعیف ❊

حدیث جامع منجیات عذاب قبر

عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمپر نکلے فرمایا مینے آجکی رات عجب دیکہا مینے ایک آدمی کو میری امت سے دیکہا کہ اوسکے پاس ملک الموت آیا تاکہ اوس کی روح قبض کرے پس آیا اوسکا احسان کرنا اپنے والدین کے ساتہہ اوسنے ملک الموت کو اوسکے پاس سے پہیر دیا اور دیکہا ایک آدمی کو میری امت سے کہ اوسپر عذاب قبر کا بسط کیا گیا تہا اوسکے وضو آئے اوسنے عذاب سے اوسکو نجات دی اور ایک آدمی کو دیکہا میری امت سے کہ شیاطین نے اوسکو گہیر لیا تہا ذکر اللہ آیا اوسنے اوسکو اون کے درمیان سے خلاصی بخشی اور دیکہا مینے ایک آدمی کو میری امت سے کہ عذاب کے فرشتون نے اوسکو گہیر لیا تہا اوسکی

نماز آئی اوسنے اونکے ہاتھون سے اوسکو چھوڑا دیا اور ایک آدمی کو دیکھا میری امت سے کہ وہ پیاس کے مارے زبان نکالے ہوئے تھا جس حوض پر جاتا اوس سے روکدیا جاتا اوسکا روزہ آیا اوسنے اوسکو پانی پلایا اور اوسیراب کردیا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے اور انبیا حلقہ حلقہ بیٹھے ہوے ہین جس وقت وہ حلقے کے قریب ہوتا ہے تو اوسے نکال دیتے ہین اوسکا غسل جنابت آیا اوسنے اوسکا ہاتھہ پکڑا اور میرے قریب بٹھا دیا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے کہ آگے اوسکے ظلمت پیچھے ظلمت داہنی ظلمت بائین ظلمت اوسکے اوپر ظلمت اور نیچے ظلمت اور وہ اوسمین متحیر تہا اوسکا حج و عمرہ آیا اور انہون نے اوسے تاریکی سے نکالا اور نور مین داخل کیا اور ایک آدمی کو دیکھا میری امت سے کہ وہ مومنین سے بات کرتا ہے اور وہ اوس سے بات نہین کرتے صلہ رحم آیا اوسنے کہا اے گروہ مومنین کے اوس سے کلام کرو پھر اونہون نے اوس سے باتین کین اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے کہ بچاتا تہا آگ کی لپٹ کو اور اوسکے شرر کو ہاتھہ کے ساتھہ اپنے مونہہ سے آیا پاس اوسکے صدقہ اوسکا وہ پردہ ہوگیا اوسکے مونہہ پر اور سایہ اوس کے سرپر اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے کہ ہر جگہہ سے زبانیہ نے اوسکو پکڑا تو آیا اوسکے پاس امر بمعروف و نہی عن المنکر انہون نے اوسکو انکے ہاتھون سے چھوڑا دیا اور ملائکہ رحمت کے ساتھہ اوسکو داخل کیا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے کہ وہ اپنے گہٹنون کے بل بیٹھا ہے درمیان اوسکے اور درمیان اللہ کے پردہ ہے اوسکے پاس اوسکا حسن خلق آیا اوسکا ہاتھہ پکڑا پھر اوسکو اللہ پر داخل کیا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے کہ جہکایا اوسکو اوسکے نامۂ اعمال نے بائین جانب کو آیا اوسکے پاس اوسکا اللہ ڈرنا اوسنے اوسکے نامۂ اعمال کو لیا پھر اوسکو داہنی جانب مین کردیا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے کہ اوسکی ترازو ہلکی ہوگئی آئے اوسکے پاس افراط اوسکے یعنی چہوٹے بچے جو مر گئے تہے اونہون نے اوسکی ترازو کو بہاری کردیا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے کہ وہ جہنم کے کنارے پر کہڑا ہوا ہے آیا اوسکے پاس ڈرنا اوسکا اللہ سے اسنے اوسکو اس سے نجات دی اور چلدیا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے کہ آگ مین گر پڑا آئے اوسکے پاس آنسو اوسکے جو کہ اللہ کے خوف سے بہائین دیا تھا انہون نے اوسکو آگ سے نکالا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے کہ پل صراط پر کہڑا ہوا ہے

اور کانپتا ہے جیسے کھجور کا پتا کانپتا ہے آیا اوسکے پاس اوسکا حسن ظن ساتھ اللہ کے اوسنے اوسکے کانپنے کو ٹھیرا دیا اور چلدیا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے کہ پل صراط پر کھڑا ہوا ہے کبھی چوتڑون کے بل چلتا ہے اور کبھی گھٹنون کے بل آیا اوسکے پاس درود بھیجنا اوسکا مجھپر اوسنے اوسکا ہاتھ پکڑا پھر اوسے کھڑا کردیا اور پل صراط پر چلا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے کہ جنت کے دروازون کی طرف پہونچا پس اوسکے واسطے دروازے بند کردیے گئے آئی اوسکے پاس گواہی لا الہ الا اللہ کی پس اوس کے لئے دروازون کو کھولدیا اور جنت مین اوسکو داخل کردیا اور دیکھا مینے کئی آدمیون کو کہ اونکے ہونٹھ کترے جاتے ہین مینے کہا یہ کون لوگ ہین کہا چغلخوری کرنیوالے ہین درمیان لوگون کے اور دیکھا مینے کئی آدمیون کو کہ اپنی زبانون سے لٹکے ہوئے ہین مینے کہا یہ کون لوگ ہین ای جبرئیل کہا یہ وہ لوگ ہین کہ تہمت لگاتے ہین مومنین و مومنات کو بغیر اوس چیز کے کہ کیا اخرجہ الطبرانی فی الکبیر والحکیم الترمذی فی نوادر الاصول والاصبہانی فی الترغیب قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ یہ حدیث عظیم ہے اسمین اعمال خاصہ کا ذکر کیا ہے جو کہ اہوال خاصہ سے نجات دیتے ہین ٭

مقامات اہل مقابر

امام یافعی رضی اللہ عنہ نے بعض اولیاء کرام سے روض الریاحین مین نقل کیا ہے کہا مینے اللہ سے سوال کیا کہ مجھے مقامات اہل مقابر کے دکھادے پس ایک رات کو مینے دیکھا کہ قبرین شق ہوگئین ناگاہ بعض اونمین سندس پر اور بعض حریر پر اور بعض دیباج پر اور بعض ریحان پر اور بعض تختون پر سوتے تھے اور بعض روتے اور بعض ہنستے تھے مینے کہا یارب اگر تو چاہتا تو کرامت مین درمیان اونکے برابری کرتا اہل قبور مین سے ایک منادی نے ندا کی کہ یہ منازل اعمال کے ہین سندس والے تو اہل خلق حسن ہین اور حریر و دیباج والے شہدا ہین اور اصحاب ریحان روزہ رکھنے والے ہین اور اصحاب مراتب یعنی تختون والے متحابون فی اللہ ہین یعنی وہ لوگ جو کہ اللہ کے واسطے آپس مین محبت رکھتے تھے اور رونے والے گنہگار ہین اور ہنسنے والے توبہ والے ہین ٭ فصل حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح مین فرمایا ہے کہ جو اسباب عذاب قبر کے مقتضی ہین اون سے بچے جنکا ذکر حدیثون مین آچکا ہے اور زیادہ تر نافع سبب جسکے سبب سے عذاب قبر کے

نجات ملتی ہے یہ ہے کہ جس وقت آدمی سونیکا ارادہ کرے تو چاہئے کہ گھڑی بھر پہلے سونیسے اللہ تعالیٰ کے واسطے بیٹھے اوسمین اپنے نفس سے حساب لے کہ دن بھر مین کیا ٹوٹا ہوا کیا نفع ہوا پھر گناہونکے لئے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان مین توبہ نصوح کی تجدید کرے پھر اس توبہ پر سورہے اور عزم کرے کہ پھر گناہ کی طرف عود نکرونگا اور جب بیدار ہو تو عمل کے لئے استقبال کرتا ہوا بیدار ہوا اور تاخیر اجل کی وجہ سے مسرور ہوتا کہ رب برگزیدہ اور جو اوسے فوت ہوا اوسکا تدارک کرے بندے کے واسطے اس نیند سے زیادہ نافع اور کچھ نہین ہے خصوصاً جبکہ اسکے بعد اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور اون سنتون کا استعمال فرماوے جو کہ سونیکے وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وارد ہوئی ہین یہانتک کہ نیند غلبہ کرے اللہ سبحانہ وتعالیٰ جسکے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے اوسیکو اسکی توفیق عنایت فرماتا ہے ولا قوۃ الا باللہ الٰہی تو مجھ گنہگار بندے کو اور سارے مومنین ومومنات کو اسکی توفیق عطا فرما اور ہمکو دنیا وآخرت کی رسوائی سے بچا اور عذاب قبر وبرزخ سے محفوظ رکھ اور ہمارے گناہونکو بخشدے اور دنیا سے امن وامان وایمان وایقان کے اوٹھا آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین **ف** امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین سات آدمیون کا ذکر کیا ہے کہ اون سے سوال نہین ہوتا اور وہ عذاب قبر سے محفوظ رہتے ہین اور نو عمل عذاب قبر سے نجات دینے والے شرح الصدور مین ذکر فرمائے چنانچہ انکا ذکر بالتفصیل ہوچکا یہان یہ منظور ہے کہ اجمالاً اسباب واعمال منجیہ عذاب قبر کا شمار کردیا جاوے تاکہ گنتی مین آسانی ہو ۱ اللہ تعالیٰ کی راہ مین شہید ہونا ۲ مرابطہ یعنی سرحد اسلام کی حفاظت کرنا ۳ طاعون ووبا مین مرنا ۴ بہت سچ بولنا ۵ قبل بلوغ کے مرجانا ۶ جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات مین وفات پانا ۷ ہر رات سورہ ملک یعنی تبارک الذی پڑھنا ۸ ہر رات سورہ سجدہ کو تلاوت کرنا ۹ ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا ۱۰ وضو ۱۱ ذکر اللہ ۱۲ صدقہ ۱۳ امر بمعروف ونہی عن المنکر ۱۴ اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونا ۱۵ قل ہو اللہ احد مرض موت مین پڑھنا ۱۶ جمعہ کی شب مین مغرب کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا ہر رکعت مین الحمد اور اذا زلزلت پچاس بار پڑھنا ۱۷ ہر روز لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین سو بار پڑھنا ۱۸ شکم کی بیماری سے مرنا ۱۹ طول سجود ۲۰ سورہ یٰس ۲۱ رمضان شریف مین مرنا انکے سوا اور اسباب ہین جو حدیث منجیات مین مذکور ہین حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کتاب الروح مین فرماتے ہین کہ منجیات عذاب قبر مین ایک حدیث آئی ہے اوسمین شفاعۃ

ابو موسی مدینی نے اوسکو روایت کیا ہے اور اپنی کتاب ترغیب و ترہیب مین اوسپر بنا کی ہے اور اوس کتاب کو حدیث مذکور کی شرح ٹھیرایا ہے اور حدیث ابو الفرج بن فضالہ سے اوسکو روایت کیا ہے کہا حدیث کی ہمکو ہلال بن جبلہ نے سعید بن مسیب سے یہ عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت کرتے ہین الخ یعنے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے سنا وہ اس حدیث کی تعظیم کرتے تھے اور کہتے کہ سنت کے اصول اسکے لئے شہادت دیتے ہین اور یہ احسن احادیث سے ہے یہ وہی حدیث ہے جو پہلے گذر چکی ❊

باب ۳۶ بیان مین احوال مردون کی قبور مین

فصل لا الہ الا اللہ والونکو وحشت نہین ہوتی

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے اہل لا الہ الا اللہ پر وحشت وقت موت کے نہ اونکی قبور مین نہ اونکی قبر سے نکلنے مین اخرجہ الطبرانی فی الاوسط و ابن فی الترغیب ۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مجھے جبریل نے خبر دی کہ لا الہ الا اللہ انس ہے واسطے مسلمان کے وقت اوسکی موت کے اور اوسکی قبر مین اور جسوقت اپنی قبر سے نکلیگا اخرجہ ابو القاسم الختلی فی الدیباج ❊❊

رباعی

گر ورد دلت لا الہ الا اللہ ہست	بی باطن پاک کی بہ جنت راہ ست
صراف زر قلب کجا بستاند	ہر چند برو سکۂ نام شاہ ست

انبیاء اپنی قبور مین زندہ ہین

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انبیاء زندہ ہین اپنی قبور مین نماز پڑھتے ہین اخرجہ ابو یعلی و البیہقی و ابن مندہ ۲ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ شب معراج مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر موسی علیہ السلام پر ہوا اور وہ کھڑے ہوئے اپنی قبر مین نماز پڑھتے تھے اخرجہ مسلم قال ابن مندہ رواہ حجاج بن منہال و یونس بن محمد و ابو نصر التمار وحبان وغیرہم عن حماد عن سلیمان التیمی و ثابت عن انس و رواہ سفیان و یحیی

بن سعيد وعمرو بن حبيب وجرير بن عبد الحميد ومعتمر بن سليمان ويزيد بن هارون
وعيسى وغيرهم عن سليمان التيمي ورواه ابو هريرة وعبد الله بن جراد وغيرهما عن
النبي صلى الله عليه وآله وسلم واخرج ابو نعيم في الحلية والامام احمد في الزهد
عن ابن عباس رض عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم مررت بموسى عليه السلام وهو قائم يصلي في قبره

صلوٰة ثابت بنانی رضی اللہ عنہ در قبر

ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونہوں نے دعا کی کہ الٰہی اگر تو نے کسی کو اوسکی قبر میں نماز عطا کی ہے
تو مجھے نماز کو عطا کر میری قبر میں قال ابن سعد في الطبقات وابن ابي شيبة في المصنف والامام
احمد في الزهد معا اخبرنا عفان بن مسلم قال حدثنا حماد بن سلمة عن ثابت ابو نعیم
نے یوسف بن عطیہ سے روایت کیا ہے کہا میں نے ثابت کو کہتے سنا اور حمید طویل سے کہتے تھے کیا تجھکو یہ بات پہونچی
ہے کہ سوای انبیا کے اور کوئی اپنی قبر میں نماز نہیں پڑہتا ہے حمید نے کہا نہیں تو ثابت نے کہا الٰہی اگر تو نے
کسی کو اذن دیا ہو کہ وہ اپنی قبر میں نماز پڑہے تو تو ثابت کو اذن دے کہ وہ اپنی قبر میں نماز پڑہے ہم ابو نعیم نے جبیر
سے روایت کیا ہے کہا قسم ہے اوسکی کہ سوا اوسکے اور کوئی معبود نہیں ہے میں نے ثابت بنانی کو اوسکی لحد میں رکھا
اور میرے ساتھ حمید طویل بھی تھے جب ہم نے اوپر اینٹوں کو برابر کیا تو ایک اینٹ گر پڑی ناگاہ وہ اپنی قبر میں
نماز پڑہ رہے تھے وہ اپنی دعا میں کہا کرتے تھے کہ الٰہی اگر تو نے کسی کو اپنی خلق سے نماز اوسکی قبر میں عطا کی ہو تو تو
مجھے اوسکو عطا کر سو اللہ ایسا نہیں ہے کہ اونکی دعا کو رد فرما دے ہم ابراہیم بن صمہ مہلبی کہتے ہیں مجھسے ان لوگوں نے حدیث کی
کہ سحر کے وقت جلکش پر گزرتے تھے وہ کہتے ہیں کہ جب ہم اطراف قبر ثابت بنانی پر گزرتے تو ہم نے قرأت قرآن کو سنا اخرجه ابن جرير
في تهذيب الآثار وابو نعيم **قرأت قرآن شہید در قبر** سلمہ بن شبیب
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ابو حماد یا ابو محمد گورکن کو سنا اور وہ معتبر پرہیزگار آدمی تھا کہا میں جمعہ
کے دن دوپہر کے وقت قبرستان میں داخل ہوا جس قبر پر میں گزرتا تھا میں اوس سے تلاوت قرآن سنتا قال
ابن منده اخبرنا احمد بن محمد المستملي حدثنا ابو احمد يوسف الثقفي حدثنا القاضي
ابو احمد حدثنا محمد بن جعفر بن محمد الاشعري سمعت سلمة ابن عباس رضي الله عنهما کہتے ہیں

کہ بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک قبر پر اپنا خیمہ نصب کیا اور اونکو گمان نہ تھا کہ وہ قبر ہے ناگاہ اوسمین ایک آدمی سورۂ ملک پڑھ رہا تھا یہانتک کہ اوسکو ختم کیا پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے آپ کو اسکی خبر دی تو آپنے فرمایا کہ وہ مانعہ ہے وہ منجیہ ہے عذاب قبر سے اوسکو نجات دیتی ہے اخرجہ الترمذی وحسنہ والحاکم والبیہقی ف ابو القاسم سعدی رحمہ اللہ نے کتاب الروح مین کہا ہے کہ یہ تصدیق ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ میت اپنی قبر مین پڑھتا ہے اسلیے کہ عبد اللہ نے آپ کو اسکی خبر دی اور آپنے اوسکی تصدیق فرمائی امام کمال الدین زملکانی رحمہ اللہ نے کتاب العمل المقبول فی زیارۃ الرسول مین کہا ہے کہ یہ حدیث واضح الدلالت ہے اسپر کہ میت اپنی قبر مین سورۂ ملک پڑھتا ہے اور اس امت مین یہ ذکر واقع ہو چکا ہے کہ اللہ سبحانہ نے اپنے بعض اولیاء کا اسکے ساتھ اکرام کیا ہے اور بعض کا اکرام نماز سے فرمایا ہے اور وہ حالت حیات مین اسکی دعا کیا کرتی تھی پس جبکہ کرامت آلہی اولیاء کے لیے یہ ہوئی کہ وہ قبر مین طاعت وعبادت پر قادر ہوتے ہین تو انبیاء علیہم السلام بطریق اولی قادر ہونگے ۞ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ کہتے ہین کہ حدیث کی مجھکو ابو الحجاج یوسف بن محمد سرمری محدث نے کہا مجھے حدیث کی ہمارے شیخ ابو الحسن علی بن حسین سامری خطیب سامرہ نے اور وہ نیک آدمی تھے او مجھے ایک جگہ قبور سامرا سے دکھائی کہا یہ جگہ ہے کہ ہم ہمیشہ اس سے سورہ ملک کو سنا کرتے ہین ۞ عیسیٰ بن محمد طوماری کہتے ہین کہ مینے ابو بکر بن مجاہد مقری کو خواب مین دیکھا کہ گویا وہ پڑھتے ہین اور گویا مین اونسے کہتا ہون کہ تم تو میت ہو اور پڑھتے ہو سو گویا وہ مجھسے کہتے ہین کہ مین ہر نماز کے پیچھے اور وقت ختم قرآن کے اللہ سے یہ دعا کیا کرتا تھا کہ مجھے اون لوگون مین سے کرے جو کہ قبر مین پڑھتے ہین سو مین اپنی قبر مین پڑھتا ہون اخرجہ الحافظ ابو بکر الخطیب ۞ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ مومن کو اپنی قبر مین ایک مصحف دیا جاتا ہے وہ اوسمین پڑھتا ہے اخرجہ الخلال فی کتاب السنۃ من طریق ابراھیم بن الحکم بن ابان وفیہ ضعف عن ابیہ عن عکرمۃ واخرجہ ابن مندہ ایضا عنہ ۞ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مینے اپنے مال کا ارادہ کیا جو کہ موضع غابہ مین تھا رات نے مجھے پالیا مین عبد اللہ بن عمرو بن حزم کی قبر کے پاس ٹھیرا مینے قبر سے ایسی قرات سنی کہ اوس سے زیادہ بہتر نہ سنی تھی پھر مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف مین حاضر ہوا آپ سے اسکا ذکر کیا فرمایا وہ عبد اللہ ہے کیا تو نے نہین جانا کہ اللہ نے

اونکی روحون کو قبض فرمایا اونکو زبرجد و یاقوت کی قندیلون مین رکہا پہر اونکو وسط جنت مین لٹکایا جب رات
ہوتی ہے تو اونکی روحین طرف اونکے پہیری جاتی ہین سو وہ اسی طرح رہتی ہین یہانتک کہ جس وقت فجر طلوع
ہوتی ہے تو روحین اونکی اپنے مکان کی طرف پہیری جاتی ہین جسمین وہ تہین اخرجہ ابن مندہ ۸ و ابو احمد
الحاکم فی الکنی باسناد ضعیف ۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ مین سویا پہر مینے اپنے آپ کو جنت مین دیکہا ایک قاری کی آواز سنی کہ وہ پڑہتا ہے مینے کہا یہ کون
ہے کہا حارثہ بن نعمان ہے اخرجہ النسائی والحاکم والبیہقی فی شعب الایمان لفظ نسائی کا
یہ ہے کہ مین جنت مین داخل ہوا مینے ایک قاری کی آواز سنی کہ پڑہتا ہے مینے کہا کہ یہ کون ہے کہا حارثہ بن
نعمان ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کذلک البر کذلک البر یعنی مان کے ساتھ
احسان کرنا ایسا ہی ہوتا ہے اور حارثہ سب لوگون سے زیادہ اپنی مان کے ساتھ احسان کرتی تہی ۸
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین اپنے آپ کو جنت مین دیکہتا
ہون مین جنت مین تہا کہ ایک آدمی کی آواز قرآن کے ساتھ سنی مینے کہا یہ کون ہے کہا حارثہ بن نعمان ہے
وکذلک البر وکذلک البر اخرجہ البیہقی ۹ عاصم سقطی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہمنے بلخ مین ایک
قبر کہودی وہ ایک اور قبر مین نفوذ کر گئے مینے نظر کی تو ایک بوڑہا آدمی قبر مین قبلے کی طرف مونہہ کئے ہوئے ہے
اور اوسپر سبز تہمد ہے اور اوسکے گرداگرد سبزہ ہے اوسکی گود مین ایک مصحف ہے اور وہ پڑہ رہا ہے اخرجہ ابن
مندہ ۱۰ حکایت ابن مندہ نے ابو النضر نیشاپوری گورکن سے روایت کیا ہے اور وہ نیک آدمی تہا
کہا مینے ایک قبر کہودی قبر مین ایک اور قبر کہل گئی مینے دیکہا تو اوسمین ایک جوان آدمی خوبصورت خوش لباس
خوشبو چار زانو بیٹہا ہوا ہے اور اوسکی گود مین ایک کتاب سنہری سے لکہی ہوئی نہایت خوشخط ہے اور وہ قرآن
پڑہ رہا ہے اوسنے میری طرف دیکہا اور کہا کیا قیامت قائم ہو گئی مینے کہا نہین کہا تو پہر ڈہیلے کو اوسکی جگہ
مین رکہدے مینے اوسکو اوسکی جگہہ مین رکہدیا علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اسکو ابن نجار نے
تاریخ بغداد مین وارد کیا ہے قال قرأت فی کتاب بخط بعض الاصبہانیین من طلاب العلم لا
اعرف اسمہ قال سمعت مفلح بن عبد اللہ مولی الراشد باللہ یقول یعنی مفلح کہتے ہین

کہ مین سنے مصعب بن عبد الله حفار سے کہا کیا تو نے قبر کہودتے مین کچھ دیکھا کہا نہین لاکن مینے اپنے باپ سے سُنا کہ وہ کہتے تہے کہ مینے ایک قبر کہودی جب مین لحد تک پہونچا اور اینٹ کو لیا تو اوسکے نیچے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ بیٹھا ہوا ہے اور اوسکے ہاتھ مین مصحف ہے اوسمین پڑہ رہا ہے مجھسے کہا کیا قیامت قائم ہو گئی مینے کہا نہین پہر مینے اوسکو ہٹا دیا ۱۱ حکایت امام یافعی رضی الله عنہ کفایۃ المعتقدین مین فرماتے ہین ومن المشهورات الفقیه الکبیر الولی الشهیر احمد بن موسی بن عجیل سمعه بعض الفقهاء الصالحین من قرابته یقرأ سورة النور فی قبره ۱۲ حکایت ابو الحسن بن براء رحمه الله نے کتاب الروضہ مین عبد الله بن محمد بن منصور سے روایت کیا ہے کہا مجھے ابراہیم حفار نے حدیث کی کہا مینے ایک قبر کہودی ایک اینٹ ظاہر ہوئی مینے مشک کی خوشبو سونگہی یہانتک کہ وہ اینٹ کہل گئی ناگاہ ایک بوڑہا آدمی اپنی قبر مین بیٹھا ہوا قرآن پڑہ رہا ہے

تعلیم قرآن و باقی قرآن در قبر

ابن یزید رقاشی رضی الله عنہ کہتے ہین مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ مومن جسوقت مرتا ہے اور قرآن سے اوسپر کچہ باقی رہجاتا ہے جسکو اوسنے نہین سیکہا ہے تو الله فرشتون کو اوسکی طرف بہیجتا ہے وہ اوسکو یاد کرا دیتے ہین جو اوسپر قرآن سے باقی رہا ہے یہانتک کہ الله اوسکو قبر سے مبعوث فرماوے اخرجه ابن ابی الدنیا ۲ حسن رضی الله عنہ فرماتے ہین مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ مومن جسوقت مرتا ہے اور اوسنے قرآن کو یاد نہین کیا ہے تو اوسکے ملائکہ حافظین کو حکم ہوتا ہے کہ وہ اوسکو قرآن کی تعلیم کرین اوسکی قبر مین یہانتک کہ الله اوسکو مبعوث کرے دن قیامت کے ہمراہ اہل قرآن کے اخرجه ابن ابی الدنیا ۳ عطیہ عوفی رضی الله عنہ کہتے ہین مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ بندہ جسوقت الله سے ملیگا اور اوسنے الله کی کتاب کو نہ سیکہا ہوگا تو الله اوسکو قبر مین تعلیم کریگا تاکہ الله اوسکو قیامت کے دن اوسپر ثواب دے اخرجه ابن ابی الدنیا وابن منده ۴ فی الفردوس الله علی ولم یسنده والده من حدیث ابی سعید الخدری رضی الله عنه مثله ثم وقفت علیه مسندا فی الجزء الاول من فوائد ابی الحسن بن بشران فاخرجه من طریق عطیة العوفی عنه کہا کہ رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

جس شخص نے قرآن پڑہا پہر مرگیا پہلے اس سے کہ اوسکو حفظ کرے تو آتا ہے اوسکے پاس ایک فرشتہ وہ اوسکو قبر مین تعلیم کرتا ہے اور وہ اللہ سے ملیگا اور اوسنے قرآن کو حفظ کرلیا ہوگا واخرجہ ایضا ابوالقاسم الاز هری فی کتاب فضائل القرآن والسلفی فی انتخابہ لحدیث القراء وقت حافظ زین الدین ابن رجب رحمہ اللہ تعالی نے کتاب احوال القبور مین فرمایا ہے کہ کبہی اللہ تعالی بعض اہل برزخ کا بعض اعمال صالحہ کیساتہہ اکرام فرماتا ہے اگرچہ اس سے اونکو ثواب حاصل نہین ہوتا ہے کیونکہ موت کی وجہ سے عمل اونکا منقطع ہوگیا لیکن عمل اونپر اسلئے باقی رہتا ہے کہ اللہ کے ذکر و طاعت سے متنعم ہون جیسے کہ اس سے ملائکہ و اہل جنت جنت مین متنعم ہوتے ہین گو اسپر کچہہ ثواب نہو کیونکہ نفس ذکر و طاعت زیادہ تر تعیم طیب ہے نزدیک اوسکے اہل کے سارے نعیم و لزات دنیا سے پس تنعم کیا تنعم کرنیوالون نے مثل ذکر و طاعت الہی کے ✥

شغل علم در برزخ

حکایت حافظ ابوالعلاء ہمدانی رحمہ اللہ کو مرنیکے بعد خواب مین دیکہا کہ وہ ایک شہر مین ہین جسکے دیوار ان و حیطان یعنے دیوارین سب کی سب کتابین تہین اونسے پوچہا تو کہا کہ مینے اللہ تعالی سے سوال کیا تہا کہ وہ مجہکو علم مین مشغول رکہے جیسا کہ مین اوسکے ساتہہ مشغول تہا سو مین علم کے ساتہہ مشغول ہون اپنی قبر مین وقت ابو نعیم وبیہقی نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے اس قول الہی کی تفسیر مین فلانفسہم یمہدون روایت کیا ہے کہا ہے کہ قبر مین اور ابن ابی الدنیا نے قبور مین بشر بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ قبر اچہی منزل ہے اوسکے لیے جسنے اللہ کی فرمانبرداری کی ✥

فصل اہل قبور ایک دوسرے کی زیارت و ملاقات کرتے ہین

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم اچہا کفن دو اپنے مردون کو کیونکہ وہ آپس مین فخر کرتے ہین اور ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہین اپنی قبرونمین اخرجہ الحارث بن ابی اسامہ فی مسندہ والعقیلی فی الاباطیل والعقیلی ہم جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جبکہ والی ہو ایک تمہارا اپنے بہائی کا تو چاہئے کہ اوسکو اچہا کفن دے اخرجہ مسلم وقت علماء رحمہم اللہ نے فرمایا ہے کہ مراد اچہا کفن دینے سے پاکی و نظافت و صفائی و کشادگی کفن ہے نہ یہ کہ وہ قیمتی ہو کیونکہ حدیث شریف مین گران قیمتی کفن دینے

وابو یعلی

نہی آئی ہے ۳ ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اچہے کفن کو محبوب رکہتے تہے اور کہتے ہین کہ وہ
ایک دوسرے کی اپنے کفنون مین زیارت کرتے ہین اخرجہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف ۴ انس رضی اللہ
عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ والی ہو ایک تمہارا اپنے بہائی کا تو اوسکو اچہا
کفن دے کیونکہ وہ ایک دوسرے کی اپنے کفنون مین زیارت کرتے ہین اخرجہ العقیلی والخطیب فی
التاریخ ۵ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ والی ہو ایک
تمہارا اپنے بہائی کا تو چاہیے کہ اوسکو اچہا کفن دے کیونکہ وہ ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہین اپنی قبرون
مین اخرجہ الترمذی وابن ماجۃ ومحمد بن یحیی الہمدانی فی صحیحہ وابن ابی الدنیا
والبیہقی فی شعب الایمان ف بیہقی رحمہ اللہ تعالی نے بعد تخریج اس حدیث کے کہا ہے کہ یہ قول
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مخالف نہین ہے اونکا قول یہ ہے کہ کفن تو پیپ کے لئے ہے مخالف اسواسطے
نہین ہے کہ یہ اسی طرح ہمارے دیکہنے مین ہے اور وہ ہوتا ہے جیسے اللہ چاہتا ہے اوسکے علم مین جسطرح
شہدا کے حق مین فرمایا ہے احیاء عند ربہم یرزقون یعنی وہ زندہ ہین اپنے رب کے نزدیک رزق
دئے جاتے ہین حال آنکہ تو اونکو دیکہتا ہے کہ وہ خون مین آلودہ ہین پہر ریزہ ریزہ ہوجاتے ہین اور وہ
ہمارے دیکہنے مین اسی طرح ہین اور غیب مین ویسے ہوتے ہین جیسے اللہ تعالی نے اونسے خبر دی ہے
اور اگر وہ ہمارے دیکہنے مین ایسے ہوتے جیسے اللہ تعالی نے اونسے خبر دی ہے تو ایمان بالغیب مرتفع
ہوجاتا ۶ راشد بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک شخص کی بی بی مرگئی اوسنے کئی عورتون کو خواب مین
دیکہا اور اپنی بی بی کو اونکے ساتہہ نہ دیکہا تو اونسے پوچہا اونہون نے کہا کہ تمنے اوسکے کفن مین قصور کیا
اسلئے وہ شرماتی ہے کہ ہمارے ساتہہ نکلے وہ آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ
کو اسکی خبر دی آپنے فرمایا انظر ہل الی ثقۃ من سبیل پہر وہ ایک انصاری کے پاس آیا اوسکو وفات
حاضر ہوئی تہی اوس سے یہ کہا انصاری نے کہا اگر کوئی مردون کو پہونچاتا ہوگا تو مین پہونچادونگا
پہر وہ انصاری مرگیا یہ شخص دو کپڑے زعفران کے رنگے ہوئے لایا اور اونکو انصاری کے کفن مین
رکہدیا جب رات ہوئی تو اوسنے اون عورتون کو دیکہا اور اونکے ساتہہ اسکی عورت بہی تہی اوسپر دو زرد

کپڑے تھے اخرجه ابن ابی الدنیا فی کتاب المنامات قال حدثنا القاسم بن هشام قال حدثنا
یحیی بن صالح الوحاظی حدثنا محمد بن سلیمان بن ابی حمزة القاص حدثنی راشد بن سعد
قال السیوطی رحمه الله هذا مرسل لا باس باسناده فان ابن ابی حمزة مقبول وراشد
بن سعد ثقة کثیر الارسال ۸ حکایت محمد بن یوسف رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ قبیلہ مین ایک
عورت تھی وہ مرگئی اوسے اوسکی بیٹی نے خواب مین دیکھا اوسنے کہا ای بیٹیا تمنے مجھے تنگ کفن مین کفنایا
اور مین درمیان اپنے ساتھہ والی عورتون کے اونسے شرماتی ہون فلان عورت فلان دن ہمارے پاس
آئیگی اور فلان جگہہ مین میری چار اشرفیان رکھی ہین سو تم اونکا کفن خریدو اور اوس عورت کے ساتھہ بہیجدو
لڑکی کہتی ہے مین نہین جانتی تھی کہ اوس جگہہ مین جو اوسنے ذکر کی اوسکی اشرفیان ہین کہتی ہے کہ مینے دیکہا
تو اشرفیان تہین جیسا کہ اوسنے ذکر کیا اور جس عورت کا اوسنے ذکر کیا تہا وہ اچھی خاصی تندرست تھی اسکے بعد وہ
بیمار ہوگئی محمد کہتے ہین کہ میرے پاس لوگ آئے اور کہا ای بندے اللہ کے تو کیا کہتا ہے اور مجہسے قصہ بیان کیا
مینے وہ حدیث یاد کی جسمین وارد ہوا ہے کہ مردے اپنے کفنون مین ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہین مینے کہا تم
اوسکے لئے کفن خریدو لڑکی اوس عورت کے پاس گئی اور کہا کہ اگر موت کا حادثہ ہو تو مین اپنی مان کی طرف کچھہ
بہیجونگی تو اوسکو پہونچا دینا پہر وہ عورت اوس دن مرگئی جو کہ اوسنے بتایا تہا اور کفن کو اوسکے ساتھہ اوسکے کفن
مین رکھدیا پہر بیٹی نے اپنی مان کو خواب مین دیکھا تو کہا بیٹی فلان عورت ہمارے پاس آگئی اور کفن مجکو پہونچ گیا
کیا اچھا کفن ہے اللہ تجھکو جزای خیر دے اخرجه ابن الجوزی فی کتاب عیون الحکایات بسنده عن
محمد بن یوسف الفریابی ۸ ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مستحب جانتے تھے کہ کفن ملفوف نیز زور
ہو کہا کہ مردے ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہین اپنی قبرون مین اخرجه السلفی فی المشیخة البغدادیة
۹ عمیر بن اسود سکونی سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنی عورت کو وصیت کی اور چلے گئے
اوسکا انتقال ہوگیا تو ہمنے اوسے اوسکے پرانے کپڑون مین کفنا دیا اتنے مین معاذ آگئے اور ہمنے اوسی
دم اوسکی قبر سے ہاتھہ اوٹھائے تھے معاذ نے کہا تمنے اسکو کتنے کپڑون مین کفنایا ہمنے کہا اوسکے پرانے
کپڑون مین اونہون نے اوسکو اوکھاڑا اور نئے کپڑون مین کفنایا اور کہا تم اپنے مردون کو اچھا کفن دو

ن حاظی

ابن نمرة

اسلئے کہ وہ اوسمی مین محشور ہونگے اخرجہ ابن ابی شیبۃ ؛

فصل میت کے پاس اوس کے گھر والے آتے ہین

شعبی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ میت جسوقت اپنی لحد مین رکھا جاتا ہے تو اوسکے پاس اہل و ولد اوسکے آتے ہین جنکو اپنے پیچھے چھوڑ آیا ہے اونکا حال پوچھتے ہین فلان نے کیا کیا اور فلان نے کیا کیا اخرجہ ابن ابی الدنیا

میت قبر مین صلاح ولد سے خوش ہوتا ہے

ابن ابی الدنیا نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آدمی اپنے لڑکے کی صلاح سے قبر مین خوش ہوتا ہے

شہید اپنے اخوان کے آنے سے خوش ہوتا ہے

اللہ سبحانہ نے فرمایا ہے ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بہم الآیہ سدی نے اسکی تفسیر مین کہا ہے کہ شہید کے پاس ایک کتاب لاتے ہین اوسمین اون لوگون کا ذکر ہوتا ہے جو کہ اوسپر اوسکے اخوان سے آوینگے اوسے اسکی خوشخبری دیتے ہین سو وہ اس سے خوش ہوتا ہے جیسے کہ غائب کے گھر والے اوسکے آنے سے دنیا مین خوش ہوتے ہین

اُرقُدرَقْدَۃَ المتقین

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مؤمن سے کہا جاتا ہے کہ تو سو رہ سونا متقین کا اخرجہ ابن ابی الدنیا و البیہقی

موت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

اسعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے طائف مین وفات پائی مین اونکے جنازے مین حاضر ہوا ایک سفید پرندہ آیا کہ اوسکے مثل نہین دیکھا گیا تھا وہ اونکی نعش مین داخل ہوا پھر اوسے نعش سے نکلتے نہین دیکھا جسوقت وہ دفن کر دئے گئے تو کنارۂ قبر پر یہ آیت پڑہی گئی معلوم نہین کسنے پڑہی یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی اخرجہ ابن عساکر واخرج نحوہ عن عکرمۃ وابن الزبیر لفظ اوسکا یہ ہے کہ ایک پرندہ سفید آسمان سے آیا اونکے کفن کے کپڑون مین داخل ہوا پھر اسکے بعد اوسکو نہ دیکھا لوگون کا یہ گمان تھا کہ وہ اونکا عمل تھا اور مجاہد و عبد اللہ بن یامین و بحر بن ابی عبید سے روایت کیا ہے لفظ اوسکا یہ ہے کہ

ایک پرندہ سفید بڑا جانب قبلہ سے آیا اور غیلان بن عمرو میمون بن مہران سے روایت کیا ہے لفظ اوسکا یہ ہے کہ پھر اوسے ڈھونڈا تو وہ نہ ملا جب اونپر قبر برابر کردی گئی تو ہمنے ایک آواز سنی اور اوسکے جسم کو نہین دیکھا

یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الآیہ

ردّ بصر وقت موت

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ ہمنے آپ کو دیکھا کہ آپ دحیہ کلبی سے سرگوشی فرماتے ہین ہمنے مکروہ جانا کہ آپکی سرگوشی کو قطع کرین آپنے فرمایا کہ تونے اوسکو دیکھ لیا ہمنے کہا ہان فرمایا وہ جبریل تھے خبردار قریب ہے کہ تیری بینائی جاتی رہیگی اور اللہ اوسکو تجھپر رد کریگا تیری موت میں جب ابن عباس رضی اللہ عنہما مقبوض ہوئے اور اپنے جنازے پر رکھے گئے تو ایک پرندہ نہایت سفید آیا اور اونکے اکفان مین داخل ہوا لوگون نے اوسکو ڈھونڈا عکرمہ نے کہا تم کیا کر رہے ہو یہ تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا البشری یعنے خوشخبری ہے جب وہ لحد مین رکھے گئے تو ایک کلمہ سے اونکا استقبال ہوا جو لوگ کنارہ قبر پر تھے اونہون نے اوسکو سنا یا ایتھا النفس المطمئنۃ الآیہ

اخرجہ ابن عساکر ایضا من طریق میمون بن مہران واخرج نحوہ من طریق المہدی امیر المومنین حدثنی ابی عن ابیہ عن جدہ ابن عباس وفی آخرہ کنا نتحدث انہ رد علی عبد اللہ بصرہ حین مات

میت صالح کو عمدہ کفن پہنایا جاتا ہے

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونہون نے مرنیکے وقت کہا تم میرے لئے دو کپڑے خرید و تمپر کچھ ضرور نہین ہے کہ گران قیمت نہ لو اگر تمہارا صاحب خیر کو پہونچا تو ان دونون سے بہتر پہنایا جاویگا ورنہ وہ دونون اوس سے جلد کھینچ لئے جاوینگے اخرجہ سعید بن منصور وابن ابی شیبۃ وابن ابی الدنیا والحاکم۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونہون نے مرتے وقت کہا کہ تم میرے لئے دو کپڑے سفید خرید و اسلئے کہ وہ مجھپر نہین چھوڑے جاوینگے مگر تھوڑی دیر یہانتک کہ اونکے بدلے مین مجھے اون سے بہتر ملینگے یا اونسے بدتر اخرجہ ابن سعد والبیہقی من طریق عنہ۔ یحیی بن راشد سے مروی ہے

کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی وصیت مین فرمایا کہ تم میرے کفن مین توسط کرو کیونکہ اگر میرے لئے نزدیک اللہ کے خیر ہے تو وہ اس سے بہتر مجھے بدل دیگا اور اگر مین ایسا نہین ہون تو وہ مجھسے چہین لیگا اور جلد چہینیگا اور توسط کرو میری قبر مین کیونکہ اگر میرے لئے اللہ کے نزدیک خیر ہے تو میرے واسطے میری قبر کو مد بصر تک کشادہ کردیگا اور اگر مین ایسا نہین ہون تو وہ اوسکو مجہپر تنگ کردیگا یہانتک کہ میری پسلیان ادہر کی اودہر ہوجاوینگی اخرجہ ابن ابی الدنیا سہم عبادہ بن نسی کہتے ہین جبکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ مرنے لگے تو عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تو میرے ان دونون کپڑون کو دہولینا اور مجھے اونہین کفنا دینا کیونکہ تیرا باپ ایک ہے دو آدمیون مین سے یا پہنایا جاویگا اچہا لباس یا بُری طرح سے اوتار لیا جاویگا اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی زوائد الزہد

بشیر

رد کفن بعد موت

عائشہ

عدیسہ بنت اہبان بن صیفی غفاری صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتی ہین کہ مجھے میرے باپ نے وصیت کی کہ مین اونکو قمیص مین نہ کفناؤن سو جسدن ہمنے اونکو دفن کیا اوسکی کل کی صبح کو ناگاہ وہ قمیص جسمین اونکو دفن کیا تہا سہ پائی پر رکہا ہوا ہے اخرجہ سعید بن منصور سہ ابوعمرو کے باپ کہتے ہین جبکہ اہبان پر گرانی ہوئی یعنی مرنے لگے تو اپنے گہر والون کو حکم دیا کہ اونکو کفناوین اور قمیص نہ پہناوین اونکے اہل کہتے ہین کہ ہمنے اونکو قمیص پہنایا پس ہمنے صبح کی اور قمیص تپائی پر رکہا ہوا تہا اخرجہ الطبرانی و ابو بکر البرقی فی معرفۃ الصحابۃ عن ابی عمرو القسملی عن ابیہ سہ عدیسہ بنت اہبان کہتی ہین جبکہ میرے باپ کے مرنیکا وقت آیا تو اونہون نے کہا مجھے سیئے ہوئے کپڑے مین نہ کفنانا پس جب اونکا انتقال ہوگیا اور غسل دئے گئے تو میرے پاس آدمی بہیجا کہ کفن بہیجدو مینے کفن بہیجدیا کہا قمیص مینے کہا کہ میرے باپ نے مجھے منع کیا ہے کہ اونکو سیئے ہوئے قمیص مین کفناؤن کہتی ہین کہ مینے دہوبی کی طرف آدمی بہیجا دہوبی کے پاس میرے باپ کا قمیص تہا اوسکو لائے اور اونکو پہنا دیا اور اونکو لیگئے مینے اپنا دروازہ بند کردیا اور اونکے پیچہے چلی لوٹ کر آئی تو قمیص گہر مین تہا مینے نہلانے والونکی طرف آدمی بہیجا مینے کہا تمنے اونکو قمیص مین کفنایا تہا کہا ہان مینے کہا وہ یہی ہے کہا ہان اخرجہ الطبرانی سہم خلف برانی سے

السلمی

(ع عن ابنۃ اہبان قالت)

مروی ہے کہ ایک آدمی مرگیا اوسکے لیے کفن خانہ سے ایک کفن نکالا گیا کہتے ہین کہ وہ اوسکی مقدار سے زیادہ نکلا ہمنے زیادہ کو قطع کر دیا جب رات ہوئی تو میرے پاس ایک شخص آیا یعنی خواب مین کہا کہ تونے اللہ کے ولی سے طول کفن کے ساتھ بخل کیا ہمنے تجھے تیرا کفن پھیر دیا اور ہمنے اوسے جنت کے کفن مین کفنایا پس مین ڈرتا ہوا کفن خانہ کی طرف کھڑا ہوا ناگاہ اوسمین کفن پڑا ہوا تھا اخرجہ ابن النجار فی تاریخہ ٭

نقل میت از قبر

ابونعیم نے مسلم جندی سے روایت کیا ہے کہا کہ طاؤس رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ جسوقت تو مجھے قبر مین رکہدے تو تو مجھے قبر مین دیکھنا اگر تو مجکو نہ پاسکے تو تو اللہ کی حمد کرنا اور اگر تو مجھے پالے تو انا للہ وانا الیہ راجعون اونکے بیٹے نے خبر دی کہ اوسنے دیکھا تو کچھ نہ پایا اور اوسکے چہرے پر خوشی معلوم ہوئی ابن ابی الدنیا نے قبور مین اور ابوبکر بن المقبری نے اپنے فوائد مین حماد بن زید سے روایت کیا ہے کہا مجھے حدیث کی ایک آدمی نے اور انداد کی اوسکا نام لیا تہا کہا کہ ہمنے ایک میت کو دفن کیا اور ابن مقبری کا لفظ یہ ہے کہ منزل بن علی کو ہمین اوسکی قبر کسی چیز کو درست کرنے لگا تو ہمنے اوسکو قبر مین نہ پایا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک لشکر تیار کیا اور اوسپر علاء بن الحضرمی کو حاکم کیا اور مین بہی اس غزوے مین تہا جب ہم لوٹے تو راہ مین علاء کا انتقال ہو گیا ہمنے اونکو دفن کر دیا بعد فارغ ہونیکے دفن سے ایک آدمی آیا کہا یہ کون ہے ہمنے کہا یہ خیر البشر ہے یہ ابن الحضرمی ہے اوس آدمی نے کہا کہ یہ زمین مردون کو پہینک دیتی ہے کاش تم اوسکو ایک یا دو میل اوس زمین کی طرف نقل کرتے جو کہ مردون کو قبول کرتی ہے ہمنے قبر کو اوکھاڑا جب ہم لحد تک پہونچے تو ہمارا میت اوسمین نہ تہا اور ناگاہ لحد مد بصر تک تہی ایک نور چمک رہا تہا تو ہمنے مٹی کو قبر کی طرف عود کر دیا پہر ہمنے کوچ کر دیا یہ قصہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بہی مروی ہے ابونعیم نے اوسکی تخریج کی ہے لفظ اوسکا یہ ہے کہ علاء کا انتقال ہو گیا ہمنے اونکو ریت مین دفن کر دیا پہر ہمنے کہا کہ کوئی درندہ آئیگا اونکو کہا جائیگا ہمنے ریت کہودی تو اونکو قبر مین نہ پایا

شرف تسبیح یعنی سبحان اللہ

حکایت عبد العزیز بن ابی رواد رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مکے مین ایک عورت تہی ہر روز بارہ ہزار تسبیح

کیا کرتی تھی وہ مرگئی جب اوسکو قبر تک لیکے پہونچے تو وہ لوگونکے ہاتھون کے درمیان لیگئی فی الجزء الاول
من فوائد ابی الحسین بن بشران بسندہ عن عبد العزیز

زینت اہل قبور برای میت صالح

حکایت ایک آدمی جرجان والونمین کا کہتا ہے کہ کرز بن وبرہ جرجانی جب مرے تو ایک آدمی نے خواب مین دیکھا کہ گویا اہل قبور اپنی قبرون پر بیٹھے ہین اور اونپر نیا لباس ہے اونسے کہا گیا یہ کیا ہے کہا اہل قبور مین کرز کے آنیکے سبب انکو نیا لباس پہنایا گیا ہے اخرجہ ابو نعیم ❊

قبر رواد عجلی مفروش بہ ریحان

حکایت مسکین بن بکیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رواد عجلی جب مرے تو اونکو قبر کی طرف اوٹھا لیگئے لوگ قبر مین اوترے تاکہ اونکو اوتارین ناگاہ لحد مین ریحان بچھا ہوا تھا بعض نے اوس ریحان مین سے کچھ لیلیا ستر دن تک وہ تروتازہ رہا لوگ صبح وشام آتے اوسکو دیکھتے پھر لوگون کی کثرت ہوئی تو امیر نے اوسکو لیلیا اور بخوف فتنہ لوگونکی جمعیت توڑدی پھر وہ امیر کے گھر سے گم ہوگیا نہین معلوم کیونکر گیا اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الرقۃ والبکاء ❊

دستہ یاسمین در قبر

حکایت محمد بن مخلد دوری حافظ کہتے ہین کہ میری ماں مرگئین مین اونکی لحد مین اوترا تو جو قبر کہ اوس سے ملحق تھی اوسمین سے ایک درار کھل گئی ناگاہ ایک آدمی نیا کفن پہنے تھا اوسکے سینہ پر چنبیلی تروتازہ کا ایک دستہ تھا مینے اوسکو سونگھا تو وہ مشک سے بھی زیادہ خوشبو تھا جو لوگ میرے ساتھ تھے اونھون نے بھی سونگھا پھر مینے اوسے اپنی جگہہ پر رکھدیا اور درار کو بند کردیا اخرجہ الحافظ ابوبکر الخطیب

ریحان در قبر

حکایت جعفر بن سراج نے اپنے بعض شیوخ سے نقل کیا ہے کہ ایک قبر امام احمد رضی اللہ عنہ کے قریب کشود ہوئی میت کے سینے پر ایک ریحانہ لہرا رہا تھا رواہ الحافظ ابو الفرج ابن الجوزی من طریق جعفر ❊

خوشبوی مشک از قبر

حکایت ابن جوزی رحمہ اللہ نے اپنی تاریخ مین ذکر کیا ہے کہ سنہ دو سو چہتر یا ستتر مین ایک ٹیلا بصرے مین کہل گیا سات قبرین ایک جگہہ مین مثل حوض کے نکلین اونمین سات آدمی تہے اونکے بدن صحیح و سالم تہے اونکے کفنونمین سے مشک کی خوشبو مہکتی تہی اونمین سے ایک آدمی جوان تہا اوسکے سر پر بال تہے ہونٹون پر تری تہی گویا پانی پیا ہے اور گویا آنکہین سرمہ لگی ہوئی ہین اوسکی کوکہہ مین ایک ضرب تہی بعض حاضرین نے چاہا کہ اوسکے بالونمین کچہہ لین ناگاہ وہ مثل سوی زندہ کے قوی تہے **حکایت** ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین منجملہ اون لوگون کے تہا جنہون نے سعد بن معاذ کے لئے قبر کہودی اور قبر اونکی البقیع مین تہی جس وقت ہم اونکی قبر مٹی کہودتے تہے تو پہر مشک کی خوشبو مہکتی یہانتک کہ ہم لحد تک پہونچے اخرجہ ابن سعد فی الطبقات **حکایت** محمد بن شرحبیل ابن حسنہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک آدمی نے مٹہی بہر مٹی سعد کی قبر کی مٹی سے لی اور اوسکو لیگیا پہر اسکے بعد اوسکو دیکہا تو وہ مشک تہی اخرجہ ابن سعد۔

تلاوت و صوم موجب خوشبوی مشک در قبر

حکایت مغیرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کو خواب مین دیکہا اوس سے کہا گیا کہ یہ کیا مشک کی خوشبو ہے جو کہ تیری قبر مین پائی جاتی ہے کہا یہ خوشبو تلاوت و پیاس کی ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا

حور اپنے خاوند کے منہ مین جنت کا میوہ دیتی ہے

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک بدوی آیا اور ہم ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تہے ایک سفر مین اوسنے کہا مجہپر اسلام پیش کرو الحدیث اور اوسمین یہ ہے کہ فبینا نحن کذلک اذ وقع من بعیرہ علی ھامتہ یعنی وہ اپنے اونٹ سے سر کے بہل گر پڑا پہر مر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ وہ شخص ہے کہ محنت تہوڑی کی اور نعمت طویل دیا گیا مین گمان کرتا ہون کہ دو بہوکا مرا ہے اوسکی دو بیبیان کو دیکہا جو کہ حور عین مین کی تہین اور وہ اوسکے منہہ مین جنت کے میوے ٹہونستی تہین اخرجہ احمد

جعفر رضی اللہ عنہ فرشتونکے ساتہہ جنت مین اوڑتے پہرتے ہین

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مینے جعفر کو دیکہا کہ فرشتون کے ساتہہ جنت مین اوڑتا پہرتا ہے اخرجہ الترمذی والحاکم ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مین آجکی رات جنت مین داخل ہوا پس اوسمین نظر کی تو ناگاہ جعفر فرشتون کے ساتھہ اوڑتا پھرتا ہے اور ناگاہ حمزہ ایک تخت پر تکیہ لگائے ہوئے ہین اور کئی آدمیون کا اونکے اصحاب مین سے ذکر کیا اخرجہ الحاکم

بدن مٹی سے ضرر نہین پاتے

ا حکایت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ جانب قبور مین اوترے وہ پرانی بوسیدہ ہوگئی تہین ناگاہ ایک کہوپڑی کھلی پڑی تہی اونہون نے ایک آدمی کو حکم دیا اوسنے اوسکو چہپا دیا پہر فرمایا کہ ان بدنون کو یہ ثری یعنی خاک نمناک کچہہ ضرر نہین پہونچاتی ہے ارواح ہی معاقب ومثاب ہوتے ہین قیامت تک اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲ حکایت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ مین نزدیک اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کے تہی جبکہ حجاج نے اونکے بیٹے عبداللہ بن زبیر کو سولی دی ابن عمر اونکے پاس تعزیت کو آئے کہا ای عورت تو اللہ سے ڈر اور صبر کر اسلئے کہ یہ بدن کچہہ چیز نہین ہین رہی ارواح سو وہ نزدیک اللہ کے ہین اونہون نے کہا مجہے صبر سے کون مانع ہے حال آنکہ یحیی بن زکریا علیہما السلام کا سر طرف ایک رنڈی کے رنڈیون بنی اسرائیل سے ہدیہ بہیجا گیا اخرجہ ابن ابی شیبۃ وابن ابی الدنیا فی کتاب العزا ۳ حکایت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ کہتے ہین جبکہ دن اجنادین کے روم نے ہزیمت پائی تو وہ ایک ایسی جگہہ پہونچے جس سے سوا ایک ایک آدمی کے گذر نہین کرسکتا تہا روم اوسپر لڑنے لگے ہشام بن عاص آگے بڑہے اونسے لڑے یہانتک کہ شہید ہوگئے اور اوس رخنے پر گر پڑے اوسکو بند کردیا جب مسلمان اوسطرف پہونچے تو ڈرے کہ اونکو گہوڑون سے روندوا دین عمرو بن عاص نے کہا کہ بیشک اللہ نے اوسکو شہادت دی اور اوسکی روح کو اوٹھا لیا وہ تو صرف جثہ ہے تو تم اوسکو گہوڑون سے روندو پہر خود نے اونکو روندا اونکے بعد اور لوگون نے روندا یہانتک کہ اوسکو قطع کیا ف ابن رجب رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ یہ آثار اسپر دال نہین ہین کہ ارواح ابدان سے متصل نہین ہوتے وہ تو اسپر دال ہین کہ جو کچہہ لوگون کا عذاب وتکلیف اجساد کو پہونچتا ہے اور مٹی اونکو کہاتی ہے اس سے اونکو کچہہ ضرر نہین پہونچتا کیونکہ عذاب قبر کا دنیا کے عذاب کے جنس سے نہین ہے وہ ایک اور ہی نوع ہے جو کہ میت کی طرف پہونچتا ہے اللہ تعالی کی مشیت وقدرت سے +

بیان شہید اللھم الحقنا بذلک آمین

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین خشک ہوتی ہے زمین خون سے
شہید کے یہانتک کہ جلد لے لیتے ہین اوسکو اوسکی دو بی بیان گویا وہ دونون دودہ پلانے والیان ہین کہ اونہون نے
اپنے بچے کو زمین کشادہ وبی کشت ودرخت مین گم کردیا تہا اور ہر ایک کے ہاتہہ مین ایک حلہ ہوتا ہے جو کہ دنیا و
مافیہا سے بہتر ہے اخرجہ ابن ماجۃ ۳ یزید بن شجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین اول قطرہ اوسکے خون کا یعنی شہید کے
ہٹاتا ہے اوس سے ہر چیز کو جو اوسنے کی اور اوترتی ہین طرف اوسکے دو بی بیان اوسکی حور عین سے پونچھتی ہین
اوسکے مونہہ سے مٹی کو پہر وہ پہنایا جاتا ہے سو حلے کہ بنی آدم کی بنی ہوئی نہین ہین ولیکن جنت کی روئیدگی
سے ہین اگر وہ دو انگلیون کے درمیان مین رکہے جاوین تو سما سکین اخرجہ الطبرانی والبزار والبیہقی
فی البعث ۳ انس رضی اللہ کہتے ہین کہ ایک کالا آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا کہا اگر مین لڑون یہانتک
کہ مارا جاؤن تو مین کہان ہونگا فرمایا جنت مین پہر وہ لڑا یہانتک کہ مارا گیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے پاس آئے کہ
فرمایا اللہ نے تیرا مونہہ سفید کیا تیری بو کو خوشبو کیا اور آپ نے اسکے لئے یا اور کسی کے لئے فرمایا کہ مینے اوسکی بی بی
کو دیکہا جو کہ حور عین مین کی تہی کہ اوسنے اوسکا جبہ صوف کہینچا اوسکے اور اوسکے جبے کے درمیان مین داخل ہوتی
ہے اخرجہ الحاکم وصححہ ۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ شہید ہوا
آپ اوسکے سر کے پاس خوش بیٹہے ہوئے ہنستے تہے پہر آپنے اوسکی طرف سے مونہہ پہیر لیا اسکا پوچہا تو فرمایا کہ میرا
سرور تو اسلیئے تہا کہ مینے اوسکی روح کی کرامت کو دیکہا اللہ پر اور میرا مونہہ پہیرنا اوس سے اسواسطے تہا کہ اوسکی بی بی
حور عین سے اب اوسکے سر کے نزدیک ہے اخرجہ البیہقی بسند حسن ۵ **حکایت** قاسم بن عثمان
جوعی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے طواف مین گرد کعبے کے ایک آدمی کو دیکہا مین اوسکے قریب ہوا تو ناگاہ وہ
اس قول سے اور زیادہ کچہہ نہین کہتا تہا کہ الٰہی محتاجون کی حاجت پوری کردیگئی اور میری حاجت پوری نہین
ہوئی مینے کہا تجہے کیا ہوا ہے کہ تو اس کلام پر زیادہ نہین کرتا ہے کہا مین تجہسے قصہ بیان کرتا ہون ہم سات
رفیق تہے متفرق شہرونکے تہے دشمن کی زمین کا غزوہ کیا ہم سارے قید ہوگئے پہر ہم علیحدہ کردیئے گئے تاکہ ہماری
گردنین ماری جاوین مینے آسمان کی طرف دیکہا تو ناگاہ سات دروازے کشادہ تہے اونپر سات حورین نوعمر

حورعین سے تہین ہر دروازے پر ایک تہی ایک آدمی کو ہم مین سے آگے لیگئی اوسکی گردن ماری گئی مینے دیکہا
کہ ایک عورت ہاتہہ مین رومال لئے ہوے زمین کی طرف اوتری یہانتک کہ چہہ آدمیونکی گردنین ماری گئین
مین اور ایک دروازہ اور ایک جاریہ باقی رہگئی جب مین پیش کیا گیا کہ میری گردن ماری جاوے تو دشمن کے بعض
آدمیون نے مجہکو مانگا اوسنے مجہے اوس شخص کو ہبہ کر دیا مینے اوس جاریہ کو سنا کہ وہ کہتی تہی ای شئ فاتک
یا محروم یعنی اے بی نصیب تجہسے کیا چیز فوت ہوگئی ... کیا گیا ای بہائی مین مافات پر حسرت کرتا ہون
قاسم بن عثمان نے کہا مین اوسکو اونسے افسوس ... ہون ... نے دیکہا وہ اونہون نے نہ دیکہا اور
چہوڑ دیا گیا کہ شوق پر عمل کرے اخرجہ ... فی شعب ... عثمان عن ابی بکر محمد بن احمد
بن محمد ... قال سمعت قاسم بن عثمان الخ

فصل بیان مین زیارت قبور کی اور اسکے بیان مین کہ مردے اپنی زیارت کرنیوالون کو جانتے اور اونکو دیکہتے ہین اور اونکو انس ہوتا ہے اور سلام کا جواب دیتے ہین

۱ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی آدمی کہ زیارت کرے
اپنے بہائی کے قبر کی اور اوسکے پاس بیٹہے مگر وہ انس پاتا ہے اور اوسپر رد کرتا ہے یعنی سلام کا جواب دیتا ہے یہانتک
کہ کہڑا ہو اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب القبور ۲ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جسوقت آدمی
کسی قبر پر گزرتا ہے جسکو پہچانتا ہے پہر اوسپر سلام کرتا ہے تو وہ اوسکو سلام کا جواب دیتا ہے اور اوسے
پہچانتا ہے اور جب کسی قبر پر گزرتا ہے جسکو نہین پہچانتا ہے پہر اوسپر سلام کرتا ہے تو وہ اوسکو سلام کا
جواب دیتا ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی الشعب ۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے
ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی شخص کہ اپنے مومن بہائی کی قبر پر گزر
کرے جسکو وہ دنیا مین پہچانتا تہا پہر اوسپر سلام کرتا ہے مگر وہ اوسکو پہچانتا ہے اور اوسکے سلام کا جواب
دیتا ہے اخرجہ ابن عبد البر فی الاستذکار والتمہید وصححہ عبد الحق ۴ ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی بندہ کہ اوسنے گزر کیا کسی شخص کی
قبر پر جسکو وہ دنیا مین پہچانتا ہے پہر اوسنے اوسپر سلام کیا مگر اوسنے اوسکو پہچانا اور اوسکے سلام کا جواب دیا

اخرجہ ابن ابی الدنیا فی القبور والصابونی فی المأتین ﴿۵﴾ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ابو رزین نے کہا یارسول اللہ میرا رستہ مردون پر ہے پس کیا کوئی کلام ہے جسکو مین کہون جب میرا گذر اونپر ہو فرمایا کہ السلام علیکم یا اہل القبور من المسلمین والمؤمنین انتم لنا سلف ونحن لکم تبع وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون ابو رزین نے کہا یارسول اللہ وہ سنتے ہین فرمایا سنتے ہین ولیکن جواب دینے کی طاقت نہین رکھتے ہین فرمایا ای ابو رزین کیا تو اس سے راضی نہین ہے کہ برابر اونکی گنتی کے فرشتے تجہپر درود وسلام کرین یعنے سلام کا جواب دین اخرجہ العقیلی ﴿ف﴾ اس سے معلوم ہوا کہ مردے زندون کا سلام سنتے ہین جواب کی طاقت نہین رکھتے اور پہلی حدیثون سے ثابت ہو چکا کہ وہ جواب دیتے ہین سو اس حدیث کے یہ معنی ہین کہ وہ ایسے جواب کی طاقت نہین رکھتے ہین جسکو زندہ سنلے ورنہ وہ سلام کا جواب اسطرح دیتے ہین کہ ہم نہین سنتے

زیارت کرنا عورت کا باپ اور خاوند کی قبر کو بغیر حجاب کے

حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ مین گہر مین داخل ہوتی اپنا کپڑا رکھدیتی اور کہتی کہ وہ تو میرے باپ اور خاوند ہین یعنے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اونکے ساتھہ عمر رضی اللہ عنہ دفن ہولئے تو مین اوس گہر مین داخل نہوئی مگر میرے کپڑے مجہپر کسے بندہے ہوتے بسبب حیا کرنے کے عمر رضی اللہ عنہ سے

اخرجہ احمد والحاکم

زیارت وسلام بر شہید

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مصعب بن عمیر پر گذر فرمایا جبکہ احد سے لوٹے تو اونپر اور اونکے اصحاب پر توقف فرمایا اور کہا مین گواہی دیتا ہون کہ تم زندہ ہو نزدیک اللہ کے پس تم اونکی زیارت کرو اونپر سلام کرو قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے نہین سلام کرتا ہے اونپر کوئی مگر وہ اوسپر رد کرتے ہین قیامت تک اخرجہ الطبرانی فی الاوسط +

دوست کی زیارت سے میت کو زیادہ تر انس ہوتا ہے

فی الاربعین الطائیۃ روی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال انس ما یکون

المیت فی قبرہ اذا زارہ من کان یحبہ فی دار الدنیا یعنی میت دنیا مین جس شخص سے محبت رکہتا تھا جب وہ اوسکی زیارت کرتا ہے تو اوس سے زیادہ تر انس ہوتا ہے *

علم موتی بزائرین روز جمعہ و روز شنبہ

محمد بن واسع رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ مردے اپنی زیارت کرنیوالون کو جانتے ہین جمعے کے دن اور ایک دن اوس سے پہلے اور ایک دن اوسکے بعد اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی الشعب ضحاک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جس شخص نے زیارت کی کسی قبر کی روز شنبہ کو قبل طلوع آفتاب تو میت کو اوسکی زیارت کا علم ہوتا ہے کسینے اونسے کہا یہ کیونکر ہے فرمایا کہ بسبب شرف روز جمعہ کے *

تنبیہ بیان مین عود روح کے طرف جسم کے اندر قبر کے

سبکی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ عود روح طرف جسم کے اندر قبر کے صحیح مین ثابت ہے سب مردون کے لئے فضلا عن الشہداء نظر صرف دو امر مین ہے ایک تو روح کے استمرار مین اندر بدن کے دوسرے اسمین کہ بدن روح سے زندہ ہوجاتا ہے جیسے کہ دنیا مین تہا یا بدن بدون روح کے زندہ ہوجاتا ہے اور روح وہان رہتی ہے جہان اللہ چاہے کہا کہ ملازمت حیات کی روح کو امر عادی ہے عقلی نہین ہے سو یہ بات کہ بدن بسبب روح کے زندہ ہوجاتا ہے مثل اوسکی حالت کے دنیا مین اوس قسم سے ہے جسکو عقل جائز رکہتی ہے پس اگر اسکے ساتہہ سمع صحت کو پہونچے تو اوسکا اتباع کیا جائیگا اور ایک جماعت علماء نے اسکا ذکر کیا ہے اور نماز موسی علیہ السلام کی قبر مین اسکی شہادت دیتی ہے کیونکہ نماز ایک زندہ جسم کو چاہتی ہے اور اسی طرح وہ صفات جو کہ بحق انبیاء علیہم السلام شب معراج مین ذکر کی گئی ہین وہ سب اجسام کی صفات ہین اور اوسکی حیات حقیقی ہونیسے یہ بات نہین لازم آتی ہے کہ اوسکے ہوتے ہوئی بدن ایسے ہوجاوین جیسے کہ دنیا مین تھے یعنی کہانی پینی وغیرہ صفات اجسام کی طرف محتاج ہون جنکو ہم مشاہدہ کرتے ہین بلکہ اونکے لئے ایک اور حکم ہے رہے ادراکات جیسے علم و سماع یعنے جاننا سننا سو بلاشک یہ شہداء کے لئے اور سب مردونکے واسطے ثابت ہے وقال غیرہ یعنی سبکی کے سوا اور لوگون نے کہا ہے کہ حیات شہداء مین اختلاف ہے کہ آیا حیات فقط روح کو ہے یا جسم کو مع روح کے بایں معنی کہ اوسکو بوسیدگی نہین ہوتی یہ دو قول ہوئے اور بیہقی

رحمہ اللہ نے کتاب الاعتقاد مین فرمایا ہے کہ انبیا علیہم السلام بعد اسکے کہ اونکی روحین مقبوض ہوئین اونکی روحین
طرف اونکے پہیر دیجاتی ہین سو وہ مثل شہدا رکے اپنے رب کے نزدیک زندہ ہین اور حافظ ابن القیم رحمہ اللہ
نے مسئلہ تزاور وتلاقی ارواح مین ذکر فرمایا ہے کہ ارواح دو قسم ہین ایک منعم دوسری معذب سو معذب تو زیارت
وملاقات سے مشغول ہین سبب اپنے حال مین گرفتار ہین اونکو اتنی فرصت کہان کہ کسی کی ملاقات
وزیارت کرین اور جو روحین منعم عیش وآرام مین ہین چھوٹے پہرتے ہین قید نہین ہین وہ ملتے جلتے ہین اور جو کچہ
اونسے دنیا مین ہوا ہے یا اہل دنیا سے ہوتا ہے اوسکا مذاکرہ کرتے ہین ایسا ہر روح اپنے رفیق کے ساتھ
ہے جو کہ اوس جیسے عمل پر ہے اور روح پر فتوح ہمارے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفیق اعلی مین ہے
اسلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من
النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا اور یہ معیت
ثابت ہے دار دنیا ودار برزخ مین اور دار جزا مین اور آدمی ان تینون گہرون مین اوسی کے ہمراہ ہوگا جس سے
وہ محبت رکہتا تہا انتہی شیذلہ نے کتاب البرہان فی علوم القرآن مین کہا ہے کہ اگر کوئی کہے کہ اللہ تعالی کا
قول ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء سو مردے زندے کیونکر ہوتے
ہین تو ہم کہین گے جائز ہے کہ اللہ اونکو اونکی قبرون مین زندہ کردے اور اونکی روحین ایک جزر مین اونکے اجزار
سے ہون کہ اوس جزر کی وجہ سے سارا بدن نعیم ولذت کا احساس کرے جیسے کہ دار دنیا مین زندے کا سارا
بدن برودت یا حرارت کا احساس کرتا ہے جو کہ ایک جزر مین اوسکے اجزار بدن سے ہوتی ہے اور یہ بھی کہا ہے
کہ مراد حیات سے یہ ہے کہ اونکے جسم قبور مین بوسیدہ نہین ہوتے نہ اونکے جوڑ پیوند جدا جدا ہوتے ہین سو وہ مثل
زندون کے ہین اپنی قبور مین اور ابو حیان نے اپنی تفسیر مین کہا ہے کہ لوگون نے اس حیات مین اختلاف
کیا ہے ایک قوم نے کہا کہ معنی حیات کے یہ ہین کہ اونکی روحین باقی رہتی ہین نہ جسم اونکے کیونکہ ہم فساد وفنا
اجسام کو مشاہدہ کرتے ہین دوسرے اس طرف گئے ہین کہ شہید حی الجسد والروح ہے یعنی اوسکی روح وجسم
دونون زندہ ہین اور ہمارا عدم شعور اسمین قادح نہین ہے پس ہم اونکو صفت اموات پر دیکہتے ہین اور وہ
زندے ہین جیسا کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے وتری الجبال تحسبہا جامدۃ وہی تمر مر السحاب

یعنی تم تو پہاڑون کو ٹہیرا ہوا دیکہتے ہو اور وہ بادل کی طرح چلے جاتے ہین اور جیسے تو سوتے ہوئے کو دیکہتا ہے کہ وہ اپنی ہیئت پر سوتا ہے حال آنکہ وہ خواب مین ایسی چیز دیکہ رہا ہے جس سے اوسکو لذت ملتی ہے یا ایذا پاتا ہے مین کہتا ہون اور اسی لئے اللہ تعالی نے فرمایا ہے احیاء و لکن لا تشعرون سو اس قول سے مومنین کو مخاطب کر کے اسپر آگاہ کیا کہ وہ اس حیات کو مشاہدہ و حس سے ادراک نہین کر سکتے ہین اور اسی وجہ سے شہید اپنے غیر سے تمیز ہوتا ہے اور اگر فقط روح ہی کی حیات مراد ہو تو شہید کو غیر شہید سے تمیز حاصل نہو گا اسلئے کہ اور مردے بہی اس بات مین شہید کے شریک ہین اور اسلئے کہ سارے مومنین کو ہر روح کی حیات کا علم ہے سو و لکن لا تشعرون کے کچہہ معنی نہونگے اللہ سبحانہ کبہی اپنے بعض اولیاء کو اسکا کشف کر دیتا ہے وہ اسکا مشاہدہ کرتے ہین

کشف حال شہید براے بعض اولیاء

سہیلی نے دلائل النبوۃ مین بعض صحابہ سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے کسی جگہہ مین کہودا ایک طاق کہل گیا ناگاہ ایک شخص تخت پر بیٹہا ہوا ہے اور اوسکے آگے ایک قرآن شریف ہے اوسمین پڑہ رہا ہے اور آگے اوسکے ایک سبز چمن ہے یہ واقعہ احد مین تہا اور اونہون نے جان لیا کہ وہ شخص شہداء سے ہے اسلئے کہ اونہون نے اوسکے چہرے کے ایک جانب مین زخم دیکہا اس قصے کو ابو حبان نے بہی ذکر کیا ہے اسکے مثل امام یافعی رضی اللہ عنہ نے بہی چند حکایتین روض الریاحین مین ذکر فرمائی ہین حکایت بعض صالحین نے کہا کہ مینے ایک عابد آدمی کے لئے قبر کہودی اور اوسکی لحد بنائی مین لحد کو برابر کر رہا تہا کہ اتنے مین اوسکے پاس والی قبر کی لحد سے ایک اینٹ گر پڑی مینے دیکہا تو ناگاہ ایک بوڑہا آدمی قبر مین بیٹہا ہوا ہے اوسپر سفید کپڑے ہین وہ کہڑکہڑاتے ہین اور اوسکی گود مین ایک مصحف ہے سونے کا سونے سے لکہا ہوا اور وہ اوسمین پڑہ رہا ہے اوسنے میری طرف اپنا سر اوٹہایا اور کہا کیا قیامت قایم ہو گئی اللہ تعالی تجہپر رحم کرے مینے کہا نہین کہا تو پہر اینٹ کو اوسکی جگہہ مین رکہدے اللہ تجہے عافیت مین رکہے پہر مینے اوسکو رکہدیا حکایت امام یافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مجہے ایک ثقہ گورکن سے روایت پہونچی ہے کہ اوسنے ایک قبر کہودی اوسمین ایک آدمی پر مطلع ہوا کہ وہ اپنے تخت پر بیٹہا ہوا ہے اور اوسکے ہاتہہ مین ایک مصحف ہے اوسمین پڑہ رہا ہے

اور اوسکے نیچے ایک نہر جاری ہے اوسکو غش آگیا پہر وہ قبر سے نکالا گیا لوگون کو نہین معلوم ہوا کہ اوسے کیا
پہونچا اوسکو تیسرے دن ہوش آیا **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ نے شیخ نجم الدین اصبہانی سے نقل
کیا ہے کہ وہ ایک آدمی کے دفن مین حاضر ہوئے تلقین کرنیوالا بیٹھا تلقین کرنے لگا اونہون نے میت کو
کہتے سنا کیا تم تعجب نہین کرتے مردے سے کہ وہ زندے کو تلقین کرتا ہے **حکایت** ابن رجب رحمہ اللہ تعالی فرماتے
ہین کہ ہمارا طریق مراد بن جمیل سے روایت کی گئی ہے مراد کہتے ہین کہ ابو المنیر نے کہا کہ مینے مثل معافی بن
عمران کے نہین دیکھا اور اونکا فضل ذکر کیا کہا کہ مجھے میرے بعض اخوان نے حدیث کی کہ نام معافی بن عمران
کے پاس آیا تلقین کرنے کو بعد اسکے کہ وہ دفن ہو چکے تہے سو مینے اوسکو سنا کہ اونکی قبر مین تلقین کرتا تہا اور
کہتا تہا لا الہ الا اللہ تو معافی کہتے تہے لا الہ الا اللہ **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ محب اللہ طبری سے حکایت
کرتے ہین کہ وہ مقبرۂ زبید مین ہمراہ شیخ اسمعیل حضرمی رضی اللہ عنہ کے تہے محب کہتے ہین کہ شیخ نے مجھسے
کہا ای محب الدین تو کلام موتی کے ساتھ ایمان رکھتا ہے مینے کہا کہ ہان کہا صاحب اس قبر کا مجھسے کہتا ہے کہ مین
جنت کے حشو سے ہون **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ شیخ اسمعیل مذکور سے حکایت کرتے ہین کہ بعض مقابر
مین پر اونکا گذر ہوا تو وہ بہت روئے اور اونپر حزن طاری ہوا پہر بہت ہنسے اور اونپر سرور طاری ہوا کسی نے
اسکا سوال کیا تو فرمایا کہ میرے لیے اس قبرستان کا حال کشف ہوا مینے اونکو دیکہا تو وہ عذاب کیے جاتے
تہے مین رو دیا پہر مینے اللہ تعالی سے زاری کی اونکے حق مین تو مجھسے کہا گیا کہ ہمنے تیری شفاعت اونکے
حق مین قبول کی اس قبر والے نے کہا کہ مین بہی اونکے ساتھ ہون ای فقیہ اسمعیل مین فلان ڈومنی ہون
مینے کہا تو بہی اونکے ساتھ ہے سو مین اسلیے ہنسا **حکایت** شیخ عبد الغفار حکایت کرتے ہین وحید
مین کہ مجھسے قاضی بہاء الدین بن صاحب شرف الدین فائزی نے خبر دی کہ شیخ معین الدین جبرئیل راہ مین
اونکے ساتھ مرنے سے پہلے اسکے کہ قاہرہ مین داخل ہون کہتے ہین کہ جسوقت ہم دروازے کے نزدیک پہونچے
اور وہ لوگ شہر مین ہیبت کے داخل ہونیکو منع کرتے تہے تو شیخ نے اپنی انگلی اور اپنا ہاتہہ اوٹہایا پہر قفل
ہو گئے **حکایت** شیخ عبد الغفار حکایت کرتے ہین کہ مجھسے ایک فقیہ نے ایک شخص سے حدیث کی کہ
اوسنے ایک جوان کے ساتھ فاحشہ کرنا چاہا ایک تربت مین اندر قرافہ کے تو اس جوان نے اوس سے کہا

والدین کبھی اسکے اللہ کی نافرمانی نہ کرونگا اسلئے کہ مینے ایک بار یہ فعل کیا تو قبر شق ہوگئی اور میت نے کہا کیا تم اللہ تعالی سے نہین شرماتے **حکایت** شیخ عبد الغفار حکایت کرتے ہین کہ مجھسے زین الدین بوشنجی نے فقیہ عبد الرحمن نویری سے حکایت کی کہ وہ جسوقت منصورہ مین تھے اور مسلمانون کو قید کرلیا تھا اور فقیہ عبد الرحمن قرآن پڑھ رہے تھے پس یہ آیت پڑھی ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون جب فقیہ عبد الرحمن یار یگئے تو اونکے پاس ایک فرنگی حاضر ہوا اور اوسکے ہاتھ مین برچھی تھی اوسنے برچھی سے اونکو مارا اور کہا قسیس مسلمین تو ہی کہتا تھا کہ تمہارے رب نے کہا ہے کہ تم رزق دیئے جاتے ہو کہان ہے وہ تو فقیہ نے اپنا سر اوٹھایا اور کہا زندہ ہے قسم ہے رب کعبہ کی اس کلمے کو دو بار کہا فرنگی اپنے گھوڑے سے اوتر پڑا اور اونکے موہنہ کا بوسہ لینے لگا اور اپنے غلام کو حکم دیا کہ اونکو اوسکے ساتھ شہر کی طرف اوٹھا لیجا سے **حکایت** شیخ ابو سعید خراز رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین مکہ مین تھا مینے باب بنی شیبہ مین ایک جوان کو مرا ہوا دیکھا جب مینے اسکی طرف نظر کی تو اوسنے میرے روبرو تبسم کیا اور مجھسے کہا ای ابو سعید کیا تو نے نہ جانا کہ احبا احیا رہین گو وہ مرگئے وہ تو ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف نقل کرتے ہین ذکرہ القشیری فی رسالتہ بسندہ **حکایت** قشیری رحمہ اللہ نے شیخ ابو علی رودباری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے ایک فقیر کو لحد مین رکھا جب اوسکے کفن کا سر کھولا اور اوسکو مٹی پر رکھا تاکہ اللہ اوسکی غربت پر رحم کرے تو اوسنے میرے لئے اپنی دو آنکھین کھولدین اور مجھسے کہا تذللنی بین یدی المنی تو شیخ نے کہا یا سیدی احیاۃ بعد الموت کہا ہان مین زندہ ہون اور ہر محب اللہ کا زندہ ہے لانصرنک بجاہی غدا یا رودباری یعنی قیامت کو مین ضرور اپنی جاہ سے تیری مدد کرونگا **حکایت** قشیری رحمہ اللہ نے بعض صالحین سے نقل کیا ہے کہ وہ کفن چور تھے ایک عورت مری لوگون نے اوسپر نماز پڑھی اور اس نباش نے بھی نماز پڑھی تاکہ قبر کو پہچان لے جب رات ہوئی تو اوسکی قبر کو کھودا عورت نے کہا سبحان اللہ رجل مغفور یاخذ کفن مغفورۃ یعنی تعجب ہے کہ مرد مغفور عورت مغفورہ کا کفن لیتا ہے وہ شخص کہتا ہے مینے کہا یہ مانا کہ تیری مغفرت کی گئی مین کیونکر مغفور ہوا اوسنے کہا کہ اللہ نے میری مغفرت فرمائی اور اون سب کی جنہون نے مجھپر نماز پڑھی

بوشنجی

سونو نے مجہپر نماز پڑہی پہر اوس عورت کو چہوڑ دیا اور ہٹی ویسی ہی کردی پہر توبہ کی اور اوسکی توبہ اچہی ہوئی حکایت
قشیری رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ابراہیم بن شیبان نے کہا کہ ایک جوان حسن الارادہ میرے ہمراہ رہا اور وہ مرگیا میرا
دل اوسکے ساتہہ مشغول ہوا اور مین خود اوسکے غسل کا متولی ہوا مینے خوف کے مارے اوسکے بائین
ہاتہہ سے شروع کیا اوسنے مجہسے بایان لیلیا اور داہنا ہاتہہ دیا مینے کہا صدقت یا بنی یعنی بیٹا تو
سچ کہا مینے ہی غلطی کی ذکرہ فی الرسالۃ بسندہ عن ابراہیم حکایت ابو یعقوب سوسی رضی
عنہ فرماتے ہین مینے ایک مرید کو نہلایا اوسنے میرا انگوٹہا پکڑ لیا اور وہ تختہ پر تہا مینے کہا بیٹا میرا ہاتہہ
چہوڑ دے مین جانتا ہون کہ تو مردہ نہین ہے وہ تو ایک نقل ہے پہر اوسنے میرا ہاتہہ چہوڑ دیا ذکرہ القشیری
بسندہ حکایت ابو یعقوب سوسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مکے مین ایک مرید میرے پاس آیا کہا ای استاد
مین کل ظہر کے وقت مرونگا سو تم یہ دینار لو آدہے مین قبر کہدوانا اور آدہے مین کفنا دینا جب کل کا دن ہوا
اور ظہر کا وقت آیا تو وہ شخص آیا اور طواف کیا پہر دور چلا گیا اور مرگیا جبکہ مینے اوسکو لحد مین رکہا تو اوسنے اپنی
دونون آنکہین کہولین مینے کہا کیا موت کے بعد زندگی ہے کہا مین زندہ ہون اور ہر محب اللہ کا زندہ ہے
ذکرہ القشیری حکایت قشیری رحمہ اللہ فرماتے ہین مینے اوستاد ابو علی دقاق کو کہتے سنا کہ ایک
دن ابو عمرو بیکندی کا گذر ایک کوچے پر ہوا دیکہا کہ کچہہ لوگ ایک جوان کے نکالنے کا ارادہ کرتے ہین
بسبب اوسکے فساد کے اور اوسکی مان رو رہی ہے ابو عمرو نے لوگون سے شفاعت کی اور کہا کہ تم
اس بار تو اوسے میرے سبب سے بخشدو کئی دن بعد انہون نے اوسکی مان کو دیکہا اوسکا حال پوچہا تو
اوسنے کہا کہ وہ مرگیا اور مجہے وصیت کرگیا کہ تو میرے مرنے کی پڑوسیون سے خبر نہ کرنا تا کہ وہ شماتت نہ کرین
اور جب تو مجہے دفن کردے تو میری شفاعت میرے رب سے کرنا اوسکی مان کہتی ہے کہ مینے ایسا ہی کیا جب مین
اوسکے سر قبر سے چلی تو مینے اوسکی آواز سنی کہ وہ کہتا ہے کہ امان تو چلی جا مینے رب کریم پر قدوم کیا حکایت
ابو محمد بن نجار کہتے ہین کہ مینے ایک میت کو نہلایا مین اوسے نہلا رہا تہا کہ اوسنے دونون آنکہین کہولدین پہر اوسنے
میرا ہاتہہ پکڑ لیا اور کہا یا ابا محمد احسن الاستعداد لہذا المصرع یعنی ای ابو محمد تو اس پچہڑنے کے لئے اچہی طرح سے
تیاری کر ذکرہ ابن النجار فی تاریخہ عن ابی محمد وکان من اصحاب المروزی وکان الخلال القید

وبفضلہ حکایت امام یافعی رضی اللہ عنہ کفایۃ المعتقد میں فرماتے ہیں کہ ہمکو بعض اخیار نے بعض صالحین سے خبر دی کہ وہ بعض اوقات اپنے والد کی قبر پر جاتے اور اونکے ساتھ باتچیت کرتے تھے حکایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گذر بقیع پر ہوا کہا السلام علیکم یا اہل القبور ہمارے یہاں کا اخبار یہ ہے کہ تمہاری عورتوں نے نکاح ہوگئے اور تمہارے گھر بس گئے اور تمہارے مال متفرق ہوگئے تو ایک ہاتف نے اونکو جواب دیا ای عمر بن خطاب ہمارے یہاں کا اخبار یہ ہے کہ جو ہمنے آگے بھیجا وہ ہمنے پالیا اور جو ہمنے خرچ کیا اوسکا ہمنے نفع پایا اور جو ہمنے پیچھے چہوڑا اوسکا ہمنے نقصان کیا اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب القبور بسند فیہ متہم حکایت متہم

سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم مقابر مدینہ میں داخل ہوئے ہمراہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے اونہوں نے ندا کی یا اہل القبور السلام علیکم ورحمۃ اللہ تم ہمکو اپنے اخبار بتاتے ہو یا یہ چاہتے ہو کہ ہم تمکو خبر دیں سعید کہتے ہیں ہمنے ایک آواز سنی وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا امیر المومنین تم ہمکو خبر دو جو کچہہ ہمارے بعد ہوا حضرت امیر نے فرمایا کہ تمہاری بی بیوں کا تو نکاح ہوگیا اور تمہارے مال بٹ گئے اور اولاد تمہاری زمرہ یتامی میں حاشر ہوئی اور مکان جسکو تمنے مضبوط بنایا تھا اوسمیں تمہارے دشمن بس گئے یہ تو ہمارے یہاں کا اخبار ہے اب تم اپنے یہاں کا اخبار بتاؤ ایک میت نے اونکو جواب دیا کہ کفن پارہ پارہ ہوگئے اور بال بکہر گئے چمڑے ریزہ ریزہ ہوگئے آنکہیں بہہ کر گالوں پر آگئیں نتہنوں میں سے پیپ بہہ رہی ہے اور جو ہمنے آگے بہیجا اوسکو پایا اور جو پیچھے چہوڑا اوسکا نقصان کیا اور ہم اپنے اعمال میں گرو ہیں اخرجہ الحاکم فی تاریخ نیسابور والبیہقی وابن عساکر فی تاریخ دمشق بسند فیہ من یجہل

حکایت یونس بن ابی الفرات کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے قبر کہودی دہوپ بچنے کے لئے اوسمیں بیٹہہ گیا ایک سرد ہوا آئی اوسکی پیٹہہ کو لگی اسنے نظر کی تو ناگاہ ایک چہوٹا سوراخ تہا اوسکو اپنی انگلی سے کشادہ کیا ناگاہ ایک قبر تہی اوسمیں مدبصر تک دیکہا اور ناگاہ ایک بوڑہا آدمی خضاب کئے ہوئے تہا گویا مشاطہ اون نے ابہی اوس سے اپنے ہاتہوں کو اوٹہایا ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا فی القبور

سماع رد سلام از قبر شہید

حکایت عطاف بن خالد رضی اللہ کہتے ہیں کہ مجہے میری خالہ نے حدیث کی کہ میں ایک دن قبور شہدا

کی طرف سوار ہوئی اور وہ ہمیشہ اونکے پاس جایا کرتی تھیں کہتی ہیں کہ میں قبر حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس اوتری
اونکے نزدیک نماز پڑھی اور وادی میں نہ کوئی پکارنے والا تھا نہ کوئی جواب دینے والا جب میں نماز سے فارغ
ہوئی تو میں نے کہا السلام علیکم رد سلام یعنی جواب سلام کو میں نے سنا کہ وہ زمین سے نکلتا ہے میں اوسے پہچانتی
ہوں جیسے یہ پہچانتی ہوں کہ اللہ نے مجھے پیدا کیا اور جیسے رات دن کو پہچانتی ہوں میرا ایک رونگٹا
کھڑا ہو گیا اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب من عاش بعد الموت والبیہقی فی الدلائل
۲ عطاف بن خالد مخزومی کہتے ہیں کہ عبدالاعلی بن عبداللہ بن ابی فروہ نے اپنے باپ سے مجھے یہ حدیث کی
کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبور شہدا کی احد میں زیارت کی فرمایا الٰہی بیشک تیرا بندہ اور تیرا نبی گواہی
دیتا ہے کہ یہ شہید ہیں اور جو کوئی انکی زیارت کریگا اور انپر سلام کریگا تو وہ اوسپر رد کرینگے قیامت تک
۳ حکایت عطاف کہتے ہیں اور مجھے میری خالہ نے حدیث کی کہ اونہوں نے قبور شہدا کی زیارت کی کہا
نہیں تھے میرے ساتھ مگر دو غلام کہ میری سواری کی حفاظت کریں میں نے اونپر سلام کیا تو رد سلام کو سنا
اور کہا کہ ہم تمکو پہچانتے ہیں جیسے بعض ہمارا بعض کو پہچانتا ہے کہا کہ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے
اور میں نے کہا ای غلام میرے خچر کو مجھسے قریب کر دے پھر میں سوار ہو گئی اخرجہ الحاکم وصححہ
والبیہقی فی الدلائل من طریق العطاف ۴ واقدی کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم ہر سال شہدا احد کی زیارت فرماتے تھے اور جب گھاٹی پر پہونچتے تو اپنی آواز کو بلند کرتے فرماتے
سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ اسی طرح ہر سال کرتے پھر عمر
بن خطاب رضی اللہ عنہ پھر عثمان رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اونکے پاس آتیں اور دعا کرتیں اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اونپر سلام کرتے پھر اپنے اصحاب
پر متوجہ ہوتے پس کہتے تم کیوں نہیں سلام کرتے ایسی قوم پر جو کہ تمپر رد سلام کرتے ہیں اور رفاعہ خزاعیہ
کہتی ہیں کہ میں نے اپنے آپکو دیکھا اور آفتاب قبور شہدا میں غروب ہو چکا تھا اور میرے ساتھ میری
بہن تھی میں نے اوس سے کہا آ قبر حمزہ رضی اللہ عنہ پر سلام کریں اوس نے کہا ہاں پھر ہم اونکی قبر پر ٹھیرے
میں نے کہا السلام علیک یا عم رسول اللہ ہم نے ایک کلام سنا کہ ہمپر رد کیا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہا کہ

ہمارے قریب کوئی آدمی نہ تھا اخرجہ البیھقی ۵ حکایت ہاشم بن محمد عمری کہتے ہین کہ مدینے مین دن جمعے کے درمیان طلوع فجر و آفتاب کے مجھے میرے باپ سے طرف زیارت قبور شہدا کے لیا مین اونکے پیچھے چلتا تھا جب وہ قبرون تک پہونچے تو اپنی آواز بلند کی پھر کہا سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار کہتے ہین کہ اونکو جواب دیا گیا وعلیک السلام یا ابا عبد اللہ میرے باپ نے میری طرف التفات کیا کہا بیٹا تو نے جواب دینے والا ہے کہا نہیں تو اونہون نے میرا ہاتھ پکڑا مجھے اپنے داہنی طرف کیا پھر دوبارہ اونپر سلام کیا پھر جب وہ اونپر سلام کرتے تو جواب پاتے یہانتک کہ تین بار کیا پس میرے باپ سجدے مین گرے شکر اللہ عزوجل قال البیھقی اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ قال سمعت ابا یعلی حمزۃ بن محمد العلوی سمعت ھاشم الخ

ضرب دف بر سر شہید

حکایت عبد الواحد بن زیاد رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم ایک غزوے مین تھے جب ہم متفرق ہوئے تو ہمنے ایک آدمی کو ہمارے اصحاب سے گم پایا ہمنے اوسے تلاش کیا تو اوسے ایک نیستان مین مقتول پایا اوسکے گرد کئی لڑکیان اوسکے سرپر دف بجا رہی تھین جب ہم قریب ہوئے تو وہ متفرق ہوگئین پھر ہمنے اونکو نہ دیکھا اخرجہ ابن ابی الدنیا ×

سماع اذان از قبر مطہر و منور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابن سعد نے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ زمانہ جنگ حرہ مین ملازم مسجد نبوی تھے اور لوگ لڑ رہے تھے کہتے ہین کہ جب نماز کا وقت آتا تو مین اذان سنتا تھا کہ طرف سے قبر نبوی کے نکلتی تھی ۲ ابو بکر بن محمد رحمہ اللہ کہتے ہین کہ جب زمانہ جنگ حرہ کا ہوا تو مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تین دن اذان موقوف رہی اور لوگ حرہ کی طرف نکلے اور سعید بن مسیب مسجد مین بیٹھے رہے سعید نے کہا کہ مجھے وحشت ہوئی اور مین قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوگیا جب ظہر کا وقت آیا تو مینے قبر شریف سے اذان سنی مینے دو رکعتین پڑھین پھر اقامت سنی تو ظہر کی نماز پڑھی پھر مین بیٹھ گیا یہانتک کہ عصر کی نماز پڑھی جبکہ قبر شریف مین

اذان سُنی پھر اقامت سُنی پھر میں اذان و اقامت قبر شریف میں سنتا رہا یہانتک کہ تین دن گزر گئے اور لوگ نماز کو گئے اور لوگ مسجد میں داخل ہوئے اذان کہنے والے لوٹ آئے پھر اذان دی پھر میں نے اذان سنی کو قبر شریف میں کان رکھا تو میں نے اذان سنی قال الزبیر بن بکار فی اخبار المدینة حدثنی محمد عن عبد العزیز بن محمد وغیرہ عن بکر بن محمد الحزمی سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ حرہ کی راتوں میں سوا میرے مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کوئی نہ تھا وقت نماز کا نہیں آتا تھا مگر سُنتا اذان کو قبر شریف سے سنتا پھر آگے بڑھتا اقامت کہتا اور نماز پڑھتا اور اہل شام گروہ گروہ داخل ہوتے کہ اس شیخ مجنون کو دیکھو اخرجہ ابو نعیم فی دلائل النبوۃ من وجہ آخر عن سعید ۱۲

سماع جواب اذان از قبر و سماع آمین و آوہ

یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ایک گورکن نے کہا کہ ان قبروں میں سے جو کچھ میں نے سنا اوس میں سے زیادہ تر عجیب یہ بات ہے کہ میں نے ایک قبر سے آمین سنی مثل آمین مریض کے اور ایک قبر سے سنا کہ موذن اذان دیتا ہے اور میت قبر سے اوسکا جواب دیتا ہے اخرجہ اللالکائی فی السنۃ ۱۲ لالکائی نے حارث بن اسد محاسبی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ میں قبرستان میں تھا میں نے ایک قبر سے دوبار آوہ من عذاب اللہ سنا

کلام سر مبارک حضرت امام حسین علیہ السلام

منہال بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ واللہ میں نے امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر دیکھا جس وقت کہ وہ اوٹھایا گیا اور میں دمشق میں تھا اور آگے سر مبارک کے ایک شخص سورۂ کہف پڑھتا جاتا تھا یہانتک کہ اس قول پر پہونچا ام حسبت ان اصحاب الکہف والرقیم کانوا من آیاتنا عجبا کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سر کو تیز زبان کے ساتھ ناطق کیا کہا اعجب من اصحاب الکہف قتلی وحملی یعنی میرا قتل اور میرا اوٹھانا اصحاب کہف سے بھی زیادہ تر عجیب ہے اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ بسندہ من طریق الاعمش

شہید کا سورۂ یٰس پڑھنا

تاریخ حافظ ذہبی رحمہ اللہ میں لکھا ہے کہ امام حدیث احمد بن نصر خزاعی رضی اللہ عنہ کو واثق نے طرف مخلوق ہونے قرآن کے بلایا اونہوں نے انکار کیا تو اونکی گردن ماری اور اونکے سر کو بغداد میں سولی پر چڑھایا

اور سر پر ایک شخص مقرر کیا کہ اوسکی حفاظت کرے اور اوسے قبلے سے پہیر دے ساتہہ نیزے کے موکل نے
ذکر کیا کہ اوسنے رات مین سر کو دیکہا کہ اوسکا موتہہ قبلے کی طرف پہر جاتا ہے اور تیز زبان سے سورۂ لیس پڑہتا
ہے ذہبی رحمہ کہتے ہین کہ یہ حکایت کئی وجہ سے روایت کی گئی ہے اسکے طرق مین سے ایک وہ طریق ہے
جسکو خطیب نے ابراہیم بن اسمعیل بن خلف سے روایت کیا ہے **حکایت** ابراہیم کہتے ہین کہ میرے ماموں
احمد بن نصر جبکہ محنت مین مارے گئے اور سولی دئے گئے تو مجھے خبر دیگئی کہ اونکا سر قرآن پڑہتا ہے مین گیا اور
اونکے قریب شب باش ہوا جب آنکہون نے آرام کیا تو مینے سنا کہ سر یہ آیت پڑہ رہا ہے الم احسب الناس
ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون میرے بدن پر رونگٹے کہڑے ہو گئے *

غیب سے بات کا جواب دینا

حکایت یحیی بن ایوب خزاعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے ایک شخص سے سنا وہ ذکر کرتا تہا کہ حضرت عمر رضی اللہ
کے زمانہ مین ایک جوان عابد تہا اوسنے مسجد کو لازم پکڑا تہا حضرت عمر کو وہ بہت پسند تہا اوسکا ایک بوڑہا
باپ تہا وہ جوان جبکہ عشا کی نماز پڑہ چکتا تو اپنے باپ کی طرف جاتا اوسکا رستہ ایک عورت کے دروازے
پر سے تہا وہ عورت اوسپر مفتون ہوگئی اوسکی راہ پر کہڑی ہوتی ایک رات جوان کا گزر اوسپر ہوا وہ اوسکو بہکاتی رہی
یہانتک کہ وہ اوسکے پیچہے ہو لیا جب دروازے پر پہونچا تو وہ عورت داخل ہوگئی اور یہ بہی داخل ہونے لگا
کہ اسنے اللہ کو یاد کیا اور یہ آیت اوسکی زبان پر متمثل ہوگئی ان الذین اتقوا اذا مسھم طائف من
الشیطان تذکروا فاذا ھم مبصرون جوان غش کہا کر گر پڑا اوس عورت نے اپنی لونڈی کو بلایا دونون
نے ایک دوسرے کی مدد کی اوسکو اوٹہا کر اوسکے دروازے پر ڈال دیا ادہر تو یہ ہوا اودہر باپ کے پاس آنے
مین دیر ہوئی تو اسکی طلب مین باپ نکلا ناگاہ وہ دروازے پر بیہوش پڑا تہا باپ نے اپنے بعض گہر والون
کو بلایا اوسے اوٹہا کر گہر کے اندر لیگئے اوسے ہوش نہ آیا یہانتک کہ رات گئی جتنی کہ اللہ نے چاہی اوسکے
باپ نے کہا بیٹا تجہے کیا ہوا کہا خیر ہے کہا مین تجہسے پوچہتا ہون پہر اوسنے قصہ بیان کر دیا کہا بیٹا کونسی
آیت تہی جسکو تونے پڑہا اوسنے وہی آیت پڑہی جو پہلے پڑہی تہی پہر غش کہا کر گر پڑا اوسے ہلایا تو وہ مردہ
تہا پہر اوسکو نہلایا نکالا رات کو دفن کر دیا جب صبح ہوئی تو یہ خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہونچائی گئی عمر اوسکے

باپ کے پاس تشریف لائے اوسکی تعزیت کی اور فرمایا تو نے مجھے خبر کیون نہین کی کہا ای امیر المومنین رات کا
وقت تھا حضرت عمر نے فرمایا ہمکو اوسکی قبر پر لیچلو — اور اونکے ہمراہی قبر پر آئے فرمایا ای فلان ولمن خاف
مقام ربہ جنتان جوان نے قبر کے اندر سے اونکو جواب دیا یا عمر قد اعطانیہما ربی فی الجنۃ
مرتین اخرجہ ابن عساکر من طریق ابی صالح کاتب اللیث عن یحیی ؂

کلام میت وحسرت بر عمل صالح

حکایت ابن مینا رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین قبرستان مین گیا اور دو رکعتین پڑہین پہر طرف ایک قبر کے
لیٹ گیا واللہ بیشک مین بیدار تھا کہ مینے ایک قائل کو قبر مین کہتے سنا کہ تو اوٹھ تو نے مجھے ایذا دی کیونکہ
تم عمل کرتے ہو اور جانتے نہین اور ہم جانتے ہین اور عمل نہین کرسکتے واللہ یہ بات کہ مین مثل تیرے دو رکعتین
کے پڑہون مجھے دنیا ومافیہا سے محبوب تر ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی دلائل النبوۃ
من طریق المعتمر بن سلیمان عن ابیہ عن ابی عثمان النہدی عن ابن مینا ؂ حکایت
یونس بن حلبس دمشق مین مقابر پر سے گذر کیا کرتے تھے جمعے کے دن سویرے چلے ایک قائل کو سنا کہ کہتا
ہے یہ یونس بن حلبس سویرے چلا لوگ ہر مہینے حج وعمرہ کرتے ہین پانچ نمازین پڑہتے ہین تم عمل کرتے ہو اور جانتے
نہین ہو اور ہم جانتے ہین اور عمل نہین کرسکتے یونس نے پہر کر دیکہا سلام کیا اونہون نے رد سلام نہ کیا
انہون نے کہا سبحان اللہ مین تمہارا کلام سنتا ہون اور تمپر سلام کرتا ہون تم رد سلام نہین کرتے اونہون
نے کہا ہان ہمنے تیرا کلام سنا ولیکن رد سلام ایک حسنہ ہے اور ہمارے درمیان اور درمیان حسنات وسیئات
کے حیلولت کی گئی ہے اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ من طریق عمرو بن واقد عن یونس ؂ حکایت
اوزاعی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ میسرہ بن حلبس مقابر باب توما پر گذرے او ایک شخص اونکو کہینچتا جاتا تھا وہ نابینا
ہو گئے تھے اونہون نے کہا السلام علیکم اہل القبور انتم لنا سلف ونحن لکم تبع فرحمنا
اللہ وایاکم وغفر لنا ولکم وکان قد صرنا الی ما صرتم الیہ سلام ہے تمپر ای اہل قبور تم ہمارے
سلف ہو اور ہم تمہارے تابع ہین اللہ ہمپر تمپر رحم کرے او تمکو ہمکو بخشے اور گویا ہم اوس طرف جا چکے
جسطرف تم گئے ہو اللہ نے اونمین سے ایک آدمی کی روح کو رد کیا او سنے اونکو جواب دیا کہا خوشی ہو تمکو

اہل دنیا جسوقت کہ تم مہینہ مین چار بار حج کرتے ہو میسرہ نے کہا کہ ہر اللہ تجہپر رحم کرے اوسنے کہا طرف جمعہ کے کیا تم نہین جانتے ہو کہ وہ ایک حج مبرور متقبل ہے میسرہ نے کہا تمنے جو آگے بہیجا اوسکا بہتر کیا ہے کہا استغفار اور ہماری راہون بند ہو گئی سو نہ کسی حسنہ مین بڑہے نہ کسی سیئہ مین کمی ہوا اخرجہ ابن عساکر

حاضر ہونا شہدا کا جنازہ عمر بن عبد العزیز مین اور پہونچا دینا اپنے زندہ دوست کا اوسکے وطن مین

حکایت عمیر بن جبان سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ زمانہ بنی امیہ مین اور آٹہہ آدمی اور میرے ساتہہ قید کئے گئے ہمکو پادشاہ روم کے حضوری مین لیگئے اوسنے میرے ہمراہیون کو حکم دیا اونکی گردنین مارنگیئن پہر مین پیش کیا گیا تاکہ میری گردن ماری جاوے ایک بطریق بادشاہ کی طرف کہڑا ہوا اوسکا سر اور پاؤن چومتا رہا اور اوس سے طلب کرتا رہا یہانتک کہ بادشاہ نے مجہکو اوسے بخشدیا وہ مجہے اپنے گہر کی طرف لیگیا اوسنے ایک اپنی بیٹی خوبصورت کو بلایا پہر مجہسے کہا یہ میری بیٹی ہے مین اس سے تیرا نکاح کردونگا اور اپنا مال تجہے بانٹ دونگا اور میرا رتبہ جو کہ بادشاہ سے ہے وہ تو دیکہہ ہی چکا ہے تو میرے دین مین داخل ہو جا تاکہ مین تیرے ساتہہ یہ کرون مینے کہا کہ مین جورو کے اور دنیا کے لئے اپنا دین نہ چہوڑونگا پہر وہ کئی دن تک ٹہیرا رہا مجہپر یہ بات پیش کرتا تہا ایک رات اوسکی بیٹی نے مجہکو اپنے باغ مین بلایا کہا میرے باپنے جو بات تجہپر پیش کی ہے تجہے اوس سے کون چیز مانع ہے مینے کہا کہ مین اپنا دین عورت کے لئے نہین چہوڑتا ہون نہ اور کسی چیز کے لئے اوسنے کہا تجہے ہمارے نزدیک ٹہیرنا محبوب ہے یا اپنے بلاد کی طرف جانا مینے کہا اپنے بلاد کی طرف جانا عمیر کہتے ہین کہ اوسنے مجہے ایک تارا دکہایا آسمان مین اور کہا فقط رات کو اس تارے پر چل اور دن کو چہپ جایا کر وہ تجہے تیرے وطن کی طرف پہونچا دیگا پہر اوسنے مجہے زاد راہ دیا اور مین چلا پس مین تین رات چلا رات کو چلتا دن کو چہپ جاتا تہا جیسے کہ مین چہپتا تہا اوس سے چوتہا دن ہوا کہ ناگاہ کئی سوار نظر آئے مینے کہا کہ میری طلب ہوئی وہ مجہپر آکہڑے ہوئے ناگاہ مین اپنے اصحاب مقتولین کے ساتہہ تہا وہ سواریون پر تہے اور اونکے ساتہہ اور لوگ دواب شہب پر تہے اونہون نے کہا عمیر مینے کہا عمیر پہر مینے کہا کیا تم مارے نہین گئے کہا ہان

خباب

دواب شہب سبز خنگ ۱۲

ولیکن اللہ نے شہدا کو نشر کیا یعنے زندہ کیا اور اونکو اجازت دی کہ عمر بن عبدالعزیز کے جنازے میں حاضر ہوں
جو لوگ میرے اصحاب کے ساتھ تھے اونمین سے کسی نے مجھسے کہا ای عمیر تو اپنا ہاتھ مجھے دے پیشتر اوسکو
ہاتھ دیا مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیا پہر ہم تھوڑی دیر چلے پہر مجھکو یکبار گی پھینکدیا میں اپنے مکان سے قریب گر پڑا
جو کہ جزیرہ میں تھا بدون اسکے کہ کوئی تکلیف لاحق ہو یعنے مجھکو کسی طرح کا صدمہ نہ پہونچا اخرجہ ابن عساکر
من طریق محمد بن اسحٰق بن الحجر عن ابن المسیب ابن واضح عن عیسی بن حبیب
عمن حدثہ عن عمیر

حاضر ہونا شہدا کا اپنے بھائی کے نکاح میں

حکایت ابو علی ہجری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے پہلے ہمل طرطوس میں میں نے جبہ پایا اوسکو ابوسلیم
بتایا کہتے ہیں کہ تین بھائی ملک شام کے تھے جو اکرتے اور شہسوار و بہادر تھے ایکبار روم نے اونکو قید
کر لیا پادشاہ نے اونسے کہا کہ میں ملک کو تمہیں بخشے دیتا ہوں اور اپنی بیٹیوں کا تمسے نکاح کئے دیتا
ہوں اور تم نصرانیت میں داخل ہو جاؤ اونہوں نے نہ مانا اور کہا یا محمداہ پادشاہ نے تین دیگوں کا حکم دیا
اونمین تیل ڈالا گیا پہر تین دن تک اونکے نیچے آگ جلائی ہر دن اونکو اون دیگوں پر پیش کرتے اور نصرانیت
کی طرف بلاتے وہ انکار کرتے اول بڑے بھائی کو دیگ میں ڈالا پہر دوسرے کو پہر چھوٹے بھائی کو قریب کیا
اوسکو اوسکے دین سے پہیرنے کی بات سے مفتون کرنے لگا ایک علج اوسپر کھڑا ہوا کہا ای بادشاہ میں اوسکو
اوسکے دین سے پہیر دونگا کہا کس چیز کے ساتھ کہا مجھے معلوم ہے کہ عرب سب سے زیادہ عورتوں کی طرف
مائل ہوتے ہیں اور روم میں میری بیٹی سے زیادہ خوبصورت کوئی نہیں ہے سو تو اوسکو مجھے دیدے
یہانتک کہ اوسکو بیٹی کے ساتھ چہوڑ دون وہ ابہی اوسکو اوسکے دین سے پہیر دیگی بادشاہ نے اوسکے لئے
چالیس دن کی مدت مقرر کی اور اوسکو دیدیا وہ اوسکو لایا اور اوسے اپنی بیٹی کے ساتھ داخل کیا اور
اوس سے قصہ کہا یا بیٹی لڑنے باپ سے کہا تو اونسے چہوڑ دے میں اوسکے کام سے تیری کفایت کرونگی
وہ شخص اوسکے پاس رہا دن بہر روزہ رکھتا رات بہر کھڑا رہتا یہانتک کہ اکثر مدت گزر گئی علج نے اپنی بیٹی سے
کہا تو نے کیا کیا اوسنے کہا میں نے کچھہ نہیں کیا ایسا ایک آدمی ہے کہ اسنے اس شہر میں اپنے دو بھائیوں کو گم کیا

مین ڈرتی ہون کہ اسکا بار زہنا اونہین دونون کے سبب ہو جسوقت کہ وہ اونکے آثار دیکہتا ہے لیکن تو بادشاہ سے مدت مین زیادتی چاہ اور اس شہر کے سوا اور کسی شہر مین مجہے اور اسکو لیجا بادشاہ نے اور دن بڑہا دئے اور اونکو دوسرے گانون کی طرف نکال دیا وہ شخص کئی دن صائم النہار قائم اللیل رہا یہانتک کہ مدت مین سے جبکہ کچہہ دن باقی رہے تو ایک رات لڑکی نے اوس سے کہا ای شخص مین تجہے دیکہتی ہون کہ تو رب عظیم کی تقدیس کرتا ہے اور مین تیرے ساتہہ تیرے دین مین داخل ہوئی اور اپنے آبا کا دین چہوڑ دیا اور سنو کیا پہر بہاگ گئے کا حیلہ کیونکر ہے کہا مین تیرے لئے حیلہ کرتی ہون اور اوسکے پاس سواریان لے آئی پہر دونون سوار ہو گئے رات کو چلتے دن کو چہپ رہتے ایک رات دونون جا رہے تہے کہ آواز گہوڑون کی سنی ناگاہ وہ اپنے دونون بہائیون کے ساتہہ تہا اور اونکے ہمراہ فرشتہ اللہ کے بہیجے ہوئے تہے اسنے اپنے بہائیون کو سلام کیا اور اونکا حال پوچہا کہا کہ نہین تہا مگر وہی غوطہ جو تو نے دیکہا تہا یہانتک کہ ہم فردوس مین جا نکلے اور اللہ نے ہمکو تیری طرف بہیجا ہے تاکہ ہم تیرے نکاح مین اس عورت کے ساتہہ حاضر ہون پہر اونہون نے اوسکا نکاح اوس عورت سے کردیا اور لوٹ گئے اور یہ بادشام مین چلا گیا اور اوس عورت کے ساتہہ رہا یہ دونون اس بات کے ساتہہ شام مین مشہور و معروف تہے زمانہ اول مین انکے باب مین شعرا نے کئی ابیات کہے ہین اونمین سے ایک یہ ہے ؎

سیعطی الصادقین بفضل صدق	نجاۃ فی الحیوۃ وفی الممات

یعنی اللہ سبحانہ بسبب فضل صدق کے سچون کو جینے مرنے مین نجات دیتا ہے اخرجہ ابن الجوزی فی کتاب عیون الحکایات باسنادہ عن ابی علی ٭

موتی کا خبر موت دینا

حکایت ابو مطیع معاذ بن یحیی سے مروی ہے کہ ایک شخص حمص کا بارادہ مسجد نکلا اور سے گمان تہا کہ صبح ہو گئی ناگاہ رات تہی جب وہ قبہ کے نیچے پہونچا تو بلاط پر جرس خیل کی آواز سنی ناگاہ کئی سوار تہے کہ بعض نے بعض کی ملاقات کی کہا کہ بعض نے بعض سے کہا تم کہان سے آئے کہا کیا تم ہمارے ساتہہ نہ تہے کہا نہین کہا ہم تو بدیل خالد بن معدان کے جنازے سے آئے ہین کہا کیا وہ مرگیا تہا اوسکی موت کا علم

معاویہ

[illegible] ۱۲ ٭

نہین جب صبح ہوئی تو شیخ نے اپنے اصحاب سے یہ قصہ کہا جب دوپہر ہوئی تو قاصد اونکی موت کی خبر لایا اخرجہ
ابن عساکر

کلام میت

حکایت شعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صفوان بن امیہ صحابی بعض مقابر مین تھے کہ ایک جنازہ
آیا اور قبر سے ایک آواز حزین دردناک سنی کہتی ہے ؂

انعم اللہ بالظعینۃ عینا ۔۔۔ وبشراک یا امین الینا
جزعا ما جزعت من ظلمۃ القبر ۔۔۔ ومن مسلک التراب امینا

کہتے ہین کہ صفوان نے لوگون کو اسکی خبر دی جو سنتا تھا وہ روئے یہانتک کہ اپنی داڑھیون کو تر کردیا پھر کہا
تو جانتا ہے کہ امینہ کون تھی بیٹے کہا نہین کہا یہ جنازے والی یہ اوسکی بہن ہے کہ جو پہلے برس مری صفوان نے
کہا بیٹے جانتا تھا کہ میت کلام نہین کرتا ہے تو پھر یہ آواز کہان سے ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا فی القبور
وابن عساکر عن الشعبی حکایت سعد بن ہشم سلمی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ایک آدمی نے قبیلے سے
اپنے بیٹے یا بیٹی کا عرس کیا یعنی شادی کی اور اسکے لئے لہو کیا یعنی گانا بجانا جیسے کہ شادی مین لوگ کیا
کرتے ہین اور اونکے گھر قبرستان کی طرف تھے سعد کہتے ہین قسم ہے اللہ کی کہ وہ لوگ رات کو اپنے لہو
مین تھے کہ ایک آواز مست کر سنی جسنے اونکو گھبرادیا سر نیچا کرکے کان رکھا ناگاہ ایک ہاتف درمیان
سے قبرون کے یہ ندا کرتا ہے ؂

یا اھل لذۃ لھو لا تدوم لھم ۔۔۔ ان المنایا تبید اللھو واللعبا
کم قد رایناہ مسرورا بلذتہ ۔۔۔ امسی فریدا من الاھلین مغتربا

سعد کہتے ہین قسم ہے اللہ کی نہ ٹھیر ابعد اسکے مگر کچھ دن یہانتک کہ جوان جسکی شادی ہوئی تھی مرگیا اخرجہ
ابن ابی الدنیا حکایت صالح مری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک دن سخت گرمی مین قبرستان مین
داخل ہوا میٹنے قبرونکی طرف نظر کی وہ دبی پڑی تہین مینے کہا سبحان اللہ کون جمع کریگا درمیان تمہارے
ارواح واجساد کے بعد اونکے جدا ہونیکے پھر تمکو زندہ کریگا پھر تمکو حشر ونشر کریگا بعد طول بوسید گی کے صالح

کہتے ہین کہ اون قبرون کے درمیان سے ایک منادی نے ندا کی ای صالح ومن ایاتہ ان تقوم السماء والارض بامرہ ثم اذا دعاکم دعوۃ من الارض اذا انتم تخرجون صالح کہتے ہین کہ واللہ مین اس آواز سے ڈرتا ہوا اپنے مونہہ کے بل گر پڑا اخرجہ ابن ابی الدنیا ایضا **حکایت** ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ ایک قبرستان مین تھے اونہون نے اپنے جی مین کچہہ بات کی کہ ایک ہاتف نے آواز دی کہ ای ثابت اگر تو انکو ساکن دیکہتا ہے تو بہت سے انمین مغموم ہین کہتے ہین کہ مینے التفات کیا تو کسی کو نہ دیکہا اخرجہ ابن ابی الدنیا ایضا **حکایت** بشر بن منصور رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ عطاء ازرق نے مجہسے کہا جب تو قبرستان مین حاضر ہو تو چاہیئے کہ دل تیرا اوس شخص مین ہو جسکے تو روبرو ہے کیونکہ مین قبرستان مین تہا کہ مینے اپنے جی مین فکر کی ناگاہ ایک آواز آئی الیک یا غافل انما انت بین ناعم فی نعیم مدلل او معذب فی سکراتہ متقلب اخرجہ ابن ابی الدنیا ایضا **حکایت** سوار بن مصعب اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ دو بہائی اونکے پڑوسی تہے ہر ایک دوسرے کو ایسا چاہتا تہا کہ اوسکے مثل نہین دیکہا گیا بڑا بہائی اصفہان کی طرف نکل گیا چہوٹا بہائی مرگیا وہ اوسکی قبر کی طرف سات مہینے تک آتا جاتا رہا ایک دن ہاتف کو سنا کہ وہ اوسکے پیچہے سے ندا کرتا ہے ؎

یا ایہا الباکی علی غیرہ — نفسک ابکہا ولا تبکہ
ان الذی تبکی علی اثرہ — یوشک ان تسلک فی سلکہ

اصبہان

مصعب کہتے ہین کہ اوسنے پہر کے دیکہا تو اپنے پیچہے کسی کو نہ دیکہا رونگٹے کہڑے ہو گئے بخار آگیا گہر کو لوٹ آیا پہر نہ ٹہیرا مگر تین دن یہانتک کہ مرگیا اپنے بہائی کے برابر دفن ہوا اخرجہ ابن ابی الدنیا **حکایت** یزید بن شریح ہیثمی سے مروی ہے کہ اونہون نے ایک آواز ایک قبر سے سنی ؎

ان تزوروا الیوم امثالنا فقد کنا — نزورا مثالکم وکنا فی الحیوۃ کشکلکم
فتلک البیداء نسقی ریاحہا — ونحن فی مقصورۃ لا ننالکم
فمن یک منا فلیس براجع — فتلک دیارنا وہی مصیرکم

اخرجہ احمد فی الزہد وابن ابی الدنیا من طریق عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر عن یزید

حکایت سلیمان بن یسار حضرمی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک دن کچھہ لوگ قبرستان مین چلے جاتے تھے کہ ایک قبر سے ایک قائل کو کہتے سُنا ؎

ایها الرکب سیروا من قبل ان لا تسیروا ۔ فکما کنتم کنا فغیرنا ریب المنون

وسوف کما کنا تکونون اخرجه ابن ابی الدنیا **حکایت** محمد بن عباس وراق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک آدمی اپنے باپ کے ساتھہ چلا یہانتک کہ جب بعض راہ مین پہونچا تو باپ مرگیا شہر دوم مین اوسکو دفن کردیا اور چلا پہر رات کو اوسی جگہہ گذرا تو اپنے باپ کی قبر کی طرف نہ اوترا ناگاہ ایک ہاتف اوسکو پکارتا ہے اور کہتا ہے ؎

اجدک تطوی الدوم لیلا ولا ۔ تری علیک لاهل الدوم ان تتکلما
وبالدوم ثاو لو ثویت مکانه ۔ فمر باهل الدوم عاج فسلما

اخرجه ابن الجوزی فی کتاب عیون الحکایات بسند له ؛

انگلی ہلانا میت کا ساتھہ تسبیح کے

حکایت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ خالد بن معدان ہر روز چالیس ہزار تسبیح کہتے تھے سوای اوسکے کہ جو کچھہ قرآن سے پڑہتے تھے جب اونکا انتقال ہوا اور غسل کے لئے تخت پر رکہے گئے تو وہ اپنی اونگلی کو اسطرح ہلانے لگے یعنی ساتھہ تسبیح کے اخرجه ابن عساکر وابو نعیم ؛

ضحک میت

حکایت ابو عبد اللہ بن جلا رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ میرے باپ مرگئے ہمنے اونکو تختۂ غسل پر رکہا تو ہمنے اونکا مونہہ کہولا ناگاہ وہ ہنس رہے تھے لوگون پر اونکا حال ملتبس ہوا اور کہا کہ وہ زندہ ہین طبیب کو لائے اور ہمنے اونکا مونہہ ڈہانک دیا اور کہا کہ اونکی نبض لے اوسنے اونکی نبض لی تو کہا کہ یہ میت ہین پہر ہمنے اونکا مونہہ کہولا تو ہنستے ہوئے طبیب کی طرف دیکہا طبیب نے کہا واللہ مین نہین جانتا کہ وہ مردہ ہین یا زندہ پہر جو آدمی اونکے نہلانے کو آتا او نسے ڈرتا اور اونکے غسل پر قادر نہوتا فضل بن حسین کہڑے ہوئے اور یہ کبار عارفین سے تھے انہون نے اونکو نہلایا اور اونپر نماز پڑہی اور دفن کردیا اخرجه ابن عساکر

کلام زید بن خارجہ انصاری رضی اللہ عنہ بعد از موت

حکایت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زمانہ عثمان رضی اللہ عنہ مین زید بن خارجہ انصاری رضی اللہ عنہ نے وفات پائی یہ بنی حارث بن خزرج کے قبیلے سے تھے وہ کپڑے سے ڈہانک دئے گئے پہر لوگون نے اونکے سینے مین ایک جلجلہ سنا پہر کلام کیا اور کہا احمد احمد فی الکتاب الاول صدق صدق ابوبکر الصدیق الضعیف فی نفسہ القوی فی امر اللہ فی الکتاب الاول صدق صدق عمر بن الخطاب القوی الامین فی الکتاب الاول صدق صدق عثمان بن عفان علی منہاجہم مضت اربع وبقیت ثنتان اتت الفتن واکل الشدید الضعیف وقامت الساعۃ وسیاتیکم من جیشکم خبر بئر اریس وما بئر اریس سعید کہتے ہین کہ پہر ایک آدمی خطمہ کا مرگیا وہ بہی کپڑے سے ڈہانک دیا گیا ایک جلجلہ اوسکے سینے مین سنا گیا پہر کلام کیا کہا ان اخا بنی الحارث بن الخزرج صدق صدق اخرجہ البیہقی فی دلائل النبوۃ بیہقی نے کہا یہ اسناد صحیح ہے اور اسکے لئے شواہد ہین پہر بیہقی نے اور ابن ابی الدنیا و ابونعیم نے دلائل مین اسماعیل بن ابی خالد سے روایت کیا ہے کہا کہ یزید بن نعمان بن بشیر ہمارے پاس آئے طرف حلقہ قاسم بن عبدالرحمن کے اپنے باپ نعمان بن بشیر کی کتاب لیکے وہ خطبہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم من النعمان بن بشیر الی ام عبداللہ بنت ابی ہاشم سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ہو فانک کتبت الی لاکتب الیک بشان زید بن خارجۃ وانہ کان من شانہ انہ اخذہ وجع فی حلقہ فتوفی بین صلوۃ الاولی وصلوۃ العصر فاضجعناہ وغشیناہ فاتانی آت فی منامی وانا اسبح بعد العصر فقال ان زیدا قد تکلم بعد وفاتہ فانصرفت الیہ مسرعا وقد حضرہ قوم من الانصار وہو یقول الاوسط اجلد القوم الذی کان لایبالی فی اللہ لومۃ لائم کان لایامر الناس ان یاکل قویہم ضعیفہم عبداللہ امیر المؤمنین صدق صدق کان ذلک فی الکتاب الاول ثم قال عثمان امیر المؤمنین وہو یعافی الناس من ذنوب کثیرۃ خلت لیلتان وبقی اربع ثم اختلف الناس واکل بعضہم بعضا

۱۵ بانگ و آواز ۳۱۲

فلا نظام وابيحت الاحماء ثم ارعوى المؤمنون وقالوا كتاب الله وقدره يا ايها الناس اقبلوا
على اميركم واسمعوا واطيعوا فمن تولى فلا يعهدن وكان امر الله قدرا مقدورا الله اكبر
هذه الجنة وهذه النار وهذه النبيون والصديقون سلام عليك يا عبد الله بن
رواحة هل احسست لي خارجة لابيه وسعد الذين قتلا يوم احد كلا انها لظى نزاعة
للشوى تدعو من ادبر وتولى وجمع فاوعى ثم خفت صوته فسألت الرهط ما سبقني من
كلامه فقالوا سمعناه يقول انصتوا انصتوا فنظر بعضنا الى بعض فاذا الصوت من تحت
الثياب فكشفنا عن وجهه فقال هذا رسول الله السلام عليك يا رسول الله ورحمة
الله وبركاته ثم قال ابوبكر الصديق الامين خليفة رسول الله صلى الله عليه و
وآله وسلم كان ضعيفا في جسمه قويا في امر الله صدق صدق وكان في الكتاب
الاول ثم اخرجه البيهقي من وجه آخر عن اسماعيل بن ابي خالد وزاد فيه وكان ذلك
على تمام سنتين خلتا من امارة عثمان فهما الليلتان قال ولم ادل احفظ العدة اللاتي
البواقي والتوقع ما هو كائن فقيص فكان فيهن افتراء اهل العراق وخلافهم وارجاف المرجفين
وطعنهم على اميرهم الوليد بن عقبة وقال البيهقي هذا ايضا اسناد صحيح وروى ذلك
ايضا حبيب بن سالم عن النعمان بن بشير وذكر فيه بئر اريس كما رواه ابن المسيب
والامر فيها ان خاتم النبي صلى الله عليه وآله وسلم كان في يد عثمان فوقع في بئرها
لست سنين مضت من خلافته فعند ذلك تغيرت عماله وظهرت اسباب الفتن
كما سمع من زيد بن خارجة ثم قال البيهقي وقد روي في التكلم بعد الموت عن جماعة
باسانيد صحيحة پھر بیہقی وابن ابی الدنیا وابن عساکر نے عبد اللہ بن عبید اللہ انصاری سے روایت کیا ہے
کہ مسیلمہ کے مقتولین میں سے ایک آدمی نے کلام کیا کہا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوبکر الصدیق
عثمان الامین الرحیم مجھے نہیں معلوم کہ عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے کیا کہا بیہقی وابن عساکر نے بوجہ دیگر عبید اللہ
سے روایت کیا ہے کہ صفین یا جمل کے دن لوگ مقتولوں کو لاتے تھے کہ ان میں سے ایک انصاری نے کلام

کہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ابوبکر الصدیق عمر الشہید عثمان الرحیم پھر چپ ہو رہا عمیر بن ہانی کہتے ہین
کہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے اونکو حدیث کی کہ ایک آدمی ہم مین کا مرگیا اوسکو خارجہ بن زید کہتے تھے ہمنے اوسے کپڑے
سے ڈہانک دیا اور ہین نماز پڑہنے کو کھڑا ہوا کہ ہمنے ایک شور سنا ہین چلا ناگاہ وہ حرکت کرتا تھا پس کہا اجلد القوم
اوسطہم عبد اللہ عمر امیر المومنین القوی فی جسمہ القوی فی امر اللہ عثمان امیر المومنین
العفیف المتعفف الذی یعفو عن ذنوب کثیرۃ خلت لیلتان وبقیت اربع واختلف
الناس فلا نظام لہا یا ایہا الناس اقبلوا علی امامکم واسمعوا لہ واطیعوا ہذا رسول اللہ
وابن رواحۃ ثم قال وما فعل زید بن خارجۃ یعنی اباہ ثم قال اخذت بئر اریس ظلما
ثم خفت الصوت قال الطبرانی فی الکبیر حدثنا احمد بن المعلی الدمشقی حدثنا
ہشام بن عمار حدثنا الولید بن مسلم عن عبد الرحمن بن یزید بن جابر عن عمیر الخ ۔ اللہ
انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین جب زید بن خارجہ مرے تو ہم اونپر داخل ہوئے کہ اونکو غسل دین جسوقت ہمنے اونپر
پانی ڈالنا شروع کیا تو وہ بولے کہا کہ دو گذر گئین اور چار باقی ہین غنی نے فقیر کو کھایا سو وہ متفرق ہو گئے
اونکے لئے کوئی بندش نہین ہے ابوبکر لین رحیم ہین ساتھہ مومنین کے سخت ہین کفار پر نہین ڈرتے
اللہ مین ملامت ملامت گر سے اور عمر لین رحیم ہین کفار پر سخت ہین نہین ڈرتے اللہ مین ملامت ملامت گر سے
اور عثمان لین رحیم ہین ساتھہ مومنین کے اور تم عثمان کے طریقے پر ہو سنو اور اطاعت کرو پھر اونکی آواز
پست ہوگئی ناگاہ زبان ہلتی تہی اور جسم مردہ تھا ۔

کلام ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ بعد از موت

حکایت عبد اللہ بن عبید اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اون لوگون مین تھا جنہون نے ثابت
بن قیس بن شماس کو دفن کیا وہ بروز یمامہ شہید ہوئے تھے جب ہمنے اونکو قبر مین اوتارا تو ہمنے سنا کہ وہ یہ
کہتے تہے محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق عمر الشہید وعثمان اللین الرحیم ہمنے اونکی طرف نظر کی تو ناگاہ وہ میت
تھے اخرجہ البخاری فی تاریخہ وابن عساکر ۔

امداد شہید کی اپنے دوست کو

حکایت ابو عبد اللہ شامی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمنے روم کا غزوہ کیا ہم میں سے کئی لوگ نکلے دشمن کا اثر تلاش کرتے تھے اونمیں سے دو آدمی تنہا ہو گئے اونمیں سے ایک نے کہا کہ ہم اس حال پر تھے کہ ایک شیخ روم کا ہمکو ملا اوسنے کہا میدان میں آؤ ہمنے اوسپر حملہ کیا پھر ہم گھڑی بھر لڑتے رہے اوسنے میرے ہمراہی کو مار ڈالا میں اپنے اصحاب کی طرف لوٹا ہوا جاتا تھا کہ ہمنے اپنے جی سے کہا کہ تجھے تیری ماں روئے میرا ہمراہی تو جنت کی طرف سبقت کر گیا اور میں بھاگتا ہوا اپنے اصحاب کی طرف لوٹوں پھر میں اوس شیخ کی طرف آیا اوسکو ضرب لگائی وہ اوس سے چوک گئی اوسنے مجھپر حملہ کیا مجھکو زمین پر دے مارا اور میرے سینے پر بیٹھ گیا اور کوئی چیز لی جو اوسکے پاس تھی تاکہ مجھے مار ڈالے میرا ہمراہی مقتول آیا شیخ کی گدی کے بال پکڑے اور مجھپر سے اوسکو گرا دیا اور اوسکے قتل پر میری مدد کی ہمنے ملکر اوسکو مار ڈالا اور میرا ہمراہی چلنے اور باتیں کرنے لگا یہانتک کہ ہم ایک درخت تک پہنچے پھر وہ لیٹ گیا درحالیکہ وہ مقتول تھا جیسا کہ تھا میں اپنے اصحاب کی طرف آیا اونکو اسکی خبر دی اخرجہ ابن ابی الدنیا عن طریق یزید بن سعید القرشی

کلام شہید

حکایت عبد الرحمن بن زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ زمانہ ماضی کئی جوان آدمی تھے کہ وہ ارض روم کی طرف نکلتے لڑتے پھرتے غنیمت لاتے قضای الٰہی سے وہ سب کے سب قید ہو کے پکڑے گئے اونکو بادشاہ روم کے پاس لیگئے اوسنے اپنا دین اونپر پیش کیا اونھوں نے انکار کیا نہر کی جانب میں ایک ٹیلا تھا پادشاہ اوسپر بیٹھا اور اونکو بلایا اونمیں سے ایک آدمی کی گردن ماری وہ نہر میں جا پڑی ناگاہ اوسکا سر اونکے روبرو کھڑا ہوگیا اور اونکے مقابل اپنا موںہہ کیا اور یہ کہتا تھا یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۴ سعید عمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک قوم غازی دریا میں چلی ایک جوان آدمی آیا اوسکے رمق باقی تھے تاکہ اونکے ساتھہ سوار ہو اونھوں نے انکار کیا پھر اونھوں نے اپنے ساتھہ اوسکو سوار کر لیا دشمن سے ملاقات ہوئی تو جوان نے اون سب سے اچھا کام دیا پھر وہ مارا گیا اوسکا سر کھڑا ہوا اور جہاز والوں کی طرف موںہہ کیا اور وہ یہ آیت پڑہتا تھا تلک الدار الاخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین پھر غوطہ مار چلا گیا اخرجہ ابن ابی الدنیا

حیات بعد از موت

حکایت ابو یوسف غسولی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ شام مین ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے مجھسے کہا کہ مینے آج عجب دیکھا مینے کہا وہ کیا ہے کہا کہ مین ان مقابر سے ایک قبر پر ٹھیرا وہ میرے لئے شق ہوگئی اوسمین ایک بوڑہا آدمی خضاب لگائے ہوئے تہا مجھسے کہا ای ابراہیم سوال کر اسلئے کہ اللہ نے تیرے واسطے مجھے زندہ کیا ہے مینے کہا اللہ نے تیرے ساتھہ کیا کیا کہا مینے برے عمل کے ساتھہ اللہ کی ملاقات کی تو اوسنے مجھسے کہا مینے بسبب تین باتون کے تجھے بخشدیا تو نے میری ملاقات کی حال آنکہ تو دوست رکہتا تہا جسکو مین دوست رکہتا ہون اور ملاقات کی تو نے میری حال آنکہ ذرہ برابر تیرے سینے مین شراب حرام نہ تہی اور تو نے میری ملاقات کی حال آنکہ تو خضیب یعنی خضاب کئے ہوئے ہے اور مین شرماتا ہون شیبہ خضیب سے کہ اوسکو آگ کے ساتھہ عذاب کرون فرماتے ہین کہ قبر اوس شیخ پر ملگئی پہر ابراہیم نے فرمایا ویحلک یعنی خرابی ہو تیری ای غسولی تو اللہ سے معاملہ رکہہ وہ تجھے عجایب دکہائیگا اخرجہ الحافظ ابو محمد الخلال فی کرامات الاولیاء وبسندہ +

مغفرت نماز گزار بسبب مغفرت میت

حکایت ابو ابراہیم قاضی نیسابور سے مروی ہے کہ اونکے پاس ایک آدمی آیا کسی نے اونسے کہا کہ اس شخص کے پاس ایک عجیب قصہ ہے اونہون نے کہا ای شخص وہ کیا ہے اوسنے کہا کہ مین کفن چور تہا قبرین کہودا کرتا تہا ایک عورت مرگئی مین گیا تاکہ اوسکی قبر کو پہچان رکہون پہر مینے اوسپر نماز پڑہی جب رات ہوئی تو مین گیا تاکہ کہودون مینے اپنا ہاتہہ اوسکے کفن کی طرف مارا تاکہ اوسے کہیچون اوسنے کہا سبحان اللہ ایک آدمی ہے اہل جنت سے کہ وہ کپڑا چہینتا ہے ایک عورت اہل جنت سے پہر اوسنے کہا کیا تو نہین جانتا کہ تو اون لوگون مین سے ہے جنہون نے مجہپر نماز پڑہی اور اللہ عزوجل نے اونکی مغفرت فرمائی جنہون نے مجہپر نماز پڑہی قال البیہقی فی شعب الایمان اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ حدثنی ابو اسحٰق ابراھیم بن محبب بن ابراھیم حدثنا اسمعیل بن یحیی بن حازم السلمی حدثنا خشنام الفنابادی عن ابیہ عن جدہ ابی ابراھیم +

دفن میت بعد از نماز ۱۲۵ مشہور معروف

شہید کا آنا ماں باپ کی ملاقات کو

حکایت عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ملک شام مین ایک شخص اپنے کہلیان مین تہا اور اوسکے ساتہہ اوسکی بی بی تہی اس سے پہلے جتنا کہ اللہ نے چاہا اوسکا ایک بیٹا شہید ہو چکا تہا اوس شخص نے دیکہا کہ ایک سوار آرہا ہے اوسنے اپنی بی بی سے کہا ای فلانہ میرا و تیرا بیٹا ہے عورت نے کہا تو شیطان کو اپنے پاس سے دور کر تیرا بیٹا تو ایک مدت سے شہید ہو چکا ہے اور تو اوسکے ساتہہ مفتون ہے تو تو اپنے کام پر متوجہ ہو اور اللہ سے استغفار کر اوسنے پہر نظر کی اور سوار قریب آیا تو کہا واللہ ای فلانہ تیرا بیٹا ہے عورت نے کہا واللہ وہ تو وہی ہے وہ ادن دونون پر آکہڑا ہوا باپ نے اوس سے کہا بیٹا کیا تو شہید نہین ہوا تہا اوسنے کہا ہان مین شہید ہوا ولیکن عمر بن عبدالعزیز نے اس گہڑی وفات پائی سو شہدا نے اپنے رب سے اونکے جنازہ مین حاضر ہونیکی اجازت چاہی پس مین انہین سے ہون اور مینے تمہیر سلام کرنیکی اوس سے اجازت مانگی پہر ماں باپ کے لئے دعا کی اور چلدیا اور وفات عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی اوسی گہڑی ہوئی اخرجہ المحاملی فی اماکیہ جناب سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ یہ آثار مسندہ ہین ائمہ حدیث نے باسانید خود اپنی کتب مین انکی تخریج کی ہے امام یافعی رضی اللہ عنہ نے جو کچہہ حکایت کیا ہے اوسکی تقویت و تصدیق کے لئے مین انکو لایا ہون پہر یافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ خیر و شر مین مردون کا دیکہنا ایک نوع ہے کشف کی اللہ تعالی واسطے تبشیر و موعظت کے یا واسطے مصلحت میت کے اسکو ظاہر کرتا ہے کہ اوسکو خیر پہونچاوین اور اوسکا قرض ادا کرین اور اسکے سوا اور مصالح ہین پہر یہ دیکہنا کبہی تو خواب مین ہوتا ہے اور یہی غالب ہے اور کبہی بیداری مین اور یہ اولیاء و اصحاب احوال کی کرامت سے ہے پہر اور جگہہ فرمایا ہے کہ مذہب اہل سنت و جماعت کا یہ ہے کہ مردونکی روحین بعض اوقات مین علیین یا سجین سے طرف اونکے جسمون کے جو کہ قبور مین ہین بارادہ الہی پہیری جاتی ہین خصوصاً شب جمعہ مین اور بیٹہتی ہین بات چیت کرتی ہین اور اہل نعیم کو نعیم اور اہل عذاب کو عذاب کیا جاتا ہے کہا اور جبتک ارواح علیین یا سجین مین ہین تب تک نعیم یا عذاب کے ساتہہ ارواح خاص ہین نہ اجساد اور قبر مین روح و جسد دونون شریک ہوتے ہین انتہی **اف** کاتب الحروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ میرے اوستاد و شیخ حضرت مولانا مولوی عبدالقیوم

رضی اللہ عنہ داماد حضرت مولانا مولوی اسحق رضی اللہ عنہ نے ایک ان خاکسار سے بیان فرمایا کہ ایک شخص توکل نام ایک بڑہیا کا بیٹا تہا وہ حضرت مولانا اسمعیل رضی اللہ عنہ کے ساتہہ شہید ہوگیا اوسکی ماں کو نہایت درجہ رنج ہوا ہمیشہ اوسکو یاد کرکے رویا کرتی تہی ایک رات وہ چکی پیس رہی تہی کہ ایک نور معلوم ہوا جس سے سارا گہر روشن ہوگیا دیکہا کہ ایک شخص نیزہ لئے گہوڑے پر سوار ہے پوچہا تو کہا کہ مین تیرا بیٹا توکل ہون مین مولوی صاحب کے ساتہہ شہید ہوگیا ہون نہایت عیش وآرام مین ہون مجہے کسیطرح کی تکلیف نہین ہے ہان جب تو روتی ہے تو مجہے ایذا ہوتی ہے سو تو رویا نکر پہر چلا گیا ؎

وصل

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ احادیث وآثار اسپر دلالت کرتے ہین کہ زیارت کرنیوالا جب آتا ہے تو مزور کو اوسکا علم ہوتا ہے اور اوسکا سلام سنتا ہے اور اوس سے اوسکو انس ہوتا ہے اوسکے سلام کا جواب دیتا ہے اور یہ شہداء وغیر شہداء دونون کے حق مین عام ہے اور اسپر دال ہین کہ اسمین توقیت نہین ہے کہا کہ یہ صحیح تر ہے اثر ضحاک سے جو کہ توقیت پر دلالت کرتا ہے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کے لئے مشروع فرمایا ہے کہ اہل قبور پر سلام کرین سلام من یخاطبونہ ممن یسمع ویعقل مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبرستان کی طرف نکلے فرمایا السلام علیکم دار قوم مؤمنین انا ان شاء اللہ بکم لاحقون ؁ نسائی وابن ماجہ نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکو سکہاتے تہے جسوقت کہ وہ طرف قبرستان کے نکلین السلام علیکم اہل الدیار من المسلمین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون انتم لنا فرط ونحن لکم تبع اسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ ؁ مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہتے ہین مینے کہا کیونکر کہون اونکے لئے یا رسول اللہ فرمایا کہہ السلام علیکم اہل الدیار من المسلمین ویرحم اللہ المستقدمین منا والمستاخرین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون ؁ ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبور مدینہ پر گذرے اپنے چہرۂ مبارک سے اودہر متوجہ ہوئے پہر فرمایا

السلام علیکم یا اهل القبور یغفر الله لکم وانتم سلفنا ونحن بالاثر ۵ طبرانی نے علی بن ابیطالب
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ قبرون سے قریب ہوئے پھر فرمایا السلام علیکم یا اهل الدیار
من المؤمنین والمسلمین انتم لنا سلف فارط ونحن لکم تبع عما قلیل لاحقون اللهم ن۲ حق
اغفر لنا ولهم وتجاوز بعفوك عنا وعنهم ۶ ابن ابی شیبہ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہ وہ اپنی زمین سے لوٹتے قبور شہدا پر سے گزرتے پھر کہتے تھے السلام علیکم وانا بکم
لاحقون پھر اپنے اصحاب سے کہتے کیا تم شہدا پر سلام نہین کرتے کہ وہ تمپر رد سلام کرین ۷ ابن ابی شیبہ
نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ رات دن مین کسی قبر پر نہین گذرتے مگر اوسپر سلام کرتے
۸ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جب تو قبور پر گزرے جنکو تو پہچانتا ہے تو کہہ السلام علیکم
اصحاب القبور اور جب تو قبرون پر گزرے جنکو تو پہچانتا نہین ہے تو کہہ السلام علی المسلمین
۹ حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جو شخص قبرستان مین داخل ہو پھر کہے اللهم رب الاجساد
البالیة والعظام النخرة التی خرجت من الدنیا وهی بك مؤمنة ادخل علیها روحا
من عندك وسلاما منی تو اوسکے واسطے استغفار کرتا ہے ہر مؤمن کہ مرا ہے جب سے کہ اللہ نے آدم کو پیدا
کیا اور ابن ابی الدنیا نے اس لفظ سے اخراج کیا ہے کہ لکھتا ہے اللہ واسطے اوسکے نیکیان بعدد اون لوگونکے جو
مرے ہین آدم کے وقت سے یہانتک کہ قیامت قائم ہو ۱۰ ابن ابی الدنیا نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہے کہ جو شخص قبرستان مین داخل ہوا اور اہل قبور کے لئے استغفار کی اور مردون پر رحمت
بہیجی تو گویا وہ اونکے جنازون اور اونکی نمازمین حاضر ہوا ۱۱ زہیر بن مروان سے روایت کیا ہے کہ بشر بن منصور
کا ایک بالاخانہ تہا جب وہ عصر کی نماز پڑہ چکتے تو اوسکے اندر جاتے اور اوسکا دروازہ قبرستان کی طرف کہولتے
قبرون کو دیکہا کرتے تہے ۱۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب وہ کسی جنازے مین حاضر ہوتے تو اپنے
گہر والون پر گزرتے جو کہ قبرستان مین ہین پہر اونکے واسطے دعا واستغفار کرتے اخرجہ ابن ابی الدنیا
والبیهقی فی شعب الایمان ۱۳ ابن ابی الدنیا و بیہقی نے ایک آدمی سے آل عاصم جحدری کے روایت
کیا ہے کہا مینے عاصم جحدری کو خواب مین دیکہا کئی برس بعد اونکے مرنیسے مینے کہا کیا تم مرے نہین ہو کہا

ہان ہین مرگیا ہینے کہا تم کہان ہو کہا واللہ ہین ایک چمن ہین ہون جنت کے چمنون سے ہین اور ایک گروہ میرے اصحاب کا ہم ہر شب جمعہ اور اوسکی صبح کو بکر بن عبد اللہ مزنی کی طرف جمع ہوتے ہین پھر تمہارے اخبار لیتے ہین ہینے کہا تمہارے اجسام یا تمہاری روحین کہا ہیہات اجسام تو بوسیدہ ہوگئے ملتی جو ہین سو روحین ہین ہینے کہا ہم تمہاری زیارت کو آتے ہین سو کیا تم جانتے ہو کہا ہم اوسے جانتے ہین عشیہ جمعہ اور سارا روز جمعہ اور شب شنبہ کو طلوع آفتاب تک ہینے کہا یہ کیونکر ہے اور سارے ایام ہین کیون نہین ہے کہا بسبب فضل وعظمت دن جمعہ کے ۱۳ ابن ابی الدنیا وبیہقی نے بشر بن منصور سے روایت کیا ہے کہا کہ ایک شخص قبرستان کی طرف آمد ورفت رکہتا تہا جنازون کی نماز ہین حاضر ہوتا تہا جب شام ہوتی تو قبرستان کے دروازے پر کہڑا ہوتا پہر کہتا آنس اللہ وحشتکم ورحم اللہ غربتکم وتجاوز اللہ من سیئاتکم وقبل اللہ حسناتکم ان کلمون پر اور کچھہ زیادہ نہین کرتا تہا یہ شخص کہتا ہے کہ ایک رات ہینے شام کی اپنے گہر کی طرف چلا قبرون پر نہین آیا ہین سو رہا تہا کہ ناگاہ ایک خلق میرے پاس آئی ہینے کہا تم کون ہو اور تمہاری کیا حاجت ہے کہا ہم قبرستان والے ہین ہینے کہا تمکو کون بات لائی کہا تو نے ہمکو عادی کردیا ہے تیری طرف سے ہدیہ کا وقت جانے تیرے کے طرف اپنے گہر کے ہینے کہا وہ کیا ہدیہ ہے کہا وہ دعائین جو تو مانگا کرتا تہا ہینے کہا ہین اسکا عود کرونگا کہتے ہین کہ پہر ہینے اسکے بعد اونکو نہ چہوڑا ۱۵ ابو التیاح رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مطرف بدوے ہوگئے تہے جنگل ہین رہا کرتے جب دن جمعہ کا آتا تو راتسے چلتے بسبب نور کے جو کہ اونکی کوڑہی ہین تہا ایک رات چلے یہانتک کہ جسوقت قبرستان کے نزدیک پہونچے تو نیند کے مارے سر نیچا کردیا یعنے اونگہہ گئے اور وہ اپنے گہوڑے پر تہے دیکہا کہ اہل قبور ہین ہر ایک قبر والا اپنی قبر پر بیٹہا ہوا ہے اونہون نے کہا یہ مطرف ہے جمعہ کے دن آتا ہے ہینے کہا تم جانتے ہو تمہارے نزدیک یوم الجمعہ ہے کہا ہان اور ہم تو وہ جانتے جو اسمین پرندے کہا کرتے ہین ہینے کہا وہ کیا کہتے ہین کہا کہتے ہین سلام علیکم یوم صالح اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی ۱۶ افضل بن موفق سفیان بن عیینہ کے ماموں سلام کے بیٹے کہتے ہین کہ جب میرے باپ مرے تو مجہے سخت جزع ہوا ہین ہر روز اونکی قبر پر آتا پہر ہین اس سے قاصر ہوگیا اونکو ہینے خواب ہین دیکہا مجہسے کہا بیٹا کس چیز نے تجہکو مجہسے موخر کردیا ہینے کہا آپ میرے

آپ نے کو جانتے ہین کہا نہین آیا تو ایک بار مگر بیٹے اوسکو جانا اور تو میرے پاس آیا کرتا تہا مین خوش ہوتا اور میرے آس پاس والے تیری دعا کے سبب سے خوش ہوتے تہے کہتے ہین پہر مین اسکے بعد اونکے پاس بکثرت آیا کرتا تہا اخرجہ ابن حبان ۱۷ ابو الدرداء ہاشم بن محمد کہتے ہین مینے ایک آدمی کو اہل علم مین سے کہتے سنا کہ وہ اپنے باپ کی قبر کی زیارت کرتا تہا فزال عاقبہ ذلک مینے کہا کہ مین مٹی کی زیارت کرون پہر مینے اونکو خواب مین دیکہا انہون کہا بیٹا تجہے کیا ہوا ہے کہ تو نہین کرتا جیسا کہ تو کیا کرتا تہا مینے کہا کہ مین مٹی کی زیارت کرون کہا ایسا نہ کر قسم ہے اللہ کی کہ تو مجہپر اشراف کرتا تو میرے پڑوسی مجہے خوشخبری دیتے اور تو لوٹتا تو مین تجہے دیکہا کرتا یہانتک کہ تو کوفے مین داخل ہو جاتا اخرجہ البیہقی ۱۸ عثمان بن سودہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سودہ اون کی مان عابدات سے تہین اور اونکو راہبہ کہتے تہے عثمان کہتے ہین جب وہ مرین تو مین ہر جمعہ کو اونکے پاس آتا اونکے واسطے اور اہل قبور کے لئے دعا و استغفار کیا کرتا تہا کہتے ہین کہ ایک رات مینے اونکو خواب مین دیکہا مینے کہا امان تم کیسی ہو کہا بیٹا بیشک موت کی سختیان بہت سخت ہین اور مین بحمد اللہ ایک برزخ محمود مین ہون اوسمین ریحان بچہاتی ہون اور سندس و استبرق کے تکیے لگاتی ہون مینے کہا تمہاری کوئی حاجت ہے کہا ہان مینے کہا وہ کیا ہے کہا تو جو ہماری زیارت اور ہمارے واسطے دعا کیا کرتا ہے اسکو نہ چہوڑنا کیونکہ مجہے تیرے آنے سے دن جمعہ کے انس ہوتا ہے جسوقت تو اپنے گہر سے چلتا ہے تو مجہسے کہتے ہین ای راہبہ تیرے گہر والون سے زائر آیا سو مین خوش ہوتی ہون اور اس سے میرے اردگرد کے مردے خوش ہوتے ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی ۱۹ بیہقی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے ابو البرکات عبد الواحد بن عبد الرحمن بن غلاب موصلی سے اسکندریہ مین سنا وہ کہتے ہین مینے اپنی والدہ سے سنا وہ کہتی ہین مینے اپنی مان کو بعد موت کے خواب مین دیکہا کہ وہ کہتی ہین کہ بیٹی جسوقت تو میری زیارت کو آئی تو میری قبر کے پاس گہڑی ہو بیٹہہ کہ مین نظر بہر کے تیری طرف دیکہہ لون پہر تو مجہپر رحمت بہیج کیونکہ جسوقت تو مجہپر رحمت بہیجے گی تو رحمت میرے اور تیرے درمیان مین مثل حجاب کے ہو جائیگی پہر تو مجہسے مشغول ہو جاویگی ۲۰ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ فرماتے ہین مجہے علی بن عبد الصمد بن احمد بغدادی نے اپنے باپ سے خبر دی کہا مجہے قسطنطین بن عبد اللہ رومی نے خبر دی کہ مینے اسد بن موسی سے سنا وہ کہتے تہے کہ میرا ایک دوست تہا

سلفی

وہ مرگیا مینے اوسے خواب مین دیکھا کہ وہ مجھسے کہتا ہے سبحان اللہ تو فلان دوست کی قبر کی طرف گیا اوسکے نزدیک تو نے پڑہا اور سپر رحمت بہیجی اور میرے پاس نہ تو آیا نہ مجہسے نزدیک ہوا مینے کہا تجھے کیونکر معلوم ہوا کہا جسوقت تو اپنے فلان دوست کی قبر کی طرف آیا تو مینے تجھے دیکھا مینے کہا تو نے مجھے کسطرح دیکھا حال آنکہ مٹی تجھپر ہے کہا کیا تو نے پانی کو نہین دیکہا ہے جبکہ وہ کانچ مین ہو کیا ظاہر ہوتا ہے مینے کہا ہان کہا تو پہر اسی طرح ہم دیکھتے ہین اوسکو جو ہماری زیارت کرتا ہے **تنبیہ** ابن جری ہجیمی کہتے ہین کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا مینے کہا علیک السلام یا رسول اللہ فرمایا علیک السلام مت کہہ کیونکہ علیک السلام تحیت موتی ہے رواہ ابوداؤد والترمذی پس یہ مشعر ہے اس بات کو کہ سنت مردون کی سلام مین یہ ہے کہ علیکم السلام تقدیم صلہ کے ساتھہ کہا جائے اور صحیح حدیث مین آچکا ہے جیسا کہ گزرا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مردون سے کہا السلام علیکم دار قوم مؤمنین تو اب احتیاج جمع کی طرف ہوگا حتی کہ بعض نے کہا یہ صحیح تر ہے حدیث نہی سے اور لوگ اس طرف گئے ہین کہ سنت وہی ہے جسپر حدیث نہی دال ہے ابن قیم رحمہ اللہ نے بدائع مین یہ جواب دیا ہے کہ ہر ایک فریق کو عدم فہم مقصود حدیث سے نقصان پہونچا کیونکہ یہ قول آپ کا کہ علیک السلام تحیت الموتی ہے کچہہ آپکی طرف سے تشریع اور اخبار امر شرعی سے نہین ہے وہ تو صرف واقع معتاد سے اخبار ہے جو کہ جاہلیت مین لوگونکی زبان پر جاری تہا اسلئے کہ وہ میت کے نام کو دعا پر مقدم کرتے تہے جیسا کہ شاعر نے کہا ہے

علیک سلام اللہ قیس بن عاصم	۝	ید اللہ فی ذاک الادیم المزق

اور جیسے قول اوس شخص کا جسنے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا مرثیہ کہا ہے ع علیک السلام من امیر و بارکت ٭ اور یہ اونکے اشعار مین بہت ہے واقع سے خبر دینا کچہہ مجاز پر دلالت نہین کرتا ہے استحباب کا کیا ذکر ہے تو متعین یہی بات ہوئی کہ پہر پہرا کر اودہر ہی جانا چاہیئے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وارد ہوا ہے کہ جب مردون پر سلام کرین تو لفظ سلام کو مقدم کرین کہا کہ اگر کوئی متخیل فسرق مین خیال کرے کہ جو سلام زندون پر ہوتا ہے اوسکے جواب کی توقع ہوتی ہے اسلئے دعا کو مدعو لہ پر مقدم کیا بخلاف میت کے تو ہم کہین گے کہ میت پر جو سلام ہوتا ہے اوسکے جواب کی بہی توقع ہے جیسا کہ

حدیث مین وارد ہوا ہے کہ یا کہ نکتہ بدیعہ ہے یہ ہے کہ بہتر دعا کی خیر مین یہ ہے کہ اوسمین دعا مشمول پر مقدم ہو جیسے
سلام علی ابراہیم سلام علی نوح سلام علیکم بما صبرتم اور دعا کی شر مین بہتر یہ ہے کہ
اوسمین تقدیم مدعو علیہ کی مدعو بہ پر ہو جیسے یہ قول اللہ پاک کا وان علیک لعنتی علیہم دائرۃ السوء
وعلیہم غضب پہر اسکے لئے ایک سر ذکر کیا ہینے اوسکو اسرار التنزیل مین ذکر کیا ہے ؀

وصل

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رضی اللہ عنہ نے بعض
منامات واحوال برزخ انفاس العارفین مین اپنے والد ماجد حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب رضی اللہ عنہ سے
نقل فرمائے ہین چونکہ وہ اس باب کے مناسب تہے اسلئے اسجگہ اونکا ذکر کرنا انسب معلوم ہوا خواب
فرماتے ہین کہ میرے والد شاہ عبد الرحیم قدس سرہ فرماتے تہے کہ مینے ایک بار شیخ نصیر الدین چراغ دہلی
قدس سرہ کو خواب مین دیکہا کہ وضو کرتے ہین اور نماز کی تیاری مین ہین مینے کہا کہ یہ عالم تکلیف کا نہین ہے
وضو و نماز کے کیا معنی ہین فرمایا چونکہ ہم دنیا مین انکو بہت کیا کرتے اور اوس سے لذت لیتے تہے سو ان کا موں
کا ادا کرنا بوجہ لذت کے ہے نہ بطور تکلیف کے بعد فراغ کے نماز سے روحین جمع ہوئین اور مجلس کی مجہسے
فرمایا تم بہی بیٹہو مینے کہا مین مجلس مین نہین بیٹہتا فرمایا ہماری مجلس اور مجلسون کی سی نہین ہے مین
اوس مجلس مین حاضر ہوا وہان وجد بہی تہا

حکایت ملاقات حضرت سعدی قدس سرہ

فرماتے تہے کہ اکبر آباد مین میرزا محمد زاہد ہروی کے درس سے لوٹ کے چلا آتا تہا اس اثنا مین ایک لمبی گلی پیش
آئی مین اوس حالت مین شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی ابیات پڑہتا تہا اور لذت لیتا تہا ؎

جز یاد دوست ہر چہ کنی عمر ضائع ست	جز سر عشق ہر چہ بخوانی بطالت ست

سعدی بشوی لوح دل از نقش غیر حق ؀ چوتہا مصرع میرے دل سے جاتا رہا اور اوسکے سبب مجہہ مین ایک
اضطراب وقلق پیدا ہوا ناگاہ ایک مرد موسی فقیر وضع ملیح رومی میرے داہنے طرف سے نکلا اور کہا ع
علمے کہ رہ بحق ننماید جہالت ست ؀ مینے کہا جزاک اللہ خیر الجزا تمنے کسقدر قلق واضطراب میرے دل سے

دور کیا اوسوقت مین وہ تنہا پان کی نکال کے اونکے آگے لیگیا اونہون نے تبسم کیا اور کہا یہ یاد دلانے کی اجرت ہے مینے کہا نہین لیکن شکرانہ ہے کہا مین نہین کہتا ہون مینے کہا آپ شرع کی جہت سے احتراز کرتے ہو یا طریقت کی جہت سے کچہہ بہی ہو آپ بیان فرمائین تاکہ مین بہی احتراز کرون کہا ان باتون مین سے کوئی بہی نہین ہے لیکن مین نہین کہتا ہون اوسوقت کہا کہ مجہے جلد جانا چاہئے مینے کہا مین بہی جلد چلتا ہون کہا مین زیادہ تر جلد چاہتا ہون پس اونہون نے قدم اوٹہایا اور آخر کوچے پر رکہا مین سمجہہ گیا کہ روح مجسم ہے مینے آواز دی کہ آپ مجہے اپنے نام پر اطلاع دین تاکہ فاتحہ پڑہتا رہون کہا سعدی ہین فقیر سے **حکایت** فرماتے تہے کہ مین ایکبار رات کے وقت سیر کرتا تہا ایک نہایت مصفا قبرستان مین پہونچا قدرے وہان توقف کیا اوسوقت میرے دل مین آیا کہ اس جگہہ سوا میرے کوئی بہی خدا کا ذکر نہین کرتا ہے اس خطرے کے بعد ہی ایک مرد دو موی کوزہ پشت ظاہر ہوا اور پنجابی زبان مین گاتا تہا اوسکا حاصل معنی یہ ہے کہ دیدار یار کی آرزو مجہپر غالب آئی اوسکی آواز سے مین متاثر ہوا اور اوسکی طرف دوڑا ہر چند مین اوس سے نزدیک ہوتا تہا وہ اور بہی دور جاتا تہا اوسوقت اوسنے کہا کہ تمہارے دل مین یہ ہے کہ اس جگہہ سوا تمہارے اور کوئی ذاکر نہین ہے مینے کہا مراد میری حصر تہا بہ نسبت زندون کے کہا تمنے اوسوقت مطلق تصور کیا تہا اور اب تخصیص کرتے ہو اوسوقت غائب ہوگیا **حکایت** فرماتے تہے کہ مین حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہ کے مرقد منور کی زیارت کے لیئے گیا تہا اونکے مزار کے نزدیک ایک چبوترہ ہے مین وہان ٹہیر گیا مینے اپنا قصور دیکہا اور اس امر کا لحاظ کیا کہ اس وجود ملوث کو اوس پاک مقام مین لیجانا نہ چاہئے اوسجگہ اونکی روح ظاہر ہوئی فرمایا آگے آئین دو تین قدم آگے گیا اوسوقت مینے دیکہا کہ چار فرشتے آسمان سے ایک تخت اونکی قبر کے نزدیک اوتار لائے معلوم ہوا کہ اوس تخت پر خواجہ نقشبند رضی اللہ عنہ تہے دونون شیخون نے آپس مین راز کی باتین کین کہ مجہے سنائی نہ دین اسکے بعد تخت کو فرشتے اوٹہا لیگئے حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہ میری طرف متوجہ ہوئے کہ آگے آئین اور دو تین قدم آگے گیا وہ اسی طرح فرماتے تہے اور مین ذرا ذرا آگے بڑہتا تہا یہانتک کہ نہایت قرب حاصل ہوا اوسوقت فرمایا شعر کے حق مین تم کیا کہتے ہو مینے کہا کلام حسنہ حسن و قبیحہ قبیح فرمایا بارک اللہ خوش آواز کے حق مین کیا کہتے ہو

مینے کہا ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء فرمایا بارک اللہ جبکہ دونون جمع ہوجاوین اسمین کیا کہتے ہو
مینے کہا نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء فرمایا بارک اللہ جو کچہہ ہم کہتے تہے وہ اس سے
زیادہ نہ تہا تم ہی کبہی کبہی ایک دو بیت سنتے رہو مینے کہا کہ خواجہ نقشبند کے حضور مین حضرت نے اسکو کیون نفرمایا
تو ان دو لفظ سے ایک لفظ فرمایا کہ ادب نہتا یا مصلحت نہتی فرماتے تہے کہ اس واقعہ کو ایک مدت گزری
تعیین لفظ کا دل سے جاتا رہا **حکایت** فرماتے تہے کہ دوسری بار اونکے مرقد متبرک کی زیارت کے لئے
گیا اونکی روح ظاہر ہوئی فرمایا تیرے ایک لڑکا پیدا ہوگا اوسکا نام قطب الدین احمد رکہنا چونکہ بی بی سن
ایاس کو پہونچ چکی تہین مینے گمان کیا کہ گمان ہوتے کا ہے اس خطرے پر مطلع ہوگئے فرمایا میری مراد یہ نہین
ہے یہ لڑکا تیرے صلب سے ہوگا بعد ایک زمانے کے دوسرے نکاح کا قصد پیدا ہوا اور کاتب الحروف فقیر
ولی اللہ تولد ہوا اس واقعہ کے اول مین بہول گئے ولی اللہ نام رکہدیا بعد ایک مدت کے یاد آیا دوسرا نام
قطب الدین احمد مقرر فرمایا **حکایت** فرماتے تہے کہ میرے والد علیہ الرحمہ یعنے شاہ وجیہ الدین رضی اللہ عنہ
شہید ہوگئے احیانا میرے لئے متجسد ہوجاتے تہے اور اخبار حال واستقبال کی خبر دیتے تہے ایک بار
کریمہ دختر مخدومی اخوی قدس سرہ کی بیمار ہوگئی اور اوسکی بیماری بڑہ گئی اون دنون مین دوپہر کے وقت
حجرے مین تنہا سوتا تہا ناگاہ وہ متمثل ہوگئے اور فرمایا مین چاہتا ہون کہ کریمہ کو دیکہون لیکن اوس جگہہ
بیگانہ عورتین بیٹہی تہین وہان جانا میرے دل پر گران گزرا فرمایا اون مستورات کو اوس جگہہ سے اوٹہا دو
چونکہ اونکا اوٹہانا ممکن نہتا مینے پردہ کہینچ دیا پس کریمہ پر ظاہر ہوئے اسطرح کہ مین دیکہتا تہا اور کریمہ
دیکہتی تہی اور کوئی نہین دیکہتا تہا کریمہ متنبہ ہوگئی اور کہا ای تعجب لوگ تو اونکو شہید کہتے ہین وہ تو خود زندہ ہین
فرمایا اسکو چہوڑ ای فرزند تونے بیماری بہت کہینچی ان شاء اللہ علی الصباح وقت اذان فجر کے شفا ہی کلی
پالیگی یہ کہا اور اوٹہ کہڑے ہوئے اور دروازے کی راہ لی مین بہی اونکے پیچہے گیا فرمایا تم رہو اوسوقت غائب
ہوگئے جبکہ فجر کی اذان ہوئی کریمہ کی روح مفارقت کرگئی ؁

قصۂ شہادت حضرت شاہ وجیہ الدین رضی اللہ عنہ الماجد

حضرت شاہ عبد الرحیم رضی اللہ عنہ فرماتے تہے کہ میرے والد علیہ الرحمہ ایک رات

نماز تہجد پڑہتے تہے ایک سجدے مین اون سجدون سے بہت دیر واقع ہوئی اتنی کہ مینے گمان کیا کہ اونکی روح جسم
سے مفارقت کرگئی جبکہ ہوش مین آئے تو مینے اوس دیر کا استفسار کیا فرمایا کہ ایک غیبت واقع ہوئی اور اوس
جگہہ اپنے احوال پر کہ شہید ہوگئے تہے مطلع ہوا اور درجات و مثوبات شہدا کے مجہے پسند آئے مینے جناب
حضرت سبحانہ سے طلب شہادت کی اور حد سے زیادہ الحاح کیا یہانتک کہ قبولیت مجہپر منکشف ہوگئی اور دکن
کی طرف اشارہ ہوا کہ شہادت کی جگہہ وہان ہے بعد اس واقعے کے باوجود اسکے کہ نوکری ترک کردی تہی اور
اوس شغل سے نفرت پیدا کرچکے تہے پہر از سر نو سفر کا اسباب جمع کیا اور گہوڑا خریدا دکن کی طرف متوجہ ہوئے

وطن ایشان آن بود که سیوارا که دران وقت ملک کفار بود ازوی به نسبت قاضی مسلمین بے حرمتیها بوجود
آمده بود خواہر گشت جبکہ برہانپور مین پہونچے تو اونپر منکشف ہوا کہ موضع شہادت کو پیچہے چہوڑ آئے وہان
سے لوٹے اثنای راہ مین بعض تاجرون سے کہ بصفت صلاح و تقوی متصف تہے عقد موافقت باندہا اور
چاہا کہ قصبۂ ہنڈیا کی راہ سے ہندوستان مین آوین ایکدن اسی اثنا مین ایک پیر کہن سال آگیا کہ گرتا
پڑتا جارہا تہا اوسکے حال پر رحم فرمایا اور اوسکا مقصد پوچہا اوسنے کہا مین چاہتا ہون کہ دہلی جاؤن آپنے
فرمایا کہ تو ہر روز تین پیسے ہمارے ملازمون سے لیتا رہ یہ بوڑہا کفار کا جاسوس تہا جبکہ سرای تونبر یا مین
پہونچے کہ نربدا ندی سے دو تین منزل ہندوستان کی طرف ہے جاسوس نے اپنے بہائی بندون کو خبر کی
ایک جماعت رہزنون کی سرای مین آئی اور وہ اوسوقت تلاوت مین مشغول تہے دو تین آدمی اوس
جماعت سے آگے آئے کہ وجیہ الدین کون ہے جب پہچانا تو کہا کہ ہمکو تمسے کچہہ کام نہین ہے اور ہم جانتے
ہین کہ تمہارے ساتہہ کچہہ مال نہین ہے اور ہماری جماعت سے ایک آدمی پر تمہارا حق نمک ہے
لیکن یہ سوداگر فلان فلان متاع اپنے ساتہہ رکہتے ہین ہم اونکو نہین چہوڑینگے چونکہ آپ کو علت غائی اس
سفر کی نظر مین تہی ترک رفاقت پر راضی نہوئے اور درپے مقاتلہ کے ہوئے اور اس درمیان مین
بائیس زخم آپکو پہونچے اخیر زخم مین آپکا سر جسم سے جدا ہوگیا باوجود اسکے تکبیر کہتے ہوئے قریب ایک
زد تیر کے تعاقب کفار کا کیا بعد ازان ایک عورت نے یہ حال دیکہہ کے تعجب کیا اوسوقت گرپڑے اور
اوسی جگہہ مدفون ہوئے رضی اللہ عنہ اور اوسی دن کے آخر کو متمثل ہوئے اور زخمون کی جگہون کو

دکھایا اونکے ثواب کے لیے مینے کچھ صدقہ دیا اور یہ بھی فرماتے تھے کہ مین چاہتا تھا کہ اونکے جسد کو نقل کرون ایک
دانشمند مشتغل ہوئے اور اس سے منع کیا اونکے تشغل کی خبرین بعد احصا سے زیادہ ہین کاتب حروف عفا اللہ عنہ عرض
کرتا ہے کہ مرقد منور حضرت شاہ وجیہ الدین رحمۃ اللہ علیہ کا قصبہ دوراہہ واقع بھوپال مین جو بھوپال سے
سات کوس پر جانب مغرب مین واقع ہے مزار شریف ایک جگہ اور جسد شریف دوسری جگہ مدفون ہے جو شہر
سرای دوراہہ سے لوگون مین مشہور و معروف ہے حکایت فرماتے تھے کہ شیخ بایزید المکی نے حرمین
شریفین کا قصد کیا اور اونکے ہمراہ بہت سے ضعیف اور بچے عورتین نکلے اور کچھہ زاد و راحلہ نہ تھا مخدومی
اخوی اور یہ فقیر جمع ہوکے مینے چاہا کہ اونکو پھیر لاؤن جبکہ ہم تغلق آباد کے نزدیک پہونچے آفتاب بہت
گرم ہوگیا ایک درخت کے سایہ مین اوتر پڑے اور سب دوست سو رہے مین اونکے گھوڑون کی حفاظت کے
لیے جاگتا رہا اس اثنا مین مینے چند سورتین قرآن شریف کی تلاوت کین وہان چند قبرین تھین ایک قبر والے
نے بات کی کہا ایک عمر ہوئی کہ مینے قرآن نہین سنا ہے اور مین اوسکے سننے کا بہت مشتاق ہون اگر تم کچھہ
اور پڑھو تو احسان کلی ہوگا مینے کچھہ اور پڑھا جب مین چپ ہوا تو بار دیگر استدعا کی مینے تیسری بار بھی پڑھا بعد
اسکے مخدومی کے خواب مین ظاہر ہوا اور کہا مینے اس عزیز سے قرأت کا التماس کیا اوسنے قبول کیا یہانتک کہ مین
تھک گیا اور شوق ہنوز باقی ہے تم اونسے کہو کہ قدر کثیر پڑھین وہ بیدار ہوئے اور مجھسے کہا مینے بہت پڑھا یہانتک کہ
نہایت بہجت و سرور اوس شخص مین مینے مشاہدہ کیا اور اوسنے کہا جزاک اللہ عنی خیر الجزا اوس وقت مینے
وقائع عالم برزخ سے سوال کیا اوسنے کہا مجھے اہل قبور سے کسی کے حال کی اطلاع نہین ہے لیکن مین اپنا
حال کہونگا اوس زمانے سے کہ مینے دنیا سے انتقال کیا کوئی عتاب و عذاب نہین دیکھا اگرچہ نہایت تنعم بھی
نہین ہے مینے کہا تم کچھہ جانتے ہو کہ کون سے عمل کی برکت سے تمنے نجات پائی کہا بسبب اس امر کی
برکت کے کہ مین ہمیشہ نیت رکھتا تھا کہ تعلقات سے مجرد ہوجاؤن اور موانع طاعات و اذکار سے ہاتھہ روک
لون اگرچہ تمام عمر یہ نیت حاصل نہ ہوئی حق سبحانہ و تعالی نے محض عنایت سے اسی نیت کو قبول فرمایا بعد
فارغ ہونیکے قافلے سے شیخ بایزید سے ملاقات ہوئی اور اونکو پھیر لاے انتہی حیث انفاس

العارفین

وصل

مولوی رفیع الدین خان مرحوم مرادآبادی نے قصر الآمال مین چند حکایتین مناسب مقام لکھی ہین اونکا ذکر کرنا بھی مناسب معلوم ہوا **حکایت** سید جعفر برزنجی مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو متاخرین علماء مدینہ سکینہ علی ساکنہا الصلوٰۃ والسلام سے تھے انہون نے ایک رسالہ فضائل اہل بدر وشہداء احد اور اونکے ضبط اسما مین تالیف کیا اور سید زین العابدین خلیفہ سید جعفر مذکور نے مدینہ منورہ مین اوسکی اجازت اس فقیر کو عنایت فرمائی اوس جگہہ شیخ احمد بن محمد دمیاطی سے کہ مشاہیر علماء سے تھے اور سنہ ایکہزار سو لہ مین وفات پائی نقل کیا شیخ احمد کہتے ہین کہ مین اپنی والدہ کے ساتھہ ایک برس بقصد حج نکلا اور وہ سال قحط کے تھے میرے ساتھہ دو اونٹ تھے مینے اونکو مصر سے خریدا تھا جبکہ بعد ادای حج مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہوا تو وہ دونون اونٹ مرگئے ہمارے پاس مال نہ تھا کہ اوس سے اونٹ خریدتے یا بہ کرایہ لیتے اس وجہ سے مین بہت تنگدل تھا اور مین نزدیک صفی الدین احمد قشاشی اپنے شیخ کے گیا اپنا حال اونسے بیان کیا اونہون نے گھڑی بھر سکوت کیا بعد ازان فرمایا تو اسی وقت حضرت حمزہ عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کی زیارت کے لئے جا اور جسقدر تجسے ہوسکے قرآن پڑہ اور اپنے سارے حال کی اونکو خبر دے پس مین باتثال اونکے حکم کے گیا اور جو کچھہ اونہون نے فرمایا تھا اوسپر عمل کیا نماز ظہر سے پہلے مدینہ مین آگیا اور مطہرہ باب رحمت مین وضو کیا اور مسجد شریف مین آیا مینے اپنی مان کو دیکھا کہ اونہون نے کہا یہان ایک شخص ہے کہ تیری خبر مجسے پوچہتا تہا تو اوسکے نزدیک جا مینے کہا مین اوسے کہان پاؤن والدہ نے کہا مسجد کے پیچھے دیکھہ مین گیا دیکھا کہ ایک مرد سفید ریش باجاہت ہے کہا مرحبا یا شیخ احمد مین ملنے او نکا بوسہ لیا اونہون نے کہا تو مصر کی طرف سفر کرنا چاہتا ہے مینے کہا یا سیدی مین کسکے ساتھہ سفر کرون کہا تو میرے ساتھہ آ تیرے لئے کسی سے کرایہ کرون مین اونکے ساتھہ چلا اور مناخہ مین پہونچا وہان فرودگاہ قافلہ حجاج مصر کی تہی شیخ ایک شخص کے خیمے مین اہل مصر سے گئے مین بھی اونکے ہمراہ اندر گیا جبکہ شیخ نے صاحب خیمہ کو سلام کیا تو وہ اوٹھہ کھڑا ہوا اور شیخ کے دونون ہاتھہ چومے اور اونکے اکرام مین مبالغہ کیا شیخ نے صاحب خیمہ سے کہا میری مراد یہ ہے کہ تو شیخ احمد اور اوسکی مان کو اپنے ہمراہ مصر لیجا اوس

سال اونٹ اور کرایہ بہت گران تہا صاحب خیمہ نے قبول کیا شیخ نے کہا تو اوس سے کس قدر کرایہ لیگا اوسنے کہا یا سیدی جو آپ چاہیں شیخ نے کہا اس قدر اور اکثر کرایہ اپنے پاس سے دیا اور کہا تو جا اور اپنی ماں کو اور سامان کو لے آ میں نکلا اور وہ بیٹھے رہے یہانتک کہ میں والدہ کو اور اسباب کو لے آیا صاحب خیمہ کے ساتھ شرط کی کہ باقی کرایہ مصر میں لیوے اوسنے قبول کیا اور اوسکو میرے ساتھ نیکی کرنیکی وصیت کی بعد ازاں وہ اوٹھے اور میں بہی اونکے ساتھ اوٹہا جبکہ ہم مسجد شریف پر پہونچے تو مجہسے کہا تو اول داخل ہو میں مسجد میں آیا اور اون کا انتظار کیا پہر اونکو نہ پایا میں صاحب خیمہ کے پاس گیا اور اوس سے پوچہا اوسنے کہا میں اونکو نہیں پہچانتا ہوں اس سے پہلے میں نے اونکو نہیں دیکہا ہے اور اس بار کہ میرے پاس آئے مجہے ایسا خوف و ہیبت داخل ہوا کہ دلمیں تمام عمر کبہی نہیں ہوا تہا پہر میں مسجد میں آیا اور بہت اونکو ڈہونڈا میسر نہ آئے پہر میں شیخ صفی الدین احمد کے نزدیک گیا اور تمام قصہ اپنا اونسے بیان کیا اونہوں نے کہا یہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی روح تہی کہ تیرے لئے صورت پکڑی **حکایت** یہ بہی سید جعفر رضی اللہ عنہ نے اوس رسالے میں شیخ محمد بن عبد اللطیف سے نقل کیا ہے کہ شیخ محمد نے مجہسے کہا کہ میں ہمراہ شیخ محمد سعید بن عارف ربانی ابراہیم کردی رحمۃ اللہ علیہ کے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لئے گیا اور چند شب وہاں رہا ایک رات یار دوست سوتے تہے اور میں بیدار تہا پاسبانی کرتا تہا ناگاہ میں نے دیکہا کہ ایک سوار گرد اوس مکان کے جسمیں ہم تہے گشت کر رہا ہے میں نے کہا تو کون ہے کہا تجہکو مجہسے کیا کام تو میری پناہ میں اوترا ہے اور اپنے بیدار رہنے سے مجہے ایذا دیتا ہے میں ہمیشہ تمہاری حراست کرتا ہوں میں ہوں حمزہ بن عبد المطلب اور میری نظر سے غائب ہو گئے **حکایت** ایک شخص محمد عباس نام مرد صالح ساکن کرہ میرے دوستوں میں سے تہے اونہوں نے حرمین شریفین کا سفر کیا اور مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی اور ہر سال موسم حج میں مکہ کو آتے تہے بعد چند سال کے کہ توفیق الٰہی نے اس ضعیف کو وہاں پہونچایا میں نے اونسے ملاقات کی اور اونکی سرگزشت پوچہی کہا پہلے پہل کہ میں مدینہ میں وارد ہوا اپنے ساتہہ کوئی چیز نہیں رکہتا تہا کہ خرچ کروں ناچار باجرت کتابت کرتا تہا اور اوس سے گزر کیا کرتا تہا تنگی میں بسر ہوا کرتی تہی ایک رات سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکہا کہ اونہوں نے ایک کاغذ پر کچہہ لکہا اور کسی کو دیا اور کہا کہ یہ وجہ کفاف روزمرہ محمد عباس کی ہے سودی خانہ میں لیجا اور کہہ کہ اوسکو پہونچا دیں

اوس دن سے شغل کتابت موقوف ہے چند سال گذرے کہ بغیر سعی و کد کے وجہ معاش غیب سے پہونچتی ہے اور خوش گذرتی ہے رحمہ اللہ تعالی انتہی من قصر الامل ؛

باب ۳۷ بیان مین مستقر ارواح کے

فرمایا اللہ تعالی نے وھو الذی انشاکم من نفس واحدۃ فمستقر ومستودع یعنی اور اوسنے تمکو نکالا ایک جان سے پھر کہین تمکو ٹھیرا و ہے اور کہین سپرد رہنا ف اول سپرد ہوتا ہے مان کے پیٹ مین کہ آہستہ آہستہ دنیا کے اثر پیدا کرے پھر آکر ٹھیرتا ہے دنیا مین پھر سپرد ہوگا قبر مین کہ آہستہ آہستہ اثر آخرت کے پیدا کرے پھر جا ٹھیرے گا جنت مین یا دوزخ مین اور فرمایا اللہ سبحانہ نے ویعلم مستقرھا ومستودعھا اور جانتا ہے جہان ٹھیرتا ہے اور جہان سونپا جاتا ہے ف جہان ٹھیرتا ہے بہشت و دوزخ جہان سونپا جاتا ہے اوسکی قبر ور قبر ری اوسکی سو دنیا مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے شہدا کی روحین نزدیک اللہ کے ہین پرندون کے پوٹون مین چرتی ہین جنت کی نہرون مین جہان چاہتی ہین پھر بسیرا لیتی ہین طرف قندیلون کے نیچے عرش کے اخرجہ مسلم ۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبکہ مصیبت پہونچائی گئی یعنی شہید ہوئی تمہارے اصحاب احد مین تو کیا اللہ تعالی نے اونکی روحون کو پیٹون مین سبز پرندون کے وارد ہوتی ہین جنت کی نہرون پر اور کہاتی ہین اوسکے میوون سے اور بسیرا لیتی ہین طرف سونے کی قندیلون کے جو کہ عرش کے سایہ مین لٹکتی ہین اخرجہ احمد وابوداؤد والحاکم والبیہقی ۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ شہیدون کی روحین سبز پرندون کے اجواف مین جولان کرتی ہین چرتی ہین جنت کے میوون مین اخرجہ سعید بن منصور ۴ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شہدا صبح وشام جاتے ہین پھر اونکا بسیرا ہوتا ہے طرف قندیلون کے جو کہ عرش سے لٹکتی ہین رب تعالی اونسے فرماتا ہے کیا تم جانتے ہو کوئی کرامت افضل اوس کرامت سے جسکے ساتھ تمہارا اکرام ہوا وہ کہتے ہین نہین سوا اسکے کہ ہم دوست رکھتے ہین کہ تو ہماری روحون کو ہماری جسمون کی طرف پھیر دے تاکہ دوبارہ ہم لڑین پھر تیری راہ مین مارے جاوین اخرجہ بقی بن مخلد

۵ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہین کہ آپ نے فرمایا شہدا کی روحین سبز پرندون مین ہین جنت کے چمنون مین چرتی ہین پھر اونکا بسیرا ہوتا ہے طرف قندیلون کے جو عرش سے لٹکتی ہین رب جل جلالہ فرماتا ہے اور مثل اول ذکر کیا اخرجہ هناد بن السری فی کتاب الزهد و ابن منده ۶ انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا اوٹھاویگا اللہ شہیدون کو پوٹون سے سفید پرندون کے جو کہ قنادیل معلقہ بالعرش مین تہی اخرجہ ابو الشیخ ۷ سعید بن سوید سے مروی ہے کہ اونہون نے ابن شہاب سے ارواح مؤمنین کا پوچھا کہا مجھے بات پہونچی ہے کہ روحین شہیدون کی مثل سبز پرندون کے ہین عرش سے لٹکتی ہین صبح جاتی ہین پھر شام کو جاتی ہین طرف ریاض جنت کے ہر دن اپنے رب سبحانہ کے پاس آتی ہین اوسکو سلام کرتی ہین اخرجہ ابن منده ۸ ابن مسعود رضی اللہ فرماتے ہین کہ شہدا کی روحین پیٹون مین سبز پرندون کے قندیلون مین عرش کے نیچے ہین جنت مین چرتی ہین جہان چاہتی ہین پھر اپنے قندیلون کی طرف لوٹ آتی ہین اور مؤمنین کے بچون کی روحین چڑیون کے پیٹون مین ہین چرتی ہین جنت مین جہان چاہتی ہین اخرجہ ابن ابی حاتم ۹ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونسے ارواح شہدا کا پوچھا فرمایا وہ سبز پرندے ہین قندیلون مین جو کہ عرش کے نیچے لٹکے ہوئے ہین ریاض جنت مین چرتے ہین جہان چاہتے ہین اخرجہ ابن ابی حاتم ۱۰ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شہدا بارق نہر پر ہین جو کہ دروازہ جنت پر ہے سبز قبے مین نکلتا ہے طرف اونکے رزق اونکا جنت سے صبح و شام اخرجہ احمد و عبد و ابن ابی شیبة والطبرانی والبیهقی بسند حسن ۱۱ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ شہدا قبون مین ریاض مین میدان جنت مین ہین بھیجا جاتا ہے طرف اونکے ایک مچھلی اور ایک بیل وہ دونون لڑتے ہین یہ اونکا تماشا دیکھتے ہین جسوقت کسی چیز کی طرف حاجتمند ہوتے ہین تو ایک دوسرے کو مار ڈالتا ہے پھر اوس سے کہاتے ہین پس پاتے ہین اوسمین مزہ ہر چیز کا جو کہ جنت مین ہے اخرجہ هناد بن السری فی کتاب الزهد و ابن ابی شیبة ۱۲ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حارثہ جب مارے گئے تو اونکی ماں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے جان لیا ہے مرتبہ حارثہ کا مجھسے سو اگر وہ جنت مین ہے

تو مین صبر کرون اور اگر اسکے سوا اور ہے تو آپ دیکھینگے جو مین کرتی ہون آپ نے فرمایا وہ تو بہت جنتین
ہین اور وہ فردوس اعلی مین ہے اخرجہ البخاری ۴ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے سوا اسکے نہین کہ نسمہ یعنی روح مومن کی ایک پرندہ ہے
کہ جنت کے درختون مین چرتا ہے یہانتک کہ پھیرے اوسکو اللہ طرف اوسکے جسم کے جسدن کہ اوس کو
اوٹھاوے اخرجہ مالک فی الموطا واحمد والنسائی بسند صحیح ف حدیث شریف
کالفظ تعلق بضم لام ہے ای تاکل العلقہ بالضم وھی مایتبلغ بہ من العیش ۴ ام ہانی رضی اللہ
عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کیا ہم ایک دوسرے کی زیارت کرینگے جبکہ ہم مرجاینگے
اور بعض ہمارا بعض کو دیکھیگا آپنے فرمایا کہ روحین پرندے ہوتی ہین درختون کو چرتی ہین یہانتک کہ
جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر نفس اپنے جسم مین داخل ہوجائیگا اخرجہ احمد والطبرانی بسند
حسن ۵ ام بشر بن براء رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ کیا مردے
آپس مین ایک دوسرے کو پہچانتے ہین فرمایا خاک مین آلودہ ہون تیرے دونون ہاتھ نفس پاک سبز پرندے
ہین جنت مین سو اگر پرندے آپس مین پہچان رکھتے ہین درخت کے سرون پر تو وہ بھی ایک دوسرے
کو پہچانتے ہین اخرجہ ابن سعد من طریق محمود بن لبید ۶ ام مبشر ابو معروف کی بی بی
کہتی ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کیا ہم آپس مین ایک دوسرے کی زیارت
کرینگے جبکہ ہم مرجاوینگے بعض ہمارا بعض کی زیارت کریگا فرمایا روحین پرندے ہوتی ہین درخت چرتی
ہین یہانتک کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ اپنے جسمونمین داخل ہوجاوینگی اخرجہ ابن عساکر
من طریق ابن لہیعۃ عن ابی الاسود عن ام فروۃ ابنۃ معاذ السلمیۃ ۷ عبدالرحمن
بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب کعب مرنے لگے تو اونکے پاس ام بشر بنت براء آئین کہا ای ابو عبدالرحمن
اگر تو فلان سے ملے تو میری طرف سے سلام کہنا کعب نے کہا ای ام بشر اللہ تیری مغفرت کرے ہم تو اس سے
زیادہ مشغول ہین ام بشر نے کہا کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہین سنا کہ فرماتے تھے
روح مومن کی جنت مین چرتی ہے جہان چاہتی ہے اور روح کافر کی سجین مین ہے کعب نے کہا ہان

سنا ہے کہا تو پھر وہی ہے اخرجہ ابن ماجۃ والطبرانی والبیہقی فی البعث بسند حسن

۱۸ ضمرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ مرسلاً کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے ارواح مؤمنین کا پوچھا

فرمایا سبز پرندوں میں ہیں جنت میں پھرتی ہیں جہاں چاہتی ہیں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اور

کافروں کی روحیں فرمایا سجین میں قید ہیں اخرجہ ابن مندہ والطبرانی وابو الشیخ ۱۹

سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سلمان فارسی اور عبد اللہ بن سلام دونوں ملے ایک نے دوسرے

سے کہا اگر تو اپنے رب سے مجھ سے پہلے ملے تو مجھے خبر دینا جس چیز کی کہ تو ملاقات کرے کہا کیا زندے مردوں

سے ملتے ہیں کہا ہاں مؤمنین کی روحیں تو جنت میں ہیں جاتی ہیں جہاں چاہتی ہیں اخرجہ البیہقی فی

البعث وابن ابی الدنیا فی کتاب المنامات ۲۰ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جنت

لپٹی ہوئی ہے قرون آفتاب میں ہر برس دو بار پھیلائی جاتی ہے اور مؤمنین کی روحیں پرندوں

میں ہیں مثل زرازیر کے کھاتی ہیں جنت کے میووں سے اخرجہ الطبرانی والبیہقی فی البعث

واخرجہ ابن مندہ عنہ مرفوعا واخرجہ الخلال عنہ موقوفا بایں لفظ کہ ارواح مؤمنین

کی سبز پرندوں کے پیٹوں میں ہیں مثل زرازیر کے اوسمیں ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں اور اونکے میووں سے

رزق دی جاتی ہیں ۲۱ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

ہے اولاد مؤمنین کی ایک پہاڑ میں ہے جو کہ جنت میں ہے پرورش کرتے ہیں اونکی ابراہیم وسارہ

یہانتک کہ پھیرے اونکو طرف اونکے باپوں کے دن قیامت میں اخرجہ احمد والحاکم وصححہ

والبیہقی وابن ابی داؤد فی البعث وابن ابی الدنیا فی العزاء من طرق وتقدم

شاہدہ فی الصحیح من حدیث سمرۃ فی باب عذاب القبر ۲۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما

کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہر بچہ کہ پیدا کیا جاتا ہے اسلام میں وہ جنت میں

سیر و سیراب ہے کہتا ہے اے رب تو مجھ پر میرے ماں باپ کو وارد کر دے اخرجہ ابن ابی الدنیا فی

کتاب العزاء ۲۳ خالد بن معدان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جنت میں ایک درخت ہے اوسکو

طوبی کہتے ہیں وہ سب پستان ہے جو دودہ پیتے بچے میں سے مرتا ہے وہ طوبی سے دودہ پیتا ہے

اور اونکی پرورش کرنیوالے ابراہیم خلیل الرحمن ہین اخرجه ابن ابی الدنیا فیه ۲۴ عبید بن
عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جنت مین ایک درخت ہے اوسکی پستان ہین مثل پستان گای کے اہل جنت
کے بچون کو اوس سے غذا دیجاتی ہے اخرجه ابن ابی الدنیا ۲۵ مکحول رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمانون کے بچون کی روحین سبز چڑیون مین ہین ایک
درخت مین جنت کے پرورش کرتے ہین اونکی باپ اونکے ابراہیم علیہ السلام اخرجه سعید بن
منصور ۲۶ خالد بن معدان رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جنت مین ایک درخت ہے اوسکو طوبی کہتے
ہین وہ سب پستان ہے اہل جنت کے بچون کو دودہ پلاتا ہے اور ادہورا بچہ عورت کا رہتا ہے ایک نہر مین
انہار جنت سے اوسمین لوٹتا پوٹتا ہے یہانتک کہ قیامت قائم ہو پہر اوٹھاویگا اوسکو اللہ چالیس برس کی عمر کا
اخرجه ابن ابی حاتم ۲۷ کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنت الماوی مین سبز پرندے ہین چڑہتی
ہین اونمین روحین شہدا کی چرتی ہین جنت مین اور ارواح آل فرعون کی سیاہ پرندونمین ہین صبح کو جاتی
ہین نار پر اور شام کو جاتی ہین اور مسلمانون کے بچے یعنی اونکی روحین چڑیون مین ہین اندر جنت کے
اخرجه ابن ابی شیبة والبیہقی من طریق ابن عباس عن کعب ۲۸ ہذیل رضی اللہ
عنہ سے مروی ہے کہ آل فرعون کی روحین سیاہ پرندون کے پیٹون مین ہین شام وصبح جاتی ہین آگ
پر سو یہی اوسکا عرض ہے اور شہدا کی روحین سبز پرندون کے پیٹون مین ہین اور مسلمانون کے بچے جو
بلوغ کو نہین پہونچے چڑیونمین ہین جنت کی چڑیون سے ترعی وتسرح یعنی چرتی پہرتی ہین اخرجه
ہناد بن السری فی الزہد ۲۹ عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر مین ولا تقولوا
لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات الآیة مروی ہے کہ روحین شہدا کی سفید پرندے ہین
فقاقیع ہین جنت مین اخرجه ابن ابی شیبة ف قاموس مین کہا ہے فقیع کسکین الابیض
من الحمام یعنی سفید کبوتر ۳۰ قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ روحین
شہدا کی سفید پرندون کی صورتون مین ہین کہ کہاتی ہین طرف قندیلون کے جو کہ عرش کے نیچے
لٹکتی ہین اخرجه عبد الرزاق ۳۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ روحین مسلمانون کی سفید عمرو

پرندون کی صورتون مین عرش کے سایہ مین ہین اور کافرون کی روحین ساتوین زمین مین ہین اخرجہ ابن المبارک

۴۲ ام کبشہ بنت معرور رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمپر داخل ہوئے ہمنے آپسے اس روح کا سوال کیا آپنے اوسکی ایسی صفت بیان کی کہ گہر والونکو رلا دیا فرمایا کہ مومنین کی روحین سبز پرندون کے پوٹون مین ہین جنت مین چرتی ہین اور اوسکے میوون سے کہاتی ہین اور اوسکے پانی سے پیتی ہین اور بسیرا لیتی ہین طرف قندیلون کے سونے سے عرش کے نیچے کہتی ہین ای رب ہمارے ملا دے تو ہمارے ساتھہ ہمارے بہائیون کو اور دے ہمکو جسکا تو نے ہمسے وعدہ کیا ہے اور کفار کی روحین سیاہ پرندون کے پوٹون مین ہین کہاتی ہین آگ سے اور پیتی ہین آگ سے اور بسیرا لیتی ہین طرف ایک سوراخ کے نار مین کہتی ہین ای رب ہمارے نہ ملا ہمارے ساتھ ہمارے بہائیون کو اور نہ دے ہمکو جسکا تو نے ہمسے وعدہ کیا ہے اخرجہ ابن مندہ

۴۳ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس معراج لائے یعنی نردبان سیڑہی جسپر بنی آدم کی روحین چڑہتی ہین سو نہ دیکہا خلائق نے زیادہ تر خوبصورت اوس معراج سے وہ جو دیکہا ہینے میت کو جسوقت پہٹتی ہے بینائی اوسکی بلند دیکہتی ہوئی طرف آسمان کے سو وہ اوسکا تعجب ہے ساتہہ معراج کے پس مین اور جبریل چڑہے اونہون نے آسمان کا دروازہ کہلوایا ناگاہ مجہے آدم ملے کہ پیش کیجاتی ہین اونپر روحین اونکی اولاد مومنین کی وہ کہتے ہین روح طیبہ ہے اور نفس طیبہ ہے اسکو علیین مین رکھو پہر پیش کیجاتی ہین اونپر روحین اونکی ذریت فجار کی تو کہتے ہین روح خبیثہ ہے اور نفس خبیثہ ہے اسکو سجین مین رکھو اخرجہ البیہقی فی الدلائل وابن ابی حاتم وابن مردویہ فی تفسیرہما

۴۴ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے روحین مومنین کی ساتوین آسمان مین ہین دیکہتی ہین طرف اپنے منازل کے جنت مین اخرجہ ابونعیم بسند ضعیف

۴۵ وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کا ساتوین آسمان مین ایک گہر ہے اوسکو بیضار کہتے ہین جمع ہوتی ہین اوسمین روحین مومنین کی سو جب مرتا ہے میت اہل دنیا سے تو ملتی ہین اوسکو روحین پوچہتی ہین اوس سے احوال دنیا کا جیسے پوچہتے ہین غائب سے گہر والے اوسکے جبکہ وہ اونپر آتا ہے اخرجہ ابونعیم ایضا فی الحلیۃ

۴۶ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اونہون نے تعزیت کی

اسماء کو اونکے بیٹے عبداللہ بن زبیر کے اور جسم اونکا سولی پر لٹکا ہوا تہا کہا تو رنج ست کر کیونکہ روحین نزدیک
اللہ کے ہین آسمان مین اور یہ تو صرف اوسکا جسم ہے اخرجہ سعید بن منصور فی سننہ ۳۷
عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ روحین مؤمنین کی مرفوع ہوتی ہین طرف جبریل کے
پس کہا جاتا ہے کہ تو ولی ہے انکا روز قیامت تک اخرجہ المروزی فی الجنائز ۳۸ مغیرہ
بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ سلمان فارسی عبداللہ بن سلام سے ملے اونہنے کہا اگر تو مجھسے پہلے مرے
تو مجھے خبر دینا جسکی تو ملاقات کرے اور جو مین تجھسے پہلے مرا تو مین تجھے خبر دونگا عبداللہ نے کہا کیونکر حال آنکہ
مین مردہ ہونگا سلمان نے کہا جب روح جسم سے نکلتی ہے تو درمیان آسمان وزمین کی ہوتی ہے یہانتک
کہ اپنے جسم کی طرف رجوع کرے قضای الٰہی سے سلمان مرگئے تو اونکو عبداللہ بن سلام نے خواب مین دیکھا
کہا تو نے کون چیز افضل پائی کہا مینے توکل کو عجب شئ دیکھا اخرجہ سعید بن منصور فی سننہ
وابن جریر والطبرانی فی کتاب الادب لہ ۳۹ سعید بن مسیب سلمان رضی اللہ عنہ سے
روایت کرتے ہین کہا کہ روحین مؤمنین کی ایک برزخ مین ہین زمین سے جاتی ہین جہان چاہتی ہین اور نفس کافر
کا سجین مین ہے اخرجہ ابن المبارک فی الزہد والحکیم الترمذی فی نوادر الاصول
وابن ابی الدنیا وابن مندہ **ف** حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین برزخ ایک حاجز یعنی آڑ
اور پردہ ہے درمیان دو شئی کے تو گویا مراد یہ ہے کہ ایک زمین مین ہین درمیان دنیا وآخرت کے ۴۰
سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ روحین مؤمنین کی جاتی ہین ایک برزخ مین زمین سے جہان
چاہتی ہین درمیان آسمان وزمین کے یہانتک کہ پہیرے اونکو اللہ طرف اونکے جسم کے اخرجہ الحکیم
الترمذی ۴۱ مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ روحین مؤمنین
کی چہٹی ہوئی ہین جاتی ہین جہان چاہتی ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا ۴۲ عبداللہ بن عمرو بن عاص
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونہنے کسی نے ارواح مؤمنین کا پوچہا جبکہ وہ مرجاتی ہین تو وہ کہان
ہین کہا سفید پرندون کی صورتین ہین عرش کے سایہ مین اور روحین کفار کی ساتوین زمین مین ہین
پس جب مومن مرتا ہے تو اوسے لیکر مؤمنین پر سے گزرتے ہین اور وہ محفل کئے ہوتے ہین وہ اوس سے

اپنے بعض اصحاب کا پوچھتے ہین اگر اوسنے کہا کہ وہ مرگیا تو کہتے ہین کہ اوسے نیچے لیگئے اور جبکہ کافر ہوتا ہے
یعنی میت تو اوسکو نیچے لیجاتے ہین طرف ساتوین زمین کے تو اوس سے پوچھتے ہین یعنے وہان کے کفار
آدمی کا یعنی جسکو وہ جانتے پہچانتے ہین سو اگر اسنے کہا کہ وہ مرگیا تو کہتے ہین کہ اوسے اوپر لے گئے
اخرجہ ابن ابی الدنیا ۴۴۳ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہا کہ روحین کفار کی
جمع کیجاتی ہین برہوت مین یہ ایک کھاری زمین ہے حضرموت مین اور روحین مومنین کی جمع کیجاتی
ہین جابیہ مین برہوت یمن مین ہے اور جابیہ شام مین اخرجہ المروزی فی الجنائز وابن مندہ
وابن عساکر ۴۴۴ عروہ بن رویم رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جابیہ کی طرف ہر روح پاک آتی ہے اخرجہ
ابن عساکر ۴۴۵ حضرت علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ بہتر وادی لوگون کی
وادی مکہ ہے اور بدتر وادی لوگونکی وادی احقاف ہے ایک وادی ہے حضرموت مین اور اوسمین کفار
کی روحین ہین اخرجہ ابوبکر الغفار فی جزئہ المشہور ۴۴۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مبغوض
تر بقعہ یعنی قطعہ زمین مین طرف اللہ کے ایک وادی ہے حضرموت مین اوسکو برہوت کہتے ہین اوسمین
کفار کی روحین ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا وابن مندہ ۴۴۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے کہ روحین مومنین کی چاہ زمزم مین ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا ۴۴۸ اخنس بن خلیفہ
ضبی سے مروی ہے کہ کعب احبار نے عبداللہ بن عمرو کی طرف آدمی بھیجا ارواح مسلمین کا اونسے پوچھتے
تھے کہ وہ کہان جمع ہوتی ہین اور ارواح اہل شرک کی کہان جمع کیجاتی ہین عبداللہ بن عمرو نے فرمایا کہ
مومنین کی روحین تو اریحا مین جمع کیجاتی ہین اور روحین اہل شرک کی صنعا مین جمع کیجاتی ہین قاصد
کعب کا لوٹ کے اونکے پاس آیا جو اونہون نے کہا تھا اوسکی خبر کعب کو دی اخنس کہتے ہین کہ کعب
نے کہا عبداللہ نے سچ کہا اخرجہ الحاکم فی المستدرک ۴۴۹ صفوان کہتے ہین مینے عامر
بن عبداللہ سے یمن مین پوچھا کیا واسطے ارواح مومنین کے کوئی جگہ جمع ہونے کی ہے کہا طرف
زمین کے اللہ تعالی فرماتا ہے ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی
الصالحون کہا یہ وہ زمین ہے جسکی طرف مومنین کی روحین جمع ہوتی ہین یہان تک کہ بعث ہو

قال ابن جریر فی تفسیرہ حدثنا محمد بن عوف الطائی حدثنا ابو المغیرۃ حدثنا صفوان ۰ ۵ وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ روحین مومنین کی جسوقت قبض کیجاتی ہین تو وہ ایک فرشتے کی طرف مرفوع ہوتی ہین اوسکو دیائیل کہتے ہین اور وہ خازن ہے ارواح مومنین کا اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱ ۵ ابان بن تغلب ایک آدمی سے اہل کتاب کے روایت کرتے ہین کہ اوسنے کہا جو فرشتہ کہ ارواح کفار پر ہے اوسکو دومہ کہتے ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا ۳ ۵ خالد بن معدان کعب سے روایت کرتے ہین کہا کہ خضر ایک منبر پر ہین نور کے درمیان بحر اعلی اور بحر اسفل کے اور دریا کے جانور مامور ہین کہ اونکی بات سنین اور اونکا کہنا مانین یعنے وہ سب اونکے فرمان بردار ہین اور پیش کیجاتی ہین اونپر روحین صبح وشام اخرجہ العقیلی بسند ضعیف من طریق خالد +

وصل

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ مسئلہ مقر ارواح کا بعد موت کے عظیم ہے اسکی تلقی سمع یعنی نقل ہی سے ہوتی ہے کہتے ہین کہ سارے مومنین کی روحین شہدا اور غیر شہدا کی جنت مین ہین جبکہ کوئی کبیرہ اونکو نہ روکے بسبب حدیث کعب وام ہانی وام بشر وابو سعید وضمرہ ونحوہا کے اور واسطے اس آیت کے فاما ان کان من المقربین فروح وریحان وجنت نعیم ارواح کو بعد اونکے خروج کے بدن سے تین قسم ٹہیرایا ہے ایک تو مقربین اور خبر دی کہ وہ جنت نعیم مین ہین دوسرے اصحاب یمین یعنے داہنے ہاتھ والے اور اونکے لئے حکم اسلام کا کیا اور یہ حکم اونکی سلامتی کو عذاب سے متضمن ہے تیسرے مکذبین ضالین یعنی جھٹلانے والے گمراہ ہین اور خبر دی کہ اونکے واسطے گرم پانی کی مہمانی اور جہنم مین پیٹھنا ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی ایک جماعت صحابہ وتابعین نے کہا ہے کہ اوسکے نکلنے کے وقت دنیا سے فرشتے کے زبان پر بطور بشارت یہ قول اوس سے کہا جاتا ہے اور اسکی تائید وہ قول اللہ سبحانہ کا جو کہ مومن آل یسین کے حق مین کہا ہے کرتا ہے قیل ادخل الجنۃ قال یالیت قومی یعلمون بما غفر لی ربی بعض نے کہا کہ وہ حدیثین شہدا کے ساتھ خاص ہین جیسے کہ اسکی تصریح دوسری روایت مین آئی ہے

اور اسلئے کہ غیر شہدا ء مین یون آیا ہے کہ ایک ستمہارا جب مرجاتا ہے تو اوسپر اوسکا ٹھکانا صبح و شام پیش کیا
جاتا ہے الحدیث اور اسلئے کہ حدیث سابق ابو ہریرہ مین آیا ہے کہ وہ ساتوین آسمان مین ہین دیکھتے ہین
طرف اپنے منازل کی جنت مین اور حدیث وہب کی بہی اسی کے مثل ہے بعض نے کہا کہ مستقر ارواح کا اوسی
جگہ ہے کہ جس جگہ وہ قبل خلق اپنے اجساد کے تہین یعنی داہنی بائین طرف آدم علیہ السلام کے قال ابن حزم فی طائفۃ
ابن حزم نے کہا یہ وہ ہے جسپر کتاب و سنت دلالت کرتی ہے فرمایا اللہ تعالی نے و اذ اخذ ربک من
بنی ادم من ظہورہم ذریتہم الآیۃ و لقد خلقناکم ثم صورناکم الآیۃ اس سے یہ بات
صحیح و درست ہوتی ہے کہ اللہ تعالی نے ارواح کو جملۃً پیدا فرمایا اور اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے خبر دی ہے کہ ارواح جنود مجندہ ہین سو جسکے آپس مین تعارف تہا ائتلاف ہوئی اور جسکے تناکر تہا اختلاف
ہوا اور اللہ تعالی نے ارواح سے عہد لیا اور ربوبیت کا گواہ ٹہیرایا اور وہ مخلوق مصور عاقل تہین پہلے اسکے
کہ ملائکہ کو سجود آدم کا حکم ہوا اور قبل اسکے کہ اونکو اجساد مین داخل کرے اور اجساد اوسوقت مٹی و پانی تہی پہر
اونکو ٹہیرایا جہان چاہا اور وہ برزخ ہے جسکی طرف موت کے وقت لوٹ کے جاتے ہین پہر اونمین سے
ایک جملہ کو بعد ایک جملہ کے بہیجتا رہتا ہے پہر اونکو جسمون مین پہونکتا ہے جو کہ منی سے متولد ہوتے ہین
کہا یعنی ابن حزم نے کہ یہ بات صحیح ہوگئی کہ ارواح اجسام حاملہ ہین اپنے اعراض یعنے تعارف و تناکر کے
اور وہ عارف و ممیز ہین سو اللہ تعالی اونکو دنیا مین آزماتا ہے جیسا چاہتا ہے پہر اونکو وفات دیتا ہے تو
وہ طرف برزخ کے رجوع کرتے ہین جسمین اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دیکہا تہا جس رات کہ
آپ سماء دنیا کی طرف تشریف لیگئے تو ارواح اہل سعادت کی آدم علیہ السلام کے داہنے طرف تہی اور ارواح
اہل شقاوت کی اونکے بائین طرف نزدیک منقطع ہونے عناصر کے پانی ہوا مٹی آگ نیچے آسمان کے یہ
بات کچہ اونکے تعادل پر دلالت نہین کرتے ہے بلکہ یہ لوگ اونکے داہنی طرف ہین بلندی و کشادگی مین اور
لوگ اونکے بائین طرف ہین سفل و سجین مین اور روحین انبیاء و شہداء کی جنت کی طرف جلد بہیجی جاتی
ہین ابن حزم نے کہا ہے کہ محمد بن نصر مروزی نے اسحق بن راہویہ سے ذکر کیا ہے کہ اونہون نے بہی
بعینہ وہی ذکر کیا ہے جو ہمنے کہا اور کہا کہ اسپر اہل علم کا اجماع ہے ابن حزم کہتے ہین کہ جمیع اہل اسلام کا یہی قول

ہے اور یہ قول ہے اللہ تعالیٰ کا فاصحاب المیمنة ما اصحاب المیمنة واصحاب المشأمة ما
اصحاب المشأمة والسابقون السابقون اولئک المقربون فی جنات النعیم اور یہ
قول اللہ تعالیٰ کا فاما ان کان من المقربین الی آخرہا سو روحین ہمیشہ اوسی جگہہ رہتی ہین یہانتک
کہ اونکی گنتی پوری ہو ساتہہ اونکے ہو نکلنے کے جسمونمین پہر ساتہا اونکے رجوع کی طرف برزخ کے پس قیامت
قائم ہوگی پہر اونکو اللہ عزوجل اجساد کی طرف عود کریگا اور یہی دوسری زندگی ہے یہ سبب کلام ابن حزم
کا تہا بعض نے کہا کہ روحین اپنی قبرون کے سیدانون پر ہین قال ابن عبد البر وھذا اصح ما قیل
کہا کہ احادیث سوال وعرض مقعد وعذاب قبر ونعیم قبر وزیارت قبور وسلام بر قبور اور خطاب موتی کا مثل
مخاطبہ حاضر عاقل کے اسپر دلالت کرتے ہین حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ اگر اس قول سے یہ
مراد ہے کہ روحین ملازم قبور رہتی ہین اوس سے مفارقت نہین کرتین تو یہ خطا ہے کتاب وسنت اسکا رد کرتی
ہے اور عرض مقعد اسپر دلالت نہین کرتا ہے کہ روحین قبرونمین ہین نہ اسپر دلالت کرتا ہے کہ اونکے سیدان
پر ہین بلکہ اسپر دلالت کرتا ہے کہ روحون کو قبور سے ایک ایسا اتصال ہے جس سے یہ بات درست ہو سکتی
ہے کہ اونپر اونکا ٹہکانا پیش کیا جائے کیونکہ روح کے لئے ایک اور ہی شان ہے کہ وہ رفیق اعلیٰ مین
ہوتی ہے اور وہ بدن کے ساتہہ بہی اسطرح متصل ہے کہ جسوقت مسلم اپنے صاحب پر سلام کرتا ہے
تو وہ اسکے سلام کا جواب دیتا ہے حالانکہ وہ اوسی جگہہ اپنے مکان مین ہے دیکھو جبریل علیہ السلام کو نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا اور اونکے چھہ سو پر تہے اونمین سے دو پرون نے کنارہ آسمان کو بند کر دیا تہا اور
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قریب ہو گئے یہانتک کہ اپنے دونون گھٹنے اور دونون ہاتہہ آپکے دونون
زانو پر رکھدیتے مخلص لوگون کے دل کشادہ ہو جاتے ہین واسطے ایمان کے اس بات کے ساتہہ کہ ممکن
ہے کہ جبریل علیہ السلام اس قدر قریب ہوتے حالانکہ وہ اپنے مستقر مین ہوتے تہے جو آسمانون مین ہے
اور حدیث رویت جبریل علیہ السلام مین یہ آیا ہے کہ مینے اپنا سر اوٹھایا تو ناگاہ جبریل اپنے دونون پانون
کو درمیان آسمان وزمین کے صف کئے ہوئے کہتے سنے ای محمد تو رسول ہے اللہ کا اور مین جبریل
ہون پس مین اپنی نگاہ کسی طرف نہین پہیرتا مگر اونکو اوسی طرح دیکھتا تہا اور اوترنا اللہ تعالیٰ کا طرف

سمار دنیا تک اور قریب ہونا اوسکا مشہور ہے عرفہ کو اور مثل اسکے بھی اسی پر محمول ہے کیونکہ اللہ پاک حرکت و انتقال
منزہ ہے غلطی جو اس جگہ آئی ہے وہ اسی سے آئی ہے کہ قیاس غائب کا شاہد پر کیا ہے پس یہ اعتقاد
کرنا ہے کہ روح جنس اجسام معہود سے ہے کہ جسوقت وہ کسی مکان کو مشغول کرتے ہیں تو ممکن نہیں ہے
کہ وہ اوسکے غیر میں ہوں اور یہ غلط محض ہے خود نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج میں عیسی
علیہ السلام کو اونکی قبر میں نماز پڑہتے دیکھا اور اونکو چھٹے آسمان میں بھی دیکھا سو روح اوس جگہ تھی مثال
بدن میں اور اوسکو ایک اتصال تھا بدن سے اسطرح پر کہ وہ اپنی قبر میں نماز پڑہتے اور جو اونپر سلام کرتا
اوسکا جواب دیتے حال آنکہ وہ رفیق اعلی میں ہے ان دونوں امر میں کچھ منافی نہیں ہے کیونکہ شان
ارواح کی غیر شان ابدان ہے بعض نے اسکی مثال آفتاب سے دی ہے کہ وہ آسمان میں ہے اور شعاع
اوسکا زمین میں ہے اگرچہ یہ مثال تام المطابقت نہیں ہے اسلیے کہ شعاع تو صرف عرض ہے آفتاب کا
رہی روح سو وہ فی نفسہ نزول کرتی ہے اور اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیکھنا ہے انبیار کو شب
معراج میں آسمانوں میں صحیح یہی ہے کہ آپ نے آسمانوں میں ارواح کو دیکھا مثال اجساد میں با وجود
اسکے کہ وارد ہوا ہے کہ وہ زندہ ہیں اپنی قبور میں نماز پڑہتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ جو شخص مجھپر درود بھیجتا ہے نزدیک میری قبر کے تو میں اوسکو سنتا ہوں اور جو شخص مجھپر
درود بھیجتا ہے دران حال کہ وہ دور ہے تو میں اوسکو پہونچایا جاتا ہوں اخرجہ البیہقی فی الشعب
من حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ اور فرمایا ہے کہ اللہ نے مقرر کیا ہے میری قبر پر ایک
فرشتے کو اوسکو اسماء خلائق عطا کیئے ہیں سو نہیں درود بھیجتا ہے مجھپر کوئی روز قیامت تک مگر وہ اسماع
مجھے پہونچا دیتا ہے ساتھہ اوسکے نام اور اوسکے باپ کے نام کے اخرجہ البزار والطبرانی من
حدیث عمار بن یاسر یہ باوجود قطعی ہونے اس امر کے ہے کہ روح آپکی اعلی علیین میں ہے
ہمراہ ارواح انبیار کے اور وہ رفیق اعلی ہے پس اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ منافات نہیں ہے
درمیان ہونے روح کے علیین میں یا جنت میں یا آسمان میں اور درمیان اسکے کہ اوسکے لیئے بدن
کے ساتھہ ایک اتصال ہے اسطرح پر کہ وہ ادراک کرتی ہے اور سنتی ہے اور نماز پڑہتی ہے اور

قرات کرتی ہے یہ امر جو غریب سمجھا جاتا ہے صرف اسی لئے ہے کہ شاہد دنیوی مین وہ چیز نہین ہے جو اوسکے
مشابہ ہو اور امور برزخ و آخرت کے ایسے طرز پر ہین کہ وہ دنیا مین مالوف نہین ہے یہ سب کلام حافظ
ابن قیم رحمہ اللہ کا تہا اور دوسری جگہہ یہ فرمایا ہے کہ روح کے واسطے بدن کے ساتہہ پانچ طرح کے
تعلق متغائر ہین اول تو مان کے پیٹ مین دوسرا بعد ولادت کے تیسرا حالت خواب مین سو روح کو ساتہہ
بدن کے ایک طرح کا تعلق ہے اور ایک طرح کی مفارقت ہے چوتہا برزخ مین سو اگرچہ روح بدن سے بسبب
موت کے جدا ہو گئی مگر بالکل ایسی نہین جدا ہوئی ہے کہ اوسکو بدن کی طرف کسی طرح کا التفات نہ رہے
پانچوان تعلق روح کا ہے بدن کے ساتہہ بعث کے دن یہ تعلق سارے انواع تعلق سے زیادہ تر
کامل ہے اس تعلق کو ماقبل کے تعلقات سے کوئی نسبت نہین ہے اسواسطے کہ اس تعلق کے ہوتے
ہوئے بدن نہ موت کو قبول کرتا ہے نہ نیند کو نہ فساد کو حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے اور جگہہ مین یون فرمایا ہے
کہ روح کے لئے سرعت حرکت اور انتقال سے جو کہ مثل پلک مارنے کے ہے وہ چیز ہے جو اوسکے عروج
کی مقتضی ہوتی ہے قبر سے طرف آسمان کے ادنی لحظہ مین اور شاہد اسکا روح موتی کی ہے یہ بات ثابت
ہو چکی ہے کہ روح نائم کی چڑہتی ہے یہانتک کہ ساتون طبق کو پہاڑتی ہے اور اللہ کے لئے روبرو عرش
کے سجدہ کرتی ہے پہر اوسکے جسم کی طرف ذرا سے زمانے مین پہیر دیجاتی ہے پہر ابن قیم نے بعد اسکے
بقیہ اقوال کو نقل کیا ہے اور یہ بہی نقل کیا ہے کہ روحین جابیہ مین یا چاہ زمزم مین ہین اور کفار
برہوت مین ہین اور یہ حکایت لائے ہین جسکو ابن مندہ نے بسند خود طریق سفیان عن ابان بن تغلب سے
روایت کیا ہے ابان کہتے ہین کہ ایک آدمی نے کہا کہ مین ایک رات وادی برہوت مین شب باش ہوا تو
گویا اوسمین لوگونکی آوازین جمع کی گئی تہین اور وہ کہتے تہے یا دومہ یا دومہ اور ہمسے کئی آدمیون نے اہل
کتاب سے بیان کیا تہا کہ دومہ ایک فرشتہ ہے جو کہ کفار کی روحون پر مقرر ہے اور سفیان نے کہا کہ ہمنے
حضرمیون سے پوچہا تو اونہون نے کہا کہ کوئی اوسمین رات کو شب باشی نہین کر سکتا ہے **حکایت**
ابن ابی الدنیا نے کتاب قبور مین عمرو بن سلیمان سے روایت کیا ہے کہا کہ ایک آدمی یہود کا مر گیا اور اوسکے
پاس مسلم کی ایک امانت تہی اور یہودی کا ایک بیٹا مسلمان تہا اوسکو امانت کی جگہہ معلوم نہ تہی اوسنے

شعیب جبائی کو اسکی خبر کی اونہون نے کہا تو برہوت مین جا اوسمین ایک چشمہ ہے جسوقت تو شنبہ کے دن جاوے
تو اوسپر چل یہانتک کہ تو وہان ایک چشمے پر آویگا تو اپنے باپ کو پکار وہ تجھے جلد جواب دیگا پہر جو تو چاہتا
ہے اوس سے پوچھ وہ آدمی گیا اوسنے ایسا ہی کیا اور چلا یہانتک کہ چشمے پر آیا اپنے باپ کو دو یا تین بار
پکارا اوسنے اوسکو جواب دیا اسنے کہا فلانے کی امانت کہان ہے کہا اوس دروازے کی چوکھٹ کے نیچے ہے تو اوس
امانت کو اوسے دیدے اور جسپر تو ہے اوسکو لازم پکڑ یعنی دین اسلام پہر چلا آیا ابن قیم نے فرمایا کہ اگرچہ خبر پر کسی نے نقل
پر اعتبار نہ کیا ہو صحت کا اور اوسکے غیر پر حکم بطلان کا نہین کیا جاتا ہے بلکہ صحیح یہ ہے کہ ارواح اپنے مستقر
مین اندر برزخ کے باعتبار تفاوت متفاوت ہین اور درمیان دلیلونکے کسی طرحکا تنازع نہین ہے کیونکہ انمین سے
ہر ایک دلیل وارد ہے ایک فریق پر لوگون سے بسبب اونکے درجات کے سعادت یا شقاوت مین متوفی
ارواح کے اکثر روحین اعلی علیین ملا اعلی مین ہین اور وہ انبیا ہین اور وہ اپنے منازل مین متفاوت
ہین جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو شب معراج مین دیکہا تہا ۱۲ بعض ارواح سبز پرندون
کے پوٹون مین ہین جنت مین چرتی ہین جہان چاہتی ہین یہ روحین بعض شہدا کی ہین نہ سب شہدا کی
اسلئے کہ بعض اونمین سے وہ ہین جو بسبب دین وغیرہ کے دخول جنت سے روکی جاتی ہین جیسا کہ مسند
مین محمد بن عبد اللہ بن جحش سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا عرض کیا
یا رسول اللہ اگر مین اللہ کی راہ مین مارا جاؤن تو میرے لئے کیا ہے فرمایا جنت جب وہ پیٹھ پہیر کر
چلا تو فرمایا مگر قرض ابہی جبریل نے آہستہ مجہسے اسکا کہا ۱۳ بعض اونمین سے وہ ہین کہ جنت کے
دروازے پر ہین جیسا کہ حدیث ابن عباس مین آیا ہے ۱۴ بعض اونمین سے وہ ہین کہ اپنی قبر مین محبوس
ہین بسبب حدیث صاحب شملہ کے کہ وہ اوسپر آگ کا شعلہ مار رہا ہے اوسکی قبر مین ۱۵ بعض زمین مین محبوس
ہین اونکی روح ملاء اعلی مین نہین پہونچی اسلئے کہ وہ سفلی ارضی تہی کیونکہ زمینی نفس آسمانی نفس کے
ساتہہ جمع نہین ہوتی جیسے کہ دنیا مین جمع نہین ہوتی تہی سو روح بعد مفارقت کے اپنے اشکال و اصحاب
عمل کے ساتہہ جا ملتی ہے آدمی اوسی کے ساتہہ ہوتا ہے جس سے محبت رکہتا ہے ۱۶ اونمین سے کئی روحین
زانیون کی تنور مین رہتی ہین ۱۷ اور چند روحین ہین کہ وہ خون کی نہر مین ہین الی غیر ذالک سے ان ارواح

سعید وشقی کے واسطے ایک مستقر نہین ہے اور سب کے واسطے باوجود اختلاف محل وتباین مستقر کے ایک اتصال ہے جسمون کے ساتھہ قبور مین تاکہ جو نعیم وعذاب کہ اونکے لیئے لکھا گیا ہے وہ اونکو حاصل ہو تمام ہوا کلام حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کا امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے جو ذکر کیا ہے کہ ارواح کو اجساد کے ساتھہ ایک اتصال ہے اور نعیم وعذاب بین روح وجسم مشترک ہین سو اسکی

قصہ حزقیل علیہ السلام

تائید وہ اثر کرتا ہے جسکو امام احمد نے زہد مین وہب بن منبہ سے روایت کیا ہے کہ حزقیل علیہ السلام نے کہا کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا اوسنے مجھے اوٹھا لیا یہانتک کہ مجھے ایک چٹیل میدان مین رکھدیا وہ لڑائی کی جگہہ تھی ناگاہ اوسمین دس ہزار مقتول تھے کہ اونکے گوشت متفرق اور اونکے جوڑ بند جدا جدا ہو چکے تھے کہتے ہین کہ مینے اونکو پکارا ناگاہ ہر ہڈی اپنے جوڑ کی طرف آگئی پہر اوسپر گوشت اُگا پہر چمڑا پہیلا اور مین دیکہہ رہا ہون مجہسے کہا گیا کہ تو انکی روحون کو پکار مینے اونکو پکارا ناگاہ ہر روح اپنے جسم کی طرف آگئی جب وہ بیٹہہ گئی تو مینے اونسے پوچھا تم کہان تھے کہا جسوقت ہم مرے اور حیات نے ہمسے مفارقت کی تو ہمکو ایک فرشتہ ملا اوسکو میکائیل کہتے ہین کہا آؤ تمہارے اعمال کو اور لو تمہارے اجر اسیطرح

میکائیل

ہمارا طریقہ ہے تم مین اور اونمین جو تمسے پہلے تھے اور اونمین جو تمہارے بعد آنیوالے ہین پہر اوسنے ہمارے اعمال مین نظر کی تو ہمکو پایا کہ ہم بتون کو پوجتے تھے اوسنے کیڑون کو ہمارے جسمون پر مسلط کیا اور روحین الم پانے لگین اور غم کو ہماری روحون پر مسلط کیا اور ہمارے جسم الم پانے لگے ہم اسیطرح معذب ہوتے رہے یہانتک کہ تو نے ہمکو پکارا قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ حدیثین اسپر دلالت کرتی ہین کہ شہداء کی روحین خاصتہ جنت مین ہین نہ غیر شہدا کی اور حدیث کعب وغیرہ کی شہداء پر محمول ہے رہے غیر شہداء سو کبہی تو اونکی روحین آسمان مین ہوتی ہین نہ جنت مین اور کبہی افنیہ قبور پر ہوتی ہین اور کہا گیا ہے کہ وہ علی الدوام ہر جمعہ کو اپنی قبور کی زیارت کرتی ہین اور ابن العربی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ حدیث جریدہ کی ساتھہ اسپر استدلال کیا جاتا ہے کہ ارواح قبرون مین ہین منعم ہون یا معذب

لہ یعنی چمکتی نہر

پہر قرطبی نے کہا ہے کہ بعض شہدا کی روحین جنت سے خارج بہی ہوتی ہین جیسا کہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما مین آیا ہے کہ بارق[لہ] نہر پر باب جنت مین اور یہ اوسوقت ہے کہ جنت سے اونکو دین لے

یا آدمیوں کے نفوس میں سے کسی چیز نے روکا ہو بعض علما ادھر گئے ہیں کہ ساری مومنین کی روحیں جنۃ الماویٰ میں ہیں اور اسی لئے اوسکا نام جنۃ الماویٰ رکھا گیا ہے کیونکہ روحیں طرف اوسکے ٹھکانا پکڑتی ہیں اور وہ زیر عرش ہے سو وہ اوسکی نعمت سے مزہ اوٹھاتی ہیں اور اوسکی ہوا سے طیب آرام پاتی ہیں قول اول صحیح تر ہے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اپنے فتاوی میں فرماتے ہیں کہ ارواح مومنین کی علیین میں اور ارواح کفار کی سجین میں ہیں اور ہر روح کو اپنے جسم کے ساتھ ایک ایسا اتصال معنوی ہے کہ اوس اتصال کے ساتھ مشابہ نہیں ہے جو کہ حیات دنیا میں تھا بلکہ وہ چیز کہ اوسکے ساتھ زیادہ تر مشابہ ہے حال سونے والیکا ہے اگرچہ وہ براہ اتصال سونے والیکے حال سے بھی زیادہ تر شدید بیان فرمایا اور اسی کے ساتھ جمع کیجاتی ہے درمیان اوسکے جو وارد ہوا ہے کہ مقرار ارواح کا علیین میں ہے یا سجین میں اور درمیان اوسکے جو کہ ابن عبد البر نے جمہور سے نقل کیا ہے کہ ارواح نزد افنیہ قبور کے ہیں فرمایا اور باوجود اسکے وہ تصرف میں ماذون ہیں اور ٹھکانا پکڑتی ہیں طرف اپنے محل کے علیین یا سجین سے فرمایا اور جسوقت نقل کیا جاتا ہے میت ایک قبر سے دوسری قبر کی طرف تو اتصال مذکور مستمر رہتا ہے اور اسی طرح جبکہ اجزا متفرق ہو جاویں انتہی امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ جو حافظ نے ذکر کیا کہ باوجود ہونے مقر کے علیین میں اونکو تصرف میں اذن ہے سو اسکی تائید وہ اثر کرتا ہے جسکو ابن عساکر نے طریق ابن اسحق سے روایت کیا ہے کہا مجھے حسین بن عبد اللہ بن عباس نے حدیث کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بعد اسکے کہ جعفر مقتول ہو چکے تھے مقر گذرا مجھپر آج کی رات جعفر ایک گروہ ملائکہ کے بیچ چاتا تھا اوسکے دو جناح تھے اونکے قوادم خون سے رنگین تھے ارادہ بیشہ کا رکھتے تھے یہ ایک شہر ہے یمن میں اور ابن عدی نے حدیث علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اخراج کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میں نے دیکھا جعفر کو ایک گروہ میں فرشتوں کے کہ وہ خوشخبری دیتے تھے بیشہ والوں کو باران کی اور حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اخراج کیا ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور اسما بنت عمیس آپ سے قریب تھیں کہ آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا ای اسما یہ جعفر ہے ہمراہ جبریل و میکائیل کے اونہوں نے گذر کیا پھر ہمپر

سلام کیا اور مجھے خبر دی کہ اوسنے مشرکین کی ملاقات کی فلان فلان دن کہا پس پہونچا مین میرے
جسم میرے مقادیم سے ستہتر طعنہ وضربہ کو پہر مینے نشان کو اپنے داہنے ہاتھہ مین لیا وہ کاٹا گیا پہر
مینے اوسکو بائین ہاتھہ مین لیا وہ کاٹا گیا پس اللہ نے میرے دونون ہاتھون کے عوض دو بازو
دیئے کہ مین اونکے ساتھہ جبریل ومیکائیل کے ہمراہ اوڑتا پہرتا ہون اوترتا ہون جنت سے جہان
چاہتا ہون اور کہاتا ہون اوسکے پہلون سے جو چاہتا ہون اسماء نے کہا مبارک ہو جعفر کو جو کچہہ
اللہ نے اوسے خیر دی لیکن مین اس سے ڈرتی ہون کہ لوگ تصدیق نہ کرین سو آپ منبر پر چڑہین
لوگون کو اسکی خبر دین آپ چڑہے پہر اللہ کی حمد وثنا کی پہر فرمایا کہ جعفر بن ابیطالب مجہپر گزرا ہمراہ
جبریل ومیکائیل کے اور اوسکے دو بازو تہے کہ اللہ نے اوسکے دونون ہاتھون کے عوض اوسے
دیئے اوسنے مجہپر سلام کیا پہر لوگون کو اوسکی خبر دی جو جعفر نے آپ کو خبر دی تہی قرطبی رحمہ اللہ تعالی
فرماتے ہین کہ حدیث کعب مین آیا ہے کہ نسمہ یعنی روح مومن کی ایک پرندہ ہے یہ اسپر دلالت
کرتی ہے کہ نفس روح طائر ہو جاتی ہے یعنی طائر کی صورت پر نہ یہ کہ وہ طائر مین ہوتی ہے اور طائر
اوسکے لیئے ظرف ہوتا ہے اور اسی طرح ایک روایت مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نزدیک ابن ماجہ
کے ہے کہ روحین شہداء کی نزدیک اللہ کے مثل سبز پرندون کے ہین اور ایک لفظ مین ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے یہ ہے کہ روحین پرندون مین جولان کرتی ہین اور لفظ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ ہے
کہ سفید پرندون کی صورتون مین ہین اور ایک لفظ مین کعب سے یہ ہے کہ روحین شہداء کی سبز پرندے
ہین قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ یہ سب صحیح تر ہے اس روایت سے کہ وہ پرندون کے جوف مین
ہین قابسی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ علماء نے اس روایت کا انکار کیا ہے کہ وہ سبز پرندون کے پوٹون
مین ہین کیونکہ اسوقت محصور ومضیق علیہ ہو جاوینگے اس قول کا ردیون کیا گیا ہے کہ روایت ثابت
ہے اور تاویل کا احتمال ہے باین طور کہ فی بمعنی علی کیجائے اور معنی یہ ہون کہ اونکی روحین سبز پرندون
کے جوف پر ہین مثل اس قول اللہ سبحانہ کے ولاصلبنکم فی جذوع النخل ای علی جذوع
النخل اور یہ بہی جائز ہے کہ طیر کا نام جوف رکہا جائے کیونکہ اوسکو محیط اور اوسپر مشتمل ہے قال عبد الحق

رحمہ اللہ تعالی وغیرہ عبد الحق نے یون کہا ہے کہ اس سے کوئی مانع نہین ہے کہ وہ حقیقۃً اجواف مین ہون اور اللہ تعالی اجواف کو ارواح کے لئے کشادہ کر دے یہانتک کہ وہ میدان سے بھی زیادہ فراخ ہو جاوین اور ابن قیم رحمہ اللہ نے تنویر مین کہا ہے کہ ایک قوم نے متکلمین مین سے یہ کہا ہے کہ یہ روایت منکر ہے اور کہا کہ دو روحین ایک جسد مین نہین ہو سکتی ہین اور یہ محال ہے انکا یہ قول جہل ہے ساتھ حقائق کے اور اعتراض انکا ساقط ثابتہ پر اسلئے کہ معنی ظاہر ہین کیونکہ روح شہید کی جو کہ اوسکے جسد کے جوف مین دنیا سے تہی وہ اوس پرندے کے جوف مین رکہی جاتی ہے گویا وہ ایک صورت ملائکہ کی سو وہ اس پرندے کے جسد مین ہوتی ہے جیسے اول جسد مین تہی اور یہ مدت برزخ کی ہے یہانتک کہ اللہ اوسکو قیامت کے دن عود کرے جیسا کہ اوسکو پیدا کیا تہا اور جو بات کہ عقل مین مستحیل ہے وہ قیام ہے دو حیات کا ایک جوہر سے پہر جوہر اون دونون سے جمیعاً زندہ ہو رہین دو روحین ایک جسد کے جوف مین سو یہ محال نہین ہے اسلئے کہ ہم کچہ تداخل اجسام کے تو قائل ہوئے نہین ہین یہ جنین جو اپنی مان کے پیٹ مین ہوتا ہے اور اوسکی روح مان کے روح کی غیر ہے حال آنکہ اون دونون پر ایک جسد مشتمل ہے اور یہ عجب ہے کہ اوسنے یون کہا جاوے کہ طایر کے لئے ایک روح غیر روح شہدا کی ہے اور وہ دونون ایک جسد مین ہین پہر کسطرح ہوگا حال آنکہ کہا بہی گیا ہے کہ وہ سبز پرندون کے اجواف مین ہین یعنی صورت مین پرندون کے جیسے تو یہ کہتا ہے کہ مینے فرشتے کو صورت انسان مین دیکہا اور یہ غایت بیان یعنی وضوح مین ہے انتہی عز الدین بن عبد السلام رحمہ اللہ تعالی اپنی امالی مین اس آیت کی تفسیر مین فرماتے ہین ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل امواتا بل احیاء اگر کوئی کہے کہ مردے سب کے سب اسی طرح ہین پہر کیون تخصیص کی گئی ان لوگون کی تو جواب یہ ہے کہ سب اسطرح نہین ہین کیونکہ موت اس سے عبارت ہے کہ روح اجسام سے کہینچی جاوے اسلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اللہ یتوفی الانفس حین موتہا ای یاخذہا وافیۃ من الاجساد یعنی بہرپور لیتا ہے نفوس کو اجساد سے اور مجاہد کی روح سبز پرندے کی طرف نقل کیجاتی ہے تو وہ ایک جسد سے دوسرے کی طرف منتقل ہو گئی بخلاف غیر مجاہد کے کہ اونکی روحین اجساد مین باقی رہتی ہین اور کہا کہ رہی حدیث کعب کی کہ نسمۃ المؤمن الخ ہے سو یہ عموم محمول ہے مجاہدین

پر اسلئے کہ بیہ وارد ہو چکا ہے کہ روح قبر مین ہے اوسپر اوسکا ٹہکانا جنت و نار سے پیش کیا جاتا ہے اور اسلیئے کہ
ہم مامور ہین ساتہہ سلام کے قبور پر اور اگر ارواح ادراک نہین کرتین تو اسمین کچہہ فائدہ نہوتا انتہے پس
ہٰذا الدین نے ارواح شہدا مین یہ اختیار کیا کہ وہ پرندون مین ہین نہ یہ کہ نفس روحین پرندے ہین اور
اسکی تائید وہ اثر کرتا ہے جو کہ ابن عمرو سے گذر چکا کہ روحین ایک اور جسد مین مرکب ہوتی ہین یہ اگرچہ
موقوف ہے تو بہی اسکو حکم مرفوع کا ہے کیونکہ ایسی بات رای سے نہین کہی جاتی ہے حال آنکہ بینے
اسکے لئے ایک شاہد مرفوع دیکہا ہے اور ہناد بن سری نے کتاب زہد مین بطریق ابن اسحٰق اسحٰق بن عبد اللہ
بن ابی فروہ سے روایت کیا ہے کہا ہمکو بعض اہل علم نے حدیث کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شہدا
تین ہین سو ادنی شہدا کا نزدیک اللہ کے براہ منزلت رجل خرج متبوعۃ بنفسہ وماله لایرید ان یقتل او یقتل آیا
اوسکو سہم غرب یعنی ہوائی تیر جسکا مارنیوالا معلوم نہین سو وہ اوسے لگا پس اول قطرہ جو اوسکے خون سے
ٹپکتا ہے تو اللہ بخشدیتا ہے واسطے اوسکے جو گذرا اوسکے گناہ سے پہر اوتارتا ہے ایک جسد کو آسمان سے
رکہتا ہے اوسمین اوسکی روح کو پہر چڑہا لیجاتے ہین اوسکو طرف اللہ کے سو نہین گذرتا ہے کسی آسمان
پر آسمانون سے مگر مشایعت کرتے ہین اوسکی فرشتے یہانتک کہ اللہ کی طرف پہونچا لاتے ہین جب وہ پہونچ گیا
تو سجدے مین گر پڑتا ہے پہر اوسکو حکم ہوتا ہے تو اوسے ستر حُلّے استبرق کے پہناتے ہین پہر کہا جاتا ہے
لیجاؤ اوسکو اوسکے شہید بہائیون کی طرف پس کر دو اوسکو اونکے ہمراہ پہر اوسے اونکی طرف لاتے ہین اور
وہ ایک سبز قبّے مین ہین نزدیک دروازے جنت کے نکلتا ہے طرف اونکے صبح کا کہانا اونکا جنت سے
جسوقت وہ اپنے اخوان کی طرف پہونچ جاتا ہے تو وہ اوس سے پوچہتے ہین جیسے تم پوچہتے ہو سوار سے
جو تمہیں آتا ہے تمہارے بلاد سے کہتے ہین کیا کیا فلان بن فلان نے کہتا ہے فلان مفلس ہوگیا کہتے ہین
اوسکا مال کیا ہوا واللہ وہ بڑا زیرک بہت جمع کرنے والا تاجر تہا ہم اوسکو مفلس شمار نہین کرتے جسکو
تم شمار کرتے ہو مفلس تو اعمال ہی سے ہوتے ہین فلان نے اور اوسکی فلان عورت نے کیا کیا کہتا ہے
اوسکو طلاق دیدی کہتے ہین اونکے درمیان کیا ماجرا ہوا یہانتک کہ اوسنے طلاق دیدی واللہ وہ تو
اوسپر نہایت فریفتہ تہا کہتے ہین فلان نے کیا کیا کہتا ہے وہ مجہسے کچہہ پہلے مرگیا کہتے ہین وہ ہلاک ہوا

واللہ ہے اوسکا کچھ ذکر نہین سنا اللہ کے دو رستے ہین ایک تو مہرت ہے اور دوسرا رستہ ہے مخالفت ہے سو حب اللہ کسی بندے کے ساتھہ ارادہ خیر کا کرتا ہے تو اوسکا گذر ہمپر ہوتا ہے ہم پہچان لیتے ہین کہ وہ کب مرا اور حب اللہ ارادہ کرتا ہے کسی بندے کے ساتھہ شر کا تو اوسکو رستے مخالفت لیجاتے ہین سو ہم اوسکا کچھ ذکر نہین سنتے الحدیث اور ابن مندہ نے طریق سے عبد الرحمن بن زیاد بن انعم کے مبارک بن جبلہ سے اخراج کیا ہے کہا مجھے پہونچا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شہید جسوقت شہید ہوتا ہے تو اوتارتا ہے اللہ ایک جسد کو مثل زیادہ تر خوبصورت جسد کے پہر اوسکی روح سے کہا جاتا ہے کہ تو اوسمین داخل ہوجا وہ اپنے جسد اول کی طرف دیکہتا ہے جو اوسکے ساتھہ کیا جاتا ہے اور بات کرتا ہے تو گمان کرتا ہے کہ لوگ اوسکے کلام کو سنتے ہین اور اونکی طرف دیکہتا ہے تو گمان کرتا ہے کہ وہ اوسے دیکہتے ہین یہانتک کہ آتی ہین اوسکے پاس اوسکی بیبیان یعنی حورعین سے تو وہ اوسکو لیجاتی ہین ف صاحب افصاح رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ منجملہ جہات مختلف پرہے اونمین سے وہ ہے کہ طائر ہے شجر جنت مین ۲ بعض وہ ہین کہ سبز پرندون کے پوٹون مین ہین ۳ اونمین سے بعض وہ ہین کہ قندیلون مین زیر عرش بسیر الیعتی ہین ۴ بعض وہ ہین کہ سفید پرندون کے پوٹون مین ہین ۵ بعض وہ ہین کہ پرندون کے پوٹون مین ہین مثل زرازیر کے ۶ بعض وہ ہین جو کہ اشخاص صُور مین ہین صور جنت سے ۷ بعض ایک صورت مین ہین جو اونکے واسطے اونکے ثواب اعمال سے پیدا کیجاویگی ۸ بعض چرتی ہین اور اپنے جثون کی طرف آمد و رفت رکہتی ہین اونکی زیارت کرتی ہین ۹ بعض وہ ہین جو ملتی ہین اونکی روحون سے جو کہ قبض کی جاتی ہین اور جو اونکے سوا ہین اونمین سے ۱ بعض تو کفالت میکائیل علیہ السلام مین ہین ۲ اور بعض کفالت آدم علیہ السلام مین ۳ اور بعض کفالت ابراہیم علیہ السلام مین قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ یہ قول حسن ہے اخبار کو جمع کرتا ہے تاکہ اونکے آپسمین تدافع نہو امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اسکی تائید وہ بات کرتی ہے جو کہ حدیث اسرا مین نزدیک بیہقی کے دلائل مین اور نزدیک ابن مردویہ کے روایت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے کہ پہر مین چڑہا طرف دوسرے آسمان کے تو ناگاہ مین ساتھہ یحیی و عیسی علیہم السلام کے تہا اور اونکے ساتھہ

ایک گروہ تہا اونکی قوم سے پہر مین تیسرے آسمان کی طرف چڑہا تو ناگاہ مین ساتہہ یوسف علیہ السلام کے
کے تہا اور اونکے ساتہہ ایک گروہ تہا اونکی قوم سے پہر مین چڑہا طرف چوتھے آسمان کے تو ناگاہ مین ساتہ
ادریس علیہ السلام کے تہا اور اونکے ساتہہ ایک گروہ تہا اونکی قوم سے پہر مین چڑہا طرف پانچوین
آسمان کے تو ناگاہ مین ساتہہ داؤد علیہ السلام کے تہا اور اونکے ساتہہ ایک گروہ تہا اونکی قوم سے پہر مین چڑہا طرف
چہٹے آسمان کے تو ناگاہ مین ساتہہ موسی علیہ السلام کے تہا اور اونکے ساتہہ ایک گروہ تہا اونکی قوم
سے پہر مین چڑہا طرف ساتوین آسمان کے تو ناگاہ مین ساتہہ ابراہیم علیہ السلام کے تہا اور اونکے
ساتہہ ایک گروہ تہا اونکی قوم سے مجہسے کہا گیا یہ تیرا مکان اور تیری امت کا مکان ہے پہر آپ نے
یہ آیت پڑہی ان اولی الناس بابراھیم للذین اتبعوہ وھذا النبی والذین آمنوا اور ناگاہ
مین میری امت کے ساتہہ تہا وہ دو شطر تہے ایک شطر یعنی نصف پر تو سفید کپڑے تہے گویا کاغذ اور ایک شطر
۵۲ پر سبز کپڑے تہے الحدیث پس یہ حدیث دلالت کرتی ہے تفاوت ارواح پر مراتب مین اور اسپر کہ ہر آسمان
مین ایک قوم ہے ف حکیم ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ روحین برزخ مین جولان کرتی ہین تو
دیکہتی ہین احوال دنیا کو اور فرشتون کو کہ وہ آسمان مین آدمیون کے احوال سے بات چیت کرتے ہین
اور کبہی روحین عرش کے نیچے ہین اور کبہی روحین جنتون کی طرف اوڑتی پہرتی ہین اور جدہر چاہتی ہین
اپنی اقدار پر سعی سے طرف اللہ کے ایام حیات مین اور بیہقی نے کتاب عذاب قبر مین مثل اسکے ذکر
کیا ہے جبکہ حدیث ابن مسعود کی ارواح شہدا مین اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ذکر کی ہے
پہر حدیث بخاری کی براء رضی اللہ عنہ سے وارد کی ہے کہا کہ جسوقت ابراہیم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے صاحبزادہ کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اوسکے لئے ایک دودہ پلانیوالی ہے جنت مین پہر کہا یعنی بیہقی نے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے ابراہیم علیہ السلام پر اس بات کا حکم لگایا کہ وہ جنت مین دودہ پلائے
جاتے ہین حالانکہ وہ بقیع قبرستان مدینہ منورہ مین مدفون ہین اور حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ
درمیان اس حدیث کے کہ روح ایک طائر ہے شجر جنت مین چرتا ہے اور درمیان حدیث عرض مقعد کے
کچہہ منافات نہین ہے بلکہ اوسکی روح جنت کی نہرون پر وارد ہوتی ہے اور اوسکے پہلون سے کہاتی ہے

۵۱ در نسخہ مطبع نظامی داؤد کے ہارون ہے ۱۲
ہارون
۵۲ در نسخہ مطبع نظامی شباب ہے اور دوسری مین شباب در ہے ۱۲

اور اوسکا ٹہکانا اوسپر عرض کیا جاتا ہے اسلیے کہ وہ اوسمین داخل نہو گی گو چہ اسکے دن اس دلیل سے کہ
منازل شہدا کے اوسدن وہ نہین ہین جسکی طرف اونکی روحین برزخ مین ٹہکانا پکڑتی ہین سو پورا دخول جنت
کا نہین ہوگا مگر اوسی انسان کو جو کہ روح و بدن سے پورا ہوا اور دخول روح کا فقط ایک امر ہے سوا
اسکے ف امام نسفی رحمہ اللہ تعالی بحر الکلام مین فرماتے ہین کہ ارواح چار طرح پر ہین ۱ ارواح انبیاء
علیہم السلام کی یہ اپنے جسد سے نکلتی ہین اور مثل اپنی صورت کے ہوجاتی ہین مثل مشک وکافور
کے اور جنت مین ہوتی ہین کہاتی پیتی ہین عیش و آرام کرتی ہین اور رات کو طرف قندیلون کے ٹہکانا پکڑتی
ہین جو کہ زیر عرش لٹکی ہوئی ہین ۲ اور شہیدون کی روحین اپنے جسد سے نکلتی ہین اور سبز پرندون
کے اجواف مین جنت کے اندر ہوتی ہین اور تنعم کرتی ہین اور رات کو طرف قندیلون کے بسیرا لیتی
ہین جو کہ زیر عرش لٹکی ہوئی ہین ۳ اور مطیع و فرمانبردار مومنون کی روحین ربض جنت مین ہین کہاتی
نہ تمتع کرتی ہین ولیکن جنت کی طرف دیکہتی ہین ف ربض بالتحریک دیوار گرد شہر و کرانہای ہر چیز
صراح ۴ اور روحین عاصی گنہگار مومنون کی درمیان آسمان و زمین کے ہوا مین ہوتی ہین ۵ روحین
کفار کی روحین سو وہ سیاہ پرندون کے جوف مین اندر سجین کے ساتون زمین کے نیچے ہین اور وہ اپنے
جسدون کے ساتہ متصل ہین سو روحین تو عذاب کیجاتی ہین اور جسد اوس سے الم و درد پاتے ہین جیسے
آفتاب آسمان مین ہے اور نور اوسکا زمین مین انتہی ف حافظ ابن رجب رحمہ اللہ تعالی احوال
قبور مین فرماتے ہین کہ باب ثانی ذکر مین محل ارواح موتی کے برزخ مین ابلا شک ارواح انبیاء
علیہم الصلوۃ والسلام کی نزدیک اللہ کے ہین علیین مین اور صحیح مین ثابت ہو چکا ہے کہ آخر کلمہ جسکے
ساتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت کلام کیا یہ تہا فرمایا اللہم بالرفیق الاعلی الرفیق
اور ایک آدمی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبض کیے گئے وہ
کہان ہین کہا جنت مین ۲ رہے شہدا سو اکثر علما اسپر ہین کہ وہ جنت مین ہین اور اس مضمون کی حدیثین
کثرت سے آئی ہین جیسے حدیث مسلم کی ابن مسعود سے اور حدیث امام احمد کی اور ابو داؤد کی ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے اور ان دو کے سوا اور ہین جو گزر چکین اور جو نہین گزری ہین اونمین سے ایک یہ ہے

انس رضی اللہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اچھا خواب پسند آتا تہا تو آپ اپنی گفتگو مین
فرماتے تہے کیا دیکہا ہے کسی نے تم مین سے خواب فاذا رأی الرجل الذی لا یعرفہ الرؤیا
سأل عنہ فان اخبر عنہ بمعروف کان اعجب لرؤیاہ انس کہتے ہین ایک عورت آئی کہا یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مینے خواب مین دیکہا گویا مین نکلی جنت مین داخل ہو گئی مینے ایک وجبہ[۱] سنا جس سے جنت
گونج گئی ناگاہ مین ساتہہ فلان فلان کے تہی یہانتک کہ بارہ آدمی گن ڈالے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پہلے ایک چہوٹا سا لشکر بہیجا تہا پس اونکو لائے اونپر اونکے کپڑے[۲] تہے اونکی گردنون
کی رگون سے خون بہتا تہا کہا گیا کہ اونکو نہر بیذخ کی طرف لیجاؤ وہ اوسمین غوطہ دئے گئے پہر نکالے گئے
اور منہہ اونکے جیسے چودہوین رات کا چاند اور اونکے لیئے سونیکی کرسیان لائے اونپر وہ بٹہائے گئے
اور ایک سونے کی رکابی لائے اوسمین ایک بسرہ یعنی گدر کہجور تہی اونہون نے بسرہ سے کہایا جسقدر
چاہا وہ اوسکو ایک طرفسے دوسری طرف نہین لوٹتے تہے مگر وہ کہاتے میوے سے جو چاہتے تہے
وہ عورت کہتی ہے کہ مینے بہی اونکے ساتہہ کہایا پہر اوس لشکر سے البشیر یعنی خوشخبری دینے والا آیا کہا
یا رسول اللہ ایسا ایسا ہوا اور فلان فلان مارے گئے یہانتک کہ بارہ آدمی گن ڈالے آپنے فرمایا عورت
کو میرے پاس لاؤ فرمایا تو اپنا خواب اس شخص سے بیان کر دوسرا آدمی نے کہا وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اس عورت
نے کہا فلان فلان مارے گئے اخرجہ احمد وابن ابی الدنیا وابو یعلی عن انس اور مجاہد سے
مروی ہے کہ شہدا جنت مین نہین ہین ولیکن جنت سے اونکو رزق دیا جاتا ہے آدم بن ابی ایاس نے مجاہد سے
اس آیت کی تفسیر مین ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء الآیۃ
روایت کیا ہے کہ وہ زندہ ہین نزدیک اپنے رب کے رزق دئے جاتے ہین جنت کے پہلون سے اور
اوسکی ہوا پاتے ہین اور اوسمین نہین ہین اور کبہی اسکے لئے حدیث ابن عباس سے استدلال کیا جاتا
ہے کہ شہدا نہر بارق پر ہین باب جنت مین کیونکہ یہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ نہر خارج جنت مین ہے اس
استدلال کا یون جواب دیا ہے کہ ابن اسحق اسکا راوی مدلس ہے اوسنے تحدیث کی تصریح نہین کی ہے
اور شاید یہ عموم شہدا مین ہو اور وہ جو قندیلون مین زیر عرش ہین خواص شہدا ہون یا شاید مراد شہدا

[۱] یعنی ابہار اور فاذن یعنی دہماکا ۱۲
[۲] یعنی حدیث کا لفظ ثیاب ہے
طاس ای ... یعنی پیالہ کا بادیہ ۱۲

سے اسجگہ وہ شہید ہون جو کہ اللہ کی راہ مین مارے نہین گئے ہین جیسے مطعون مبطون غریق وغیرہ اونمین سے جنپر نص وارد ہوئی ہے کہ وہ شہید ہین یا مراد سائر مؤمنین ہین اسلیئے کہ کبھی شہید کا اطلاق اوسپر بھی ہوتا ہے جسنے اپنے ایمان کو محقق کیا اور اوسکی صحت کی شہادت دی جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر مؤمن صدیق وشہید ہے کہا گیا ای ابوہریرہ تم کیا کہتے ہو کہا پڑھو الذین آمنوا باللہ ورسلہ اولئک ھم الصدیقون والشھداء عند ربھم براء ابن عازب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہین کہ آپنے فرمایا مؤمن میری امت کے شہدا ہین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی رہے بقیہ مؤمنین سوی شہدا کے سو وہ اہل تکلیف ہین اور انکے غیر پس اطفال مؤمنین کے جمہور اسپر ہین کہ وہ جنت مین ہین امام احمد رحمہ اللہ نے اسپر اجماع نقل کیا ہے روایت جعفر بن محمد مین کہا ہے لیس فیھم اختلاف انھم فی الجنۃ اور روایت میمونی مین کہا ہے وَاَحَدٌ یشکُّ انہم فی الجنۃ اور اسی طرح شافعی رحمہ اللہ نے اسپر نص کی ہے کہ وہ جنت مین ہین اور سلف سے صریحًا آیا ہے کہ اونکی روحین جنت مین ہین اور ایک گروہ اس طرف گیا ہے کہ اطفال مؤمنین کے واسطے عمومًا اسکی گواہی نہین دیجاتی ہے کہ وہ جنت مین ہین اور نہ اونکے آحاد کے لیئے شہادت دیجاتی ہے اور شاید یہ اس طرف رجوع کرتا ہے کہ طفل معین کے باپ کے واسطے ایمان کی شہادت نہین دیجاتی ہے تو اسوقت اوس طفل کے لئے اسکی شہادت نہین دیجائیگی کہ وہ اطفال مؤمنین سے ہے پس اونکے آحاد مین وقف ہوگا بسبب وقف کے ایمان مین اونکے باپون کے اور یہ قول کسی ایک امام سے صریحًا ثابت نہین ہوا ہے صرف اونکی عمومات کلام سے لیا گیا ہے اور سوا اسکے نہین ہے کہ اس سے ارادہ اطفال مشرکین کا کیا ہے اور امام احمد رحمہ اللہ نے حدیث صغارہم دعامیص الجنۃ الحدیث ونحوہ کے ساتھ استدلال کیا ہے اور امام احمد نے کہا کہ جب اوسکے مان باپ کے لئے اوسکے سبب سے دخول جنت کی امید کیجاتی ہے تو پھر اوسمین کیون شک کیا جاتا ہے رہے مکلف مؤمنین سوای شہدا کے سو اونمین علماء نے قدیمًا وحدیثًا اختلاف کیا ہے پس امام احمد رحمہ اللہ نے اسپر نص کی ہے کہ مؤمنون کی روحین جنت مین ہین

له اصل لفظ الا الشهداء الا الاطفال انظر الى شيئين مع او ونحو ذينين الى المؤمنين صديق وشهيد
الى المؤمنين صديق وشهيد
فمنهم من جعل ذلك
له اصح من في المعتقد
تأويل في الاولاد
ايضا الا الاطفال في الجنة
اي شيئا احد في انهم
في الجنان
لا يشكون في
كون الصبيان في
الجنة ايشكون في
الاطفال

اور کفار کی روحین آگ مین اور حدیث کعب بن مالک و ام ہانی و ابو ہریرہ و ام مبشر و عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
عنہم سے استدلال کیا ہے اور ہلال بن لیساف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما
نے کعب سے علیین و سجین کا پوچھا تو کعب نے کہا کہ علیین تو ساتوان آسمان ہے اوسمین ارواح مومنین
ہین رہا سجین سو وہ ساتوین زمین ہے [له] اوسمین ارواح کفار ہین نیچے حد ابلیس کے اور یہ بات دلیلون
سے ثابت ہوچکی ہے کہ جنت ساتوین آسمان کے اوپر ہے اور دوزخ ساتوین زمین کے نیچے ہے
جن حدیثون سے اسکے لیئے استدلال کیا گیا ہے اونہین سے یہ حدیثین ہین (۱) جابر رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ کسی نے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے خدیجہ کا پوچھا فرمایا مینے اوسکو دیکھا ہے ایک نہر پر
جنت کی نہرون سے ایک گھر مین قصب ہے کہ اوسمین نہ بیہودہ بکنا ہے اور نہ رنج اخرجہ البزار
والطبرانی (۲) حضرت فاطمہ علیہا السّلام سے مروی ہے کہ اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے
کہا کہ ہماری مان خدیجہ کہان ہین فرمایا ایک گھر مین قصب ہے کہ اوسمین نہ بیہودہ بکنا ہے اور نہ رنج درمیان
مریم اور آسیہ زن فرعون کے بینے کہا اس قصب یعنی نی سے فرمایا نہین بلکہ قصب سے جو کہ موتی و یاقوت
سے پرویا ہوا ہے اخرجہ الطبرانی بسند منقطع (۳) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جبکہ اسلمی کو رجم کیا جسنے آپکے نزدیک زنا کا اقرار کیا تھا تو فرمایا قسم
ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے وہ اب جنت کی نہرون مین ہے اونمین غوطہ مار رہا ہے
اخرجہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وابوداؤد (۴) ثوبان رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے راوی ہین کہ آپنے فرمایا جسکی روح نے جسم سے مفارقت کی اور وہ تین باتون سے
بری ہے تو وہ جنت مین داخل ہوا کبر و غلول یعنی خیانت اور قرض سے **ف** ایک گروہ نے کہا
کہ روحین زمین مین ہین پھر اختلاف کیا سو ایک فرقے نے کہا کہ روحین افنیۂ قبور پر مستقر رہتے
ہین یہ ابن وضاح کا قول ہے اور ابن حزم نے اسکی حکایت عامۂ اصحاب حدیث سے کی ہے اور ابن
عبد البر نے اسکو ترجیح دی ہے کہ روحین شہدا کی جنت مین ہین اور غیر شہدا کی روحین افنیۂ قبور پر
ہین چرتی ہین جہان چاہتی ہین اور مردون پر سلام کرنے اور عرض مقعد کی حدیثون کے ساتھ استدلال

[له] ایک نسخہ مین الارض السابعۃ السفلی ۱۲

کیا ہے حال آنکہ اسمین اسپر دلیل نہین ہے کہ روحین جنت مین نہین ہین کیونکہ عرض تو جسم پر ہے اور روح
کے لئے اوسکے ساتھہ اتصال ہے اور نری روح جنت مین ہے اور اسی طرح اہل قبور پر سلام کرنا اسپر
دلالت نہین کرتا ہے کہ اونکی روحین افنیۂ قبور پر مستقر رہتی ہین اسلئے کہ قبور انبیاء و شہداء پر سلام
کیا جاتا ہے حال آنکہ اونکی روحین علیین مین ہین لیکن اونکے لئے باوجود اسکے ایک اتصال سریع ہے
ساتھہ جسم کے اور اسکی کنہ وکیفیت کو حقیقۃً نہین جانتا ہے مگر اللہ عز وجل اور جو حدیثین کہ اس بات
مین مروی ہین کہ سونے والیکی روح عرش کی طرف چڑہائی جاتی ہے یہ باوجود تعلق روح کے ساتھ
بدن کے اور سرعت عود روح کی طرف بدن کے وقت اوسکی بیداری کے اسکی شہادت دیتی ہین پس
ارواح مردون کی جو کہ اپنے ابدان سے متجرد ہین اولیٰ تر ہین ساتھہ عروج کی طرف آسمان کے اور ساتھہ
عود کے طرف قبر کے ایسی سرعت مین اور ایک فرقے نے کہا کہ روحین زمین کی ایک موضع مین جمع
کیجاتی ہین سوا ارواح مؤمنین کی جابیہ مین جمع کیجاتی ہین اور نزدیک بعض کے چاہ زمزم مین اور
روحین کفار کی چاہ برہوت مین جمع کیجاتی ہین و حجہ القاضی ابو یعلی من الحنابلۃ فی کتاب
المعتمد اور یہ مخالف ہے نص امام احمد رحمہ اللہ کی کہ ارواح کفار کی نار مین ہین اور شاید چاہ برہوت کو
جہنم کے ساتھہ ایک اتصال ہو اوسکی تہ مین جیسا کہ بحر مین مروی ہے کہ اوسکے نیچے جہنم ہے اور ابو عمر
احمد بن محمد نیسابوری کی کتاب حکایات مین حامد بن یحیی بن سلیم سے مروی ہے کہا کہ مکے مین ہمارے
پاس ایک آدمی اہل خراسان سے تہا امانتین رکہا کرتا تہا پہر اونکو ادا کیا کرتا ایک آدمی نے اوسکے
پاس دس ہزار دینار امانت رکہی اور غائب ہو گیا اور خراسانی کو موت آ گئی اوسنے اپنی اولاد سے کسیکو
اوسپر امین نہ سمجہا تو اونکو اپنے کسی گہر مین دفن کر دیا اور مر گیا پہر امانت والا آدمی آیا اور اوسکے بیٹون سے
پوچہا اونہون نے کہا ہمکو اوسکا کچہہ علم نہین ہے تو اوسنے علماء سے پوچہا جو کہ مکے مین تہے اور وہ
اوس زمانے مین بہت تہے علماء نے کہا ہم اوسکو گمان نہین کرتے مگر اہل جنت سے اور ہمکو یہ بات پہونچی ہے
کہ روحین اہل جنت کی زمزم مین ہین سو جسوقت تہائی یا آدہی رات گزر جاوے تو تو زمزم پر جا اور
اوسکے کنارے پر کہڑا رہ پہر اوسکو پکار ہم امید کرتے ہین کہ وہ تجہے جواب دیگا اگر وہ تجہے جواب دے

تو تو اوس سے اپنے مال کا پوچھنا دہ گیا جیسا کہ اونہون نے کہا تہا پہر اوسنے ایک بار[ف۱] دو بار سہ بار
پکارا اوسنے جواب نہ دیا تو وہ علماء کی طرف لوٹ کے آیا کہا میںنے تین بار پکارا مجہے جواب نہ ملا علماء نے
انا للہ وانا الیہ راجعون کہا ہم تیرے صاحب کو گمان نہین کرتے مگر اہل نار سے سو تو یمن کی طرف جا او یمین
ایک وادی ہے اوسکو برہوت کہتے ہین اوسمین ایک کنوان ہے اوسکو باہوت کہتے ہین اوسمین اہل نار
کی روحین ہین تو اوسکے کنارے پر کہڑا رہ پہر اوسکو اوسوقت پکار جسوقت کہ تو نے زمزم مین پکارا تہا
وہ گیا جیسا کہ اوس سے کہا گیا تہا رات کو پہر پکارا ای فلان بن فلان مین فلان ہون اوسنے اول آواز مین اوسکو
جواب دیا اور باقی حکایت کتاب سے ساقط ہوگئی قال ابو عمر حدثنا ابو بکر بن محمد بن عیسی الطرطوسی
حدثنا حامد بن یحیی بن سلیم الخ صفوان بن عمرو کہتے ہین مینے عامر بن عبد اللہ ابو الیمان سے
سوال کیا کیا نفوس مؤمنین کے لیے کوئی جگہہ جمع ہونیکی ہے کہا کہتے ہین کہ وہ زمین جسکے حق مین اللہ
تعالی نے فرمایا ہے ان الارض یرثہا عبادی الصالحون وہی زمین ہے جسمین مؤمنین کی روحین
جمع کیجاتی ہین یہانتک کہ بعث ہو اخرجہ ابن مندہ وہذا غریب جدا وتفسیر[ف۳] الآیۃ
بذلک اغرب اور ابن مندہ نے شہر بن حوشب سے روایت کیا ہے کہ عبد اللہ بن عمرو نے ابی
بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف لکہا اور نسے ملتقی ارواح اہل جنت اور ارواح اہل نار کا سوال کرتے تہے
ابی نے کہا کہ ارواح اہل جنت کی تو جابیہ مین ہین اور ارواح کفار کی حضرموت مین ایک گروہ صحابہ نے
کہا کہ روحین نزدیک اللہ کے ہین یہ بات ابن عمر رضی اللہ عنہما سے صحیح ہوئی ہے ابن مندہ نے بطریق شعبی
حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ ارواح موقوف ہین نزدیک رحمن کے اپنے موعد کا انتظار کر رہی
ہین یہانتک کہ اونمین نفخ کیا جائے وہذا لاینافی ماوردت بہ الاخبار من محل الارواح علی
ما سبق اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ روحین بنی آدم کی نزدیک اونکے باپ آدم علیہ السلام کے
اونکے داہنے بائین طرف ہین اسلیے کہ حدیث صحیحین مین قصہ اسرا مین آیا ہے کہ جب دروازہ کہولا گیا
تو ہم آسمان پر چڑہے تو ناگاہ ایک مرد بیٹہا ہوا ہے اوسکے داہنے طرف اسودہ[ف۲] اور اوسکے بائین طرف
اسودہ ہین جسوقت وہ اپنے داہنی طرف دیکہتا ہے تو ہنستا ہے اور جب بائین طرف نظر کرتا ہے تو روتا ہے

[ف۱] دو نسخہ مین عبارت یون ہے اول کلمہ و ثانیہ و ثالثہ ۱۲
[ف۲] یعنی کالا مین یا اشخاص جمع سواد ۱۲

بیٹے جبرئیل علیہ السلام سے کہا یہ کون ہے کہا آدم اور یہ اسودہ انکے داہنے بائیں طرف انکی اولاد کی روحین ہین سو انمین سے داہنی طرف والے اہل جنت ہین اور جو اسودہ کہ انکے بائین طرف ہین اہل نار ہین سو جب وہ اپنے داہنی طرف دیکھتے ہین تو ہنستے ہین اور جسوقت اپنے بائین طرف دیکھتے ہین تو روتے ہین الحدیث اور ظاہر اس لفظ کا اسکو مقتضی ہے کہ روحین کفار کی آسمان مین ہین اور یہ قرآن وحدیث دونون کے مخالف ہے کیونکہ آسمان روح کافر کے لئے نہین کہولا جاتا ہے اور بعض طرق حدیث مین وہ چیز وارد ہوئی ہے کہ اشکال کو دور کرتی ہے لفظ اسکا یہ ہے کہ ناگاہ اونپر اونکی ذریت کی روحین پیش کیجاتی ہین سو جبکہ روح مومن کی ہوتی ہے تو وہ کہتے ہین روح طیب ہے اسکو علیین مین رکہو اور جب روح کافر کی ہوتی ہے تو کہتے ہین روح خبیث ہے اسکو سجین مین رکہو الحدیث سو اسمین یہ ہے کہ سماء دنیا مین ارواح اونکی ذریت کی اونپر عرض کیجاتی ہین اور وہ امر کرتے ہین ارواح کے رکہنے کا اونکے مستقر مین پس اسنے اسپر دلالت کی کہ محل استقرار ارواح کا آسمان مین نہین ہے ف ابن حزم رحمہ اللہ نے یہ زعم کیا ہے کہ اللہ تعالی نے ارواح کو جملۃً قبل اجساد کے پیدا کر دیا ہے اور اونکو ایک برزخ مین رکہدیا ہے اور وہ برزخ نزدیک منقطع عناصر کے ہے جہان نہ پانی ہے نہ مٹی نہ ہوا نہ آگ اور جسوقت وہ اجساد کو پیدا کرتا ہے تو اون روحون کو اونمین داخل کر دیتا ہے پہر اونکا اعادہ کرتا ہے نزدیک اونکے قبض کے طرف اوسی برزخ کے اور انبیاء وشہداء کی روحین جلدی سے طرف جنت کے بہیجدیجاتی ہین اور یہ ایک ایسا قول ہے کہ مسلمانون مین سے کسی نے اوسکو نہین کہا اور نہ یہ اونکے کلام کی جنس سے ہے یہ تو جنس کلام متفلسفہ سے ہے ف متکلمین کے ایک گروہ سے یہ قول منقول ہے کہ ارواح اجسام کے مرنیسے مرجاتی ہین اور اس قول کی نسبت معتزلہ کی طرف کی گئی ہے ایک جماعت فقہاء اندلس قدیماً اس قول کے قائل ہوگئے اونمین سے عبدالاعلی بن وہاب بن محمد بن عمر بن لبابہ ہین اور اونکے متاخرین مین سے جیسے سہیلی اور ابوبکر بن العربی علماء نے اس قول کا سخت انکار کیا ہے یہانتک کہ سحنون بن سعید وغیرہ نے کہا کہ یہ قول اہل بدع کا ہے نصوص کثیرہ جو کہ بقاء ارواح پر بعد مفارقت ابدان کے دلالت کرتے ہین وہ اس قول کا رد وابطال کرتے ہین

مذہب ابن حزم

ف فرق درمیان حیات شہدا اور مومنین غیر شہدا کے جنکی روحین جنت مین ہین دو وجہ سے ہی **ایک وجہ** یہ ہے کہ ارواح شہدا کے لئے اجساد پیدا کئے جاتے ہین اور وہ طیور ہین جنکے پوٹو نمین وہ روحین ہوتی ہین تاکہ اونکی نعیم کامل ہو اور اون روحونکی نعیم سے زیادہ تر کامل ہون جو کہ اجساد سے مجرد ہین اسلئے کہ شہدا نے اپنے اجساد کو قتل فی سبیل اللہ کے واسطے صرف کردیا سو اونکے عوض یہ اجساد برزخ مین دئے گئے **دوسری وجہ** یہ ہے کہ شہدا کو جنت سے رزق ملتا ہے اور اسکے مثل غیر شہدا کے حق مین ثابت نہین ہوا گو یہ آیا ہے کہ انہم یعلقون فی شجر الجنۃ یعنی جنت کے درختون مین چرتی ہین کسی نے کہا اسکے معنی تعلق ہین بعض نے کہا کہا تا ہے درخت سے بہرحال مساوات غیر شہدا کے شہدا سے اونکے کمال تنعم اکل مین لازم نہین آتی ہے واللہ اعلم ہی وہ حدیث جسکو ابن بہنی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت قبرستان مین داخل ہوتے تو فرماتے السلام علیکم ایتھا الارواح الفانیۃ والابدان البالیۃ والعظام النخرۃ التی خرجت من الدنیا وھی باللہ تعالی مؤمنۃ اللھم ادخل علیھم روحا منک وسلاما منا سو باوجود اسکے ضعف سند کے یون تاویل کی گئی ہے کہ مراد فنا ارواح سے جانا اونکا ہے اجساد مشاہد و محسوس سے **ف** حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ نفس کے لئے چار گہر ہین ہر گہر پہلے گہر سے زیادہ تر بڑا ہے **ا** مان کا پیٹ یہ جگہہ حصر وتنگی وغم اور تین تاریکیون کی ہے **۲** یہ گہر جسمین لنشو ونما پایا اوس سے مالوف ہوا اور جسمین خیر و شر کمایا **۳** برزخ یہ اون گہرون سے زیادہ تر بڑا اور کشادہ وفراخ ہے اس گہر کی نسبت اوسکے لئے ایسی ہے جیسے کہ پہلے گہر کو اسکے ساتھ نسبت ہے **۴** وہ گہر ہے جسکے بعد اور کوئی گہر نہین ہے دار القرار جنت یا نار اور نفس کے لئے ہر گہر مین ان گہرون سے ایک حکم وشان ہے کہ غیر ہے دوسرے گہر کی امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ حافظ ابن قیم نے جو بات تیسرے گہر مین ذکر کی ہے اوسکی تائید وہ اثر کرتا ہے جسکو ابن ابی الدنیا نے مرسل سلیم بن عامر جبابری سے روایت کیا ہے کہ مثل مومن کے دنیا مین جیسے بچہ اوسکی مان کے پیٹ مین جسوقت وہ اوسکے پیٹ سے نکلتا ہے تو اپنے مخرج

پیر روتا ہے یہانتک کہ جب اوسنے روشنی کو دیکھا اور دودہ پیا تو وہ دوست نہین رکھتا ہے کہ اپنے
مکان کی طرف رجوع کرے اور اسی طرح مومن موت سے نکلتا ہے پھر جبکہ وہ اپنے رب کی طرف
پہونچتا ہے تو دوست نہین رکھتا ہے کہ دنیا کی طرف رجوع کرے جیسے جنین دوست نہین رکھتا ہے
کہ اپنی مان کے پیٹ کی طرف رجوع کرے ۲۴ ابن ابی الدنیا نے مرسل عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہ ایک آدمی مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دنیا سے کوچ کر گیا
سو اگر وہ راضی ہوا تو اوسے خوش نہین کرتا ہے یہ کہ دنیا کی طرف رجوع کرے جیسے خوش نہین کرتا ہے
ایک تمہارے کو یہ کہ اپنی مان کے پیٹ کی طرف رجوع کرے ۲۵ حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین
انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین تشبیہ
دی مینے مومن کی نکلنے کو دنیا سے مگر مثل نکلنے بچے کے اوسکی مان کے پیٹ سے اوس غم و تاریکی
حکایت سے طرف راحت دنیا کے ف امام یافعی رضی اللہ عنہ نے کفایۃ المعتقدین مین شیخ عمر بن الفارض
رضی اللہ عنہ سے حکایت کیا ہے کہ وہ ایک مرد کے جنازے مین حاضر ہوئے یہ شخص اولیاء اللہ مین سے تھے
کہتے ہین جب ہم اونپر نماز پڑھ چکے ناگاہ جو یعنی ما بین زمین و آسمان سبز پرندون سے بھر گیا اونمین سے
ایک بڑا پرندہ آیا اوسنے اونکو نگل لیا پھر اوڑ گیا کہتے ہین کہ مینے اس سے تعجب کیا تو ایک آدمی نے
مجھسے کہا یہ آدمی ہوا سے اوترا اور نماز مین حاضر ہوا تھا تو تعجب نہ کر اسلئے کہ شہیدون کی روحین سبز
پرندون کے پوٹون مین ہین جنت مین چرتی ہین یہ تو تلوار ون کے شہید ہین رہے محبت کے شہید سو اونکے
حکایت اجساد ارواح ہین امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اسی کے مشابہ وہ حکایت ہے جسکو ابن
ابی الدنیا نے ذکر موت مین زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہتے ہین کہ بنی اسرائیل مین
ایک شخص پہاڑ کے غار مین لوگون سے کنارہ کش ہو گیا تھا اوسکے وقت کے لوگ جب قحط مین مبتلا
ہوتے تو اوس سے استغاثہ کرتے وہ اللہ سے دعا کرتا اللہ اونکو پانی دیتا تھا وہ مر گیا لوگ اوسکی تجہیز و تکفین
مین لگے وہ اس حال مین تھے کہ ناگاہ ایک سریر یعنی تخت ابر آسمان مین حرکت کرتا ہے یہانتک کہ
اوسکی طرف پہونچا ایک شخص کھڑا ہو گیا اوسنے اوسکو لیا اور اوس تخت پر رکھدیا وہ تخت بلند ہو گیا

حکایت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ

اور لگیا اوسکی طرف دیکہہ رہے تہے ہین ہوا مین یہانتک کہ اوسنے غائب ہوگیا ۱۲ اور اسیکی تائید وہ حکایت بہی کرتی ہے جسکو بیہقی و ابو نعیم دونون نے دلائل نبوت مین عروہ سے نقل کیا ہے کہ عامر بن فہیرہ بئر معونہ کے دن مارے گئے اون لوگون مین جو کہ مقتول ہوئے اور عمرو بن امیہ ضمری قید ہوگئے تو عامر بن طفیل نے عمرو سے کہا کیا تو اپنے اصحاب کو پہچانتا ہے عمرو نے کہا ہان پہر اونہین لیکے مقتولون مین گشت کیا اور عامر نے عمرو سے اونکے نسب پوچہنے شروع کئے کہا تو اونمین سے کسیکو گم پاتا ہے کہا ایک مولیٰ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گم پاتا ہون جسکو عامر بن فہیرہ کہتے ہین عامر نے کہا وہ تم مین کیسا تہا کہا وہ ہمارے افضل لوگون مین سے تہا عامر نے کہا کیا مین تجہے اوسکی خبر نہ دون اسنے یعنی ایک شخص کی طرف اشارہ کیا اوسکو نیزہ مارا پہر اپنے نیزے کو کہینچا پس اوس آدمی یعنی عامر بن فہیرہ کو اوپر کے جانب آسمان مین لیگئے یہانتک کہ واللہ مین اوسے نہین دیکہتا تہا اور اوسکا قاتل ایک مرد تہا کلاب سے اوسکو جبار بن سلمیٰ کہتے تہے وہ ضحاک بن سفیان کلابی کے پاس آیا پہر مسلمان ہوگیا اور کہا مجہے اسلام کی طرف اوس چیز نے بلایا جو کہ مینے مقتل عامر بن فہیرہ سے دیکہی کہ اوسکو آسمان کی طرف بلند اوٹہا لیگئے ضحاک نے اوسکے اسلام کا اور جو مقتل عامر سے دیکہا تہا اوسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف لکہا آپ نے فرمایا کہ ملائکہ نے اوسکے جثے کو چہپا دیا اور وہ علیین مین اوتارا گیا ۱۲ بیہقی نے بوجہ دیگر اس لفظ سے روایت کیا ہے کہ عامر بن طفیل نے کہا مقرر مینے اوسکو دیکہا بعد اسکے کہ وہ مارا گیا آسمان کی طرف اوٹہایا گیا یہانتک کہ البتہ مین دیکہتا ہون طرف آسمان کے درمیان اوسکے اور درمیان زمین کے پہر بیہقی نے کہا کہ اس حدیث کو بخاری نے صحیح مین اخراج کیا ہے اور اوسکے آخر مین کہا ہے کہ پہر وہ رکہا گیا کہا پس احتمال ہے کہ وہ اوٹہایا گیا پہر رکہا گیا پہر اسکے بعد گم ہوگیا ہمکو مغازی موسیٰ بن عقبہ مین اندر اس قصے کے روایت کی گئی ہے کہ عروہ بن زبیر نے کہا کہ عامر کا جسد نہین ملا لوگ گمان کرتے ہین کہ فرشتون نے اوسکو چہپا دیا انتہےٰ ۱۲ ابن سعد نے اور حاکم نے اکبیر مین بطریق عروہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا کہ عامر بن فہیرہ آسمان کی طرف اوٹہا لیا گیا سو اوسکا جثہ نہ ملا گمان کرتے ہین کہ فرشتون نے اوسکو چہپا دیا امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ظاہر یہ ہے کہ مراد فرشتون کی چہپانے سے غائب کرنا عامر کا ہے

جبار

آسمان مین جیسا کہ پہلی روایت مین آیا ہے وارت جثتہ وانزل علیین یعنی اوسکے جثے کو چھپا دیا
اور وہ علیین مین اوتار گیا اور اسی کی نظیر وہ حکایت ہے جسکو احمد والونعیم وبیہقی نے عمرو بن امیہ
ضمری سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو جاسوس کرکے تنہا بھیجا کہا مین
خبیب کی لکڑی کی طرف آیا اور اوسپر چڑھا اور مین جاسوسی سے ڈرتا جاتا تھا پھر مینے اوسکو کھولا وہ زمین پر
گر پڑا پھر مین بے دھڑک گر پڑا تھوڑی دور علیحدہ ہو گیا پھر مینے التفات کیا تو خبیب کو نہ دیکھا گویا اوسکو
زمین نگل گئی پھر اب تک خبیب کا کوئی اثر دیکھا نہ گیا سو یہ خبیب بن عدی بھی اونمین سے ہین جنکو
فرشتون نے چھپا دیا یا تو آسمان کی طرف اوٹھا لیگئے اور یہی ظاہر ہے یا زمین مین دفن کر دیا اور ابونعیم نے
بھی خبیب کے رفع کا جزم کیا ہے جس جگہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کی موازات ومساوات
اور انبیاء کے معجزات کے ساتھ ذکر کی ہے وہان یہ کہا ہے کہ اگر کوئی کہے کہ عیسی علیہ السلام تو آسمان
کی طرف اوٹھا لئے گئے تو ہم کہینگے کہ ایک قوم ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے اوٹھا
لیگئی جیسے عیسی علیہ السلام اوٹھا لئے گئے اور یہ زیادہ تر عجیب ہے پھر قصہ عامر بن فہیرہ اور خبیب بن
عدی کا اور قصہ علاء ابن حضرمی کا جو کہ آخر باب احوال موتی مین گذر چکا ہے ذکر کیا ہے جو حدیثین کہ
قصہ رفع الی السماء کو قوت دیتی ہین اونمین سے ایک وہ حدیث ہے جو کہ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ طلحہ رضی اللہ عنہ کی انامل یعنی پورین احد کے دن کاٹی گئی تو کہا حس ہے یعنی اچھا ہوا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو بسم اللہ کہتا تو تجھے فرشتے اوٹھا لیتے اور لوگ تیری طرف
دیکھتے رہتے یہانتک کہ تجھے جو آسمان مین داخل کر دیتے اخرجہ النسائی والبیہقی والطبرانی
وغیرہم اور جو قصے کہ فی الجملہ مناسق ومناسب قصہ رفع کے ہین اونمین سے قصہ حضرت اویس
قصۂ اویس قرنی رح — قرنی رضی اللہ عنہ ہے عطاء خراسانی کہتے ہین کہ اویس قرنی کو سفر مین پیٹ کی بیماری ہوئی یعنی دست
ہونے لگے اور انکا انتقال ہوگیا لوگون نے اونکی جراب یعنی تھیلی مین دو کپڑے پائے کہ وہ دنیا کے
کپڑون سے نہ تھے اور ایک روایت مین یون ہے کہ وہ اون کپڑون سے نہ تھے جنکو بنی آدم بنتے ہین
اور دو آدمی گئے تاکہ اونکے لئے قبر کھودین وہ آئے اور کہا کہ ہمنے اونکے لئے ایک پتھر مین

کھُدی کہدائی قبر پائی گویا ابہی اوس سے ہاتہہ اوٹہائے گئے ہین پہر اونکو کفنایا اور دفن کردیا پہر التفات
کیا تو کچہہ نہ دیکہا اخرجہ ابن عساکر من طرق عن عطاء اس قصے کو امام احمد نے زہد مین
بطریق دیگر عبد اللہ بن سلمہ سے روایت کیا ہے اوسکے آخر مین یون ہے کہ بعض ہمارے نے بعض سے
کہا اگر ہم لوٹے تو اونکی قبر کو جان لینگے پہر ہم لوٹے تو ناگاہ نہ قبر تہی اور نہ کچہہ اثر تہا اور وہ قصے جو
مشابہ و مناظر قصہ پرندہای سبز ہین اونمین سے ایک وہ قصہ ہے جسکو ابن عساکر نے ابوبکر بن ربان سے
روایت کیا ہے کہا مین حمام لغلہ مین کہڑا ہوا جو کہ مصر مین ہے اور لوگ ذوالنون رضی اللہ عنہ کا جنازہ
لائے مینے سبز پرندون کو دیکہا کہ وہ اونپر متفرق تہے یعنی مثل ایک چادر سبز کے سایہ کئے ہوئے
تہے یہانتک کہ اونکی قبر تک پہونچے جب وہ دفن کردئے گئے تو وہ غائب ہوگئے **حکایت**
ایک مرد صالح نے اپنی موت کے سال مین خبر دی کہ وہ فلان دن فلان وقت مرینگے پہر اوسی
وقت انتقال کیا اور سفید پرندے جو کہ صالحین کے جنازون پر دکھائی دیتے ہین وہ اونکے جنازے
پر سایہ کرتے تہے یہانتک کہ وہ اونکے ساتہہ اونکی قبر مین اوترے ذکرہ فی کتاب السر المصون
فیما اکرم بہ المخلصون لطاہر بن محمد الصدفی فی ترجمۃ سلامۃ الکنانی احد
الصالحین اس حکایت کی عبارت مشعر ہے کہ یہ بات صالحین کے جنازون مین معروف و معہود
تہی کوئی غریب و نادر بات نہین تہی **حکایت** اسی کتاب مین ترجمہ مالک بن علی فلانسی رضی اللہ
عنہ مین ذکر کیا ہے کہ وہ جب مرے اور نماز کے لئے سر پر رکہے گئے تو لوگون نے دیکہا کہ جنگل و پہاڑ
اور جہانتک نظر جاتی تہی آدمیون سے بہرا ہوا تہا اونپر نہایت سفید کپڑے تہے اونہون نے لوگون
کے ساتہہ اونپر نماز پڑہی **حکایت** ابن سعد نے ابو خالد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ جب عمرو
بن قیس ملائی کا انتقال ہوا تو جنگل کو آدمیون سے بہرا ہوا دیکہا اونپر سفید کپڑے تہے جسوقت اونپر
نماز ہوچکی اور دفن کردئے گئے تو جنگل مین کسیکو نہ دیکہا **حکایت** عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ
عنہ سے مروی ہے کہتے ہین کہ ایک رات مین قبرستان مین تہا کہ مینے ایک غمگین آدمی کو سنا کہ وہ
اپنے مولی سے مناجات کررہا ہے کہتا ہے میرے سید تیرا قصد ایک بندے نے کیا ہے جسکی روح

ف
کاتب حروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ مین نے بعض ثقات سے سُنا ہے کہ میان رنگین دکہو کے رحمہ اللہ جو کہ ریختی کے موجد ہین ایک دن حضرت مولانا اسحق صاحب رحمہ اللہ کی خدمت شریف مین حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہو ی صاحب مین فلان دن فلان وقت مرونگا آپ میرے جنازے پر نماز پڑہنا اگر آپ نماز نہ پڑہائینگے تو مین اوٹہہ بیٹہونگا پہر جسدن جسوقت اونہون نے کہا تہا اوسی دن اوسیوقت اون کا انتقال ہوا حضرت مولانا صاحب موصوف نے اونپر نماز جنازہ پڑہی رنگین کے بیٹے اختر یار خان ایک مدت ہوئی کہ بہوپال مین آ رہے تہے خاکسار نے اونکو دیکہا ہے فن سپہ گری مین اوستاد عربی فارسی مین خوشخط خوش قلم تہے ۱۲

تیرے نزدیک ہے اور قیادیعنی رسی اوسکی تیرے ہاتھو نمین ہے اور اشتیاق اوسکا تیری طرف ہے اور
اوسکی حسرتین تجہپر ہین رات اوسکی بیخوابی ہے اور دن اوسکا بیتابی ہے اور احشا اوسکی یعنی آنتین
جلی ہوئی ہین اور آنسو اوسکے سبقت کرتے ہین تیری دیدار کے شوق سے اور واسطے جنہین کے تیری
ملاقات کی طرف نہین ہے اوسکو کوئی راحت سوا تیرے اور نہ کوئی آرزو ہے تیرے سوا پہر وہ رو یا
اور آسمان کی طرف اپنا سر اوٹہایا اور ایک چیخ ماری جینے اوسکو ہلایا تو وہ مردہ تہا مین اوسکی مراعات کرتا
تہا کہ ایک قوم کو دیکہا کہ اونہون نے اوسکا قصد کیا اوسکو نہلایا اوسکو حنوط لگایا کفنایا اوسپر نماز پڑہی
اور دفن کردیا اور آسمان کی طرف چڑہ گئے اخرجہ ابن الجوزی فی عیون الحکایات بسندہٖ

حکایت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین صحرا مین گیا ناگاہ ایک جنگل تہا وہین ایک
جوان آدمی کہڑا ہوا نماز پڑہتا تہا اور ناگاہ ایک درندہ جنگل کے دروازے پر بیٹہا ہوا تہا مینے کہا اے
جوان کیا تو اس درندے کو نہین دیکہتا ہے کہا اگر تو اوس سے ڈرتا جینے درندے کو پیدا کیا ہے تو تجہے بہتر
تہا پہر درندے پر متوجہ ہوا کہا تو ایک کتا ہے اللہ کے کتون سے سو اگر تجہے کسی چیز مین اذن دیا گیا ہے
تو تجہے قدرت نہین ہے کہ مین تجہکو منع کرون ورنہ تو چلا جا وہ درندہ پیٹہ پہیر کر بہاگتا ہوا چلا گیا پہر
اوسنے ندا کی یا سیدی اسالک بمعاقد العز من عرشک ان کان لی عندک خیر
فاقبضنی الیک وہ اس کلمے کو پورا نہ کرنے پایا تہا یہانتک کہ دنیا سے مفارقت کر گیا مین لوٹ کے
آیا اپنے اصحاب کو زہاد و صالحین سے جمع کیا تاکہ اوسکی تجہیز و تکفین مین مصروف ہون جب ہم لوٹ کے
جنگل مین آئے تو اوسمین کسی کو نہ دیکہا اور ایک ہاتف مجہکو پکارتا ہے کہ مین اوسکی آواز سنتا ہون
اور جسم نہین دیکہتا اے ابوسعید تو لوگون کو پہیر لیجا کیونکہ وہ جوان تو اوٹہا لیا گیا اخرجہ ابن الجوزی
بسندہٖ

فائدہ بیان مین مستقر شہدای بحر کے

حکایت عبید بن سعید اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ ایک وقت حسن رضی اللہ عنہ بیٹہے ہوئے
تہے اور لوگ اونکے آس پاس تہے کہ ایک آدمی آیا اوس کی آنکہین سبز تہین حسن نے فرمایا کیا تجہے

تیری ماں نے ایسا ہی جنا ہے یا یہ بیماری ہے میں نے کہا اے ابوسعید کیا آپ مجھکو پہچانتے نہیں ہیں کہا تو کون ہے اوسنے اپنا النسب بتایا تو مجلس میں کوئی ایک ایسا باقی نہ رہا جو اوسکو پہچانتا نہو کہا تیرا کیا قصہ ہے کہا میں نے اپنے سارے مال کا قصد کیا پہر اوسکو جہاز میں ڈالا یمن کی ارادے سے چلا پہر ایک سخت ہوا چلی میں غرق ہوگیا ایک تختے پر کسی کنارے کی طرف جا نکلا وہاں ٹہیرا قریب چار مہینے کے متردد رہا درخت وگہاس سے جو پاتا کہاتا اور چشموں کا پانی پیتا تہا پہر میں نے اپنے جی میں کہا کہ میں ضرور اپنے موںہہ پر چلا جاؤں یعنی کسی طرف موںہہ کرکے چلدوں سو یا تو ہلاک ہوجاؤنگا یا نجات پاؤں گا پہر میں چلا مجہے ایک محل دکہائی دیا اوسکی بنا چاندی کی تہی میں نے اوسکے کواڑ کو دہکا دیا ناگاہ اوسکے اندر کئی رواقین[۱] تہیں اونکے ہر طاق میں ایک ایک صندوق تہا موتی کا اونپر قفل تہے کنجیاں اونکی روبرو رکہی تہیں میں نے بعض کو کہولا اوسکے جوف میں سے عمدہ خوشبو نکلی ناگاہ اوسمیں کئی مرد تہے حریر کے کپڑوں میں لپٹے ہوئے میں نے بعض کو ہلایا تو وہ مردہ تہے صفت زندہ میں پہر میں نے صندوق کو بند کردیا اور میں نکل آیا اور محل کا دروازہ بند کردیا اور چلا ناگاہ مجہے دو سوار ملے میں نے اونکے مثل خوبصورتی میں نہیں دیکہا دو ابلق گہوڑوں پر سوار تہے مجہسے میرا قصہ پوچہا میں نے کہدیا کہا تو آگے بڑہ تو ایک درخت کی طرف پہونچیگا اوسکے نیچے ایک باغ ہے وہاں ایک شیخ خوبصورت ہے وہ نماز پڑہ رہا ہے تو اوس سے اپنی خبر کہہ وہ ابہی تجہے راہ پر لگا دیگا میں چلا ناگاہ ایک شیخ ملے میں نے اونپر سلام کیا اونہوں نے سلام کا جواب دیا پہر مجہسے میرا قصہ پوچہا میں نے اونسے سب کہدیا جسوقت میں نے محل کی خبر اونسے کہی تو وہ گہبرا گئے پہر کہا تو نے کیا کیا میں نے کہا کہ صندوقوں کو اور دروازوں کو بند کردیا تو چپ ہو رہے اور مجہسے کہا بیٹہہ جا ایک بادل اونپر سے گذرا کہا السلام علیک یا ولی اللہ کہا تو کہاں کا ارادہ رکہتا ہے کہا فلاں فلاں جگہہ کا ارادہ رکہتا ہوں پس ایک بادل کے بعد دوسرا بادل اونپر سے گذرتا رہا یہانتک کہ ایک بادل آیا کہا تیرا کہاں کا ارادہ ہے کہا بصرے کا کہا تو اونترا وہ اوترآیا وہ اونکے آگے ہوگیا کہا تو اس شخص کو اوٹہا لے یہانتک کہ اسے اسکے گہر تک صحیح سالم پہونچادے جسوقت میں بادل کی پیٹہہ پر ہوگیا تو میں نے کہا میں تمسے اوس ذات کے ساتہہ سوال کرتا ہوں جسنے تمہارا اکرام کیا کہ تم مجہے خبر دو محل کی اور سواروں کی اور تمہاری کہا محل تو یہ ہے

[۱] لفظ رواق بتقدیم ہے رواق کی رواق بالکسر والضم ماہوبیت کالفسطاط یحمل علی سطاع واحد فی وسطہ ورواق البیت مابین یدیہ ۱۲

کہ اللہ نے دریا کے شہیدون کا اکرام کیا ہے اور اونپر فرشتون کو مقرر کیا ہے کہ وہ اونکو دریا سے اوٹھالین اور اونکو اون صندوقون مین جو حریر کے کفنون مین لپیٹے ہوئے رکھین اور دو سوار وہ دو فرشتے ہین کہ صبح و شام اللہ کی طرف سے اونپر سلام لاتے ہین اور مین خضر ہون اور مینے میرے رب سے سوال کیا ہے کہ مجھے تمہارے نبی کی امت کے ساتھہ حشر کرے وہ آدمی کہتا ہے کہ جب مین بادل پر ہوگیا تو مجھے خوف سے ایک ایک ہول عظیم پہونچی یہانتک کہ میری یہ حالت ہوگئی جو تم دیکھتے ہو اخرجہ ابو سعید فی شرف المصطفے من طریق احمد بن محمد بن ابی بزۃ ثنا محمد بن الوزان عن عبید ابن سعید عن ابیہ واورد ہذہ القصۃ شیخ الاسلام ابن حجر فی کتاب الاصابۃ فی معرفۃ الصحابۃ فی ترجمۃ الخضر علیہ السلام

وصل

جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے مستقر ارواح کے باب مین جسقدر احادیث و آثار وارد ہوئی ہین اون سب کا ذکر شرح الصدور مین کردیا ہے چنانچہ اونکا ترجمہ بیان ہوچکا اب مناسب معلوم ہوا کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح مین جو کچھہ اس باب کے متعلق بیان فرمایا ہے اوسکا ذکر بھی ہو لیکن وہ بیان بہت طول طویل ہے کیونکہ اونہون نے ہر قول کو مع اوسکی دلیل کے بیان کر کے مالہ وما علیہ پر خوب بحث کی ہے اون سب کا ترجمہ کامل طور پر اس خاکسار نے حدیث برزخ مین کیا ہے یہان اسقدر کافی ہے کہ ہر قول کو جدا جدا بغیر ذکر دلیل و رد وقدح کے بیان کردیا جاوے تاکہ ضبط اقوال ذہن مین رہے وباللہ التوفیق **قول اول** ایک قوم نے کہا کہ روحین مومنین کی اللہ تعالی کے نزدیک جنت مین ہین شہید ہون یا غیر شہید یہ اوسوقت ہے کہ کسی گناہ کبیرہ یا قرض نے جنت سے اونکو نہ روکا ہو اور اللہ تعالی نے رحمت وعفو کے ساتھہ اونسے ملاقات فرمائی ہو یہ مذہب ابو ہریرہ وابن عمر رضی اللہ عنہم کا ہے۔ **دوسرا قول** یہ ہے کہ مومنین کی روحین جنت مین نہین ہین فناء جنت مین بہشت کے دروازے پر ہین روح ونعیم اوسکا اونکی طرف آتا ہے اوسکا رزق اونکو پہونچتا ہے یہ قول مجاہد رضی اللہ عنہ کا ہے **تیسرا قول** یہ ہے کہ روحین اپنی قبرون کے میدانون پر رہتی ہین یہ ابو عمر و بن عبد البر رحمہ اللہ

کا مذہب ہے **چوتھا قول** یہ ہے کہ مؤمنین کی روحین اللہ تعالی کے نزدیک ہین صرف اتنا ہی
کہا اسپر اور کچھہ زیادہ نہ کیا حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس قول کے قائل نے قرآن شریف کے
لفظ کے ساتھہ ادب کیا کیونکہ اللہ تعالی نے یہ فرمایا ہے بل احیاء عند ربہم **پانچوان قول**
یہ ہے کہ ارواح مؤمنین کی جنت مین ہین اور کفار کی نار مین اس قول کو عبد اللہ بن امام احمد نے اپنے والد
سے روایت کیا ہے **چھٹا قول** ابن مندہ نے کہا کہ ایک جماعت صحابہ و تابعین نے کہا ہے کہ ارواح
مؤمنین کی جابیہ مین ہین اور ارواح کفار کی برہوت مین یہ ایک کنوان ہے حضر موت مین ابو محمد بن حزم رحمہ
رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ قول رافضیون کا ہے لیکن انکی بات ٹہیک نہین ہے کیونکہ اسکے قائل تو ایک جماعت
اہل سنت ہے جیسا کہ ابن مندہ نے ذکر کیا حافظ ابن قیم نے اس قول مین بحث کی ہے **ساتوان
قول** یہ ہے کہ ارواح مؤمنین کی علیین ساتوین آسمان مین ہین اور ارواح کفار کی ساتوین زمین
سجین مین ہین **آٹھوان قول** یہ ہے کہ ارواح مؤمنین کی ایک برزخ مین ہین زمین کے جہان
چاہتی ہین جاتی ہین یہ قول سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا ہے برزخ اوسکا نام ہے جو کہ درمیان دو شئے
کے حاجز ہو گویا مراد اونکی برزخ سے ایک زمین ہے درمیان دنیا و آخرت کے کہ ارواح وہان چھوٹی ہوئی ہین
جہان چاہتی ہین جاتی ہین یہ قول قوی ہے **نوان قول** یہ ہے کہ ارواح مؤمنین کی بئر زمزم مین
جمع رہتی ہین حافظ ابن قیم نے فرمایا کہ اس قول پر کتاب و سنت سے کوئی دلیل قائم نہین ہے اور نہ اس
قول کے قائل کی تسلیم واجب ہے نہ اسکا قائل معتمد ہے اور نہ یہ صحیح ہے حاصل یہ ہے کہ یہ قول ابطل
وافسد اقوال ہے یہ قول جابیہ کے قول سے بہی زیادہ تر فاسد ہے **دسوان قول** یہ ہے کہ روحین
اوس زمین مین جمع رہتی ہین جسکے حق مین اللہ سبحانہ نے یہ ارشاد فرمایا ہے ولقد کتبنا فی الزبور
من بعد الذکر ان الارض یرثہا عبادی الصالحون حافظ ابن قیم نے فرمایا کہ آیت اس
زمین کے ساتھہ خاص نہین ہے **گیارہوان قول** یہ ہے کہ ارواح مؤمنین کی آدم علیہ السلام
کے داہنی طرف ہین اور ارواح کفار کی اونکے بائین طرف ابو محمد بن حزم رحمہ اللہ نے کہا یہ برزخ جسمین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارواح کو شب معراج مین دیکھا نزدیک سماء دنیا کے ہے کہا کہ یہ برزخ

اوس جگہہ ہے کہ جس جگہہ عناصر منقطع ہوجاتے ہین کہا یہ اسپر دلالت کرتا ہے کہ ارواح اوسکے نزدیک نیچے آسمان کے ہین جس جگہ عناصر یعنی پانی مٹی آگ ہوا منقطع ہوجاتی ہین حافظ ابن قیم نے فرمایا کہ ابن حزم اوس شخص پر ہمیشہ تشنیع کیا کرتے ہین جو کہ کوئی بات کہے جسپر دلیل نہ ہو سو اس بات پر اونکے لئے کتاب و سنت کون دلیل ہے پھر انکے قول کا خوب ہی رد کیا ہے **بارہوان قول** یہ ہے کہ مستقر ارواح کا اوس جگہہ ہے جس جگہہ کہ وہ پہلے پیدائش اجساد سے تہین یہ قول ابو محمد بن حزم کا ہے حافظ ابن قیم نے دلائل ابن حزم وغیرہ ذکر کرکے اچھی طرح سے رد کیا ہے **تیرہوان قول** یہ ہے کہ مستقر ارواح کا عدم محض ہے یہ قول ابن باقلانی اور انکے تبعین کا ہے حافظ ابن قیم نے فرمایا کہ اس قول کو کتاب و سنت و اجماع صحابہ وادلہ معقول و فطرت رد کرتے ہین یہ قول اوس شخص کا ہے جسنے اپنی روح کو نہین پہچانا غیر کی روح کا کیا ذکر ہے سلف امت صحابہ و تابعین و ائمۂ اسلام سے کسی نے یہ قول نہین کہا **چودہوان قول** یہ ہے کہ مستقر ارواح کا موت کے بعد اور بدن ہین سوای ان بدلون کے حافظ صاحب مرحوم نے فرمایا اس قول مین حق و باطل دونون ہین حق تو وہی ہے جو کہ شہداء کے حق مین وارد ہوا ہے کہ اونکی روحین سبز پرندون کے پوٹون مین ہین اور باطل وہ ہے جو کہ اعدای رسل ملاحدہ وغیرہم منکرین معاد کہتے ہین کہ ارواح بعد مفارقت بدن کے اجناس حیوان و حشرات و طیور کے انتقال کرتی ہین جو کہ اونکے مناسب و ہمشکل ہین حافظ ابن قیم نے اس قول باطل کو رد فرمایا ہے حق کو باطل سے جدا کردیا ہے **پندرہوان قول** ان سب اقوال مین قول راجح یہ ہے کہ ارواح اپنے مستقر مین جو کہ برزخ مین ہے باعظم تفاوت متفاوت ہین پھر اس تفاوت کو تفصیل وار بیان فرمایا ہے یہ سب اقوال کتاب الروح مین مفصل لکھے ہین اور حدیث برزخ مین اونکا ترجمہ ہے فتبارك الله فاطرها ومنشئها ومحييها ومميتها ومسعدها ومشقيها الذي فاوت بينها في درجات سعادتها وشقاوتها كما فاوت بينها في مراتب علومها واعمالها وقواها واخلاقها فمن عرفها كما ينبغي شهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك كله وله الحمد كله وبيده الخير كله واليه يرجع الامر كله وله القوة كلها والقدرة كلها والعز كله والحكمة كلها

والکمال المطلق من جمیع الوجوہ لاو عرفت بمعرفتہ نفسہ صدق انبیائه و رسله وان الذی جاؤا به ہو الحق الذی یشہد به العقول وتقر به الفطر وما خالفه فہو الباطل وباللہ التوفیق ؞

باب ۳۸

اس امر کے بیان مین کہ ہر روز میت کا مقعد یعنی ٹہکانا اوسپر پیش کیا جاتا ہے فرمایا اللہ سبحانہ نے النار یعرضون علیہا غدوا وعشیا ابن ہذیل رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ارواح آل فرعون کی سیاہ پرندون کے جوف مین ہین صبح وشام آگ پر جاتی ہین سو یہی اونکا عرض ہے اخرجہ ابن ابی شیبۃ سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ارواح آل فرعون کی سیاہ پرندونکے اجواف مین ہین پس ہر روز دو بار آگ پر پیش کی جاتی ہین اور نسے کہا جاتا ہے یہ تمہارا گہر ہے سو یہ ہے اللہ تعالی کا قول النار یعرضون علیہا غدوا وعشیا اخرجہ اللالکائی والاسمعیلی سے عبد الرحمن بن زید بن اسلم سے آیت مذکور کی تفسیر مین مروی ہے کہ وہ آجکے دن صبح وشام لیجائے جاتے ہین یہانتک کہ قیامت قائم ہو اخرجہ ابن ابی حاتم سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک ایک تمہارا جبکہ مرجاتا ہے تو پیش کیا جاتا ہے اوسپر مقعد اوسکا صبح وشام اگر وہ اہل جنت سے ہے تو اہل جنت سے اور اگر وہ اہل نار سے ہے تو اہل نار سے کہا جاتا ہے یہ تیرا مقعد ہے یہانتک کہ اوٹہاوے تجکو اللہ طرف اوسکے دن قیامت کو قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ بعض نے کہا یہ اوس مومن کے ساتھ خاص ہے جو کہ عذاب نہین کیا جاتا ہے اور بعض نے کہا نہین اور احتمال ہے کہ جو مومن عذاب کیا جاتا ہے[1] وہ اپنے دونون مقعد کو ایک ساتھ دو وقتون مین یا ایک وقت مین دیکہیگا اور کہا کہ پہر کہا گیا ہے کہ یہ عرض تمہا روح ہی پر ہے اور جائز ہے کہ مع ایک جزو کے ہو بدن سے اور یہ بہی جائز ہے کہ روح پر ہو مع سارے جسد کے تو روح اوسکی طرف پہیر دی جاوے جیسے کہ سوال کے وقت پہیر دی جاتی ہے امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ لالکائی نے سنت مین حدیث مذکور کو اس لفظ سے روایت کیا ہے کہ نہین ہے کوئی بندہ کہ مرے مگر حال یہ ہے کہ پیش کیجاتی ہے روح اوسکی الخ اور ہناد نے زہد مین ابن عمر رضی اللہ عنہما

[1] ایک نسخہ مین المومن الذی یعذب ہے اور دوسرے مین الا یعذب ہے واللہ اعلم ۱۲

✤

سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک مردا البتہ پیش کیا جاتا ہے اوسپر مقعد
اوسکا جنت ونار سے صبح وشام اوسکی قبر مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہ اونکے لئے دو چیخین ہر دن مین صبح وشام تہین اول دن مین کہا کرتے تھے کہ رات
گئی اور دن آیا اور آل فرعون آگ پر پیش کی گئی سو اونکی آواز کوئی نہین سنتا مگر اللہ کے ساتھہ آگ سے
پناہ چاہتا پہر جب شام ہوتی تو کہتے کہ دن گیا اور رات آئی اور آل فرعون آگ پر پیش کی گئی سو نہ سنتا
اونکی آواز کو کوئی مگر اللہ کے ساتھہ آگ سے پناہ مانگتا اور ابن ابی الدنیا نے کتاب مین عاش بعد الموت
مین اوزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونسے ایک آدمی نے عسقلان مین ساحل پر پوچھا
کہا ای ابو عمرو ہم سیاہ پرندون کو دیکھتے ہین کہ وہ دریا سے نکلتے ہین پہر جب شام ہوتی ہے تو اوسکے
مثل سفید لوٹ آتے ہین کہا تمنے اسکو سمجھہ لیا کہا ہان کہا انکے پوٹون مین آل فرعون کی روحین
ہین آگ پر پیش کی جاتی ہین وہ اونکو جلا دیتی ہے سو اونکے پر سیاہ ہوجاتے ہین پہر اون پرون کو گرا دیتے
ہین پہر وہ اپنے آشیانون کی طرف لوٹ آتے ہین پس آگ اونکو بہون دیتی ہے یہی اونکا داب و
حال ہے یہانتک کہ قیامت قائم ہو پہر کہا جاویگا کہ داخل کرو آل فرعون کو سخت تر عذاب مین ❊

باب ۳۹ بیان مین عرض اعمال زندون کی مردون پر

یعنی زندے جو اچھے برے عمل کرتے ہین وہ مردون پر عالم برزخ مین پیش کئے جاتے ہین وہ اچھے عمل سے
خوش ہوتے ہین اور برے کام سے رنجیدہ وغمگین ہوتے ہین انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے اعمال تمہارے اقارب وعشائر مردہ پر پیش کئے جاتے ہین
سو اگر وہ خیر ہے تو وہ خوش ہوتے ہین اور اگر اسکے سوا ہے تو کہتے ہین کہ الٰہی تو اونکو نہ مار یہانتک کہ
اونکو ہدایت کرے جیسے تو نے ہمکو ہدایت کی اخرجہ احمد والحکیم الترمذی فی نوادر الاصول
وابن منذہ ک ۲ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ تمہارے اعمال تمہارے عشائر واقربا پر اونکی قبرون مین پیش کئے جاتے ہین اگر وہ خیر ہے تو وہ
اوس سے خوش ہوتے ہین اور اگر اسکے سوا ہے تو کہتے ہین کہ الٰہی تو اونکو الہام کر کہ وہ تیری طاعت کے

ساتھ شغل کریں اخرجه الطیالسی فی مسنده ۱۳۲ ابو ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تمہارے اعمال
مردوں پر پیش کئے جاتے ہیں سو اگر وہ اچھا دیکھتے ہیں تو فرحت کرتے اور خوش ہوتے ہیں اور اگر برا دیکھتے
ہیں تو کہتے ہیں اللھم راجع به یعنی الٰہی تو اوسے اس برے کام سے پھیر دے اخرجه ابن ابی الدنیا
وابن المبارک ۱۳۳ **حکایت** ابراہیم بن میسرہ کہتے ہیں کہ ابو ایوب نے قسطنطنیہ کا غزوہ کیا ایک واعظ
پر انکا گزر ہوا اور وہ یہ کہہ رہا تھا کہ جسوقت بندہ شروع دن میں عمل کرتا ہے تو وہ اوسکے معارف پر پیش کیا جاتا
ہے جبکہ شام کرتا ہے اہل آخرت سے اور جب عمل کرتا ہے آخر دن میں تو وہ پیش کیا جاتا ہے اوسکے معارف پر
یعنی اوسکی جان پہچان کے لوگوں پر جبکہ صبح کرتا ہے اہل آخرت سے ابو ایوب نے کہا دیکھ تو کیا کہتا ہے کہا واللہ بیشک
وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ میں کہتا ہوں تو ابو ایوب نے کہا الٰہی میں تجھسے پناہ مانگتا ہوں کہ تو مجھے رسوا نہ کر نزدیک
عبادہ بن صامت اور سعد بن عبادہ کے بسبب اوس عمل کے جو میں نے اونکے بعد کیا واعظ نے کہا واللہ
نہیں لکھتا ہے اللہ اپنی ولایت کو واسطے کسی بندے کے مگر اوسکی عورات یعنی عیوب کو چھپاتا ہے اور
اوسکے اچھے سے اچھے عمل کے ساتھ اوسپر ثنا کرتا ہے اخرجه ابن ابی شیبة فی المصنف والحکیم
الترمذی وابن ابی الدنیا ۱۳۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پیش کئے جاتے ہیں
اعمال پیر و جمعرات کے دن اللہ پر اور پیش کئے جاتے ہیں انبیاء پر اور آباء و امہات پر دن جمعہ کے سو وہ
اونکے حسنات سے خوش ہوتے ہیں اور اونکے مونہہ کی سفیدی و چمک زیادہ ہوجاتی ہے پس تم ڈرو
اللہ سے اور اپنے مردوں کو ایذا نہ دو اخرجه الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول من حدیث
عبد الغفور بن عبد العزیز عن ابیه عن جده ۱۳۵ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے اللہ اللہ یعنی تم اللہ سے ڈرو تمہارے اخوان میں
اہل قبور سے کیونکہ تمہارے اعمال پیش کئے جاتے ہیں اونپر اخرجه الحکیم الترمذی وابن
ابی الدنیا فی کتاب المنامات والبیہقی فی شعب الایمان ۱۳۶ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے رسوا نہ کرو تم تمہارے مردوں کو تمہارے برے اعمال سے
اسلئے کہ وہ پیش کئے جاتے ہیں تمہارے اولیاء پر یعنی تمہارے خویش اقارب دوست آشنا پر اہل قبور

اخرجه ابن ابی الدنیا والاصبهانی فی الترغیب ۸ حکایت محمد بن عبد اللہ کہتے ہین کہ عباد
خواص ابراہیم بن صالح ہاشمی پر داخل ہوئے اور ابراہیم امیر فلسطین تہے اونسے ابراہیم نے کہا مجہے نصیحت کرو کہا مجہے
یہ بات پہونچی ہے کہ اعمال زندونکے اونکے مردہ اقارب پر پیش کیئے جاتے ہین سو تو دیکہہ اوس چیز کو جو پیش کیجاتی ہو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تیرے عمل سے اخرجه ابن ابی الدنیا وابن منده وابن عساکر عن احمد
بن عبد اللہ بن ابی الحواری قال حدثنی اخی محمد بن عبد اللہ ۹ ابو الدرداء رضی اللہ
عنہ سے مروی ہے کہ وہ کہا کرتے تہے الٰہی مین تجہسے پناہ مانگتا ہون کہ ممقوت رکہین مجہکو میرے ماموں
عبد اللہ بن رواحہ جسوقت کہ مین اونسے ملون اخرجه ابن ابی الدنیا ۱۰ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین کہ تمہارے اعمال تمہارے مردون پر پیش کیئے جاتے ہین پس وہ خوش وناخوش ہوتے
ہین اور کہتے الٰہی مین تیرے ساتہہ پناہ چاہتا ہون اس سے کہ مین ایسا عمل کرون جس سے عبد اللہ
بن رواحہ رسوا ہون اخرجه ابن المبارک والاصبهانی ۱۱ ابن المبارک نے عثمان بن عبد اللہ بن
اولیس سے روایت کیا ہے کہ سعید بن جبیر نے اونسے کہا کہ تم میرے بہتیجے پر اذن مانگو اور وہ عثمان کی بی بی اور عمرو
بن اوس کی بیٹی تہین پس عثمان نے سعید کے لیئے اذن مانگا سعید داخل ہوئے کہا تیرا خاوند تیرے ساتھہ
کیا کرتا ہے کہا بیشک وہ میرے ساتہہ البتہ احسان ونیکی کرنیوالا ہے جسقدر طاقت رکہتا ہے سعید نے کہا اے
عثمان تو اوسکے ساتہہ احسان کر اسلیئے کہ تو اوسکے ساتہہ کوئی چیز نہین کرتا ہے مگر وہ عمرو بن اولیس کے پاس
آتی ہے یعنی اوسکی خبر اوسکو ہوجاتی ہے مینے کہا کیا مردون کو زندون کی خبرین آتی ہے کہا ہان نہین ہے
کوئی کہ اوسکے لیئے حمیم یعنے دوست ہوگا اوسکو اوسکی اقارب کی خبرین آتی ہین سو اگر خیر ہے تو اوس کو
اوس سے سرور وفرح ہوتا ہے اور اوسکو مبارکبادی دیجاتی ہے اور اگر شر ہے تو غمگین وحزین ہوتا ہے
یہانتک کہ وہ آدمی کا پوچہتے ہین یعنے جسکو پہچانتے ہین اور وہ مرچکا ہے تو کہا جاتا ہے کیا وہ تمہارے
پاس نہین آیا کہتے ہین نہین خولف به الی امه الهاویه یعنی اوسکو اوسکی مان ہاویہ یعنی جہنم
کی طرف لیگئے ۱۲ حکایت ایک گورکن بنی اسد مین تہا وہ کہتا ہے مین ایک رات قبرستان مین
تہا کہ مینے ایک قائل کو سنا کہ ایک قبر سے کہتا ہے ای عبد اللہ اوسکے بہائی نے دوسری قبر سے اوسکو

اوس

جواب دیا کہا ای جابر تجھے کیا ہوا کہا کل ہمارے پاس ہماری ہان آئیگی کہا اوسسے کون چیز نفع دیگی وہ تو ہم تک نہ پہونچیگی میرا باپ اوسپر خفا ہوگیا ہے اوسنے قسم کہالی ہے کہ وہ اوسپر نماز نہ پڑہیگا گور کن کہتا ہے کہ جب کل کا دن آیا تو میرے پاس ایک آدمی آیا کہا تو میرے واسطے اس جگہہ قبر کہود درمیان اون دو قبرون کے جنسے مینے بات سُنی تہی مینے کہا اسکا نام جابر اور اسکا نام عبد اللہ ہے اوس آدمی نے کہا ہان پہر جو مینے سنا تہا وہ اوس سے کہدیا کہا ہان مینے قسم کہالی تہی کہ اوسپر نماز نہ پڑہونگا سو مین اپنی قسم کا کفارہ دونگا اور ضرور اوسپر نماز پڑہونگا اخرجہ ابن ابی الدنیا من طریق ابی بکر بن عیاش عن حفار کان فی بنی اسد ۳ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تو صلہ کر اوس شخص سے جس سے تیرا باپ صلہ کرتا تہا اسلئے کہ صلہ میت کا اوسکی قبر مین یہ ہے کہ تو صلہ کرے اوس شخص سے جس سے تیرا باپ مواصلت کرتا تہا اخرجہ ابو نعیم ۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص دوست رکہے کہ وہ اپنے باپ سے اوسکی قبر مین صلہ کرے تو چاہئے کہ وہ صلہ کرے اپنے باپ کے اخوان سے بعد اوسکے اخرجہ ابن حبان

۵ ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آیا کہا یا رسول اللہ کیا باقی ہے مجہپر میرے والدین کے بر سے کوئی چیز کہ مین اوس سے اونکا بر کرون بعد اونکی موت کے فرمایا ہان چار خصلتین تجہپر باقی ہین دعا و استغفار اونکے لئے اور اونکے وعدے کا وفا کرنا اور اونکے دوست کا اکرام کرنا اور وہ صلہ رحم کا جو کہ تیرے لئے رحم نہین ہے مگر اونکی طرف سے اخرجہ ابو داؤد وابن حبان ٭

باب ۴۴ بیان مین اوس چیز کی جو کہ روح کو اوسکی مقام کریم سے روکتی ہے

۱ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نفس مومن کا معلق ہے ساتہہ اوسکے دین کے یہانتک کہ اوس سے ادا کیا جائے اخرجہ الترمذی وابن ماجہ والبیہقی

ف علماء رحمہم اللہ فرماتے ہین کہ معلق ہے یعنی محبوس ہے اوسکے مقام کریم سے ۲ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک تہے کہ ایک آدمی کو لائے کہ آپ اوسپر نماز پڑہین فرمایا

کیا تمہارے صاحب پر کچہہ دین ہے کہا ہان فرمایا پس کیا نفع دیگا تمکو یہہ کہ مین ایسے آدمی پر نماز پڑہون
جسکی روح گرو ہے اوسکی قبر مین اور نہین چڑہتی ہے روح اوسکی طرف آسمان کے سو اگر کوئی آدمی اوسکے
قرض کا ضامن ہو تو مین کہڑا ہوؤن اوسپر نماز پڑہون پس بیشک میری نماز اوسکو نفع دیگی اخرجہ
الطبرانی ۳ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز
پڑہی پس فرمایا کیا اسجگہ کوئی ہے بنی فلان کا بیشک تمہارا صاحب اٹک گیا ہے دروازۂ جنت پر بسبب
دین کے جو اوسپر ہے سو اگر تم چاہو تو اوسکو ادا کرو اور اگر چاہو تو اوسکو سونپ دو طرف عذاب اللہ کے
اخرجہ الطبرانی فی الاوسط والبیہقی والاصبہانی فی الترغیب ۴ جابر رضی اللہ
عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص مر گیا اور اوسپر دین تہا دو دینار کا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسپر
نماز نہ پڑہی ابو قتادہ نے اونکو اپنے ذمے پر لیا تو اوسپر نماز پڑہی پہر اونسے اوسکے ایک دن بعد فرمایا کیا کیا دو
دیناروں نے کہا وہ تو کل مرا ہے پہر کل کو آپکی طرف لوٹ کے آئے تو کہا مینے اونکو ادا کر دیا فرمایا اب اوسپر
اوسکا چمڑا سرد ہوا اخرجہ احمد والبیہقی ۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز پڑہی پہر فرمایا اس جگہہ کوئی ہے ہذیل سے تمہارا صاحب محبوس
ہے دروازۂ جنت پر بسبب اوسکے دین کے اخرجہ البزار والطبرانی ۶ سعید بن اطول رضی اللہ
عنہ سے مروی ہے کہا میرا باپ مر گیا اور تین سو درہم قرض اور عیال چہوڑے مینے چاہا کہ اوسکے عیال
پر خرچ کرون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا باپ محبوس ہے بسبب اوسکے دین کے
سو تو اوسکی طرف سے ادا کر اخرجہ احمد ۷ براء بن عازب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا قرض والا قید ہے بسبب اپنے قرض کے اللہ سے تنہائی کی
شکایت کرتا ہے اخرجہ الطبرانی فی الاوسط ۸ شیبان بن جبیر کہتے ہین کہ میرے باپ اور
عبد الواحد بن زید غزو کی طرف نکلے ایک فراخ گہر سے کنوئین پر ناگاہ پہونچے ناگاہ اوسمین تہمہ تہا
اونمین سے ایک کنوئین کے اندر داخل ہوا ناگاہ ایک آدمی تختون پر بیٹہا ہوا تہا اور نیچے اوسکے پانی تہا کہا
تو کیا جن ہے یا انسان ہے کہا بلکہ انسان ہے کہا تو کون ہے کہا مین ایک آدمی ہون اہل انطاکیہ سے مین مر گیا

مجھے میرے ربنے اس جگہہ قید کیا ہے بسبب قرض کے جو مجھپر ہے اور میرا لڑکا الظاکیہ مین ہے وہ نہ مجھے یاد کرتا ہے نہ میری طرفسے قرض ادا کرتا ہے پہر وہ شخص نکلا جو کنوئین مین تہا اوسنے اپنے ہمراہی سے کہا کہ ایک غزوہ بعد ایک غزوہ سے کے چلو تا کہ اوسکی طرفسے قرض ادا کرین پہر وہ چلے یہانتک کہ وہ قرض ادا کر دیا پہر وہ کنوئین کی جگہہ لوٹ کے آئے تو نہ کنوان دیکہا نہ کوئی چیز دیکہی پہر شام ہوگئی تو اوسی جگہہ پر شب باش ہوئے ناگاہ ایک آدمی اونکے خواب مین آیا کہا اللہ تم دونونکو میری طرفسے جزای خیر دی اسلیئے کہ میرے ربنے مجھے فلان فلان جگہہ کی طرف جنت سے نقل کر دیا اس سبب سے کہ میرا قرض میری طرف سے ادا کر دیا گیا اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب من عاش بعد الموات +

باب ۴۱ بیان مین اوس شخص کی جو بغیر وصیت کے مر جاوے

اقیس بن قبیصہ رضی اللہ عنہ مرفوعًا کہتے ہین کہ جس شخص نے وصیت نہ کی اوسکے لیئے مردون کے ساتہ بات کرنیکا اذن نہین دیا جاتا ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا مردے بات کرتے ہین فرمایا ہان اور ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہین اخرجہ ابو الشیخ ابن حبان فی کتاب الوصایا ۲ جابر رضی اللہ عنہ مرفوعًا کہتے ہین جو شخص بغیر وصیت کے مرا اوسکے لیئے بات کرنے مین اذن نہین دیا جاتا ہے روز قیامت تک عرض کیا یا رسول اللہ کیا وہ بات کرتے ہین قیامت سے پہلے فرمایا ہان اور زیارت کرتا ہے بعض اونکا بعض کی اخرجہ ابو احمد الحاکم فی الکنی ۳ حکایت سعید بن ابی خالد بن یزید انصاری ایک آدمی سے اہل بصرہ کے روایت کرتے ہین وہ قبرین کہودا کرتا تہا کہا ایک دن مینے ایک قبر کہودی اور اوسکے قریب مینے اپنا سر رکہا یعنی سو گیا میرے پاس خواب مین دو عورتین آئین اونمین سے ایک نے کہا ای اللہ کے بندے مین تجھے اللہ کی قسم دیتی ہون کہ تو ہمسے اس عورت کو پہیر دے اور وہ ہمارے پڑوس مین نرہے مین خوفناک بیدار ہوگیا ناگاہ ایک عورت کے جنازے کو لائے مینے کہا قبرین تمہارے پیچہے ہین اونکو مینے اوس قبر کے سوا اور طرف پہیر دیا جب رات ہوئی تو ناگاہ وہی عورتین آئین ایک نے مجھسے کہا اللہ تجھے ہماری طرفسے جزای خیر دے مقرر تو نے ہماری طرف سے دراز شر کو پہیر دیا مینے کہا تیری ہمراہی عورت کا کیا حال ہے کہ وہ مجھسے بات نہین کرتی جیسے تو نے مجھسے بات کی

کہا یہ بغیر وصیت کے مرگئی اور جو کوئی بغیر وصیت کے مرجاتا ہے اوس کے لئے حق ہے کہ وہ قیامت تک بات نکرے اخرجہ ابن ابی الدنیا من طریق سعید عن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مینے خواب مین دو عورتون کو دیکھا کہ ایک تو بات کرتی ہے اور دوسری بات نہین کرتی ہے حال آنکہ دونون اہل جنت سے ہین مینے اوس سے کہا تو تو بات کرتی ہے اور یہ بات نہین کرتی کہا مینے تو وصیت کی اور یہ بدون وصیت کے مرگئی قیامت تک بات نہ کریگی *

باب ۴۲ اس بیان مین کہ مردون اور زندون کی روحین خواب مین باہم ملاقات کرتی ہین

اس باب مین سلمان و عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہما کا اثر پہلے گذر چکا ہے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ اس مسئلے کے شواہد اور دلیلین اس سے زیادہ تر ہین کہ سوای اللہ تعالی کے اور کوئی اوسکا احاطہ کر سکے اور حس واقع اعدل شہود ہے اسپر سو زندون مردون کی روحین باہم ملاقات کرتی ہین جیسے زندون کی روحین ملتی ہین اللہ تعالی نے فرمایا ہے اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا فیمسک التی قضی علیھا الموت ویرسل الاخری الی اجل مسمی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت مین مروی ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ زندون مردون کی روحین خواب مین ملتی ہین باہم پوچھہ پاچھہ کرتی ہین پس اللہ مردون کی روحون کو روک رکھتا ہے اور زندون کی روحون کو چھوڑ دیتا ہے طرف اونکے اجساد کے اخرجہ بقی بن مخلد و ابن مندہ فی کتاب الروح والطبرانی فی الاوسط من طریق سعید بن جبیر سدی نے والتی لم تمت فی منامھا کی تفسیر مین کہا ہے کہ وفات دیتا ہے یعنی بہر لیتا ہے اوسکو اوسکے خواب مین تو روح زندے کی اور روح مردے کی ملتی ہین باہم مذاکرہ کرتی ہین اور جدا ہو جاتی ہین اور روح زندے کی طرف اوسکے جسم کے دنیا مین لوٹ آتی ہے اوسکی بقیہ اجل تک اور مردے کی روح ارادہ کرتی ہے کہ اپنے جسد کی طرف لوٹے تو وہ روک دیجاتی ہے اخرجہ ابن ابی حاتم عن السدی ۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت مذکور مین مروی ہے کہا ایک سبب یعنی رسی ہے کہ دراز کی گئی ہے

ما بین مشرق ومغرب درمیان آسمان وزمین کے سو روحین مردون کی اور روحین زندون کی طرف اس سبب کی ہین پس نفس مردہ نفس زندہ سے ملاقات[۱] کرتا ہے پھر جسوقت کہ اس زندہ کو اوسکے جسد کی طرف لوٹنے کا حکم ہوتا ہے تاکہ اپنا رزق پورا کرے تو نفس مردہ روک لیا جاتا ہے اور دوسرا چھوڑ دیا جاتا ہے اخرجہ جوایبر عنہ ۴ ابو الدردا رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب میت مرجاتا ہے تو مہینا بھر اوسکو گرد اوسکے گھر کے دور کراتے ہین اور سال بھر گرد اوسکی قبر کے پھر اوسکو سبب یعنی رسّی کی طرف اوٹھا لیجاتے ہین جسمین زندے مردون کی روحین ملتی[۲] ہین اخرجہ فی الفردوس و لم یسند ولدہ ۵ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ اونکی روحون کی ملاقات پر ایک دلیل یہ ہے کہ زندہ مردے کو دیکھتا ہے اپنے خواب مین پس مردہ اوسکو امور غیب کی خبر دیتا ہے پھر وہ پائی جاتی ہین جیسے کہ اوسنے خبر دی تھی امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ابن سیرین سے مروی ہے کہا ما حدثک المیت بشیء فی النوم فھو حق لانہ فی دار الحق یعنی میت خواب مین جو کچھ تجھسے بیان کرے وہ سچ ہے کیونکہ وہ سچے گھر مین ہے قال ابو محمد خلف بن عمرو العکبری فی فوائدہ حدثنا ابو جعفر محمد بن صالح بن ذریح العکبری حدثنا اسمعیل بن بھرام العکبری حدثنا الاشجعی عن شیخ عن ابن سیرین ۲ **حکایت** شہر بن حوشب سے مروی ہے کہ صعب بن جثّامہ اور عوف بن مالک کے باہم مواخات و دوستی تھی صعب نے عوف سے کہا ای میرے بھائی ہم مین سے جو کوئی اپنے دوست سے پہلے مرے اوسکو چاہیئے کہ اپنے دوسرے کے خواب مین دکھائی دے عوف نے کہا کیا یہ ہوتا ہے کہا ہان پھر صعب کا انتقال ہوگیا عوف نے اوسکو خواب مین دیکھا پوچھا تیرے ساتھہ کیا کیا گیا کہا بعد مشقتون کے میری مغفرت ہوئی عوف نے کہا مینے ایک سیاہ داغ اوسکی گردن مین دیکھا مینے کہا یہ کیا ہے کہا دس دینار ہین مینے اونکو فلان یہودی سے قرض لیا تھا وہ میرے ترکش مین ہین تو وہ دینار یہودی کو دیدینا اور تو جان رکھہ کہ کوئی حادثہ میرے گھر مین میرے مرنیکے بعد نہین ہوا مگر مجھے اوسکی خبر ملگئی یہانتک کہ کئی دن ہوے کہ ایک بلی مرگئی اور تو جان رکھہ کہ میری بیٹی چھٹے دن مرجائیگی سو تم اوسکے ساتھہ نیکی کرو عوف نے کہا جب صبح ہوئی تو مین اوسکے گھر مین آیا ترکش کی طرف دیکھا

[۱] اصل کتاب مین فیتلقی النفس المیتۃ بالنفس الحیۃ ہے یعنی نفس مردہ نفس زندہ سے ملتی ہے تا ہے واللہ اعلم ۱۲

[۲] اصل کتاب مین لفظ یلتقی ہے ظاہر یتعلق ہے یعنی جس سے زندون کی روحین متعلق ہوتی ہین واللہ اعلم ۱۲

اوسکو مینے اوتارا ناگاہ اوسمین دس دینار ایک ہمیانی مین تہی مینے یہودی کی طرف آدمی بہیجا مینے کہا کیا
صعب پر تیرا کچہہ ہے اوسنے کہا اللہ صعب پر رحم کرے وہ بہترین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے تہا مینے اوسے دس دینار قرض دے لئے تہے پہر مینے وہ دینار اوسکی طرف پہینکدیئے اوسنے کہا
واللہ بعینہ وہی ہین مینے کہا صعب کی موت کے بعد کوئی حادثہ تم مین ہوا ہے گہر والون نے کہا ہان ہم مین
فلان فلان حادثہ ہوا وہ ذکر کرتے رہے یہانتک کہ بلی کے مرنیکا ذکر کیا مینے کہا میرے بہائی کی بیٹی
کہان ہے کہا کہیلتی ہے پہر اوسکو میرے پاس لائے مینے اوسکو چہوا تو وہ تپ زدہ تہی مینے کہا تم اسکے
ساتہہ نیکی کرو پہر وہ چہٹے دن مرگئی اخرجہ ابن ابی الدنیا وابن الجوزی فی عیون الحکایات
بسندہ عن شہر ۳ حکایت عوف بن مالک اشجعی رحمہ اللہ کی ایک شخص سے مواخات تہی
اوسکو محلم کہتے تہے پہر محلم کو موت آئی تو عوف اوسپر متوجہ ہوئے اور اوس سے کہا اے محلم جسوقت تو
وارد ہو تو ہماری طرف رجوع کرنا جو کچہہ تیرے ساتہہ کیا جائے اوسکی خبر ہمکو دینا محلم نے کہا اگر یہ مجہسے آدمی
کے واسطے ہوگا تو مین کرونگا محلم کا انتقال ہوگیا عوف اوسکے مرنیکے بعد سال بہر ٹہیرے رہے پہر محلم کو
خواب مین دیکہا کہا اے محلم تو نے کیا کیا اور تیرے ساتہہ کیا کیا گیا کہا ہم اپنے اجر بہرپور دیئے گئے کہا
تم سب کہا ہم سب مگر اخراص ہلاک ہوئے شر مین جنکی طرف انگلیون سے اشارہ کیا جاتا ہے واللہ مقرر مین اپنا
کل اجر پورا دیا گیا یہانتک کہ میرے مرنیسے ایک رات پہلے ایک بلی میرے گہر والونکی گم ہوگئی تہی اوسکا
اجر بہی مجہے دیا گیا عوف صبح کو محلم کی بی بی کی طرف گئے جب یہ داخل ہوئے تو اوسنے کہا مرحبا بزور صعب یعنے مرحبا
ہے صعب کے ملاقاتی کو بعد محلم کے عوف نے کہا کیا تو نے محلم کو دیکہا ہے جب سے کہ وہ مرا ہے کہا ہان مینے
اوسکو آجکی رات دیکہا ہے اور مجہسے میری بیٹی کی کہینچا کہانچی کرتا تہا تاکہ اوسکو اپنے ساتہہ لیجاوے پہر
عوف نے جو دیکہا تہا اوس سے کہا اور بلی کا ذکر کیا جو کہ گم ہوگئی تہی کہا مجہے اسکا علم نہین میرے خادم
زیادہ جانتے ہین پہر اوسنے اپنے خادمون کو بلایا اونسے پوچہا اونہون نے خبر دی کہ محلم کے مرنے
سے ایک رات پہلے ایک بلی گم ہوگئی تہی اخرجہ ابن المبارک فی الزہد عن عطیہ بن قیس
عن عوف ف یہ محلم جثامہ کے بیٹے صعب کے بہائی ہین ۴ حکایت عطا خراسانی رضی اللہ عنہ

سے مروی ہے کہاکہ ثابت بن قیس بن شماس کی بیٹی نے مجھسے کہاکہ ثابت یمامہ کے دن مارے گئے اور اونپر ایک
نفیس زرہ تھی اونپر ایک آدمی کا مسلمین سے گزر ہوا اوسنے وہ زرہ لے لی ایک اور آدمی مسلمانون مین کا
سو رہا تہا کہ ثابت اوسکے خواب مین آئے کہا مین تجھے ایک وصیت کرتا ہون سو تو اس سے بچیو کہ تو
کہے کہ یہ تو ایک حلم یعنی خواب پریشان ہے پہر تو اوسکو ضائع کردے مین کل جبکہ مارا گیا تو ایک آدمی
مسلمانونمین سے مجہپر گزرا اور میری زرہ لے لی اور اوسکی منزل اخیر کے لوگونمین ہے اوسکے خیمے کے
نزدیک ایک گہوڑا لمبی رسی مین کود پہاند رہا ہے اور اوسنے زرہ پر ایک دیگ کو اوندہا دیا ہے اور دیگ
کے اوپر رحل[۱] ہے سو تو خالد بن ولید کے پاس جا اوسنے کہہ کہ وہ میری زرہ کی طرف آدمی بہیجین اور اوسکو
لیلین اور تو جسوقت مدینہ مین خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے
پاس جاوے تو تو اوسنے کہنا کہ مجہپر اتنا قرض ہے اور فلان فلان میرے غلامون سے آزاد ہے وہ
شخص خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اونکو اسکی خبر دی اونہون نے زرہ کی طرف آدمی
بہیجا وہ لا سے گئے اور مینے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اوسکا خواب بیان کیا اونہون نے اوسکی
وصیت کو جائز رکہا کہا ہم نہین جانتے ہین کہ کسیکی وصیت بعد موت کے جائز رکہی گئی ہو سوا
ثابت بن قیس کے اخرجہ ابو الشیخ ابن حبان فی کتاب الوصایا والحاکم فی المستدرک
والبیہقی وابو نعیم کلاہما فی الدلائل عن عطاء رح ۵ **حکایت** کثیر بن صلت رضی اللہ
عنہ کہتے ہین کہ عثمان رضی اللہ عنہ جسدن کہ شہید ہوئے سو گئے بیدار ہوئے تو کہا کہ مینے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس خواب مین دیکہا کہ تو ہمارے ساتہہ حاضر ہونیوالا ہے جمعہ مین اخرجہ
الحاکم فی المستدرک والبیہقی فی الدلائل ۶ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے
کہ عثمان رضی اللہ عنہ صبح کو اوٹہے بیان کیا کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آجکی رات خواب مین
دیکہا فرمایا ای عثمان تو ہمارے نزدیک افطار کرنا وہ صبح سے روزہ دار ہوگئے پہر اوسی دن شہید
ہوئے اخرجاہ ایضا ۷ **حکایت** حسین بن خارجہ سے مروی ہے کہتے ہین جبکہ پہلا فتنہ
آیا تو وہ مجہپر مشکل پڑا مینے کہا الٰہی تو مجھے حق سے ایسا امر دکہا دے کہ مین اوسکو پکڑون تو مجھے خواب مین

[۱] رحل غلاف پالان کو کہتے ہیں ۱۲

دنیا و آخرت دکہائی گئی اور اون دونون کے درمیان ایک دیوار تہی بہت لمبی نہ تہی اور ناگاہ مین اوسکے
نیچے ہون مینے کہا اگر مین اس دیوار کے نیچے جاؤن تاکہ مقتولین اشجع کی طرف دیکہون وہ مجہے خبر دینگے
کہتے ہین کہ مین ایک درخت دار زمین مین اوترا ناگاہ کئی آدمی بیٹہے ہوئے تہے مینے کہا تم شہید ہو کہا
ہم فرشتے ہین مینے کہا شہدا کہان ہین کہا تو درجات کی طرف آگے بڑہ مین ایک درجہ بلند ہوا اللہ
ہی اوسکے حسن و کشادگی کو خوب جانتا ہے ناگاہ مجہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملے اور ناگاہ ابراہیم شیخ
تہے اور آپ ابراہیم سے فرماتے ہین ای ابراہیم تم میری امت کے واسطے استغفار کرو اور ابراہیم
کہتے ہین تم نہین جانتے ہو کہ تمہاری امت نے تمہارے بعد کیا نئی باتین نکالین اپنے خون بہائے
اپنے امام کو قتل کر ڈالا سو کیون نہ کیا جیسا کہ سعد میرے خلیل نے کیا مینے کہا واللہ مقرر مینے ایک
ایسا خواب دیکہا ہے کہ اللہ اوس سے مجہکو نفع دیگا مین سعد کی طرف جاؤن سعد کا مکان دیکہون تو
مین اوسکے ساتہہ رہون پہر مین سعد کے پاس آیا اونسے قصہ بیان کیا وہ اوس سے بہت خوش
ہوئے اور کہا مقرر ٹوٹا پایا اوسنے جسکے ابراہیم خلیل یعنی دوست نہوئے مینے کہا تم دو گروہ ان
کونسی کے ساتہہ ہو کہا مین اونمین سے ایک کے ساتہہ بہی نہین ہون مینے کہا تو تم مجہے کیا حکم
دیتے ہو کہا تیری بکریان ہین مینے کہا نہین کہا تو کچہہ خرید لے اونمین رہا کر یہانتک کہ فتنہ دور ہو جاوے

اخرجہ الحاکم۔ سلمی سے مروی ہے کہتی ہین کہ مین ام سلمہ رضی اللہ عنہا پر داخل ہوئی اور وہ
رو رہی تہین مینے کہا تمکو کون چیز رلاتی ہے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا کہ رو رہے
ہین اور اونکے سر و ریش پر خاک ہے مینے کہا یا رسول اللہ آپ کو کیا ہوا ہے فرمایا مین ابہی قتل
حسین مین حاضر ہوا تہا اخرجہ الحاکم والبیہقی فی الدلائل۔ معمر کہتے ہین مجہے ہمارے ایک
شیخ نے حدیث کی کہ ایک عورت بعض ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی کہا تم میرے واسطے
اللہ سے دعا کرو کہ وہ میرے لئے میرے ہاتہہ کو کہولدے کہا تیرے ہاتہہ کا کیا حال ہے کہا میرے مان باپ
تہے اور میرا باپ بہت مالدار اور بہت نیکی کرنیوالا تہا اور میری مان کے نزدیک اس سے کچہہ نہ تہا
اور نہ مینے اوسکو دیکہا کہ کچہہ صدقہ کیا ہو سوا اسکے کہ ہمنے ایک گائی ذبح کی تہی تو اوسنے ایک مسکین

کو چربی کا ٹکڑا دیا اور اوسے ایک پارچہ پہنا دیا تہا پہر میری مان مرگئی اور باپ بہی مرگیا مینے اپنے باپ کو ایک نہر پر دیکہا کہ لوگون کو پانی پلا رہا ہے مینے کہا ابا کیا تمنے میری مان کو دیکہا ہے کہا نہین مین اوسکے ڈہونڈہنے کو چلا اوسکو مینے پایا کہ ننگی کہڑی ہوئی ہے اوسپر سوا اوس پارچہ کے اور کچہہ نہین ہے اور اوسکے ہاتہہ مین وہی چربی کا ٹکڑا ہے اور وہ اوسکو اپنے دوسرے ہاتہہ مین مارتی ہے تو نقص اثر کا یعنی پہر اوسکے اثر کو کاٹتی ہے اور کہتی ہے واعطشاہ یعنی ای پیاس مینے کہا اماّن کیا مین تمہین پانی نہ پلاؤن کہا ہان مین پہر باپ کی طرف گیا اور اونکے پاس سے ایک برتن لیا پہر اونکو پانی پلایا مان کے پاس کوئی آدمی کہڑا تہا اوسنے یہ معلوم ہوگیا یعنی میرا پانی پلانا کہا جسنے اوسکو پانی پلایا الله اوسکا ہاتہہ شل کردے مین جاگا اور میرا ہاتہہ شل ہوگیا تہا اخر حال حکایت قرۃ الآمال مین لکہا ہے کہ ابن خلکان اور امام یافعی رضی الله عنہما نے اپنی تاریخ مین ذکر کیا ہے کہ شیخ نصر الدین بلخی رحمہ الله ثقات اہل سنت سے تہے یہ کہتے ہین مینے حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم الله وجہہ کو خواب مین دیکہا مینے کہا یا امیر المومنین آپنے مکے کو فتح کیا اور کہا جو شخص ابوسفیان کے گہر مین داخل ہو وہ امن مین ہے اور اولاد ابوسفیان نے آپکے صاحبزادے امام حسین رضی الله عنہ پر ماتم برپا کیا فرمایا شاید تونے ابیات ابن صیفی کو نہین سنا ہے مینے عرض کیا نہین فرمایا تو اوس سے سن جب مین بیدار ہوا تو صبح کو ابن صیفی کے گہر گیا اور قصہ خواب کا اوس سے بیان کیا وہ چلایا اور زار زار رویا اور خدا کی قسم کہائی کہ وہ بیتین ابتک میری زبان و قلم سے نکلی نہین ہین نہ کسینے اونکو سنا ہے نہ دیکہا ہے آجکی رات مینے اونکو نظم کیا ہے پہر اونکو پڑہا ہ

ملکنا وکان العفو منا سجیۃ ۔۔۔ فلما ملکتم سال بالدم ابطح
وحللتم قتل الاساری وطالما ۔۔۔ غدونا علی الاسری بعفو ونصفح
وحسبکم ہذا التفاوت بیننا ۔۔۔ وکل اناء بالذی فیہ ینضح

یعنی ہم مالک ہوئے اور ہمکو قدرت ہوئی اور عفو ہماری عادت تہی پہر جب تم مالک ہوئے تو سنگستان خون سے بہا اور تمنے قیدیون کے قتل کو حلال جانا اور ہمنے بہت بار قیدیون سے عفو و درگذر کی یہی تفاوت درمیان ہمارے تمکو کافی ہے ہر برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اوسمین ہوتا ہے ؁

باب ۳۴ بیان مین اس امر کی تحقیق کی کہ زندگی اور روح نیند مین نکلتی ہے جہان اللہ چاہتا ہے سیر کرتی ہے اور ارواح وہان باہم ملتی ہین

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ عمر رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ سے ملے کہا اے ابو الحسن آدمی خواب دیکھتا ہے تو بعض تو اوسمین سے سچ ہوتا ہے اور بعض جھوٹ کہا ہان مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے نہین ہے کوئی غلام و لونڈی کہ سووے پہر نیند سے بہر جاوے مگر اوسکی روح چڑہائی جاتی ہے طرف عرش کے سو وہ روح جو کہ بیدار نہین ہوتی ہے مگر نزدیک عرش کے تو وہ خواب سچا ہوتا ہے اور جو ورے عرش کے بیدار ہوتی ہے تو وہ خواب جھوٹا ہوتا ہے اخرجہ الحاکم فی المستدرک والطبرانی فی الاوسط والعقیلی ۲ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ روحین اپنے خواب مین چڑہائی جاتی ہین طرف آسمان کے اور مامور ہوتی ہین ساتھہ سجدے کے نزدیک عرش کے سو جو طاہر پاک ہوتا ہے وہ سجدہ کرتا ہے نزدیک عرش کے اور جو طاہر نہین ہوتا ہے وہ عرش سے دور سجدہ کرتا ہے اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان ۳ ابو الدرداء رضی عنہ کہتے ہین کہ جب انسان سو جاتا ہے تو اوسکی روح چڑہائی جاتی ہے یہانتک کہ وہ لائی جاتی ہے طرف عرش کے سو اگر وہ طاہر ہے تو اوسکو اذن سجدے کا دیا جاتا ہے اور اگر وہ جنب یعنی بے غسل ہے تو اوسکو سجدے کا اذن نہین دیا جاتا ہے اخرجہ ابن المبارک فی الزہد ۴ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے خواب مومن کا ایک کلام ہے کہ کلام کرتا ہے ساتھہ اوسکے بندے سے رب اوسکا خواب مین اخرجہ الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول بسند ضعیف ۵ خزیمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے خواب مین دیکھا گویا مین سجدہ کر رہا ہون نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جبہہ یعنی پیشانی مبارک پر مینے آپ کو اسکی خبر دی فرمایا بیشک روح البتہ ملتی ہے روح سے اخرجہ النسائی

ف شیخ عز الدین ابن عبد السلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ بیداری کی روح مین اللہ تعالی نے عادت جاری کی ہے کہ جسوقت وہ جسد مین ہوتی ہے تو انسان بیدار ہوتا ہے اور جب وہ جسد سے نکلجاتی ہے تو انسان سو جاتا ہے اور وہ روح خواب مین دیکھتی ہے جسوقت کہ جسد سے جدا ہو جاتی ہے پہر جبکہ

وہ آسمانون مین خواب دیکھتی ہے تو خواب صحیح ہوتا ہے کیونکہ شیطان کو آسمانونکی طرف راہ نہین ہے
اور اگر وہ آسمان کے ورے خواب دیکھتی ہے تو وہ القاء شیاطین سے ہوتا ہے سو اگر وہ جسد کی
طرف لوٹے تو انسان بیدار ہو جاتا ہے جیسا کہ تھا عکرمہ و مجاہد نے کہا ہے کہ انسان جسوقت سوجاتا
ہے تو اوسکے لئے ایک سبب یعنی رسی ہے کہ اوسمین روح جاری ہوتی ہے اور اصل اوسکی جسم
مین ہے سو وہ پہونچتی ہے جہان اللہ چاہتا ہے پس جب تک وہ جاتی رہتی ہے انسان سویا رہتا
ہے پھر جب وہ بدن کی طرف لوٹ آتی ہے تو انسان جاگ اوٹھتا ہے اور وہ بمنزلہ شعاع سورج کے ہے کہ وہ
زمین پر ساقط ہے اور اصل اوسکی سورج کے ساتھہ متصل ہے ابن مندہ نے بعض علماء سے ذکر کیا ہے
کہ روح انسان کے نتھنے سے دراز ہوتی ہے اور اوسکی اصل اوسکے بدن مین ہے اگر وہ بالکل نکلجائے
تو مقرر وہ مرجائے جیسے چراغ کہ اگر اوسکے اور بتی کے درمیان جدائی کردیجائے تو وہ بجھ جائے کیا تو
نہین دیکھتا کہ مرکز آگ کا بتی مین ہے اور اوسکی روشنی گہر کو بھردیتی ہے سو روح انسان کے نتھنے سے
ممتد ہوتی ہے اوسکے خواب مین اور شہرون شہرون جولان کرتی پھرتی ہے اور جو فرشتہ کہ ارواح عباد
پر مقرر ہے وہ اوسے جو چاہتا ہے دکھاتا ہے پھر اوسے اوسکے بدن کی طرف لوٹالاتا ہے انتہی ؁
عکرمہ سے کسی نے پوچھا کہ آدمی خواب مین دیکھتا ہے گویا وہ خراسان مین اور شام مین اور ایسی زمین
مین ہے جسکو اوسنے نہین روندا کہا یہ روح دیکھتی ہے اور روح نفس کے ساتھہ معلق ہے اور
جسوقت بیدار ہوتی ہے تو نفس روح کو کھینچ لاتا ہے اخرجہ ابو الشیخ فی العظمۃ عکرمہ سے
ھو الذی یتوفاکم باللیل الآیۃ کی تفسیر مین مروی ہے کہا نہین ہے کوئی رات مگر اللہ
ساری روحون کو قبض کرتا ہے پھر سوال کرتا ہے ہر نفس سے جو اوسکے صاحب نے کیا ہے دن سے
پھر ملک الموت کو بلاتا ہے فرماتا ہے اسکو اور اسکو قبض کر اخرجہ ابو الشیخ من وجہ آخر ؂

باب ۴۴ بیان مین اس امر کی کہ زندون نے مردونکو خواب مین دیکھا اور اونسے اونکا حال پوچھا پھر اونھون نے اپنی حال کی اون کو خبر دی

انہ سنت آخر اص

حکایت غضیف بن حارث نے عبد اللہ بن عائذ ثمالی صحابی رضی اللہ عنہ سے کہا جبکہ اونکو موت حاضر ہوئی کہ تجھسے اگر ہو سکے تو ہماری ملاقات کرنا اور بعد موت کے جس چیز کی تو ملاقات کرے اوسکی ہمکو خبر دینا پھر ایک مدت کے بعد عبد اللہ غضیف سے خواب مین ملے غضیف نے اونسے کہا کیا تم ہمکو خبر نہین دیتے کہا ہمنے نجات پائی اور لگتا نہ تہا کہ نجات پائین ہمنے مصیبتونکے بعد نجات پائی ہمنے اپنے رب کو بہتر رب پایا ذنب کو بخشدیا اور سیئہ سے درگذر فرمائی مگر وہ جو کہ اخراص سے تھے پوچھا کہا اخراص کیا ہین کہا وہ لوگ جنکی طرف انگلیون سے اشارہ کیا جاتا ہے شر مین اخرجہ ابن ابی الدنیا فی المنامات وابن سعد فی الطبقات عن محمد بن زیاد الالہانی

۲ قرأت سلام

۲ بلال **حکایت** ابو الزاہریہ کہتے ہین کہ عبد الاعلی بن عدی نے ابن ابی ہلال خزاعی کی عیادت کی عبد الاعلی نے اونسے کہا کہ تم میری طرفسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کہنا اور اگر تمسے ہو سکے تو تم میری ملاقات کرنا پھر مجھے اسکی اطلاع دینا اور عبد اللہ کی مان بیٹی ابن الزاہریہ کی ابن ابی ہلال کی بی بی تہی اوسنے اپنے خاوند ابن ابی ہلال کو اوسکے مرنیکے تین دن بعد خواب مین دیکھا کہا میری بیٹی بعد تین رات کے مجھسے ملنے والی ہے اور کیا تو عبد الاعلی کو پہچانتی ہے کہا نہین کہا تو پھر تو اوسکا پوچھ پھر اوسکو خبر دی کہ مینے اوسکی طرفسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کہدیا اور آپنے اوسکے سلام کا جواب دیا پس اس بی بی نے اپنے بھائی ابو الزاہریہ کو اسکی خبر دی اوسنے عبد الاعلی کو یہ خبر پہونچادی اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳ فضیلت خوف

حکایت یحیی بن ایوب کہتے ہین کہ دو آدمیون نے باہم عہد کیا کہ جو اونمین سے مرے وہ اپنے صاحب کو اوسکی خبر دے جسکی کہ وہ ملاقات کرے پھر اونمین سے ایک مر گیا دوسرے نے اوسکو خواب مین دیکھا کہا ای بھائی حسن نے کیا کیا کہا وہ تو ایک بادشاہ ہے جنت مین اوسکی نافرمانی نہین کیجاتی ہے کہا پھر ابن سیرین کہا وہ اوسمین ہین جو چاہین اور جسکو اونکا جی چاہے وشتان ما بینہما یعنی اون دونون

بڑا فرق ہے کہا ای بہائی حسن تمنے یہ مرتبہ کس چیز کے سبب سے پایا کہا بسبب شدت خوف کے اخرجہ ابن ابی الدنیا

۴ فضیلت نماز شب

حکایت ابن اجلح کہتے ہین کہ میرے باپ نے کہا سلمہ بن کہیل سے کہ اگر تم مجہسے پہلے مرو اور ایسے قادر ہو کہ تم میرے خواب مین آؤ پہر جو تم دیکہو اوسکی خبر مجہکو دو تو تم ایسا کرنا پہر سلمہ قبل اجلح کے مر گئے تو مجہسے میرے باپ نے کہا بیٹا تو نے جانا کہ سلمہ میرے خواب مین آئے مینے کہا کیا تم نہین مرے کہا اللہ نے مجہے زندہ کر دیا مینے کہا تمنے اپنے رب کو کیسا پایا کہا رحیم پایا کہا جن اعمال سے بندہ تقرب چاہتا ہے اونمین سے کون عمل تو نے افضل دیکہا کہا مینے نہین دیکہا اونکے نزدیک شریف تر نماز شب سے مینے کہا تمنے امر کو کیسا پایا کہا سہل ولیکن تم بہروسا نہ کر بیٹہو اخرجہ ابن عدی وابن عساکر فی تاریخہ عن محمد بن یحیی الجحدری

۵ رحم ورافت اللہ تعالی

حکایت حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میرے دوست تہے اونکا جب انتقال ہوگیا تو مین سال بہر ٹہیرا رہا اللہ تعالی سے دعا کرتا تہا کہ وہ مجہے اونکو خواب مین دکہاوے کہتے ہین کہ مینے اونکو اس حول لینے شروع برس پر دیکہا کہ اپنی پیشانی سے پسینا پونچہتے ہین مینے کہا ای امیر المؤمنین تمسے تمہارے رب نے کیا کیا کہا مین ابہی فارغ ہوا اور میرا عرش قریب تہا کہ ٹوٹ پڑے اگر مین رب رؤف رحیم کی ملاقات نہ کرتا اخرجہ احمد فی الزہد وابن سعد فی الطبقات سالم بن عبد اللہ کہتے ہین کہ مینے ایک آدمی کو سنا انصار سے کہ وہ کہتا تہا مینے اللہ سے دعا کی کہ وہ مجہے عمر رض کو خواب مین دکہا دے پہر مینے اونکو بعد دس برس کے خواب مین دیکہا اور وہ اپنی پیشانی سے پسینا پونچہ رہے تہے مینے کہا ای امیر المؤمنین تمنے کیا کیا کہا مین ابہی فارغ ہوا اور اگر میرے رب کی رحمت نہوتی تو مین ہلاک ہی ہوگیا تہا اخرجہ ابن سعد عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہین نہین تہی کوئی چیز جسکو مین جانون زیادہ تر محبوب مجہکو اس سے

کہ جانون مین حال عمرؓ کا پہر مینے خواب مین ایک محل دیکہا مینے کہا یہ کسکے لئے ہے کہا عمرؓ کے واسطے ہے پہر وہ اُس محل سے نکلے اونپر ایک ملحفہ یعنی چادر تہی گویا غسل کیا ہے مینے کہا تمنے کیا کیا کہا خیر میرا عرش قریب تہا کہ جہک پڑے اگر مین رب غفور کی ملاقات نہ کرتا مینے کہا تمنے کیا کیا کہا مینے تمسے کب مفارقت کی مینے کہا بارہ برس ہوئے کہا مینے ابہی حساب سے خلاصی پائی ہے اخرجہ ابن سعد ٭

۸ دین قیم خونریزی نہین کرتا ہی

حکایت مطرف نے عثمان رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکہا کہا مینے اونپر سبز کپڑے دیکہے مینے کہا ای امیر المؤمنین اللہ نے آپکے ساتہہ کیا کیا کہا اللہ نے میرے ساتہہ خیر کی مینے کہا کون دین بہتر ہے کہا دین قیم خونریزی نہین کرتا ہے اخرجہ ابن عساکر ٭

۹ عمر بن عبدالعزیز ائمہ ہدی کی ساتہہ ہین

حکایت محمد بن نضر حارثی کہتے ہین کہ مسلمہ بن عبدالملک نے عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو مرنیکے بعد دیکہا کہا ای امیر المؤمنین کاش مین جان لیتا کہ تم بعد موت کے کس حال کی طرف گئے کہا ای مسلمہ یہ وقت ہے میرے فارغ ہونیکا واللہ ابہی تک مینے راحت نہین پائی ہے مینے کہا تم کہان ہو کہا مین ائمہ ہدی کے ساتہہ ہون جنات عدن مین اخرجہ ابن ابی الدنیا ٭

۱۰ ندبار

حکایت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے کثیر بن افلح کو خواب مین دیکہا اور وہ یوم الحرہ کے دن مارے گئے تہے مینے کہا کیا تم مارے نہین گئے کہا ہان مینے کہا تمنے کیا کیا کہا خیر ہے مینے کہا تم شہدا ہو کہا نہین مسلمان جسوقت باہم قتال کرتے ہین اور اونکے درمیان لوگ مارے جاتے ہین تو وہ شہدا نہین ہوتے ولکن ہم ندبا رہین اخرجہ ابن ابی شیبۃ وابن ابی الدنیا **۱۱ حکایت** ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل کہتے ہین مینے دیکہا گویا مین جنت مین داخل ہوا ناگاہ کئی خیمے لگے ہوئے تہے مینے کہا یہ کیسکے لئے ہین کہا ذی الکلاع اور حوشب کے لئے یہ دونون اون لوگونمین سے ہین جو کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتہہ مارے گئے تہے مینے کہا عمار اور اونکے اصحاب کہان ہین کہا تیرے آگے

ہین مینے کہا اونکے بعض نے تو بعض کو قتل کیا ہے کہا گیا کہ وہ اللہ سے ملے سواوسکو واسع المغفرۃ پایا مینے کہا پہر اہل نہر یعنے خوارج نے کیا کیا کہا اونہون نے سختی و گنہگار کی ملاقات کی اخرجہ ابن سعد۸

۱۲ موت تقوی پر حیات ابدی ہے

حکایت ابوبکر بن خیاط کہتے ہین مینے دیکہا گویا مین قبرستان مین داخل ہوا ناگاہ قبرون والے اپنی قبرون پر بیٹہے ہوئے ہین اونکے آگے ریحان ہے ناگاہ محفوظ یعنی معروف کرخی رضی اللہ عنہ اونکے درمیان مین کہڑے ہوئے ہین جانے آتے ہین مینے کہا ای محفوظ تمہارے رب نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کیا تم مر نہین گئے تہے کہا ہان پہر یہ شعر پڑہا ؏

موت التقی حیاۃ لا نفاد لہا	قد مات قوم وہم فی الناس احیاء

یعنی موت متقی پرہیزگار کی ایسی زندگی ہے جسکے لئے فنا نہین ہے ایک قوم مر چکی ہے حال آنکہ وہ لوگون مین زندہ ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب المنامات ۱۳ اسلمہ البصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے بزیع بن مسور عابد کو اپنے خواب مین دیکہا اور وہ موت کو بہت یاد کرتے اور طویل الاجتہاد یعنے محنت بہت کرتے تہے مینے کہا تمنے اپنی جگہہ کیسی دیکہی کہا ؏

ولیس یعلم ما فی القبر داخلہ	الا الالہ وساکن الاجداث

یعنی قبر کے اندر کا حال نہین جانتا ہے مگر اللہ اور جو کوئی کہ قبر و نمین رہتا بستا ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۴ البشر بن مفضل رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے بشر بن منصور کو خواب مین دیکہا مینے کہا ای ابو محمد تمہارے ساتہہ تمہارے رب نے کیا کیا کہا مینے امر کو اوس سے زیادہ تر سہل پایا جسکو مین اپنے نفس پر حمل کیا کرتا تہا اخرجہ ابن ابی الدنیا ✦

۱۵ اخیر درجہ اہل خیر کو پہونچادیتی ہے

حکایت حفص مرئی کہتے ہین مینے داؤد طائی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکہا مینے کہا اے ابو سلیمان تمنے خیر آخرت کو کیسا دیکہا کہا مینے خیر آخرت کو کثیر دیکہا مینے کہا تو پہر تم کدہر گئے کہا مین خیر کی طرف گیا والحمد للہ مینے کہا کیا تمکو سفیان بن عیینہ کا علم ہے وہ خیر و اہل خیر سے محبت رکہتے تہے کہا اونہون نے

مثوہی مرئی
ن لہ
سعد سعید

تبسم کیا پھر کہا خیر اوسکو درجۂ اہل خیر کی طرف چڑھا لیگئے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۶ **حکایت** عتبہ بن ضمرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین ضمرہ نے کہا مینے اپنی پھوپھی سے خواب مین ملاقات کی مینے کہا تم کیسے ہو کہا بخیر ہون اور مین اپنا عمل بہر پور دی گئی یعنے اوسکا ثواب بہانتک کہ مجھے ثواب خلالا کا بھی دیا گیا جسکو مینے کہلایا تہا **ف** الخلال اللبن بالبقل یعنی دودھ مع ترکاری کے اخرجہ ابن الدنیا ۰

۱۷ احسن چیزین اللہ عزوجل کی ذات پاک مقصود ہو وہ افضل ہے

حکایت عبد الملک لیثی کہتے ہین مینے عامر بن قیس کو خواب مین دیکھا پوچھا تمنے کیا پایا کہا خیر مینے کہا تمنے کس عمل کو افضل پایا کہا ہر شی جس سے وجہ اللہ عزوجل مراد ہو اخرجہ ابن ابی الدنیا ۰

۱۸ یقین اور خیر خواہی اللہ تعالیٰ اور مسلمین کی مثل کوئی چیز نہین ہے

حکایت ابو عبد اللہ ہجری رحمہ اللہ کہتے ہین میرے چچا مر گئے مینے اونکو خواب مین دیکھا اور وہ کہتے تہے دنیا غرور یعنی دہوکا ہے اور آخرت عمل کرنیوالون کے لئے سرور ہے اور ہمنے نہین دیکھا مثل یقین کے اور خیر خواہی کے واسطے اللہ تعالیٰ اور مسلمین کے کسی چیز کو اور تو حقیر نہ جان معروف یعنی نیکی سے کسی چیز کو اور تو عمل کر مثل عمل اوس شخص کے جو کہ خود کو مقصر یعنی قصوروار سمجھتا ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا

۱۹ فضیلت تقوی

حکایت اصمعی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ایک شیخ بصری کو اصحاب یونس بن عبید سے دیکھا اور وہ مرچکا تہا مینے کہا تو کہانسے آیا کہا پاس سے یونس طبیب کے مینے کہا کون یونس طبیب کہا فقیہ لبیب مینے کہا ابن عبید کہا ہان مینے کہا وہ کہان ہے کہا مجالس ارجوان یعنے سرخ ریشمی مجلسونمین کنواری عورتون کے ساتھ ہی ٹھنڈی ہوئین آنکھین اوسکی بسبب اوسکے صحت تقوی کے اخرجہ ابن ابی الدنیا

۲۰ خواب مین ادای قرض کی وصیت

حکایت میمون کردی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے عروۂ بزار کو بعد موت کے خواب مین دیکھا کہا فلان سقا کا مجھپر ایک درہم ہے اور وہ میرے گہر کے طاق مین رکہا ہے سو تو اوسکو لے اور سقا کو دیدے جب صبح ہوئی تو مین سقا سے ملا مینے کہا کیا تیری عروہ کے پاس کوئی چیز ہے کہا ہان ایک درہم ہے

مین اوسکے گھر مین گیا تو درہم طاق مین تہا مینے اوسے سقا کو دیدیا اخرجہ ابن ابی الدنیا*

۲۱ کثرت لا الہ الا اللہ کہنا موجب حالت حسنہ کا برزخ مین ہے

حکایت ایک شخص کوفے کا کہتا ہے مینے سوید بن عمرو کلبی کو بعد موت کے اچھی حالت مین دیکہا پوچہا ای سوید یہ کیا اچھی حالت ہے کہا مین لا الہ الا اللہ بکثرت کہا کرتا تہا سو تو بہی اوسکو بہت کہا کر پہر کہا کہ داؤد طائی اور محمد بن نضر نے ایک امر کی طلب کی تہی سو اونہون نے اوسکو پالیا اخرجہ ابن ابی الدنیا

۲۲ ابراہیم بن منذر حزامی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے ضحاک بن عثمان کو خواب مین دیکہا مینے کہا تمہارے ساتہہ کیا کیا گیا کہا آسمان مین تارے ہین جسنے لا الہ الا اللہ کہا وہ اوسمین لٹک گیا اور جسنے اوسکو نہ کہا وہ جہک پڑا اخرجہ ابن ابی الدنیا*

۲۳ محبت الہی موجب مغفرت ہے

حکایت محمد بن عبد الرحمن مخزومی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ایک آدمی نے ابن عائشہ تیمی کو خواب مین دیکہا پوچہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا اوسنے مجہے بخشدیا بسبب میرے حب کے اوسکو یعنی مین اوس سے محبت رکہتا تہا

۲۴ کرامت الہی برای بندۂ مطیع

حکایت سری بن یحیی دالان بن عیسی بن ابی مریم سے راوی ہین یہ ایک شخص قزوین کے صالحین سے تہے کہتے ہین ایک رات مجہے چاند نے اپنی چاندنی مین لیا یعنی چاندنی رات تہی مین مسجد کی طرف نکلا نماز پڑہی تسبیح کی اور دعا کی آنکہون نے مجہپر غلبہ کیا یعنی سو گیا مینے ایک جماعت کو دیکہا مین جانتا ہون کہ وہ آدمی نہ تہے اونکے ہاتہون مین طباق اونپر چار سفید روٹیان تہین جیسے برف ہر روٹی پر ایک موتی تہا جیسے انار اونہون نے کہا کہا مینے کہا میرا ارادہ روزے کا ہے کہا تجہے اس گہر کا مالک حکم دیتا ہے کہ تو کہا وے پہر مینے کہایا اور اوس موتی کو لینے لگا تا کہ اوسے اوٹہا لون مجہسے کہا گیا تو اوسے چہوڑ دے ہم تیرے لئے ایک درخت لگاتے ہین وہ تیرے واسطے اس سے بہتر اگاویگا مینے کہا کہان کہا گیا ایسے گہر مین جو اوجاڑ نہو اور ایسا پہل جو نہ بگڑے اور ایسا ملک جو منقطع نہو اور ایسے کپڑے جو بوسیدہ نہون اوس گہر مین رضوی اور عقبا اور قرۃ العین ہی بیان رضیات مرضیات راضیات

لہ المراد بالکبریت صوتہ فیبیت الحمام لبیضتہ فاذا السفتر بعضہا علی بعض فہو التمادیل وقال صاحب مجمع البحار اوتماد ۱۲ تاج العروس*

ہین جو غیرت نہین کرتے ہین سو تولازم کر شتابی کو اوسمین جسمین تو ہے کیونکہ وہ تو ایک نیند ہے یہانتک کہ
تو کوچ کریگا پہر اوس گہر مین جا اوتریگا راوی کہتا ہے کہ وہ نہ ٹہیرے مگر دو جمعے یہانتک کہ انتقال ہوگیا سہمی کہتے ہین بیٹے
اونکو اوسی رات جسمین اونکا انتقال ہوا دیکہا کہ وہ جیسے کہتے ہین کیا تو تعجب نہین کرتا ہے اوس درخت جو میرے لیے
لگایا گیا جسدن کہ بیٹے تجہسے بیان کیا تہا اور وہ باردار ہوگیا بیٹے کہا کیا پہل لایا کہا مت پوچہہ اوسکے بیان پر کسیکو قدرت نہین ہے
ہمنے نہین دیکہا مثل کریم کے جبکہ اوسکے پاس پرلیئم نازل ہو اخرجہ ابن ابی الدنیا ✤

۲۵ فضیلت معرفت وذم مباہات

حکایت اسمعیل بن عبد اللہ بن میمون کہتے ہین بیٹے علی بن محمد بن عمران بن ابی لیلی کو خواب مین
دیکہا پوچہا تمنے کونسے عمل کو افضل پایا کہا معرفت کو بیٹے کہا تم اوس آدمی کے حق مین کیا کہتے
ہو جو کہ حدثنا واخبرنا کہتا ہے پس کہا کہ کہا یعنی اللہ تعالی نے کہ ہین مباہات یعنی فخر کرنیکو معفو ون رکہتا
ہون اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲۶ **حکایت** بعض اصحاب مالک بن دینار رضی اللہ عنہ
نے اونکو خواب مین دیکہا پوچہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا خیر ہمنے نہ دیکہا مثل عمل صالح
کے ہمنے نہ دیکہا مثل صحابہ صالحین کے ہمنے نہ دیکہا مثل سلف صالح کے ہمنے نہ دیکہا مثل مجالس
صالحین کے اخرجہ ابن ابی الدنیا ✤

۲۷ فضیلت سنت وعلم ومذمت قدر و اعتزال و ارجاء

حکایت عبد الوہاب بن یزید کندی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ بیٹے ابو عمر ضریر کو دیکہا پوچہا اللہ نے تمہارے
ساتہہ کیا کیا کہا مجہے بخشدیا مجہپر رحم فرمایا بیٹے کہا تمنے کونسے عمل کو افضل پایا کہا جسپر تم ہو سنت وعلم
سے بیٹے کہا تمنے کونسے عمل کو بدتر پایا کہا تو اسمار سے حذر کر بیٹے کہا اسمار کیا ہین کہا قدری معتزلی
مرجی پہر وہ اسمار اصحاب اہوا کے شمار کرنے لگے اخرجہ ابن ابی الدنیا ✤

۲۸ مذمت شتم شیخین رضی اللہ عنہما اور اہل جہم

حکایت ابو بکر صیرفی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ایک آدمی مرگیا وہ حضرت ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما کو برا
کہا کرتا اور جہم کی راہ پر چلتا تہا وہ ایک اور آدمی کے خواب مین دکہایا گیا کہ گویا وہ ننگا ہے اور

اوس کے سر پر ایک سیاہ لتہ ہے اور اوسکی شرمگاہ پر ایک لتہ ہے اوس شخص سے لنے پوچہا الله نے تیرے ساتہہ کیا کیا کہا اوسی شخص کو بکر قیس اور عون بن اعسر کے ساتہہ کر دیا یہ دونون نصرانی تہے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲۹ حکایت ایک شیخ کہتے ہین میرا ایک پڑوسی تہا اور وہ منجملہ اون لوگون کے تہا جو کہ ان امور مین خوض کیا کرتے ہین مین اوسکو خواب مین دکہایا گیا گویا وہ کانا ہے مینے کہا ای فلان یہ کیا ہے جو مین تجہہ مین دیکہتا ہون کہا مینے اصحاب محمد صلی الله علیہ وآلہ وسلم کا تنقص کیا تو مجہسے اسکا نقصان کیا اور اپنا ہاتہہ اوس آنکہہ پر رکہا جو جاتی رہی تہی اخرجہ ابن ابی الدنیا ✤

۳۰ فضیلت متقین

حکایت ابو جعفر مدنی رحمہ الله کہتے ہین مینے محمود بن حمید کو خواب مین دیکہا اور وہ عالمین سے تہے کہا اوپر دو سبز کپڑے ہین مینے کہا تم بعد موت کے کدہر گئے اونہون نے میری طرف دیکہا پہر یہ شعر پڑہنے لگے ؎

نعم المتقون فی الخلد حقا	مجاورنوا هد ابکار

یعنی ہان پرہیزگار لوگ یقینا جنت مین سینہ ابہری کنواری عورتون کے پڑوس مین ہین ابو جعفر کہتے ہین والله اس سے پہلے مینے اس شعر کو کسی سے نہین سنا تہا اخرجہ ابن ابی الدنیا ✤

۳۱ فضل صبر و حسرت بر عمل صالح

حکایت مطرف بن عبد الله رضی الله عنہ کہتے ہین کہ مین قبرستان مین تہا مینے ایک قبر کے نزدیک ایسی دو رکعت نماز خفیف پڑہی کہ مین اوسکے اتقان سے خوش نہین ہوا اور اونگہ گیا مینے صاحب قبر کو دیکہا کہ وہ مجہسے کلام کرتا ہے کہا کہ تو نے ایسی دو رکعت نماز پڑہی کہ تو اونکے اتقان سے خوش نہین ہوا مینے کہا سو یہ ہوا ہے کہا تم عمل کرتے ہو اور جانتے نہین ہو اور ہم جانتے ہین اور عمل کر نیکی طاقت نہین رکہتے البتہ میرا دو رکعت نماز پڑہنا مثل تیری دو رکعت کے مجہے ساری دنیا سے زیادہ تر محبوب ہے مینے کہا یہان کون لوگ ہین کہا سب مسلمان ہین اور سارے خیر کو پہونچے مینے کہا اسجگہ افضل کون ہے ایک قبر کی طرف اشارہ کیا مینے اپنے جی مین کہا اللہم رب نا تو اسکو

میری طرف نکال دے کہ مین اس سے بات کرون اوس قبر سے ایک جوان آدمی نکلا مین نے کہا جو لوگ
یہان ہین تو اونمین افضل ہے کہا کہ لوگون نے یہ بات کہی ہے مینے کہا تو اس مرتبہ کو کس سبب سے پہونچا
کیونکہ والدین تیرے لئے وہ سن وعمر نہین دیکھتا ہون کہ مین کہون کہ تو نے اس مرتبے کو طول حج وعمرہ
وجہاد فی سبیل اللہ اور عمل سے پایا ہے کہا مین مصیبتون مین مبتلا ہوا پہر مین اونپر صبر دیا گیا سو اس سبب
مین او نسے بہتر ہوا اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی شعب الایمان ؀

۳۲ فضل یقین

حکایت ایاس بن دغفل رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو العلا یزید بن عبد اللہ کو خواب مین دیکہا مینے کہا
تمنے موت کا مزہ کیسا پایا کہا مینے تلخ کریہ پایا مینے کہا تو تم بعد موت کے کدہر گئے کہا مین طرف روح وریحان
اور رب غیر غضبان کے گیا مینے کہا تمہارے بہائی مطرف کہا وہ اپنے یقین کے سبب سے مجہپر فائق ہو گیا
اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳۳ نفع دعا

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ میرا بہائی مر گیا مین اوسے خواب مین دیکہا گیا مینے کہا تیرا کیا
حال ہوا جسوقت کہ تو اپنی قبر مین رکہا گیا کہا ایک آنیوالا آگ کا شعلہ لئے ہوئے میرے پاس آیا سو اگر
یہ بات نہوتی کہ ایک دعا کرنیوالے نے میرے لئے دعا کی تو مینے دیکہا تہا کہ وہ جلد مجہکو اوس سے مارتا
اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳۴ فضل محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ

حکایت منکدر بن محمد بن منکدر رحمہ اللہ کہتے ہین مینے خواب مین دیکہا کہ گویا مین مسجد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین داخل ہوا ناگاہ لوگ ایک آدمی پر جمع ہین روضہ مین مینے کہا یہ کون ہے کہا گیا کہ ایک
آدمی ہے آخرت سے آیا ہے لوگون کو اونکے مردون کی خبر دیتا ہے مین آیا کہ دیکہون ناگاہ وہ آدمی
صفوان بن سلیم تہے کہا کہ لوگ اونسے پوچہہ رہے تہے اور وہ اونکو خبر دیتے تہے پہر صفوان نے کہا
اس جگہہ کوئی ہے کہ مجہسے محمد بن منکدر کا حال پوچہے لوگ کہنے لگے کہ یہ اوسکا بیٹا ہے پہر مین لوگون کو

لہ قال الامام الیافعی
فی مرآۃ الجنان
اللہ عنہ فی ... وفاتہ
توفی فی سنۃ ثلاثین ومائۃ
فیہا اعنی السنۃ المذکورۃ
وفیہا ... وہ
وعنہ السید ... القاضی
الحافظ الزاہد محمد بن
المنکدر سمع من عائشۃ
وابی ہریرۃ وکان ...
ماوی الصالحین
ومجمع البکائین
من الزاہدین
العابدین ۱۲

کوکشادہ کرکے گیا مینے کہا تم مجھے خبر دو اللہ تمپر رحم کرے کہا اعطاہ اللہ من الجنۃ کذا و اعطاہ کذا و اعطاہ کذا و ارضاہ و اسکنہ منازل فی الجنۃ و بوأہ فلا ظعن علیہ ولا موت اخرجہ ابن ابی الدنیا ✣

۳۵ فضل سفیان ثوری رضی اللہ عنہ

حکایت ابوکریمہ رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ایک آدمی میرے پاس آیا کہا مینے دیکہا گویا مین جنت مین داخل ہوا پہر ایک باغ مین پہونچا اوسمین ایوب و یونس و ابن عون و تیمی تہے مینے کہا سفیان ثوری کہان ہین کہا ہم نہین دیکہتے ہین اُسکو مگر جیسے دیکہتے ہین ستارے کو اخرجہ ابن ابی الدنیا ✣

۳۶ فضل محمد بن واسع و محمد بن سیرین و حسن بصری رضی اللہ عنہم

حکایت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے محمد بن واسع کو جنت مین دیکہا اور محمد بن سیرین کو جنت مین دیکہا مینے کہا حسن کہان ہین کہا نزدیک سدرۃ المنتہی کے اخرجہ ابن ابی الدنیا ✣

۳۷ فضل ابوعمر و بصری رضی اللہ عنہ

حکایت یزید بن ہارون رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے محمد بن یزید واسطی کو خواب مین دیکہا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا مینے کہا کس سبب سے کہا السبب ایک مجلس کے جسمین ابوعمرو بصری دن جمعے کے بعد عصر کے بیٹھے پہر دعا کی اور ہمنے آمین کہی سو ہماری مغفرت کی گئی اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳۸ خلید بن سعید رحمہ اللہ

حکایت عقبہ بن ابی شبیب رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے خلید بن سعید کو بعد اونکے مرنیکے خواب مین دیکہا مینے کہا تمنے کیا کیا کہا ہم خلاصی دلئے گئے اور لگتا نہ تہا یعنی کہ خلاص ہون مینے کہا متی عہدکم بالقرآن قال لا عہد لنا بہ منذ فارقنا کما اخرجہ ابن ابی الدنیا ✣

۳۹ ذکر قاضی یحیی اکثم

حکایت محمد بن سالم خواص صالح رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے یحیی بن اکثم قاضی کو خواب مین دیکہا

له توفی فی شعبان سنة احدی وستین و مائة وهو الامام العالم ابو عبدالله سفیان بن سعید الثوری الکوفی الفقیه سید اهل زمانه علما و عملا و زهدا و ورعا ... عن عمرو بن مرة و سماک بن حرب وخلق کثیر قال ابن المبارک کتبت عن الف و مائة شیخ ما منهم افضل من سفیان ۱۲ منه

له مرآة الجنان ۱۲ له توفی سنة ۱۲۳ هجری والحسن البصری بن سیرین سنة ۱۱۰ هجری ۱۲ رضی الله عنهما ... وهو العلامة

له توفی سنة ۲۴۲ ... منهم القاضی المشهور یحیی بن اکثم التمیمی کان فقیها بارعا عالما بصیرا بالاحکام ۱۲

مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے اپنے روبرو کھڑا کیا اور مجھسے فرمایا ای شیخ سوا اگر تیرا بڑہاپا نہوتا تو مین تجھے آگ سے جلاتا پس مجھے پکڑا اوس چیز نے جو کہ غلام کو اپنے میان کے روبرو پکڑتی ہے یعنی ہیبا رو خوف جب مجھے افاقہ ہوا تو مجھسے فرمایا ای شیخ سو تین بار اسی طرح ہوا پھر جب مجھے افاقہ ہوا تو مینے کہا یا رب مین تجھسے اس طرح حدیث نہین کیا گیا ہون اللہ تعالی نے فرمایا تو مجھسے کیا حدیث کیا گیا ہے حال آنکہ وہ اسکو خوب جانتا ہے مینے کہا حدثنی عبد الرزاق بن ہمام قال حدثنا معمر بن راشد عن ابن شہاب الزہری عن انس بن مالک عن نبیک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن جبریل عنک یا عظیم انک قلت ما شاب لی عبد فی الاسلام شیبۃ الا استحییت منہ ان اعذبہ بالنار فقال اللہ صدق عبد الرزاق وصدق معمر وصدق الزہری وصدق انس وصدق نبیی وصدق جبریل انا قلت ذلک انطلقوا بہ الی الجنۃ اخرجہ الخطیب فی تاریخ بغداد

۴۰ فضل امام احمد رضی اللہ عنہ

حکایت ابوبکر فزاری رحمہ اللہ کہتے ہین مجھے پہونچا ہے کہ بعض اخوان احمد بن حنبل نے اونکو خواب مین دیکھا کہا ای احمد اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے اپنے روبرو کھڑا کیا اور مجھسے فرمایا ای احمد تو نے صبر کیا ضرب پر کہ تو نے کہا اور تو متغیر نہوا کہ میرا کلام منزل غیر مخلوق ہے قسم ہے میری عزت کی البتہ مین تجھے اپنا کلام سناؤنگا قیامت کے دن تک سو مین اپنے رب عزوجل کا کلام سنا کرتا ہون اخرجہ ابن عساکر فی تاریخ دمشق ✤

۴۱ فضل محمد بن مصطفے حمصی رضی اللہ عنہ

حکایت محمد بن عوف رحمہ اللہ کہتے ہین مینے محمد بن مصطفے حمصی کو خواب مین دیکھا پوچھا تم کدہر گئے کہا طرف خیر کے اور باوجود اسکے ہم اپنے رب کو ہر روز دوبار دیکھتے ہین مینے کہا ای ابو عبد اللہ صاحب سنت کی دنیا مین اور صاحب سنت کی آخرت مین اونہون نے تبسم کیا اخرجہ ابن عساکر

۴۳ فضل منصور بن عمار رضی اللہ عنہ

حکایت محمد بن مفضل رحمہ اللہ کہتے ہین مینے منصور بن عمار کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے اپنے روبرو کہڑا کیا اور مجھسے فرمایا کنت تخلط یعنی تو خلط ملط کرتا تہا ولکن مینے تجھے بخشدیا اسلئے کہ تو مجھے میرے خلق کی طرف محبوب کرتا تہا تو کہڑا ہو میری تمجید کر درمیان میرے فرشتون کے جیسے تو میری تمجید کرتا تہا دنیا مین پہر میرے لئے ایک کرسی رکہی گئی تو مینے اللہ کی تمجید یعنے اوسکی بزرگی بیان کی درمیان اوسکے فرشتون کے اخرجہ ابن عساکر ۳۴۳ حکایت ابوالحسن شعرانی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے منصور بن عمار کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھسے فرمایا تو منصور بن عمار ہے مینے کہا ہان یارب کہا تو ہی لوگون کو دنیا مین بے رغبت کرتا اور تو خود اوسمین رغبت کرتا تہا مینے کہا مقرر یہہ ہوا ہے ولیکن مینے کوئی مجلس نہین کی مگر پہلے تیری ثنا کی پہر تیرے نبی کی ثنا کی پہر تیرے بندون کو نصیحت کی فرمایا سچ کہا اسکے لئے ایک کرسی رکہو کہ میری بزرگی بیان کرے میرے آسمان مین جسطرح کہ میری بزرگی بیان کی میری زمین مین درمیان میرے بندونکے اخرجہ ابن عساکر ۳۴۴ حکایت سلیم بن منصور بن عمار رحمہ اللہ کہتے ہین مینے اپنے باپ کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا قربنی وادنانی یعنی مجھے قریب کیا اور قریب کیا اور مجھسے فرمایا اے شیخ سو تو جانتا ہے مینے تجھے کیون بخشا مینے عرض کیا نہین یا الٰہی فرمایا تو لوگون کے لئے ایک دن ایک مجلس مین بیٹہا تہا تو نے اونکو رُلایا اونمین ایک بندہ میرے بندون سے رویا کہ وہ کبہی میرے خوف سے نہین رویا تہا سو مینے اوسکو بخشدیا اور سارے اہل مجلس کو اوسکو ہبہ کردیا اور جن لوگون کو مینے اوسکو ہبہ کیا تجھکو بہی مینے ہبہ کردیا اخرجہ ابن عساکر۔

۴۵ فضل علم

حکایت مسلمہ بن عفان رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے وکیع کو خواب مین دیکھا پوچھا تمہارے رب نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے جنت مین داخل کیا مینے کہا کس چیز کے سبب سے کہا بسبب علم کے اخرجہ ابن عساکر

۴۶ فضل حدیث شریف

حکایت ابو یحیی مستملی ابو ہمام رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو ہمام کو خواب مین دیکھا اور اونکے سر پر قندیلین لٹکی ہوئی تہین پوچہا ای ابو ہمام تمنے ان قندیلون کو کس سبب سے پایا کہا یہ بسبب حدیث حوض کے اور یہ بسبب حدیث شفاعت کے اور یہ بسبب حدیث فلان کے اور یہ بسبب فلان حدیث کے اخرجہ ابن عساکر

۴۷ فضل قلت مخالطت مردم

حکایت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے ثوری کو خواب مین دیکھا مینے کہا تم مجہے وصیت کرو کہا تو لوگون کی مخالطت کم کر مینے کہا زیادہ کرو کہا تو عنقریب وارد ہوگا پہر تو جان لیگا اخرجہ ابن عساکر

۴۸ فضل ابن عوف رضی اللہ عنہ

حکایت ابو ربیع زہرانی رحمہ اللہ کہتے ہین مجہسے میرے ایک پڑوسی نے بیان کیا کہ مینے ابن عوف کو خواب مین دیکہا پوچہا اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا غروب نہین ہوا سورج پیر کے دن کا مگر مجہپر میرا نامۂ اعمال پیش کیا گیا اور مجہے بخشدیا وہ پیر کے دن مرے تہے اخرجہ ابن عساکر۔

۴۹ فضل محمد بن یحیی ذہلی رضی اللہ عنہ

حکایت ابو عمر و خفاف رحمہ اللہ کہتے ہین مینے محمد بن یحیی ذہلی کو خواب مین دیکھا پوچہا تمہارے رب نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجہے بخشدیا مینے کہا تمہارا عمل کیا ہوا کہا سونے کے پانی سے لکہا گیا اور علیین مین رکہدیا گیا اخرجہ ابن عساکر۔

۵۰ فضل ابو العباس اصم و ابو یعقوب بویطی و ربیع بن سلیمان و ابو عبد اللہ شافعی رضی اللہ عنہم

حکایت استاذ ابو الولید رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو العباس اصم کو خواب مین دیکہا پوچہا ای شیخ تمہارا حال کس چیز کو پہونچا کہا مین اپنے والد ابو یعقوب بویطی اور ربیع بن سلیمان کے ساتھہ ابو عبد اللہ شافعی کے جوار مین ہون ہم ہر دن اونکی ضیافت مین حاضر ہوتی ہین اخرجہ ابن عساکر۔

۵۱ فضل حسن ظن باللہ تعالی

حکایت سہیل حزم کے بہائی کہتے ہین مینے مالک بن دینار کو بعد موت کے خواب مین دیکہا پوچہا تمنے کس چیز کے ساتہہ اللہ پر قدوم کیا کہا ساتہہ ذنوب کثیرہ کے حسن ظن باللہ نے اونکو مجسے مٹا دیا اخرجہ ابن عساکر

۵۲ فضل جراح بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

حکایت ایک عورت اہل یمن کی کہتی ہے مینے رجا بن حیوہ کو خواب مین دیکہا مینے کہا کیا تم نہین مرے کہا ہان ولیکن اہل جنت مین ندا کی گئی کہ تم جراح بن عبد اللہ کی ملاقات کرو اور یہ خواب پہلے اس سے تہا کہ خبر جراح کی آئی پہر جراح کے مرنیکی خبر آئی مین آئی تو مینے پایا کہ وہ اوسدن اذربیجان مین شہید ہوئے اخرجہ ابن عساکر

۵۳ **حکایت** عتبہ بن ابی حکیم ایک عورت بیت المقدس کے رہنے والون سے نقل کرتے ہین کہا کہ رجاء بن حیوہ ہمارے جلیس و ہمنشین تہے اور بہت اچہے ہمنشین تہے پہر وہ مرگئے مینے اونکو بعد ایک ماہ کے دیکہا مینے کہا تم کدہر گئے کہا طرف خیر کے ولیکن ہم بعد تمہارے ایک ایسا گہبرا گئے گہبرانے سے کہ ہمنے گمان کیا کہ قیامت قائم ہو گئی مینے کہا یہ کس بات مین ہوا کہا جراح اور اونکے اصحاب مع اثقال اور سامان کے جنت مین داخل ہوئے یہانتک کہ اونہون نے جنت کے دروازے پر ازدحام کیا اخرجہ ابن عساکر

۵۴ فضل تکبیر

حکایت اصمعی[۱] رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہا ایک آدمی نے جریر خطفی کو خواب مین دیکہا پوچہا تمہارے رب نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہے بخشدیا کہا کس سبب سے کہا بسبب ایک تکبیر کے جسکو مینے پشت آب پر جنگل مین کہا تہا کہا تمہارے بہائی فرزدق نے کیا کیا کہا اوسکو قذف محصنات نے ہلاک کر دیا یعنے وہ اپنے اشعار مین پرہیزگار عورتون کو تہمت لگایا کرتا تہا اسلیئے ہلاک ہوا اخرجہ ابن عساکر

۵۵ مغفرت کمیت[۲] بن یزید شاعر رحمہ اللہ

حکایت ثور بن یزید شامی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے کمیت بن یزید کو خواب مین دیکہا پوچہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہے بخشدیا اور میرے لیئے ایک کرسی نصب کی اوسپر مجہے بٹہایا اور مین شعر پڑہنے کے ساتہہ مامور ہوا اور مجہے طرب ہوئی جب مین اپنے اس قول تک پہونچا ؎

ہٰذا نَبِیُّکَ رَبِّ النَّاسِ مَن اَن یُعْرِنی	کَمَا یَغْوَاهُ مُحِبُّ الْحَیٰوۃِ الْمُضْمَرِ

[۱] امام یافعی رضی اللہ عنہ نے مرآۃ الجنان مین انکی وفات سنہ ۲۱۶ دو سو سولہ مین لکہی ہے اور انکا حال خوب تحریر فرمایا ہے انکی عمر ۸۸ سال کی ہوئی انکی تصانیف ہے لغت واخبار و نوادر و ملح و غرائب اشعار مین امام تہے بصرے کے ہین زمانہ ہارون رشید مین بغداد گئے انسے مروی ہے کہ مین سولہ ہزار یا چودہ ہزار ارجوزے یاد رکہتا ہون ایک ارجوزہ اونمین سے سو دو سو شعر کا ہے ۱۲

[۲] وفات سنہ ۱۲۶ ہجری ۱۲

یعنی اہی رب لوگون کے بین تیری رحمت چاہتا ہون اس سے کہ دہوکا دے مجھے جیسا کہ اونکو دہوکا دیا زندگی کے شہرب قلیل نے فرمایا اہی کہیت بیشک تجھکو دہوکا نہ دیا اوس چیز نے جسنے اونکو دہوکا دیا مینے تجھے بخشدیا بصلہ قلت فی صفوتی من بریتی وخیرتی من خلیقتی یعنی اسلئے کہ جو میرے خلق مین میرے برگزیدہ اور میرے خلق مین بہتر ہین تو نے اونکے حق مین سچ کہا وجعلت لک بکل منشد انشد بیتا من مدحات آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رتبتہ ارفعہا لک فی الآخرۃ الی یوم القیامۃ یعنی تو نے جو آل محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی مدح کی تو جو کوئی اوسمین ایک بیت پڑہے گا مینے بعد دہر پڑہنے والیکے تجھے ایک رتبہ دیا جسکو مین تیرے لئے آخرت مین بلند کرونگا روز قیامت تک اخرجہ ابن عساکر

۵۶- ابوبکر نابلسی رضی اللہ عنہ

حکایت ابن شعشاع مصری رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابوبکر نابلسی کو بعد اونکے قتل ہونیکے خواب مین دیکھا اور وہ نہایت اچھی ہیئت مین تہے یہ منجملہ اون لوگون کے ہین جنکو بنی عبید نے سنت پر قتل کیا تہا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا ؎

حبانی مالکی بدوام عز	وواعدنی بقرب الانتصار
وقربنی وادنانی الیہ	وقال انعم بعیش فی جواری

یعنی مجھے میرے مالک نے ہمیشہ کی عزت عنایت کی اور مجھسے وعدہ فرمایا ہے کہ مین عنقریب بدلہ لونگا اور مجھے اپنے قریب ونزدیک کیا اور مجھسے کہا تو خوب عیش کر میرے جوار مین اخرجہ ابن عساکر۔

۵۷- فضل سفیان ثوری رضی اللہ عنہ

حکایت عبدالرحمن بن مہدی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے سفیان ثوری کو خواب مین دیکھا پوچہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا نہین تہا مگر یہ کہ لحد مین رکہا گیا اور اللہ تعالی کے روبرو کہڑا ہوا سوا وسنے مجھسے حساب یسیر لیا پہر مجھے جنت کی طرف حکم دیا مین اوسکے ریاحین واشجار مین تہا نہ کوئی آہٹ سنتا تہا نہ کسی طرح کی حرکت کہ ناگاہ ایک آواز آئی کہتا ہے اہی سفیان بن سعید کیا تو جانتا ہے کہ تو نے لہد

کو اپنے نفس پر اختیار کیا مینے کہا اے واللہ یعنی ہان قسم ہے اللہ کی مینے ایسا کیا پس مجھے ہر طرف سے صوانی نثار نے لیا اخرجہ ابن عساکر ف صوانی جمع صینی یعنی برتن جو منسوب ہین طرف چین کے اور نثار یعنی پراگندہ ہونا موتیون کا یعنی ہر طرف سے مجھپر موتی نثار ہونے لگے ❊

۵۸ فضل امام شافعی رضی اللہ عنہ

حکایت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مینے شافعی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا مینے اونسے کہا اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور مجھپر تاج رکھا اور میرا نکاح کر دیا اور مجھسے فرمایا یہ اس سبب سے ہے کہ تو نے فخر نہ کیا اوس چیز کے ساتھہ جس سے مینے تجھے راضی کیا اور تکبر نہ کیا اوس چیز مین جو مینے تجھے دی اخرجہ ابن عساکر ۵۹ **حکایت** ربیع بن سلیمان رحمہ اللہ کہتے ہین مینے شافعی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا مینے اونسے کہا اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے سونے کی کرسی پر بٹھایا اور تازے موتی مجھپر نثار کرے اخرجہ ابن عساکر ❊

۶۰ فضل اہلسنت

حکایت اسمعیل بن ابراہیم فقیہ رحمہ اللہ کہتے ہین مینے حافظ ابو عبد اللہ حاکم رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا پوچھا تمہارے نزدیک کونسا فرقہ اکثر ہے براہ نجات کے کہا اہل سنت اخرجہ ابن عساکر ❊

۶۱ فضل غزو بحر

حکایت خیثمہ بن سلیمان رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے قاری عاصم اطرابلسی کو بعد اونکی وفات کے خواب مین دیکھا مینے کہا تمہارا کیا حال ہے اے ابو علی کہا ہم کنیت سے نہین پکارے جاتے ہین بعد موت کے تو مینے اونسے کہا اے عاصم تمہارا کیا حال ہے اور تم کدہر گئے کہا مین گیا الی رحمۃ اللہ واسعۃ وجنۃ عالیۃ یعنی مین اللہ کی رحمت واسع اور جنت عالی کی طرف گیا مینے کہا کس سبب سے کہا بسبب بہت لڑنے میرے کے دریا مین اخرجہ ابن عساکر ❊

۶۲ مغفرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ تعالی

مالک بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مینے مسلم بن یسار کو خواب مین دیکھا پوچھا تمنے بعد موت کے

۹۱ وفات سنہ ۲۰۴ ہجری ۱۲
۹۲ اسکے بعد اصل مین یہ لفظ ہے ولم یحجبنی بالعیزۃ ۱۲ واللہ اعلم
۹۳ وفات سنہ ۱۰۰ ہجری ۱۲
۹۴ وفات سنہ ۱۳۰ ہجری ۱۲

کس چیز کی ملاقات کی کہا مینے اہوال وزلازل عظام وشداد کی ملاقات کی مینے کہا تو اسکے بعد کیا ہوا کہا جو تو دیکھتا ہے کہ ہوتا ہے کریم سے حسنات کو ہمسے قبول فرمایا اور سیئات ہمارے لئے معاف کئے اور تبعات کا ہمارے لئے ضامن ہوا اخرجہ ابن عساکر +

۶۳ فضل ابو جعفر محمد بن جریر رضی اللہ عنہ

حکایت حسن بن عبد العزیز ہاشمی عباسی رحمہ اللہ کہتے ہیں مینے ابو جعفر محمد بن جریر کو خواب مین دیکھا مینے کہا تمنے موت کو کیسا دیکھا کہا نہین دیکھی مینے مگر خیر مینے کہا تمنے ہول مطلع کو کیسا دیکھا کہا مینے نہین دیکھی مگر خیر مینے کہا کہ تمنے منکر و نکیر کو کیسا دیکھا کہا مینے نہین دیکھی مگر خیر مینے کہا بیشک تیرا رب تیرے ساتھ مہربان ہے تو ہمارا ذکر کرنا نزدیک تیرے رب کے کہا اے ابو علی تم کہتے ہو کہ ہمارا ذکر کرنا نزدیک تیرے رب کے حالانکہ ہم تو تمکو وسیلہ کرتے ہین طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخرجہ ابن عساکر +

۶۴- اکرام یحیی بن معین رضی اللہ عنہ بسبب حدیث شریف

حکایت حبیش بن مبشر رحمہ اللہ کہتے ہین مینے یحیی بن معین کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے قریب کیا اور نزدیک کیا واعطانی وحبانی یعنے مجھے عطا کیا اور تین سو حورون سے میرا بیاہ کیا اور دو بار مجھے اپنے اوپر داخل کیا مینے کہا کس سبب سے پس کوئی چیز اپنی آستین سے نکالی اور کہا اس سبب سے یعنی حدیث اخرجہ ابن عساکر +

۶۵ فضل ابو جعفر قاری یزید بن قعقاع رضی اللہ عنہ

حکایت سلیمان عمری رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو جعفر قاری یزید بن قعقاع کو خواب مین دیکھا کہ کہتے ہین تو میری طرف سے میرے اخوان کو سلام کہہ اور اونکو خبر دے کہ اللہ نے مجھے شہدا مین سے کیا جو کہ زندہ ہین اور رزق دیئے جاتے ہین اور ابو حازم کو سلام کہہ اور اوس سے کہہ کہ ابو جعفر تجسے کہتا ہے الکیس الکیس یعنی ہوشیار رہ کیونکہ اللہ اور اوسکے فرشتے تیری مجلس کو عشیات مین دیکھتے ہین اخرجہ ابن عساکر ف عشیات جمع ہے عَشِیَّۃ کی عشیہ بمعنی شبانگاہ یعنی مابین مغرب وعشا اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ عشا سورج ڈھلنے سے طلوع فجر تک ہے کذا فی الصراح +

ابو جعفر یزید بن ... القعقاع اخذ عن ابی ... عباس ... عن ابن عباس ... علینا ... البناء ... توفی سنۃ ... و مائۃ قاری ... المدینۃ الزاہد العابد

مبشر

۶۶ مغفرت ابن مبارک رضی اللہ عنہ بسبب رحلت

حکایت زکریا بن عدی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابن مبارک کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نے تمھارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا بسبب میری رحلت کے اخرجہ ابن عساکر ف رحلہ بالکسر بمعنی کوچ کردن یعنی چونکہ مینے طلب علم حدیث کے لئے جابجا سفر کیا اسلئے اللہ تعالی نے میری مغفرت فرمائی ۶۷ حکایت محمد بن فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہما کہتے ہین مینے ابن مبارک کو خواب مین دیکھا مینے کہا تمنے کونسے عمل کو افضل پایا کہا وہ امر جسمین کہ مین تہا مینے کہا رباط وجہاد کہا ہان اخرجہ ابن عساکر

ف دشمن کی سرحد کی حفاظت کرنیکو رباط کہتے ہین

۶۸ درجۂ علم وحزن

حکایت یزید بن مذعور رحمہ اللہ کہتے ہین مینے اوزاعی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا مینے کہا اے ابوعمرو مجھے ایسی چیز بتاؤ جس سے مین اللہ کی طرف تقرب کرون کہا مینے وہان نہین دیکھا کوئی درجہ کہ وہ بلندتر ہو درجۂ علماء سے اور اونکے بعد درجہ غمگین وحزین لوگون کا ہے اخرجہ ابن عساکر

۶۹ فضل استغفار

حکایت عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہما کہتے ہین مینے اپنے باپ کو خواب مین دیکھا بعد اونکی وفات کے مینے کہا تمنے کونسے عمل کو افضل پایا کہا استغفار کو اے میرے بیٹے اخرجہ ابن عساکر

۷۰ فراسا سنت کا اظہار موجب مغفرت ہے

حکایت عبداللہ بن عبدالرحمن رحمہ اللہ کہتے ہین مینے خلیفہ متوکل کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نے تمھارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا مینے کہا تمکو بخشدیا حال آنکہ تمنے کیا جو کچھہ کہ کیا کہا ہان بسبب قلیل سنت کے جسکو مینے ظاہر کیا اخرجہ ابن عساکر

۷۱ فضل شہادت لا الہ الا اللہ

حکایت حجاج بن تسیلہ رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین حسن وفرزدق کے پاس حاضر ہوا نزدیک ایک قبر کے حسن نے فرزدق[۳] سے کہا تو نے اس دن کے لئے کیا تیار کر رکہا ہے کہا شہادت لا الہ الا اللہ کی

[۲] وفات سنہ ۱۸۱ ہجری ۱۲
[۳] سنہ ۱۱۰ ہجری مین وفات پائی ۱۲

سنتر برس سے حسن حبیب ہو رہے لبطہ بن فرزدق کہتے ہین مینے اپنے باپ کو خواب مین دیکہا بعد اونکی موت کے مجہسے کہا بیٹا اوس کلمے نے مجہے نفع دیا جسکے ساتہہ مینے حسن سے خطاب کیا تہا اخرجہ ابن عساکر

۲ ے فضل درود شریف

حکایت عبداللہ بن صالح صوفی رحمہ اللہ کہتے ہین بعض اصحاب حدیث خواب مین دیکہے گئے اونسے کہا گیا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہے بخشدیا پوچہا کس چیز کے سبب سے کہا بسبب درود بہیجنے میرے کے بہری کتابون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اخرجہ ابن عساکر

سنہ وفات ۱۹۰ سنہ ہجری ۱۲

سنہ وفات ۲۰۸ سنہ ہجری ۱۲

۳ ے فضل عامر بن قیس رضی اللہ عنہ

حکایت یزید بن ثمامہ کہتے ہین کہ ایک زندہ آدمی نے ایک مردے کو دیکہا اوس سے مینے کہا ای فلان تو لوگون کو خبر دیدے کہ سونہہ عامر بن قیس کا قیامت کے دن مثل چاند چودہوین رات کے ہوگا اخرجہ ابن عساکر

۴ ے فضل امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ

زید

حکایت عبدالرحمن بن زید بن اسلم رحمہ اللہ کہتے ہین مینے اپنے باپ کو خواب مین دیکہا اور اوپر ایک لمبی ٹوپی تہی مینے کہا تمہارے رب نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہے زینت علم کے ساتہہ مزین کیا مینے کہا مالک بن انس کہان ہین کہا مالک فوق فوق وہ فوق کہتے اور اپنا سر اوٹہاتے رہے یہانتک کہ ٹوپی اونکے سر سے گر پڑی اخرجہ ابن عساکر

۵ ے اکرام بشر حافی رضی اللہ عنہ

حکایت خشام بشر حافی رضی اللہ عنہ کے بہانجے کہتے ہین مینے اپنے ماموں کو خواب مین دیکہا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا اللہ نے مجہے بخشدیا اور جو کچہہ کہ اللہ نے اونکا اکرام کیا اوسکا ذکر کرنے لگے مینے کہا اللہ نے تمسے کچہہ کہا کہا ہان مجہسے فرمایا ای بشر تو نے مجہسے حیا نہ کی کہ تو یہ سارا ڈرنا ایک نفس پر ڈرا جو کہ میرا ہے اخرجہ ابن عساکر ۶ ے حکایت حسین بن اسمعیل محاملی کہتے ہین مینے قاسانی کو خواب مین دیکہا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا

اونہون نے میری طرف اشارہ کیا کہ اونہون نے بعد شدت کے نجات پائی مینے کہا تم احمد بن حنبل کے حق مین کیا کہتے ہو کہا الله نے اونکو بخشدیا مینے کہا بشر حافی کہا اوسکے پاس تو الله کی طرف سے ہر دنمین دو بار کرامت آتی ہے اخرجہ ابن عساکر ۷۷ عاصم جزری رحمہ الله کہتے ہین مینے خواب مین دیکھا گویا مین دروازۂ شام مین داخل ہوا مجھے بشر حافی ملے مینے کہا کہان سے آئے کہا علیین سے مینے کہا احمد بن حنبل نے کیا کیا کہا مین ابہی احمد بن حنبل اور عبد الرزاق وراق کو الله تعالی کے روبرو چھوڑ کے آیا ہون وہ دونون کہاپی رہے ہین عیش و آرام کر رہے ہین مینے کہا تو پہر تم کہا الله نے میری قلت رغبت کو طعام مین جان لیا ہے اسلیئے اپنی طرف دیکھنے کو میرے واسطے مباح کر دیا ہے اخرجہ ابن عساکر ۷۸ حکایت ابو جعفر سقا رحمہ الله کہتے ہین مینے بشر حافی کو اور معروف کرخی کو خواب مین دیکھا گویا وہ آرہے ہین مینے کہا کہان سے کہا جنت فردوس سے اور ہمنے موسی کلیم الرحمن عز و جل کی زیارت کی اخرجہ ابن عساکر ۷۹ حکایت قاسم بن منبہ رحمہ الله کہتے ہین مینے بشر حافی کو خواب مین دیکھا مینے کہا الله نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور مجھسے کہا ای بشر مینے تجھکو اور اوسکو جو تیرے جنازے کے ساتھہ گیا بخشدیا مینے کہا ای رب اور اوسکو جو مجھے دوست رکہے فرمایا اور اوسکو جو تجھے دوست رکہے روز قیامت تک اخرجہ ابن عساکر ۸۰ حکایت احمد دورقی رحمہ الله کہتے ہین کہ میرا ایک پڑوسی مرگیا مینے اوسی رات کو خواب مین دیکھا اور اوسپر دو حلے تھے مینے کہا تیرا کیا قصہ ہے کہا ہماری قبرستان مین بشر حافی دفن کیئے گئے تو اہل قبرستان کو دو دو حلّے پہنائے گئے اخرجہ ابن عساکر ۸۱ حجاج بن شاعر رحمہ الله تعالی کہتے ہین کہ بشر حافی خواب مین دیکھے گئے اونسے کہا گیا کہ الله نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور فرمایا ای بشر تو نے میری عبادت نہین کی بقدر اوس چیز کے کہ مینے تیرے نام کو بلند کیا اخرجہ ابن عساکر ۸۲ حکایت ایک آدمی نے بشر کو خواب مین دیکھا پوچھا الله نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور مجھسے فرمایا ای بشر اگر تو میرے لیئے انگارے پر سجدہ کرے تو تو اوسکے مکافات نہ کرسکے جو بات مینے تیرے واسطے اپنے بندون کے دلونمین رکہی ہے اخرجہ ابن عساکر ۸۳ حکایت محمد بن خزیمہ رحمہ الله کہتے ہین جبکہ احمد بن حنبل رحمہ الله کا انتقال ہوگیا تو مجھے بہت

غم ہوا میں رات کو سویا تو میں نے اونکو خواب میں دیکھا اور وہ اپنی چال میں تبختر کرتے ہیں میں نے کہا ای ابو عبد اللہ
یہ کون چال ہے کہا چال ہے خدام کی دار السلام میں میں نے کہا اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے
بخشدیا اور تاج پہنایا اور مجھے دو نعلین سونے کی پہنائیں اور فرمایا ای احمد یہ بدلا ہے تیرے قول کا کہ قرآن
میرا کلام ہے پھر مجھسے فرمایا ای احمد تو مجھسے وہ دعائیں مانگ جو تو دنیا میں مانگا کرتا تھا میں نے کہا ای رب
تو ہر شئی ہبہ کردے فرمایا میں نے ہبہ کی میں نے کہا بقدرتک علی کل شئی یعنی ساتھہ قدرت تیری کے ہر چیز پر مجھسے
فرمایا تو نے سچ کہا میں نے کہا تو مجھسے کسی چیز کا مت پوچھہ اور میرے لئے ہر چیز بخشدے فرمایا میں نے کیا پھر
فرمایا ای احمد یہ جنت ہے سو تو کھڑا ہو اور اوسکی طرف داخل ہو میں داخل ہوا تو ناگاہ سفیان ثوری
ملے اور اونکے دو بازو تھے سبز وہ اونکے ساتھہ ایک کھجور سے دوسری کھجور کی طرف اوڑتے پھرتے تھے
اور کہتے تھے الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ واورثنا الارض نتبوء من الجنۃ حیث
نشاء فنعم اجر العاملین میں نے اونسے کہا کہ عبد الوہاب وراق نے کیا کیا کہا میں نے اونکو ایک دریا میں
نور کے اور آب شیرین میں نور کے چھوڑا ہے یزارہ الملک الغفور میں نے اونسے کہا بشر حافی نے کیا
کیا کہا بخ بخ یعنی واہ واہ اور کون ہے مثل بشر کے اونکو میں نے ملک جلیل کے روبرو چھوڑا ہے اور اونکے آگے
کھانے کا ایک خوان ہے اور جلیل اونپر متوجہ ہے اور فرما رہا ہے کھا ای وہ شخص کہ نہیں کھایا اور پی
ای وہ شخص کہ نہیں پیا اور عیش و آرام کر ای وہ شخص کہ تنعم نہیں کیا دار دنیا میں اخرجہ ابن عساکر

۴۰۸- ابو دلف عجلی رحمہ اللہ

حکایت دلف بن ابی دلف عجلی کہتے ہیں میں نے اپنے باپ کو خواب میں دیکھا کہ وہ ایک وحشتناک بدنما
گھر میں ہیں جسکی دیواریں سیاہ ہیں اور ناگاہ اوسکی زمین میں راکھہ کا اثر ہے اور ناگاہ میرے باپ برہنہ اپنے
سر کو دونوں گھٹنوں کے درمیان میں رکھے ہوئے ہیں مجھسے مثل پوچھنے والے کے کہا دلف میں نے کہا ہاں
اصلح اللہ الامیر وہ یہ شعر پڑھنے لگے ؎

أَبْلِغَنْ أَهْلَنَا وَلَا تُخْفِ عَنْهُمْ	مَا لَقِيْنَا فِي الْبَرْزَخِ الْخُنَاقِ
قَدْ سُئِلْنَا عَنْ كُلِّ مَا فَعَلْنَا	فَارْحَمُوْا وَحْشَتِيْ وَمَا قَدْ أُلَاقِيْ

یعنی تو پہونچادے ہمارے گہر والون کو جو کچہہ ہمنے برزخ مین تنگی پائی اور اونسے پوشیدہ نہ رکہہ ہمنے جو کیا تہا اوس سب سے پوچہے گئے سو تم میری وحشت پر اور جو مین ملاقات کر رہا ہون اوسپر رحم کرو کیا تو سمجہ گیا مینے کہا ہان پہر یہ شعر پڑہنے لگے ؎

فلو انا اذا متنا ترکنا	لکان الموت راحۃ کل حی
ولکنا اذا متنا بعثنا	فنسأل بعدہ عن کل شئ

یعنی اگر یہ بات ہوتی کہ جسوقت ہم مرجاتے چہوڑ دیئے جاتے تو البتہ موت ہر زندے کی راحت ہوتی ولیکن ہم تو جسوقت مرجائینگے تو اوٹہائے جاوینگے پہر اوسکے بعد ہر چیز سے پوچہے جاوینگے پہر وہ چلے گئے کہا اور مین بیدار ہوگیا اخرجہ ابن عساکر ؂

۸۵ ذکر حجاج[1]

حکایت اصمعی رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہا مینے حجاج کو خواب مین دیکہا مینے کہا اللہ نے تیرے ساتہہ کیا کیا کہا اوسنے مجہے ہر قتل کے عوض قتل کیا جس سے مینے کسی انسان کو قتل کیا تہا پہر مینے اوسکو برس بہر کے بعد دیکہا پوچہا اللہ نے تیرے ساتہہ کیا کیا کہا کیا تو نے پہلے برس اسکا نہین پوچہا تہا اخرجہ ابن عساکر ۸۶ عمر بن عبد العزیز[2] رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مینے خواب مین دیکہا گویا ایک مردار پڑا ہوا ہے مینے کہا یہ کیا ہے کہا اگر تو اس سے کلام کریگا تو وہ تجہسے بات کریگا مینے اوسکو پاؤن سے ٹہوکر ماری تو اوسنے میری طرف اپنا سر اوٹہایا اور اپنی آنکہین کہولین مینے اوس سے کہا تو کون ہے کہا مین حجاج ہون اللہ پر مینے قدوم کیا تو اوسکو شدید العقاب پایا تو اوسنے مجہے قتل کیا بعوض ہر قتل کے جو مینے قتل کیا اور مین ٹہیرایا ہوا ہون روبرو اللہ کے انتظار کر رہا ہون جس چیز کا موحدین اپنے رب سے انتظار کرتے ہین یا جنت کی طرف یا نار کی طرف اخرجہ ابن عساکر ۸۷

حکایت اشعث حذانی[3] رحمہ اللہ کہتے ہین مینے حجاج کو خواب مین برے حال سے دیکہا مینے کہا اللہ نے تیرے ساتہہ کیا کیا کہا نہین قتل کیا مینے کسی کو کوئی قتل مگر اوسکے عوض مجہے قتل کیا مینے کہا پہر کیا ہوا کہا پہر مجہے نار کی طرف حکم دیا مینے کہا پہر کیا ہوا کہا پہر مین امید کہتا ہون اوس چیز کی جسکی لا الہ الا اللہ والے

[1] وفات سنہ ۹۵ ہجری ۱۲
[2] وفات سنہ ۱۰۱ ہجری ۱۲
[3] حدانی

امید رکہتے ہین اخرجہ ابن عساکر

۸۸ یزید نحوی و ابو مسلم خراسانی و ابراہیم بن صائغ رضی اللہ عنہم

حکایت ابو الحسن رحمہ اللہ کہتے ہین مینے خواب مین دیکہا گویا مین ایک موضع فراخ مین داخل ہوا ناگاہ ایک آدمی تخت پر بیٹہا ہوا ہے واذا رجل یقلی بین یدیہ مینے کہا یہ بیٹہنے والا کون ہے کہا گیا کہ یہ یزید نحوی ہے اور یہ ابو مسلم یعنی خراسانی صاحب دعوت ہے یقلی بین یدیہ مینے کہا ابراہیم صائغ کا کیا حال ہے کہا وہ تو اعلی علیین مین ہے اوس تک کون پہونچتا ہے ابو الحسین کہتے ہین کہ مجہے خواب مین کہا گیا کہ یہ جو تو نے دیکہا ہے اسکو ایک صالح آدمی نے کور خراسان مین دیکہا ہے سو وہ بعد اسکے ہمارے پاس آتا اور ذکر کرتا تہا کہ بلخ مین ایک آدمی ہے کہ اوسنے یہ خواب دیکہا سمرقند و جرجان و کور خراسان مین اخرجہ ابن عساکر

۸۹ صالح بن عبد القدوس رضی اللہ عنہ

حکایت احمد بن عبد الرحمن معبر رحمہ اللہ کہتے ہین مینے صالح بن قدوس کو ہنستے ہوئے خوش خوش دیکہا مینے کہا تمہارے رب نے تمہارے ساتہہ کیا کیا مین اوس بات کو ڈرتا تہا جسکے ساتہہ تم متہم تہے یعنی زندقت کہا مین اپنے رب پروردگار کے روبرو ہوا اور اوسپر کوئی پوشیدہ چیز مخفی نہین ہے سو اوسنے رحمت کے ساتہہ میرا استقبال کیا اور فرمایا مین تیری برادت جان چکا ہون اوس چیز سے جسکے ساتہہ تو متہم کیا جاتا تہا اخرجہ ابن عساکر

۹۰ ابو یزید بن طیفور بسطامی رضی اللہ تعالی عنہ

حکایت فرماتے ہین مینے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکہا عرض کیا یا امیر المومنین آپ مجہے کوئی ایسا کلمہ سکہائین جو مجہکو نفع دے فرمایا کیا اچہی ہے تواضع اغنیاء کی واسطے فقراء کے اور امید اللہ کے ثواب کی عرض کیا اور زیادہ فرمائین فرمایا اس سے زیادہ تر اچہا ہے فخر فقراء کا اغنیاء پر اوس چیز کے اعتماد پر جو کہ اللہ کے پاس ہے عرض کیا اور زیادہ فرمایئے تو اونہون نے اپنی ہتیلی کہولدی اوسمین سونے کے پانی سے لکہا ہوا تہا

بہمت تاین مراۃ الجنان ۱۲
کہ چار نسخہ اصل مین دو جگہ یہی
لفظ ہے قلی بمعنی بریان کردن
گوشت وغیرہ ہے یعنی وہ ادرکے
روبرو گوشت وغیرہ بہون رہے تہے
یا یہ تصحیف ہے لفظ نقری کی یعنی وہ
اونکے روبرو دیکہہ رہے تہے
اعلم اگر اسکے سوا کسی نسخہ مین اور کوئی
لفظ ہو تو

قد کنت میتا فصرت حیا فاین بدار البقاء بیتا	وعن قریب تکون میتا واهدم بدار الفناء بیتا

یعنی تو مردہ تہا پہر زندہ ہوگیا اور عنقریب تو مردہ ہوگا سو تو دار البقا مین گہر بنا اور دار فنا مین گہر ڈہا دے
اخرجہ ابن عساکر؞

۹۱ فضل صبر و فضیل[۱] بن عیاض رضی اللہ عنہ

حکایت بعض مکے والون سے مروی ہے کہا مینے سعد بن سالم قداح رحمہ اللہ کو خواب مین دیکہا مینے کہا اس قبرستان مین افضل کون ہے کہا صاحب اس قبر کا مینے کہا وہ تمپر فاضل کس سبب سے ہوا کہا وہ مبتلا ہوا تو اوسنے صبر کیا مینے کہا فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ نے کیا کیا کہا ہیہات وہ تو ایک ایسا حلّہ پہنائے گئے کہ دنیا اوسکے حواشی کی قیمت نہین ہوسکتی ہے اخرجہ ابن عساکر؞

۹۲ فضل استغفار

حکایت ابو الفرج غیث بن علی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو الحسن عاقولی مقری کو خواب مین بہیئت صالحہ دیکہا مینے اونکا حال پوچہا اونہون نے اچہا ذکر کیا مینے کہا کیا تم مر نہین گئے کہا ہان مینے کہا تمنے موت کو کس طرح دیکہا کہا حسن یا جید دیکہا یعنی اچہی اور وہ خوش تہی مینے کہا تمہاری مغفرت ہوئی اور تم جنت مین داخل ہوئے کہا ہان مینے کہا تو کونسا عمل زیادہ تر نافع ہے کہا وہان کوئی شئی استغفار سے زیادہ تر نافع نہین ہے تو استغفار بہت کیا کر اخرجہ ابن عساکر؞

۹۳ فضل ضبط طریق مسلمین

حکایت حسن بن قریش حرانی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو جواد امیر کو خواب مین دیکہا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہے بخشدیا مینے کہا کس سبب سے کہا بسبب ضبط کرنے میرے کے راہ مسلمانون اور راہ حاجیون کو اخرجہ ابن عساکر؞

۹۴ فضل دار قطنی[۲] رضی اللہ عنہ

حکایت ابو نصر بن ماکولا رحمہ اللہ کہتے ہین مینے خواب مین دیکہا گویا مین ابو الحسن دار قطنی کا

---

[۱] وفات سنہ ۱۸۶ ہجری ۱۲

[۲] توفی فی سنة خمس وثمانین وثلاثمائة الامام الحافظ المشهور صاحب التصانيف ابو الحسن علی بن عمر البغدادی الدار قطنی توفی رحمه الله تعالی وقد قارب الثمانين او كاد يبلغها وصلى عليه الشيخ ابو حامد الاسفرائنی ۱۲ مرآة الجنان ++++

حال آخرت مین پوچھ رہا ہون مجھسے کہا گیا کہ وہ تو جنت مین امام پکارے جاتے ہین یعنی اہل جنت اونکو امام کہتے ہین اخرجہ ابن عساکر

۹۵ یوسف بن حسین رازی صوفی رضی الله عنہ

حکایت ابو فضل وزان رحمہ الله کہتے ہین یوسف بن حسین رازی صوفی خواب مین دیکھے گئے اونسے کہا گیا الله نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھپر رحم کیا اور مجھے بخشدیا کہا گیا کس سبب سے کہا بسبب چند کلمون کے جنکو مینے وقت موت کے کہا تھا مینے کہا اللهم نصحت الناس قولا وخنت نفسی فعلا فہب خیانة فعلی لنصیحة قولی اخرجہ ابن عساکر یعنی الٰہی مینے لوگون کو قول سے نصیحت کی اور فعل سے مینے اپنے نفس کی خیانت کی سو تو میرے فعل کی خیانت کو میری نصیحت قول کو ہبہ کردے

۹۶ مغفرت ابو نواس رحمہ الله تعالی

حکایت عبد الله بن صالح رحمہ الله کہتے ہین کہ ابو نواس خواب مین دیکھے گئے اور وہ نعمت کبیر مین تھے اونسے کہا گیا کہ الله نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور یہہ نعمت مجھے دی کہا گیا کس سبب سے حال آنکہ تم تو مخلط تھے کہا ایک رات بعض صالحین قبرستان کی طرف آئے سو اونہون نے اپنی چادر بچھائی اور دو رکعت نماز پڑہی اور اوسمین دو ہزار بار قل ہو الله احد پڑہا اور اوسکا ثواب اہل مقابر کو دیا تو الله تعالی نے سارے قبرستان والون کو بخشدیا مین بہی اونکے جملے مین داخل ہوگیا اخرجہ ابن عساکر ۹۷ حکایت محمد بن نافع رحمہ الله کہتے ہین مینے ابو نواس کو دیکہا اور مین درمیان سوتے جاگتے کے تہا مینے کہا ابو نواس کہا یہ وقت کنیت کا نہین ہے مینے کہا حسن بن ہانی کہا ہان مینے کہا الله نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا بسبب چند ابیات کے جنکو مینے اپنی بیماری مین کہا تہا قبل موت کے وہ تکیے کے نیچے رکہے ہین مین اوسکے گہر آیا تکیہ اوٹھایا تو ناگاہ ایک رقعہ تہا اوسمین یہہ اشعار لکہے ہوئے تہے ۵

یا رب ان عظمت ذنوبی کثرة	فلقد علمت بان عفوک اعظم

الا کل شیء ما لک وابن ہالک
وذو نسب فی الہالکین عریق
اذا امتحن الدنیا لبیب تکشفت
لہ عن عدو فی ثیاب صدیق
پہر انکا حال خوب بسط سے لکہا ہے اور انکے اشعار نقل کئے ہین ۱۲

ان کان لا یرجوك الا محسن ... فمن الذی یدعو ویرجو المجرم
ادعوك رب کما امرت تضرعًا ... فاذا رددت یدی فمن ذا یرحم
مالی الیك وسیلة الا الرجا ... وجمیلُ عفوك ثم انی مسلم

اخرجہ ابن عساکر یعنی ای رب اگرچہ میرے گناہ براہ کثرت عظیم ہوگئے ہین سو بتحقیق مینے جان لیا ہے کہ تیرا عفو زیادہ تر عظیم ہے اگر سوا نیک کے تجھسے اور کوئی امید نرکہی تو پہر مجرم کسکو پکارے کس سے امید رکہے ای رب مین تجھے پکارتا ہون زاری کر کے جیسا کہ تونے حکم دیا ہے سو جسوقت تو میرے ہاتہہ کورد کردے تو وہ کون ہے کہ رحم کرے سوای رجا کے میرا کوئی وسیلہ تیری طرف نہین ہے اور جمیل عفو تیرا پہر مین مسلمان ہون ۹۸ ابوبکر اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ابونواس خواب مین دیکھے گئے اونسے کہا گیا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا بسبب چند ابیات کے جنکو مینے نرگس مین کہا تہا

تامل فی نبات الارض وانظر ... الی آثار ما صنع الملیك
عیونٌ فی لجینٍ فاخراتٌ ... واحداقٍ کما الذهب السبیك
علی قصب الزبرجد شاهداتٌ ... بان الله لیس له شریك

اخرجہ ابن عساکر یعنی زمین کی روئیدگی مین غور کر اور نظر کر طرف آثار اوس چیز کے جسکو بادشاہ نے بنایا ہے عمدہ آنکہین ہین چاندی مین اور حلقے ہین جیسے سونا گلایا ہوا زبرجد کی نلکی پر یہ سب اس بات کے گواہ ہین کہ اللہ کے لئے کوئی شریک نہین ہے ؛

۹۹ حافظ یعقوب بن سفیان رضی اللہ عنہ

حکایت عبدان بن محمد مروزی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ یعقوب بن سفیان کا انتقال ہوا مینے اونکو خواب مین دیکہا پوچہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور مجھے حکم دیا کہ مین آسمان مین حدیث کرون جسطرح مین زمین مین حدیث کرتا تہا سو مینے چوتہے آسمان مین حدیث کی فرشتے مجھپر جمع ہوگئے اور جبریل مجھپر مستملی ہوئے اور اونہون نے سونیکی قلمون سے لکہا اخرجہ ابن عساکر ؛

۱۰۰ مغفرت حاضرین جنازہ حضرت سری سقطی [له] رضی اللہ عنہ

له امام یافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین شیخ کبیر عادت اللہ شہیرا ذا المقامات العلیہ والاحوال السنیہ والکرامات الخارقة والانفاس الصادقة صاحب الفضل العدید والعزم الشدید والورع السدید السامی السلایل ابو الحسن سری السقطی یہ حضرت ابو القاسم جنید کے ماموں اور اوستاد اور حضرت معروف کرخی کے شاگرد ہین سنہ ۲۵۱ یا ۲۵۳ یا ۲۵۷ مین وفات پائی مرآة الجنان مین انکا حال خوب لکہا ہے ۱۲ *

حکایت ابوعبید بن حربویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک آدمی جنازۂ سری سقطی مین حاضر ہوا جب کچھہ رات گئی تو اوسنے اونکو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھکو بخشدیا اور اونکو جو میرے جنازے مین حاضر ہوئے اور مجھپر نماز پڑھی اوسنے کہا مین بھی اونمین سے ہون جنہون نے تمپر نماز پڑھی اور تمہارے جنازے مین حاضر ہوئے تو اونہون نے ایک کاغذ لکھا ہوا نکالا اوسمین نظر کی سواد مین اوسکا نام نہ دیکھا اوسنے کہا ہان مین حاضر ہوا تھا کہا اونہون نے پھر دیکھا تو ناگاہ اوسکا نام حاشیہ مین تھا اخرجہ ابن عساکر

۱۰۱ فضل مجالس اہل حدیث

حکایت ابوالقاسم ثابت بن احمد بن حسین بغدادی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابوالقاسم سعد بن محمد زنجانی کو خواب مین دیکھا کہ وہ مجھسے بار بار کہتے ہین ای ابوالقاسم بیشک اللہ اہل حدیث کے لیے بعوض ہر مجلس کے جسمین وہ بیٹھتے ہین ایک گھر جنت مین بناتا ہے اخرجہ ابن عساکر

۱۰۲ - ابوزرعہ رضی اللہ عنہ

حکایت محمد بن مسلم بن وارہ رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابوزرعہ کو خواب مین دیکھا مینے اونسے کہا تمہارا کیا حال ہے کہا احمد اللہ علی الاحوال کلہا یعنی مین اللہ کی حمد کرتا ہون سب حالتون پر مین حاضر کیا گیا پھر مین اللہ تعالی کے روبرو کھڑا ہوا مجھسے فرمایا ای عبید اللہ لم تذارعت فی القول فی عبادی قلت رب انہم حاولوا دینک قال صدقت یعنی تو نے کیون جرأت کی اندر قول کے میرے بندون مین مینے کہا ای رب اونہون نے تیرے دین کا قصد کیا یعنی مینے جرح و تعدیل اسی لیے کی کہ لوگون کی تحریف و تبدیل تیرے دین مین نہو فرمایا تو نے سچ کہا پھر مجھے طاہر خلقانی ملا فاستعدیت علیہ الی ربی اوسنے سو دُرّے حد کے اوسے مارے پھر اوسکو قید کا حکم دیا پھر فرمایا عبید اللہ کو اوسکے اصحاب کے ساتھہ ملاؤ ابوعبد اللہ اور ابوعبد اللہ سفیان ثوری اور مالک بن انس اور احمد بن حنبل اخرجہ ابن عساکر ۱۰۳ **حکایت** حفص بن عبد اللہ رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابوزرعہ کو بعد موت کے خواب مین دیکھا کہ آسمان دنیا مین فرشتون کے ساتھہ نماز پڑھ رہے ہین مینے کہا تم اس رتبے کو کس سبب سے

له توفي سنة ٢٦٤ اربع
وستين ومائتين ابوزرعة
عبيد الله بن عبد الكريم
القرشي مولاهم الرازي
الحافظ احد الائمة الاعلام
في آخر ... من السنة
رحل وسمع من ابي نعيم
والقعنبي وطبقتهما ...

پہونچے کہا مین نے اپنے ہاتھہ سے الف الف[۱] حدیثین لکہین ہین اونمین یون کہتا تہا عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی مجہپر ایک درود بہیجتا ہے تو اللہ اوسپر بعوض اوسکے دس درود بہیجتا ہے اخرجہ ابن عساکر ۱۰۴ **حکایت** یزید بن مخلد طرطوسی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابوزرعہ کو بعد موت کے خواب مین دیکہا کہ سماء دنیا مین ایک ایسی قوم کے ساتہہ نماز پڑہ رہے ہین جنپر سفید کپڑے ہین اور اوپر بہی سفید کپڑے ہین اور وہ نماز مین رفع یدین کرتے ہین مینے کہا ای ابوزرعہ یہ لوگ کون ہین کہا فرشتے ہین مینے کہا تمنے یہ رتبہ کس سبب پایا کہا بسبب رفع یدین کے نماز مین مینے کہا کہ جہمیہ[۲] نے تو ہمارے اصحاب کو رفع مین ایذا دیا ہے کہا چپ رہ احمد بن حنبل نے اونپر پانی کو اوپر سے بند کردیا ہے اخرجہ ابن عساکر ۱۰۵ **حکایت** ابن ابو العباس مرادی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابوزرعہ کو خواب مین دیکہا مینے اونسے کہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مین میرے رب سے ملا مجہسے فرمایا ای ابوزرعہ میرے پاس بچے کو لاتے ہین تو مین اوسکو جنت کی طرف حکم دیتا ہون تو پہر اوس شخص کو کیونکر حکم نہ دون جو کہ سنن کو حفظ رکہتا ہے میرے بندون پر ٹہکانا پکڑ جنت سے جس جگہہ تو چاہے اخرجہ ابن عساکر

۱۰۶ فضل توبہ

حکایت صدقہ بن یزید رحمہ اللہ کہتے ہین مینے تین قبرون کو دیکہا کہ وہ زمین بلند پر ناحیہ اطرابلس یا انطابلس مین تہین ایک قبر پر یہ لکہا ہوا تہا ۵

	وکیف یلذ العیش من ہو موقن		بان المنایا بغتۃ ستعاجلہ
	وتسلبہ ملکا عظیما ونخوۃ		وتسکنہ البیت الذی ہو اہلہ

یعنی عیش کیونکر لذت دیگا اوسکو جو یہ یقین رکہتا ہے کہ جلدی سے موت ناگہان اوسکو لے لیگی اور ملک عظیم اور نخوت کو اوس سے چہین لیگی اور ایسے گہر مین اوسکو بسائیگی جسکا وہ رہنے بسنے والا ہے اور دوسری قبر پر یہ لکہا ہوا تہا ۵

	وکیف یلذ العیش من ہو عالم		بان الہ الخلق لابد سائلہ

[۱] یعنی دس لاکہہ ۱۲
[۲] ایک فرقہ کا نام ہے ۱۲

فیاخذ منہ ظلمۃ لعبادہ ۔ ویجزیہ بالخیر الذی ہو فاعلہ

یعنی عیش کسطرح لذت دیگا اوس شخص کو جو یہ جانتا ہے کہ خلق کا معبود ضرور ہی اوس سے سوال کریگا پہر اوس سے لیگا اوسکا ظلم جو اوسنے اوسکے بندون پر کیا ہے اور جزا دیگا اوسکو خیر کی جو اوسنے کی ہے اور تیسری قبر پر یہ لکہا ہوا تہا ؎

وکیف یلذ العیش من ہو صائر ۔ الی جدث تبلی الشباب منازلہ
وتذہب حسن الوجہ من بعد ضوئہ ۔ سریعا ویبلی جسمہ ومفاصلہ

یعنی کیسی لذت دیگا عیش اوس شخص کو جو جانیوالا ہے طرف ایسی قبر کے کہ جسکی منزلین جوانی کو پرانا کر دینگی اور جلد سونہہ کی خوبصورتی کو بعد اوسکی روشنی وچمک کے لیجائینگی اور اوسکا جسم اور اوسکے جوڑ بوسیدہ ہو جاوینگے اونکے قریب ایک گاؤن تہا مین وہان اوترا اوسمین ایک شیخ تہا مین نے اوس سے کہا کہ مینے عجب بات دیکہی اوسنے کہا وہ کیا ہے مینے کہا یہ قبرین کہا اونکا قصہ اوس سے زیادہ تر عجیب ہے جو تو نے اونپر دیکہا مینے کہا تم مجہسے بیان کرو کہا وہ تین بہائی تہے ایک تو بادشاہ کا مصاحب تہا لشکرون شہرون پر امیر بنایا جاتا تہا اور دوسرا تاجر مالدار اپنی تجارت مین مطاع یعنی ساکہہ والا تہا جو جسسے کہتا وہ اوسکا کہا مانتا اور تیسرا زاہد تہا خلوت مین رہتا تہا اپنے رب کی عبادت کیا کرتا تہا عابد کو موت آئی تو اوسکے پاس اوسکا بہائی مصاحب سلطان آیا عبد الملک بن مروان نے اوسکو ہمارے بلاد کا حاکم کر دیا تہا اور تاجر بہائی بہی آیا دونون نے اوس سے کہا کیا تو کسی چیز کی وصیت نہین کرتا ہے کہا واللہ میرے لئے مال نہین ہے کہ مین اوسمین وصیت کرون نہ مجہپر قرض ہے کہ مین اوسکی وصیت کر جاؤن اور نہ مین کچہہ سامان دنیا کا چہوڑ جاؤن گا لیکن مین تم دونون سے ایک عہد کرتا ہون سو تم اوسکی مخالفت نہ کرنا مین جب مر جاؤن تو مجہے ایک بلند زمین پر دفن کر دینا اور میری قبر پر یہ شعر لکہدینا ؎ وکیف یلذ العیش من ہو عالم ۔ الی آخرہ پہر تین دن تم دونون میری قبر کی زیارت کرنا شاید تمکو نصیحت ہو اونہون نے یہی کیا جب تیسرا دن ہوا تو اوسکے پاس قبر پر بہائی اوسکا مصاحب سلطان آیا جسوقت اوسنے لوٹنے کا ارادہ کیا تو قبر کے اندر سے اوسنے ایک ہدہ یعنی دہما کا سنا اوس سے نے

اوسکو مرعوب کردیا ڈرادیا وہ گھبراتا ڈرتا ہوا لوٹ آیا جب رات ہوئی تو اوسنے اپنے بھائی کو خواب مین دیکھا
کہا بھائی یہ نے کیا چیز تیری قبر سے سُنی کہا وہ مقمعہ کی دہمک تہی مجہسے کہا گیا کہ تو نے ایک مظلوم کو دیکھا
تو اوسکی مدد نہ کی صبح ہوئی تو اوسنے اپنے بھائی کو اور اپنے خاص لوگون کو بلایا پہر کہا مین تمکو گواہ کرتا ہون
کہ مین تمہارے درمیان مین کبھی نہ رہونگا پہر اوسنے امارت کو ترک کیا اور عبادت کو لازم پکڑا اور اوسکا
ماویٰ جنگل پہاڑ اور وادیون کی سپٹ ہوئی اوسکو موت آئی تو اوسکا بھائی اوسکے پاس حاضر ہوا کہا کیا تو مجھکو
وصیت نہین کرتا ہے کہا نہ کچھہ میرے مال ہے نہ مجہپر کچھہ قرض ہے لیکن مین تجھسے ایک عہد کرتا ہون کہ
جسوقت مین مرجاؤن تو تو میری قبر میرے بھائی کی قبر کے پہلو کی طرف بنانا اور اوسپر یہ شعر لکھدینا ع
وکیف یلذ العیش من کان موقنا الی آخرہ پہر تین دن میری قبر کی خبرگیری رکہنا پہر جب وہ مرگیا تو ۹۷ یعنی جزو زنہ ۱۲
اوسکے بھائی نے یہی کیا جبکہ اوسکی قبر پر آ بیٹہے تیسرا دن ہوا تو اوسنے لوٹنے کا ارادہ کیا تو قبر سے وجبہ[۹۷]
سنا قریب تہا کہ اوسکی عقل کو کہودے پہر وہ سہمتا ہوا لوٹ آیا جب رات ہوئی تو اپنے بھائی کو خواب مین
دیکھا کہا تم کیسے ہو کہا سب خیر ہے اور توبہ کیا خوب جمع کرنیوالی ہے ہر خیر کو کہا میرے بھائی کیسے ہین
کہا وہ ائمہ ابرار کے ساتھہ ہین کہا تو ہمارا امر یعنی کام تمہاری طرف کیا ہے اوسنے کہا جسنے کوئی چیز
آگے بہیجی اوسنے اوسے پائی سو تو اپنے غنا کو پہلے فقر کے غنیمت جان پس تیسرا بھائی صبح کو دنیا سے
علحدہ ہوتا ہوا اوٹہا اور اپنا مال تقسیم کردیا طاعت الٰہی پر متوجہ ہوا اور اوسکا ایک بیٹا مکاسب یعنی کاروبار
تجارت مین مشغول ہوا یہانتک کہ اوسکے باپ کو موت آئی کہا ابا کیا تم وصیت نہین کرتے ہو کہا بیٹا
میرے مال نہین ہے کہ مین اوسمین وصیت کرون لیکن مین تجھسے ایک عہد کرتا ہون کہ جب مین مرجاؤن
تو تو مجھے اپنے دونون چچاؤن کے ساتھہ دفن کردینا اور میری قبر پر یہ لکھدینا وکیف یلذ العیش من
هو موقن الی آخرہ پہر تین دن تک میری قبر کی خبرگیری رکہنا پہر اوس جوان نے یہی کیا جب تیسرا دن
ہوا تو قبر سے ایک آواز سُنی اوسنے اوسکو ڈرادیا وہ ڈرتا ہوا اوٹہا جب رات ہوئی تو اپنے باپ کو خواب مین دیکھا
کہا بیٹا تو عنقریب ہمارے نزدیک آنیوالا ہے اور بات پکی سچی ہے سو تو مستعد ہوجا اپنے کوچ و سفر طویل
کے لئے تیاری کر اور جس گہر سے تو کوچ کرنیوالا ہے اوس سے اپنا سامان و اسباب اوس گہر کی طرف اوٹہا لیجا

جسمین تو رہنے بسنے والا ہے اور تو لینی تمناؤن کے ساتھہ دہوکا نہ کھا جسکے ساتھہ نکمے لوگون نے دہوکا کھایا اپنے امر معاد مین کوتاہی کی پہر مرتے وقت نادم ہوئے اور عمر کے ضائع کرنے پر تاسف کیا سو مرتے وقت نہ ندامت نے اونکو کچہہ نفع دیا اور نہ تقصیر پر افسوس کرنے نے اونکو نجات دی بیٹا تو جلدی کر پہر اوس شیخ نے کہا کہ جس رات اوس جوان نے خواب دیکہا اوسکی صبح کو مین اوسکے پاس گیا اوسنے خواب مجہسے بیان کیا اور کہا کہ جو بات میرے باپ نے کہی ہے میرا گمان یہی ہے کہ اوسنے مجہے ڈرایا اور میری اجل سے صرف تین مہینے یا تین دن باقی رہے ہین کیونکہ اوسنے مجہے ساتہہ ہباورت کے تین بار ڈرایا ہے پہر جب تیسرے دن کا آخر ہوا تو اوسنے اپنی بی بی بچون کو بلایا اور اونکو رخصت کیا پہر قبلے کی طرف سونہہ کیا اور کلمہ شہادت پڑہا پہر رات کو مرگیا رحمہ اللہ تعالی اخرجہ ابن عساکر

وصل

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ جناب توفیق دام مجدہ نے کتاب فتح الخلاق للطائفۃ المنن والاخلاق مین منن کبری تالیف امام ربانی عبد الوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا ہے

۱ حکایت امام غزالی رضی اللہ عنہ کو بعد موت کے دیکہا پوچہا کہ اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہے بخشدیا بسبب میرے صبر کرنیکے کتابت سے جبکہ کوئی مکہی قلم پر بیٹہہ کر سیاہی پیتی ہے جب تک کہ وہ خود پیکر نہ اوڑجاتی تب تک مین لکہنے سے باز رہتا قال الشعرانی رحمہ اللہ ما احتقرت شیئا من الاحسان الی الدواب والحیوانات التی امرنا بہا الشارع صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقتلہا انتہی

۲ حکایت کتاب مذکور مین یہ بہی نقل کیا ہے کہ امام شعرانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ایک انعام الٰہی مجہپر یہ ہے کہ مین خواب مین بکثرت اموات سے ملا اور اونکا احوال دریافت کیا کہ وہ قبور مین کس کیفیت پر ہین اور یہ منامات اس کثرت سے ہوئے کہ گویا بمنزلہ بیداری کی تہے گو حال حیات مین مجہکو اونکا حال معلوم نہ تہا لکن بعد ممات کے وہ حال مجہسے مجہول نرہا وہذا من اکبر نعم اللہ علی لکی اتہیا لدخول البرزخ بفعل الحسنات وترک السیئات والندم علی ما فات من الطاعات وان کنت لا اعتمد الا علی عفو اللہ فان لقاء العبد المطیع عادتہ لسیدہ

لیس ھو کالقاء العبد الآبق المخالف وقد عمل الصحابة والتابعون رضی اللہ عنہم
بما یرونہ فی المنام من الاعتبارات کما ھو مشہور فی کتب الاحادیث مینے ایک بار خواب
مین دیکھا کہ مین برزخ مین اترا ہون مینے اہل قبور کو احوال شدیدہ مین پایا نسأل اللہ العافیۃ کسی کو ایک
کتا کاٹ رہا تھا اور کسی کو گرگ اور کسی کو کچھوا اور کسی کو بلی اور کسی کو اژدہا اور کسی کو بچھو اور کسی کو بھیڑ
اور کسی کو پسّو اور کسی کو جون مینے ملائکہ سے جو وہان پر تھے پوچھا کہ اصل ان معاملات کی کیا ہے جو انکی
قبور مین اس تفصیل پر منظور ہوئی ہین کہا یہ غیبت و چغلخوری و سخریہ و سوء ظن و نحوہا ہین فاخبرانی
باصولہا دوسری بار نزول میرا قبور روضہ مین ہوا دیکھا کہ موتی حلقہ حلقہ ریگ سفید پر بیٹھے باتین
کرتے ہین ایک شخص نے مجھسے کہا جب تو دنیا مین پھر جائے تو یہ دعا کرنا مینے پوچھا کون دعا کہا اللھم
انی انزلت بک ما یھمنی من امور الدنیا والآخرۃ کیونکہ بلا کو وہی دور کرتا ہے جو اوسکو بھیجتا ہے
جب سے مین ہر کرب مین یہ دعا کیا کرتا ہون علی خواص رضی اللہ عنہ فرماتے تھے ان ھذہ الوقائع
التی تقع للانسان فی المنام جند من جنود اللہ تقوی ایمان صاحبھا بالغیب
اذا کان اھلا لذلک وان کان ذلک نقصا فی حق کامل الایمان الذی لو کشف
الغطاء لم یزد ویقینا فان من شرط المؤمن الکامل ان یکون ما وعدہ اللہ بہ او
توعدہ علیہ عندہ کالحاضر علی حد سواء فافہم ذلک ترشد انتھے ملخصا

حکایت یہ بھی کتاب مذکور مین لکھا ہے ایک نعمت الٰہی مجھپر یہ ہوئی کہ ایک شخص نے ائمۂ اثنا عشر
اہل بیت علیہم السلام کو دیکھا کہ وہ مصر مین آئے ہین پوچھا آپ کا آنا ان دنون مین یہان کسطرح سے ہوا
فرمایا جئنا نزور الشیخ عبد الوھاب الشعراوی فانا لا نعلم احدا فی مصر یحبنا
محبتہ دیکھنے والا کہتا ہے مینے روی زمین پر کسی شخص کو اونسے زیادہ منور صورت پاکیزہ لباس خوش اخلاق
نہین دیکھا گویا اونکے موہنہ اقمار تھے سب کے آگے امام علی بن ابی طالب تھے اونکے پاس امام حسنؑ امام حسینؑ
تھے اونکے متصل امام زین العابدین پھر امام محمد باقر پھر امام جعفر صادق پھر امام موسی کاظم پھر امام موسی رضا
پھر امام محمد تقی پھر امام علی نقی پھر امام حسن عسکری پھر امام مہدیؑ جو آخر زمان مین ظاہر ہونگے رضی اللہ عنہم اجمعین

فنا کسرت بعد رؤیة رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ورا بمثل هذه الواقعة فانه دلیل علی ان اهل البیت کلهم مجتمعات ویا خذون بیدای فی عرصات القیامة فانهم لا یفارقون جدهم صلی الله علیه وآله وسلم ومن کان فی زمرة الحبیب لشفیع المشفع سید المرسلین علی الاطلاق لا یخشا کرب انشاء الله تعالی والحمد لله علی ذلک ۵

الٰهی بحق بنی فاطمه
کہ بر قول ایمان کنم خاتمه
اگر دعوتم رد کنی ور قبول
من و دست و دامان آل رسول

وصل

جناب توفیق دام مجده نے کتاب مکارم الاخلاق مین چند حکایتین اسی باب کی لکھی ہین وہ بھی اسجگہہ نقل کیجاتی ہین تاکہ نفع عام وفائدہ تام ہووے **حکایت** شبلی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا پوچھا مافعل الله بک کہا لو یطالبنی علی الدعاوی بالبرهان الا علی قول واحد مینے ایک دن کہا تہا ای خسارة اعظم من خسران الجنة مجھسے فرمایا ای خسارة اعظم من خسران لقائی ۵ **حکایت** بعض سلف کو خواب مین دیکھا پوچھا تمنے اپنے اعمال کیسے پائے کہا جو کام اللہ کے لئے کیا تہا اوسکو پایا یہانتک کہ ایک انار کا دانہ جسکو راہ سے اوٹھایا تہا اور بلی جو مرگئی تہی اوسکو بھی پلہ حسنات مین دیکھا میری ٹوپی مین ایک تاگا حریر کا تہا اوسکو سیئات مین پایا میرا ایک گدہا قیمتی سو دینار کا مرگیا تہا اوسکا کچہہ ثواب نہ دیکہا مینے کہا بلی پلہ حسنات مین رہی اور گدہے کا مرنا یون ہی گیا کہا مجھسے کہا گیا کہ وہ جب مرا تہا تو تو نے کہا تہا فی لعنة الله اسلئے اجر اوسکا باطل ہوگیا اگر تو فی سبیل اللہ کہتا تو حسنات مین پاتا دوسری روایت مین یون ہے مینے ایک صدقہ کیا تہا لوگون مین وہ مجھکو خوش آیا مینے اوسکو پایا کہ نہ ثواب ہے نہ عذاب ہے سفیان نے اس حکایت کو سنکر کہا ما احسن حاله اذا لم یکن علیه فقد احسن الیه یحیی بن معاذ کہتے ہین اخلاص عمل کو عیوب سے جدا کر دیتا ہے جیسے کہ دودہ لید و خون سے الگ ہوتا ہے ۶ **حکایت** ابو عبد اللہ رملی کہتے ہین

ف اخلاص

مینے منصور دینوری کو خواب مین دیکھا کہا اللہ نے تیرے ساتھہ کیا کیا کہا غفر لی ورحمنی واعطانی
ما لم اؤمل مینے کہا احسن ما توجہ العبد بہ الی اللہ ما ذا کہا الصدق واقبح ما
توجہ بہ الکذب ۷ حکایت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا کہ اونکے دو پر (درجہ)
ہین جنت مین ایک درخت سے دوسرے درخت کی طرف اوڑتے پہرتے ہین پوچھا کہ یہ رتبہ کہان سے
ملا کہا ورع سے ۸ حکایت بعض نے دیکھا کہ قیامت قائم ہوئی ہے حکم ہوا کہ (فضل فقر)
مالک بن دینار اور محمد بن واسع کو بہشت مین داخل کرو مینے نظر کی کہ دیکہون پہلے کون جاتا ہے
محمد بن واسع کو مقدم کیا مین نے سبب تقدم کا پوچھا کہا اسکے پاس ایک قمیص
تہا مالک کے پاس دو قمیص تہے ۹ حکایت بعض شیوخ نے بشیر بن حارث کو خواب مین دیکھا کہا ابو نصر تمار
اور عبد الوہاب وراق نے کیا کیا کہا مین ابہی اونکو سامنے اللہ کے چہوڑکر آیا ہون وہ اکل وشرب
کر رہے ہین کہا تم اپنی کہو کہا اللہ نے معلوم کر لیا کہ میری رغبت اکل وشرب مین کم ہے سو مجہکو
نظر طرف اپنے عطا کی ۱۰ حکایت علی بن موفق رحمہ اللہ کہتے ہین مینے خواب مین دیکہا کہ گویا (حب الٰہی)
مین جنت مین گیا ہون ایک شخص کو دستر خوان پر بیٹہے ہوئے دیکہا دو فرشتے دائین بائین اوسکو
جمیع طیبات سے لقمات کہلا رہے ہین اور وہ کہا رہا ہے ایک دوسرے شخص کو باب جنت پر کہڑا ہوا
دیکہا وہ لوگون کے چہرے تصفح کر رہا ہے بعض کو داخل جنت کرتا ہے اور بعض کو پہیر دیتا ہے
مین انکو چہوڑکر حظیرۃ القدس کی طرف آیا سرادق عرش مین ایک شخص کو دیکہا کہ آنکہین پہاڑے
ہوئے اللہ کو دیکہہ رہا ہے مینے رضوان سے پوچہا کہ یہ کون شخص ہے کہا معروف کرخی ہے اسنے اللہ
کی عبادت کی نہ خوف سے نار کے نہ شوق سے جنت کے بلکہ اللہ کے حب سے اسلئے اللہ نے نظر کرنا طرف
اپنے قیامت تک اسکے لئے مباح کر دیا ہے اور ذکر کیا کہ وہ دو مرد بشر بن حارث اور احمد بن حنبل تہے
۱۱ حکایت بندار بن حسین نے مجنون بنی عامر کو خواب مین دیکہا کہا ما فعل اللہ بک کہا
غفر لی وجعلنی حجۃ علی المحبین ۱۲ حکایت حسین انصاری کہتے ہین مینے خواب مین
دیکہا کہ گویا قیامت قائم ہوئی ہے اور ایک شخص نیچے عرش کے کہڑا ہے حق سبحانہ نے فرمایا اے

میرے فرشتو یہ کون شخص ہے کہا اللہ ہی جانے فرمایا یہ معروف کرخی ہے میرے حب سے مست ہے یہ افاقہ میں نہ آئیگا مگر میری لقا سے بعض حکایات میں مثل اس منام کے یون آیا ہے انہ قیل ھذا معروف الکرخی خرج من الدنیا مشتاقا الی اللہ فاباح اللہ النظر الیہ ۱۳ حکایت کسی نے یوسف بن حسین کو خواب مین دیکھا پوچھا خدا نے تمسے کیا معاملہ کیا کہا بخشدیا پوچھا کس بات پر کہا مینے ٹھیک بات کو ہزل سے نہین ملایا تھا ۱۴ حکایت کسی نے جمیع رحمہ اللہ کو خواب مین دیکھا پوچھا تمنے معاملہ کیسا پایا کہا جو لوگ دنیا مین زاہد تھے وہ دنیا و آخرت کی خوبی لیگئے محمد بن واسع نے کہا خواب مومن کو خوش کیا کرتی ہے مغالطے مین نہین ڈالا کرتی ۱۵ حکایت صالح بن بشیر نے عطار سلمی کو خواب مین دیکھا کہا اللہ تمپر رحم کرے دنیا مین تم بہت غم کیا کرتے تھے فرمایا لو پھر اب اوسکے بعد مجھکو بڑی خوشی و فرحت دائمی ہوئی کہا تم کس درجہ مین ہو کہا اون لوگون کے ساتھ ہون جنپر اللہ نے انعام کیا ہے ۱۶ حکایت کسی نے زرارہ بن ابی اوفی سے خواب مین پوچھا کہ تمہارے نزدیک کونسا عمل افضل ہے کہا رضا بالقضا و قصر امل ۱۷ حکایت اوزاعی رحمہ اللہ سے خواب مین پوچھا ایسا عمل بتاؤ جس سے اللہ کا تقرب حاصل کرون کہا مینے علما کے رتبے سے کسی کا رتبہ بڑھکر نہین پایا پھر غمگین لوگون کا ؎

	غم دین خور کہ غم غم دین ست		ہمہ غمہا فروتر از این ست

اسکا ذکر پہلے بھی ہو چکا ہے ۱۸ حکایت ابراہیم حربی نے زبیدہ رحمہا اللہ کو خواب مین دیکھا کہا اللہ نے تمسے کیا کیا کہا مجھکو بخشدیا کہا انہین خیراتون کے عوض مین جو تمنے مکے کی راہ مین دی تہین کہا اونکا ثواب تو مالکون کے پاس چلا گیا مجھے تو صرف نیت کے باعث بخشدیا ۱۹ حکایت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے بعد وفات کے خواب مین پوچھا تھا کہ اللہ نے تمسے کیا کیا کہا مینے ایک قدم پل صراط پر رکھا دوسرا جنت مین ۲۰ حکایت کتانی رحمہ اللہ نے حضرت جنید کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے آپسے کیا معاملہ کیا فرمایا وہ اشارات تباہ ہو گئے اور وہ عبارتین کچھ کام نہ آئین یہی دو رکعتین جو ہم رات کو پڑہا کرتے تھے ہمکو ملین ۲۱ حکایت حضرت شبلی رضی اللہ عنہ کو مرنیکے بعد

خواب مین دیکھا حال پوچھا کہا مجھسے ایسا مطالبہ کیا کہ مین نا امید ہوگیا جب میری نا امیدی دیکھی تو مجھے اپنی رحمت مین ڈھانپ لیا ع نا امیدت نشو دیاس براحت نرسی ۲۳ حکایت ایک بزرگ کو خواب مین دیکھکر حال پوچھا کہا ۵

حاسبونا فدققوا	ثم منوا فاعتقوا

یعنی حساب کیا تو نہایت دقت کی پھر احسان کر کے آزاد کر دیا ۲۳ امام مالک رحمہ اللہ کو خواب مین دیکھکر حال پوچھا کہا میری مغفرت اس کلمے پر ہوئی جسکو عثمان رضی اللہ عنہ جنازہ دیکھکر کہا کرتے تہے سبحان الحی الذی لا یموت ۲۴ حکایت ابو بکر بن مریم نے ورقا بن بشر حضرمی کو خواب مین دیکھا کہا تمہارا کیا حال ہے کہا بڑی جانکاہی کے بعد چھٹکارا ملا پوچھا تمنے کون عمل افضل پایا کہا اللہ کی ڈر سے رونیکو ۲۵ حکایت یزید بن نعامہ کہتے ہین وبا ی عام مین ایک عورت مرگئی تہی اوسکو اوسکے باپنے خواب مین دیکھا پوچھا بیٹی مجھسے آخرت کا حال کہہ اوسنے کہا بابا ہم ایک بہاری کام پر پہونچے ہین ہم جانتے ہین اور عمل نہین کرتے اور تم عمل کرتے ہو اور جانتے نہین واللہ ایک بار یا دو بار سبحان اللہ کہنا یا ایک دو رکعت نماز کا میرے نامۂ اعمال مین ہونا مجھکو دنیا و مافیہا سے محبوب تر ہے یوسف بن جسین کے خواب سے یہانتک کتاب کشف الستر عن وجہ الذکر والفکر سے لکہا گیا ہے ولله الحمد جناب توفیق دام مجدہ نے کتاب خیرۃ الخیرہ ترجمۂ طبقات شعرانی رحمہ اللہ مین نقل کیا ہے ۲۶ حکایت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو کسی نے خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمسے کیا کیا کہا مجھے بخشدیا پوچھا علم کے سبب سے کہا یہہات علم کے لیئے شروط و آداب ہین تہوڑے لوگ ہین جو اونکو بجالاتے ہین کہا پہر کس بات پر کہا بقول الناس فی مالیس فی

وصل

یہ تو اونکا ذکر تہا جنہون نے اموات کو خواب مین دیکھا اور اوسنے اونکا حال دریافت کیا اب اون اخیار کا ذکر سنو جنہون نے حی لا یموت یعنی اللہ عز وجل کو خواب مین دیکھا اور اوس سے کلام کیا او

اوسکے ارشاد فیض بنیاد کو لوگون سے بیان فرمایا **۱ حکایت** مکارم الاخلاق مین ذکر فرمایا ہے کہ احمد بن خضرویہ نے رب العزت کو خواب مین دیکھا فرمایا سب لوگ مجھسے جنت مانگتے ہین مگر ابویزید کہ وہ میرا طالب ہے **۲ حکایت** ابویزید رضی اللہ عنہ نے رب العزت کو خواب مین دیکھا کہا اے رب کیف الطریق الیک یعنی تیری طرف راہ کیونکر ہے فرمایا اترک نفسک وتعال الیّ یعنے تو اپنے نفس کو چھوڑدے اور میری طرف چلا آ ۵

حجاب و پردہ ندارد نگار دلکش ما	تو خود حجاب خودی حافظ از میان برخیز

ع وجودک ذنب لایقاس بہ ذنب دوسری روایت کا لفظ یون ہے کہ فات نفسک وتعال **۳ حکایت** خیرۃ الخیرہ مین ذکر فرمایا ہے کہ امام احمد رضی اللہ عنہ نے رب العزت کو خواب مین دیکھا کہا اے رب ما افضل ما تقرب بہ المتقربون الیک فرمایا بکلامی یا احمد یعنے کلام بفہم او بغیر فہم فرمایا بفہم او بغیر فہم یہ تین خواب اس جگہہ تبرکاً لکھے گئے ورنہ اسکے لئے تو ایک دفتر چاہیے محاسن المحسنین مین بھی ایک جملہ صالحہ اس باب کا لکھا گیا ہے اللہ سبحانہ اپنے فضل و کرم سے ہمسے گناہگارون کو بھی اپنے دیدار فائض الانوار سے مشرف فرماوے آمین ثم آمین ٭

وصل

جسطرح کہ ابرار است دیدار رب العالمین سے مشرف ہوسلے اسی طرح رؤیت رحمۃ للعالمین سید المرسلین شفیع المذنبین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین سے بھی فیضیاب ہوئے یہ منامات اس کثرت سے ہین کہ اگر ایک کتاب جا فل مستقل مین لکھے جائین تو نہ سما سکین مگر تیمناً چند منام اس جگہہ لکھے جاتے ہین محاسن المحسنین مین بھی ایک فصل اس باب مین منعقد کی گئی ہے شیخ ابو المواہب شاذلی رحمہ اللہ کے بہت سے خواب اوسمین مندرج ہین اسی طرح خیرۃ الخیرہ مین بھی بہت لکھی گئی ہین اللہ سبحانہ وتعالی اپنی رحمت خاص سے ہمسے عاصیان امت کو بھی اس برکت سے مشرف فرماوے آمین ثم آمین **۱ حکایت** مکارم الاخلاق مین ذکر فرمایا ہے کہ ابو علی شنبوعی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا عرض کیا کہ آپ سے یہ بات مروی ہے کہ آپنے

فرمایا ہے بوڑہا کردیا مجھکو سورۂ ہود نے سوکس چیز نے آپ کو بوڑہا کردیا کیا قصص انبیاء و ہلاک امم نے فرمایا نہین ولیکن اس قول نے فاستقم کما امرت ۲ حکایت ابو سعید خراز رضی اللہ عنہ نے کہا ہے مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا عرض کیا کہ ای رسول خدا آپ مجھکو معذور رکہین اللہ کی محبت نے مجھکو آپ کی محبت سے مشغول کردیا ہے فرمایا ای مبارک جسنے اللہ کو دوست رکہا اوسنے مجھے دوست رکہا ۳ حکایت سلیمان بن سحیم رحمہ اللہ کہتے ہین مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہا ای رسول اللہ یہ لوگ آپکے پاس آکر سلام کرتے ہین آپ انکے سلام کو سمجہہ لیتے ہین فرمایا ہان اور مین جواب انکے سلام کا دیتا ہون ۴ حکایت صالح مری رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے خواب مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن پڑہا مجھسے فرمایا یا صالح هذه القراءة فاين البكاء یعنی ای صالح یہ تو قرأت ہوئی رونا کہان ہے ۵ حکایت بعض سلف نے کہا ہے مین حدیث لکہتا تہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بہیجتا نہ سلام مینے آپ کو خواب مین دیکہا مجھسے فرمایا اما تتم الصلوة علىّ فی کتابك یعنی کیا تو پوری نہین کرتا ہے صلوٰۃ کو مجہپر تیری کتاب مین پہر اسکے بعد جب مینے حدیث لکہی صلوٰۃ وسلام دونون پڑہے ۶ حکایت خیرة الخیرہ مین فرمایا ہے کہ محمد بن خفیف رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا فرماتے تہے من عرف طريقا الى الله فسلكه ثم رجع عنه عذبه الله عذابا لم يعذب به احدا من العالمين ۷ حکایت شیخ محمد عدل رحمہ اللہ کے ترجمہ مین لکہا ہے کہ ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا آپنے فرمایا قل لمحمد العدل الطناجی يتبع سنتی وينفع الناس اوسدن سے مشہور بعدل ہوگئے ۸ حکایت جناب توفیق دام مجدہ نے کتاب الدار والدوار مین لکہا ہے کہ ایک شخص کا باپ بعض بلاد مین مرگیا اوسکا مونہہ اور بدن سیاہ ہوگیا پیٹ پہول گیا اوسنے کہا لا حول ولا قوۃ موت غربت اور اس حالت پر نہایت تعجب ہوا اتنے مین وہ سوگیا دیکہا ایک شخص خوبصورت خوشبو نے آکر اوسکے باپکے بدن پر ہاتہہ پہیرا وہ سفید ہوگیا کہا تم کون ہو کہا مین تیرا نبی محمد رسول خدا ہون صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تیرا باپ مسرف تھا لکن مجھپر بہت درود بہیجتا تھا مین اس حالت کے دور کرنیکو آیا اسکی آنکھ کہل گئی دیکھا تو باپ کے بدن پر نور تھا اللہ کی حمد کی اور اچہی طرح کفن دفن کیا انتہی یہ حکایت کچھ تفصیل سے محاسن ایمان مین بہی لکہی گئی ہے

لب گوہر فشان وا ہونگے جب بہر شفاعت کے ‏ ‏ تماشا گاہ محشر مین نگاہین نیک و بد کا
ٹپکین گے جس گھڑی سامان عشرت بزم جنت مین ‏ ‏ کھلیگا حال امت پر تیرے انعام بیحد کا
خدا سے مانگ کیا کیا نعمتین دیتا ہے بندونکو ‏ ‏ ترا دست عطا افضل ہے جب کل کے مقصد کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم الی یوم الدین آمین ؞

وصل

جناب توفیق نے فصل الخطاب مین تحریر فرمایا ہے کہ حسن رضی اللہ عنہ نے کہا ایک مرد کا بہائی مر گیا تہا اوسکو خواب مین دیکہا پوچہا تم نے کس عمل کو افضل پایا کہا قرآن کو کہا کونسا قرآن کہا آیت الکرسی کہا کچہہ ہمارے لئے بہی امید ہے کہا تم کرتے ہو اور جانتے نہین اور ہم جانتے ہین اور کر نہین سکتے **حکایت** شیخ محمد نازلی کہتے ہین مین مدینہ مین پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمیشہ آیۃ الکرسی پڑہا کرتا تہا مینے خواب مین دیکہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا افضل آیت قرآن کیا ہے فرمایا آیۃ الکرسی **حکایت** والی بصرہ نے ثابت بنانی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکہا کہ ہمراہ فرشتون کے اوڑتے پہرتے ہین کہا تمکو یہ رتبہ کیونکر ملا کہا صبر و شکر و قراءت قل ہو اللہ احد سے **حکایت** جناب توفیق دام مجدہ نے حضرت مولانا مولوی عبد القیوم صاحب رضی اللہ عنہ کو بعد اونکے انتقال کے خواب مین دیکہا پوچہا مولانا کیا معاملہ گذرا

یہان تو رنج مین گذری کبہی قلق مین کٹی ‏ ‏ مسافران عدم وان کہو تو کیا ٹہہری

مولانا نے فرمایا ویسا حال نہین دیکہا جیسا کہ ہم سنتے تہے لا الہ الا اللہ کا ذکر قبر مین بہت نفع دیتا ہے خصوصًا جبکہ صحرا مین یا آب روان پر ذکر کیا جائے تو اور بہی زیادہ نافع ہے خاکسار نے اس خواب کو زبان فیض ترجمان حضرت توفیق دام فیضہ سے سنکر لکہا ہے حضرت مولانا صاحب مرحوم خاکسار کے

اوستاد مین قرآن شریف مع ترجمہ موضح قرآن اونپر عرض کیا ہے سات آٹھ پارے تفسیر جلالین کے
بھی اونہین سے پڑھے ہین حدیث بھی انہین سے کی ہے وقت روانگی وطن کے سند عنایت فرمائی
خاکسار کے پاس موجود ہے ولله الحمد پھر وطن سے مراجعت نہین فرمائی ۱۲۹۹ سنہ ہجری مین وطن ہی مین
انتقال فرمایا رضی اللہ عنہ وارضاہ وجعل الفردوس منزلہ و مثواہ مولانا صاحب مرحوم کے اوقات شریف
درس وتدریس تفسیر وحدیث سے معمور تھے ذکر وفکر کا شغل رکھتے تھے حتی کہ درس کے وقت بھی بلحاظ
پاس انفاس ذکر فرماتے رہتے تھے ستر حال کو بہت پسند رکھتے تھے اس زمانے مین خاندان ولی اللہی
کے فرد کامل تھے بسبب کثرت شغل درس کے کوئی واقف نہ تھا کہ مولانا اس فن مین بھی پورے
ہین رضی اللہ عنہ **حکایت** شرح برزخ مین ابوعبداللہ سطوحی سے نقل کیا ہے کہ امام شافعی
رضی اللہ عنہ کو کسی نے خواب مین دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالی نے آپکے ساتھ کیا کیا فرمایا مجھے بخشدیا
پوچھا کس سبب سے کہا بسبب پانچ درود کے جنکو مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجا کرتا تھا وہ پانچون
درود مقدمہ کتاب مین لکھے گئے ہین **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ نے کتاب مرآۃ الجنان مین
بذیل ۴۲۷ سنہ ہجری ترجمہ ابواسحق ثعلبی رحمہ اللہ مین لکھا ہے کہ بعض علماء نے نقل کیا ہے کہ اوستاد
ابوالقاسم قشیری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا مینے رب العزت کو خواب مین دیکھا اور وہ مجھسے خطاب کرتا ہے
اور مین اوس سے خطاب کرتا ہون اسی اثنا مین یہ ہوا کہ رب تعالی نے فرمایا اقبل الرجل الصالح
یعنی نیک مرد آیا مینے التفات کیا تو ناگاہ احمد ثعلبی آرہے ہین عبدالغفار فارسی نے سیاق تاریخ
نیسابور مین اسکا ذکر کیا ہے اور اونپر ثنا کی ہے اور کہا ہے کہ وہ صحیح النقل موثوق بہ کثیر الحدیث
کثیر الشیوخ ہین رحمہ اللہ تعالی اب ایسا مناسب معلوم ہوا کہ اس باب کو مناجات حافظ ابن قرضی
اندلسی قرطبی رحمہ اللہ پر ختم کرون اور اللہ سبحانہ وتعالی سے اپنے ذنوب کی مغفرت مانگون ٥

اسیر الخطایا عند بابک واقف — علی وجل مما بہ انت عارف
یخاف ذنوبا عنک لم یخف غیبہا — ویرجوک فیہا وہو راج وخائف
فمن ذا الذی یرجو سواک ویتقی — وما لک فی فصل القضاء مخالف

فیاسیدی لاتخزنی فی صحیفتی	اذا نشرت یوم الحساب الصحائف
وکن مونسی فی ظلمة القبر عندما	یصد ذو والقربی ویجفو المولف
فان ضاق عنی عفوک الواسع الذی	ارجی لاسرافی فانی لتالف

قال الامام الیافعی رضی الله عنه ما احسن هذه الابیات اذا تضرع فیما یتقلب مکلمه الوجل الی الله عز وجل الا ان فیها شیئین احدهما قوله انت عارف والله تعالی لایقال له عارف وانما یقال عالم وفیه بحث یطول موضع ذکره کتب الاصول والثانی فی الاصل المنقول منه یخاف ذنوبا لم یخف عنک غیبها بتقدیم وهو مکسور ولعله من غلط الکاتب فصوابه علی ما ذکرته ثم انی شهید الله قتله البربر رحمه الله یوم فتح قرطبة وروی عنه انه قال تعلقت باستار الکعبة فسألت الله الشهادة انتهی

باب ۴۵ اس بیان مین کہ زندہ لوگ مردی کو جو برا کہتے ہین وہ اس سے ایذا پاتا ہے اور میت کے برا کہنے اور ایذا دینے کی نہی آئی ہے

حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میت کو اوسکی قبر مین وہ چیز ایذا دیتی ہے جو اوسکو اوسکے گھر مین ایذا دیتی ہے اخرجہ الدیلمی ف قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہین جائز ہے کہ میت کو زندون کے اقوال وافعال سے وہ چیز پہونچائی جاتی ہو جو کہ اوسے ایذا دے بسبب کسی لطیفہ کے جسکو اللہ تعالی اوسکے لئے ایجاد کر دے یعنی کوئی فرشتہ پہونچا دے یا کوئی علامت یا کوئی دلیل یا جو کچھہ کہ اللہ تعالی چاہے اسی لئے مردون کے حق مین برا کہنے سے زجر کیا گیا ہے کہا یہ بھی جائز ہے کہ اس سے مراد فرشتے کی ایذا دینا ہو اوسکو یعنی اوسکو تغلیظ و تقریع کرتا ہو تاکہ جو اوس سے معاصی ہوئے تھے اوسکی صفائی اس سختی سے ہو جاوے ع عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم مردون کو گالی نہ دو کیونکہ وہ تو پہونچ گئے طرف اوسکے جو اونھون نے آگے بھیجا اخرجہ البخاری ع صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ایک ہالک یعنی مرے ہوئے کا برائی سے ذکر کیا گیا فرمایا تم اپنے مرے ہوؤن کا ذکر نکرو

مگر ساتھ خیر کے اخرجہ النسائی ۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے تم اپنے مردون کے محاسن یعنی خوبیان بیان کرو اور اونکی برائیون سے باز رہو اخرجہ ابو داؤد والترمذی و ابن ابی الدنیا ۵ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے نہ ذکر کرو تم اپنے مردون کا مگر ساتھ خیر کے اگر وہ اہل جنت سے ہین تو تم گناہگار ہوگے اور اگر وہ اہل نار سے ہین تو اونکو کافی ہے وہ چیز جسمین وہ ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا ٭

باب ٤٣ اس بیان مین کہ نوحہ کرنے سے میت ایذا پاتا ہے

۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک یہ بات پہونچاتے ہین کہ میت عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے زندہ کے اونہون نے کہا کہ ابو عبد الرحمن بھول گئے حضرت نے تو یہی کہا تہا کہ اہل میت اوسپر روتے ہین اور وہ بسبب اپنے جرم کے البتہ عذاب کیا جاتا ہے اخرجہ الشیخان ۲ یوسف بن ماہک رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ رافع بن خدیج کے جنازے مین حاضر ہوئے تو کہا کہ میت عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے زندہ کے اوسپر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میت عذاب نہین کیا جاتا ہے بسبب رونے زندہ کے اخرجہ ابن سعد واخرج ایضًا من روایۃ ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ واخرجہ ابو یعلی بلفظ المیت ینضح علیہ الحمیم ببکاء الحی وعن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ولفظہ ان المیت یعذب بالنیاحۃ علیہ فی قبرہ واخرجہ البخاری وانس وعمران بن حصین و عند عدی بن حبان فی صحیحہ وسمرۃ بن جندب عند الطبرانی فی الکبیر وابی ہریرۃ ابی یعلی والمغیرۃ بن شعبۃ عند ابن مندہ **ف** علما نے اس باب مین کئی مذاہب پر اختلاف کیا ہے ایک یہ ہے کہ یہ حدیث مطلقًا اپنے ظاہر پر ہے یہی رای حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اور اونکے بیٹے کی ہے ۲ یہ ہے کہ مطلقًا اپنے ظاہر پر نہین ہے ۳ یہ ہے کہ بار واسطے حال کے ہے یعنی میت عذاب کیا جاتا ہے اوس حال مین کہ لوگ اوسپر روتے ہین اور تعذیب بسبب اوسکے گناہ کے ہے نہ بسبب رونے کے ۴ یہ ہے کہ یہ خاص ہی ساتھ کافر کے یہ دونون قول عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہین

۵ یہ ہے کہ یہ اوس شخص کے ساتھہ خاص ہے کہ نوحہ جسکی سنت وطریقہ ہے بخاری اسی پر ہین ۶ یہ ہے کہ یہ اوس شخص کے حق مین ہے جوکہ نیاحت کی وصیت کرگیا ہے جیساکہ قائل نے کہا ہے ۰

اذا مت فانعيني بما انا اهله	وشقي عليّ الجيب يا ابنة معبد

یعنی جسوقت مین مرجاؤن تو تو میری نعی کر اوس چیز کے ساتھہ جسکا مین لائق ہون اور گریبان پہاڑ مجھپر اے بیٹی سعد کی ۷ یہ ہے کہ یہ اوس شخص کے حق مین ہے جسنے ترک نیاحت کی وصیت نہ کی جبکہ اسکو معلوم ہے کہ اسکے گہروالون کی شان ہے کہ وہ نوحہ کرینگے تو ترک نیاحت کی وصیت کرنا واجب ہوگا ۸ یہ ہے کہ تعذیب بسبب اون صفات کے ہے کہ جنکے ساتھہ وہ اوسپر روتے ہین حال آنکہ وہ صفات شرعاً مذموم ہین جیسے کہ اہل جاہلیت کہا کرتے تھے کہ ای عورتون کے رانڈ کرنیوالے ای اولاد کے یتیم کرنیوالے ای گہرون کے اوجاڑنیوالے ۹ قول یہ ہے کہ مراد تعذیب سے جھڑکنا ملائکہ کا ہے اوسکو بسبب اوس چیز کے جسکے ساتھہ اوسکے گہروالے اوسے روتے ہین اسلئے کہ حدیث ترمذی وحاکم وابن ماجہ مین مرفوعاً آیا ہے نہین ہے کوئی میت کہ مرے پہر اوسکے رونے والے کہڑے ہوکہے واجبلاہ واسنداہ یا مثل اس قول کے مگر مقرر کئے جاتے ہین اوسپر دو فرشتے وہ اوسکے سینے پر مارتے ہین کہیا تو ایسا ہی تہا اور طبرانی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کہا کہ عبد اللہ بن رواحہ پر بیہوشی طاری ہوئی نوحہ کرنیوالی کہڑی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبد اللہ پر داخل ہوئے اور اونکو افاقہ ہوگیا تہا کہا یا رسول اللہ مجھپر بیہوشی طاری ہوئی تو عورتین چلائین واعزاہ واجبلاہ تو ایک فرشتہ کہڑا ہوا اوسکے ساتھہ ایک مرزبہ یعنی کلوخ کوب تہا اوسنے مرزبہ کو میرے دونون پاؤن کے درمیان رکہا پہر کہا وہ ایسا ہے جیسا تو کہتی ہے مینے کہا نہین اور اگر مین ہان کہدیتا تو وہ مجھے اوس سے مارتا اور نعمان سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن رواحہ پر بیہوشی طاری ہوئی اونکی بہن عمرہ رونے لگین واجبلاہ واکذا اونہین شمار کرتی تہین یعنی اونکی صفتون کا عبد اللہ جب ہوش مین آئے تو کہا تو نے نہین کہی کوئی چیز مگر مجھسے کہا گیا تو ایسا ہی ہے اخرجہ الحاکم وصححہ حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل پر بیہوشی طاری ہوئی تو اونکی بہن کہنے لگین واجبلاہ جب وہ ہوش مین آئے تو کہا ما زلت لی موذیۃ منذ الیوم یعنی تو

دن بهر سے مجھے ایذا دیتی رہی اونهون نے کہا سقر مجھپر یہ بات شاق ہے کہ مین تجھے ایذا دون کہا ایک فرشتہ سخت جہڑ کنے والا کہتا رہا تو ایسا ہی ہے جسوقت کہ تو نے واکذا کہا مین کہتا تھا نہین اخرجہ الطبرانی مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جسوقت مصیبت پہونچائی گئی تو حفصہ رضی اللہ عنہا اونکے پاس آئین کہا اے صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اے خسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اے امیر المومنین حضرت عمرؓ نے فرمایا مین حرام کرتا ہون تجھپر بسبب اوس حق کے جو میرا تجھپر ہے کہ تو مجھپر ندبہ کرے بعد اس مجلس تیری کے اسلئے کہ نہین ہے کوئی میت کہ ندبہ کیا جاوے ساتھہ اوس چیز کے جو اوسمین نہین ہے مگر فرشتے اوسکو سخت مبغوض رکہتے ہین اخرجہ ابن سعد ٭ اقول یہ ہے کہ مراد اس سے دردناک ہونا میت کا ہے بسبب اوس چیز کے جو اوسکے گہر والون سے واقع ہوتی ہے اسلئے کہ طبرانی و ابن ابی شیبہ نے قیلہ بنت مخرمہ سے روایت کیا ہے کہ اوسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک اپنے ایک بیٹے کا ذکر کیا جو کہ مرچکا تہا پہر روئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایغلب احدکم ان یصاحب صویحبہ فی الدنیا معروفا فاذا مات استرجع فوالذی نفس محمد بیدہ ان احدکم لیبکی فیستعبر الیہ صویحبہ فیا عباد اللہ لاتعذبوا موتاکم ابن جریر اسی قول پر ہین اور اسی کو ایک جماعت ائمہ نے اختیار کیا ہے آخر اونکے ابن تیمیہ رحمہ اللہ ہین امام احمد نے ابو الربیع سے روایت کیا ہے کہا مین ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تہا ایک جنازے مین اونهون نے ایک آدمی کی آواز سنی کہ وہ چیختا ہے اوسکی طرف آدمی بہیجا اوسکو چپ کرایا مینے اونسے کہا اے ابو عبد الرحمن آپنے اوسکو کیون چپ کرایا کہا اس سے میت ایذا پاتا ہے یہانتک کہ اپنی قبر مین داخل ہو سعید بن منصور نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونهون نے کئی عورتون کو ایک جنازے مین دیکہا تو کہا ارجعن مازورات غیر ماجورات یعنی تم لوٹ جاؤ گناہ لیکر نہ اجر لیکر تم تو زندون کو فتنے مین ڈالتے ہو اور مردون کو ایذا دیتے ہو اور حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بدترین لوگون کے واسطے میت کے اوسکے گہر والے ہین کہ اوسپر روتے ہین اور اوسکا قرض ادا نہین کرتے ھذا فی الجزء الاول

فیستعبر

من حدیث یحیی بن معین بسندہ عن الحسن ۔

باب ۴۷ اس بیان مین کہ جتنی طرح کی ایذا ہی اوسکے سبب سے میت ایذا پاتا ہی فصل قبر

کو روندنا قبر وں مین پاخانہ پھرنا پیشاب کرنا منع ہی

ا عقبہ بن عامر صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین البتہ یہ کہ چلون مین انگارے پر یا تلوار کی دہار پر یہانتک کہ وہ میرے پاؤن کو خراب کردے یعنی لہبر عت قطع کردے دوست تر ہے مجھکو اس سے کہ مین کسی مسلمان کی قبر پر چلون اور مین پروا نہین کرتا کہ قبرون مین قضای حاجت کرون یا بیچ بازار مین اور لوگ دیکھتے ہون اخرجہ ابن ابی شیبۃ واخرجہ ابن ماجۃ من حدیثہ مرفوعا ۲ سلیم بن عفر رضی اللہ عنہ کا گزر ایک قبرستان پر ہوا اور وہ حاقن تھے پیشاب لئے او نپر غلبہ کیا تہا اونسے کہا گیا اگر تم اوتر پڑتے پہر پیشاب کر لیتے یعنی تو اچہا ہوتا کہا سبحان اللہ واللہ مین البتہ مردون سے شرماتا ہون جسطرح کہ زندون سے شرم کرتا ہون اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب القبور ۳ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کسی نے قبر کے روندنے کا پوچہا فرمایا مین جیسے مومن کی ایذا کو مکروہ رکھتا ہون اوسکی حیات مین سو بیشک مین مکروہ رکھتا ہون اوسکی ایذا کو بعد اوسکی موت کے اخرجہ سعید بن منصور ۴ ابن ابی شیبہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایذا مومن کی اوسکی موت مین ایسی ہے جیسی ایذا اوسکی اوسکی زندگی مین ۵ قاسم بن مخیمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین البتہ یہ کہ روندون مین اوپر گرم بہال کے یہانتک کہ وہ میرے پاؤن سے پار ہوجاوے تو مجھے دوست تر ہے اس سے کہ مین کسی قبر پر روندون اور ایک آدمی نے کسی قبر کو روندا اور دل اوسکا البتہ بیدار تہا کہ قبر سے ایک آواز سنی کہ اے آدمی تو میرے پاس سے دور ہو جا اور مجھے ایذا مت دے اخرجہ ابن مندہ ۔

فصل قبر پر بیٹھنا منع ہے

عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو ایک قبر پر بیٹھا ہوا دیکھا فرمایا اے صاحب قبر تو اوتر پڑ قبر کے اوپر سے صاحب قبر کو ایذا مت دے وہ تجھے ایذا نہین دیتا ہے

اخرجہ الطبرانی والحاکم وابن مندہ

باب ۴۸ بیان میں ملازمت حافظین کی مومن کی قبر کو

یعنی کراماً کاتبین مومن کی قبر پر ملازم رہتے ہین تسبیح تہلیل تکبیر کرتے رہتے ہین ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کہ جبوقت اللہ اپنے بندہ مومن کی روح قبض فرماتا ہے تو اوسکے دونون فرشتے آسمان کی طرف چڑہ جاتے ہین کہتے ہین ای رب ہمارے تو نے ہمکو اپنے بندہ مومن پر مقرر کیا تہا ہم اوسکا عمل لکہتے تہے اور تو نے اوسکو قبض کر لیا طرف اپنے سو تو ہمکو اذن دے کہ ہم آسمان مین رہین پس مین اللہ فرماتا ہے کہ بہرا آسمان میرے فرشتون سے بہرا ہوا ہی وہ میری تسبیح کرتے ہین وہ کہتے ہین تو ہمکو اذن دے کہ ہم زمین مین رہین اللہ فرماتا ہے کہ زمین میری میری خلق سے بہری ہوئی ہے وہ میری تسبیح کرتی ہین ولکن تم دونون میرے بندے کی قبر پر کہڑے رہو سو میری تسبیح وتہلیل وتکبیر کرتے رہو روز قیامت تک اور اوسکو میرے بندے کے لئے لکہو اخرجہ ابو نعیم ۲ واخرجہ البیہقی فی الشعب وابن ابی الدنیا من حدیث انس وابن الجوزی فی الموضوعات من حدیث ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ وزاد فیہ اور جبکہ بندہ کافر مرتا ہے تو اوسکے دونون فرشتے آسمان کی طرف چڑہ جاتے ہین تو اونسے کہا جاتا ہے کہ تم اوسکی قبر کی طرف لوٹ جاؤ اور اوسکو لعنت کرو ⁂

باب ۴۹ بیان میں اون اعمال کے جو کہ میت کو قبر مین نفع دیتے ہین

۱ ثابت بنانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مومن جسوقت اپنی قبر مین رکہا جاتا ہے تو اعمال صالحہ اوسکے اوسکو گہیر لیتے ہین اور عذاب کا فرشتہ آتا ہے تو اوس سے اوسکے بعض اعمال کہتے ہین تو اوسکے پاس سے دور ہو جا کیونکہ ہم سوا اگر کوئی اور عمل نہوتا تو تو اوس تک نہ پہونچتا یعنے اب تو اوسکے پاس اور بہی اعمال ہین تو بالضرور تیری رسائی اوس تک محال ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا وابو نعیم فی الحلیۃ

۲ ثابت بنانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین جسوقت بندہ صالح مرجاتا ہے پہر وہ اپنی قبر مین رکہا جاتا ہی تو اوسکے پاس جنت کا بچہونا لاتے ہین اور اوس سے کہا جاتا ہے تو سو رہ تجہکو مبارک ہو ٹہنڈک آنکہہ کی تو خوش ہوا اللہ تجہسے راضی ہوا اور کشادہ کرتا ہے اللہ اوسکی قبر مین اوسکے مد بصر تک اور کہولا جاتا ہے اوسکے لئے

ایک دروازہ طرف جنت کے پہر وہ اوسکے حسن کیطرف دیکہتا ہی اور اوسکی ہوا پاتا ہے اور اوسے گہیر لیتے ہین
اوسکے اعمال صالحہ روزہ نماز پڑہتے ہین ہمنے تجہکو تکلیف مین ڈالا تجہکو پیاسا رکہا تجہکو بے خواب کیا
سو ہم آجکے دن تیرے لئے ایسے ہین جیسا تو چاہتا ہے ہم تیرے انیس ہین یہانتک کہ تو جاوے
طرف تیری منزل کے جنت سے اخرجہ ابن ابی الدنیا ٤ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہر انسان کے لئے تین دوست ہین سو ایک دوست تو کہتا ہے
جو تو نے خرچ کر ڈالا وہ تیرا ہے اور جو تو نے روک رکہا وہ تیرا نہین ہی سو یہ تو اوسکا مال ہے اور ایک دوست
کہتا ہے مین تیرے ہمراہ ہون پس جسوقت تو پادشاہ کے دروازے پر آئیگا تو مین تجہے چہوڑ دونگا اور
لوٹ جاؤنگا یہ اوسکے گہر والے ہین اور اوسکے نوکر چاکر ہین اور ایک دوست کہتا ہے مین تیرے ہمراہ
ہون جہان تو داخل ہو اور جہان سے تو نکلے سو یہ اوسکا عمل ہے کہتا ہے مین بیشک تجہپر تینون سے
زیادہ تر سہل تہا اخرجہ البزار والطبرانی والحاکم ٤ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسوقت میت مرتا ہے تو اوسکے ہمراہ تین چیزین جاتی ہین تو دو تو
لوٹ آتی ہین اور ایک اوسکے ساتہہ باقی رہجاتی ہے ساتہہ جاتے ہین اوسکے گہر والے اوسکے اور مال
اوسکا اور عمل اوسکا سو اہل و مال تو لوٹ آتے ہین اور اوسکا عمل باقی رہجاتا ہے اخرجہ الشیخان
۵ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مثل آدمی کے
اور مثل موت کی ایسی ہے جیسے ایک آدمی ہے کہ اوسکے تین دوست ہین پس اونمین سے ایک نے
تو کہا کہ یہ میرا مال ہے سو تو اس سے لے جو تو چاہے اور چہوڑ جو تو چاہے اور دوسرے نے کہا مین تیرے
ہمراہ ہون تیری خدمت کرونگا پہر جسوقت تو مر جائیگا تو مین تجہے چہوڑ دونگا اور تیسرے نے کہا مین
تیرے ہمراہ ہون تیرے ساتہہ داخل ہونگا اور تیرے ساتہہ نکلونگا اگر تو مرے اور اگر تو زندہ رہے
سو وہ جسنے کہا یہ مال ہے میرا تو اس سے لے جو چاہے اور چہوڑ جو چاہے اوسکا مال ہے اور دوسرا اوسکے
خویش و اقارب ہین اور تیسرا اوسکا عمل ہے کہ اوسکے ساتہہ داخل ہوتا ہے اور اوسکے ساتہہ خارج
ہوتا ہے جہان وہ ہو اخرجہ البزار والطبرانی والحاکم ٦ کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہین جسوقت

لہ لفظ اصل میں یہ ہے ان کنت لاھون الثلاثۃ [illegible]

کہ بندۂ صالح اپنی قبر مین رکہا جاتا ہے اور اوسے اوسکے اعمال صالحہ گہیر لیتے ہین صیام و حج و جہاد و صدقہ اور عذاب کے فرشتے آتے ہین اوسکے دونون پاؤن کی طرف سے تو نماز کہتی ہے تم اسکے پاس سے دور ہو تمکو اوسپر کوئی راہ نہین ہے اوسنے میرے ساتہہ الله کے لئے قیام کیا ہے پہر اوسکے سر کی طرف سے آتے ہین تو روزہ کہتا ہے تمکو اوسپر کوئی راہ نہین ہے اوسکی پیاس تو دراز ہوئی الله کے لئے دار دنیا مین پہر اوسکے جسد کی جانب سے آتی ہین تو حج و جہاد کہتا ہے تم اسکے پاس سے دور ہو اوسنے تو اپنی جان کو تکلیف مین ڈالا اور اپنے بدن کو ایذا دی اور حج و جہاد کیا الله کے لئے سو تمکو اوسپر کوئی راہ نہین ہے پہر وہ اوسکے دونون ہاتہون کی طرف سے آتے ہین تو صدقہ کہتا ہے تم میرے صاحب سے باز رہو کیونکہ بہت کچہہ صدقہ ان دونون ہاتہون سے نکلا ہے یہانتک کہ وہ الله کے ہاتہہ مین واقع ہوا واسطے طلب رضا الٰہی کے سو تمکو اوسپر کوئی راہ نہین ہے پس کہا جاتا ہے مبارک ہو تجہکو طبت حیا وطبت میتا یعنی تو زندہ و مردہ اچہا رہا اور اوسکے پاس رحمت کے فرشتے آتے ہین پہر اوسکے واسطے جنت کا بچہونا اور دثار بچہاتے ہین اور کشادگی کیجاتی ہے اوسکے واسطے اوسکی قبر مین جہانتک کہ اوسکی نگاہ پہونچتی ہے اور اوسکے پاس جنت کا ایک قندیل لاتے ہین تو وہ اوسکے نور سے روشنی لیتا ہے اوس دن تک کہ الله اوسکو قبر سے اوٹہاوے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۸ یزید بن منصور رضی الله عنہ کہتے ہین کہ ایک آدمی قرآن پڑہا کرتا تہا جسوقت اوسے موت آئی تو عذاب کے فرشتے آئے کہ اوسکی روح قبض کرین تو قرآن نکلا کہا یارب کیا میرا مسکن یعنی گہر جسمین تو نے مجہے ساکن کیا تہا فرمایا چہوڑ دو واسطے قرآن کے اوسکے گہر کو اخرجہ ابن ابی الدنیا ۸ عمرو بن مرہ رضی الله عنہ کہتے ہین جبکہ انسان اپنی قبر مین داخل ہوتا ہے تو ایک فرشتہ اوسکے بائین جانب سے آتا ہے قرآن آتا ہے تو اوسکو منع کرتا ہے فرشتہ کہتا ہے کیا ہے میرے لئے اور تیرے لئے یعنی مجہسے تجہسے کیا واسطہ والله وہ تو تیرے ساتہہ عمل نہین کرتا تہا قرآن کہتا ہے کیا مین اوسکے پیٹ مین نہ تہا پہر اسی طرح کرتا رہتا ہے یہانتک کہ اپنے صاحب کو نجات دلا دیتا ہے اخرجہ ابن مندہ ۹ ابو سنہال رضی الله عنہ کہتے ہین نہین مجاور ہوا کسی بندے کا اوسکی قبر مین کوئی پڑوسی کہ وہ اوسکو زیادہ

محبوب ہو استغفار کثیر سے اخرجہ الاصبہانی فی الترغیب +

فصل بیان میں اون اعمال نیک کے جنکا ثواب میت کو ہمیشہ پہونچتا رہتا ہے

جاننا چاہیئے کہ دس عمل ایسے ہین کہ اونکا ثواب مرنیکے بعد میت کو قبر مین پہونچا کرتا ہے انمین سے تین کو بخاری و مسلم نے باتفاق روایت کیا ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسوقت انسان مرجاتا ہے تو اوسکا عمل منقطع ہوجاتا ہے مگر تین سے صدقۂ جاریہ ۱ یا علم جس سے نفع لیا جاوے ۲ یا ولد صالح کہ اوسکے لیئے دعا کرے ۳ اخرجہ البخاری فی الادب و مسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ ۴ ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ چار آدمی ہین کہ جاری رہتے ہین اونپر اجر اونکے بعد موت کے ایک مرابط اللہ کی راہ ہین اور وہ شخص جسنے کوئی علم سکہایا اور وہ آدمی جسنے کوئی صدقہ کیا تو اوسکا اجر اوسکے لیئے ہے جبتک کہ وہ صدقہ جاری ہے اور وہ آدمی جسنے کوئی ولد صالح چہوڑا کہ وہ اوسکے لیئے دعا کرتا ہے اخرجہ الامام احمد ۵ جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ مرفوعًا کہتے ہین جس شخص نے کوئی سنت حسنہ یعنی طریقۂ نیک نکالا تو اوسکے لیئے اوسکا اجر ہے اور اجر اوسکا جو اوسکے ساتھہ بعد اوسکے عمل کرے بغیر اسکے کہ اونکے اجر سے کچھہ کم ہو اور جسنے کوئی سنت سیئہ یعنی طریقۂ بد نکالا تو اوسپر اوسکا گناہ ہوگا اور گناہ اوسکا جو اوسکے ساتھہ بعد اوسکے عمل کریگا بدون اسکے کہ اونکے گناہون سے کچھہ کم ہو اخرجہ مسلم ۶ رجاء بن حیوہ رضی اللہ عنہ نے سلیمان بن عبد الملک سے کہا کہ منجملہ اون امور کے جنکے سبب سے خلیفہ اپنی قبر مین محفوظ رہے یہ ہے کہ مرد صالح کو خلیفہ کرجاوے اخرجہ ابن سعد ۷ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مرفوعًا کہتے ہین جس شخص نے سکہائی کوئی آیت کتاب اللہ سے یا کوئی باب علم سے تو بڑہاتا ہے اللہ اوسکے اجر کو روز قیامت تک اخرجہ ابن عساکر

ف جناب توفیق دام مجدہ فرماتے ہین جبکہ ایک آیت کریمہ کی تعلیم یہ ثمرۂ شریفہ بخشتی ہے کہ اجر معلم کا روز حشر تک قائم رہتا ہے تو جو شخص سارا قرآن شریف کسی کو سکہاوے اوسکے اجر کا کیا شمار ہے کہ کتنا ہے خاصکر اوس شخص کے اجر کا کیا پوچہنا ہے جسنے تفسیر کتاب اللہ کو لکہا اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی اوسکو شائع کیا لوگون کو اوسکے عمل کی طرف بلایا کہ اسکے اجر کی حد و نہم و نہایت

ونہایت کو سوای خالق علم اور عالم خلق کے اور کوئی نہین جان سکتا وفضل اللہ واسع ورحمتہ قریب وعفوہ کثیر ۷ ابوہریرہ رضی اللہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اوس چیز سے کہ لاحق ہوتی ہے مومن کو اوسکے حسنات سے بعد اوسکی موت کے علم ہے جسکو پہیلایا یا ولد صالح جسکو چہوڑ گیا یا مصحف جسکو میراث مین چہوڑ گیا یا مسجد جسکو بنا گیا یا گہر جسکو ابن سبیل یعنے مسافر کیلئے بنا گیا یا نہر کو جاری کر گیا یا صدقہ جسکو اپنے مال سے نکالا اپنی صحت مین وہ اوسکی موت کے بعد اوسے لاحق ہوگا اخرجہ ابن ماجۃ وابن خزیمۃ ۸ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے سات چیزین ہین کہ جاری رہتا ہے واسطے بندے کے اجر اونکا بعد اوسکی وفات کے حال آنکہ وہ اپنی قبر مین ہے وہ شخص جسنے علم سکہایا یا نہر جاری کی یا کنوان کہدوایا یا کہجور لگائی یا مسجد بنائی یا مصحف کو میراث مین چہوڑ گیا یا لڑکا چہوڑ گیا کہ وہ اوسکے لئے استغفار کرتا ہے بعد اوسکی موت کے اخرجہ ابونعیم والبزار ف یہ سب دس عمل ہوئے لیکن یہ گنتی اوس تقدیر پر ہے کہ اجرای نہر اور حفر بئر ایک چیز ٹہرائی جاوے ورنہ مجموع گیارہ عمل ہونگے اہل علم نے صدقہ جاریہ کی تفسیر وقف کے ساتہہ کی ہے اور ولد صالح کو اسکے ساتہہ مقید کیا ہے کہ وہ دعا کرتا ہو جیسا کہ حدیث ابوامامہ رضی اللہ عنہ مین نزدیک امام احمد کے اور حدیث ابوہریرہ مین نزدیک مسلم کے آیا ہے اور حدیث ابوہریرہ مین نزدیک ابن ماجہ وابن خزیمہ کے بدون تقیید کے واقع ہوا ہے تو مطلق مقید پر محمول ہوگا اور تقیید علم کے ساتہہ نافع کے حدیث ابوہریرہ مین نزدیک مسلم کے آئی ہے اور غیر مسلم مین لفظ علم بدون تقیید مذکور کے واقع ہوا ہے اور بعض حدیثون مین تقیید علم کے ساتہہ نشر کی آئی ہے اور نشر علم کا تدریس وتالیف وغیرہ سے ہوتا ہے اور مرابط وہ شخص ہے جو کہ سرحد اسلام پر مر گیا ہے پس اجلہ اعیان اسپر ہین کہ یہ سب اعمال مذکورہ میت کو لاحق ہوتے ہین اور اسی کے مثل اخوان مسلمین کی دعا ہے سید محمد بن اسمعیل امیر رحمہ اللہ نے شرح ابیات مین اسکا ذکر فرمایا ہے ✤

وصل اس بیان مین کہ دعا و استغفار زندون کے مردون کو نفع دیتی ہے

۸ ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مینے تمکو زیارت قبور سے

منع کیا تھا سو تم اونکی زیارت کرو واجعلوا زیارتکم لہا صلوٰۃ علیہم واستغفارا لہم یعنی تم اپنی
زیارت کو صلوٰۃ کرو اونپر اور استغفار واسطے اونکے یعنی مردون کے لئے دعا واستغفار کیا کرو اخرجہ
الطبرانی ٩ ابن طاؤس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ بیٹے اپنے باپ سے کہا کیا افضل ہے اوس چیز کا جو میت
کی طرف سے کہی جاوے کہا استغفار اخرجہ ابو نعیم ١٠ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اللہ بلند کریگا درجے کو واسطے بندہ صالح کے جنت مین وہ کہیگا یا رب
یہ میرے لئے کہان سے ہے اللہ فرماویگا بسبب استغفار تیرے لڑکے کے واسطے تیرے اخرجہ
الطبرانی فی الاوسط والبیہقی فی سننہ ولفظ البیہقی بدعاء ولدک لک واخرجہ
البخاری فی الادب عن ابی ہریرۃ موقوفاً ١١ واخرج ایضاً عن ابی سعید الخدری
رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پیچھے ہونگے آدمی دن قیامت
کے نیکیون سے مثل پہاڑون کے کہیگا یہ کہان سے ہین تو کہا جاویگا کہ بسبب استغفار تیرے لڑکے کے
١٢ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے میت اپنی
قبر مین مگر مشابہ غریق متغوث کے انتظار کرتا ہے دعا کا کہ لاحق ہو اوسکو باپ یا مان یا لڑکے یا صدیق
یا ثقہ سے پھر جب وہ اوسکو لاحق ہوتی ہے تو اوسکو دنیا وما فیہا سے زیادہ تر محبوب ہوتی ہے اور
بیشک اللہ البتہ داخل کرتا ہے اہل قبور پر زمین والون کی دعا سے مثل پہاڑون کے اور ہدیہ زندون کا
الواعظ طرف مردون کے استغفار کرتا ہے واسطے اونکے اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان والدیلمی
وقال البیہقی قال ابو علی الحسین بن علی الحافظ ہذا غریب من حدیث عبد اللہ
ابن المبارک لم یقع عند اہل خراسان ١٣ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ مردے
زیادہ تر محتاج ہین طرف دعا کے زندون سے طرف کہانے پینے کے اخرجہ ابن ابی الدنیا اور بہت
لوگون نے اسپر اجماع نقل کیا ہے کہ دعا میت کو نفع دیتی ہے اسکی دلیل قرآن شریف سے یہ آیت ہے
والذین جاؤا من بعدہم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان
١٤ **حکایت** بعض سلف کہتے ہین مینے اپنے بہائی کو بعد موت کے خواب مین دیکہا پوچہا کیا تجہ

زندون کی دعا پہونچتی ہے کہا ای واللہ یعنی ہان قسم ہے اللہ کی یتر فرف مثل النور تھونلیسہا اخرجہ
ابن ابی الدنیا ۱۵ عمرو بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین جبکہ بندہ اپنے مردہ بہائی کے لئے دعا کرتا ہے تو
ایک فرشتہ اوسکو طرف اوسکی قبر کے لاتا ہے کہتا ہے یا صاحب القبر الغریب ھذہ ہدیۃ من اخ علیک
شفیق اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۶ حکایت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین شام سے طرف
بصرے کے متوجہ ہوا خندق مین اترا طہارت کی دو رکعت نماز پڑہی پہر بیٹھے اپنا سر ایک قبر پر رکھا سو گیا
پہر مین بیدار ہوا تو ناگاہ صاحب قبر شکایت کرتا ہے اور کہتا ہے مقرر تو نے مجھے ایذا دی ابتدا ای رات سے
پہر کہا کہ تم جانتے نہین ہو اور ہم جانتے ہین اور ہم عمل پر قدرت نہین رکہتے جو دو رکعتین کہ تو نے پڑہین دنیا
و ما فیہا سے بہتر ہین پہر کہا اللہ اہل دنیا کو جزای خیر دے تو اونکو ہماری طرف سے سلام کہنا کیونکہ اونکی
دعا سے مثل جبال کے نور ہمپر داخل ہوتا ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۷ حکایت بعض متقدمین کہتے ہین میرا
گذر قبرستان پر ہوا مینے اونپر ترحم کیا ایک ہاتف نے مجھے آواز دی نعم فترحم علیہم یعنی ہان تو اونپر ترحم کر کیونکہ اونمین
مہموم و محزون ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۸ حکایت بعض صالحین نے اپنے والد کو خواب مین دیکہا اوسسے کہا
بیٹا تمنے اپنا ہدیہ ہمسے کیون قطع کر دیا اونہون نے کہا ابا کیا مردے زندونکے ہدیہ کو پہچانتے ہین کہا بیٹا اگر نہ ہوتے زندے
تو مردے ہلاک ہو جاوین قال ابن رجب رحمہ اللہ روی جعفر الخلدی حدثنا العباس بن یعقوب
بن صالح الانباری سمعت ابی یقول الخ ۱۹ حکایت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ
کہتے ہین کہ مین شب جمعہ کو قبرستان مین داخل ہوا ناگاہ ایک نور چمکتا ہوا اوسمین دیکہا مینے کہا لا الہ الا اللہ
ہم دیکہتے ہین کہ اللہ عز وجل نے اہل مقابر کو بخشدیا ناگاہ ایک ہاتف دور سے پکارتا ہے اور کہتا ہے ای مالک
بن دینار یہ ہدیہ ہے مومنین کا طرف اپنے اخوان کے اہل مقابر سے مینے کہا تجھے قسم ہے اوسکی جسنے تجھے
نطق دیا کہ تو مجھے خبر دے وہ کیا ہے کہا ایک شخص مومنین سے اس رات کھڑا ہوا پورا وضو کیا دو رکعت
نماز پڑہی اور اوسمین فاتحۃ الکتاب اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑہا اور کہا الٰہی مینے
اسکا ثواب اہل مقابر کو بخشا جو کہ مومنین سے ہین سو ہمپر ضیا اور نور وسعت و سرور مشرق و مغرب مین داخل ہوا
مالک فرماتے ہین کہ مین اون رکعتون کو ہر جمعہ مین پڑہتا رہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا

کہ مجہسے فرماتے ہین اے مالک اللہ نے تجہے بخشا بعد اوس نور کے جسکو تو نے میری امت کی طرف ہدیہ کیا اور تیرے
واسطے ثواب اوسکا ہے پہر فرمایا اور بنایا اللہ نے واسطے تیرے ایک گہر جنت مین اندر محل کے جسکو منیف
کہتے ہین مینے کہا منیف کیا ہے فرمایا سایہ کرنیوالا ہے اہل جنت پر اخرجہ ابن النجار فی تاریخہ
۳۰ **حکایت** بشار بن غالب رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رابعہ کو خواب مین دیکہا اور مین اونکے لئے
بہت دعا کیا کرتا تہا کہا اے بشار تیری ہدایا نور کے طباقون پر حریر کے رومالون سے ڈہنکے ہوئے ہمارے
پاس آتے ہین مینے کہا یہ کیونکر ہے کہا اسی طرح زندہ مومنین کی دعا ہے جبکہ وہ مردون کے لئے
دعا کرتے ہین پہر وہ اونکے لئے قبول کیجاتی ہے تو وہ دعا نور کے طباقون پر رکہی جاتی ہے پہر حریر
کے رومالون سے ڈہانکی جاتی ہے پہر جس مردے کے لئے دعا کی گئی ہے اوسکے پاس لاتے ہین پہر کہا جاتا
ہے یہ فلان کا ہدیہ ہے تیری طرف اخرجہ ابن ابی الدنیا ۳۱ انس رضی اللہ عنہ مرفوعًا کہتے
ہین کہ میری امت امت مرحومہ ہے داخل ہوتی ہے اپنی قبرونمین ساتہہ اپنے گناہون کے اور نکلیگی
اپنی قبرون سے کہ اوسپر کچہہ گناہ نہونگے بسبب استغفار مومنین کے وہ گناہ اوس سے دور کردئے جاوینگے
اخرجہ الطبرانی فی الاوسط بسند ۳۲ حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا مجہے پہونچا
ہے کہ کتاب اللہ مین ہے اے ابن آدم دو چیزین مینے تیرے لئے کین اور وہ تیرے واسطے نہ تہین وصیت
تیرے مال مین ساتہہ دستور کے حال آنکہ وہ تیرے غیر کے ملک ہوگیا اور دعا مسلمانون کی واسطے
تیرے حال آنکہ تو ایسی منزل مین ہے کہ اوسمین کسی چیز سے نہ منایا جاویگا اور نہ تو کسی نیکی مین زیادہ
کریگا اخرجہ ابن ابی شیبہ ۳۳ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا چار چیزین ہین
کہ آدمی بعد موت کے اونکو دیا جاتا ہے تہائی مال اوسکا جبکہ وہ پہلے اس سے اوسمین مطیع تہا اور
لڑکا صالح کہ اوسکے لئے بعد موت اوسکے دعا کرتا ہے اور سنت حسنہ یعنی طریقہ نیک جسکو آدمی نکال جاتا ہے
پہر اوسکی موت کے بعد اوسپر عمل کیا جاتا ہے اور سو آدمی جبکہ وہ اوس آدمی کے لئے شفاعت کرین تو
اوسکے حق مین اونکی شفاعت مقبول ہوتی ہے اخرجہ الدارمی فی مسندہ **وصل** اس بیان
مین کہ ثواب صدقہ وخیرات کا میت کو پہونچتا ہے ۳۴ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک آدمی

نے کہا یا رسول اللہ میری ماں ناگہاں مرگئی اور وصیت نہین کی ہین اوسے گمان کرتا ہون کہ اگر وہ بولتی
تو صدقہ کرتی سو کیا اوسکے لئے اجر ہے اگر مین اوسکی طرفسے صدقہ کرون فرمایا ہان اخرجہ الشیخان
۲۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سعد بن عبادہ کی ماں مرگئین اور وہ غائب تھے یعنی وہ
اونکی موت مین حاضر نہ تھے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے کہا یا رسول اللہ
میری ماں مرگئی اور مین غائب تہا سو کیا اوسکو نفع دیگا اگر مین اوسکی طرفسے صدقہ کرون فرمایا ہان
کہا مین آپکو گواہ کرتا ہون کہ میرا باغ اوسکی طرفسے صدقہ ہے اخرجہ البخاری ۲۶ سعد بن
عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا یا رسول اللہ میری ماں مرگئی سو کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا
پانی پس اونہون نے ایک کنوان کہدوا دیا اور کہا یہ ام سعد کے لئے ہے اخرجہ احمد والاربعۃ
۲۷ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک صدقہ
البتہ بجہاتا ہے اہل صدقہ سے قبرون کی حرارت کو اخرجہ الطبرانی ۲۸ انس رضی اللہ عنہ کہتے
ہین کہ سعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے کہا یا رسول اللہ میری ماں مرگئی اور وصیت نہین
کی نہ صدقہ کیا سو کیا نفع دیگا اوسکو اگر مین اوسکی طرفسے صدقہ کرون فرمایا ہان اگرچہ پاچہ سوختہ گوسپند ہو اخرجہ
الطبرانی فی الاوسط بسند صحیح ۲۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ ایک تمہارا کوئی صدقہ تطوعًا صدقہ کرے تو چاہئے کہ اوسکو اپنے ماں باپ
پر کرے کہ اوسکا اجر دونون کے لئے ہو اور اسکے اجر سے کچھہ کم نہ کرے اخرجہ الطبرانی واخرج
الدیلمی نحوہ لامن حدیث معویۃ بن حیدۃ ۳۰ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے نہین ہین کوئی گہر والے کہ مرجاوے اونمین سے کوئی میت
پہر وہ اوسکی طرف سے بعد موت کے صدقہ کرین مگر اوس صدقہ کو اوسکے لئے جبریل ہدیہ کرتے ہین
ایک طباق پر نور کے پہر کنارۂ قبر پر کہڑے ہوتے ہین کہتے ہین ای گہری قبر والے یہ ہدیہ ہے اسکو
تیرے گہر والون نے تجہے بہیجا ہے تو اسکو قبول کر پہر وہ اوسپر داخل ہوتا ہے تو وہ فرحناک و خوش
ہوتا ہے اور رنجیدہ ہوتے ہین اوسکے پڑوسی جنکی طرف کچہہ ہدیہ نہین بہیجا جاتا ہی اخرجہ الطبرانی فی الاوسط

وصل اس بیان مین کہ میت کو ثواب حج کا پہونچتا ہے

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کتاب الروح مین فرماتے ہین کہ مردونکی روحون کو زندون کے افعال سے دو امر پہونچتے ہین اسپر فقہا اور اہل حدیث و تفسیر اہل سنت کے درمیان مین اجماع کیا گیا ہے ایک وہ کام جسکا سبب خود میت اپنی حالت حیات مین ہوا ہے دوسرا مسلمانون کی دعا و استغفار ہے اوسکے لئے اور صدقہ و حج اسمین نزاع ہے کہ جن اعمال کا اوسکو ثواب پہونچتا ہے آیا وہ ثواب انفاق ہے یا ثواب عمل ہے پس جمہور کے نزدیک نفس عمل کا ثواب پہونچتا ہے اور حنفیہ کے نزدیک صرف ثواب انفاق کا پہونچتا ہے انتہے ۱۴۵۰ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے اپنے والدین کی طرف سے حج کیا بعد اونکی وفات کے تو لکھتا ہے اللہ واسطے اوسکے آزادی کو نار سے اور جنکی طرف سے حج کیا گیا ہے اونکے لئے ایک پورے حج کا اجر ہوتا ہے بغیر اسکے کہ اونکی اجر سے کچھہ کم ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین صلہ کیا کسی ذو رحم نے اپنے رحم کا کہ وہ افضل ہو حج سے جسکو وہ اوسپر بعد اوسکی موت کے اوسکی قبر مین داخل کرتا ہے اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان والاصبہانی فی الترغیب بسند فیہ مجھولان ۱۴۵۱ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا جسنے اپنے مان باپ کی طرف سے حج کیا اور اونہون نے حج نہین کیا تہا تو وہ اونکی طرف سے کفایت کریگا اور اونکی روحون کو آسمان مین خوشخبری دیجاویگی اور وہ نزدیک اللہ کے بر یعنی نیکوکار مان باپ کے ساتھہ احسان کرنیوالا لکہا جاویگا اخرجہ ابو عبد اللہ الثقفی فی الفوائد المعروفة بالثقفیات ۱۴۵۲ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف آیا عرض کیا کہ میرا باپ مرگیا اور اوسنے حج اسلام نہین کیا فرمایا تو مجہے بتا کہ اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا تو کیا تو اوسکی طرف سے اوسکو ادا کرتا کہا ہان فرمایا تو پہر وہ تو اوس پر دین ہے سو تو اوسکو ادا کر اخرجہ البزار والطبرانی بسند حسن ۱۴۵۳ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف آئی کہا کیا مین اپنے مان کی طرف سے حج کرون اور وہ مرچکی ہے فرمایا تو مجہے بتا اگر تیری مان پر قرض ہوتا پہر تو اوسکو ادا کرتی تو کیا وہ تجہسے مقبول نہوتا کہا ہان مقبول ہوتا پس آپنے اوسکو حکم دیا کہ وہ حج کرے اخرجہ الطبرانی

۳۳۵ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے حج کیا کسی میت کی طرفسے تو جس شخص نے اوسکی طرفسے حج کیا اوسکے لیئے مثل اوسکے اجر کے ہے اخرجہ الطبرانی فی الاوسط

وصل ثواب بردہ آزاد کرنیکا میت کو پہونچتا ہے

۳۳۶ عطا و زید بن اسلم رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آیا کہا یا رسول اللہ مین اپنے باپ کی طرفسے آزاد کرون اور وہ مرچکا ہے فرمایا ہان اخرجہ ابن ابی شیبۃ ۳۳۷ عطا رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا تابع ہوتا ہے میت کو بعد اوسکی موت کے آزاد کرنا اور حج اور صدقہ اخرجہ ابن ابی شیبۃ ۳۳۸ ابوجعفر رحمہ اللہ کہتے ہین کہ حسن وحسین رضی اللہ عنہما علی رضی اللہ عنہ کی طرفسے بعد اونکی وفات کے آزاد کیا کرتے تھے اخرجہ ابن ابی شیبۃ ۳۳۹ قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی عبد الرحمن کی طرف سے ایک غلام آزاد کیا امید رکھتی تھین کہ اونکو اس سے نفع پہونچاوین بعد اونکی موت کے اخرجہ ابن سعد ۳۴۰ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ عاص نے وصیت کی کہ اوسکے طرفسے سو النسمہ یعنی نفس آزاد کئے جائین سو ہشام نے اوسکی طرفسے پچاس آزاد کردیئے فرمایا نہین صدقہ وحج وعتق تو مسلم کی طرفسے کیا جاتا ہے وہ اگر مسلمان ہوتا تو اوسکو پہونچتا اخرجہ ابو الشیخ بن حیان فی کتاب الوصایا

وصل بیان مین ثواب روزہ ونماز کی واسطے میت کے

۳۴۱ حجاج بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بر سے ہے یہ کہ تو اونکی یعنی والدین کی طرفسے نماز پڑھے ساتھ اپنی نماز کے اور روزہ رکھے تو اونکی طرف سے ساتھ اپنے روزے کے اور صدقہ دے تو اونکی طرفسے ساتھ اپنے صدقہ کے اخرجہ ابن ابی شیبۃ ۳۴۲ بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ میری مان پر دو ماہ کے روزے ہین سو کیا کفایت کرتا ہے کہ مین اوسکی طرفسے روزے رکھون فرمایا ہان کہا تو میری مان پر حج ہے اوسنے کبھی حج نہین کیا سو کیا کفایت کرتا ہے کہ مین اوسکی طرفسے حج کرون فرمایا ہان

اخرجہ مسلم ؀ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مرا اور اوسپر روزے تھے تو اوسکا ولی اوسکی طرف سے روزے رکھے اخرجہ الشیخان ✦

وصل بیان مین قراءت قرآن شریف کے واسطے میت کے اور قبر پر

میت کے لئے ثواب قراءت کے پہونچنے مین اختلاف ہے سو جمہور سلف اور تینون امام ثواب پہونچنے پر ہین اور امام شافعی رضی اللہ عنہ اسمین مخالف ہین دلیل انکی یہ آیت شریف ہے وان لیس للانسان الا ما سعی اتباع قائلین وصول نے اس آیت کا کئی طرحپر جواب دیا ہے ایک جواب یہ ہے کہ آیت مذکور اس آیت سے منسوخ ہے والذین آمنوا واتبعتہم ذریتہم بایمان الآیۃ بیٹے بسبب صلاح آبا کے جنت مین داخل ہونگے دوسرا یہ ہے کہ آیت مذکور قوم ابراہیم وقوم موسی علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے رہی یہ امت سو اسکے لئے ہے جو اسنے سعی کی اور جو اسکے لئے سعی کی گئی قالہ عکرمۃ تیسرا یہ ہے کہ مراد انسان سے اس جگہہ کافر ہے رہا مؤمن سو اوسکے لئے ہے جو اوسنے سعی کی اور جو اوسکے لئے سعی کی گئی یہ قول ربیع بن انس رحمہ اللہ کا ہے چوتھا یہ ہے کہ نہین ہے انسان کے لئے مگر جو اوسنے سعی کی بطریق عدل کے رہا باب فضل سو جائز ہے کہ اللہ تعالی اوسکو زیادہ دے جو چاہے یہ قول حسین بن فضل رحمہ اللہ کا ہے پانچوان یہ ہے کہ لام للانسان مین بمعنی علی ہے یعنی نہین ہے انسان پر مگر جو اوسنے سعی کی یہ تو آیت مذکور کے جواب دیئے اور دعا وصدقہ وصوم وحج وعتق جنکا ذکر پہلے ہو چکا انپر قراءت قرآن وغیرہ کا قیاس کرکے وصول ثواب پر استدلال کیا ہے کیونکہ کسی طرح کا فرق نہین ہے نقل ثواب مین درمیان اسکے کہ وہ حج سے ہو یا صدقہ یا وقف یا دعا یا قراءت سے بسبب اون حدیثون کے جنکا ذکر آیندہ آویگا اگرچہ وہ حدیثین ضعیف ہین لیکن مجموع اونکا اسپر دلالت کرتا ہے کہ اونکے لئے اصل ہے اور اس سے استدلال کیا ہے کہ مسلمان ہمیشہ سے ہر شہر مین جمع ہوتے ہین اور بلا نکیر اپنے مردون کے لئے پڑھتے ہین سو یہ اجماع ہوگیا یہ سب حافظ شمس الدین بن عبد الواحد مقدسی حنبلی نے ایک جزء مین ذکر کیا ہے جسکو اس مسئلے مین تالیف فرمایا ہے **حکایت** قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ شیخ عز الدین بن عبد السلام رحمہ اللہ فتوی دیا کرتے تھے کہ جو پڑھا جاتا ہے اوسکا ثواب میت کو نہین

پہونچتا ہے جب اونکا انتقال ہوگیا تو اونکو اونکے بعض اصحاب نے خواب مین دیکہا اوسنے کہا کہ آپ کہا کرتے تہے کہ جو پڑہا جاتا ہے اور میت کو ہدیہ بہیجا جاتا ہے اوسکا ثواب میت کو نہین پہونچتا ہے سو اسکی کیا کیفیت ہے کہا مین اسکو دار دنیا مین کہا کرتا تہا اور اب مینے اوس قول سے رجوع کیا اسلئے کہ مین نے اس باب مین اللہ تعالی کے کرم کو دیکہہ لیا اور میت کی طرف وہ ثواب پہونچتا ہے رہا قبر کے نزدیک قرارت کرنا سو ہمارے اصحاب وغیرہم نے اسکی مشروعیت کے ساتہہ جزم کیا ہے زعفرانی نے کہا مین نے شافعی رضی اللہ عنہ سے قرارت کا نزدیک قبر کے پوچہا فرمایا لا باس بہ ہے یعنی اسمین کوئی برائی نہین ہے اور نووی رضی اللہ عنہ نے شرح مہذب مین فرمایا ہے زائر قبور کے لئے مستحب ہے کہ جسقدر ہوسکے پڑہے اور اوسکے بعد مردون کے لئے دعا کرے شافعی رحمہ اللہ نے اسپر نص کی ہے اور اصحاب کا اسپر اتفاق ہے دوسری جگہہ اتنا اور زیادہ کہا ہے کہ اگر قرآن شریف قبر پر ختم کرین تو افضل ہے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اولاً اسکا انکار کرتے تہے جبکہ اونکو اس باب مین کوئی اثر نہ پہونچا تہا پہر رجوع کیا جبکہ اونکو پہونچ گیا اس باب مین جو وارد ہوا ہے اوسمین سے حدیث مرفوع ابن عمر و بن العلاء ابن اللجلاج باب مایقال عند الدفن مین گذر چکی اب احادیث موعودہ دال علی قرارۃ القرآن سنو ا شعبی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جسوقت انصار کا میت مرتا تو اوسکی طرف آمد و رفت رکہتے اوسکے لئے قرآن پڑہتے تہے اخرجہ الخلال فی الجامع ۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہین کہ جو شخص قبرستان پر گذرا اور اوسنے قل ہو اللہ احد گیارہ بار پڑہا پہر اوسکا اجر مردون کو بخشدیا تو وہ بعدد مردون کے اجر دیا جاویگا اخرجہ ابو محمد السمرقندی فی فضائل قل ہو اللہ احد ۳ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص قبرستان مین داخل ہوا پہر اوسنے فاتحہ یعنی الحمد اور قل ہو اللہ احد اور الہاکم التکاثر پڑہا پہر کہا کہ الٰہی جو مینے تیرے کلام سے پڑہا اوسکا ثواب قبرستان والون کے لئے مومنین و مومنات سے کیا تو وہ اوسکی شفیع ہونگے طرف اللہ تعالی کے اخرجہ ابو القاسم سعد بن علی الزنجانی فی فوائدہ ۴

حکایت سلمہ بن عبید رحمہ اللہ کہتے ہین کہ حماد مکی نے کہا کہ مین رات کو قبرستان مکہ کی طرف نکلا مینے ایک قبر پر اپنا سر رکہا سو گیا

بیٹھے قبرستان والون کو حلقہ حلقہ دیکھا بیٹھے کہا قیامت قائم ہوگئی کہا نہین لیکن ایک آدمی نے ہمارے اخوان
سے قل ہو اللہ پڑھا اور اوسکا ثواب ہمارے لئے کیا سو ہم سال بھر سے اوسکو تقسیم کر رہے ہین اخرج
القاضی ابوبکر بن عبد الباقی الانصاری فی مشیخته ۵ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص قبرستان مین داخل ہوا پھر سورۂ یٰس پڑھی
تو اللہ تعالی مردون سے تخفیف کرتا ہے اور اوسکے لئے بعدد اون مردون کے جو اوسمین ہین نیکیان
ہونگی اخرجہ عبد العزیز صاحب الخلال بسندہ کا ف قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ
ایک حدیث مین آیا ہے تم اپنے مردون پر یٰس پڑھو یہ حدیث اس امر کا احتمال رکھتی ہے کہ یہ قرأت نزد
میت کے ہو اوسکے حال موت مین اور یہ بھی احتمال ہے کہ نزدیک اوسکی قبر کے ہو مین کہتا ہون یعنے
امام سیوطی رضی اللہ عنہ کہ اول کے جمہور قائل ہین جیسا کہ اول کتاب مین گذر چکا ہے اور دوسرے
قول کے ابن عبد الواحد مقدسی قائل ہین اوس جزو مین جسکی طرف اشارہ ہو چکا اور دونون حال
مین تعمیم کے قائل محب طبری رحمہ اللہ ہمارے اصحاب متاخرین سے ہین اور احیا ء امام غزالی اور
عاقبت عبد الحق مین امام احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ کہا جب تم قبرستان مین داخل ہو تو فاتحۃ
الکتاب اور معوذتین اور قل ہو اللہ احد پڑھو اور اسکو اہل مقابر کے لئے کر دو کیونکہ وہ اونکی طرف پہونچتا ہے
قرطبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے وقیل یعنے بعض نے کہا ہے کہ ثواب قرآن کا قاری کے واسطے ہے
اور میت کے لئے ثواب سننے کا ہے اور اسی لئے اوسکو رحمت لاحق ہوتی ہے فرمایا اللہ تعالی نے
واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون یعنی جس وقت قرآن پڑھا جاوے
تو اوسکو سنو اور چپ رہو شاید تم پر رحم ہو کہا یعنی قرطبی نے کہ اللہ کے کرم سے کچھ بعید نہین ہے کہ میت
کو ثواب قرآن کا اور سننے کا دونو لاحق ہو اور قرأت کا ہدیہ جو اوسکو بھیجا جاتا ہے مثل صدقہ و دعا کے
وہ بھی اوسے لاحق ہو گو وہ اوسکو نہ سنے کیونکہ فتاوی قاضی خان مین جو کہ حنفیہ سے ہے یہ ہے کہ
قرأت قرآن کی نزدیک قبور کے اگر قاری نے یہ نیت کی ہے کہ آواز قرآن کی مردون کو انس دے
تو تو وہ پڑھے اور اگر یہ قصد نہین کیا ہے تو اللہ قرأت کو سنتا ہے جہان کہین وہ قرأت ہو

فرع قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہین کہ ہمارے بعض علمار نے نفع قرات پر نزدیک قبر کے حدیث عسیب یعنی
شاخ خرما سے جسکے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چیر کے دو ٹکڑے کئے تھے اور اونکو قبرون پر لگا دیا تھا
استدلال کیا ہے اور آپنے فرمایا تھا کہ شاید اون دونون سے تخفیف کیجائے جبتک کہ وہ خشک نہون
خطابی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ یہ نزدیک اہل علم کے اسپر محمول ہے کہ اشیار جبتک اپنی اصل خلقت پر
یا اپنی سبزی و تازگی پر رہتی ہین تب تک وہ تسبیح کرتی رہتی ہین یہانتک کہ اونکی رطوبت خشک ہوجائے
یا اونکی سبزی جاتی رہے یا اپنی جڑ سے کاٹ دیئے جائین غیر خطابی نے کہا جبکہ اون دو مردون سے بسبب
تسبیح شاخ خرما کے تخفیف کیجائے تو مؤمن کے قرآن پڑہنے سے کیونکر تخفیف نہوگی قبرون کے
نزدیک درخت لگانیکی یہی حدیث اصل ہے **حکایت** قتادہ کہتے ہین کہ ابو برزہ اسلمی رضی اللہ
عنہ حدیث کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک قبر پر گزر فرمایا اور صاحب قبر کا
عذاب کیا جاتا تہا تو آپنے ایک شاخ کہجور کی لی پہر اوسکو قبر مین گاڑدیا اور فرمایا شاید اوس سے
کشائش کیجائے جب تک کہ وہ تروتازہ رہے ابو برزہ وصیت کیا کرتے کہ جسوقت مین مرجاؤن
تو تم میری قبر مین میرے ساتہہ دو ٹہنیان رکہیو پہر جب وہ ایک بیابان مین مرے جو کہ درمیان کرمان
و قومس کے تہا تو لوگون نے کہا کہ وہ ہمکو وصیت کیا کرتے تہے کہ ہم اونکی قبر مین دو شاخین رکہین
اور یہ ایک ایسی جگہہ ہے کہ ہم اوسمین اونکو نہین پاتے ہین وہ اس حال مین تہے کہ ایک قافلہ جانب
سجستان سے نمودار ہوا تو اونکے پاس ایک سعف پایا اوسمین سے دو شاخین لیلین پہر اونکو ساتہہ
اونکے قبر مین رکہدیا اخرجہ ابن عساکر من طریق حماد بن سلمۃ اور ابن سعد نے مورق سے
روایت کیا ہے کہ بریدہ رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تہی کہ اونکی قبر مین دو شاخین رکہدی جاوین ہیثمی
فائدہ تاریخ ابن النجار مین بذیل ترجمہ کثیر بن سالم تمیمی رحمہ اللہ لکہا ہے کہ اونہون نے
وصیت کی تہی کہ جسوقت اونکی قبر بوسیدہ ہوجائے تو اوسکی تعمیر نہو اور اس باب مین تاکید و تشدید
کی اور کہا کہ اللہ عزوجل بوسیدہ پرانی قبر والون کی طرف نظر فرماتا ہے تو اونپر رحم کرتا ہے اسلئے
مین امید رکہتا ہون کہ مین بہی اونہین سے ہوجاؤن **حکایت** وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ

کہتے ہین کہ ارمیا علیہ السلام کا گذر کئی قبرون پر ہوا کہ اونکے مردے عذاب کیے جاتے تہے پہر جب سال بہر کے بعد اونپر گذر ہوا تو ناگاہ اونسے عذاب ساکن ہوگیا تہا کہا قدوس قدوس ہین ان قبرون پر پہلے برس گذرا تہا اور اونپر عذاب ہو رہا تہا اور اس سال ہینے گذر کیا اور عذاب اونسے ساکن ہوگیا ہے ناگاہ آسمان سے ندا آئی کہ ای ارمیا اونکے کفن پہٹ گئے اون کے بال جہڑ گئے اونکی قبرین بوسیدہ ہوگئین ہینے اونکی طرف نظر کی تو اونپر رحم کیا وھکذا افعل باھل القبور الدارسات والاکفان المتمزقات والشعور المتمعطات یعنی ہین اسی طرح اون لوگون کے سامنے کیا کرتا ہون جنکی قبرین پرانی پڑ گئین اور کفن پہٹ پہٹا گئے اور بال گر گرا گئے اس حکایت کے اول مین ابن النجار نے یون کہا ہے وقد ورد مثل ما قال یعنی کثیر بن سالم فی الآثار من طریق عبد بن حمید حدثنا اسمعیل بن عبد الکریم حدثنا عبد الحمید بن معقل عن وھب ابن منبہ رضی اللہ عنہ الصمد

وصل

اوپر جو لکہا گیا وہ شرح الصدور کا بیان تہا اب کچہہ بیان عبادت بدنیہ کا شرح ابیات وغیرہ سے کیا جاتا ہے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ عبادت بدنیہ مین اختلاف ہے جیسے روزہ نماز قرائت قرآن ذکر سو امام احمد اور جمہور سلف رضی اللہ عنہم کا مذہب یہ ہے کہ اسکا ثواب پہونچتا ہے اور یہی قول بعض اصحاب امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا ہے امام احمد رحمہ اللہ نے اسپر تصریح فرمائی ہے جبکہ اونسے عرض کیا گیا کہ آدمی کچہہ خیر صدقہ یا نماز یا اسکے سوا کوئی اور عمل کرتا ہے پہر وہ اوسکا آدہا اپنے باپ یا مان کے لئے ٹہیراتا ہے آپنے فرمایا مین امید رکہتا ہون یعنی اوسکا ثواب اونکو پہونچتا ہے اور فرمایا کہ میت کی طرف ہر چیز صدقہ وغیرہ سے پہونچتی ہے اور یہ بہی فرمایا کہ تین بار آیۃ الکرسی پڑہ اور قل ہو اللہ احد اور کہہ الہی تو اسکو اہل مقابر کے لئے پہونچا دے اور مشہور مذہب امام شافعی اور امام مالک رضی اللہ عنہما سے یہ ہے کہ یہ نہین پہونچتا انتہی اسید محمد بن اسمعیل امیر رحمہ اللہ نے شرح منظومہ مین لکہا ہے کہ زندہ لوگ جو کچہہ میت کے لئے کرتے ہین اوس سے میت کو نفع ہوتا ہے کتاب وسنت اور

قواعد شرع اسپر دلیل ہین کتاب یعنی قرآن شریف مین اللہ پاک فرماتا ہے والذین جاؤا
من بعدہم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان دیکہو اللہ سبحانہ
نے اونپر اس بات کی ثنا کی ہے کہ جو شخص مومنین اونسے پہلے تہے وہ اونکے لئے استغفار کرتے ہین
اونکی مغفرت کی دعا مانگتے ہین تو اس آیت شریفہ نے اسپر دلالت کی کہ مردے زندون کے استغفار
سے منتفع ہوتے ہین اور اسپر بہی دلالت کی کہ میت کو دعا سے نفع ہوتا ہے اور امت کا اجماع
اسپر ہوا ہے کہ نماز جنازہ مین مردون کے لئے دعا کیجائے اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم میت پر نماز پڑہو تو خالص کر واوسکے لئے دعا کو اس حدیث کو ابو داؤد
نے سنن مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور حدیثون مین یہ بات ثابت ہو چکی ہے
کہ بیشک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز جنازہ مین دعا فرمائی جنپر آپنے نماز پڑہی اور جن لفظون
سے آپنے دعا فرمائی وہ حفظ کی گئی جیسا کہ صحیح مسلم مین حدیث عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے
آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جنازے پر نماز پڑہی سو مینے یہ لفظ آپکی دعا سے
یاد کر لئے اللہم اغفر لہ وارحمہ وعافہ الحدیث اس امر مین کہ زندون کی دعا سے مردون کو
نفع ہوتا ہے کسی طرحکا نزاع نہین ہے اسمین صرف ایک قوم نے اہل بدعت سے خلاف کیا ہے کہا ہے
کہ میت کو دعا وغیرہ سے کچہہ بہی نہین پہونچتا سو یہ ایک ایسا باطل قول ہے کہ اسکے رد کرنے کی
کوئی حاجت نہین ہے کیونکہ اسکو تو قرآن وسنت اور جو ان دونون سے معلوم ہے رد کر رہا ہے
اسی لئے ہم اسکے دلائل بیان کرنے مین طول نہین کرتے بلکہ اسکے سوا اور قرب بدنیہ وغیرہ کا ثواب
جو میت کو پہونچتا ہے اوسکی دلیلین بیان کرنے مین مشغول ہوتے ہین جناب توفیق دام مجدہ
ثمار التنکیت مین فرماتے ہین کہ جیسا سید صاحب مرحوم نے فرمایا اسی طرح حافظ ابن قیم رحمہ اللہ
نے بہی فرمایا ہے لیکن یہ بات ظاہر ہے کہ دعا باب اہدا ثواب قربت سے نہین ہے بلکہ وہ تو اللہ تعالی
سے سؤال والتماس ہے اس بات کا کہ جو سائل نے مانگا ہے وہ مسئول لہ کو عنایت فرماوے
بلکہ سائل کی طرف سے تو شفاعت وتوسل ہے طرف اللہ تعالی کے ساتہہ اپنی دعا کے کہ جو اوسنے طلب کیا ہے

وہ مسئول لہ کو عنایت کرے یہان کسی عمل کا ثواب نہین ہے کہ اوسکو مردے کے لئے ہبہ کرتا ہے اور اوسکی طرف ہدیہ بہیجتا ہے اور ثواب اس دعا واستغفار وسوال وشفاعت کا سائل کے لئے باقی ہے پس دعا اہدار ثواب کی دلائل سے نہین ہے سہی یہ بات کہ الله تعالی نے مؤمنین کی اس بات پر ثنا کی کہ اونہون نے اپنے اخوان مؤمنین سابقین کے لئے دعا کی سو یہ ثنا اون کی اسلئے ہوئی ہے کہ اونہون نے سابقین کی فضیلت سبق کا اقرار کیا اور دعا سے اونکا صلہ کیا بعد موت کے اور اونکے لئے مغفرت چاہی بعد اسکے کہ اونکا سؤال اپنی ذات کے لئے کیا اور ثواب اس دعا کا سائلین کے واسطے باقی ہے کیونکہ اونہون نے یہ خبر دی کہ اوسکا ثواب اپنے اخوان سابقین کو بخشدیا سو اگر اونہون نے بخشا ہے تو اوسکی اور دلیل ہے جسکا ذکر آیندہ ہوگا اب وہ دلائل سنو جنکا ذکر سید صاحب نے کیا ہے **وصول صدقہ** اسکے ثبوت مین چار حدیثین لکھی ہین ۱ حدیث عائشہ رضی الله عنہا ۲ حدیث ابن عباس رضی الله عنہا ۳ حدیث سعد بن عبادہ رضی الله عنہ ۴ حدیث عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنہ **وصول ثواب صوم** اسکے لئے پانچ حدیثین ذکر کی ہین ۱ حدیث عائشہ رضی الله عنہا ۲ حدیث ابن عباس رضی الله عنہا ۳ روایت دیگر ابن عباس رضی الله عنہما جسکو بخاری نے تعلیقاً ذکر کیا ہے ۴ حدیث بریدہ رضی الله عنہ ۵ ابن عباس رضی الله عنہما کہتے ہین کہ ایک عورت دریا پر سوار ہوئی اوسنے نذر کی کہ اگر الله اوسکو نجات دیگا تو وہ ایک ماہ کے روزے رکہیگی الله نے اوسے نجات دی اور اوسنے روزے نہین رکہے یہانتک کہ وہ مرگئی اوسکی بیٹی یا بہن رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی آپنے اوسے حکم دیا کہ اوسکی طرف سے روزے رکہے رواہ اہل السنن واحمد رحمہ الله تعالی اور اسی طرح اون سے وصول ثواب بدل صوم کا مروی ہے اور بدل صوم کا کہانا کہلانا ہے پس سنن مین ابن عمر رضی الله عنہما سے روایت ہے کہ رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مرجاوے اور اوسپر مہینے بہر کے روزے ہون تو کہلایا جاوے اوسکی طرف سے ہر دن کے لئے ایک مسکین اسکو ترمذی وابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا کہ ہم اسکو مرفوع نہین جانتے مگر اسی وجہ سے

اور صحیح یہ بات ہے کہ یہ قول ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً ہے سنن ابوداؤد مین ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے مروی ہے کہ جسوقت آدمی رمضان مین بیمار ہوا اور روزہ نہ رکھے تو اوسکی طرفسے کھانا کھلایا جاوے
اور اوسپر اوسکی قضا نہ ہوگی اور اگر نذر کی ہے تو اوسکا ولی اوسکی طرفسے قضا کریگا **وصول ثواب**
حج اس باب مین چار حدیثین ذکر کی ہین ۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ ایک عورت قبیلہ
جہینہ کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے کہا کہ میری مان نے نذر کی تہی کہ حج کرے سو اوسنے
حج نہ کیا یہانتک کہ مرگئی کیا مین اوسکی طرفسے حج کرون آپ نے فرمایا تو اوسکی طرفسے حج کر تو مجھے بتا
اگر تیری مان پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی تم اللہ کا قرض ادا کرو پس اللہ احق ہے ساتھ قضا کے رواہ
البخاری اس معنی مین نسائی نے بہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے ۲
حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما ۳ حدیث زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ۴ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ
سب حدیثین سابق گذر چکی ہین اسلیئے اونکو مکرر نہین لکہا غرض اتنی ہی تہی کہ بالاجمال معلوم ہوجاوے
کہ جن حدیثون سے سید صاحب مرحوم نے استدلال کیا ہے وہ یہ ہین سو وہ اس سے حاصل ہو گئی
ف اسپر اجماع واقع ہوچکا ہے کہ میت کی طرفسے اوسکا قرض کوئی قریب یا بعید اوسکے ترکہ یا غیر
ترکہ سے ادا کرے تو وہ اوسکے ذمہ سے ساقط ہوجاتا ہے اسکی دلیل حدیث ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ہے
کہ وہ ایک میت کے دَین کی ضامن ہوگئی تہی اوسپر دو دینار قرض تہے جبکہ اونہون نے وہ دینار ادا
کردئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اب تو نے اوسکے چمڑے کو ٹہنڈا کردیا **ف**
اسپر بہی اجماع ہوچکا ہے کہ جب کوئی حق زندے کا مردے پر ہو اور زندہ مردے سے اوسکو ساقط
اور مردے کو اوس سے بری کردے تو یہ اسقاط وابراء مردے کو نافع ہے جیسا کہ زندے کا حق
زندے پر ہو اور وہ اپنے حق کو اوس سے ساقط کردے تو وہ ساقط ہوجاتا ہے سو جبکہ بنص و
اجماع زندے کے ذمے سے حق ساقط ہوگیا باوجود اسکے کہ زندہ خود بنفسہ اوسکو ادا کرسکتا تہا تو میت
کے ذمے سے بطریق اولی ساقط ہوگا اور یہ اوسکو نفع دیگا اور جبکہ میت ابراء و اسقاط سے منتفع
ہوتا ہے تو ثواب اعمال کہ اوسکو بخشا جاتا ہے اوسکے ساتھ بہی منتفع ہوگا ان دونون باتون مین

کسی طرحکا فرق نہین ہے کیونکہ عمل کا ثواب عمل کرنیوالیکا حق تہا جب اوسنے اپنا حق میت کو ہدیہ کر دیا بخشدیا
تو وہ ثواب میت کی طرف منتقل ہوجاویگا جسطرح کہ میت پر حقوق وغیرہ تہے اور وہ محض حق زندے کا تہا
جب وہ اوسکو میت نے معاف کردیا تہا تو یہ معافی اوسکو پہونچتی تہی اور وہ اوسکے ذمے سے ساقط ہوجا تا
تہا سو یہ دونون حق زندے کے ہین پہر کوئسی نص یا قیاس یا کوئی قاعدہ قواعد شرع شریف سے ہے
کہ وہ ایک کے پہونچنے کو تو واجب کرتا ہے اور دوسرے کے وصول کو مانع ہوتا ہے بلکہ یہ نصوص
جنکا ذکر ہوا ایک دوسرے کی تائید کرتے ہین اسپر کہ زندون کی طرف سے اعمال کا ثواب مردون کو پہونچتا ہے
بیان واضح اسکا یہ ہے کہ روزہ مجرد ترک اور نیت محض ہے جسکا قیام دل کے ساتہہ ہے سوائے
اللہ سبحانہ کے اور کسی کو اوسپر اطلاع نہین ہے اور روزہ یہی ہے کہ نفس کو توڑنے والی چیزون سے
روکا جائے حال آنکہ اللہ تعالی نے اسکا ثواب تو میت کو پہونچا ہی دیا جیساکہ حدیث شریف مین
وارد ہوچکا ہے تو پہر قرات کا ثواب کیونکر نہ پہونچیگا جو کہ عمل مسموع مرئی ہے بلکہ وہ تو نیت کی طرف
بہی محتاج نہین ہے تو روزے کا ثواب میت کی طرف پہونچنا تنبیہ ہے اسپر کہ سب اعمال کا ثواب اسکو
پہونچتا ہے اس بیان سے بہی **زیادہ تر واضح** یہ ہے کہ عبادت تین قسم ہے ا بدنی ۲ مالی
۳ ان دونون سے مرکب سو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصول ثواب صوم سے سائر عبادات
بدنیہ کے وصول پر تنبیہ فرمادی اور وصول ثواب صدقہ سے سائر عبادات مالیہ کے وصول پر آگاہی
بخشی اور وصول ثواب حج سے جو کہ مالی وبدنی دونون سے مرکب ہے اور جو اسکے مثل ہے اوسکے وصول
پر اطلاع فرمائی پس تینون قسمین بنص واعتبار ثابت ہین جناب توفیق دام مجدہ فرماتے ہین کہ میرے
نزدیک راجح اقتصار ہے نص پر نہ اعتبار فاعتبروا منہ یا اولی الابصار انتہی سید صاحب مرحوم
نے بعد ذکر تفصیل مانعین کے دلائل کو بیان فرمایا اور وہ بارہ دلیلین ہین ہر ایک دلیل کا جواب شافی
پاسخ کافی دیا اور اونکے رد مین طول کیا پہر فرمایا کہ جب ہماری تقریر یہانتک پہونچی تو تمکو اس قول
کی قوت معلوم ہوگئی ہوگی کہ زندہ جو کوئی عبادت روزہ نماز تلاوت قرآن شریف حج میت کو ہدیۃ بہیجتا
ہے وہ اوسکو پہونچتا ہے اسکے سوا اور کوئی کام جسپر بندے کو اجر ملتا ہے اور وہ اوسکو اپنے بہائی

سکے لئے بار احسان وصلہ وبر سے ٹہبراتا ہے یہ سب کچہہ اوسکو پہونچتا ہے مخلوق الٰہی مین سب سے بڑہکر محتاج مردہ ہے جو کہ زمین خاک ہو رہا ہے ہر طاعت کا کرنا اوسپر مشکل ہو گیا ہے ف سید حسن خنا مرحوم فرماتے ہین اسمین کسی طرح کا کلام نہین ہے کہ انسان جو اپنے غیر پر صدقہ کرتا ہے اوسکا اجر ملتا ہے کیونکہ اللہ سبحانہ کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہین فرماتا بلکہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ بندہ جبکہ اپنے بہائی کے لئے اوسکی غیبت مین دعا کرتا ہے تو فرشتہ اوس سے کہتا ہے آمین اور تیرے لئے مثل اسکے تو پہر اوسوقت کا کیا پوچہنا کہ جسوقت وہ اپنے بہائی پر احسان کرے اور وہ ایسی غیبت مین ہو کہ اوس سے پہر آنے کی طرف داعی وتہدی کی امید تک بہی نہو پہر یہ جو اسنے اپنے بہائی کو ہدیہ بہیجا ایک حسنہ ہے اور ایک کا دس گنا ثواب ملتا ہے پس جو شخص کہ مثلاً ایک دن کے روزے کا ثواب یا ایک پارے قرآن شریف کا اجر اپنے بہائی کی طرف ہدیہ بہیجیگا تو اللہ تعالیٰ دس دن کے روزون کا ثواب اور دس پارے کی تلاوت کا اجر اوسکو عطا فرماوے گا اسی جگہہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اپنی طاعت کا غیر کے لئے کر دینا اپنے نفس کے واسطے ذخیرہ رکہنے سے افضل ہے اسلئے جس شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا تہا کہ مین آپکے واسطے اپنا سارا درود کر دون تو آپ نے اسکو ثابت رکہا اور فرمایا کہ اب تیرے ہم کی کفایت کیجاوے گی اور یہ ایسی چیز ہے کہ اسکو اس صحابی نے اشرف خلق اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے کیا اور تمکو کہان سے معلوم ہوا کہ اس کام کو سلف نے نہین کیا کیونکہ اس ثواب بخشنے مین یہ شرط نہین ہے کہ لوگون کو اوسپر گواہ کرے نہ یہ ہے کہ لوگون کو اوسکی خبر دیتا پہرے اور اگر ہم مان بہی لین کہ اس کام کو سلف مین سے کسی نے نہین کیا تو نہ کرنا اونکا مین قدح نہین کرتا ہے کیونکہ یہ کام مندوب ہے کچہہ واجب نہین ہے اور ہمارے لئے اسکے جواز فعل کی دلیل ثابت ہو گئی ہے برابر ہے کہ ہمسے پہلے کسی نے اسکی طرف سبقت کی ہو یا نہ کی ہو +

وصل

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف مین ہدیہ گذراننے کے بیان مین حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہین کہ فقہاء متاخرین مین سے بعض نے اسکو مستحسن سمجہا ہے اور بعض عدم استحسان

کے قائل ہو گئے ہین اور اسکو بدعت ٹھیرایا ہے اسلئے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اس کام کو نہین کرتے تھے اور اسلئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہر عامل کے عمل کا اجر ہے بغیر اسکے کہ عاملین کے اجر سے کچھہ کم ہو کیونکہ آپ ہی نے تو اپنی امت کو ہر خیر کا طریقہ بتایا اور اونکی ہدایت فرمائی اور اوسکی طرف اونکو بلایا سو آپکے لئے مثل اونکے اجر کے ہے بدون اسکے کہ اونکے ثواب سے کچھہ کم ہو اسی کے مثل قاضی شہید نے سوال کے جواب مین کہا ہے سید صاحب مرحوم فرماتے ہین یہ بات کہ صحابہ مین سے کسی نے اس کام کو نہین کیا سو یہ صحیح نہین ہے اسلئے کہ اسکو اوس صحابی نے کیا جسنے آپ سے عرض کیا تہا کہ وہ اپنے کل درود کو آپکے واسطے کر دین اور ظاہر اسکا شیا و میتاً ہے دوسرے یہ کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے وصول اہداء کے دلائل سے دعاء و استغفار و نماز جنازہ کو ٹھیرایا ہے اور یہ سب کچہہ سلف نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کیا ہے اور خود آپنے اونکو اسکا حکم دیا اور اس بات کا امر فرمایا کہ آپکے واسطے اتیار وسیلہ وفضیلہ کی دعا کرین اور اللہ سبحانہ نے اونکو امر کیا کہ آپ پر درود بہیجین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین الی یوم الدین اور آپ پر درود بہیجنا آپکے واسطے دعا کرنا ہے پہر اس سے کون مانع ہے کہ سائر اعمال کا ثواب آپ کی خدمت بابرکت مین ہدیہ کرین رہی یہ بات کہ آپکے لئے مثل اجر اوس شخص کے ہے کہ جو کوئی آپ کی امت سے کوئی طاعت وعبادت بجا لائے سو یہ یون ہی ہے پس عامل کو چاہیے کہ آپکے لئے اپنے اجر کا زیادہ ہدیہ کرے تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے دو اجر ہون صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ ما اختلف الملوان وما تلاطم النیران وما بقی الابرار فی غرفات الجنان والفجار فی درکات النیران آمین اموات کو ہمارے نزدیک ثواب اعمال کا بخشنا قطعی ہے کیونکہ ہمنے رشتہ دارون اور مشائخ مین سے ایک جماعت کا صلات دعا یا تلاوت یا صدقہ کے ساتھہ صلہ کیا اور ہمنے اونکو خواب مین دیکھا کہ جو ہمنے اونکے ساتھہ کیا وہ اوسکا شکر کرتے تہے اور جو ہمنے اونکو دیا اوسکے ساتھہ اونکا نفع ہمکو ظاہر ہو گیا انتہی مختصرا بدرجا بعد اسکے سید صاحب مرحوم نے بعض حکایات متعلق باب کا ذکر فرمایا اور نکا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے اور چند حکایات اس باب کی محاسن المحسنین مین بہی لکہی گئی ہین اونسے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مردون کو ثواب اعمال بخشنے سے نفع ہوتا ہے جناب

توفیق دام مجدہ فرماتے ہین لیکن میرے نزدیک ماورد پر اقتصار کرنا اولی واحوط ہے انتہی **حکایت**
جناب توفیق دام مجدہ نے کتاب خیرۃ الخیرہ مین طبقات امام شعرانی رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا ہے
کہ شیخ محمد ابو المواہب شاذلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین بہت دیکھا کرتے تھے چنانچہ
اونکے بہت سے خواب نقل کئے ہین منجملہ اونکے ایک خواب یہ ہے کہ شیخ ابو المواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین
مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا عرض کیا کہ ای رسول خدا مین نے سارا ثواب اپنے درود
کذا وکذا کا آپ کو دیا کیا مراد آپ کی بجواب سوال سائل جسنے یہ کہا تھا افاجعل لک ثواب صلوتی
کلھا اور آپ نے اوس سے فرمایا تھا اذاً تکفی ھمک ولیغفر لک ذنبک یہی ہے کہا ہان یہی
میری مراد ہے لیکن فلان فلان عمل کا ثواب تو اپنے لیئے باقی رکھہ کہ مین اوس سے غنی ہون انتہی
ف اب وہ دلائل سنو جنسے سید صاحب مرحوم نے وصول ثواب پر استدلال کیا ہے یہان
اجمالاً بطور تعداد لکہے جاتے ہین اسلیئے کہ وہ سب پہلے گذر چکے ہین ۱ حدیث انس رضی اللہ عنہ ۲
حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا ۳ حدیث حجاج بن دینار رضی اللہ عنہ ۴ حدیث حضرت علی کرم اللہ
وجہہ ۵ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ۶ حدیث انس رضی اللہ عنہ اخرجہ عبد العزیز ۷
قول امام احمد رحمہ اللہ جسکو امام غزالی نے احیاء العلوم مین اور عبد الحق نے کتاب العاقبہ مین روایت
کیا ہے بعد اسکے سید صاحب مرحوم نے فرمایا ہے کہ یہ حدیثین اور مثل انکے اور احادیث مرفوعہ اور
منامات صالحہ اسپر دلالت کرتے ہین کہ جو کچہہ زندون کی طرف سے مردون کے لیئے ہدیہ بہیجا جاتا ہے
وہ اوس سے منتفع ہوتے ہین منامات اگرچہ بمجردہا دلیل نہین ہوسکتے ہین لیکن جیسا کہ علامہ ابن
قیم رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ وہ باوجود ایسی کثرت کے کہ سوا اللہ تعالی کے اور کوئی اونکا شمار نہین
کرسکتا اس امر پر متفق ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لیلۃ القدر کے باب مین ارشاد
فرمایا ہے کہ بیشک تمہارا خواب اس بات پر متفق ہوگیا ہے کہ مقررہ عشر اواخر مین ہے پہر جب
کہ مؤمنین کے خواب متفق ہوجاوین تو یہ مثل اتفاق اونکی روایتون کے ہونگے اور مثل اتفاق
اونکے آرا کے کسی چیز کے استحسان یا اوسکے استقباح پر اور جس چیز کو مؤمنین اچہا جانین وہ اللہ

کے نزدیک اچھی ہے اور جسکو وہ قبیح جانین وہ اللہ کے نزدیک قبیح ہے انتہی جناب توفیق دام مجدہ فرماتے
ہین کہ بی شبہہ رویت مؤمنین جمیع امصار و اقطار کے قرون خالیہ اور عہود حالیہ سے حسن و قبح شئی کی علامت
ہے گو حجت قطعی و نص شرعی نہو لیکن اوسکا استقرار و ادراک نہایت مشکل ہے اور رویت ایک جماعت
کی نہ دوسری کی یا اہل ایک اقلیم کی نہ دوسرے کی محل نزاع سے خارج ہے اخود اس قسم کے مسائل
مین اقتہ مار وارد پر ہے نہ تمسک بہ قیاس و اعتبار اور یہ احتیاط قاطع نزاع اختلاف اور رافع شقاق باہمی
اہل اسلام او موجب جمع بیان روایات کی ہے فتدبر و باللہ التوفیق *

باب ۵ اس بیان مین کہ مرنے کے لیے کون وقت بہتر ہے

ا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکی موت موافق
ہوئی نزدیک پورا ہونے رمضان کے وہ جنت مین داخل ہوا اور جسکی موت موافق ہوئی نزدیک پورے ہونے
عرفہ کے وہ جنت مین داخل ہوا اور جسکی موت موافق ہوئی نزدیک پورے ہونے صدقہ کے وہ جنت
مین داخل ہوا اخرجہ ابو نعیم ۲ حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
فرمایا ہے جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہا واسطے چاہنے وجہ اللہ کے خاتمہ کیا گیا واسطے اوسکے ساتھ
اوسکے وہ جنت مین داخل ہوا اور جسنے روزہ رکھا ایک دن واسطے طلب وجہ اللہ کے خاتمہ کیا گیا اوسکے
لیے ساتھ اوسکے وہ جنت مین داخل ہوا اور جسنے کوئی صدقہ دیا واسطے چاہنے وجہ اللہ کے خاتمہ
کیا گیا واسطے اوسکے ساتھ اوسکے وہ جنت مین داخل ہوا اخرجہ احمد ۳ خیثمہ رضی اللہ عنہ
کہتے ہین اونکو یعنی صحابہ وغیرہم کو یہ بات پسند آتی تھی کہ آدمی مرے نزدیک کسی خیر کے جسکو وہ کرتا ہے
حج یا عمرہ یا غزوہ یا روزہ رمضان کا اخرجہ ابو نعیم ۴ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص روزہ دار مرتا ہے تو واجب کرتا ہے اللہ واسطے اوسکے
روزون کو روز قیامت تک اخرجہ الدیلمی ۵ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص شب جمعہ یا روز جمعہ کو مرتا ہے تو وہ عذاب قبر سے پناہ دیا جاتا ہے
اور آئیگا وہ دن قیامت کو اور اوسپر طابع شہداء ہوگی اخرجہ ابو نعیم ف طابع بفتح اور کسر

ایک لغت ہے یعنی علامت ۱۸ ابو جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ شب جمعہ غرّا ہے اور اوسکا دن یوم ازہر ہے جو شخص شب جمعہ مین مرتا ہے اوسکے لئے عذاب قبر سے ایک برات لکہی جاتی ہے اور جو شخص جمعہ کے دن مرتا ہے وہ آگ سے آزاد کردیا جاتا ہے اخرجہ حمید فی ترغیبہ من طریق سعد بن طریف الاسکاف غرّا اور ازہر بمعنی روشن و منیر ہے ؛

باب ۵۱ بیان مین اون اعمال کے جوکہ واجب کرتی ہین اپنے صاحب کے لئے تعجیل وصول کو طرف جنت کے بعد موت کے

ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے آیۃ الکرسی پڑہی پیچہے ہر نماز فرض کے منع نہین کرتی اوسکو کوئی چیز دخول جنت سے مگر یہ کہ وہ مرے اخرجہ النسائی و ابن حبان فی صحیحہ و ابن مردویہ والدارقطنی ۔ بیہقی نے شعب الایمان مین حدیث علی رضی اللہ عنہ سے مثل اسکے روایت کیا ہے اور حدیث صلصال بن دلہمس سے بہی بایں لفظ روایت کیا ہے کہ جس شخص نے آیۃ الکرسی پڑہی پیچہے ہر نماز کے نہین ہے درمیان اوسکے اور درمیان اسکے کہ وہ جنت مین داخل ہو مگر یہ کہ وہ مرے پہر جسوقت وہ مرا جنت مین داخل ہوگیا ؛

باب ۵۲ اس بیان مین کہ میت بدبودار ہوجاتا ہے اور اوسکا جسم بوسیدہ پڑجاتا ہے مگر انبیاء علیہم السلام اور جو لوگ کہ اونکے ساتہ ملحق ہین اونکا جسم صحیح سالم پاک صاف خوشبو رہتا ہے

۱ جندب بجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ پہلے جو چیز کہ انسان سے بدبودار ہوتی ہے اوسکا پیٹ ہے اخرجہ البخاری ۲ وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے بعض کتب مین پڑہا ہے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ مینے بدبو کو میت پر لکہا ہے یعنی فرض کیا ہے کہ وہ بدبودار ہوجاوے تو لوگ اوسکو اپنے گہرون مین روک رکہتے اخرجہ ابو نعیم ۳ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا مروی ہے کہ اللہ فرماتا ہے مینے اپنے بندون پر تین خصلتون کے ساتہ وسعت کی ہے بہیجا مینے دابہ کو یعنی کیڑے کو میت پر

اور اگر یہ نہوتا تو اپنے بادشاہون کو خزانہ مین رکھتے جیسے سونے چاندی کو خزانے مین رکھتے ہین اور بگڑنا جسم کا بعد موت کے اور اگر یہ نہوتا تو کوئی قرابتی اپنے قرابتی کو دفن نکرتا اور سلب کر لیا ہے غم غمگین کا اور اگر یہ نہوتا تو اونکو تسلی نہوتی اخرجہ ابن عساکر ۳ ابو قلابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین نہین پیدا کی اللہ نے کوئی چیز کہ وہ زیادہ تر پاکیزہ ہو روح سے نہین کہنچی گئی وہ کسی چیز سے مگر وہ بدبو ہوگئی اخرجہ ابن عساکر ۵ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے انسان سے کوئی چیز مگر وہ بوسیدہ ہو جاتی ہے مگر ایک ہڈی اور وہ عجب الذنب ہے اور اوسی سے خلق مرکب کیجاویگی دن قیامت کے اخرجہ مسلو ف عجب بفتح مہملہ وسکون جیم بمعنی اصل اور ذنب بمعنی دم ہے آدمی سے پہلے پہل یہی پیدا ہوتی ہے اور باقی بہی یہی رہتی ہے تاکہ ترکیب خلق کی اوسپر ہو ٦ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کل ابن آدم کو مٹی کہاتی ہے مگر عجب ذنب اوسی سے پیدا کیا گیا اور اوسی سے مرکب کیا جاویگا اخرجہ مسلو وابوداؤد والنسائی ف شارح مواقف رحمہ اللہ فرماتے ہین آیا اللہ اجزاء بدنیہ کو معدوم کر دیگا پہر اونکا اعادہ فرماویگا یا اونکو متفرق کر دیگا اور اونمین تالیف یعنی جمع کرنیکا اعادہ کریگا حق یہ ہے کہ اسمین کچہہ ثابت نہین ہوا سو اسمین نفیاً و اثباتاً جزم نہین کیا جاتا ہے کیونکہ کسی شق پر طرفین سے دلیل نہین ہے اور قول اللہ پاک کل شئی ھالک الا وجھہ مین معدوم کرنے پر دلیل نہین ہے اسلئے کہ تفریق ہلاک ہے مثل اعدام کے کیونکہ ہلاک ہر چیز کا نکلنا اوسکا ہے اپنی صفات سے کہ جو اوس چیز سے مطلوب ہین اور تالیف کا زائل ہونا اسی طرح ہے اور مثل اسکا عرفاً فنا نام رکہا جاتا ہے تو پہر اعدام پر بہی کل من علیھا فان سے استدلال تمام نہوگا *

انبیاء علیہم السلام

اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم کثرت سے مجہپر درود بہیجا کرو دن جمعے کے اسلئے کہ درود مجہپر پیش کیجاتی ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے درود آپ پر کیونکر پیش کیجاتی ہے حال آنکہ آپ تو بوسیدہ ہو گئے ہونگے فرمایا بیشک اللہ نے حرام

کیا ہے زمین پر اجساد انبیاء کو اخرجہ ابو داؤد والحاکم ۲ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک کوئی درود نہ بہیجے گا مجہپر مگر پیش کیا جاویگی مجہپر درود اوسکی جسوقت کہ وہ اوس سے فارغ ہوگا مینے کہا اور بعد موت کے فرمایا اور بعد موت کے بیشک اللہ نے حرام کیا ہے زمین پر یہ کہ کہاوے اجساد انبیاء کو اخرجہ ابن ماجۃ ✦

[illegible]

شہداء

اعبد الرحمن بن صعصعہ سے مروی ہے کہ اونکو یہ بات پہونچی ہے کہ سیل نے عمرو بن جموح انصاری اور عبد اللہ بن عمرو انصاری کی قبرون کو کہود ڈالا انکی قبرین سیل کے متصل تہین اور وہ دونون ایک قبر مین تہے اور یہ دونون اون لوگون مین سے تہے جو دن احد کے شہید ہوئے سو یہ دونون کہودے گئے تاکہ اپنی جگہہ سے بدل دیئے جاوین اونکو پایا کہ وہ متغیر نہین ہوئے تہے گویا کل مرے ہین اونمین سے ایک زخمی ہوگیا تہا تو اپنے ہاتہہ کو زخم پر رکہدیا تہا اور اسی حال مین وہ دفن کردیا گیا تہا سو اوسکا ہاتہہ زخم سے ہٹایا گیا پہر چہوڑدیا گیا تو وہ لوٹ گیا جیسا کہ تہا درمیان احد کے لڑائی کے اور درمیان اونکے کہودنے کے ۴۶ برس کا زمانہ گذرا تہا اخرجہ مالک ۲ بیہقی نے اور وجہ سے دلائل مین روایت کیا ہے اور اس قول کے بعد کہ اوسکا ہاتہہ زخم سے ہٹایا گیا تہا اور زیادہ کیا کہ خون بہ نکلا پہر اوس ہاتہہ کو اپنی جگہہ رکہدیا تو خون تہم گیا اور اوسکے آخر مین یہ ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے جب ارادہ کیا کہ کظامہ یعنی کاریز جاری کرین تو منادی کردی کہ جسکا کوئی مقتول احد مین ہو وہ حاضر ہوجاوے لوگ اپنے مقتولون کی طرف نکلے تو اونکو تروتازہ پایا وہ مڑتے تہے یعنی اعضاء اونکے نرم تہے اونمین سے ایک آدمی کے پاؤن کو کدالی لگ گئی تو خون بہ نکلا ابو سعید خدری نے کہا کہ بعد اسکے کوئی منکر انکار نکریگا وہ لوگ مٹی کہودرہے تہے پہر تہوڑی سی مٹی کہودی تو اونپر مشک کی خوشبو اوڑی ھکذا اخرجہ الواقدی عن شیوخہ ۳ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین کہا ہے کہ عیسی بن یونس بن ابی اسحق نے ہمکو حدیث کی کہا مجہکو میرے باپ نے خبر دی کہی آدمیو نسے بنی سلمہ کے اونہون نے کہا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے جبکہ اپنا چشمہ کہودا جو کہ قبور شہداء پر گذرتا ہے سو وہ اونپر جاری کیا گیا یعنی عبد اللہ

بن عمرو بن حرام اور عمرو بن جموح کی قبر پر اونکی قبرین کھل گئین تو او نپر نالی گئی پھر ہمنے اونکو نکالا کہ وہ ٹرتی تھی یعنے اونکے اعضا نرم تھے گویا وہ کل مرے ہین اونپر دو چادرین نتہین او ننمیں اونکے موہنہ چھپالئے گئے تھے اور اونکے پاؤن پر کچھہ روئیدگی زمین کی تھی بیہقی نے اسکو دلائل مین موصولاً جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اتنا زیادہ کیا ہے کہ کدالی حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاؤن کو لگ گئی تو خون بہ نکلا +

موذن محتسب

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے موذن محتسب یعنے طالب اجر مثل شہید کے ہے جو کہ اپنے خون مین آلودہ ہے اور جسوقت مرتا ہے تو اوسکی قبر مین کیڑے نہین پڑتے اخرجہ الطبرانی قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ظاہر اسکا یہ ہے کہ موذن محتسب کو بھی زمین نہین کھاتی ہے مجاہد کہتے ہین کہ اذان دینے والے درازتر لوگون کے ہونگے از روی گردنون کے دن قیامت کے اور نہ قبرون مین اونکے کیڑے پڑینگے اخرجہ عبدالرزاق فی المصنف +

حامل قرآن شریف یعنی حافظ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسوقت حامل قرآن مرتا ہے تو اللہ زمین کی طرف وحی کرتا ہے کہ تو اوسکا گوشت نہ کھانا تو زمین کہتی ہے ای رب مین اوسکا گوشت کیونکر کھاؤنگی حالانکہ تیرا کلام اوسکے جوف مین ہے اخرجہ ابن مندہ وقال ابن مندہ وفی الباب عن ابی ھریرۃ وابن مسعود رضی اللہ عنہما +

وہ شخص جسنے گناہ نہین کیا

قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ زمین اوس شخص کے جسم پر مسلط نہین کیجاتی ہے جسنے کوئی گناہ نہین کیا ہے اخرجہ المروذی ف کاتب الحروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ جناب توفیق دام مجدہ نے کتاب الداء والدواء مین تحریر فرمایا ہے کہ امام ابو محمد عبداللہ بن محمد بن سلیمان جزولی شریف حسنی رضی اللہ عنہ صاحب دلائل الخیرات نے سولہوین ربیع الاول ۸۷۰ھ ہجری مین وفات پائی پھر بعد ۷۷ برس کے اونکی وفات سے اونکو سوس سے مراکش کی طرف اوٹھا لیگئے ریاض العروس مین کہ مراکش سے ہے اونکو دفن کیا جسوقت اونکو قبر سے جو سوس مین تھی نکالا تو اونکی ہیئت ایسی پائی جیسے کہ دن دفن کے تھی زمین نے اونپر کچھہ زیادتی نہین کی

نہ طول زمان نے اونکے احوال سے کسی چیز کو متغیر کیا اور اثر حلق کا اونکے سر اور داڑہی کے بالون سے
ظاہر تہا مثل اونکی حالت کے دن موت کے اسلیئے کہ وہ قریب العہد تہے ساتہہ حلق کے قبر شریف
اونکی مراکش مین ہے اوسپر جلالت عظیم اور مہابت کبیر اور سطوت ظاہر ہے لوگ اوسپر ازدحام کرتے
ہین اور اوسکے نزدیک کثرت سے دلائل الخیرات پڑہتے ہین اور یہہ بہی ثابت ہوا کہ اونکی قبر شریف سے مشک
کی خوشبو پائی جاتی ہے بسبب کثرت درود شریف کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور طریقہ اونکا شاذلی
تہا طریق مین اونکا کلام کثیر ہے اونکو زہر دیا گیا تہا نماز صبح مین دوسرے سجدے مین پہلی رکعت سے یا
پہلے سجدے مین دوسری رکعت سے انتقال ہوا انتہے مین کہتا ہون یہہ سید حسنی تہے زہر سے وفات
پائی مشرف بشہادت ہوئے جسطرح کہ انکے جد امجد حضرت امام حسن علیہ السلام نے زہر سے وفات
پائی انکی قبر مین صحیح سالم رہنے کی یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ اول تو یہہ عالم با عمل متقی تہے دوسرے
شہید ہوئے تیسرے کثرت سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بہیجتے تہے اور ایک کتاب درود کی
تالیف کر گئے کہ قیامت تک وہ کتاب قایم رہیگی اور جتنے لوگ اوسکو پڑہین گے اون سب کا ثواب
اونکے نامۂ اعمال مین لکہا جاویگا رحمہ اللہ ورضی عنہ آمین ✽

خاتمہ ۵۳ بیان مین فوائد متعلق روح کی

امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ہمنا نے اکثر فوائد تلخیص کتاب الروح ابن قیم رحمہ اللہ سے
کی ہے **پہلا فائدہ** ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تہا
ویرانۂ مدینہ مین اور آپ ایک کہجور کی شاخ پر تکیہ لگائے تہے آپ کا گذر ایک قوم پر ہوا یہود سے بعض
نے بعض سے کہا کہ اونسے روح کا سوال کرو اور بعض نے کہا نہ کرو پہر آپ سے سوال کیا کہا ای محمد
روح کیا ہے آپ اوس شاخ پر تکیہ لگائے رہے مینے گمان کیا کہ آپ کو وحی آرہی ہے پہر آپ نے
فرمایا ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا اخرجہ
الشیخان **ف** لوگ روح مین دو فرقون پر مختلف ہوئے ایک فرقہ تو روح مین کلام کرنے سے
باز رہا کیونکہ وہ سر ہے اللہ تعالی کے اسرار سے اوسکا علم بشر کو نہین دیا گیا ہے مختار یہی طریقہ ہے

جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ روح ایک ایسی شئی ہے کہ اوسکے علم کے ساتھہ اللہ ہی مستاثر ہے اور
اپنی خلق سے کسی کو مطلع نہین کیا تو اوسکے بندون کو جائز نہین ہے کہ اوس کی اس سے زیادہ بحث
کرین کہ روح موجود ہے اسی پر ابن عباس رضی اللہ عنہما اور اکثر سلف ہین اور ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے ثابت ہو چکا ہے کہ وہ روح کی تفسیر نہین کیا کرتے تھے ابن ابی حاتم نے عکرمہ سے روایت کیا ہے
کہ ابن عباس سے کسی نے روح کا پوچھا فرمایا روح امر ہے میرے رب کے تم اس مسئلہ کو نہ پوچھو
سو تم اوسپر زیادہ نکرو کہو جیسا اللہ نے کہا اور اپنے نبی کو تعلیم کی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا
ابن جریر نے بسند مرسل اخراج کیا ہے کہ آیت جسوقت اوتری تو یہود نے کہا اسی طرح ہم اوسکو
پاتے ہین نزدیک ہمارے مین کہتا ہون تو جس مسئلے کو کہ اللہ تعالی نے قرآن و توریت مین مبہم
رکہا اور اوسکے علم کو اپنے خلق سے چھپایا تو کہان سے متعمقین کو اوسکی حقیقت امر پر اطلاع ہو سکتی
ہے اور ابو القاسم سعدی نے افصاح مین نقل کیا ہے کہ اماثل فلاسفہ نے بہی اسمین کلام کرنے سے
توقف کیا ہے اور کہا ہے کہ ہمکو یہ ایک امر غیر محسوس ہے اور عقول کو اوس تک کوئی راہ نہین ہے کہا اور
ہمارا علم روح کے ادراک حقیقت سے ٹہیر گیا جسطرح کہ سرقدر ادراک سے ٹہیر گیا ہے ابن بطال نے کہا حکمت اسمین پہچنوانا ہے
خلق کو عجز اونکا علم سے اوس چیز کے جسکا وہ ادراک نہین کر سکتے تاکہ یہ عجز اونکو مضطر کر دے اسطرف
کہ وہ علم کو اللہ کی طرف رد کرین اور قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ حکمت اسکی آدمی کا عجز ظاہر کرنا ہے
اسلئے کہ جب وہ اپنے نفس کی حقیقت کو نہین جانتا ہے باوجود اسکے کہ وہ اپنے وجود کو قطعًا جانتا
ہے تو حق سبحانہ و تعالی کی حقیقت کے ادراک سے بطریقہ اولی اوسکو عجز ہوگا اور اسی سے قریب ہے
عجز بصیرت کا اپنے نفس کے ادراک سے اور ایک فرقے نے روح مین کلام کیا اور اوسکی حقیقت سے
بحث کی نووی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ صحیح تر اوس چیز کا جو اس باب مین کہا گیا ہے قول ہے
امام الحرمین کا کہ روح ایک جسم لطیف ہے مشتبک یعنی مختلط و ملا ہوا ہے ساتھہ اجسام کثیف کے مثل
اشتباک پانی کے ساتھہ سبز لکڑی کے **دوسرا فائدہ** پہلے طریقے والون نے اختلاف کیا ہے
کہ آیا علم روح کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تہا یا نہین ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر مین کہا ہے کہ ہمکو حدیث

کی ابو سعید اشج نے کہا ہمکو حدیث کی ابو اسامہ نے صالح بن حبان سے کہا ہمکو حدیث کی عبد اللہ بن بریدہ نے کہا مقربنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبض کیئے گئے حال آنکہ روح کو نہین جانتے تھے اور ایک طائفہ نے کہا بلکہ آپ کو روح کا علم تھا اللہ تعالی نے آپکو اوسپر مطلع فرمادیا تھا اور یہ حکم نہین دیا تھا کہ آپ اوسپر اپنی امت کو مطلع فرمادین یہ اختلاف اوس اختلاف کا نظیر ہے جو کہ قیامت کے علم مین ہے **تیسرا فائدہ** اکثر مسلمان اسپر ہین کہ روح جسم ہے اور اسی پر کتاب و سنت و اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم دلالت کرتا ہے اسلئے کہ روح کا وصف آیتون حدیثون مین توفی قبض امساک ارسال تناول اخراج خروج تنعیم تعذیب رجوع دخول رضا انتقال تردد برزخ مین ان سب کے ساتھہ آیا ہے اور یہ بھی روح کا وصف آیا ہے کہ وہ کہاتی پیتی چرتی جگہہ پکڑتی بولتی پہچانتی نہین پہچانتی ہے اسکے سوا اور اوصاف ہین کہ وہ صفات اجسام سے ہین اور عرض ان صفتون کے ساتھہ متصف نہین ہوتا ہے اور اسمین بھی کوئی شک نہین ہے کہ روح اپنے نفس کو اور اپنے خالق کو پہچانتی ہے اور معقولات کا ادراک کرتی ہے اور یہ سب علوم ہین اور علوم عرض ہوتے ہین سو اگر روح عرض ٹھہری اور علم اوسکے ساتھہ قائم ہو تو قیام عرض کا ساتھہ عرض کے لازم آئیگا اور یہ فاسد ہے اوستاذ ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ ہونا روح کا اجسام لطیفہ سے صورت مین ایسا ہے جیسے ہونا ملائکہ و شیاطین کا بصفت لطافت کے **چوتھا فائدہ** صحیح یہ ہے کہ روح و نفس ایک شئی ہے فرمایا اللہ پاک نے یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ اور فرمایا ونھی النفس عن الھوی اور محاورہ عرب مین کہتے ہین فاضت نفسہ یعنی روح مرگئی اور نکل گئی بعض اہل سنت نے کہا ہے جو روح کہ قبض کیجاتی ہے وہ غیر نفس کے ہے اسی کی تائید کرتا ہے وہ اثر جسکو ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر مین اللہ یتوفی الانفس حین موتھا الآیہ روایت کیا ہے کہ انسان کے جوف مین روح و نفس ہے درمیان اونکے مثل شعاع آفتاب کے ہے سو اللہ وفات دیتا ہے نفس کو اوسکے خواب مین اور روح کو اوسکے جوف مین چھوڑ دیتا ہے وہ تقلب و تنفس کیا کرتا ہے پھر اگر اللہ کو یہ امر ظاہر ہوا کہ اوسکو قبض کرے تو روح کو قبض کر لیتا ہے وہ مرجاتا ہے اور اگر اوسکی اجل کو تاخیر دے تو

نفس کو پہیر دیتا ہے طرف اوسکے مکان کے جو اوسکے جوف سے ہے مقاتل رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ انسان کے لیے
حیات و روح و نفس ہے جسوقت انسان سوتا ہے تو اوسکا نفس نکلتا ہے جس سے وہ اشیا کو سمجھتا ہے اور
جسم سے مفارقت نہیں کرتا ہے بلکہ نکلتا ہے مثل ایک رسی کے کہ وہ دراز کی گئی ہے اوسکے لیے شعاع
ہے پہر وہ خواب دیکہتا ہے ساتھ نفس کے جوکہ اوس سے نکل گیا ہے اور حیات و روح جسم میں باقی رہتے ہیں
انہیں کے سبب سے لوٹتا پوٹتا ہے سانس لیتا ہے پہر جب وہ حرکت دیا جاتا ہے تو طرفۃ العین سے بھی زیادہ
تر جلد وہ نفس اوسکی طرف لوٹ آتا ہے جسوقت کہ اللہ تعالی چاہتا ہے کہ خواب میں اوسکو مارے تو اوس نفس
نفس کو روک رکھتا ہے جو کہ نکل گیا تھا اور یہ بھی کہا ہے یعنی مقاتل نے کہ جب انسان سوتا ہے تو اوسکا
نکلتا ہے پہر چڑہتا ہے جسوقت کہ خواب دیکہتا ہے تو رجوع کرتا ہے روح کو خبر دیتا ہے اور روح قلب کو
خبر دیتی ہے پہر صبح کو اوٹھتا ہے تو جانتا ہے کہ اوسنے ایسا ویسا دیکہا وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
کہ نفس انسان کا پیدا کیا گیا ہے جیسے نفوس دواب کے کہ وہ خواہش کرتے ہیں اور شر کی طرف بلاتے ہیں
اور مسکن و اوسکا پیٹ میں ہے اور انسان کو روح سے فضیلت دی گئی ہے اور مسکن اوسکا دماغ میں
ہے سو اسی کے سبب سے انسان حیا کرتا ہے اور روح خیر کی طرف بلاتی ہے اور اوسکا امر کرتی ہے ثم نفخ
وھب علی یدہ فقال ترون ھذا بارد وھو من الروح ونفخ علی یدہ فقال ھذا حار وھو
من النفس اور مثل نفس و روح کی جیسے مرد اور اوسکی بی بی جسوقت روح نفس کی طرف بہاگتی ہے اور
دونوں ملجاتی ہیں تو انسان سوجاتا ہے پہر جب جاگتا ہے تو روح اپنے مکان کی طرف چلی جاتی ہے اور تفسیر اسکی یہ ہے کہ
تو جسوقت سوتا ہوتا ہے پہر بیدار ہو جاتا ہے تو گویا کوئی چیز تیرے سر کی طرف ثوران کرتی ہے یعنی اوپر
کو چڑہتی معلوم ہوتی ہے اور مثل قلب کی جیسے پادشاہ اور ارکان یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضا اوسکے
اعوان و مددگار ہیں پہر جب نفس شر کا حکم کرتا ہے تو ارکان خواہش و حرکت کرتے ہیں اور روح اوسکو
منع کرتی ہے اور اوسے خیر کی طرف بلاتی ہے سو اگر قلب مؤمن ہے تو روح کی اطاعت کرتا ہے اور
جو فاجر ہے تو نفس کا مطیع ہو جاتا ہے اور روح کی نافرمانی کرتا ہے پہر ارکان خوش ہو جاتے ہیں اخرجہ
ابو الشیخ فی کتاب العظمۃ وابن عبد البر فی التمہید وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

اللہ تعالی نے ابن آدم کو مٹی اور پانی سے پیدا کیا ہے پہر اوسمین نفس رکہا گیا ہے سو اسکے سبب سے کہڑا ہوتا ہے بیٹہتا ہے سُنتا ہے دیکہتا ہے اور جانتا ہے جو دواب جانتے ہین اور سمجہتا ہے جس سے وہ سمجہتے ہین پہر اوسمین روح رکہی گئی سو اس سے اوسنے حق کو باطل سے پہچانا اور ہدایت کو گمراہی سے اور اسی سے حذر کیا اور تقدم کیا اور ستر کیا اور سیکہا اور سارے امور کی تدبیر کی اخرجہ ابن سعد فی الطبقات ابن عبد البر رحمہ اللہ نے تمہید مین کہا ہے کہ ابو اسحق محمد بن قاسم بن شعبان نے ذکر کیا کہ عبد الرحمن بن قاسم بن خالد شاگرد مالک نے کہا کہ نفس ایک جسد مجسد ہے مثل خلق انسان کے اور روح مثل آب رواں کے ہے اور اللہ یتوفی الانفس الآیۃ سے حجت پکڑی ہے اور کہا کیا تو نہین دیکہتا ہے کہ سوتے ہوئے کے نفس کو اللہ نے وفات دی اور روح اوسکی بحالہ نازل یعنی چڑہتی اوترتی ہے اور انفاس اوسکے قائم ہین اور نفس ہروادی مین چرتا پہرتا ہے اور دیکہتا ہے خواب سے جو دیکہتا ہے پہر جسوقت اللہ اذن دیتا ہے نفس کے پہیرنے مین طرف جسم کے تو وہ لوٹ آتا ہے اور اوسکے لوٹنے کے سبب سے سارا اعضا جسد کے بیدار ہوجاتے ہین کہا پس نفس غیر روح ہے اور روح مثل آب رواں کے ہے باغون مین سو جسوقت اللہ اوس باغ کا بگاڑنا چاہتا ہے تو آب روان کو اوس سے روکدیتا ہے اس سے اوسکی حیات مرجاتی ہے پس انسان بہی اسی طرح ہے ابو اسحق نے کہا کہ عبید اللہ بن ابی جعفر نے کہا ہے جبکہ میت کہاٹ پر رکہا جاتا ہے تو اوسکا نفس فرشتے کے ہاتہہ مین ہوتا ہے وہ اوسکو ہمراہ اوسکے لئے چلتا ہے پہر جب نماز کے لئے رکہا جاتا ہے تو وہ توقف کرتا ہے پہر جب قبر کی طرف اوسے اوٹہا لیجاتے ہین تو وہ اوسکے ہمراہ جاتا ہے پہر جسوقت وہ لحد مین رکہا جاتا ہے اور مٹی سے اوسکو چہپا دیتے ہین تو وہ اوسکے نفس کو طرف اوسکے پہیر دیتا ہے تاکہ اوس سے دونون فرشتے خطاب کرین پہر جسوقت وہ دونون اوسکے پاس سے چلے جاتے ہین تو فرشتہ اوسکے نفس کو نکال لیتا ہے پہر اوسے پہینکدیتا ہے جہان اوسکو حکم ہوتا ہے اور یہ فرشتہ ملک الموت کے اعوان سے ہے انتہی الشیخ عز الدین ابن عبد السلام رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ہر جسد مین دو روحین ہین ایک روح بیداری کی اللہ تعالی نے عادت جاری کی ہے کہ جسوقت وہ جسد مین ہوتی ہے

ن سفیان

تو انسان جاگتا رہتا ہے جب وہ جسم سے نکلجاتی ہے تو سو جاتا ہے اور وہ روح خوابین دیکھتی ہے دوسری روح حیات ہے اللہ تعالی نے عادت جاری فرمائی ہے کہ جسوقت وہ جسم مین ہوتی ہے تو انسان زندہ ہوتا ہے جب وہ جسد سے جدا ہوجاتی ہے تو مرجاتا ہے اور جب وہ اوسکی طرف لوٹ آتی ہے تو زندہ ہوجاتا ہے یہ دونون روحین انسان کے پیٹ مین ہین انکی مستقر یعنی قرارگاہ کو نہین پہچانتا ہے مگر وہ شخص جسکو اللہ نے اسپر مطلع کیا ہے سو وہ دونون مثل دو جنین کے ہین ایک عورت کے پیٹ مین بعض متکلمین نے کہا ہے جو بات کہ ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ روح قلب کے قریب مین ہے ابن عبد السلام رحمہ اللہ فرماتے ہین میرے نزدیک کچھ بعید نہین ہے کہ روح قلب مین ہو کہا اور جائز ہے کہ ساری روحین نورانی لطیف شفاف ہون اور جائز ہے کہ یہ خاص ہو ساتھہ ارواح مومنین و ملائکہ کے سوای ارواح کفار و شیاطین کے اور روح حیات پر یہ آیت دلالت کرتی ہے قل یتوفٰکم ملک الموت الآیۃ اور روح حیات او روح یقظہ پر یہ قول دلالت کرتا ہے اللہ یتوفی الانفس الآیۃ تقدیر اسکی یہ ہے کہ اللہ وفات دیتا ہے اون نفسون کو جنکے جسد اپنے خواب مین نہین مرے ہین سو اون نفسون کو روک رکھتا ہے جنپر موت جاری کی گئی ہے نزدیک اوسکے اور نہین بھیجتا ہے اونکو طرف اونکے اجساد کے اور بھیجتا ہے دوسرے نفسون کو اور وہ نفوس یقظہ ہین طرف اونکے اجساد کے اجل مسمی کے پورے ہونے تک اور وہ اجل موت کی ہے پس اسوقت ارواح حیات اور ارواح یقظہ دونون ایک ساتھہ قبض کیجاتی ہین اجساد سے اور ارواح حیات مرتی نہین ہین بلکہ زندہ آسمان کی طرف اوٹھائی جاتی ہین پس کافرون کی روحین بھگائی جاتی ہین اونکے لئے آسمانون کے دروازے نہین کھولے جاتے ہین اور مومنین کی روحون کے واسطے کھولے جاتے ہین یہانتک کہ وہ رب العلمین پر پیش کیجاتی ہین سو یہ پیش ہونا کیا بڑا شرف ہے تمام ہوا کلام شیخ عز الدین رحمہ اللہ کا علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اونھون نے جو یہ ذکر کیا کہ روح قلب مین ہے اسی کے ساتھہ غزالی رحمہ اللہ نے کتاب الانتصار مین جزم کیا ہے اور مین نے اسکی قوت کے لئے ایک حدیث پائی ہے ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین زہری سے روایت کیا ہے کہ خزیمہ بن حکیم سلمی ثم البہزی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا فتح مکہ کے دن عرض کیا یا رسول اللہ آپ

مجھے خبر دین رات کی تاریکی اور دن کی روشنی سے اور گرمی پانی سے سردی مین اور سردی اوسکی سے گرمی مین
اور حیاہی خروج بادل سے اور قرار رہنے وعورت کی پانی سے اور موضع نفس سے جسم مین پھر حدیث کو ذکر
کیا یہانتک کہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موضع نفس سو وہ قلب مین ہے اور
قلب نیاط سے لٹکا ہوا ہے اور نیاط رگون کو پلاتی ہے سو قلب جسوقت ہلاک ہوتا ہے تو رگین
منقطع ہو جاتی ہین الحدیث بطولہ اور یہ مرسل ہے وله طرق اخری مرسلة وموصولة
فی المعجم الاوسط للطبرانی وتفسیر ابن مردویہ وکتاب الصحابة لابی موسی المدینی
وابن شاهین قال ابن حجر فی الاصابة والحدیث فیه غرابة[۵] کثیرة واسناده ضعیف

جدا پانچوان فائدہ اہل سنت نے اسپر اجماع کیا ہے کہ روح محدث مخلوق ہے اسمین
سواہی زنادقہ کے اور کسی نے خلاف نہین کیا اور جن لوگون نے روح کے حدوث پر اجماع نقل کیا
ہے اونہین سے محمد بن نصر مروزی اور ابن قتیبہ ہین اور جو دلائل کہ حدوث روح پر دلالت کرتے ہین
اونہین سے ایک یہ حدیث ہے کہ الارواح جنود مجندة تو مجتمعہ نہین ہوسکتے ہین مگر مخلوق وکذا
ما یاتی فی الفائدة بعد السادسة **چھٹا فائدہ** بیان مین تقدیم خلق ارواح کے اجساد
پر اور تاخیر خلق ارواح کی اجساد سے یہ دو قول مشہور ہین قول اول کے امام محمد بن نصر اور ابن حزم
قائل ہین اور اسمین اجماع کا دعوی کیا ہے اس قول کی دلیل یہ حدیثین ہین عمرو بن عبسہ رضی اللہ
عنہ مرفوعًا کہتے ہین کہ اللہ نے ارواح عباد کو پیدا کیا عباد سے پہلے دو ہزار برس فما تعارف منها ائتلف
وما تناکر منها اختلف اخرجه ابن منده وسنده ضعیف جدا ۱۲ حدیثین نکالی
ذریت آدم کی اونکی پیٹھ سے اونہین سے ایک یہ حدیث ہے کہ جسوقت اللہ نے آدم کو پیدا کیا اور
اونکی پیٹھ کو چھوا تو اوس سے ہر نسمہ یعنی روح گر پڑی جسکو وہ پیدا کرنیوالا ہے اونکی ذریت سے
روز قیامت تک مثل ذر یعنی چھوٹی چیونٹی کے اخرجه الحاکم من حدیث ابی هریرة
۱۲ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے واذ اخذ ربک الآیہ مین کہا ہے کہ اللہ نے ساری ذریت
آدم کو آدم کے لیئے اوسدن جمع کیا جو کہ روز قیامت تک ہونیوالی ہے اونکو ارواح کیا اور

[۵] لعله غرابته کثیرة ۱۲

مصوّر فرمایا اور اونکو گویائی دی پھر اونہون نے کلام کیا پھر اونپر عہد و میثاق لیا الحدیث اخرجه الحاکم
دوسرے قول کی یہ دلیل ہے ہل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئا مذکورا
مروی ہے کہ آدمؑ چالیس برس تک ٹھیرے رہے قبل اسکے کہ اونمین روح پھونکی جاوے ۱۲ ابن مسعود
رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک نطفہ جمع کیجاتی ہے خلق اوسکی پیٹ مین اوسکی مان کے چالیس دن
پھر وہ خون بستہ ہوتا ہے مثل اسکے پھر وہ گوشت کا لوتھڑا ہوتا ہے مثل اسکے پھر اوسکی طرف فرشتہ
بھیجا جاتا ہے وہ اوسمین روح پھونکتا ہے اسکا جواب یون دیا ہے کہ نفخ روح اور خلق روح مین
فرق ہے سو روح زمانہ دراز سے پیدا ہو چکی ہے اور بعد تصویر بدن کے ہمراہ فرشتے کے بھیجی جاتی ہے
کہ اوسکو بدن مین داخل کرے **ساتوان فائدہ** اہل ملل مسلمین وغیرہم کے اسطرف گئے
ہین کہ روح بعد موت بدن کے باقی رہتی ہے فلاسفہ نے اسمین خلاف کیا ہے ہماری دلیل یہ قول ہے
اللہ تعالی کا کل نفس ذائقة الموت یعنی ہر جی موت کو چکھنے والا ہے اور ضرور ہے کہ چکھنے والا
بعد اوسکے باقی رہے جسکو چکھا ہے ایک دلیل تو یہ ہے دوسری دلیل وہ ہے جو کہ اس کتاب مین آیتین اور حدیثین
گذر چکی ہین کہ روح باقی رہتی تصرف کرتی ہے عیش و آرام مین رہتی ہے اوسپر عذاب ہوتا ہے اسکے
سوا اور بہت کچھ ہے اور اس بنا پر آیا روح کو نزدیک قیامت کے فنا حاصل ہوگی پھر عود کیجاویگی واسطے
پورا کرنے ظاہر اس قول کے کل من علیہا فان یا فنا نہوگی بلکہ اونمین سے ہوگی جنکا استثنا اس
قول مین فرمایا ہے الا من شاء اللہ یہ دو قول ہین سبکی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر در نظیم مین ان
دونون قولون کو نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ اقرب یہ ہے کہ روح فنا نہوگی اور وہ اونمین سے ہے جنکا
استثنا کیا گیا ہے جیسا کہ حور عین مین کہا گیا ہے انتہی کتاب الروح حافظ ابن قیم رحمہ اللہ مین لکھا ہے
کہ اسمین اختلاف ہے کہ روح بدن کے ساتھ مرتی ہے یا موت تنہا بدن کو ہے یہ دو قول ہوئے صواب
یہ ہے کہ روح موت کو چکھتی ہے اگر اوس سے مراد مفارقت روح کی جسم سے ہے تو یہ ٹھیک ہے کہ وہ
باین معنی موت کی چکھنے والی ہے اور اگر یہ مراد ہے کہ وہ معدوم ہو جائیگی تو درست نہین ہے بلکہ وہ
بعد خلق کے بالاجماع باقی ہے نعیم مین یا عذاب مین محمد بن وضاح رحمہ اللہ کہتے ہین مینے سحنون بن سعید

سے سُنا اور اونسے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا کہ اوسکا یہ مذہب ہے کہ ارواح اجساد کے مرنیسے مرجاتی ہین
تو سحنون نے کہا معاذ اللہ یہ قول تو اہل بدع کا ہے اخرجہ ابن عساکر فی تاریخ دمشق
بسندہ الی محمد بن وضاح احد الائمۃ المالکیۃ آٹھوان فائدہ الارواح
جنود مجندۃ فما تعارف منہا ائتلف وما تناکر اختلف اس حدیث کے معنی مین اختلاف
ہے بعض نے کہا یہ اشارہ ہے طرف معنی تشاکل کے خیر و شر و صلاح و فساد مین اور جو شخص لوگون
مین سے نیک ہوتا ہے وہ اپنی شکل و مثل کی طرف جھکتا ہے اور شریر و بد اپنی نظیر کی طرف مائل ہوتا
ہے سو تعارف موافق طبیعتون کے واقع ہوتا ہے جنپر اونکی جبلت ہوئی ہے خیر و شر سے جب وہ
متفق ہوتے ہین تو آپس مین تعارف و پہچان ہوتی ہے اور جسوقت وہ مختلف ہوتے ہین
تو تناکر ہوتا ہے آپس مین پہچان نہین ہوتی بعض نے کہا مراد اس سے خبر دینا ہے ابتداء خلق سے
اس بنا پر کہ یہ بات وارد ہو چکی ہے کہ روحین دو ہزار برس پہلے اجساد سے پیدا کی گئی ہین تو وہ
ایک دوسرے سے ملتی جلتی تہین پہر جسوقت اونہون نے اجساد مین حلول کیا تو بسبب معنی اول عہد
کے آپسمین پہچان ہوئی سو تعارف و تناکر ارواح کا اوسی معنی متقدم کی بنا پر ہے بعض نے یہ
کہا کہ روحین اگرچہ اس امر مین متفق ہین کہ وہ روحین ہین لیکن بسبب چند امور مختلف کے اونکے
آپس مین تمیز ہے اونہین امور کی وجہ سے وہ نوع نوع ہو جاتی ہین پہر اونکے اشخاص مین تشاکل
و تشابہ ہوتا ہے ہر نوع اپنے نوع سے الفت اور اپنے مخالف سے نفرت کرتی ہے حکایت
ہرم بن حیان رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اونکو سلام کیا اور
اس سے پہلے مینے اونکو نہین دیکہا نہ اونہون نے مجہے دیکہا مجہسے کہا وعلیک السلام یا ہرم بن
حیان مینے کہا تمنے میرا نام اور میرے باپ کا نام کہان سے پہچانا حالانکہ آپکے پہلے نہ مینے تمکو
دیکہا نہ تمنے مجہے دیکہا کہا میری روح نے تیری روح کو پہچان لیا جبکہ میرے نفس نے تیرے نفس سے
کلام کیا ارواح کے لئے انفاس ہین مثل انفاس اجساد کے اور مومنین البتہ پہچانتے ہین بعض
بعض کو اور بسبب روح اللہ کے آپس مین دوستی رکہتے ہین گو وہ ملے نہون اخرجہ ابن عساکر

فی تاریخہ بسند کالی هرم **حکایت** بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین ایک عورت مکہ مین
تہی قریش کی عورتون کے پاس آتی اونکو ہنساتی تہی جب مینے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو وہ میرے پاس آئی
مینے کہا تو کہان اوتری ہے کہا فلان عورت کے پاس وہ مدینہ مین ہنسایا کرتی تہی اتنے مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے فرمایا فلان عورت ہنسانے والی تمہارے نزدیک ہے مینے کہا ہان
فرمایا کس عورت کے پاس اوتری ہے مینے کہا فلان عورت ہنسانے والی کے پاس فرمایا الحمد للہ علی
ان الارواح جنود مجندۃ فما تعارف منہا ائتلف وما تناکر منہا اختلف اخرجہ
الطبرانی فی عیون الاخبار **لوان فائدہ** حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین اگر
کوئی کہے کہ تمائز ارواح کا بعد مفارقت اشباح کے کس چیز سے ہوتا ہے یہانتک کہ اونکے آپسمین تعارف
ہو جاتا ہے اور آیا ارواح کسی شکل کے ساتہہ متشکل ہوتی ہین تو جواب قاعدہ اہل سنت پر یہ ہے کہ روح
بنفسہا ایک ذات قائمہ ہے چڑہتی اوترتی متصل ہوتی ہے آتی جاتی حرکت وسکون کرتی ہے اسپر
سو دلائل مقررہ سے زیادہ ہین اونمین سے ایک یہ ہے ونفس وما سواہا اللہ تعالی نے خبر دی کہ
روح مُسَوّٰی یعنی برابر کی ہوئی ہے جیسے کہ بدن سے خبر دی ہے الذی خلقک فسواک
فعدلک فسوی بدنہ کالقالب لنفسہ پس تسویہ بدن کا تابع ہے واسطے تسویۂ نفس کے کہا اور
اسی جگہہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ روح اپنے بدن سے ایک ایسی صورت لیتی ہے جسکے سبب
اپنے غیر سے متمیز ہوتی ہے اسلئے کہ روح متاثر اور منفعل ہوتی ہے بدن سے جسطرح کہ بدن متاثر
ومنفعل ہوتا ہے روح سے پس بدن اکتساب کرتا ہے طیب وخبث کو روح سے جسطرح کہ روح
حاصل کرتی ہے پاکی وناپاکی کو بدن سے کہا بلکہ تمیز ارواح کا بعد مفارقت کے زیادہ تر ظاہر ہوتا ہے
تمیز ابدان سے اور اشتباہ درمیان ارواح کے زیادہ تر بعید ہے اشتباہ ابدان سے اسلئے کہ ابدان اکثر مشتبہ
ہو جاتے ہین رہی ارواح سو وہ بہت ہی کم مشتبہ ہوتی ہین کہا اور اسکو یہ بات واضح کرتی ہے
کہ ہمنے ابدان انبیاء وائمہ کو مشاہدہ نہین کیا ہے حالانکہ وہ ہمارے علم مین باظہر تمیز متمیز ہین اور یہ
تمیز مجرد اونکے ابدان کی طرف راجع نہین ہے بلکہ وہ بسبب اونکے صفات ارواح کے ہے جنکو ہمنے

پہچانا ہے اور تو دو بہائیون حقیقی کو دیکہتا ہے کہ وہ خلقت مین بغایت مشتبہ ہین حال آنکہ اون دونون
کی روحون کے درمیان غایت درجہ کا تباین ہے اور یہ بات کمتر ہے کہ تو کسی بدن قبیح و شکل شنیع کو
دیکہے مگر تو اوسکو مرکب ایسے نفس پر پائیگا جو کہ اوس بدن کے مشاکل و متناسب ہوگا اور یہ بہی کم ہے
کہ تو کوئی آفت کسی بدن مین دیکہے مگر صاحب بدن کی روح مین کوئی آفت بدن کی آفت کے
مناسب ہوگی اسی لئے اصحاب فراست احوال نفوس کو اشکال ابدان سے لیا کرتے ہین اور یہ بہی کم ہے
کہ تو کسی شکل حسن صورت جمیل ترکیب لطیف کو دیکہے مگر جو روح کہ اوس بدن سے متعلق ہے اوسکو مناسب
شکل و صورت و ترکیب کی پائیگا کہا جسوقت ملائکہ متمیز ہوتے ہین بدون ابدان کے جو اونکے حال
ہون اور اسی طرح جن تو ارواح بشر بہ تو بالا ولی متمیز ہونگی انتہی امام غزالی رضی اللہ عنہ کے کلام مین
جو کہ درۂ فاخرہ مین ہے یہ واقع ہوا ہے کہ روح مؤمن کی صورت نحلہ پر اور ارواح
کافر کی ٹڈی کی صورت پر ہے اور یہ ایک ایسی چیز ہے کہ اسکی کوئی اصل معلوم نہین ہوتی ہے بلکہ حدیث
صور مین یہ واقع ہوا ہے کہ اسرافیل علیہ السلام روحون کو بلاوینگے وہ سب کی سب اونکے پاس آجاوینگی
مسلمانونکی روحین تو نورانی ہونگی اور دوسری تاریک پہر وہ اون سب کو جمع کرینگے پہر اونکو صور مین ڈالینگے پہر اونکو صور مین
پہونکینگے رب جل جلالہ فرمائیگا قسم ہے میری عزت کی چاہیے کہ ہر روح اپنے جسم کی طرف رجوع کرے
پہر روحین صور سے نکلین گی مثل شہد کی مکہی کے حال آنکہ اونہون نے مابین آسمان و زمین کو بہر دیا
ہوگا پہر ہر روح اپنے جسم کی طرف آئیگی اوسمین داخل ہوگی روحین جسمونمین ایسی چلین گی جیسے زہر
سانپ کے کاٹے ہوئے مین چلتا ہے ف یہ جو کہا کہ مثل شہد کی مکہی کے نکلین گی یہ تشبیہ کچہ ہیئت و صورت
مین نہین ہے بلکہ فقط خروج اور اوسکی ہیئت مین ہے اسی کے مثل یہ قول اللہ تعالی کا ہے یخرجون
من الاجداث کانہم جراد منتشر یعنی وہ قبرون سے نکلین گی جیسے ٹڈی پہیلی ہوئی تفسیر جویبر
مین اس حدیث کی ایک لفظ مین یہ ہے کہ ارواح مؤمنین کی جا بجا سے اور ارواح کافرونکی برہوت سے
آئین گی اور البتہ وہ زیادہ تر راہ یاب ہونگی طرف اپنے ابدان کے ایک تمہارے سے طرف اپنے گہر کے
اور روحین اوسدن سیاہ و سفید ہونگی سو ارواح مؤمنین کی تو سفید ہین اور ارواح کافرونکی سیاہ

ع۔ اس باب مین ایک مستقل رسالہ ضیافۃ الاخوان بفراسۃ الانسان نام تالیف ہوا ہی بتاریخ جامع و خوش اسلوب ہے سنہ ۱۲ زبور شہد ۱۲۸۲

دسوان فائدہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ خصومت ہوتی رہیگی درمیان لوگون کے
یہانتک کہ روح جسم سے جھگڑے گی روح جسد سے کہیگی تو نے کیا اور جسد روح سے کہے گا کہ تو نے حکم دیا اور تو نے
تسویل کی اپنی زینت دی تو اللہ ایک فرشتے کو بھیجے گا وہ درمیان اونکے فیصلہ کریگا اور انسے کہیگا کہ تم دونون
کی مثل ایسی ہے جیسے کہ ایک آدمی تو مقعد یعنی اپاہج آنکھون والا ہے اور دوسرا اندھا ہے یہ دونون ایک
باغ کے اندر گئے مقعد نے اندھے سے کہا مین یہان پھل دیکھتا ہون مگر مین اون تک پہونچ نہین سکتا
ہون تو اندھے نے اوس سے کہا کہ تو مجھپر سوار ہو جا تو اون پھلون کو لے پھر وہ مقعد اندھے پر سوار ہو گیا
اوسنے پھلون کو لیا پس ان دونون مین کون حد سے بڑھنے والا ہے وہ کہین گے کہ دونون فرشتہ
اونسے کہیگا کہ تم دونون نے اپنی جانون پر حکم کیا یعنی جسد روح کے لیے مثل سواری کے ہے اور روح
اوسپر سوار ہے اخرجہ ابن مندہ عن انس رضی اللہ عنہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ روح و جسد قیامت کے اونس
دن جھگڑینگے جسد کہیگا کہ مین تو بمنزلہ لکڑی کے پڑا ہوا تہا نہ ہاتھ ہلا سکتا نہ پاؤن اگر روح نہوتی اور روح
کہیگی مین تو ایک ہوا تھی اگر جسد نہوتا تو مین طاقت نہ رکھتی کہ کچھ کرون اور بیان کی گئی واسطے اونکے
مثل اندھے اور مقعد کی کہ اندھے نے مقعد کو اوٹھا لیا فدخل بصر المقعد وحملہ الاعمی فلاکنہ
برجلہ اخرجہ الدارقطنی فی الافراد ولہ شاہد عن سلمان موقوفا واخرجہ عبد اللہ
بن احمد فی زوائد الزہد اور لفظ اوسکا یہ ہے مثل قلب کے جسد مین مثل اندھے کے اور مقعد کے
ہے مقعد نے کہا اندھے سے کہ مین پھل دیکھتا ہون اور طاقت نہین رکھتا ہون کہ اوسکے لیے کھڑا طرف
ہون سو تو مجھے اوٹھا لے اندھے نے مقعد کو اوٹھا لیا تو اوسنے کھایا اور اندھے کو کھلایا یہ حدیث
اسکی مؤید ہے کہ قلب روح کا محل ہے واللہ اعلم ۱۹ شعبان ۱۳۰۵ ہجری کو وقت بارہ پر ۲۵ منٹ کے
ترجمہ شرح الصدور تمام ہوا والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات وصلی اللہ وسلم علی سیدنا
محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

خاتمۃ الکتاب وعاقبۃ الفصول والابواب

اول خاتمہ کتاب شرح الصدور کا تہا اور اس خاتمہ مین مضامین خاتمہ تمام التبکیت کو بطور تلخیص کے چند فصلون

مین ادا کیا گیا ہے تاکہ نفع تام و فائدہ عام ہو

فصل بیان مین وصیت وغیرہ کے

ا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے حق مرد
مسلمان کا کہ اوسکے لئے کوئی چیز ہو جسمین وہ وصیت کرے کہ وہ رات گزارے اور ایک روایت مین
تین رات مگر وصیت اوسکی لکھی ہوئی اوسکے نزدیک ہو رواہ الشیخان وغیرہما ۲ جابر رضی اللہ عنہ کہتے
ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مرا وصیت پر وہ مرا سبیل و سنت پر اور مرا
تقوی و شہادت پر اور مرا اس حال مین کہ اوسکی بخشش کی گئی رواہ ابن ماجہ ۳ انس رضی اللہ عنہ سے
مرفوعاً مروی ہے کہ محروم وہ شخص ہے جو کہ اپنی وصیت سے محروم رہا رواہ ابو یعلی باسناد حسن
ف اہل علم فرماتے ہین جس شخص پر کوئی حق ہو حقوق خدای تعالی یا حقوق مخلوق سے تو اوسپر وصیت
واجب ہے اور جسپر کسی کا حق نہ ہو تو اوسکے لئے مستحب ہے ف محل وصیت کا مال مین مطلقاً تیسرا
حصہ ہے وصیت واجبہ مین بصورت احتیاج کے اوسکو پورا کرلین اور وصیت مستحبہ مین اوس سے
کم کرین ف طریقہ وصیت کا یہ ہے کہ زبان سے اوسکا ذکر دو عدل آدمیون کے روبرو کرین
یا لکھکر اونپر پڑہین اور وہ دونون گواہ ہوجاوین یہ اولی ہے ف حقوق دو قسم ہین ایک آدمیون
کے دوسرے اللہ تعالی کے سو آدمیون کے حق جیسے دیون و ودائع امانات مضمونات مثل مبیع مغصوب
مسروق کے اور جیسے حقوق بدنی مثل مارنے زخمی کرنے استخدام بغیر حق کے اور جیسے حقوق قلبی
مثل شتم و استہزاء وغیرہ کے میت کو چاہیئے کہ دیون کے ادا کرنے ودائع و امانات و مضمونات کے رد
کرنے کی اور امانات و مضمونات مین خصوم کے راضی کرنے کی وصیت کرے اور اللہ تعالی کے حق
جیسے نماز روزہ زکوۃ حج پس جب تک ہو سکے ادا کرے قضاء عمری کا ثبوت کسی دلیل سے نہین ہے
اور ولی کا روزہ رکہنا میت کی طرف سے سنت صحیحہ سے ثابت ہے اور ادای نماز فوت شدہ کے واسطے
زر نقد دینا بدعت فقہاء سے ہے کسی دلیل ضعیف سے بہی اسکی سند نہین ہے قوی کا کیا ذکر ہے ہان
جو شخص روزہ رکہنے سے عاجز ہو وہ ایک صاع یا نصف صاع کفارہ مین دلیسکتا ہے اور اگر میت

پر حج فرض تہا اور نہ کیا تو وصیت کر جاوے کہ بقدر مصارف ضروری کے ایک حج اوسکی طرفسے ادا کر دیا جاوے لیکن حدیث شریف مین یہ آیا ہے کہ قریب قریب کی طرفسے حج کرے رہی وصیت مستحبہ تبرعات محضہ سے سوا اوسکے بیان کی کچہہ حاجت نہین ہے وہ خود ظاہر ہے لیکن اسقدر سمجہنا چاہئے کہ حالت صحت وحیات مین صدقہ کرنا افضل واکثر ہے ثواب مین بیماری مین اور مرتے وقت صدقہ کرنے سے

برگ عیشی بگور خویش فرست ۔ کس نیارد ز پس تو پیش فرست

اسکی دلیل یہ حدیثین ہین ۱ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کونسا صدقہ اجر مین بڑہکر ہے آپنے فرمایا یہ ہے کہ تو صدقہ دے اور تو بخیل تندرست ہو محتاجی سے ڈرتا اور غنا کی امید رکہتا ہو اور نہ سستی کرے تو یہانتک کہ جسوقت جان حلقوم کو پہونچ جاوے تو تو کہے کہ فلان کے لئے اتنا اور فلان کے لئے اتنا کذا رواہ الشیخان ۲ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی صدقہ دیوے اپنی زندگی وتندرستی مین ایک درہم کا یہ اوسکے لئے بہتر ہے اس سے کہ مرتے وقت سو درہم کا صدقہ دیوے رواہ ابن حبان فی صحیحہ وابوداؤد ۳ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تہے مثل اوس آدمی کے کہ اپنے مرتے وقت آزاد کرتا ہے اوس شخص کے مثل ہے کہ ہدیہ دیتا ہے جسوقت کہ سیر ہوجاتا ہے رواہ ابوداؤد والترمذی وقال حدیث حسن صحیح ف یہ وصیت کہ قبر کے نزدیک جو قاری پڑہے اوسکو کچہہ دیدینا باطل ہے اگرچہ اہل زمان بکثرت اسمین گرفتار ہین صاحب طریقہ محمدیہ نے اس باب مین ایک رسالہ لکہا ہے اوسکا نام انقاذ الہالکین رکہا ہے اوسمین اس شبہہ کو دور کیا ہے اور احقاق حق فرمایا ہے اسی طرح یہ وصیت کہ مرنیکے بعد تین دن تک یا زیادہ کہانا پکانا باطل ہے اور یہی اصح ہے اسی کے ابوبکر بلخی رحمہ اللہ قائل ہین مؤلف طریقہ محمدیہ نے فرمایا ہے کہ اس سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ ہمارے زمانہ مین جو معتاد ہے بلا خلاف جائز نہین ہے رہا فعل ورثہ

کا اپنے اموال سے سو یہ مکروہ اور بدعت مستقبحہ ہے عمل جاہلیت سے ہے اور اسی طرح اونکی دعوت کا قبول کرنا اور قبر کی نزدیک گای بکری کا ذبح کرنا جائز نہین ہے جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ اسلام مین عقر نہین ہے اور وہ یہ تہا کہ قبر کے نزدیک گای یا بکری ذبح کیجاتی تہی انتہے امام احمد اور ابن ماجہ نے باسناد صحیح جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ہم میت کے گہر والون کی طرف جمع ہونے اور اونکے کہانا پکانے کو نیاحت سے شمار کرتے تہے **ف** سنت قبر مین لحد ہے اور شق بہی جائز ہے اور یہ باختلاف احوال عباد و تراب بلاد کے ہے توسیع و تعمیق قبر مین مرد کے سینے تک درست اور اس سے زیادہ افضل ہے طول قبر کا بقدر طول انسان کے اور اوسکا عرض بقدر نصف قد اوسکے کافی ہے اور یہ بہی چاہیے کہ قبر مسنم اور زمین سے بقدر ایک بالشت کے بلند ہو قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ بہت بلند کرنا جسکو اہل جاہلیت کیا کرتے تہے ممانعت کیجاوے مسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے ابو الہیاج اسدی سے فرمایا کیا مین نہ بہیجون تجہکو اوسپر جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجہے بہیجا تہا یہ کہ نہ چہوڑے تو کسی صورت کو مگر اوسکو مٹا دے اور نہ کسی قبر بلند کو مگر اوسے برابر کردے مسائل احتضار و کفن و دفن کے کتب فقہ سنت وغیرہ مین مبسوط ہین اور اکثر احکام اس باب مین اہل علم نے قدیماً و حدیثاً رسائل مستقلہ تالیف فرمائے ہین اسلیئے اونکے ذکر کی یہان ضرورت نہین ہے **ف** مؤلف طریقہ محمدیہ نے اپنی بعض مؤلفات مین لکہا ہے کہ قراءت قرآن شریف کی قبرستان مین مطلقاً جائز ہے علی ماھو المختار للفتوی من قول محمد رحمہ اللہ لیکن جب ہی جائز ہے کہ خاص اللہ کے لئے بہ نیت ثواب پڑہے رہی قرارت دنیا کے لئے سو یہ حرام ہے اس سے ہرگز کوئی ثواب حاصل نہین ہوتا ہے اسلیئے کہ نیت و اخلاص دونون مفقود ہین جو کہ استحقاق ثواب اور وصف عبادت مین مشروط ہین بلکہ پڑہنے والا پڑہوانے والا دونون گنہگار ہوتے ہین انتہے اور یہ قراءت بعض قرآن کی مقابر مین مردونکی زیارت کے وقت ہے نہ بعد دفن کے قبر پر اور اوسکے متصل جیسا کہ حافظان اجیر اور امرا مستاجر کیا کرتے ہین کہ یہ حرام ہے اور اسکی اجرت کا کہانا ممنوع ہے *

فصل بعض وصایای نافعہ کے بیان مین

ا دنیا قابل اعتبار و اعتماد نہین ہے دیکہو بہت سے آدمی مہد مین اور اکثر لڑکا پن مین اور کتنے جوانی مین مرجاتے ہین بعض لوگ جو بڑہاپے تک پہونچتے ہین اونکی عمر دراز ذراسی فرصت مین ہوا کی طرح چلی جاتی ہے اور اون کو نہین معلوم کہان گئی ۵

پر تو عمر چراغی ست کہ در بزم وجود
بہ نسیم مژہ برہم زدنی خاموش ست

بلکہ آغاز نشو و نما سے زمانہ بلوغ تک کہ اکثر اوسکا پندرہ سال ہے غفلت مین گذر جاتا ہے بی تمیزی کی وجہ سے عمر عزیز کی کچہہ قدر نہین جانتا ہے جب چالیس برس کی عمر کو پہونچتا ہے تو تحلیل قوی اور تبدیل آب و ہوا کا وقت آجاتا ہے سو وہ عمر جسکو عمر کہہ سکتے ہین بشرطیکہ سوت فرصت و فراغ دستی بہی نصیب ہو ہموم و غموم و افکار جان گداز سے فراغت ملے وہ بہی پچیس برس ہین اور اگر اوقات خواب کہ برادر مرگ ہین نکالے جاوین تو اس مقدار سے بہی کم زمانہ رہجاتا ہے اور آخرت کا معاملہ جیسے کسی طرحکا انقطاع نہین ہے سر پر کہڑا ہے حساب کتاب یہان کا درپیش اور نجات وہان نہایت مشکل ہے تو اب پلے سرے کی حماقت ہے کہ اس لذت قلیل اور فرصت حقیر کے سبب سے کہ وہ بہی بغیر مشقت و ایذا کے میسر نہین ہوتی ہے مفت مین باقی لذتون اور ہمیشہ ہمیشہ کی نعمتون کو برباد و تباہ کر دے اور عقبی کی دولت پائدار کے دامن کو ہاتہہ سے چہوڑ دے اور آلام ابدی اور عذاب سرمدی سے راضی ہو اور خود کو اوسمین گرفتار کرے اور فانی کو باقی پر اختیار فرماوے و نعوذ باللہ من جمیع ماکرہ اللہ حیات دنیا کا وقفہ اگر کچہہ معتد بہ ہوتا تو بہی ایک بات تہی کہ کچہہ مزہ اوٹہا لیتے گو فانی ہی سہی مگر وہ تو حقیقت مین بالکل بے حقیقت ہے ۵

زیست ایک ماندگی کا وقفہ ہے
یعنی یان سے چلین گے دم لیکر

جب یہان صرف دم لینا ہے ٹہیرا اور پڑاؤ آگے ہے تو پہر اس مزرع آخرت سے جہانتک بنے قولی فعلی مالی طاعت مین مصروف رہے وہان کا توشہ خوب سا جمع کرلے ۵

ساقیا یان لگ رہا ہے چل چلاؤ
جب تلک یان بس چلے ساغر چلے

وہ جوان جسکا نشو ونما طاعت وعلم وعبادت پر ہوا ہے قیامت کے دن اوسکو عرش کا سایہ ملیگا ایام جوانی مین جو کہ دیباچہ کتاب زندگانی ہین گناہون سے توبہ کرنا بڑہاپے سے بہتر ہے کیونکہ موسم جوانی مین سارے اعضا و قوی درست وچست ہوتے ہین ہر بات کو جی چاہتا ہے بات چیت کہانے پینے ہنسنے بولنے پہننے عیش وآرام کرنے مین مزہ ملتا ہے ایسے وقت مین محض خدا کے خوف سے نفس کو لذات حرام سے روکنا طاعت الٰہی پر لگانا قدم استقامت پر جمے رہنا مردی ہے جب بڑہاپا آگیا قوی ضعیف ہوگئے اعضا سست پڑگئے بال سفید ہوگئے دانت گر گئے ہر چیز کی لذت جاتی رہی دل کی اُمنگ خاک مین مل گئی ایسے وقت مین اگر توبہ کی تو کیا کی یہ اگر توبہ نہ کرے تو کیا کرے خود بڑہاپے نے اس سے توبہ کرادی اس باب مین چند حدیثین بہی آئی ہین ؎

توبہ از بادہ در ایام جوانی کردم	اول مستی من بود کہ ہشیار شدم

جہانتک بنے اون لوگون مین سے ہو جنکو قیامت کے دن عرش کا سایہ ملیگا اور اللہ تعالی سے فردوس برین کا سوال اور دارین کی عافیت وعفو طلب کرنی چاہئے کیونکہ کوئی شئے تندرستی ورستگاری وفراخ دستی کو نہین پہونچتی ہے فمن زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز وما الحیاۃ الدنیا الا متاع الغرور ۳ فرض وقت یہ ہے کہ جہان کہین دینی مصلحت اور دنیوی مصلحت باہم متعارض ہون تو حتی الامکان مصلحت دینی ہی کو سب پر مقدم رکہے جو شخص دینی مصلحت اور یقینی منفعت کو انکے غیر پر مقدم رکہتا ہے اوسکو دنیا بہی بقدر تقدیر حاصل ہو جاتی ہے اور جو شخص دنیا کی مصلحت کو آخرت کی فضیلت پر اختیار کرتا ہے تو دین اوسکے ہاتہہ سے ایسا نکلجاتا ہے جیسے تیر کمان سے اور دنیا بہی قسمت سے زیادہ وقت سے پہلے اوسکے ہاتہہ نہین آتی ؎

دنیا مطلب تا ہمہ دینت باشد	دنیا طلبی نہ آن نہ اینت باشد
بر روی زمین زیر زمین وار بزی	تا زیر زمین روی تو زینت باشد

دنیا مردار کی یہ خوی قدیم ہے کہ جتنی اسکو طلب کرو اوتنی ہی بہاگتی ہے اور جسقدر اس سے بہاگو اوسی قدر پیچہے لگتی ہے دیکہو جو شخص اپنے سایہ کے پیچہے دوڑتا ہے تو سایہ اوس سے بہاگتا ہے

اور جو وہ خود بہاگتا ہے تو سایہ اوسکا پیچہا نہین چہوڑتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جس شخص نے ہموم کو ایک ہم کر لیا یعنی اپنی آخرت کا ہم تو اللہ کفایت کرتا ہے اوسکی ہم دنیا کو اکثر اس زمانے مین ایسا ہی ہوا کہ جسنے مصلحت دنیا کو مقدم کیا تو دنیا بہی اوسکے ہاتہہ نہ آئی اور خسر الدنیا والآخرہ کا پورا پورا مصداق ہو گیا اور بالفرض اگر دنیا بہی حاصل ہو جاتی ہے تو ذراسی فرصت مین زائل ہو جاتی ہے قائم دائم نہین رہتی اور نتیجہ اوسکا خسران ابدی گلے کا ہار ہوتا ہے بہت سے لوگون کو اس زمانے مین دیکہا کہ اتفاقًا اونکو دولت ملی مگر ملنے کے بعد ہی دو لتی مارکے چلدی کہیں پتا پتا اوسکا نرہا ۵

غافل مشو بعشوهٔ دنیا که این عجوز
مکاره می نشیند و محتاله می رود

ہم شادی بیاہ مین مصلحت دینی کو مصلحت دنیا پر مقدم رکہین یعنی عورت مرد کی دینداری کا لحاظ کرین سوای دین کے رفاہ معاش اور حصول حکومت ومال پر نظر نہ جائین بلکہ صحیح النسب سید الحسب کو نصب العین رکہین قیامت کے دن دین وتقوی کی پرسش ہوگی دولت وحشمت ومال سے سوال نہوگا یہ نہ پوچہین گے کہ کونسے دولتمند امیر رئیس مالدار کا رشتہ دار ہے فلا انساب بینہم یومئذ ولا یتساءلون حفظ النسب خصوصًا نسب سیادت ضروریات دینی سے ہے اور سید المرسلین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین کے ساتہہ نسبت قائم کرنا ہے مردون کے نکاح مین سیادت کا لحاظ نرکہنا مضائقہ نہین ہے لیکن ضرورت کے وقت اور عورتون کے نکاح مین حفظ سیادت ضرور ہے کیونکہ یہ ہمارا فخر ہے دین دنیا دونون مین اور کیونکہ خود اللہ تعالی نے خاندان اہلبیت کو ایسی باتون کے ساتہہ خاص فرمایا ہے کہ وہ اونکے غیر مین پائی نہین جاتی ہین اور وہ دارین مین نافع ہین لیکن تقوی واتباع سنت کے ساتہہ نہ بدون اسکے اکمل کاملین نوع بنی آدم اور اشرف ملائکہ وتمام عالم جناب سید المرسلین محمد مصطفی احمد مجتبی شفیع المذنبین ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبارک علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین جو شخص جسقدر جناب نبوی صلعم کے ساتہہ مشابہت پیدا کریگا اور ظاہر وباطن صفات فطری واخلاق کسبی علم وعمل عادات وعبادات ومعاملات خلق وخالق مین آپکے

ساتھ مشابہ ہوگا اور آپ کی پیروی پوری پوری کریگا اوسی قدر اوس آدمی کو مراتب آخرت حاصل ہونگے
اور دنیا مین بمقدار آپکے اتباع کے کامل شمار کیا جاویگا اور جو شخص مشابہت مین قاصر ہے وہ بمقدار
قصور مذکور کے ناقص سمجھا جاویگا اسی سے لئے زمرۂ اہل علم مین گروہ باشکوہ محدثین کرام و اہل آثار
عظام کہ جنہون نے کمال اتباع سنت مطہرہ و کتاب عزیز اختیار کیا ہے سب پر سبقت لیگئی ہین
اور جماعۂ اولیاء اصفیاء مین اصحاب سلسلۂ نقشبندیہ عزیمت اتباع کے ساتھ مخصوص ہین اور یہی
کمال مشابہت بسبب کمال متابعت کے دلیل ساطع ہے اونکی افضلیت پر اور اگر کمال متابعت
نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمت قاصر ہو اور شرف کمال اشتغال سنن و نوافل کا امور دینیہ
و دنیویہ مین میسر نہو فقط ادای واجبات و ترک محرمات و مکروہات و مشتبہات پر عادت و عبادت
و معاملت مین قناعت کیجائے اور اعتقاد توحید و اتباع مین موافقت ہو تو یہ بہی ایک غنیمت
کبریٰ ہے صحیحین مین مرفوعًا وارد ہوا ہے کہ جو شخص شبہات سے بچا اوسنے اپنے دین و آبرو کو
بری کیا اور جو کوئی شبہات مین واقع ہوا وہ حرام مین واقع ہوا حق تعالی نے ارشاد فرمایا ہے
ان اولیاؤہ الا المتقون یعنی اللہ کے دوست نہین ہین مگر متقی اور تقوی یہ ہے کہ واجبات
کو ادا کرے محرمات کو چہوڑے مشتبہات سے احتراز فرمائے اور جو اسکے ساتھ کثرت نوافل و عبادات
ہون اور مستحبات و تطوعات ادا کئے جاوین تو پہر کیا کہنا نور علی نور ہے ہان بدون ادائے
واجبات اور ترک محرمات کے اور احتراز شبہات کے نری کثرت نوافل و عبادات کچہ چیز نہین ہے
محرمات مین سب سے زیادہ قبیح رذائل نفس ہین جیسے نفاق عجب کبر حقد حسد ریا سمعہ طول امل
حرص دنیا طمع مال و حکومت حب شہرت فسوق و بدعات و محدثات مین مبتلا رہنا اور جو انکے مثل
ہین انکے بعد وہ محرمات ہین جنکا تعلق افعال جوارح سے ہے اونکے ذکر کا محل کتب فقہ ہین اور
اگر اس مرتبے سے ہمت کوتاہی کرے اور شومی نفس و شر شیطان سے محرمات کا مرتکب ہو جاوے
تو فورًا توبہ کرکے تلافی مافات کر لے اللہ تعالی غفور رحیم ہے اوسکی سعت رحمت سے امید قوی ہے کہ
وہ گناہ توبہ کے سبب سے ناکردہ شمار کیا جاوے مگر جن امور مین بندگان الہی کی حق تلفی ہویا ترک

صریح صلہ رحم ہو اونسے معاملکن بعزم ہمت اجتناب واجب سمجھے اور فعل منکرات مین کسی قریب اجنبی دوست آشنا امیر حاکم کا شریک نہو حق تعالی اکرم الاکرمین ارحم الراحمین ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین ہین حقوق اللہ سے امید قوی عفو وترک انتقام کی ہے رہے حقوق عباد سو انکی بخشش بدون بخشنے صاحب حق کے نہین ہوسکتی اس باب مین آیات و احادیث بہت ہین اونکا ضبط اس جگہہ دشوار ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمان وہ ہے جسکی زبان اور ہاتہہ سے مسلمان سلامت رہین اور یہ ارشاد فرمایا ہے کہ دوست رکہے تو لوگونکے لئے وہ چیز جسکو تو اپنے نفس کے لئے دوست رکہتا ہے اور مکروہ رکہے تو اونکے لئے وہ چیز جسکو تو اپنے نفس کے لئے مکروہ رکہتا ہے یہ دونون حدیثین اس جگہہ کافی ہین ہم جو لوگ اپنے تابعدار ہین جیسے بی بی بچے نوکر چاکر لونڈی غلام رعیت حتی المقدور اونکے ساتہہ درگزر کا برتاو کرین تاکہ یہ سب دوست اور راضی رہین انکی خفیف تقصیرون سے درگزر کرتے رہین اور اپنے حکام کو حسن ادب اور لطف فرمان برداری خیر خواہی وخدمتگذاری ونصیحت ظاہر وباطن سے خوشنود رکہین اور خود پر مہربان کرین ہان اگر وہ معصیت کا حکم کرین یا اپنے فسق وفجور مین شریک کرین تو اس صورت مین فرمانبرداری نہین ہے کیونکہ لا طاعۃ فی معصیۃ الخالق اور اقران واقربا وغربا واحباب واخوان واخوات وپڑوسیون کے ساتہہ اخلاص ومحبت وغمخواری وتواضع وانکسار سے پیش آوین اور لطف ونرمی کے ساتہہ عمر بسر کرین دنیا چاہے سہل ہے ہر طرح سے گذر جاتی ہے اسکے معاملات کے لئے باہم قطع کرنا خوب نہین ہے دنیا مین کوئی گہر برباد نہین ہوا مگر جبکہ آپس مین لڑائی جہگڑا بکہیڑا پیدا ہوا جن لوگون سے اندیشہ دشمنی کا ہو اونکو احسان ونیکی کے ساتہہ شرمندہ وسرنگون کرنا چاہیے ٥

ہیچ دانی کہ شیر مرد ے چیست	شیر مرد زمانہ دانے کیست
آنکہ با دوستان تواند ساخت	وآنکہ با دشمنان تواند زیست

جہانتک بنے نرمی ومدارات سے پیش آئے سختی ودرشتی نہ فرمائے کیونکہ جو کام نرمی سے بنتا ہے وہ سختی سے ہرگز راست نہین ہوتا چین اسی مین ہے کہ ہر امر مین نرمی وملایمت کو ملحوظ خاطر رکہے ٥

آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرفست ۵ | با دوستان تلطف با دشمنان مدارا

بدی کا مقابلہ بدی سے کرنا ہر ایک سے ہو سکتا ہے لیکن اسمین پوری پوری مساوات کا لحاظ رکھنا
ہر عامی کا کام نہین ہے اکثر جزا مین زیادتی ہی ہو جاتی ہے اسی لئے اخص الخواص بدی کی جزا
بدی نہین دیتے بلکہ اوسکے مقابلے مین نیکی کرتے ہین اور اس آیت شریف کے امر کا امتثال فرماتے ہین
ادفع بالتی ہی احسن فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم وما یلقاہا
الا الذین صبروا وما یلقاہا الا ذو حظ عظیم واما ینزغنک من الشیطان نزغ فاستعذ
باللہ انہ ہو السمیع العلیم یہ آیت شریف فوائد دین و دنیا کی جامع ہے اسپر عمل کرنے والے
سچے پکے مخلص کامل مسلمان ہین ۵

بدی را بدی سہل باشد جزا | اگر مردی احسن الی من اسا

اس آیت شریف کی پوری پوری مصداق ائمہ اہلبیت علیہم السلام ہین **حکایت** ایکبار امام
عالی مقام حضرت زین العابدین علیہ السلام چلے آتے تھے ایک شخص نے آپکی خدمت شریف مین کچھ کلمے
بے ادبی کے کہے خدام و غلام دوڑے تاکہ اوسکو سزای واقعی دین آپنے اونکو روکا پھر آپنے اوسکو
بلایا اور نرمی سے فرمایا کہ تیری کوئی حاجت ہے وہ شرمایا پھر آپ اوسکو اپنے گھر لیگئے اور کئی ہزار روپیہ
دیا اسکے بعد جب وہ شخص ملتا تو نہایت تعظیم سے پیش آتا اور کہتا کہ واللہ آپ اولاد رسول ہین حضرت
امام علیہ السّلام سے اس قسم کے بہت سے قصے منقول ہین چند حکایتین محاسن الحسنین مین بھی لکھے
گئے ہین ۶ اپنی معاش کو کسب ید پر مقصور کرین کہ اسکی فضیلت حدیث شریف مین بہت آئی ہے
خدمت قضا و افتا وغیرہ سے حتی الامکان احتراز کرین اسلئے کہ اسکی مذمت احادیث صحیحہ سے ثابت ہے
اگرچہ کوئی کتنا ہی جبر کرے مگر ہرگز قبول نہ کرین خصوصًا اس زمانہ پر آشوب مین کہ ان عہدون کی
صورت شرعی بھی قائم نہین رہی ہے حکم بما انزل اللہ کا کیا ذکر ہے معاش بقدر کفاف غنیمت
سمجھین زیادتی کی ہوس نکرین حدیث شریف مین فرمایا ہے ما قل وکفی خیر مما کثر والھی
اور اصل تونگری نفس کی تونگری ہے کچھ کثرت مال پر موقوف نہین ہے ہان اگر اللہ سبحانہ اپنے

فضل وکرم سے غنای ظاہری بہی بغیر ذلت وسوال کے عنایت فرماوے تو اوسکا فضل واحسان ہے اوسکا شکر دل وجان سے اداکرین مرضیات الٰہی مین اوسکو صرف فرماوین اور تبعات وغوائل مال کا خیال رکہین ٨ مصارف مین بیچ کی چال چلنا بہتر ہے اگرچہ غنی ہون توبہی میانہ روی اختیار کرین ٩ علماء وقت کے ساتہہ مسائل وعلوم شریعت مین مقابل ہونا ایک دوسرے کے کلام رد وقدح اور معاصرون سے منافرت کرنا اور آپکو تحقیق وعلم مین دوسرے سے افضل جاننا اور جو کوئی اپنے قول کو رد کرے اوس سے برہم ہونا اور اوسکے دفع کے لئے تحریر وتقریر سے پیش آنا کچہہ چیز نہین ہے بلکہ برکات اسلام سے محرومی کا سبب ہے اور بلوغ درجۂ ایمان کامل سے موجب نقصان ہے درس وتدریس کتب حدیث وتفسیر مین مشغول ہونا اور بعد حصول علم یقینی کے اثبات سنت وقمع بدعت مین وقت صرف کرنا بجای خود کافی وافی ہے ١٠ لباس مکان کہانے پینے نکاح مین تکلف کرنا اور ان چیزون کی آراستگی مین منہمک رہنا دنیادارون کا طریقہ ہے جو کہ آخرت سے غافل ہین اور جو لوگ اہل اسلام ہین عقبیٰ کی نعمتون کو جانتے پہچانتے ہین اونکو اس سے عار وانکار رہے

خوشا جہان تہیدستی وغریبا لنش ٥ زوال نیست درا قبال بی نصیبانش

١١ توحید رب العالمین جملہ طاعات کا سر ہے ثبات قلب اور قوت یقین کے ساتہہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر مرنا عجب دولت بی زوال ہے اللہم ارزقنا واخلافنا واحبابنا وجمیع المسلمین آمین ١٢ صحبت فساق سے دوری محبت اہل منکر ونفاق سے کنارہ کشی سعادت اخروی کی دلیل ہے ابرار کی صحبت عمر دراز مین نہین اثر کرتی اشرار وفجار کی ہمنشینی بہت جلد اپنا اثر دکہلاتی ہے ٥

زاہد از حلقۂ رندان بسلامت بگذر ٥ تا خرابت نکند صحبت بدنامی چند

١٣ فتنے کے زمانے مین گوشہ اختیار کرنا سلف صلحاء کا طریقۂ انیقہ ہے عموم بلوی مین دو گروہ مین سے ایک کے ساتہہ شریک ہونا دین ودنیا دونون سے ہاتہہ دہونا ہے ١٤ عالی ہمتی یہ ہے کہ حتی الامکان خلق خدا کے ساتہہ احسان کرے اور محسنون سے طالب عوض نہو نہ اوسپر منت رکہے نہ احسان جتاکے اوسکو ایذا دے اللہ سبحانہ نے ان دونون سے نہی فرمائی ہے لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی

بلکہ اللہ تعالی کا شکر کرے کہ اوسنے ہمکو اسقدر نعمت دی کہ ہمارے ہاتھہ سے دوسرے کو نفع پہونچا اگر وہ نہ دیتا تو کہان سے کسی کی مواساۃ کرتے یہ محض اوسکا منّ وفضل ہے اور یون کہین انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاء ولا شکورا اور مہا امکن کسی کا منت پذیر نہ ہو الید العلیا خیر من الید السفلی اور اگر کسی کا منت پذیر ہو تو اوسکا شکر کرے اوسکی منت خود پر سمجھے ناشکری سے بچے لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس اور بقدر استطاعت اوسکے عوض کرے مال سے ہاتھہ سے زبان سے جان سے اور اوسکے لئے اسقدر دعا کرے کہ سمجھہ لے کہ اوسکا عوض ہو گیا اگرچہ عرش سے فرش تک اللہ سبحانہ کی ملک ہے اور جو کچھہ جس بندے کو نعمت پہونچتی ہے وہ سب اوسی وحدہ لاشریک لہ کی نعمت ہے اور اوسی کے حکم سے ملتی ہے مگر اوسنے ہمکو حکم فرمایا ہے کہ ہمکو جسکے ہاتھہ سے کوئی نعمت پہونچے ہم اوسکا شکر کرین اسلئے کہ نظم عالم و بندوبست بنی آدم اسی پر موقوف ہے کیونکہ انسان اصل خلقت مین مدنی الطبع مخلوق ہوا ہے ہر ایک اپنے بنی نوع کا محتاج ہے فقیر سے امیر تک علی قدر مراتب سب کے سب اسی جال مین پہنسے ہوئے ہین حقیقت مین اگر غور سے دیکھو تو کوئی غنی نہین ہے ہر ایک دوسرے کا محتاج ہے اور یہ غنا و فقر ایک امر اضافی ہے اگر کوئی ایک وجہ سے غنی ہے تو دوسری وجہ سے محتاج ہے و بالعکس غرضکہ یہ عالم عالم احتیاج ہے غنا کا عالم عالم آخرت ہے یہ سوا جنت کے اور جگہہ میسر نہین ہو سکتا ہے ۵

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد
کسی را با کسی کارے نباشد

۵ از کوٰۃ لینا سادات پر حرام ہے کسی سے نہ لین اگرچہ فاقہ ہو اور نہ کسی سید کو دین کوئی ہو کہین ہو گو کیسے ہی حالت سقیم ہو بلکہ اونکو بقدر کفاف اپنے پاک صاف مال مین سے دین کیونکہ مال مین سوای زکوٰۃ کے اور حق بہی ہے ۶ اسوای فرائض کے اور عبادات مین اگر کمی ہو تو خیر مگر معاصی سے اجتناب ضرور ہے کیونکہ ضرر کا دفع کرنا زیادہ نفع حاصل کرنے پر مقدم ہے گناہ کی لذت باقی نہین رہتی اوسکا وبال باقی رہجاتا ہے اور مشقت طاعت کی گزر جاتی ہے اوسکا اجر و ثواب ثابت رہتا ہے جسنے اس نکتے کو سمجھہ لیا اور توفیق عمل کی بہی نصیب ہوئی تو اوسکا

حال و مآل اچھا ہوا ۱۵ سارے عبادتونکا اصل اصول صواب اور خلوص ہے ورنہ کالای بدبریش خاوند چھنا جا
صواب وہ عمل ہے کہ کتاب و سنت کے موافق ہو اور خالص وہ فعل ہے کہ خدای تعالی ہی کے لئے ہو سنجا
شرک جلی و خفی کی لوث سے خالی اور ریا و سمعہ کی میل سے پاک صاف ہو جبکہ ہر عمل میں یہ دونون
اصلین قائم دائم ہو گئین تو نجات دارین کی امید بھی قوی ہو گئی اور مغفرت و عفو کا رشتہ ہاتھہ آیا
۸ ا اپنے آپ کو مولوی ملا حاجی حافظ قاری صوفی کہلوانا یا القاب شرعیہ اور کنیت فاخرہ جیسے
شیخ الاسلام مجدد الدین وغیرہ کے ساتھہ ملقب و مکنی کرنا اور اپنے خوشدل ہونا اور اسکے ساتھہ رضا ظاہر
کرنا کچھہ چیز نہین ہے دانشمندی تو یہ ہے کہ عالم باعمل ہو اور علوم کتاب و سنت خوب واقف ہو اور
اونکو علی وجہ التحقیق اچھی طرح سے جانتا ہو کسی مسئلے یا حکم مین دوسرے سے دریافت کرنیکا محتاج نہو
اور باوجود اس سب کے ان ناموں کے ساتھہ نامزد نہوا گر ہو سکے اور توفیق الٰہی بھی مساعدت فرماوے تو تو
خالص مسلمان ہو فلان و بہمان اور ابن فلان اور چنین و چنان ہونا فضائل آخرت سے مانع ہے ۵

این حدیثم چہ خوش آمد کہ سحر گہ میگفت
بر سر میکدہ با دف و نے ترسائی
گر مسلمانی ہمین ست کہ حافظ دارد
وای گر در پی امروز بود فردائی

بندہ عشق شدی ترک نسب کن جامی ۵ کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست

۹ ا دنیا سراسر زور ہے اور بغیر زور و مکر و فریب کے ہاتھہ نہین آتی اکثر اہل عالم کیا جاہل کیا عالم اس مردار کے
جال مین گرفتار ہین ہر روز و ہر زمان مین رنگ و بو اس گل بدبو کا تازہ و نظاہر ہوتا ہے اور اہل عالم اسکو
غایت عقل اور نہایت ہوشیاری و دانشمندی جانتے ہین اور اسکے ساتھہ باہم مفاخرت کرتے ہین
اور جو انکا ہمرنگ و ہمدم و ہمدم نہین ہے اوسکو ابلہ و احمق سمجھتے ہین یہ نہین جانتے کہ جو اس ذکر
و فکر سے جسقدر غافل ہے اوتنا ہی وہ عاقل ہے اور جتنا جو جال مین پھنسا ہے وہ اوسی قدر احمق
و جاہل ہے قیامت کے دن کہ عیار ذات الصدور اور اظہار ہر مضمر و مستور کا روز ہے معلوم ہو جاویگا
کہ کس کام مین تھے اور انفاس گرامی کو کس خسیس چیز مین ضائع کر کے عاقبت محمود کو تباہ و برباد
کر دیا اللّٰھم غفرا اللّٰھم احسن عاقبتنا فی الامور کلھا و اجرنا من خزی الدنیا

وعذاب الآخرۃ آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین الی یوم الدین ۝

بہیچ کار کتب خوانیت ہمی آید
ز جمع خاطر خود نسخۂ فراہم کن
جراحتی بدلت گر رسیدہ است آمی درد
تو از گداختن خویش فکر مرہم کن

مسک الختام

اس بیان مین کہ رحمت الٰہی وسیع ہے اور اوسکی نہایت وغایت نہین ہے اور اوسکا رحم وکرم اوسکے غیظ وغضب پر غالب ہے اس باب مین آیات واحادیث بکثرت وارد ہین مگر تہوڑے سے یہان لکہے جاتے ہین تاکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے فضل جسیم وکرم عمیم سے ہم سب کا خاتمہ بخیر فرماوے اور عذاب برزخ ونار سے نجات دے اللہم آمین ۝

اگر در دہر یک صلاے کرم
عزازیل گوید نصیبے برم

آیات کریمات

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء اسمین سوائے شرک کے اور سب گناہون کی مغفرت کا امیدوار فرمایا ہے مگر مشیت کا خطرہ لگا ہوا ہے ؂ ومن یعمل سوء او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا رحیما اسمین وعدہ دیا ہے کہ کوئی گناہ اور ظلم نفس کیون نہو مگر وہ بعد توبہ واستغفار کے بخشدیا جاویگا ؂ کتب علی نفسہ الرحمۃ اگرچہ اللہ سبحانہ پر کوئی شئ واجب نہین ہے مگر اوسنے براہ رحم وکرم وتفضل رحمت کو اپنی ذات مقدس پر واجب کرلیا ہے ؂ قال عذابی اصیب بہ من اشاء ورحمتی وسعت کل شئ فساکتبہا للذین یتقون ویؤتون الزکوٰۃ والذین ہم بآیاتنا یؤمنون اسمین عذاب کو تو مشیت پر محول فرمایا اور رحمت کو ہر شئ پر وسعت بخشی اور اوسکو مومنین متقین کے لیے واجب ٹہیرایا ۝ وان ربک لذو مغفرۃ للناس علی ظلمہم وان ربک لشدید العقاب باوجود ظلم خلق کی مغفرت کو اونکے لئے ثابت فرمایا اور مغفرت کو منکر ذکر کیا تاکہ عام ہو اور حرف تاکید اور

لام سے اوسکی تاکید کی ہے نبئ عبادی انی انا الغفور الرحیم وان عذابی ھو العذاب الالیم
اسکے اول جملے مین بہ نسبت دوسرے کے زیادہ تر تاکید ہے کیونکہ اول تو بندون کو اپنی طرف مضاف
کیا پہر ضمیر متکلم کی تکرار کی پہر غفور و رحیم دو وصف اپنی ذات پاک کے ایسے ذکر فرمائے کہ اونمین غایت
درجہ کی مغفرت و رحمت ہے اور دوسرے مین عذاب کو اپنی طرف منسوب کیا اور اوسکو بصفت الیم
موصوف فرمایا یعنی فی نفسہ اوسکا عذاب الیم ہے مگر غایت رحمت و مغفرت چاہے تو سوای مشرکون کے
سب کو بخشدے اسلئے کہ یہ دونون وصف اسی کے مقتضی ہین ۷ قل یا عبادی الذین اسرفوا علی
انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم اسمین
بندون کو ناامیدی رحمت سے منع کیا اور سارے گناہ بخشنے کا وعدہ فرمایا پہر وہی دو وصف غفور و رحیم
ذکر فرمائے جنسے شب و روز مغفرت و رحمت برس رہی ہے اور پورا پورا ظہور اونکا قبر و حشر مین ہوگا
۸ الذین یحملون العرش ومن حولہ یسبحون بحمد ربہم ویؤمنون بہ ویستغفرون
للذین امنوا ربنا وسعت کل شئ رحمۃ وعلما فاغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلک
وقہم عذاب الجحیم ربنا وادخلہم جنات عدن التی وعدتہم ومن صلح من ابائہم
وازواجہم وذریاتہم انک انت العزیز الحکیم وقہم السیئات ومن تق السیئات
یومئذ فقد رحمتہ وذلک ھو الفوز العظیم سبحان اللہ و فور رحمت الٰہی تو دیکہو کہ ایک تو آپ
غفور و رحیم ہے ہر شئ کو اوسکی رحمت سمائی ہوئی ہے اور علم اوسکا ہر چیز کو محیط ہے اسپر طرہ
یہ ہوا کہ حاملین عرش برین مقربان بارگاہ رب العالمین ہر دم ہر لحظہ اپنے رب کی تسبیح کرتے ہین
اور مؤمنین کے لئے کس خوبی و حسن ادا سے مغفرت مانگ رہے ہین پہر مؤمنین ہی پر قناعت
نہین ہے بلکہ اونکے آبا و اجداد و اولاد و احفاد کے واسطے جنات عدن مین داخل ہونیکا اور سیئات
سے بچنے کا سوال کر رہے ہین اب اس سے زیادہ اور کیا رحم و کرم ہوگا ۹ والملائکۃ یسبحون
بحمد ربہم ویستغفرون لمن فی الارض الا ان اللہ ھو الغفور الرحیم اسمین ملائکہ کرام
کا ذکر ہے کہ وہ اپنے رب کی تسبیح کرتے ہین اور زمین والون کے لئے مغفرت چاہتے ہین پہر وہی

دو وصف غفور و رحیم بہ تنبیہ و تاکید ذکر فرمائی جو کہ غایت مغفرت و رحمت پر مشتمل ہین ؛

احادیث رحم و رافت

۱ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سُنا فرماتے تہے کہ فرمایا اللہ
عز و جل نے ای ابن آدم بیشک جبتک تو مجھے پکاریگا اور مجھسے امید رکہیگا تو مین تجھے بخشونگا
اوس چیز پر جو تجھسے ہوئی اور مین پروا نہین کرونگا اے بیٹے آدم کے اگر پہونچ جاوین گناہ تیرے ابر آسمان
تک پہر تو مجھسے مغفرت چاہے تو مین تجھے بخشدونگا اوس چیز پر جو تجھسے ہوئی اور مین پروا نہ کرونگا ای
ابن آدم اگر تو آوے میرے پاس زمین بہر گناہ لیکر پہر تو مجھسے ملے حال آنکہ تو کسی چیز کو میرے ساتھ شریک
نہ کرتا ہو تو مین آونگا تیرے پاس زمین بہر مغفرت لیکر رواہ الترمذی وقال حسن ۲ انس
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک جوان پر داخل ہوئے اور وہ مر رہا تہا فرمایا
تو اپنے آپ کو کسطرح پاتا ہے عرض کیا یا رسول اللہ مین اللہ سے امید رکہتا ہون اور بیشک اپنے
گناہون سے ڈرتا ہون آپنے فرمایا نہین جمع ہوتے خوف و رجا کسی بندے کے دل مین ایسی جگہہ
مین یعنے مرتے وقت مگر عطا کرتا ہے اللہ تعالی اوسکو وہ چیز جسکی وہ امید رکہتا ہے اور امن دیتا ہے
اوسکو اوس چیز سے جس سے وہ ڈرتا ہے رواہ الترمذی ۳ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسن ظن یعنی اللہ تعالی سے نیک گمان رکہنا
عبادت سے ہے رواہ الترمذی ۴ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ عز و جل نے مین نزدیک گمان اپنے بندے کے ہون جو اوسکو میرے
ساتھ ہے اور مین اوسکے ساتھ ہون جس جگہہ وہ مجھے یاد کرتا ہے قسم ہے اللہ کی البتہ اللہ بہت خوش ہوتا ہے توبہ سے
اپنے بندے کی ایک تمہارے سے کہ وہ اپنی گمی سواری کو جنگل مین پاوے اور جو شخص میری طرف بالشت بہر قریب
ہوتا ہے تو مین اوسکی طرف ہاتہہ بہر قریب ہوتا ہون اور جو کوئی میری طرف ہاتہہ بہر قریب ہوتا ہے تو مین اوسکی طرف باع
بہر قریب ہوتا ہون اور جسوقت وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو مین اوسکی طرف دوڑتا آتا ہون رواہ البخاری ومسلم ۵
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تم یہانتک خطا کرو کہ تمہاری خطا

آسمان کو پہونچ جاوین پہر تم توبہ کرو تو اللہ تمپر رجوع کریگا یعنی تمہاری توبہ قبول فرماویگا رواہ ابن ماجۃ باسناد جید ۶ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سُنا فرماتے تہے کہ بندہ کسی گناہ کو پہونچا پہر اوسنے کہا یا رب بیشک مینے گناہ کیا سو تو میرے لئے بخشدے اوسکے رب نے کہا میرے بندے نے جانا کہ اوسکا ایک رب ہے جو گناہ کو بخشتا ہے اور اوسپر پکڑتا ہے مینے بخشدیا پہر وہ دوسرے گناہ کو پہونچا کئی بار ابوہریرہ نے یون کہا کہ پہر اوسنے دوسرا گناہ کیا کہا یا رب مینے دوسرا گناہ کیا تو اوسکو مجہے بخشدے اوسکے رب نے کہا جانا میرے بندے نے کہ اوسکا ایک رب ہے جو گناہ کو بخشتا ہے اور اوسپر پکڑتا ہے بخشدیا واسطے اوسکے پہر ٹہیرا رہا جسقدر اللہ نے چاہا پہر وہ اور گناہ کو پہونچا کئی بار ابوہریرہ نے کہا کہ پہر اوسنے دوسرا گناہ کیا کہا یا رب بیشک مینے گناہ کیا سو تو میرے لئے بخشدے اوسکے رب نے کہا میرے بندے نے جانا کہ اوسکا ایک رب ہے جو گناہونکو بخشتا ہے اور اونپر پکڑتا ہے اوسکے رب نے فرمایا مینے اپنے بندے کے لئے بخشدیا سو چاہیئے کہ کرے جو چاہے رواہ البخاری ومسلم ٥

بر درگہ دوست ہر گناہے بخشند	صد سالہ گنہ بیک آہے بخشند
عفو گنہ ہمہ بنا توانے کردند	زینجاست کہ کوہ را بکاہے بخشند

۷ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اللہ قبول کرتا ہے توبہ بندے کی جب تک کہ اوسکو غرغرہ نہین لگتا ہے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن

۸ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے توبہ کرنے والا گناہ سے مثل اوس شخص کے ہے جسکے لئے کوئی گناہ نہین ہے رواہ ابن ماجۃ والطبرانی

۹ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اور میرے والد ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے میرے والد نے اونسے کہا کیا تمنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ ندامت توبہ ہے کہا ہان رواہ الحاکم ۱۰ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہ مین ہے جان میری اگر تم گناہ نہ کرو تو مقرر اللہ تمکو لیجاوے اور بیشک ایک ایسی

قوم کو لاوے کہ وہ گناہ کرین پہر اللہ سے مغفرت چاہین تو وہ اونکی مغفرت کرے رواہ مسلم ٥

دارم گنہی ز قطرہ باران بیش | وز شرم گنہ فگندہ ام سر در پیش
ناگاہ ندا شد کہ مترس ای درویش | ما در خور خود کنیم و تو در خور خویش

١ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ اللہ نے خلق کو پیدا کیا تو اوسنے اپنی کتاب مین لکہا وہ عرش پر اوسکے نزدیک ہے بیشک میری رحمت غالب ہوگی میرے غضب پر اور ایک روایت مین یون ہے کہ سابق ہوئی میری رحمت میرے غضب پر رواہ مسلم ٢ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تہے کہ اللہ نے رحمت کے سو حصے کئے سو ننانوے تو اوسنے اپنے نزدیک روک رکہے اور زمین مین ایک حصہ اوتار دیا پس اس حصے سے خلائق باہم رحم کرتی ہے یہانتک کہ دابہ اپنے گہر کو اپنے بچے سے اوٹہا لیتا ہے اس خوف سے کہ وہ اوسکو پہونچے اور ایک روایت مین اوسنے یون آیا ہے کہ بیشک اللہ کی سو رحمتین ہین اونمین سے ایک رحمت کو تو درمیان جن والنس و بہائم و ہوام کے اوتارا کہ اوسکے سبب سے وہ آپس مین مہربانی کرتے ہین اور اوسی وجہ سے باہم رحم کرتے ہین اور اوسی کے سبب سے وحش اپنے بچے پر مہربانی کرتا ہے اور ننانوے رحمتون کو اللہ تعالی نے رکہہ چہوڑا ہے کہ اونسے قیامت کے دن اپنے بندون پر رحم کریگا رواہ مسلم ٣ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اللہ نے پیدا کین جسدن کہ آسمانون اور زمین کو پیدا کیا سو رحمتین ہر رحمت مطابق اوس چیز کے کہ درمیان آسمان کے ہے زمین تک سو اونمین سے ایک رحمت کو زمین مین رکہا پس اوسکے سبب سے والدہ اپنے بچے پر رحم کرتی ہے اور وحش وطیر بعض اونکا بعض پر جسوقت قیامت کا دن ہوگا تو اون کو اس رحمت سے پورا کریگا رواہ مسلم ٤ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اگر مومن اوس عقوبت کو جانے جو کہ نزدیک اللہ کے ہے تو اوسکی جنت مین کوئی طمع نہ کرے اور اگر کافر اوس رحمت کو جانے جو کہ نزدیک اللہ کے ہے تو اوسکی

جنت سے کوئی نا امید نہو وے ۵ مسلم ۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیدیوں پر آئے ناگاہ ایک عورت قیدیوں میں کی تلاش کر رہی تھی جب کسی بچے کو قیدیوں میں پاتی تو اوسکو لے لیتی پھر اوسکو اپنے پیٹ سے لگاتی اور دودھ پلاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمسے فرمایا کیا تم اس عورت کو دیکھتے ہو کہ یہ اپنے بچے کو آگ میں ڈالے گی ہمنے کہا نہیں قسم ہے اللہ کی اور وہ اسپر قدرت بھی رکھتی ہو کہ اوسکو نہ ڈالے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مقرر اللہ بہت رحم کرنیوالا ہے اپنے بندوں پر اس عورت سے اپنے بچے پر روا ۵ مسلم ان حدیثوں کے سوا اور بہت حدیثیں ہیں بنظر طول کے اونکو اس جگہہ ذکر نہیں کیا رزقنا اللہ تعالی الیٰ آتمہ الحسنی وانا اقناحلاوة رضوانه الاسنی وادخلنا برحمته وفضله دار النعیم ووقانا من عذاب البرزخ ونار الجحیم وصلی اللہ تعالی وسلم وبارك علی خیر خلقه سیدنا محمد النبی الامی وعلی اله وصحبه وكل مومن تقی ومسلم نقی ومتبع موفی والمسئول ممن اطلع علی هذا الكتاب من العلماء الاعلام والمشائخ العظام والمؤمنین والمؤمنات من ملة الاسلام ان یلحظوه بعین العنایة ویسبلوا علیه ذیل الرعایة ویصلحوا ما بدا فیه من الخلل ویمحوا ما كان فیه من الخطأ فقد ابی اللہ ان یصح الا كتابه العظیم وان یسلم من النقص الا خطابه الكریم و لنعم ما قیل ؎

اخا العلم لا تعجل بعیب مصنف	ولم تتحقق زلة منه تعرف
فكم افسد الراوی كلاما بعقله	وكم حرف المنقول قوم وصحفوا
كم ناسخ اضحی لمعنی مغیرا	وجاء بشیء لم یرده المصنف

ولما بلغ بنا الكلام الی هذا المقام عنّ لنا ان نختم بهذه الابیات اقتداء ببعض الكرام وبالله التوفیق وبیده حسن الختام سبحان الله وبحمده سبحان الله العظیم ؎

الٰہی لئن لم تعف فالویل کلّہ — لعبدٍ مسیئٍ ذی ضلالٍ و باطلِ
تعلّم علماً لیس فیہ بعاملٍ — وکم قال من قولٍ ولیس بفاعلِ
فان تنتقم من ظالمٍ شرِّ ظالمٍ — فعدلٌ اتیٰ من عادلٍ خیر عادلِ
وان تعف منک العفو فضل اتی بہ — سحائبُ جودٍ جادیا لخصب ہاطلِ
علی مجدبٍ عطشان لہفان مقترٍ — فقیرٍ الی غوثٍ یغیثُ و وابلِ

و آخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ
وصحبہ اجمعین آمین شنبہ ۲ شعبان سنہ ۱۳۱۵ ہجری وقت زدن یک ساعت روز تمام شد

تمت بالخیر

خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ کتاب نایاب جسکا ہر ایک ورق عبرت ناظرین اور حیرت اہل یقین ہے ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۶ ہجری مین چہپکر سرمہ کش دیدۂ اولی الالباب با تمکین ہوئی ای زندہ دلان باخبر اس کتاب کے فصول و ابواب شروع سے آخر تک حالات برزخ اور موت و روح کے بیان مین ایسی مشرح و مفصل ہین کہ اس جامعیت کے ساتھہ کوئی دوسری کتاب زبان اردو مین موجود نہین ہے جناب مترجم و مؤلف مدظلہ العالی کا مقصود یہ ہے کہ تمام اردو خوان اون مقامات برازخ و حالات ارواح سے مطلع ہو جائین جنکے ادراک سے اکثر کم استعداد محروم ہین بڑی بڑی کتب متقدمین جو عربی و فارسی کی اس بیان مین مشہور روزگار ہین اون سب کے مطالب و مضامین جناب مؤلف دام مجدہ نے ترجمہ کرکے اس کتاب مین داخل فرمائے ہین اب یہ کتاب حقیقت روح اور موت و برزخ کے بیان مین ایسی مکمل اور جامع ہے کہ ناظر کو کسی دوسری کتاب کی ضرورت باقی نہین رہی بموجب اینکہ لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین پروردگار عالم اس کتاب کو مقبول طبائع خاص و عام کرے اور مؤلف سراپا خیر و حسنات کو اجر جزیل دنیا و آخرت مین مرحمت فرماوے آمین ثم آمین

[illegible]

تاریخ طی الفراسخ

مرتب شد کتابی آن کہ از وے
براہ غیب پردازی بہ فرسخ

چو احمد سال تالیفش بجستم
دلم گفتہ بدان حالات برزخ

خاتمہ طی الفراسخ از عزیز مصر نازک خیالی منشی محمد عزیز اللہ خان بھوپالی طال اللہ ایامہ و اللیالی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد نامحدود کے لایق وہ آفریدگار برحق اور قادر مطلق ہے جو وحدہ لا شریک بی مثل و بی نظیر ہے - اور بے سہیم و شہیم علی کل شئی قدیر قطعہ

ہر بین ز حکمت خلاق آسمان و زمین
کہ ہر جہت بعالم نشان قدرت او

پیلین رحم و صدف قطرہ چون کند روشن
کہ خلق محو تماشای شان عظمت اوست

اور لغت کثیر اکثیر القدس تختہ شمیر کے قابل وہ ماہ منیر رسالت ہے جو مبشر برحق ہے اور بصدق بشیر و نذیر قطعہ

زہی حبیب خداوند خالق عالم
کہ نقش خاک درش بر جبین قمر دارد

چنان برونق دین شاہ انبیا آمد
کہ جبرئیل امین تیغ او ببر دارد

صلوات اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ و اہل بیتہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

امابعد عاصی ہیچمدان راجی رحمت رحمان محمد عزیز اللہ خان عزیز ولد فیض اللہ خان ابن منگل خان بن ماہ علی خان افغان متوطن قدیم دار الاقبال بھوپال حرسہا اللہ عن الشر و الزوال مژدہ جان پرور روح افزا - و نوید سراسر امید مسرت انتما بجمیعت ارباب صادق الایقان - و اصحاب شایق العرفان تک لاتا ہے اور لطیفہ تازہ بتازہ نو بنو سناتا ہے کہ اس اوان میمنت اقتران و ایام سعادت فرجام میں محبی مخلصی سید ذو الفقار احمد عفا اللہ عنہ و اجناہ نے کتاب نادر البیان بمضامین راست و راسخ مسمی بہ **طی الفراسخ الی منازل البرازخ** ایسی بطرز پسندیدہ و آئین برگزیدہ تالیف فرمائی ہے جو سراسر مفید خاص و عام و مقبول کافہ انام ہے اوسکے ورق ورق سے اسرار عجائبات عالم برزخ ظاہر و عیان ہیں اور اوسکے صفحہ صفحہ سے حالات غیبی عالم قبر سے تا عرصات حشر و نشر من کل الوجوہ بیان مضامین عبرت آگین اوسکے سے انسان ہوش تازہ پاتا ہے

شوق طاعت معبود برحق متر بحوش لاتا ہے۔ اور اوسکے مطالب تاریخ ہر اہل خرد انجام اندیش کو خلوص فکر معاد پیش آتا ہے۔ ذوق عبادت خالق مطلق دل میں سماتا ہے۔ اگر بشم بصیرت سے دیکھے سمجھے دنیای دون کو دار شتر جان کرے نورد منازل ربانی بل منزل گزین عرفان سبحانی ہو جائی جو کہ بہترین نتیجہ حصول رضا مولی الموالی اور افضل ترین ذریعہ وصول دولت وصال لایزالی بغرض زبان قلم کی کیا جان اور قلم زبان کی کیا امکان کہ تعریف اس کتاب مجموعہ اور توصیف اس نسخہ مسعود کی معرض تحریر یا قالب تقریر مین لاسکے بناگزیر جالت دعا خیر سے بجناب باری عز اسمہ مسالت کرتا ہون لیس اس بیان لابیان سے کنارہ گیر ہوتا ہون۔ اور قطعہ تاریخ شستہ نظم دلکش پیدا کرتا ہون۔ الٰہی اپنے فضل و کرم عام سے طفیل حضور خیر الانام علیہ افضل الصلوات والسّلام کے اس کتاب نایاب کو مقبول ہر اہل اسلام۔ اور مؤلف صاحب اور اسکے پڑھنے والے سمجھنے والے اور اس عاصی ناکام خیر طلب شرذمہ رسا اور جمیع مومنین ومومنات کو صراط مستقیم سنن نبی کریم علیہ الصلوات التسلیم پر حسن قیام عطا فرما کر مدام ہمدوش مقاصد دینی و دنیوی اور دوام ہم آغوش مطالب صوری معنوی رکھنا اور انجام کار اس ارباب کار سے خیر اختتام اور نیک انجام روزی فرما تا آمین یا رب العالمین قطعہ تاریخ

بحمد اللہ ہوئی کیسی مرتب
حبیب طالبان حب مولی
خداوندا طفیل مخبر حق
مؤلف صاحب باطن کو سب کو
تیری لطف و کرم سے ہر پہ آیا
کرم سے اپنی سبکو بخشدی جو

کتاب مستطاب پر قدر نیت
نصیب عاشقان در عین خلوت
کہ جسپر ہو گیا ختم رسالت
صراط احمدی پر دی اقامت
کہ خیر خاتمہ کرنا عنایت
عنایت ہو عنایت باغ جنت
بجا ہی اسکو کہنا صدق دل سے

انہیں کہ نور دان جرالفت
مضامین مصفا اسکے یکسر
پڑھے دیکھے سنے اسکو جو کوئی
ہمارے خاص آقا کو کرم سے
عطا ہو نعمت دیدار تیری
شکر ریز بجبر کہہ نرمیں تاریخ
کتاب مرجع اصحاب حکمت
۱۳۰۶ھ

جلیس پاکبازان شریعت
کہ تو رہبر حکمت ہیں بہ ندرت
اوسی و معرفت کی اپنی نعمت
ہمیشہ شاد رکھنا تا قیامت
نصیب ہو محمد کی شفاعت
کہ جس سے سامعین کو ہو مسرت

-----※)※(※-----

فہرست مطالب طے الفراسخ الی منازل البرازخ

تمت

امداد الحیّ باصلاح الطیّ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمد اللہ سبحانہ حمدًا نرجو بہ حسن الختام ۔ ونشکرہ شکرًا نستجلب بہ مزید الانعام ۔ ونصلی ونسلم علی سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین رسول رب العالمین سیدنا ومولانا محمد سید الانام ولبنۃ التمام وعلی آلہ الکرام وصحبہ العظام صلوۃً وسلامًا دائمین متلازمین الی یوم القیام **اما بعد** اللہ تعالی کے تائید کو دیکھنا چاہیے کہ جسوقت شرح الصدور کے ترجمہ کا قصد ہوا تو خاکسار کے پاس ایک نسخہ قلمی تھا نہایت غلط غیب ہے ایک اور قلمی نسخے کا پتا ملا گو غلط تھا مگر بہت کام نکلا جب ترجمہ ہوکر تیار ہوا نوبت کاپی نویسی کی پہونچی تو مولوی عبد العلی صاحب برادر امی دام مجدہ نے لکھنؤ سے دو نسخے قلمی اور بھیجے اونسے بہت کچھ تائید ہوئی جب کتاب طبع ہوکر تیار ہوئی اور نوبت صحت نامہ لکھنے کی پہونچی تو ایک نسخہ اتفاقًا مطبوعۂ لاہور ہاتھہ آیا اگرچہ غلط ہی مگر جی مین آیا کہ طی الفرسخ مین جو احادیث وآثار کہ شرح الصدور کی ہین اونکا مقابلہ کرلیا جائی جو غلط ہو چھوڑ دیا جائے اور جو صحیح ہو وہ اخذ کیا جائی اور جو کم ہو اوس سے غرض نہو اور جو زیادت ہو وہ لیجائے تو خالی از فائدہ نہوگا بسبب مرض وضعف کے اول قصد تھا کہ یہ کام ناظرین کی ہمت پر چھوڑا جائے جو چاہے گا کریگا لیکن پھر خیال آیا کہ ع برگ عیشے بگور خویش فرست ۔ کس نیارد زپس تو پیش فرست ۔ پس اللہ سبحانہ پر توکل کرکے یہ کام شروع کیا وقت مقابلہ کے اور قلمی نسخون کو بھی دیکھہ لیا چند دن مین اللہ تعالی کے فضل سے یہ مجموعہ مرتب ہوگیا اور نام اسکا **امداد الحیّ باصلاح الطیّ** رکھا اور اسکے مضامین کو تین فصل پر ترتیب دیا پہلے یہ قصد تھا کہ صرف صحت نامہ لکھدیا جائے اختلاف نسخ سے تعرض نکیا جائے جو نسخے پہلے سے حاشیہ پر لکھی ہین

وہی کافی ہین مگر پھر یون خیال آیا کہ جو نسخ بامعنی ہین اونکو بھی صحت نامہ مین درج کر دیا جائے کیونکہ اسمین ایک فائدہ عمدہ ہے اب اس مجموعہ مین چند امور جمع ہوگئے اول اغلاط طبع دوم اختلاف نسخ در اسما رواۃ سوم اختلاف نسخ در عبارت چہارم احادیث و آثار زائدہ پنجم بعض حواشی مفیدہ ششم تصحیح بعض اسماء رواۃ جوکہ وقت تحریر رسالہ حدائق الزہور فی رجال شرح الصدور کے مراجعت کتب رجال سے معلوم ہوئی یہ رسالہ چھ سات جزو کا بزبان عربی ہے اسمین پانسو ۵۰۰ سے زیادہ رواۃ شرح الصدور کو جمع کیا ہے مگر ابھی تک وہ غیر مرتب ہے اگر اللہ سبحانہ کو منظور ہے تو مرتب ہوکر شائع ہوگا مثلاً ایک نام متن مین تہا اور ایک حاشیہ پر بطور نسخہ کے دونوں کا احتمال تھا تعیین نہین ہو سکتا تھا سو وقت تحریر رسالہ مذکورہ کے بعض اسما کا تعیین معلوم ہو گیا اونکو بھی اسمین درج کر دیا اور جن کا تعیین معلوم تہوا اونکو بطور نسخہ کے لکھدیا یہ سب امور وہی لکھے گئے ہین جو کہ سودمند ہین زائد و بیمعنی کو چھوڑ دیا اور جن علما کے کتب سے امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور مین اخذ کیا ہے یا خاکسار نے طی الفراسخ مین مدد لی ہے یا اونکا ذکر آگیا ہو اونکے تراجم کتب تاریخ موجودہ سے لیکر الروض الممطور فی علماء شرح الصدور نام رسالے مین درج کر دیئے ہین یہ رسالہ اسی کتاب کے آخر مین ملحق ہے تاکہ وقت مطالعہ کے جس عالم کا ترجمہ دیکھنا منظور ہو ملاحظہ کر لیا جائے اور جن کے تراجم میسر نہین آئے اونکے اسما مبارک علیحدہ فصل مین لکھدیئے گئے تاکہ جس کسیکو میسر ہون وہ تحریر فرمائے اور اجر حاصل کرے اللہ سبحانہ اپنے فضل و کرم سے اس کام کو قبول فرمائے اور سب مؤمنین و مؤمنات کو اس سے نفع دے اور میرا اور جنکی ہمت والا نہمت سے یہ کام ہوا اونکا اور سب مؤمنین و مؤمنات کا حسن خاتمہ کرے اور توفیق اپنی مرضیات کی دے اور عافیت دارین عطا فرمائے اور آفات دین و دنیا سے برکران رکھے اور عذاب برزخ و آخرت سے بچائے اور ہمارے قصور و فتور و فجور و سیئات و ذنوب کو اپنی رحمت سابقہ سے بخشدے آمین ثم آمین اللھم انا نسالک العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا واحسن عاقبتنا فی الامور کلھا واجرنا من خزی الدنیا و عذاب الاخرۃ آمین یا رب العالمین

وصلی اللہ علی سیدنا و مولانا محمد و علی آلہ و اصحابہ و بارک وسلم

تسلیما کثیرا دائما ابدا الی یوم الدین آمین

فصل صحت نامہ کتاب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٥	١٧	سمیتہ ورمزنت علیہا صورۃ ک	کنایہ ورمزنت علیہا صورۃ ک	٣٨	١٣	ملاقات کی	ملاقات کی محبت کی
١٣	١١	جیسندر	جزیرہ	٤٠	١٢	کہا فلان	کہا یعنی لوگون نے فلان
٢٣	٩ حاشیہ	وابنو	وابنوا	〃	١٩	صاحب غصہ مع	یعنی بڑی ناگوار
〃	١٣ حاشیہ	قصر	القصار			کرب	سخنون والی
٢٥	١٤	بنی تمیم	بلی	٤٧	٢	دیکھتے	لہٰذا حدیث انس ہے
٢٦	٣	ابی نمیلہ	ابی عبلہ	٤٨	١٠	ہونے کے	ہونے سے
〃	٨ حاشیہ	برزخ بین	برزخ بین ہے	〃	١١	اسکی پہلی ہے	پس یہ وعظ ماقبل کی ساتھ
٣٠	١٨	حکیم	حَکَم				متصل ہے یعنی
〃	١٩	مباروت	مبادرت	٤٩	٢٠		جسکی دل سی الخ
٣١	١١	قریب	[illegible]	٥٠	٣	دو	دونو
〃	١٥	تو اوسکو پہر نکمنا	آکہی تو اوسکو یعنی صحبت کو رجوع نکر	٥٢	٩	تو زیارت کر	تم زیارت کرو
				〃	١١		کرینگی یا یہ معنی ہین کہ
٣٢	٨	تہا	پس تہا				کرینگی یعنی زیارت
〃	١٨	سعد	سعید	٥٣	١	ہوتا ہے	ہوتا ہے
٣٤	١٣	ابد	ابد وبقا	〃	٥	الحقنا	اَلحِقنا
٣٦	٣	موت شر ہی	موت خیر ہے	٥٥	٢	تاکہ	یعنی تاکہ
٣٦	١٣	ابن عربی	ابن العربی	〃	١٠	اوس کی	اللہ کی
٣٧	٣	منقوص	منقوص رواہ ابن المبارک	٥٦	١٨	توان دونوکو	مین ان دونوکو
٣٨	٢	کرلے	کرلے رواہ احمد			ای عمر	ای عمر
〃	١٤	موت کی جلدی کرتا ہے	لفظ اصل تستبطأ الموت	٦٠	١٧	برادری	برداری

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۶۳	۲۱	رسلنا	رسلنا وهم لا یفرطون	۸۱	۲۱	عمر	عَمرو
۶۴	〃	اوس سی	اوس نی	۸۳	۱۷		تو اوسی لائق ہے ف۱
۶۵	۱۳	حبان	حیّان	۸۴	۲۲	نزدیک	اوسپر نزدیک
〃	۱۶	اونسے	مین نی اونسے	〃	۱۱	ذرہ	اوس سی ذرہ
۶۶	۷	ابو عبید	عُبَید	〃	۱۸		شدت لفظ اصل کذا ف۲
۶۷	۱۳	اسلم	سُلَیم	۸۷	۳	حسن	بسند رجاله ثقات حسن
۶۸	۱	جہان	جہان سے	〃	۴	حمزہ	حُمرہ
〃	۲	حکم	ابو الشیخ نی حکم	〃	۷	علی	علی بن
〃	۳	کیا گیا	کیا	۸۸	حاشیہ	پہلو	میرا پہلو
〃	۹	ازدی	اَوْدِی	۹۰	۱۰	راجی	وراہب یعنی خائف
۶۹	۲	اوس سے	اوسکو اوس سے	〃	۱۶	جب	کبہی جب
۷۱	۷	روایت کیا ہے	روایت کیا ہی یعنی	〃	۱۸	کرتا ہے	کی جاتی ہے
			اوسی سندسی	۹۱	۹		تراقی یعنی ہانس
۷۲	〃	اونہون نی شکوہ کیا	اونکی شکایت کی گئی	۹۲	۳	سہولت خروج	اوسکی روح کے
〃	۸		حاکم وصححه			اوسکی روح کو	سہولت خروج کو
〃	۱۵	اور	اور اللہ تعالی نی	۹۳	۵		ابو الشیخ ف۳
〃	۱۹	کیا سنا	کہا سنا	۹۷	۱۱	سنے	ہم سنے
۷۴	۶	کچھ	کچھ یعنی	۱۰۱	۳	سلے	سے
۷۶	۱۱	فظاب	فطاب	۱۰۲	۲	تو دکہتی ہے	تو مجہے بہتا
۷۷	۷	قبض	قبض ارواح	〃	۳	راضی	اوس سی راضی
۷۸	۲۰	پہر ڈرتا	پہر مین ڈرتا	۱۰۳	۴	امام حسن	اُمِّ حسن ف۴
۷۹	۹	مگر ایک	یعنی مگر ایک	〃	۱۰	بکرہ	بکر

ف۱ لفظ حدیث شریف کالکان نوکذان یعنی پس مجمع البحار مین کہا ہے کہ قول امری مسلم ان یقول غیر الصواب ای ما ینبغی له و ما حظ و منه ما نوکل ان نفعل کذا ۱۲

ف۲ رخصت دادن استاذ در بجا یعنی کاری کسی را واذن دہی گفتن کردن ۱۲ صراح

ف۳ ابو الشیخ ابن حیان بیای تحتیہ اور یہ بن اور ابن حبان بیای موحدہ اور ۱۲

ف۴ انکا نام نامی خیرہ ہے یہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کی والدہ شریفہ ہین انکا ترجمہ خاکسار نے حدائق الزہور سرف رجال شرح الصدور مین لکہا ہے ۱۲

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۰۳	۱۱	ابو بکر	ابو بکرہ
〃	۱۷	رضی	رضی اللہ
۱۰۸	۱۵	گھر سے	گھر کے
〃	۱۶	اسیے	ایسے ایک
۱۱۰	۱	دیکھیے	دیکھے پس وہ دیکھتا ہے
۱۱۱	۵	جسم	اور جسم
〃	۱۳	نہ توڑی جائیگا نہ توڑی	
۱۱۲	۱۱	پڑھا ریحان	ریحان وجنۃ نعیم
〃	۱۹	اوسمین	اونمین
۱۱۳	۱۴	تیرے	تیرے لیے
۱۱۴	۱۷	مزہ	مزہ ہر
۱۱۵	۱	قدمت	قدمت
〃	۱۹	گونگے	اندھے
〃	۲۰	ستور سے ۵۲	
۱۲۰	۱۵	مومن کو کہتا ہے	مومن کی واسطے دیکھا جاتا ہے
۱۲۱	۴	روایت کیا ہے	روایت کیا ہی تفسیر مین آیت مذکورہ کے کہا کہ خوشخبری دیا جائگا سے ساتھہ اوسکے نزدیک اپنی موت کے اور اپنی قبر مین اور

صفحہ	سطر	خطا	صواب
			حساب مین اوٹھایا جائیگا کر بیٹھیگا البتہ وہ جنت مین ہی اور اسے آئے حاکم فی شرید بن اسلم سے یہ بہی روایت کیا ہے کہا الخ
۱۲۱	۱۰	کہا مین سے	کہا کہ
〃	۱۱	اس آیت کو پڑھا	یہ آیت پڑھی گئی
۱۲۴	۵	کہتے ہین	پس وہ کہتی ہین
〃	۱۲	الخیاط	الخیاط اخرجہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف والبیہقی واللالکائی واخرجہ ابو داود الطیالسی نحوہ وفیہ فیصعد بہ من الباب الذی کان یصعد عملہ منہ وفی آخرہ بعد ردہ فیرد الی اسفل الارضین الی الثری
۱۲۵	۱۸	شر	شرا
〃	〃	اور بہت	بہت

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۲۶	۲	سنجرہ	شجرہ	۱۳۵	۱۶	ناگاد	کہ اتنے مین
″	۴	وہ	وُہ	۱۴۳	۷		سطرون ہوئی یعنی
″	۱۰		ابو بکرؓ				اون کو نیزہ لگا
″	۱۶	فرشتے	فرشتے اوپر	″	۱۳	اژدحام	ازدحام یعنی مجمع
۱۲۷	۲۱	ایک	ایک دن	۱۴۴	۱۴	ویرانی	ویرانی
۱۲۸	۱۲	مجذوم	مجذوم ۵۲	″	۱۵	آخر	اخر ۵۳
″	۱۰ حاشیہ	جبل	جِبِل یعنی گروہ	۱۴۵	۱۶	جدا ہو	جدا ہوا ہون
۱۲۹	۱۲	محارم سے نہین	محارم کا مرتکب	″	۱۹	پس	پس اوسنے
		بچتا تھا	ہوتا تھا	۱۴۷	″	توقع ۵۴	
″	۱۶	دونون پرندون نے	ایک پرندی نے	۱۴۹	۱۲	داری	دارمی
″	۱۷	پھر اوسکے	پھر دونون کی اوسکے	۱۵۱	۴	بیا ہے	کیا ہے
۱۳۰	۸	کیا ہے	کیا ہے کہا کہ	″	۱۶	کہ کیا	کہ جو
″	۱۵	ابو نعیم	فصل امید کراست	″	۲۰	کیا	جو
			الٰہی بعد از موت ابو نعیم	۱۵۳	۱۵	مرے	+
۱۳۱	۱۳	جسکو وہ حق سے	جو اوسکو حق سے	۱۵۴	۳	کہ وہ	اور وہ
		روکتا تھا	روکتے تھے	″	۴	خلاد	+
″	۱۴	اوس وقت	پس اوس وقت	۱۵۹	۸	ہوتا ہے	ہوتی ہے
″	۱۸	بیع	زنہار مین بیع	″	۹	اوسسے	اوس کا
۱۳۴	۱۱		تشنط یعنی کشیدن	″	۱۶	پڑوسی	بد پڑوسی
۱۳۵	۷	نصیحت لو	یاد دلاؤ	″	۱۹	ابن عباس	یا یعنی فی ابن عباسؓ
″	۸	طریق	اپنی سنن مین طریق	۱۶۲	۱۰		اپنی خرید و فروخت ۵۶
″	۶	ہا سے	حاسے				تا آخر

۵۱ سب موجودہ نسخون
مین اسیطرح ہے شاید
یکوئی، ادبی ہون سکے ۱۲
۵۲ میزان الاعتدال
مین اسیطرح ہے واللہ اعلم ۱۲
۵۳ اصل کا لفظ اذکرو ہم
ہے اور یہی صحیح ہے ۱۲
۵۴ اصل کا لفظ ملتقی
ہے یعنی جیسے ایک سی
ملاقات کی جاتی ہے ۱۲
۵۵ نسخہ مطبوعہ مین
فی شرائہم وبیعہم ہے اور
ایک قلمی نسخہ مین بیعہم ہے
اور تیسرے نسخہ مین تقدیمہم ہے
یہ ترجمہ مجموعے کا ہے ۱۲۱۲

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۶۳	۲۱		حبیب و دمیت کو
			اوسکی قبرین کہتے
۱۶۴	۸	کہتے تھے	کہا کرتے تھی
۱۶۵	۲۰	سعد بقری	سعد بقرائی
″	″	حکیم	حَکَم
۱۶۶	۱۳	اور وہ	کہ وہ
″	″	ہون	ہو کر
″	″	کرین	کرتے ہین
۱۶۷	۱۴	رَضِیتُ	رَضِیتُ
″	۱۵	آخوانا	اِخوانا
۱۶۸	۴	نسائی ہین	شافی ہین
″	۱حاشیہ	اسی طرح	اسی طرح ہی
۱۷۱	۴	سبب سے	سب سی
۱۷۴	″	سعید	+
۱۷۵	۷	کہ وہ	تو وہ
۱۷۶	۲	عمرو بن شیبہ	عمر بن شبہ
۱۷۷	۱۷		وستاج
۱۷۸	۷	احمد	احمد بن
″	۱۱	ترمذی	ترمذی و حسنہ
″	۱۲	بازدم	بازوم
۱۷۹	۱۴		اکڑتا ہوا
۱۸۰	۳	آسمان	اوسکی لیے آسمان

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۸۰	۱۱	زمین	اوس سی زمین
۱۸۱	۱۱	مطیع ہے	مطیع ہوتا
″	۱۲	اگر تو	جب تک تو
″	″	نافرمان ہے	نافرمان تھا
″	۱۷	الشافی	الشافی فی الفقہ
۱۸۲	۱۴	عمرو	عُمر
۱۸۴	۱۳	گرزون	ہتھوڑون
۱۸۶	۵حاشیہ	درمیان	وسیان
۱۸۹	۴	ایک	اوسکی واسطی ایک
″	۶	ملک الموت	اوسکی لیے ملک الموت
″	۸	دو	اوسکی پاس دو
″	۷	پھیر دیتے	
۱۹۰	۴	ضربہ	+
۱۹۱	۱۱	سور	صور
۱۹۳	۲حاشیہ	فلان کا	فلان مومن
″	۹	فرشتے	اوسکو فرشتے
۱۹۴	۷	جمع	اوسپر جمع
۱۹۵	۷		عثمان بن مطر
۱۹۶	۳	چاہے	اللہ چاہے
″	۷	جبکہ	جبکہ
″	۷		کوڑے
۱۹۷	۱	کہاجاتاہی	اوس سی کہاجاتاہی

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۹۸	۵		ڈرائین لو گے
۱۹۹	۳		وری لفظ اصل کا دون الکفن ہے
۲۰۱	۱۸	پرسے اور	پرسے
۲۰۲	۹	ایک	اوسکی وراسطی ایک
۲۰۴	۲۱	کہا جاتا	ہیں کہا جاتا
۲۰۵	۱۶	ابو عمرو	ابو عمر
۲۰۶	۱۹	قیام اونیر	قیام اونیز نماز مین
۲۰۷	۱۴	بٹھتا ہے	بٹھایا جاتا ہے
۲۱۲	۱	چار	پانچ
〃	۱۹	قسم	قسم ہے
۲۱۴	۱۷	سہیل	سہل
〃	۲۱	جریر	حریز
۲۱۶	۹	قوسی	قوصی
〃	۹	توحید	وحید
۲۱۹	۳	ہوفات مین	+
۲۲۳	۱۰	ہوتے	+
۲۳۰	۲	سبزا	سنابرگا
۲۳۷	۱۴	اوری	+
۲۳۸	۱۷	روح بدن کے	روح بدن کی ساتھ
〃	۲۱	اطلاق	اطلاق اسم
۲۴۲	۱		قرارت قرآن مین پایا

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۴۴	۵	مہاتناک	مہاتناک کی
۲۴۵	۲	مخزول	مختزول
۲۵۶	۳	مجحوب	محجوب
۲۶۰	۵	ضالطہ	ضابط
۲۶۱	۱۸	کعن	مطعن
۲۶۴	۱۰	واحدی تا تمام سطر	واحدی تا تمام سطر وصل عہد و میثاق کے بیان مین
۲۶۶	۱	حاکم	حکم
۲۶۸	۴	ھذ	ھذا
〃	۲۰	جبل	مجالس
۲۸۱	۱۶	لابۃ	الآبیۃ
۲۸۵	۱۰	ابونعیم تا شہد ہوگئے	+
〃	۱۹	الفتان	الفتان قرطبی فرماتے ہین کہ یہ حدیثین سوال کی احادیث سابقہ کو معارض نہین ہین بلکہ اونکو خاص کرتی ہین اور جس قبر مین سوال نہین ہوتا ہی اور آدمین مقتول نہین ہوتا ہے

سطر ۱۲ التبول التفریح یعنے جہر کین گو ڈائین گرا
سطر ۵ یہاتناک روایت شقیق کی پوری ہوئی جسکو امام یافعی رضی اللہ عنہ نے روض الریاحین مین نقل فرمایا ہے اسمین بلا شک اسکی تصریح نہین ہے کہ قرآن شریف مین دیکہکر پڑھتے تھا یا سید صاحب مرحوم کے لفظ ازو دیکہنا ہی مطلب ہے ۱۲ ۱۲

صفحہ	سطر	خطا	صواب
			اوسکو بیان کرتے ہین اون لوگون نے سمیع الرسول کے جاری ہوتا ہے اور اون سوال کی منتہا کرتی ہین اور اس سبب مین قیاس کا کچھ دخل نہین ہے نہ اسمین کچھ زبان کا مجال اسمین تو صرف صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قول کا انقیاد و تسلیم ہی
۲۸۹	۱۰ حاشیہ	فتنہ	فتنۃ
۲۹۰	۱۳	واسطی مثل اسکے	اس حلبی کی لکھی
〃	۱۸		فرمایا ہے کہ فراخ کیجاتی ہی واسطی غریب یعنی مسافر کے اوسکی قبر مین مثل اوسکی دوری کے اوسکی گہر والون سی ابن مندہ نی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۹۰	۲۱	صابونی	ابن ابی شیبہ کی مصنف مین اور صابونی
۲۹۱	۹	ستر گز	چالیس گز
〃	۱۹	الکن	+
۲۹۲	۱۸	اینٹ	اینٹ قبر کی
۲۹۴	۸	اسکی گہر والونکی پاس	اسکے پاس
〃	۱۴	دفن کردیا	دفن کردیا ذکرہ فی کتاب الدیباج لابی اسحق ابراہیم بن سفیان الختلی سمعت عبد اللہ بن محمد العبسی یقول حدثنی عمرو بن مسلم عن رجل حفار القبور الخ
۲۹۴	۶	وفات دیا جاتا ہے الخ	
۲۹۵	۴	حرآنی	+
〃	۱۰	مین نی کسی کو	کسیکو
۲۹۶	۹	وحشت ہو	وحشت ہولکا ثم اخرجہ الامام احمد فی الزہد وابن ابی فی کتاب العلم بسندہ عن کعب

صفحه	سطر	خطا	صواب
۲۹۷	۱۹	ابن لال	محمد بن لال
۲۹۸	۱	پس	پس ادریس
//	۸		خورشید [۱]
۲۹۹	//	توالبتة	مگر
۳۱۳	۲۰	عجیب	محجوب
۳۲۳	۹		تنتین [۲]
۳۲۴	۵	البزار	+
۳۲۵	۱	اثنانة	اثنانیة
۳۲۷	۹	کدالی	فاس یعنی تبر
//	۲۱	وهذا	وقال هذا
۳۲۸	۱۴	سفید دکہیا	سفید دکہائی نکالنے
۳۲۹	۳	بُرانی	بُرائی
//	۹	عساکر	عساکر ایضاً
//	۱۹	الاصبع	الاصبغ
۳۳۰	۴	دوتو	دونو
//	۱۷	شاخ	قصهٔ شاخ
۳۳۵	//	زردی ہو	زردی ہو تو اله ابن الاثیر
۳۳۶	۱۰	کرتا تہا	کرتا تہا سو تم اوسکو بعض قبور میں دفن کردو
//	۱۱	کسی جگہہ	اونمین سی کسی مین
//	۱۲	ہردن	ہردن اوسمین سے

صفحه	سطر	خطا	صواب
۳۳۹	۴	کردیا	کردیا تہا تاکہ کہین اوسکی کچہہ سپرد اپنی رکہتا ہون
۳۴۲	۱۲	جاتا تہا	جاتا تہا اور اوسکی آنکہہ کو اوسکی گدی تک
۳۴۴	اخاتیه	وہی	ہے
۳۴۷	۱۱	خزیمه و	خزیمه
۳۴۷	۱۶	قبله	غیر قبله
//	۱۸	اسحق	ابو اسحق
//	۱۹	فضل	مفضل
۳۵۰	۱۰	ایک	ایک بار ایک
//	۲۱	کہڑی ہوگئے	کہڑی ہوگئی پس پہیر ساتہہ جو شخص حاضر تہا میں اوس سی قبر میں ہوا
۳۵۱	۱۴	جماعت	جماعت مردم
۳۵۲	//	نواع	انواع
۳۶۰	۶	جہت	جہت
۳۶۱	۸	تین	چہہ
//	۱۷		قنوت [۳]
۳۶۲	۱۴	پس	پس وہ رب کی طرف جاویگی
//	۱۵	سیکہا	سیکہا پڑہا

[۱] حدیث شریف کا لفظ مبارک ہی کی فتح المجتبی اور دوسا بالفتح نسیم الریح والروح الرحمۃ ۱۲ کذا فی المجمع
[۲] یعنی [illegible] تابنیح ۱۲ ۱۲ ۱۲
[۳] یعنی حمام ۱۲

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۶۲	۱۹	نکل جاتا ہے	نکلجاتا ہی ولم یحل منہ شیء الخ
۳۶۳	۹	فضائلہ	فضائلہ و البیہقی فی الدلائل
۳۶۶	۱۷	ہ	ای فلان ہ
۳۶۹	۴	عن النبی	ان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم
"	۱۷	اسلم بن شبیب	سلمہ بن شبیب
۳۷۰	۱۴	الخطیب	الخطیب بسند ہ
۳۷۱	۸	یعنی	کذلک الدر یعنی
"	۱۴	اخرجہ	کذلک الدر اخرجہ
۳۷۲	۸	یہاں تک	جس وقت
"	۲۰	عنہ	عنہ مرفوعاً
۳۷۳	۱۲	قبرمیں	قبرمیں اوردہ الزملکانی
۳۷۶	۶	صلاح سی قبر میں خوش ہوتا ہے	صلاح کی قبر میں خوشخبری دیا جاتا ہے
"	۱۳	کہ تو	اوسکی قبرمیں کہ تو
۳۷۷	۱۴	عنل	عبل
"	۲۱	طریق	طرق
۳۷۸	۱۰	عائشہ	+
"	۵	بشر	+

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۷۸	۱۲	ابو عمرو کے باپ کہتے ہیں	ابو عمرو زاہدان کے بیٹے ہی روایت کرتے ہیں
"	۱۵	عن ابیہ	+
۳۷۹	۱۰	منزل	منازل
"	۱۷	کوچ کردیا	کوچ کردیا اخرجہ البیہقی فی الدلائل
"	"	ابو نعیم فی	ابو نعیم فی دلائل
۳۸۰	۱	درمیان	درمیان سی
"	۱۹	جعفر بن سراج	جعفر سراج
۳۸۱	۹	نہی	شی
۳۸۲	۱۸	قطع کیا	قطع کیا اخرجہ ابن ابی الدنیا
"	۱۹	سے متصل	سے بعد موت کی متصل
۳۸۴	۷	جمعہ کے	جمعہ کی اخرجہ الضیا
۳۸۶	۳	لیے	سنے
"	۱۳	اجزای بد	اجزای بدن
"	۱۴	کا سا	کا
۳۸۸	۱۱	پڑہ	پڑہ
۳۸۹	"		خشوع
۳۹۰	۱۰	اسکے	اوس کے
"	۱۵	دو	دونو
۳۹۳	۱۱	ہم تمکو	واللہ ہم تمکو
۳۹۵	۶	داخل ہوتی	داخل ہوتی تو دیکھتے

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۳۹۵	۱۲	عذائب	غذاب
۳۹۶	۳	رحمہ	رحمہ اللہ تعالی
۳۹۷	۲	لیچلو	لیچلوده
″	۱۲	پانچ	ہر دن پانچ
۴۰۰	۱۸	معافر	معاویہ
۴۰۱	۱۹	مرسی	مریسی
۴۰۲	۹	مدلل	مدلل
″	۱۸	الیوم	الیوم
۴۰۳	۱۱	اسمعیل	اور ابن نجار نے اپنی تاریخ مین اسمعیل
″	۱۷	مناحی	مقامی
۴۰۶	۹	الخ	الخ واخرجہ ابن عساکر
″	″	عبد اللہ	عبد الرحمن
۴۰۸	۱۴	کہا کہ	کہا تم جان لو کہ
۴۱۰	۱۵	ا	اونکو یعنی صحابہؓ کو
۴۱۲	۱۶		سر نیچا کر دیا
″	۱۹	عینیہ	عیینہ
۴۱۳	″	پہر تو صحبت مشغول ہو جائیگی	پہر وہ تجھکو تجہسے مشغول کر دیگی
۴۱۴	۵	ابن جرّی تمیمی	ابو جری تمیمی یعنی جابر بن سلیم یعنی سلیم بن جابر الہجیمی

صفحہ	سطر	غلط	صواب
″	۱۷	مجاز	جواز
۴۱۵	۲۰		دو موی تنا یا اس سے مراد سیاہ وسفید بال ہین
۴۲۲	۱۰	پرندون	سبز پرندون
۴۲۵	۱۳	دی	دیتے
۴۲۶	۱۸		فقاقیع
۴۲۷	۱۵	ہمسا	ہمسا
۴۲۸	۷	مین مردہ ہونگا مسلمان	تو مردہ ہوگا مسلمان
″	۱۳	آرٹ	آٹے
۴۲۹	۹	حضرموت مین	حضرموت مین اوسکو برہوت کہا جاتا ہی
″	۱۹	سے یمن مین	ابو الیمان سے
۴۳۰	۱۲	حسد نہ	ظاہر حسد نہ
″	۱۵	حکم اسلام کا	حکم سلام یعنی سلامتی کا
۴۳۲	۳	ان	ان کان
۴۳۳	۳	کرتا ہے	کرتا ہے
″	۵	قبر مین	قبر مین کہڑی ہوئی
″	۷	مین سے	مین ہین
″	۱۹	اعلی سے	اعلی مین سے
۴۳۴	۱۱	موتی کے	سوتے کے
۴۳۵	۱		ایک چشمہ ہے

سطر ۱ ہشم الرجل اوابتدر اسہ من النعاس قالہ فی الصحاح ۱۲
سطر ۵ صحاح مین کہا ہی الفقاقیع النفاخات التی ترتفع فوق الماء کالقواریر فکانہ شبہ بہا الارواح او الطیر یعنی حباب ۱۲
سطر ۵ عامر بن عبد اللہ بن لحی بضم اللام الہوزنی ابو الیمان الحمصی عن ابیہ وعنہ صفوان بن عمرو وثقہ ابن حبان ۱۲ خلاصہ
سطر ۵ اصل مین اسکے بعد لفظ تشبث ہے یعنی ہو وشتشبہ کرو اور پیچہا کرتے ہین ۱۲

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۴۰۵	۷	یاعلیم	یاعظیم
۴۳۶	۱۲	وغیرہ	ونحوہ
۴۳۷	۱	روکا ہو	روکا ہوا اور ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان اعظم الذنوب عند اللہ ان یلقی بہا عبد بعد الکبائر التی نہی اللہ عنہا ان یموت رجل وعلیہ دین لا یدع لہ قضاء اخرجہ ابو داود وقال
۴۳۸	۱۸	اسوقت	اسوقت وہ
۴۳۹	۳	تنور	تنویر
〃	۵	معنی	معنی کلام
〃	〃	سی نہی وہ اوس عبید	مین تہی وہ اور حمید
۴۴۰	۸	اور	آؤ
〃	۱۰	ایک	اسد ایک
〃	۱۵	سبز	سبزہ
۴۴۱	۸	اور اونکی	پس اونکی

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۴۴۱	۱۲	قبض کی	قبض کیے
〃	۲۱	علیہم	علیہا
۴۴۲	۱	السلام کے	السلام
〃	۱۳	اور حبلہ ہی	حبلہ ہی
۴۴۳	۳	ایک امری سوا	ایک امری پاس کم و بیش
〃	۲۰	داؤ	داؤد
۴۴۵	۹	کہا ہے	ہے
۴۴۶	۳	عنہم	عنہم ونحوہا
〃	۸		نہ بیہودہ بکنا ہے
〃	۱۷	اور دین سے	اور دین اخرجہ احمد والترمذی و ابن ماجۃ
۴۵۰	۳	ہوں	ہو
〃	۶	یعقلون	یعلقون
۴۵۱	۲	نکلتا ہے	گھبراتا ہے
۴۵۳	۱۴	حسن	حسن لہ
۴۵۴	۱۶	اونہوں سے کے	اونہوں نے
۴۵۹	۱۳	طیور کے	طیور کی طرف
〃	۱۸	مشیقہا	مشفقہا
۴۶۳	۱۱	اویس	آوس
〃	۱۵	خبریں آتی ہی	خبریں آتی ہیں

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴۶۵	۱۱	اوسپر اوسکا چھپر اسطرح تھا ف۱	
۴۶۶	۵	ایک	ویسی
〃	۱۱	حبان	حبّان
۴۶۷	۲	ابو ہدبہ	انس رضی اللہ عنہ
〃	۵	نذر کرنگی	نذر کرنگی انشاءاللہ الی تلقی من طریق ابی ہدیۃ
۴۶۹	۱۳	اخراص ہلاک ہوسے	احراض آخر اونکی جو ہلاک ہوسے
۴۶۹	۱۵	بزور	بزّور
۴۷۰	۱۳	حبان	حبّان
۴۷۱	۲	نیچے جاؤں ف۲	
〃	۱۵	دیکھا	خواب مین دیکھا ف۳
۴۷۳	۱۱	رضی	رضی اللہ
۴۷۴	۲۱	آخراص	احراض ف۴
۴۷۵	۱۱	بیٹی ابن	سہن ابو
۴۷۶	۵	ایسا کرنا	ایسا کرنا یس سلمہ نے اونسے کہا کہ اگر تم مجھے پہلی مرتبہ یہ نکلوا سپر قدرت ہو کہ میری خواب مین میرے پاس آکر یہ جو تمنے دیکھا اوسکی مجھے خبر دو تو تم ایسا کرنا

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴۷۷	۴		بارہ برس ف۵
〃	۱۵	مین نے کثیر	مین نے افلح کو پایا کہا کثیر
۴۷۸	۱۱	اور وہ	اور وہ کثیر الذکر اور ابد
〃	۱۹	صریح یا موسیٰ جبر	صریح
〃	۲۱	عبد اللہ سعد	سعد بن
۴۸۰	۱۰	تیمی	تیمی
۴۸۱	۱	غیرت	غیرت یعنی رشک
〃	۷	بیلی	لیلیٰ
۴۸۲	۱۲	ہان	نصرت و دیگر
۴۸۳	۴ حاشیہ	السنۃ	سنۃ
〃	۲۱	سپہر	پیدا اوسکا بیٹا سپہر
۴۸۴	۶ حاشیہ	سادی	ساوی
〃	۱۷	تشبیب	تثبیت
〃	۱۸	یعنی کہ	کہ
۴۸۵	۱۷	مصطفی	مصفّی
۴۸۸	۶	مین آئی	مین بنی حساب کیا
〃	۱۵	کہا اوسکو	کہا اسکا یعنی افسوس
〃	۱۹	شعر پڑھنے کی نسبت مامور ہوا اور مجھے طرب ہوئی	مامور بانشاد طرب ہوا
۴۹۱	۱۱	ملبسہ	مبشّر
۴۹۲	۲	زکریا	ذکریا

ف۱ اصل کا لفظ بردت علیہ جلدہ ہے یعنی سوکھ گیا اونکو تو سنے سرد کر دیا اوسپر اوسکی چمڑے کو ۱۲

ف۲ چند نسخون مین تسقلت ہے اور مطبوعہ مین تقلقت ہے ظاہرا یہی صحیح معلوم ہوتا ہے ۱۲

ف۳ یہ خواب ام حرام کو دیکھا ۱۲ حاشیہ مطبوعہ

ف۴ وہم الذین یشار الیہم بالاصابع ای اشتہروا بالشر وقیل من اسرفوا فی الذنوب فاہلکوا انفسہم وقیل الذین قدمت ذنوبہم کذا فی المجمع یہ ماخوذ من احرضہ المرض فہو حرض وحارض اذا افسد بدنہ واشفی علی الہلاک ۱۲ ۱۲

ف۵ وکان مدۃ خلافتہ رضی اللہ عنہ اثنتی عشرۃ سنۃ فحاسب بقدرہا ۱۲

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴۹۳	۱۲	یزید	زید
"	۲۱	قاسانی	قاشانی
۴۹۴	۱۲	ای ربیا اوراوسکو	ای ربیا اور اوسکو کیا
۴۹۵	۲۰	تحفف	تخفف
۴۹۶	۱۳	خواب	حجاج کو خواب
"	۱۹	خدائی	خدائی
۴۹۷	۴		واذا رحل یقتلنی بابن یدیہ یعنی ابو مسلم یزید یہ بخوبی روبرو بریاں کیا جاتا تھا
"	۶	کور خراسان	کور یعنی ناحیہ خراسان
"	۸	دیکھیا	دیکھا اور
"	۱۶	ابو یزید بن	ابو یزید
"	۱۹		فخر اصل کا لفظ تھیہ ہے یعنی فخر و ترفع
۴۹۸	۶	سعد	سعید
"	۱۳	عمل	عمل افضل
۵۰۰	۱۴ حاشیہ	اذ	ذو
"	۱۷	سفیان	سفیان حافظ
۵۰۱	۱۲	داره فاره	دَاره
"	۱۷	ملا	لایا گیا

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵۰۱	۱۷		فاستقلبت علیہ الی ربی یعنی مین نے اوسکی نالش اپنے رب سے کی
"	۲۱	فرشتوں کی ساتہ نماز پڑہ رہے تہے	فرشتوں کو نماز پڑہا رہے ہیں
۵۰۳	۱۹	شابد	شاید
۵۰۴	۵	اوسکو	پہر اوسکو
۵۰۵	۴	پہر	پہر جلدی کر
"	۱۳	پیتی ہے	پیتی
۵۰۶	۱۳	یزد و	یزدد
۵۱۲	"	ابن سعد واخرج ایضاً	ابن سعد وقد ورد حدیث المیت یعذب ببکاء الحی علیہ
"	"	واخرجہ	اخرجہ
"	۱۴	وعن عمر	وعمر
"	۱۵	واخرجہ	اخرجہ
۵۱۶	۱۶	عند ابی ابن	عند ابن
۵۱۷	"	وہ السیاسی جلیسا	تو السیاسی جلیسا وہ
۵۱۹	۱	المحسن	المحسن اخرجہ یحیی بن معاین فی جزء المشہور

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵۱۹	۸		حاقن [۱]
۵۲۲	۱	اوراوسے	تواوسے
"	"	صیام	صلوۃ صیام
"	۱۴	پڑہاکرتاتہا	پڑہاہواتہا
"	۱۵	کیا	+
۵۲۴	۱	علم	معلوم
۵۲۵	۵	کریگا	کرتاہے
"	"	کہیگا	کہتاہے
"	۹	آدمی	آدمی سکے
"	۱۰	لڑکے سکے	لڑکی کی واسطی تیرے
"	۱۳		یا نفقہ [۲]
"	۱۵	کرتاہے	کرتاہے
"	۱۷	کہاکرتے تھے	کہتی ہین کہاجاتاتہا
"	۲۱	کہاتجہے	کیاتجہے
۵۲۶	۵	پڑہی	رات مین پڑہی
۵۲۷	"	کہا	مجہسے کہا
۵۲۷	۱۲	بسندہ	بسند واہ
"	۱۵	چیز	بدی
"	۱۷	مطیع	اللہ کا مطیع
۵۲۸	۱۴	فرمایاہان	فرمایاہان وعلیک بالماء یعنی پانی کا صدقہ کر اخرجہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب
			الطبرانی بسند صحیح
			عن سعد بن عبادہ
			رضی اللہ عنہ سی روایت
			کیاہی کہامینی کہا
			یارسول اللہ میری
			مان مرگئی اور او سنی
			نہ وصیت کی اور نہ
			صدقہ کیاسو کیا اوسکو
			نفع دیگا اگر مین اوسکی
			طرف سی صدقہ
			کرون فرمایاہان
۵۲۸	۱۴	نہ صدقہ کیا	یہ لفظ مطبوع مین نہین ہی
۵۳۰	۱۴	حبان	حیان
۵۳۱	۹	امت	امت مرحومہ
۵۳۲	۷	پڑہے	قرآن پڑہے
"	۱۱	العلاو	العلاء
"	۱۳	اوسکی طرف	اوسکی قبر کیطرف
۵۳۳	۱۴	وقیل	وقل قبل
۵۳۴	۱۵		سعف یعنی شاخ خرما
۵۴۰	۱۱	اس لیے	اسلیئی کہ
۵۴۵	۱۹	اوس	اوس بن اوس

[۱] یعنی پیشاب کو روکے ہوی ۱۲ منہ
[۲] مطبوع مین لفظ (او) نہین ہی جسکا ترجمہ صرف صدیق ہی یعنی اعتمادی دوست ۱۲ منہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵۴۵	۲۰	درود	تمہاری درود	۵۵۷	۱۰	متصل	متصل منفصل
۵۴۶	۱۹	یونس بن	یونس نے	۵۵۸	۹	ارواح	روح
〃	۲۰	نسے ہمکو	ستے ہمکو	۵۵۹	۱۲	واخرجہ	اخرجہ
۵۴۸	۱۴	فوائد	فوائد کے	۵۶۹	۴	کلام	کلامہ کا
۵۵۰	۱	اشبج	اشج	۵۷۱	۱	عباتون کا	عبادتون کا
۵۵۵	۲۱		محمد بن وضاح احد الائمۃ المالکیۃ	۵۷۴	۱۴	رحمۃ	رحمتہ
۵۵۶	۷	تعارف	تعارف ارواح کا	۵۷۶	۲	ہوگی	ہوگئی

فصل اختلاف نسخ در اسماء والفاظ وعبارت

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ	صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
۳۰	۵	رغبتی رغیبتی	۴۱	۲۱	جنت جنت میں جہان
۳۱	۱۱	کہ ڈالا اور ڈالا	۴۹	۱۱	عون عوف
〃	۱۷	تیری اوسکی	۵۰	۱۸	الموت وسنہ عند نوما وسنہ
۳۲	۲۱	ستون یہ ترجمہ ہی عمود کا عمود ہی سا	۵۲	۹	خبر دار لیس
۳۴	۲۰	سوتے ہی وآخرجہ عبداللہ الدیلمی فی مسند الفردوس من حدیث جابر مثلہ	۶۵	۵	ابن عساکر کی تا قول روایت کیا اخرج ابن عساکر من طریق السدی عن ابی مالک وعن ابی صالح عن ابن عباس وعن مرۃ عن ابن مسعود وناس من الصحابۃ
۳۵	۴	ریحان ریحانہ			
〃	۷	غنیمت ہی مومن کی غنیمت ہے			
۳۹	۹	عبید عبد	۶۷	۷	کان
〃	۱۲	جبلہ ابی جبلہ	۶۸	۲	حکم بن عیینہ عتیبہ حکیم بن عتبہ
〃	۱۶	دو مکروہ	〃	۱۵	تفسیر من عن الکلبی عن ابی صالح
〃	۲۱	ستریح یا مستراح منہ	۷۰	۱۲	عیون الاخبار مین بسند خود طریق ابراہیم
۴۰	۱۴	اس مین ہوا اور دنیا کی ایذا سی راحت پائی	۷۱	۲	ابن ابی شیبۃ قال حدثنا عبداللہ

ف
مراد اس کی جو اس تفسیر در [illegible] بیان کی [illegible] نسخون مین [illegible] روایات مین مستریح [illegible] مستراح منہ [illegible] [illegible] نسخون مین [illegible] اور ایک نسخہ مین [illegible] اس بات کا قرینہ ہے کہ [illegible] تصحیف ہو واللہ اعلم

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
		بن نمیر عن الاعمش عن خیثمة الخ
۷۲	۲ سطر تشریح	لتفقت علیہ
۷۳	۱۹	سیبونت سیبون
۷۶	۱۶	غمر عمرو
۷۶	۲۰	قال استخرج
۷۶	۲۰	قهیر بہاہر
۷۷	۵	حیات یعنی سانپ حیتان یعنی مچھلیان
۸۲	۱۸	کلمات کلام
۸۲	۲	اوسکو غسل دیتا ہی غسلہ قالوا وما غسلہ
//	۹	تیار کیا گیا ہے اللہ نی تیار کیا ہے
//	۲۱	رجوع خروج
۸۴	۱۵	درجہ درجتہ
//	۱۹	ترمذی وحسنہ
//	//	حاکم وصححہ
//	۲۰	حکیم ترمذی و ترمذی وحاکم
۸۵	۳	سرخ ہو گیا ایک نسخہ مین پایا گیا او نہی دو نسخون مین خمد لونڈی یعنی اوسکا رنگ تاریک ہو گیا
//	//	ایک مین ازبد ہے یعنی خاکسترگون دوسری مین ازبد یعنی کف آلود
//	۲۰	کیا جاوی اور بیشک کافر یا فاجر البتہ نیکی کر چکا ہے تو موت کی وقت اوسپر آسانی کیجاتی ہے تاکہ اوس نیکی کا

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
		کفارہ کیا جاسکے
۹۲	۱۹	موت کو الم موت کو
//	۲۰	موت کی دوا موت بیماری ہی اور اوسکی دوا
۹۴	۲	کبریا ء دینا کبریا ء
//	۹	جنت سے جنت سے
۹۷	۱۴	روشن کریگا واسطے اوسکی نور کردیگا نسخون مین آتش فی کلہ لونہ
۱۰۴	۳	اوسمین واسطے اوسکے
۱۰۵	۲	اوسکے واسطی اونکے واسطی
//	۱۶	کافر بندہ کافر
۱۱۰	۱	آسمان جنت
۱۱۳	۱	ابو نعیم فی دلائل النبوت مین ابن ابی الدنیا نی
//	۴	ابن ابی الدنیا ابو نعیم نے دلائل النبوت مین
//	۸	پایا دیکھا
۱۱۳	۱۳	ریحان وجنت نعیم
۱۱۴	۸	مٹا دیتا ہی اللہ اوسکی ساری گناہون کو مٹا دیتا ہی اللہ اوسکیو اسطی اوسکی گناہونکو
//	۱۲	اوسکی مغفرت کرتا ہے اوسکی واسطی مغفرت کیجاتی ہے اور وہ پاک کیا جاتا ہے
۱۱۵	۱	اخرجہ فنعمر

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
۱۱۵	۱۲	جنت سے جنت میں
"	۱۳	طرف اوسکے ایک
"	۱۷	کوئی دروازہ آسمان کا دروازہ آسمان
۱۱۶	۱۹	ربیع راشی
۱۱۷	۳	کہتے ہیں کہتا ہے یعنی فرشتہ
"	۱۱	پاک مطلق
۱۱۸	۳	فاجر فجار
"	۱۰	یا وجہ یا وجیہ
۱۲۰	۱۲ حاشیہ	دایت نسخہ مطبوعہ میں عبارت یون ہے سمعت ابا سعید علی بن الحسن الواعظ یقول سمعت ابی یقول
"	۱۰	ابن جریر ابن مندہ
۱۲۳	۹	واسطی اوس کے اوپر
۱۲۵	۱	مومن میت
"	۱۳	جزاک اللہ
۱۲۶	۴	اگر ہے اگر ہیں
"	۵	بزہ برزہ
"	۱۴	وقت اوسکی مرنے کے اعمال
"	۱۸	انگلی کاٹتا ہے [1]
۱۲۸	۱۲	اور میں نے پس میں نے
۱۲۹	۶	اور سیاہ پس سیاہ
۱۳۱	۶	ای عائشہ عائشہ سے

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
۱۳۲	۴	شراب سے خمر یعنی شراب خمر یعنی انگارا
"	۱۲	ایک فرشتہ ملک آکر
۱۳۳	۸	وتین و دیدے یعنی رگ گردن
۱۳۴	۶	درمیان ان آسمان حضرت میں کے طرف اللہ تعالی کے
"	۱	غرق ہوتا ہے مستغرق ہو جاتا ہے
۱۳۵	۱۰	جو تم میں سے بہتر اور متقی ہیں جو انسی کہا جاتا اور اولے کہا جاتا ہے
۱۳۹	۱۸	اوسکی بدبو نے اونکو ستایا ناگاہ اونکو بدبو آئی
۱۴۰	۶	نہ تھا ہم نے کہا وہ مر چکے
۱۴۱	۱۸	طریق طرق
"	۲۱	سلیم مسلم
۱۴۲	۸	سلیمان سلمان
۱۴۳	۹	میرا لڑکا آیا میری لڑکی کی روح آئی
۱۴۴	۱۰	ابو مجاز ابو مخلد
۱۴۹	۱۸	حسن بن حسن بن علی حسن بن علی
۱۵۱	۴	ابو الحسن ابو الحسین
"	۱۲	کیا گیا ہوا
۱۵۸	۶	بچہ کہ پیدا کیا جاوے
۱۶۰	۶	عبد اللہ بن نافع مزنی مدنی

[1] لڑکی کی روح میں غلطی
یعنی لڑکی بدن ہے اور
مطبوعہ میں [illegible]
یعنی نگاہ کو بچھاڑتا ہے ۱۲

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسما وغیرہ
١٦٠	٢١	تجمل کر تاری روشن و منور ہو جاتا ہے
١٦٣	٣	وانک فانک
١٦٤	١٥	شر الشیطان
١٧٣	١٩	ہشام یا ہاشم
١٧٨	١٩	جنت کا طرف جنت کے
١٨٠	٣	آسمان جنت
١٨١	١	تیاری کی کیا تیاری کی
١٨٢	١٣	المرد ۃ الردۃ
١٨٦	٣	مارتا ہے مارتی ہیں
١٨٦	٤	خلائق خلق
١٨٨	١٩	ہوتا کیا جاتا
١٨٩	٧	کیا جاتا ہو جاتا
١٩٠	٥	راحت سے راحت میں
〃	١٧	درمیان دوستون کے بین الاخوان من الاخوان
١٩٤	١٤	وان واشهد ان
١٩٥	٩	فان فانا ان
〃	١٨	کیا جاتا ہوتا
١٩٦	٢	واشهد ان وان
١٩٨	١٩	زمین میں[سلہ]
١٩٩	١٠	پڑھتا تھا اور مجھے دوست رکھتا تھا
٢٠١	٥	واشهد ان وان

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسما وغیرہ
٢٠٩	٨	اور شک یا شک
٢١٠	٦	آپ کیا فرماتی ہیں اس بیہودہ میں یہ بیہودہ کیا کہتی ہے
٢١١	٨	اور میری لیس میری
٢١٤	٣	تمر تمر
〃	٩	محمد محمد رسول اللہ صلعم
٢١٥	٩	سلام سلام
〃	١٢	مجھے بٹھایا اور مجھ سے کہا کون ہے رب تیرا کون نبی تیرا
٢١٦	١	ضعیفہ الصبر[سلہ]
〃	٨	حکایت اس حکایت میں نسخ کا اختلاف ہے تین قلمی نسخوں اور ایک مطبوع میں یہ حکایت یوں ہی کہ شیخ عبد الغفار[سلہ] قوصی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ میں شیخ ناصر الدین کی گھر کے پاس تھا اور شیخ بہاء الدین اخمیمی وارد ہوئی تو میں نے اونکا پوستین لینے کا ندے پر لیلیا پس شیخ بہاء الدین نے مجھے خبر دی کہ شیخ ابو یزید رضی اللہ عنہ کا خادم اونکا پوستین اپنے کاندھے پر اوٹھایا کرتا تھا اور وہ مرد صالح تھا پس قبر میں منکر نکیر کے سوال کرنے کا قصہ حلا

لہ نسخہ مطبوعہ اور قلمی دو نسخوں میں بجائے اس کے فی الارواح ہے ۱۲ سلہ نسخہ موجودہ میں اسی طرح ہے مگر قرینہ اسکا مقتضی ہے کہ ضعیف القوت ہو واللہ اعلم ۱۲ سلہ یہ شیخ عبد الغفار رحمہ اللہ تعالی بڑے کامل آدمی ہیں امام ربانی شیخ عبد الوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ نے منن الکبری میں اکثر ان سے نقل کیا ہے ۱۲

صفحه	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیره
		تواوس فقیر نے کہا اور وہ مغربی تہا واللہ اگر وہ مجہسے سوال کرینگے تو البتہ مین اونسے کہونگا لوگون نے اوس سے کہا کہ اسکو کون جانیگا اونسے کہا کہ تم میری قبر پہ بیٹہنا یہانتک کہ تم سنو الخ صحیح اسی طرح معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم
۲۲۳	۱۵	کرنا کرنے مین
۲۲۳	〃	والمرتاب اوالمرتاب
۲۳۸	۲۰	نہین کرتے نہین کیجاتی
۲۴۷	۱۴	مسعودی سعدی سغدی
〃	۱۵	فتان فتانان
۲۵۸	۱۳	صحیح کہا ہی واخرجہ ابو داود بلفظ ویؤمن من فتان القبر
〃	۱۴	جاری رکہا جاتا ہے جاری کہتا ہی اللہ
〃	۱۵	فتان فتانین
〃	۲۰	اجر اوسکے عمل کا جاری رہتا ہے اوسپر عمل اوسکا
۲۵۹	۲	دو فتان فتان
۲۸۹	۱۴ حاشیہ	القبر ومن واظب علی قولہ تعالی انی امنت بربکم فاسمعون سہل اللہ علیہ سوال منکر ونکیر
۲۹۰	۵	کہا گیا کہا جاتا

صفحه	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیره
〃	۱۴	عمر عمرو
۲۹۳	۱۵	تقولی یتقولی
۲۹۵	۹	اور ہمین نی لیس ہمین نے
۲۹۸	۴	جنت مین جنت سے
۳۲۳	۱۸	عذاب کتاب
〃	〃	عمر عامر
۳۲۴	۱۵	جس دن سی جب سے
۳۲۵	۲	پلا تو مجہے پانی پلا
〃	۸	سمعت خبر جبرا مثل بل اخبار اسد بلا یعنی خبر راست و درست
〃	۱۵	جہڑک اے عبد اللہ پانی جہڑک
〃	۱۶	جہڑک اے عبد اللہ پانی سے جہڑک
۳۲۶	۶	ہشام ہشیم
〃	۱۰	جسبہم جسب مین
۳۲۸	۴	طاعت ہی طاعت مین
۳۲۹	۱۰	ابی علی محمد ابی محمد
〃	۱۱	عمادۃ عماد
〃	۱۷	محمد بن احمد محمد بن محمد
〃	۱۹	شیخ غریب
۳۳۰	۵	اپنی پیشاب پیشاب سی
۳۳۳	〃	مدرونکی فریادرسی شکی
۳۳۵	۶	عمر عمرو

صفحه	سطر	اختلاف نسخ و اسماء وغیره
۳۳۶	۵	ذو الصفاح ذات الصفاح
۳۳۸	۶	عمدہ جیدہ مومنیہ
〃	〃	گمان قسم
۳۴۴	۹	قریب کیا مارا
۳۴۵	۱۱	پتھروں انگاروں
〃	۱۲	پتھر انگارا
۳۴۸	۱۰	فارس قادسی
۳۴۹	۱۲	جب وہ آدمی قریب ہوا اوس آدمی نے مجھ سے پناہ لی
۳۵۰	۱۶	پتھرا پہونچا
〃	۱۷	کتاب عذاب
〃	〃	مدنی مدینی
۳۶۱	۸	دفعہ دفقة
〃	۱۰	اور یاقوت
〃	۱۴	ابن حبان ابن ماجه
۳۶۳	۸	اونسے تو مجھے یاد کرا وہ تو میرا ظرف تھا
۳۶۸	۹	الطبرانی وابو یعلی والبیهقی فی الشعب
۳۶۹	۱	عمرو عمر
〃	۳	الحلیة والامام احمد فی الزهد
〃	۱۶	جص [1]
۳۶۹	۲۰	المستملی السلمي

صفحه	سطر	اختلاف نسخ و اسماء وغیره
۳۶۹	۲۰	الخفاف الخفافی
۳۷۰	۸	ایضا عنه واخرجه ابن البراء فی الروضة من طریق حفص بن عمر المدنی وفیه ضعف ایضا عن الحکم بن ابان
〃	۲	حزم حرام حرام
۳۷۱	۲۱	مفلح خطلع
۳۷۲	۳	اتهمتمین دونوں ہاتھوں
۳۷۳	۴	احوال اہوال
۳۷۴	۶	الهلالي الهذلي
۳۷۵	۴	ضمرہ ضمیرہ
〃	۱۰	بندے اللہ کے ابو عبد اللہ
۳۷۶	۱۹	ابن ابی
〃	۲۱	بحر بن ابی عبید بحیر بن عبید
۳۷۹	۹	المقبري المقري
〃	۲۱	رواد وراد
〃	۱۰	رہا متغیر نہیں ہوتا تھا
۳۸۱	۱	دو سو ایک سو
۳۸۲	۱۷	جومحی جدحی
۳۸۵	۱۶	ابن عمر ابن عمرو
۳۸۹	۱۷	بن صاحب بین
〃	〃	فائزی خازری

[1] ایک نسخہ میں جص دوسری میں حصن ہے تحقیق ہے کہ کسی موضع کا نام ہے مگر تعین میں شک ہے کہ کون موضع ہے اور صحیح کیا ہے تاج العروس شرح قاموس میں ایک موضع کا ذکر کیا ہے شاید یہی وہی ہو والله اعلم خاکسار بیان اس کا ذکر کیے دیتا ہے جصین بالفتح وکسر الصاد المشددة اسم بقعة مرو وبها دفن بریدة بن الحصیب الاسلمی والحکم بن عمرو الغفاری رضی الله عنهما ونسب الیها احمد بن ابی بکر بن سیف الجصینی الفقیه [illegible]

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسمار وغیرہ
۳۸۹	۲۰	فقیہ فقیر
۳۹۰	۱۵	تذللني بين يدي المنى يعني توجہ ذليل کرتا ہے روبرو مطلوب مقصود کے لا تذللني بين يدي من يدل للني يعني تو مجھي روبرو اوس شخص کی ذلیل کر جو میری نازبرداری کرتا ہے
۳۹۲	۱۱	خاسر یعنی بے نصیب حشر یعنی جمع ہو
〃	۲۱	تعرکا فیہ عطاء
۳۹۴	۱	ہاشم بن محمد محمد بن ہاشم
〃	۸	ابا یعلی اباعلی
〃	۱۲	جب ہم قریب ہوئے جب اونھون نی ہمکو دیکھا
۳۹۵	۳	عن بن
۳۹۷	۱۹	وکان فکان
۳۹۸	۶	خباب حباب
۴۰۱	۷	آمنا مبینا
〃	۱۱	سعد سعید
۴۰۲	۵	ساکن ساکت
〃	۲۱	یزید بن شریح الهیثمی
۴۰۴	۳	حارث حارثہ
〃	۱۸	الذي اجلہم الذي
۴۰۵	۲	فلا یعهدن فیما یعهدن فلا تعهدن وما

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسمار وغیرہ
۴۰۵	۷	ھذا اجمل
〃	۱۸	عبداللہ بن عبیداللہ عبیداللہ بن عبداللہ
〃	۲۰	الامین الکلین
〃	۲۱	لا تسلیتھی چھپا تھی تسلی تھی خاک میں باقی تھی
۴۰۶	۵	یعفنرا یعفو
〃	۷	کما لہم
〃	۱۹	اللین الرحیم لین رحیم
۴۰۸	۲۰	خشام ہشام
۴۰۹	۵	تو تو اپنی کام پر متوجہ ہوا اور اللہ استغفار کر پس وہ اپنی کام پر متوجہ ہوا اور استغفار کی
۴۱۰	۱۴	انا فانا
۴۱۱	۱	فانظر انظرلنا
〃	۵	وانا ان شاء اللہ
۴۱۲	۴	شب شنبہ روز شنبہ
〃	۸	من عن
۴۱۳	۱۰	موت کی سختیان بہت سخت ہین ان الموت لشدید کربہ لشدید کربۃ یعنی سخت مکروہ ہے
〃	۱۶	غلاب غالب

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
۴۱۴	۷	الترمذی وصححہ
〃	۱۶	السلام سلام اللہ
〃	۱۷	امید امل
۴۲۲	۱۶	جولان کرتے ہین سلہ
۴۲۴	۴	جس دن کہ اوسکو اوٹہاویگی یوم یبعثہ یوم القیامہ
〃	۳	ام مبشر ام بشر
〃	۱۷	معاذ معاذہ
۴۲۶	۸	پہر اوٹہاویگا اوسکو اللہ پہر وہ اوٹہایا جاویگا
〃	۹	چڑہتے ترتقی ترتفع یعنی چڑہتے
〃	۱۵	چڑیون مین ہین چڑیان ہین
۴۲۷	۳	ایسی سلہ صفت بیان کی کہ گہر والونکو رولادیا
۴۲۸	۲	اوسکا جسم ہے جسم ہے
〃	۱۰	الطبرانی الطبری
۴۲۹	۴	عمر عمرو
〃	۱۴	〃 〃
۴۳۰	۳	دانیل رمیانیل
۴۳۲	۱۶	اپنے دونو گہٹنے اور دونو ہاتہ آپکے دونو زانو پر رکہدیتے اپنے دونو زانو آپکے دونو زانو پر

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
		اور اپنے دونو ہاتہ آپکے دونو زانون پر رکہدیتے
۴۳۵	۱۷	لبیب حلیبی
〃	۱۸	اعلی مین اعلی تک
۴۳۷	۱۴	تعبد تعبید
〃	۱۹	بلیشہ بلسہ
۴۳۹	۲۱	احبار مین باقی رہتے ہین احبار سے نفی کی جاتی ہے
۴۴۰	۴	عمر عمرو
〃	۱۵	طرف اونکی اوپر
〃	۱۷	فلان بن فلان نے مافعل فلان مافعل فلان
۴۴۳	۸	ہوتے ہین کہاتے پیتے
۴۴۵	۱۰	واحد ولا احد
۴۴۶	۴	خدا ابلیس سلہ
〃	۱۱	جسنے کہا کہے
۴۴۸	۱۲	عمر عمرو
۴۴۹	۱۰	آسمان آسمان دنیا
۴۵۰	۲۰	جبابری سے جبابری سی مرفوعًا جبائی
۴۵۴	۶	بغلہ غلہ
〃	۹	اپنی موت کی سال مین خبر دی

سلہ قلمی نسخون مین بجولان بالجیم ہے اور مطبوع مین بجای مہملہ ۱۲ سلہ کئی نسخون مین یون ہے فوصفنا صفۃ لکم ابکی اہل البیت ۱۲ سلہ بعض نسخ مین بجای مہملہ اور بعض نسخ مین بجای معجمہ اور مطبوع مین بہی معجمہ سے ہے واللہ اعلم ۱۲

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
		کہ وہ فلان بن فلان وقت مرین گے اپنی موت کی برس کے خبر دی کہ وہ فلان برس فلان وقت مرین گے
۴۵۵	۱۲	تجھکو تیرے رزق سے
۴۵۶	۷	دکہائی دیا گویا
۴۵۷	۶	بزۃ برۃ
۴۶۵	۵	دروازہ جنت پہ نزدیک دروازہ جنت کے
〃	۱۴	درہم اور
۴۶۶	۱	میرا لڑکا انطاکیہ مین ہے وہ نہ مجھے یاد کرتا ہے نہ میری طرف سے قرض ادا کرتا ہے ان ولدي بانطاكية ما يذكروني ولا يقضون عني
〃	۱۴	ابی خالد خالد
۴۶۸	۱۲	ذبیح دبیح
۴۷۰	۲۰	آخرجاہ اخرج
۴۷۱	۵	شیخ کبیر
〃	۹	سعد کا مکان دیکھون پس دیکھون کہ سعد کا مکان کیسا ہے

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
۴۷۵	۱۴	مصیبتون مشقتون
۴۷۶	۱۸	دس برس بیس برس
۴۷۷	۱۴	تمر بار سالہ
۴۷۹	۶	قفیس عباد قفیس
〃	۷	جس سے وجہ اللہ عزوجل مراد ہو جس سے مین نے وجہ اللہ عزوجل کا ارادہ کیا
〃	۱۹	عروۃ بزار عروۃ بن البزار البزاز
۴۸۰	۵	نصر حارثی
〃	۶	حزامی حرّانی
〃	〃	عثمان رعشن
۴۸۱	۹	یعنی اللہ تعالےٰ نے
۴۸۲	۳	پڑوسی تہا وہ مرگیا
〃	۴	مین اوس کو خواب مین دکہایا گیا مین نے اوسکو خواب مین دیکہا
〃	۸	مدنی مدینی
〃	۱۱	الخلد الجنة
۴۸۴	۱۵	کی گئی جب سے کہ ہم نے تم سے مفارقت کی

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
۴۸۶	۱۹	مُسْتَلِمہ مستلمہ
۴۸۹	۱۰	ابن ج ابوبکر ابوبکر بن
۴۹۰	۱۳	ابوعبداللہ ابوجبار
〃	۱۷	رحمۃ اللہ رحمۃ
۴۹۱	۱ حاشیہ	تسع کذا فی مرأۃ الجنان سبع کذا فی الخلاصۃ
۴۹۳	۸	نعاسہ معاویہ
۴۹۴	۴	شام ہشام
〃	۵	عبدالرزاق عبدالوہاب
۴۹۷	۱۹	اور امید واسطی امید
۴۹۸	۱	قریب قلیل
〃	۱۶	ابوجواد بالجور
۴۹۹	۴	ابوخلف وزان ابونصر بن خلف وزان
۵۰۰	۱۰	نبات ریاض
〃	۱۱	فاخرات شاخصات
〃	۱۲	قضب قضب
〃	〃	شریک + وان محمد اعبد رسولا + الی الثقلین ارسلہ الملیک +
۵۰۲	۹	ابن ابو ابو

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
۵۰۴	۸	من کان موافقا من ہو موافق
۵۱۹	۷	شیبۃ والحاکم
〃	〃	غفرانہ عناز
۵۲۲	۳	قیام طویل
〃	۱۴	یزید بن یزید بن ابی
۵۲۶	۲۰	داخل ہوا اللہ نے داخل کیا
۵۲۸	۱۷	برکت کی طرف سے کری
۵۳۰	۱۶	برکت بعد برکت کے
۵۳۱	۲	اور قبر یا قبر
۵۳۵	۸	الآثار ثم اخرج
۵۴۴	۲۱	سیت پر سلہ
۵۴۹	۱۰	افضاح الیضاح
۵۵۰	۱	ابوامامہ ابوسلمہ
۵۵۲	۶	خالد عتقی
۵۵۴	۱۲	بعد السادسۃ بعدہ
۵۵۶	۱۱	حلتی ثنتین فتشاءم فتشام
۵۵۷	۵	الحمد للہ علی
۵۵۹	۱۳	الافراد من حدیث انس مرفوعا نحوہ
〃	۱۴	جسدین وحسبان کے

سلہ ایک نسخہ میں
علی البیت ورقہ نون
میں علی الجبۃ مطبوعہ
میں علی الجبۃ ہے یعنی
ن اور دوسرے میں لکنز و
برکم ہے اور ایک
میں لکنز والوکم ہے
ظاہراً جبۃ صحیح معلوم ہوتا
ہے واللہ اعلم ۱۲

فصل در اختلاف نسخ در باب بعض احادیث و آثار و اقوال

صفحہ	سطر	
٦٤	١٣	وہی ہی کلبی نے کہا ہی کہ ملک الموت روح کو جسم سے قبض کرتے ہیں پھر اوسکو ملائکہ رحمت یا عذاب کے سپرد فرماتے ہیں رہا اختلاف صفت ملک الموت کا بہ نسبت مومن و کافر کے سو یہ واضح ہی اسلئے کہ یہ بات مقرر ہو چکی ہی کہ فرشتوں کو قدرت تشکل کی ہی کہ جس شکل میں چاہیں ہو جاتے ہیں [illegible]
٦٩	٢	چیز کہا گیا کہ پھر جب سمیہ یعنی لڑائی ہوا اور تلوار بجلی کی طرح چلتی ہو کہا کہ ملک الموت ارواح کو پکارتے ہیں
١١٢	٨	المقربون مسلم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج ہوئی تو آپ سدرۃ المنتہی تک پہونچے اور اوسی تک جو دروح چیزیں پہنچتی ہیں جو چڑہائی جاتی ہیں اور حدیث اسرا میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ پھر آپ سدرہ تک پہونچے آپ سے کہا گیا کہ یہ سدرہ ہی ینتہی الیها کل احد من امتک خلا علی سبیلک یعنی پہونچتا ہی طرف اسکے ہر ایک جو گذرا تمہاری امت سے تمہارے طریقے پر اخرجه ابن جریر وابن ابی حاتم والبزار وغیرہم
١١٤	٣	ملاقات کو واخرج احمد من طریق همام عن عطاء بن السائب سمعت عبد الرحمن بن ابی لیلی وهو یتبع جنازة یقول حدثنی فلان بن فلان انه سمع رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن کره لقاء الله کره الله لقاءه فاکب القوم یبکون قال ما یبکیکم قالوا انا نکره الموت قال لیس ذلک ولکنه اذا حضر فاما ان کان من المقربین فروح وریحان وجنة نعیم فاذا بشر بذلک احب لقاء الله والله للقائه احب واما ان کان من المکذبین الضالین فنزل من حمیم وفی قراءة ابن مسعود رضی الله عنه ثم تصلیة جحیم فاذا بشر بذلک کره لقاء الله والله للقائه اکره
٣٢٧	٦	عبد الله اخرج ابو نعیم من طریق وهب عن عبد الرحمن بن زید بن اسلم قال بینا رجل فی مرکب فی البحر اذ انکسر بهم مرکبهم فتعلق بخشبة فطرحته الی جزیرة من الجزائر فخرج یمشی فاذا هو بماء فاتبعه فدخل فی شعب فاذا رجل فی رجلیه سلسلة منوطة فیها بینه وبین الماء شبر فقال اسقنی

صفحہ	سطر	
		رحمك الله قلت ما لك قال ابن آدم الذى قتل اخاه والله ما قتلت نفس ظلما منذ قتلت اخى الا عن بني الله بها لانى اول من سن القتل
٣٤٩	١٨	الدنيا واخرج ابن ابي الدنيا عن عمرو بن ميمون قال سمعت عمر بن عبد العزيز يقول كنت فيمن تولى الوليد بن عبد الملك فى قبره فنظرت الى ركبتيه قد جمعتا الى عنقه فاتخذتها بعد ه
٥٥٠	٧	يا لون من قال وقيل لبناش اخبرنا كان اعجب ما رايت قال رايت جمجمة انسان مصبوب فيها رصاص
٥٨٥	١٩	الا وسط واخرج الحاكم وصححه والبيهقى عن ابي هريرة رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وآله وسلم انه وقف على مصعب بن عمير حين رجع من احد فوقف عليه وعلى اصحابه فقال اشهد انكم احياء عند الله فزوروهم وسلموا عليهم فوالذى نفسى بيده لا يسلم عليهم احد الا ردوا عليه الى يوم القيامة

تمت